جنوری ۹۲

نقش کوکن

بمبئی

راجاپور گاؤں کے پس منظر میں مروڈ جنجیرہ قلعہ ۔ تصویر بشکریہ ـــــ جناب ایس ۔ ایچ گوانکر جوگیشوری ممبئی

اشاعت کا ۳۰ رواں سال

ماہنامہ نقش کوکن بمبئی

اردو/انگلش

رکن انڈین لنگویجیز نیوز پیپرس ایسوسی ایشن

جلد ۳۰ | شمارہ ۱۱ | جنوری ۱۹۹۲ء

مدیر : ڈاکٹر عبد الکریم نائیک

معاون مدیر : نقیر محمد مستری / مبارک کاپڑی

اعزازی نمائندے

ابراہیم بغدادی (انگلینڈ) — شیخ اسماعیل (ایسٹ افریقہ)
سید حسن (ساؤتھ افریقہ) — ابراہیم دانگرے (سعودی عرب)
اقبال کاپڑی (دوبئی) — حسن عبدالکریم چوگلے (دوحہ قطر)
قمرالدین قاضی (پاکستان) — فرمان علی پانگر (ابوظہبی)
عبدالرزاق سردار (بحرین)

بمبئی۔ ابراہیم چوگلے فون 260757 نئی بمبئی محمود حسن قاضی

کھیڈ: ڈاکٹر نفیس احمد برڈے۔ رتناگری۔ آئی داؤد سولکر
عبدالمجید دالی بھگاڈنکر

ملکیت: نقش کوکن پبلی کیشن ٹرسٹ (رجسٹرڈ نمبر E 3006)

سالانہ:۔ ساٹھ روپے۔ تاحیات چھ سو روپے

خط وکتابت اور ترسیل زر کا پتہ:۔ نقش کوکن ۵۲ نانڈیل اسٹریٹ (نارتھ)، ڈونگری، بمبئی ۹...۴۰۰۰ فون: ۸۶۴۹۶۸

مقام طباعت:۔ برہانی پرنٹرس، بائیکلہ، بمبئی ۲۷

پرنٹرس پبلیشر: ڈاکٹر عبدالکریم نائیک

تمام متنازعہ امور میں حق سماعت صرف عدالتہائے بمبئی کو

تاریخ اشاعت:۔ یکم جنوری ۱۹۹۲ء

کتابت: نجم الاسلام، ابرار احمد، شبیر احمد۔

اس ماہ کے

نقوش

قارئین نقش کوکن کو سال نو ۱۹۹۲ء کی دلی مبارکباد

گذشتہ سال بہت زخم ہم نے کھائے ہیں
دعا یہی ہے نیا سال خیر سے گزرے
(حسن نعیم)

قیمت فی پرچہ ۶ روپیہ۔

انسان کی زندگی میں ہر
طرح کے دور آتے ہیں۔ خوشی
کے بھی، رنج کے بھی۔ خوشی کے
موقع پر تقریبات ہوتی ہیں۔
شادی بیاہ، عقیقہ، ختنہ،
بسم اللہ، ختم قرآن، امتحان
میں کامیابی، بیرون ملک
روانگی، وطن میں آمد،
حج و زیارت ... ان سب سے
یادیں جُڑی ہوتی ہیں۔
اور ہر یاد کے ساتھ کسی
مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی
ہے۔ رنج کے موقع پر سوگ
ہوتا ہے، وفات، چہلم، فاتحہ،

قرآن خوانی ... ان سب سے
یادیں جُڑی ہوتی ہیں اور
ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی
کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔
ایک موسم آتا ہے، دوسرا
جاتا ہے، باراں، گرما، خزاں،
سرما، بہار۔ ان سب سے یادیں
جُڑی ہوتی ہیں اور یاد کے
ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ
ہوتی ہے۔ تہواروں کا دور
مدام چلتا ہے، عید، بقرعید
محرم، شب برات، میلاد النبی،
ماہِ رمضان ... ان سب سے
یادیں جُڑی ہوتی ہیں اور

ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی
کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔
بھائی کی شادی میں تو
تمام طرح کی مٹھائیاں تھیں۔
دوست کے ہنی مون پر
افلاطون۔ قرآن خوانی میں
نان خطائی۔ باراں میں برفی،
سرما میں گاجر کا حلوہ۔
رمضان میں مالپوہ۔ عید
میں شیر خُرما۔
اور ہر مٹھائی سے لُطف اندوز
ہونے کے بعد سوال پُوچھا
جاتا ہے کہ "بھئی مٹھائی
کہاں سے خریدی؟" تو

سلیمان مٹھائی والے کا نام
بے ساختہ زبان پر آجاتا ہے۔
یعنی ہر مٹھائی کے ساتھ سلیمان
مٹھائی والے کی یاد جُڑی ہوتی
ہے۔ اسی لئے جب کبھی مٹھائی
کا ذکر چھڑتا ہے، سلیمان
مٹھائی والے کی بات ہوتی ہے۔
سلیمان مٹھائی والے ہمہ اقسام،
ہمہ اصناف، ہمہ رنگ، ہمہ
اشکال، ہمہ اجناس اور ہمہ
مواقع مٹھائیاں بناتے ہیں۔

آئیے، اپنی یادوں کی یاد میں
کوئی مٹھائی نوشِ جان
فرمائیے۔

جب کبھی
مٹھائی کا ذکر چھڑتا ہے
سلیمان مٹھائی والے کی بات ہوتی ہے

سُلیمان مٹھائی والے

شاہوں کے شایانِ شان مٹھائیاں بنانے والے

مینارہ مسجد
۳۱ ایف/جی محمد علی روڈ، بمبئی ۴۰۰۰۰۳

فون: ۸۵۵۵۸۵۸/۸۵۵۳۲۳۳

ذکر و فکر

• مولانا وحید الدین خان

برا گمان کرنا

حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے بیشک اللہ نے ایک مسلمان پر دوسرے مسلمان کا خون اور اس کی آبرو کو حرام کر دیا ہے اور یہ بھی حرام کیا ہے کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے بارے میں برا گمان کرے۔

اس قسم کی ہدایات کا نتیجہ یہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب گمان قائم کرنے کے بارے میں بے حد حساس تھے۔ وہ اس معاملہ میں آخری حد تک احتیاط برتتے تھے کہ کسی کے بارے میں غلط گمان اپنے ذہن میں قائم کریں۔ حسن بصری تابعی نے بعد کے لوگوں سے کہا کہ پہلے ہم ایسے زمانہ میں تھے کہ بدگمانی کو حرام سمجھا جاتا تھا اور آج بدگمانی اتنی ہلکی چیز بن گئی ہے کہ تم کسی کے بارے میں جو غلط رائے چاہو قائم کر لو۔

بدگمانی اکثر اس طرح پیدا ہوتی ہے کہ ایک واقعہ کو غلط رنگ دیدیا جاتا ہے ایک بار حضرت سلمان فارسی اور انکے دو ساتھیوں کو کھانے کی ضرورت پیش آئی۔ انکے پاس کھانے کیلئے کچھ موجود نہ تھا۔ حضرت سلمان فارسی حضرت اسامہ کے پاس گئے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خازن تھے۔ حضرت سلمان نے ان سے کھانا طلب کیا۔ مگر اتفاق سے اسوقت سب کھانا ختم ہو چکا تھا۔ چنانچہ وہ کوئی کھانے کی چیز انہیں نہ دے سکے۔ حضرت سلمان جب اپنے دونوں ساتھیوں کی طرف لوٹے اور ان کو قصہ بتایا تو دونوں نے کہا کہ اسامہ کے پاس کھانا موجود تھا مگر انہوں نے بخل سے کام لیا۔

مذکورہ دونوں افراد اگر حضرت اسامہ کے انکاری جواب کو عذر پر محمول کرتے تو وہ بدگمانی میں نہ پڑتے۔ مگر انہوں نے انکے جواب کو بخل سمجھا اس لیے وہ ایک صالح انسان کے بارے میں بدگمانی میں پڑ گئے۔ اس طرح کی بدگمانی اسلام میں سراسر حرام ہے آدمی پر لازم ہے کہ اسطرح کے معاملات میں وہ اپنے بھائی کے بارے میں اچھی رائے قائم کرے ورنہ خاموش رہے اس کے سوا کوئی تیسرا رویہ اس کیلئے درست نہیں۔

تکمیل ایمان

ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اللہ کیلئے محبت کی اور اللہ کیلئے دشمنی کی اور اللہ کیلئے دیا اور اللہ کیلئے روکا تو اس نے اپنے ایمان کو کامل کر لیا۔

آدمی کلمہ کے الفاظ ادا کر کے ایمان کے دائرہ میں داخل ہو جاتا ہے مگر اس کا ایمان اللہ کی نظر میں اس وقت مکمل ہوتا ہے جب اس کے اندر مذکورہ خصوصیات پیدا ہو جائیں۔ آدمی کے ایمان کی تکمیل یہ ہیکہ اس کی پوری شخصیت اس ایمان میں ڈھل جائے جس کا اس نے اپنی زبان سے اقرار کیا ہے۔ ایمان کے بعد اسکی حالت یہ ہو جائے کہ اس کے جذبات کا مرکز و محور ایک اللہ کی ذات بن جائے۔ وہ کسی کو چاہے تو خدا کیلئے چاہے۔ کسی کو نہ چاہے تو خدا کیلئے نہ چاہے۔ کسی کو کچھ دے تو خدا کیلئے دے اور کسی کو دینے سے رکے تو اس لیے رکے کہ خدا نے اس کو دینے سے منع کیا ہے۔ دنیا میں آدمی کی پوری زندگی انہیں چیزوں کے تحت گذرتی ہے وہ کسی سے محبت کرتا ہے اور کسی سے نفرت، وہ اپنا اثاثہ کسی کو دیتا ہے اور کسی کو دینے پر راضی نہیں ہوتا۔ یہ محبت اور نفرت اور یہ دینا اور نہ دینا اگر اپنی ذات پسند کے تابع ہو تو وہ غیر مومنانہ روش ہے اور اگر وہ خدا کی مرضی کے تابع ہو تو اسی کا نام مومنانہ روش ہے۔ اس معاملہ میں کوئی شخص جتنا زیادہ اپنے رویہ کو خدا کے ماتحت کریگا اتنا ہی زیادہ وہ کامل ہوتا چلا جائیگا اور جتنا زیادہ اس معاملہ میں وہ کمی کریگا اتنا ہی زیادہ وہ خدا کے نزدیک ناقص قرار دیا جائیگا۔ آدمی اس دنیا میں اپنے تمام معاملات محبت اور نفرت کے جذبہ کے تحت کرتا ہے یہ انسان کی فطرت ہے اس محبت اور نفرت کا اللہ کی مرضی کے تابع ہونا مومنانہ روش ہے اور اس محبت اور نفرت کا ذاتی خواہش کے تابع ہونا غیر مومنانہ روش ہے

از: ابراھیم احمد سندیلکر

حضرت محی الدین تاجر رحمۃ اللہ علیہ

شری وردھن کوکن کے مغربی ساحل پر ایک تاریخی اور پرفضا مقام ہے جو زمانہ قدیم سے اہل علم و فضل کا مرکز بنا رہا۔ دین سے لگاؤ اور قدیم روایات یہاں کے مسلمانوں کے رہن سہن اور بود و باش میں خصوصیت سے نمایاں ہیں اور مدرسہ حسینیہ جیسی درس گاہ یہاں کے دیندارانہ معاشرہ کی علامت ہے شری وردھن اور اس کے قرب وجوار کی خاک میں کئی ایک بزرگان دین مدفون ہیں۔ ایسے ہی بزرگوں میں حضرت محی الدین المعروف بہ تاجر پیرؒ ہیں جن کا مزار شری وردھن کے مغربی حدود میں واقع ہے۔

آج سے تقریباً چالیس سال پہلے ۱۹۵۲ء میں شری وردھن کی ایک معروف شخصیت مرحوم عبدالرحمٰن عرف لالہ میاں سرکھوت کی کتاب "نقوش ماضی" شائع ہوئی تھی جس میں انہوں نے شری وردھن اوران کے نواح کے گذرے ہوئے واقعات، مقامی بزرگان دین کے حالات اور وہاں کے مساجد و مزارات کا تذکرہ کیا ہے۔ اس کتاب میں حضرت محی الدین تاجرؒ کے مختصر حالات بیان کئے گئے ہیں۔ یہی کتاب اس معلومات کا ماخذ ہے

حضرت محی الدینؒ جو تاجر پیر کے نام سے شہرت رکھتے ہیں۔ اہل اللہ میں سے تھے۔ آپ عالم باعمل اور فاضل کامل تھے۔ آپ کو عربی اور فارسی زبان پر عبور تھا۔ اوائل زندگی میں آپ نے شری وردھن میں ایک مکتب میں مدرس اعلیٰ کے فرائض بھی انجام دئے تھے۔ آپ کے سامنے بڑے بڑے بزرگ زانوئے ادب تہ کرتے ہوئے آپ کی شاگردی کا فخر حاصل کرتے تھے۔ آپ عربی، فارسی اور اردو (قدیم دکنی) کے شاعر بھی تھے۔ آپ کی تاریخ پیدائش معلوم نہیں ہوسکی لیکن کہا جاتا ہے کہ آپ اسی سرزمین میں پیدا ہوئے تھے۔ البتہ شری وردھن آپ کا مسکن تھا اس کی شہادت وہ خود اپنی زبان سے دے رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا تھا۔

محی الدین تاجر ہے رہن ہارا سروردھن کا

محی الدین آپ کا نام تھا۔ آپ کا خاندانی لقب 'پرو' بتایا جاتا ہے شری وردھن میں آپ کا مکان تھا۔ آپ شادی شدہ تھے مگر آپ کے کوئی اولاد نہیں تھی۔ آپ نے اپنے نام "محی الدین" ہی کو بطور تخلص استعمال کیا ہے۔ چونکہ آپ کا خاندانی لقب "پرو" تھا اسلئے شاید خاندانی پیشہ کے اعتبار سے وہ اپنے آپ کو تاجر لکھتے ہوں یا پھر بعض اشعار میں تاجر بھی بطور تخلص استعمال کیا ہو۔ چنانچہ ایک جگہ کہتے ہیں۔

تاجرا کردی تجارت باخدا

آپ خلوت وگوشہ تنہائی کی طرف مائل تھے۔ اکثر اوقات استغراق اور مراقبہ کی حالت میں ہوتے ۱۲۴۴ھ مطابق ۱۸۲۸ء میں آپ کا وصال ہوا۔ اور آپ کی خواہش کے مطابق اسی گوشہ میں آپ کو سپرد خاک کیا گیا جہاں آپ نے اپنے آخری ایام خلوت نشینی اور استغراق میں گذارے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ وصال سے کچھ قبل آپ نے فرمایا تھا "نماز ما آخر شد" ۱۲۴۴ھ اسی سے آپ کا سن وفات نکلتا ہے۔ عربی میں اپنی رحلت کی تاریخ یوں بھی تھی "التاجر تاجرہ" ۱۲۴۴ھ آپ کا اکثر کلام ضائع ہو چکا ہے۔ بہت کم اشعار کا پتہ ملتا ہے۔ آپ کے اردو دکنی کلام کے چند اشعار دیکھئے۔

بیٹھا ہوں راہ میں تیرے سب چھوڑ کام اپنا
بھیجا نہیں ابھوں لگ یکدن سلام اپنا
کیا سخت ہے مصیبت عاشق کے سر اُتے معشوق
جب (نہ بھیجا) مجھ کو ایک دن پیام اپنا
الٹی سمجھ کے لوگ محی الدین جہاں کے ہیں
سنتا ہے کون کسی کا خیر الکلام آج
عشق آکر دین اور ایمان ہمارا لے گیا
چھین کر تسبیح مصلیٰ آشکارا لے گیا

شرپوردھن کی جامع مسجد کی تعمیر اول ۱۲۳۸ھ مطابق ۱۸۲۲ء میں ہوئی اور پہلی بار اس مسجد میں صبح کی نماز با جماعت ادا کی گئی۔ فارسی میں اس مسجد کی تعمیر کی تاریخ کا حضرت محی الدین تاجر کا ایک قطعہ ہے جس میں بمبئی کی ایک فیاض شخصیت محمد صوفی ناخدا پلوکار کا بھی ذکر ہے جنہوں نے اپنے ذاتی مصارف سے یہ مسجد تعمیر کرائی تھی۔ وہ قطعہ ہے:-

بحمد اللہ کہ کافی المہمات
برآرندہ نیست خیرہ حبات
بنا کردہ است چوں آدینہ سوردھن بابسبت و نام دار و نام روشن
محمد صوفی بنام خدا پلوکار: سعید و صاحب بلند اختر نکوکار
بدبیرش مدبر قاضی حیدر: مرتب گشت چون قبلہ منور
بخمس الوقت باکثرت جماعت: صلوٰۃ الفجر بادا اولین شب
تواریخش محی الدین جست ابجد: زحفظ اللہ بنا باد امعبد
۱۲۳۸ھ

اس ضمن میں اس بات کی طرف اشارہ کرنا چاہتا ہوں کہ ڈاکٹر حامد اللہ ندوی صاحب کی کتاب "جامع مسجد بمبئی کے اردو مخطوطات" میں ایک مخطوطہ (۹۱ - ۴۹) میں مثنوی "قصۂ تمیم انصاری" کا ذکر کیا گیا ہے۔ جس کا مصنف محی الدین ہے اور سن تصنیف سنہ ۱۲۲۴ھ (مطابق سنہ ۱۸۰۹ء) ہے مصنف کے حالات زندگی معلوم نہیں۔ اس مثنوی میں شاعر نے اپنے سروردھن کا باشندہ ہونے کا یوں ذکر کیا ہے۔

خدا کے ملک میں یک ملک کوکن
ہے اس کوکن میں نام سیرودھن
اسے بھی پنج تن کا آسرا ہے
کہ جس کے آسرے ہر دوسرا ہے

ڈاکٹر حامد اللہ ندوی صاحب نے اس بات کی وضاحت کی ہے کہ شاعر کوکن کا رہنے والا ہے اور شروردھن اسکی جائے پیدائش ہے اور دوستوں کے کہنے پر اس نے سنہ ۱۲۲۴ھ میں یہ مثنوی مکمل کی حضرت محی الدین تاجرؒ کا یہ مصرعہ

محی الدین تاجر ہے رہن ہارا سروردھن کا

ان کے شرپوردھن کا باشندہ ہونے پر مزید دلالت کرتا ہے مذکورہ تفصیلات کی بنا پر یہ وثوق سے کہا جا سکتا ہے کہ ۱۲۲۴ھ (۱۸۰۹ء) میں نظم ہوئی مثنوی "قصۂ تمیم انصاری" کا مصنف 'محی الدین' دراصل حضرت محی الدین تاجرؒ کے سوا کوئی اور نہیں ہو سکتا۔

محی الدین تاجرؒ کی پیدائش کی تاریخ اگرچہ معلوم نہیں ہو سکی مگر مذکورہ شواہد سے صاف ظاہر ہے کہ آپ کا زمانہ اٹھارویں عیسوی صدی کے آخری نصف اور انیسویں صدی کے اوّل نصف کے درمیان رہا ہے۔ آپ نے جامع مسجد شرپوردھن کا قطعۂ تاریخ ۱۲۳۸ھ (سنہ ۱۸۲۲ء) میں لکھا اور سنہ ۱۲۴۴ھ (سنہ ۱۸۲۸ء) میں وفات پائی۔ مثنوی "قصۂ تمیم انصاری" کی تصنیف کا سن سنہ ۱۲۲۴ھ (سنہ ۱۸۰۹ء) ہے جو آپ کے عین عہد زندگی میں پڑتا ہے۔ مزید برآں شرپوردھن میں اس عہد کے دوران محی الدین نامی کسی اور شاعر کا پتہ نہیں چلتا۔ لہٰذا بلا خوف تردید یہ کہا جا سکتا ہے۔ یہ مثنوی بھی حضرت محی الدین تاجر رحؒ کی تصنیف ہے۔

نیا ادب / نیا سبق

محمد حسین پرکار

لمبی ناک

یہ رائج الوقت سکے کی طرح عام ہے۔ ہر تیسرے آدمی پر بآسانی یہ الزام رکھا جاسکتا ہے کہ "لمبی زبان" رکھتا ہے۔ زبان کی لمبائی ناپ لی جاتے تو درحقیقت ہزاروں میں دو چار ایسے ہوں گے جن کی زبان لمبی ہوگی۔ جانداروں کو اس فہرست میں خواہ مخواہ کیوں شامل کیا جاتے۔ لمبی زبان والا کسے کہیں گے؟ جو اتنمک گفتگو کرتا ہے اُسے یا جسکا چھوٹا منہ ہو مگر بات بڑی کرتا ہو اُسے۔ کیا اپنی دفع میں حدّ ادب کو پار کرنے والے کو آپ لمبی زبان والوں کی فہرست میں شامل کرنا پسند کریں گے یا آپ کی نظر میں وہ شخص لمبی زبان والا ہے جو اپنی برتری ظاہر کرنے کے لئے مسلسل اوروں پر زبان کے وار کرتا رہتا ہے! لمبی زبان رکھنا یہ خوبی نہیں خامی ہے کمزوری کی نشانی ہے۔ لمبی زبان ہوتے اسی نظر آتی ہے جب ناک خطرے میں پڑ جاتی ہے۔ چند منٹوں کا یہ دفع ختم ہوتا ہے پھر ناک اور زبان دونوں ندامت کا شکار بن جاتے ہیں۔

لمبے ہاتھ

جو دور دور تک پہنچ جائیں وہ لمبے ہاتھ ہوتے ہیں۔ سننے میں تو اکثر یہی آتا ہے کہ قانون کے ہاتھ لمبے ہوتے ہیں۔ پتہ نہیں کتنے گنہگاروں اور مجرموں کے گریباں تک ان کی رسائی ہوتی ہے۔ یوں بھی قانون کے ہاتھ سیدھے راستوں پر ہی لمبے ہوتے ہوں گے ان ہاتھوں سے بچنے کی تیلی گلیاں خود ان کی پہنچ سے دور ہیں۔ اگر میں یہ کہوں تو آپ بُرا تو نہیں مان جائیں گے کہ کتنی ہوں کے ساتھ اتنے دراز ہوگئے ہیں کہ ان کے آگے قانون کے ہاتھ گھٹ کر رہ گئے ہیں ایسا احساس ہونے لگتا ہے۔ نئے دور میں اسی کے ہاتھ لمبے ہیں جو ہر وقت سے دوسروں کی آنکھوں میں دھول جھونک کر پھل توڑے اور اپنی جھولی بھرے یا میدان عمل میں اپنے ہاتھوں کا اس خوبصورتی سے استعمال کرے کہ ہر بار وہی بازی ماری جاتے۔

لمبے کان

لمبے کان ہونا عام طور پر عقلمند ہونے کی نشانی سمجھا جاتا ہے پر کیا ان جانوروں کو بھی اسی ضمرے میں شامل کر لیا جاتے جن کے کان لمبے ہوتے ہیں؟ دور شہنشاہیت میں لوگ حلقہ بگوش ہونے پر نازاں ہوتے تھے۔ گو وہ حلقہ غلامی کا ہوتا تھا۔ لیکن دربار و ایوان تک رسائی آسان تھی پھر بادشاہ یا مہاراجہ کا غلام ہونے میں خوشی کا عنصر کیوں نہ شامل ہو۔ کان کا بھاری زیورات کے بوجھ سے لمبے ہونے کا دور حاضر میں ثابت تک نہیں ہو سکتا تو کیا اتنے کند ذہن ہیں کہ بار بار استاد کے ہاتھوں کھنچائی ہوتی ہوگی؟ پھر اس سے کئی بچنے کے بے شمار طریقے ہیں لہٰذا یہ بات لمبی دور از قیاس ہو کر رہ جاتی ہے۔ اکثر کہا جاتا ہے کہ انسان کی ترقی میں کسی نہ کسی عورت کا ہاتھ ضرور ہوتا ہے۔ ترقی کے مدارج طے کرتے ہوتے بطور یاد دہانی نہ جانے کتنی بار بیوی کا ہاتھ کانوں تک گیا ہوگا۔ دونوں کانوں پر آئینے کے سامنے کھڑے رہ کر ذرا غور سے دیکھئے لگے گا کہ کس کان پر نصف بہتر کی نظر عنایت رہی ہے۔

لمبی ناک

وہ زمانہ ہوا جب لمبی ناک کو خوبصورتی میں گردانا جاتا تھا کیسی نکیلی ناک ہے۔ کیسے طوطے کی چونچ کی طرح خوبصورت ناک ہے اس سے صاحب ناک کی انفرادیت واضح ہوتی تھی۔ آج اس کے معنی بدل گئے ہیں جو خود کو دوسروں سے برتر سمجھتا ہے اسے لمبی ناک والا کہا جاتا ہے ایسا شخص اپنی ناک بچانے کے جتن بھی کرتا ہے میرے نزدیک لمبی ناک والا وہ ہے جو دور دور تک اپنے مفاد کی خوشبو سونگھ لیتا ہے یہ خصوصیت جانداروں میں بھی چند کے حصے میں آتی ہیں مگر اس خوبی کو وہ اپنی حفاظت کے لئے زیادہ استعمال کرتے ہیں اور ان کے تعاقب میں رہتے ہیں جنھوں نے ان کو تکلیف پہنچائی ہے لذیذ چیزوں اور خوش ذائقہ غذا کی خوشبو سب کو متاثر کرتی ہے لیکن مفاد کی بو صرف لمبے ناک والوں تک پہنچتی ہے۔

ایک نظر میں

(غنی غازی)

> ایس ایس سی کے طلباء کے لئے اُردو مضمون میں اشعار کی تقطیع بہت گراں گذرتی ہے۔ غنی غازی جو ایک اچھے ادیب، صحافی اور نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے ایک رکن بھی ہیں۔ انہوں نے ویورکے سیمینار و ورکشاپ میں تقطیع کرنے کے بنیادی اصول پر اپنے خیالات کا اظہار کیا تھا۔ اب اس موضوع پر ایک تفصیل سے مضمون لکھا ہے۔ امید ہے طلباء و اساتذہ اس سے مستفیض ہوں گے ——— (م۔ک)

ایس ایس سی (دسویں) کے سالانہ امتحان کے اردو زباندانی کے پرچے میں سوال نمبر ۱ کے ضمنی سوال "ج" شعر کی تقطیع کرکے بحر کا نام لکھنے ۔ ہوتا ہے۔ جس کے لئے کل تین نمبر مختص کیے گئے ہیں۔

ایس ایس سی بورڈ کے نمونہ کے جواب کے مطابق۔ شعر کی صحیح تقطیع پر دو نمبر یعنی ایک مصرع کی تقطیع پر ایک اور بحر کا صحیح نام لکھنے پر دو نمبر ہوتے ہیں۔

اس ضمنی سوال میں دو اشعار دئے جاتے ہیں جن میں سے کسی ایک کی تقطیع کرنی ہوتی ہے۔

دسویں جماعت کی اردو کی نصابی کتاب "کمار بھارتی" میں درج غزلوں یا نظموں ہی کے اشعار تقطیع کے لئے دئے جاتے ہیں۔ دسویں جماعت کے نصاب میں تین بحور شامل ہیں۔

۱ ۔ بحر متقارب مثمن سالم (فعولن)
۲ ۔ بحر ہزج مثمن سالم (مفاعی لن)
۳ ۔ بحر رمل مثمن محذوف (فاعلاتن فاعلن)

بحر متقارب مثمن سالم

دسویں جماعت کی کتاب میں میر تقی میرؔ کی غزل "بحر متقارب" میں لکھی گئی ہے۔ جس کا پہلا شعر اور اس کی تقطیع اس طرح ہوگی۔

جو اس شو/ر سے میرؔ رو/تا/ ر ہے گا
تو ہم سا/یہ کا ہے/ کو سو/تا/ ر ہے گا

ارکان ←	فعو+لن	فعو+لن	فعو+لن	فعو+لن
پہلا مصرع	جُ اس + شو	ر سے + مِی	ر رو + تا	ر ہے + گا
دوسرا مصرع	تُ ہم + سا	یکا + ہے	کُ سو + تا	ر ہے + گا

۔ **فعولن** ۔ اس رکن میں پانچ حروف ہیں اور دو ٹھیکے ہیں۔ پہلا ٹھیکہ (فعو) اور دوسرا ٹھیکہ (لن) پہلے ٹھیکے میں تین اور دوسرے ٹھیکہ میں دو حروف ہیں۔
لہٰذا تقطیع کرتے وقت بھی "فعو + لن" کے ٹھیکہ پر زور دینا بھی ضروری ہے۔

۱۔ **پہلا رکن**:۔ (جو اس شو) اس رکن کو (ج اس شو) اس طرح لکھا گیا ہے۔ جو کا (و) حذف کر دیا گیا کیونکہ اس "و" کی آواز دب رہی ہے۔ گر رہی ہے اور تقطیع کا پہلا اصول ہے کہ تقطیع حروف کی نہیں بلکہ آوازوں کی کی جاری ہے لہٰذا "و" کی آواز مکمل طور پر ادا نہیں ہو رہی ہے تو اُسے حذف کر دیا گیا۔ اور اس طرح اب پانچ حرفی رکن باقی بچ گیا ہے

۲۔ **دوسرا رکن**:۔ (رسے می) اس رکن میں کوئی حرف حذف نہیں ہوا کیونکہ یہ پانچ حرفی رکن ہے اور سارے حروف کی آوازیں مکمل طور پر ادا ہو رہی ہیں۔

۳۔ **تیسرا رکن**:۔ (ردتا) اس رکن کے تمام حروف جوں کے توں باقی ہیں اور وہ بھی پانچ ہی ہیں

۴۔ **چوتھا رکن**:۔ (رہے گا) اس رکن میں بھی کوئی حرف حذف کرنے کی ضرورت نہیں ہے پانچ ہی حروف ہیں۔

۵۔ **پانچواں رکن**:۔ (تو ہم سا) اس رکن کو (ت ہم سا) کر دیا گیا ہے کیونکہ "تو" کے "و" کی آواز گر گئی ہے۔ اس لئے "و" کو حذف کر دیا گیا اور اب جو رکن بچ گیا ہے وہ پانچ حرفی ہے۔

۶۔ **چھٹا رکن**:۔ (یہ کا ہے) اس رکن کو (یکاہے) کر دیا گیا ہے کیونکہ اس میں "یہ" کی "ہ" دب کر رہ جاتی ہے اس لئے اس "ہ" کو حذف کر دیا گیا اور باقی حروف پانچ رہ گئے ہیں۔

۷۔ **ساتواں رکن**:۔ (کوسوتا) اس رکن کو (ک سوتا) بنا دیا گیا ہے۔ کیونکہ اس میں کو کے "و" کی آواز گرتی ہے۔ لہٰذا "و" حذف کر دیا گیا اور اب باقی حروف پانچ بچ گئے ہیں۔

۸۔ **آٹھواں رکن**:۔ چوتھے رکن کی طرح ہی ہوگا۔

۲ ۔ بحر ہزج مثمن سالم:۔ (مفاعی لن)

اس بحر کا رکن مفاعی لن ہے جس کے سات حروف ہیں اور ان کی ترتیب۔ مفا + عی + لن (۳ + ۲ + ۲) اس طرح ہے گویا اس میں تین ٹھیکے ہوں گے۔
دسویں جماعت کی اردو زبان دانی کی نصابی کتاب کی درج ذیل غزلیں اور نظمیں بحر ہزج مثمن سالم میں لکھی گئی ہیں

۱۔ خوش آمدید ۔ حفیظ جالندھری
۲۔ غزل ۔ حسرت موہانی
۳۔ غزل ۔ جگر مرادآبادی
۴۔ غزل ۔ فراق گورکھپوری

فراق گورکھپوری کے شعر کی تقطیع اس طرح ہوگی۔

بہت پہلے سے اُن قدموں کی آہٹ جان لیتے ہیں
تجھے اے زندگی ہم دور سے پہچان لیتے ہیں

ارکان ←	مفا+عی+لن	مفا+عی+لن	مفا+عی+لن	مفا+عی+لن
پہلا مصرع	بہت+پہ+لے	سے ان+قد+مو	ک آ+ہٹ+جا	ن لے+تے+ہے
دوسرا مصرع	تجے+اے+زن	دگی+ہم+دو	رسے+پہ+چا	ن لے+تے+ہے

پہلا رکن :۔ (بہت پہلے) چھٹا رکن (دگی ہم دو) ساتواں رکن (رسے پہچا) کوئی تبدیلی نہیں ہے
چوتھے اور آٹھویں رکن میں "ہیں" کی نون غنہ حذف ہوگئی ہے۔ کیونکہ تقطیع کے اصول کے مطابق نون غنہ کو حذف ہی کرنا پڑتا ہے اس کی آواز مکمل ادا نہیں ہوتی ہے۔

دوسرے رکن :۔ (سے ان قدموں) کو (س ان قدمو) کردیا گیا ہے اس میں سے کی "ے" اور قدموں کا "ں" حذف کردیا گیا ہے۔ دونوں کی آوازیں گرتی ہیں ۔ اور اب حروف سات بچ گئے ہیں

تیسرے رکن :۔ (کی آہٹ جا) میں "کی" کی ی حذف کردی گئی ہے اس کی آواز پوری ادا نہیں ہوتی ہے۔

پانچویں رکن میں "تجھے" کی دوچشمی ھ کو حذف کردیا گیا ہے۔ تقطیع کے اصول کے مطابق "ھ" کو حذف کردینا چاہئے یہی درست عمل ہے۔

بحر رمل مثمن محذوف :۔ (فاعلاتن فاعلن)
یہ محذوف بحر ہے۔ یعنی اس میں فاعلاتن آٹھ مرتبہ نہیں بلکہ پہلے مصرع میں تین مرتبہ اور دوسرے مصرع میں تین مرتبہ۔ نیز فاعلن پہلے مصرع میں ایک مرتبہ فاعلن اور دوسرے مصرع میں ایک مرتبہ فاعلن آتا ہے۔ مثلاً

پہلا مصرع :۔ فاعلاتن ۔ فاعلاتن ۔ فاعلاتن ۔ فاعلن
دوسرا مصرع :۔ فاعلاتن ۔ فاعلاتن ۔ فاعلاتن ۔ فاعلن

اس کے رکن کے تین ٹکڑے ہوں گے فا+علا+تن (۲+۳+۲)

اور دوسرے مصرعے کے دو ٹکڑے ہوں گے۔ فا + علن ۔ (۲ + ۳)
اس بحر میں مرزا غالب اور فیض کی غزلیں شامل ہیں۔ مرزا غالب کے درج ذیل شعر کی تقطیع اس طرح ہوگی ۔

دوست غمخواری میں میری سعی فرمائیں گے کیا؟
زخم کے بھرنے تلک ناخن نہ بڑھ آئیں گے کیا؟

ارکان	فا + علا + تن	فا + علا + تن	فا + علا + تن	فا + علا + تن	فا + علن
پہلا مصرع	دُس + تغم + خا	ری + مے + ری	سع + ی فر + ما	تے + گ کا	
دوسرا مصرع	زخ + مکے + بھ	نے + تلک + نا	خن + ن بڑ + آ	ئے گ کا	

پہلے رکن میں دوست کا (د) اور (ت) حذف کر دیا گیا ہے جبکہ دوسرے رکن (ری میں میری) کو (ری + مے + ری) کر دیا گیا ہے اس میں "میں" کی "ی"، اور نون غنہ حذف کر دیے گئے ہیں۔ اسی طرح تیسرے رکن (سعی فرما) کو فاعلاتن کے وزن پر (سع ئی فرما) اس طرح سے پڑھا جاتا ہے لہٰذا اس میں سعی کو سع + ی کر کے اس کی "ی" کو فر سے ملا کر (ی فر) کر دیا گیا ہے تاکہ وہ (علا) کے سہ حرفی وزن پر اتر جائے اسی طرح (ئیں گے کیا) کے چوتھے اور آٹھویں رکن میں نون غنہ "گے" کی (ے) اور کیا کی (ے) کو حذف کر دیا گیا ہے اور اب (تے گ کا) فاعلن کے وزن پر اتر گئے ہیں۔

پانچویں رکن میں (زخم کے بھر) میں زخم کو توڑ کر (زخ + م) کر دیا گیا ہے اور اس طرح زخ + مکے + بھ کر کے دو چشمی ھ اصول کے مطابق حذف کر دی گئی ہے۔

چھٹا رکن جوں کا توں اس میں سات حروف نہیں ہے۔ البتہ ساتویں رکن (خن نہ بڑھ آ) میں نہ کی (ہ) اور بڑھ کی (ھ) اصول کے مطابق حذف کر دیا گیا ہے۔ نیز "آ" کو دو حرفی مانا گیا ہے یہ بھی تقطیع کا اصول ہے۔

چند اصول

(۱) تقطیع حروف کی نہیں بلکہ حروف کی ادائیگی کے وقت پیدا ہونے والی آوازوں کی کی جاتی ہے لہٰذا جن حروف کی آوازیں گرتی ہوں یا مکمل طور پر ادا نہ ہوتی ہوں ان کو حذف کر دیا جائے گا۔
مثلاً ، خوش ۔ (خش) "و" حذف

(۲) نون غنہ کو حذف کر دیا جائے گا اس کی آواز پوری پوری ادا نہیں ہوگی۔

(۳) "آ" کو دو حروف (ا + ا) مانا جائے گا۔ مثلاً ، آئینہ (اا ئی + نا)

(۴) تشدید والے حروف کو دو بار لکھا جائے گا۔ مثلاً ، تسلط : تسل لط

وہ حروف جو اضافت کے ساتھ آتے ہیں اور زیر کی آواز مکمل "ے" کی طرح نکل رہی ہو تو اضافت کو "ے" میں بدلنا ہوگا
مثلاً ۔ قضا کی شکارِ ۔ قضا ہو گئی وہ

قضا + ئی	شکا + رے	قضا + ہو	گئی + وہ	
فعو + لن	فعو + لن	فعو + لن	فعو + لن	

شکارِ : شکارے

باقی آئندہ

غزلیں

سیفی سرونجی

یہ کس خیال میں ڈوبے تھے سر اٹھا نہ سکے
جو بات دل میں تھی وہ بھی اسے سنا نہ سکے

خدا کا شکر ہے ورثے میں گھر ملا ورنہ
ہم آج تک کوئی دیوار بھی اٹھا نہ سکے

ہمارے سامنے بونے بھی اب اکڑنے لگے
ہم اپنے قد کو مگر دوستو بڑھا نہ سکے

بس ایک بار ہنسنے کی یہ سزا پائی
زمانہ بیت گیا اور مسکرا نہ سکے

ہمیشہ کام لیا ہم نے انکساری سے
ہزار زخم سہے پھر بھی سر اٹھا نہ سکے

عظیم چیز ہے یہ زندگی مگر سیفی
ہم اس کا بوجھ بھی ہنستے ہوئے اٹھا نہ سکے

مغل اقبال اختر چپلون

کیسا موسم تھا، شجر پر ایک بھی پتہ نہ تھا
راہ بھی سونی تھی ایسی، دور تک سایا نہ تھا

کس طرح پھر رنگ اڑاتی، پھول کی مانند [illegible]
رنگ چہرے کا ہمارے اس قدر کچا نہ تھا

حکمرانی تھی بہت مانا سمندر پر مگر
نام میرا بوند بھر پانی پہ بھی لکھا نہ تھا

ہو اگر فرصت تو آکر اب ہمیں کو دیکھ لیں
زہر پیتے آپ نے سقراط کو دیکھا نہ تھا

دھوپ تھی، رسوائیاں تھیں تہمتیں تھیں بے شمار
زندگی کے دشت میں اختر کبھی تنہا نہ تھا

بوگس فریڈم فائیٹر

• نظر برنی

جو تھے آزادی سے پہلے چور، ڈاکو، راہ زن
اپنی چالاکی سے وہ اہل جرائم چھا گئے

جھوٹے ڈاکومنٹس داخل کر کے آزادی کے بعد
وہ فریڈم فائٹر بن کر وظیفہ پا گئے

ماہنامہ نقش کوکن

خوشامد

• نظر برنی

دفاتر کے اناڑی ساتھیو! یہ غور سے سن لو
لیاقت میں رکھا کیا ہے، دیانت میں دھرا کیا ہے

خوشامد تم کرو ایسی کہ ہر C.R. سے پہلے
خود افسر تم سے یہ پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

(گذشتہ سے پیوستہ)

کمپیوٹر کیا ہے؟

کمپیوٹر کی بیرونی یادداشت ٹیپ یا ڈسک پر محفوظ ہوتی ہے اس ٹیپ یا ڈسک کی مقناطیسی سطح پر یہ معلومات ایسے اشاروں کی صورت میں تحریر ہو جاتی ہے جنہیں کمپیوٹر پڑھ اور سمجھ سکتا ہے ٹیپ پلاسٹک کی ایک بہت لمبی پٹی ہوتی ہے جس کی سطح پر مقناطیسی نہ ہوتی ہے یہ نسبتاً سستا ہوتا ہے۔ مگر کمپیوٹر پر چلنے کی اس رفتار بہت سست ہوتی ہے۔ ٹیپ پر جو معلومات درج ہوتی ہیں وہ کیوں کی اس کی لمبائی میں تحریر ہوتی ہیں۔ اس لیے کسی خاص بات کو تلاش کرنے کیلئے کمپیوٹر کو ٹیپ کا بہت بڑا حصہ پڑھنا ہوتا ہے۔ گھروں میں استعمال ہونے والے مائکرو کمپیوٹروں میں ریڈیو کیسٹ کے عام ٹیپ بھی لگائے جا سکتے ہیں لیکن دفتروں اور فیکٹریوں وغیرہ میں استعمال ہونے والے کمپیوٹروں میں خاص ٹیپ جن کی لمبائی بہت زیادہ ہوتی ہے درکار ہوتے ہیں ڈسک گراموفون رکارڈ کی طرح چپٹی پلیٹ ہوتی ہے جس کی بیرونی سطح پر دائرے کی شکل میں باریک باریک سی لکیریں ہوتی ہیں ان لکیروں کے ساتھ ساتھ مقناطیسی رقبے ہوتے ہیں جن پر معلومات تحریر ہوتی ہیں۔ ڈسک پر ان معلومات کو لکھنے اور پڑھنے کا کام کمپیوٹر جس آلے سے لیتا ہے۔ اسے ڈسک ڈرائیو کہتے ہیں۔ ڈسک پر درج معلومات کمپیوٹر اس آلے کے ذریعہ سے ٹیپ کے مقابلے میں زیادہ تیزی سے حاصل کر سکتا ہے۔ ڈسک اور ڈسک ڈرائیو ٹیپ کے مقابلے میں بہت زیادہ قیمتی ہوتے ہیں۔

مائکرو کمپیوٹر پر جو ڈسک استعمال ہوتی ہے وہ آسانی سے مڑ جانے والی اور لچک دار ہوتی ہے اسے فلاپی یا فلکس ایبل ڈسک کہتے ہیں۔ بڑے کمپیوٹر کیلئے گراموفون رکارڈ کی طرح کی سخت ڈسک استعمال ہوتی ہے۔ جسے ہارڈ ڈسک کہتے ہیں۔ ایسی چند ڈسک پلاسٹک

کمپیوٹر سے معلومات کس طرح حاصل ہوتی ہیں؟

آپ شروع میں پڑھ چکے ہیں کہ کمپیوٹر کو جو معلومات دی جاتی ہیں وہ پہلے اپنی خاص زبان میں ان کا ترجمہ کرتا ہے اور اس کے بعد انہیں ایک ترتیب سے اپنی یادداشت میں اکٹھا کر لیتا ہے جب آپ ان معلومات یا ان سے یکجا ہونے سے حاصل ہونے والے نتائج کمپیوٹر سے طلب کرتے ہیں تو وہ انہیں دوبارہ اس زبان میں منتقل کرتا ہے جسے آپ پڑھ اور سمجھ سکتے ہیں۔ کمپیوٹر کے اسکرین پر آنے والی یہ معلومات اور یہ نتائج ہندسوں، حروف یا شکلوں کی صورت میں ہوتی ہیں۔ عام طور پر استعمال ہونے والے کمپیوٹر کا اسکرین ٹیلی ویژن کے اسکرین کی طرح ہوتا ہے، لیکن بڑے کمپیوٹر میں خاص قسم کے اسکرین لگائے جاتے ہیں جو VISUAL DISPLAY UNITS یا V.D.U کہلاتے ہیں کمپیوٹر کے اسکرین پر شکلیں، تصویریں اور ڈیزائن بھی دیکھے جا سکتے ہیں جنہیں گرافس کہتے ہیں یہ تصویریں اور شکلیں اس قدر واضح ہوتی ہیں کہ انہیں چھپائی کیلئے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ ایسی شکلیں رنگین بھی ہو سکتی ہیں۔ کمپیوٹر کا اسکرین عام طور پر اس کے کلیدی تختے سے ملا ہوا ہوتا ہے تاکہ کمپیوٹر استعمال کرنے والا یہ دیکھ سکے کہ وہ کمپیوٹر کو جو ہدایات یا معلومات دے رہا ہے۔ ان میں کوئی غلطی تو نہیں ہے۔

کمپیوٹر پر جو کام ہوتا ہے اسے عام طور پر اس کے اسکرین پر دیکھ لیا جاتا ہے۔ لیکن بعض اوقات اس طرح حاصل ہونے والی معلومات اور نتائج کا مستقل رکارڈ حاصل کرنا ضروری ہوتا ہے اس ضرورت کی تکمیل کیلئے کمپیوٹر کے ساتھ ایک مشین ہوتی ہے جو پرنٹر کہلاتی ہے۔ کمپیوٹر پر اس طرح چھپنے والی عبارت، نتیجے

یا شکلیں عام چھپائی سے کسی قدر مختلف ہوتی ہے۔ غور سے دیکھنے پر آپ کو اندازہ ہو جائے گا۔ کہ یہ چھپائی باریک نقطوں کی شکل میں ہوتی ہے۔ یہ کمپیوٹر پر چھپائی کا عام طریقہ ہے لیکن مخصوص ضرورتوں کیلئے دوسرے طریقے بھی استعمال میں آتے ہیں۔ کتابوں وغیرہ کی چھپائی کیلئے بھی اب کمپیوٹر کا استعمال بڑھتا جا رہا ہے کیوں کہ اس طرح کام بہت تیزی سے اور بہتر انداز میں ہو جاتا ہے۔ عام کمپیوٹر میں ایک سیکنڈ میں سو سے زیادہ حروف چھاپے جا سکتے ہیں جب کہ بڑے کمپیوٹر اس سے کہیں زیادہ تیز رفتاری سے کام کرتے ہیں۔ یہ کمپیوٹر ایک حروف کے بجائے پوری ایک سطر وقت واحد میں چھاپ دیتا ہے اور ایک منٹ میں ایسی ایک ہزار سطریں چھپ جاتی ہیں۔ کمپیوٹر کے ذریعے سے رنگین چھپائی بھی ہو سکتی ہے۔ اس چھپائی کیلئے ایک خاص آلہ جو پلاٹر PLOTTER کہلاتا ہے استعمال کیا جاتا ہے۔

اسکرین کی طرح کمپیوٹر مخصوص آوازوں کے سگنل کی شکل میں بھی نتائج پیش کر سکتا ہے اور بعض کمپیوٹر بعض مقررہ حروف بھی ادا کر سکتے ہیں۔

کمپیوٹر دی ہوئی ہدایات کے مطابق روشنی کے ذریعے پیغام بھی دے سکتا ہے۔ جن سے ٹریفک سگنل کیلئے کام لیا جاتا ہے۔ کمپیوٹر روبوٹ مشینوں کو کام کرنے کی ہدایت بھی دے سکتا ہے۔ اس قسم کے روبوٹ موٹر بنانے والے کارخانوں میں اب بکثرت استعمال ہونے لگے ہیں۔ ٹیلی فون کے جدید نظام میں آپ کے دیئے ہوئے نمبر کو کمپیوٹر ہی مطلوبہ ٹیلی فون سیٹ تک پہنچاتا ہے۔

کمپیوٹر کے بارے میں فنی معلومات

اوپر آپ نے جو کچھ پڑھا ہے یہ کمپیوٹر اور اس کے کام سے متعلق عام معلومات تھیں۔ اب اس بارے میں کچھ فنی یعنی ٹیکنیکل باتیں بھی معلوم کر لیجیے۔

آپ یہ پڑھ چکے ہیں کہ کمپیوٹر کی تاریخ کا وہ موڑ ایک انقلابی موڑ تھا جب ۱۹۵۸ء میں مرکب برقیاتی سرکٹ (INTEGRATED) کی ایجاد ہوئی۔ اس سرکٹ کو چپ کہتے ہیں۔ اس کے بعد سے سائنس داں اور انجینیر برابر اس کوشش میں ہیں کہ انتہائی چھوٹا اور اتنا ہی طاقتور چپ تیار کر لیا جائے، کیوں کہ چپ جتنا چھوٹا ہوگا۔ اس کے ایک حصے سے دوسرے حصے یا حصوں تک معلومات منتقل ہونے میں اتنا ہی کم وقت لگے گا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ چپ جتنا چھوٹا ہو سکے گا اسی لحاظ سے کمپیوٹر کے کام کرنے کی رفتار بڑھتی جائے گی۔ اب تک اس سلسلے میں جو کام ہوا ہے اس کے نتیجے میں ایک چپ میں تقریباً ایک ملین مختلف برقیاتی مراکز بنانے ممکن ہو گئے ہیں اس کے باوجود یہ چپ اتنا چھوٹا ہوتا ہے کہ اسے بلا مبالغہ سوئی کے ناکے (دھاگہ ڈالنے والے سوراخ) میں سے گزارا جا سکتا ہے۔ اس کامیابی کے بعد کمپیوٹر کے کام کرنے کی رفتار اتنی بڑھ گئی ہے کہ اب اس کے کام کو ہم اپنی معمولی گھڑی سے ناپ بھی نہیں سکتے۔ کمپیوٹر کے کام کرنے کی رفتار کی پیمائش کیلئے ایک سیکنڈ کو دس کروڑ حصوں میں تقسیم کرنا پڑتا ہے ایسا ایک حصہ نینو سیکنڈ کہلاتا ہے۔

آپ پڑھ چکے ہیں کہ چپ تیار کرنے کیلئے ایک دھات سیلیکون استعمال کی جاتی ہے جو بہت سستی ہوتی ہے اس دھات سے صنعتی پیمانے پر تیار کی جانے والی چپ بھی بہت کم لاگت پر تیار ہوتی ہے۔ یہ چپ اسطرح بنائی جاتی ہے کہ اسے کام کرنے کیلئے بہت کم برقی طاقت درکار ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ گھڑی، کیلکولیٹر، کیمرہ اور کھلونے وغیرہ جیسی سادہ مشین بہت دنوں تک ایک چھوٹی سی بیٹری کی طاقت سے چلتی رہتی ہے۔ پھر کیوں کہ چپ میں مختلف مراکز کو ایک دوسرے سے ملانے کیلئے تاروں کی ضرورت نہیں ہوتی اس لئے ایک چپ بہت عرصے تک بغیر کسی خرابی کے کام کرتی رہتی ہے۔ یعنی ان میں ٹوٹ پھوٹ تقریباً نہیں ہوتی۔

ٹیبل ٹینس

• ابراھیم بغدادی انگلینڈ

فی زمانہ کھیلوں کی اہمیت کسی تعارف کی محتاج نہیں بلکہ ہر کھیل کی اہمیت اپنی جگہ نہایت مستحکم اور شہرت کا درجہ رکھتی ہے۔

اسپورٹس ایک ایسا بہترین مشغلہ ہے جو ہماری صحت عامہ کی بحالی کے علاوہ جغرافیائی تعصب اور ذات پات کی تنگ نظری سے مبرا نوع انسانی میں باہمی دوستی، محبت، اور خیر سگالی کا جذبہ جاگزین کرتا ہے جو کہ فی زمانہ وقت کا اہم تقاضا ہے۔ ہمارے چھوٹے بڑے مقامی اسپورٹس کلبوں نے بھی کسی ایک ہی کھیل کو آلہ کار بنا کر اپنا دائرہ محدود نہیں رکھنا چاہیئے۔ بلکہ اسی ورائیٹی دور میں زیادہ سے زیادہ کھیلوں کی تشکیل مختلف شائقین کو ایکجا کرانے میں معاون ثابت ہو سکتی ہے لہذا موجودہ دور میں اولمپک انٹلانٹک اور ایشیاڈ (ASIAD) وغیرہ کے مقابلے اسی نوعیت کی ایک کڑی ہیں۔

ایسا ہی ایک کھیل "ٹیبل ٹینس" ہے جو درون خانہ ہوتے ہوئے بھی اس کے شائقین دنیا بھر میں دیکھے جاتے ہیں۔ ٹیبل ٹینس کا ابتدائی نام "پنگ پانگ" تھا۔ جو بظاہر چینی یا جاپانی لفظ معلوم ہوتا ہے۔ لیکن کئی دوسرے کھیلوں کی طرح اس کی بھی ترویج و ترقی کا ذکر انگلستان میں ۱۸۹۶ء کے ایف، آر، آئیسر سس F.R.RISH کیٹلاگ میں ملتا ہے۔ مگر پنگ پانگ اس فرم کا نام ہے۔ جس نے اس کھیل کے ساز و سامان کو ۱۸۹۴ء میں رجسٹرڈ کرایا تھا۔

ٹیبل ٹینس جس میز پر کھیلا جاتا ہے اس کی لمبائی نو ۹ فٹ اور چوڑائی پانچ فٹ ہوتی ہے۔ ایک جالی میز کے بلکل وسط میں لگایا جاتا ہے جس کی لمبائی ٹھیک چھ ۶ فٹ اور چوڑائی چھ ۶ انچ ہوتی ہے ٹیبل ٹینس کی گیند کا قطر صرف ۲ر۳۷ تا ۲ر۳۸ ملی میٹر اور وزن ۴ر۲ سے لے کر ۲ر۵۲ گرام کا ہوتا ہے۔ جب کہ ریکٹ کا وزن ۱۷۰ تا ۲۰۰ گرام تک ہوتا ہے اور ریکٹ پر چڑھائی ہوئی ربر کی موٹائی صرف ۲ر۲ ملی میٹر کی ہوتی ہے۔

ٹیبل ٹینس کم سے کم دو اور زیادہ سے زیادہ چار کھلاڑیوں کا کھیل ہوتا ہے۔ دو ۲ کھلاڑیوں کے درمیان ہونے والے مقابلے کو سنگلز اور چار کھلاڑیوں کے مقابلہ کو ڈبلز کہا جاتا ہے۔ مقابلہ سروس سے شروع ہو کر ہر کھلاڑی کو باری باری پانچ سروس کرانی ہوتی ہیں۔ پوائنٹس بنانے کا طریقہ امریکی اسکواش طرز کا ہوتا ہے۔ یعنی سروس کرنے والا اور وصول کرنے والا دونوں ایک دوسرے کی غلطی پر پوائنٹ بنا سکتے ہیں۔ اور جو کھلاڑی اکیس ۲۱ پوائنٹ بنا لے وہ ایک گیم جیت جاتا ہے۔ فی مقابلہ تین سے پانچ گیمز تک کا ہوتا ہے۔ اتفاقاً دونوں کھلاڑی ۲۰ - ۲۰ پوائنٹ بنالیں تو پھر کامیابی کا فرق دو ۲ پوائنٹس رکھا جاتا ہے۔ اور جو شخص پہلے دو ۲ پوائنٹس بنالے اس کی جیت مانی جاتی ہے۔

ڈبلز مقابلوں میں بھی سروس سے کھیل شروع ہوتا ہے مگر اس میں فرق یہ ہے کہ جس کھلاڑی نے سروس شروع کرائی وہ سامنے سے آنے والی گیند نہیں کھیلے گا بلکہ اس کا پارٹنر کھیل سکتا ہے اور پارٹنر کی ہٹ کا جواب سامنے موجود چوتھا کھلاڑی دے گا۔ یعنی باری باری چاروں کھلاڑیوں کا گیند کھیلنا ضروری ہوتا ہے۔ پوائنٹ کا طریقہ وہی ہوتا ہے۔

نام کتاب: **خموشی بول اٹھی ہے**

شاعر: **عبدالاحد ساز**

صفحات: ۱۹۱

قیمت: چالیس روپے

مبصر: مشتاق مدنی (پونہ)

تقسیم کار: (۱) قلم پبلی کیشنز، ۷۰، ربابو کھوٹے اسٹریٹ بمبئی ۴۰۰۰۰۳

(۲) مکتبہ جامعہ لمیٹیڈ بمبئی، دہلی، علی گڑھ

عبدالاحد ساز نئی نسل کے ان شعرا میں سے ہیں جنہوں نے غزل کو ایک نیا چارم، نئی جہت، نیا آہنگ و اسلوب دیا ہے۔ فی زمانہ طبقۂ عوام و خواص میں غزل کی مقبولیت چاہے وہ کتب و رسائل کی شکل میں ہو چاہے کیسٹ کی شکل میں یا پھر اسٹیج یا ٹی وی غزل سنگرز کے ذریعہ، غزل بہرحال دیوان خانوں اور مخصوص محفلوں سے اٹھ کر راستے، چوک، بازار، گلیوں، تک آگئی ہے اور غزل کی اس ہمہ جہت و ہمہ طبقہ کامیابی کے پس پردہ نئے شاعروں کی کوششیں اور جمالیاتی لہجوں کی دھمک اور اثر انگیزی ہی تو کام کر رہی ہے۔!

عبدالاحد ساز مقتدر و معیاری رسائل میں پابندی سے چھپنے والا نام ہے۔ میں نے بعض اوقات انہیں رسالوں کے پورے پورے صفحہ پر امتیازی شان کے ساتھ جلوہ فگن دیکھا ہے۔ حال ہی میں ہفت روزہ بے باک (مالیگاؤں) نے ان پر گوشہ بھی شائع کیا تھا جس میں انکی شخصیت، فن اور شاعری کے ان چھوٹے اور پوشیدہ پہلو بھی موقر قلم کاروں نے سامنے لائے تھے۔ میں اسے اپنی بدقسمتی ہی سمجھتا ہوں کہ بیباک کے گوشہ میں ان پر میرا کوئی مضمون نہ تھا۔

عبدالاحد ساز کا شعری لہجہ سراسر جمالی ہے۔ جو کہ جدید شاعری کی روح اور اس کا پورا فلسفہ ہے۔ ورنہ شاعری نے وہ دن بھی دیکھے ہیں جب شعروں کے نام پر بھول بھلیوں کی عمیق اور تاریک غاریں قارئین اور سامعین کے سامنے رکھ دی جاتی تھیں۔ عبدالاحد ساز کا شعری رویہ اور زاویہ خود میرے نظریئے ادب سے اتنا ہم آہنگ ہے کہ میں بیان نہیں کر سکتا۔ ہر شعر بلکہ ہر مصرعہ، تخلیق کے قرب و لذت سے گذر کر چنار کا ایک چھتنار درخت بن گیا ہے۔

کھلے ہیں پھول کی صورت، ترے وصال کے دن
ترے جمال کی راتیں، ترے خیال کے دن

نفس نفس نئی تہہ داریوں میں ذات کی کھوج
عجب ہیں تیرے بدن، تیرے خط و خال کے دن

میں بڑھتے بڑھتے کسی روز تجھ کو چھو لیتا؟
کہ گن کے رکھ دیئے تو نے مری مجال کے دن

عبدالاحد ساز کی شعری وسعت کا دائرہ بھی بڑا متنوع اور ہمہ گیر ہے۔ مجموعہ میں شامل ۴۸ غزلوں کے علاوہ مختلف موضوعات پر ۴۶ تاثراتی نظمیں بھی ہیں جن میں ۱۸ نظمیں ایسی ہیں جن کو شاعر نے ابتدائے سخن کا نام دیا ہے۔ جیسے آرزو، گوشے، الوداع، عید اس پری وش کی، کہاں جانا ہے؟ زندگی کے روبرو وغیرہ۔ اگرچہ یہ نظمیں ابتدائے سخن کے عنوان سے شامل ہیں مگر ان میں ساز کی اپنے ذہن و قلم پر مضبوط گرفت کا بخوبی پتہ چلتا ہے

کیا سناتے ہیں نئے لمحے کہانی دیکھ لیں
آ، تری باریکیاں اے زندگانی دیکھ لیں
تو، بھی بے کر آ جلو میں لاکھ اسرار نہاں
ہم بھی ذوقِ جستجو کی، بے کرانی دیکھ لیں
آزما لے تو بھی اپنی انسدادی قوتیں
ہم بھی اپنے حوصلوں کی سخت جانی دیکھ لیں
(زندگی کے روبرو)

ان نظموں کے علاوہ جن مختلف نظموں میں ساز نے اپنے اظہار و تاثر کو لفظی قالب و پیکر عطا کیا ہے ان کی بھی ایک جھلک دیکھ لیجئے!

یہ نیم شب، یہ چاند، یہ رازوں کی بانیاں
استادہ خامشی میں یہ بارہ کمانیاں
محرابیں ہیں کھلی، کہ ہیں بیباک سنگ سے
تاریخ کے جمال کی جلوہ فشانیاں
اوراق کھل رہے ہیں تصور کی آنکھ پر
سرگوشیوں میں وقت کی ہیں قصہ خوانیاں
دربار سا سجا ہے خموشی کے صحن میں
جاری شکوہ و رعب سے ہیں حکمرانیاں

(بارہ کمانی)

عبدالاحد ساز کی شعری لطافتوں میں حسن و جمال، کی کیفیتیں اتنی فطری ادا سے موزوں ہیں کہ مصرعہ مصرعہ چاندنی میں ڈھلا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ انہوں نے اپنے شعری زاویوں کو ایسا خوبصورت جمالیاتی آہنگ بخشا ہے کہ ان کی غزل رسائل میں ٹی وی پر آڈیو اور ویڈیو کیسیٹ پر برابر برابر کامیاب رہنے کی صلاحیت رکھتی ہے آج کل کے سپر کمپیوٹر عہد میں جب کہ شاعری کی جہتیں اور ذمہ داریاں پہلے سے زیادہ کہیں وسیع اور متنوع ہو گئی ہیں۔ ساز کی غزلوں کو، جو کہ فطری رعنائی تازہ کاری اور حسن کاری سے مزین ہیں ہر ایک میڈیا MEDIA کا سہارا ملنا چاہیئے۔ جہاں تک ان کے شعری مجموعہ کا تعلق ہے وہ اس قدر خوبصورت، دیدہ زیب اور مضبوط چھپا ہے کہ ہر باذوق کے مطالعہ کی میز پہ اس کتاب کی موجودگی خود صاحب خانہ کے اعلیٰ اور نفیس ذوق کا ثبوت فراہم کرے گی۔

ڈاکٹر اگا سکر اور ان کی "تلاش فن"

غلام نبی مومن (کلیان)

اردو زبان و ادب کی ترویج و ترقی میں مختلف عہد میں مختلف مذاکر کو اہمیت حاصل رہی ہے۔ دہلی اور لکھنؤ کے علاوہ لاہور، حیدرآباد اور پٹنہ کے مراکز کی اہمیت مسلم ہے۔ آزادی کے بعد بھی مذکورہ شہروں کی ادبی مرکزیت قائم رہی۔ اس کے ساتھ ساتھ نئے مراکز بھی وجود میں آئے جن میں بمبئی کو نمایاں مقام حاصل ہو چکا ہے۔ میری اس بات کا یہ مطلب ہر گز نہیں ہے کہ بمبئی کے مرکز بننے سے قبل مہاراشٹر میں اردو کی پذیرائی نہیں ہوئی بلکہ واقعہ یہ ہے کہ انیسویں صدی میں شمالی ہند کے ساتھ ساتھ سابق صوبہ بمبئی میں بھی اردو کو ذریعہ تعلیم کی حیثیت سے اختیار کر لیا گیا تھا اور یہ حیثیت اب بھی باقی ہے۔ اردو زبان و ادب کی خدمت کا سلسلہ بھی اسی زمانے سے جاری ہے۔ یہ امر البتہ قابل افسوس ہے کہ اب تک اہل کوکن کی اردو خدمات کا نہ تو تحقیقی جائزہ لیا گیا اور نہ ہی قومی سطح پر اسکا اعتراف کیا گیا۔ بلاشبہ ڈاکٹر یونس اگا سکر کی کتاب "تلاش فن" اس جانب پہلا قدم ہے جس میں اہل کوکن کے شعرا و ادبا کا تعارف پیش کیا گیا ہے۔ اگرچہ یہ مضامین مختلف اوقات میں تحریر کئے گئے ہیں لیکن ان کو یکجائی سے یہ فائدہ ہوا ہے کہ کوکن میں شعر و ادب کے ارتقاء کا، ایک ہلکا سا ہی خاکہ سامنے آگیا ہے۔

ڈاکٹر اگا سکر کا تعلق صنعتی شہر بھیونڈی سے ہے جو مہاراشٹر میں بمبئی اور مالیگاؤں کے بعد ایک اہم ادبی مرکز کی حیثیت رکھتا ہے گو کہ یہاں کسی ایسی ادبی تحریک یا تنظیم کا فقدان رہا ہے جو برسوں متحرک اور سرگرم رہی ہو البتہ انفرادی سطح پر عرصۂ دراز سے اردو زبان و ادب کی خدمت کا سلسلہ جاری ہے۔ اردو کی خاموش خدمت کرنے والوں میں ڈاکٹر موصوف کا نام خاص اہمیت رکھتا ہے۔ موصوف کی خدمات متنوع ہیں۔ انہوں نے اپنے ادبی سفر کا آغاز کہانیاں اور مضامین لکھنے سے کیا تھا۔ بعد میں بھیونڈی سے نکلنے والے ادبی ماہنامہ "نقاش" کی ادارت کی۔ اردو کی درسی کتابوں کے بورڈ آف اسٹڈیز کے رکن رہے۔

اردو داں طبقہ کو مراٹھی ادب سے روشناس کرایا۔ ہندی اور انگریزی سے اردو میں ترجمے کا کام بھی کیا۔ ادبی لسانی تاریخی سماجی، تحقیقی اور سائنسی موضوعات پر مختلف مضامین لکھے مراٹھی کہانیوں کا اردو میں ترجمہ کیا جن کا ایک مجموعہ بے چہرہ شام کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔ انگریزی میں عربی زبان سکھانے والی آسان کتاب تیار کی۔ آپ کا تحقیقی مقالہ "اردو کہاوتیں اور ان کے سماجی ولسانی پہلو" اپنے موضوع پر منفرد کتاب ہے موصوف کا سب سے وقیع کام "مراٹھی ادب کا مطالعہ" کی اشاعت ہے جس میں انہوں نے مراٹھی ادب کے رجحانات، سمتوں اسلوب اور موضوعات کا جائزہ پیش کیا ہے۔

ڈاکٹر اگا سکر کا دوسرا اہم کارنامہ وہ تنقیدی مضامین ہیں جو انہوں نے اہل کوکن کے شعرا و ادبا کے مجموعوں پر تبصرے یا تنقید کی شکل میں تحریر کئے ہیں۔ موصوف کی تازہ کتاب "تلاش فن" دراصل ایسی نوع کے مضامین کا مجموعہ ہے جس میں آٹھ تبصرے، آٹھ تنقیدی مضامین اور ایک تحقیقی مقالہ شامل ہے پہلا مضمون

رتنا گری کے مشہور شاعر بدیع الزماں خاور کے شعری مجموعہ "تردید"
کا دیباچہ ہے جس میں موصوف نے نئی شاعری کے پس منظر میں
خاور کی شاعری کی خصوصیات کا بھرپور تجزیہ کیا ہے۔ دیباچہ کے
آخر میں موصوف نے جن اشعار کے حوالے سے شاعر کی انا اور احتساب
نفس کی بیداری کا جواز فراہم کیا ہے وہ محل نظر ہیں ؎

کسی کے ذہن میں بازار تک وہ رہ نہ سکی
جو بات لوگ مکانوں سے سوچتے آئے

اس میں کتنے ہی خیالوں کے سفینے ہیں رواں
بیکراں ذہن ہمارا ہے سمندر جیسا

دوسرے شعر میں انانیت کا احساس موجود ہے لیکن
دونوں شعر نفسِ محتسب کی اصطلاح کو واضح کرنے سے قاصر
نہیں۔ موصوف نے لکھا ہے کہ "یہی دونوں خصوصیتیں (انا اور
احتسابِ نفس) جب مناسب طور پر آمیز ہوتی ہیں تو بڑی شاعری
کیلئے راہ ہموار ہو جاتی ہے۔ خاور کے ہاں ابھی انکا حسین
امتزاج خال خال ہے۔ نیز ان کا محور بھی شاعر کی ذات اور ملول
تک محدود ہے جس روز یہ دونوں کمیاں دور ہو جائیں گی خاور
کی شاعری بھی معاصر شاعری سے ممتاز نظر آئے گی۔ (صفحہ ۲۶)
حقیقت یہ ہے کہ بڑی اور اچھی شاعری کی بنیاد اسلوب ہے نہ
کہ صرف مواد و موضوع۔ اس لئے یہ کہنا کہ خاور کی شاعری چونکہ
اپنی ذات اور ملول تک محدود ہے اس لئے وہ بڑی شاعری
نہیں ہے، غلط استنباط ہے البتہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ منفرد
اسلوب کی عدم موجودگی کی وجہ سے خاور بڑے شاعر نہیں بن
سکے ہیں۔

داؤد غازی کی شاعری پر لکھا گیا مضمون عملی تنقید کا
عمدہ نمونہ ہے۔ موصوف نے ان کی شاعری کے پس منظر کو بڑی
خوبی کے ساتھ واضح کیا ہے اور عمدہ اشعار کا انتخاب کیا ہے
ساحر شیوی کے شعری مجموعہ "پردیس ہمارا دیس" کا دیباچہ بھی شاعر
اور اسکی شاعری کا بھرپور تجزیہ پیش کرتا ہے۔

ڈاکٹر موصوف کے تمام مضامین کی نمایاں خوبی ان کے
تمہیدیں ہیں۔ ہر مضمون کی تمہید فکر انگیز، معلومات افزا اور
دلچسپ ہے جو قاری کے شوق مطالعہ کو مہمیز کرتی ہے۔ موصوف نے
مختلف مضامین میں انگریزی نقادوں کی تحریروں کے برمحل
اور مناسب حوالے دیئے ہیں۔ ان حوالوں سے اندازہ ہوتا
ہے کہ موصوف نے انگریزی ادب کا بغور مطالعہ کیا ہے اور
مغربی تنقیدی خیالات کو ہضم کرنے کے بعد بیان کیا ہے۔ مثال
کے طور پر خاور کے مجموعہ کے دیباچہ کا آغاز مشہور انگریزی
شاعر اور نقاد ٹی ایس ایلیٹ کے ایک تنقیدی نظریہ سے کیا
ہے اور اس نظریہ کو اردو شاعری پر صحیح طور سے منطبق کیا ہے
انگریزی ادب کے علاوہ ہندی اور مراٹھی ادب کے حوالے
بھی دیئے گئے ہیں جو موصوف کے وسعت مطالعہ کی دلیل
ہیں۔

موصوف کے تحریر کردہ دیباچے عام طور پر فنی لحاظ سے
مکمل ہیں۔ دیباچے میں فن پارے کی خوبیوں اور خصوصیات کا
تجزیہ کیا جاتا ہے تاکہ قاری کی دلچسپی میں اضافہ ہو اور وہ فن
پارے کو آسانی سے سمجھ سکے۔ دیباچے میں تنقید سے احتراز کیا
جاتا ہے کیونکہ دیباچہ نگار کا کام فن پارے کی ادبی قدر و قیمت
کا تعین کرنے کے بجائے اسکی تفہیم کرنا ہوتا ہے۔ ڈاکٹر اکاسکر
نے اپنے دیباچوں میں فن تقاضوں کو پورا کیا ہے البتہ ضیا ہانی
کی طویل نظم "اردو ہے جس کا نام" کے پیش لفظ میں نظم کا تجزیہ کرنے
کے بجائے شاعر کا سوانحی خاکہ پیش کر دیا ہے۔ علاوہ ازیں مذکورہ
شاعر کے شعری مجموعہ "آئینہ وطن" کا پیش لفظ انتہائی مختصر ہے
اس پر ستم یہ کہ تقریباً نصف اول تمہید کی نذر ہو گیا ہے۔ نصف
آخر میں ضیا صاحب کے حالات زندگی بیان کئے گئے ہیں اس
طرح مذکورہ پیش لفظ بھی سوانحی خاکہ کی صورت اختیار کر گیا
دونوں پیش لفظ، شاعر کے فن کے تجزیے سے محروم ہیں یہ دوسری
بات ہے کہ مذکورہ دونوں پیش لفظ پڑھکر یہ محسوس ہوتا ہے کہ

کاش اگا سکر صاحب نے ضیا رہانی پر مفصل مضمون تحریر کیا ہوتا جو قارئین کو موصوف کی ادبی شخصیت سے پوری طرح متعارف کراتا۔

شیخ اسمٰعیل کے افسانوی مجموعہ "ڈھلتا سورج" پر لکھا گیا مضمون رائے زنی کا شکار ہوگیا ہے۔ نور پرکار نے ماہنامہ "کتاب" کا مراٹھی کہانی نمبر ترتیب دیا تھا۔ اس پر موصوف نے "منزل ہے کہاں تیری" کے عنوان سے تبصرہ لکھا ہے جس میں نور کی افسانہ نگاری اور مراٹھی کے تراجم کا جائزہ لیا گیا ہے تبصرے پر ناصحانہ انداز غالب آگیا ہے۔

اگرچہ موصوف نے کسی بھی مضمون میں اپنے تنقیدی نظریات کا کھل کر اظہار نہیں کیا ہے لیکن ان کی عملی تنقیدوں سے اندازہ ہوتا ہے کہ موصوف عمرانی تنقید کے قائل ہیں کیونکہ آپ نے تمام شعراء کے فن کا جائزہ لیتے ہوئے شاعر کے عہد کے سماجی، سیاسی اور معاشی حالات کا اسکی شخصیت اور فن پر ہونیوالے اثرات کو ملحوظ رکھا ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ موصوف ملول مزاج اور عصری خیالات و نظریات کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں صرف ایک مضمون میں موصوف نے براہ راست اپنا تنقیدی نظریہ بیان کر دیا ہے۔ ڈاکٹر ظفر الاسلام ظفر کے شعری مجموعہ "کچھ ورق" کے دیباچہ میں موصوف رقمطراز ہیں "میرے نزدیک فن سے خلوص کا مطلب زندگی کے تقاضوں کو نظر انداز کر کے محض فاعلاتن فاعلاتن کرنا نہیں ہے اور نہ ہی خالق، تخلیق اور قاری کی تکون میں تیسرے زاویئے کو نظر انداز کر کے محض درون خانہ کے ہنگاموں کو صفحۂ قرطاس پر بکھیرنا فنکارانہ خلوص کا مظہر ہے۔ (ورق گردانی، صفحہ ۶۶-۶۵) موصوف نے بالکل درست بات کہی ہے۔ ۱۹۵۰ء کے بعد ایک دہائی تک جو ادب تخلیق ہوا ہے اس میں ترسیل کی ناکامی کا اصل سبب یہی ہے کہ فنکار نے تیسرے زاویئے یعنی قاری کو نظر انداز کر دیا تھا۔ اور اسی لیے اس زمانے میں خالص تجریدی نوعیت کی علامتیں کثرت سے استعمال کی گئیں جن کا سمجھنے والا سوائے فنکار کے کوئی اور نہ تھا۔

"یادگار یوسف" موصوف کی تحقیقی کاوش کی عمدہ یادگار ہے۔ اس تحقیقی مضمون سے پتہ چلتا ہے کہ اہل کوکن کا اردو سے انتہائی قدیم اور مستحکم رشتہ ہے۔ اس ضمن میں مزید تحقیق کی ضرورت ہے۔ ساتھ ہی ساتھ قدیم نایاب کتب و مخطوطات کو دریافت کر کے صحت متن کے ساتھ انہیں شائع کرنا بھی ایک ضروری کام ہے۔ اس تحقیقی کام کو بمبئی یونیورسٹی کے زیر اہتمام مناسب طریقے سے کیا جا سکتا ہے۔ موصوف خود ریسرچ گائیڈ ہیں۔ اگر وہ اس جانب توجہ دیں تو اردو دنیا کی ایک اہم خدمت ہوگی۔

ڈاکٹر اساگر کے مذکورہ مضامین کی دوسری اہم خوبی انکی حقیقت بیانی ہے۔ انہوں نے فنکار کا تعارف پیش کرتے ہوئے غیر جانبداری سے کام لیا ہے اور مبالغہ آرائی سے پرہیز کیا ہے۔ موصوف نے تمام فنکاروں کے فن پاروں میں فن کو تلاش کیا ہے، فن پاروں کی خوبیوں کو اجاگر کیا اور خامیوں کی نشاندہی بھی کی ہے۔ شاعر کے مقام کا تعین کرتے ہوئے معاصر شعری مزاج اور خصوصیات کا رکھا ہے راست بازی اور غیر جانبداری کی وجہ سے موصوف کی تحریر میں توازن کی کیفیت پیدا ہوگئی ہے جس کی وجہ سے مضامین کی وقعت بڑھ گئی ہے موصوف کی مذکورہ کتاب ارض کوکن کے شعراء و ادباء کو جاننے اور سمجھنے کی جانب یقیناً پہلا کامیاب قدم ہے۔

سٹیلائٹ فیشن
ریڈی میڈ کپڑوں کے صنعت کار و برآمد کار
پروپرائٹر: غلام دستگیر پرکار
فیکٹری
وجے انڈسٹریل اسٹیٹ
آئی۔بی۔پٹیل روڈ، گورے گاؤں (ایسٹ)
بمبئی نمبر ۶۲۔۴۰۰۰۰
فون نمبر:

سلیمان عثمان
مٹھائی والا
کے ہاں بنی ہوئی خالص گھی کی مٹھائیاں اپنی لذت اور نفاست کی وجہ
سے نہ صرف شہر بمبئی بلکہ بیرون ہند میں بھی مشہور و مقبول ہیں۔
فیکٹری
۳۳۔ محمد علی روڈ
بمبئی ۴۰۰۰۰۳
فون
۸۵۵۰۰۵۹
۸۵۵۵۶۰
پتہ
مینارہ مسجد کے نیچے،
ابراہیم محمد مرچنٹ روڈ
بمبئی ۴۰۰۰۰۳

کچھ باتیں — کچھ یادیں

۱۹۶۴ء میں عالیجناب پروفیسر اے قاضی صاحب کی سربراہی اور پروفیسر ڈاکٹر عبدالمحی رضا صاحب کے تعاون سے نقشِ کوکن ٹیلینٹ فورم کا اجراء عمل میں آیا۔ مگر ایک دو پروگراموں سے زیادہ یہ آگے نہ بڑھ سکا۔ پھر ۱۹۸۳ء میں ادارہ نقش کوکن کے ایک دیرینہ ہمدرد مشفق و مہربان جناب عبدالشکور ہرزک المتخلص فتیس متوطن ہرکول تعلقہ مانگاؤں، ضلع رائے گڑھ، افریقہ سے ہندوستان آئے تھے تو آپ نے نقش کوکن ٹیلینٹ فورم کے ذریعہ طلباء و اساتذہ کی ہمت افزائی اور قدر افزائی کا پروگرام تیار کیا۔ عالیجناب ابراہیم سندیلکر صاحب اس کے معتمد چنے گئے۔ اور تب سے فروغ تعلیم کی کوششوں کو اپنا نصب العین بنائے ہر سال اس میں نئے نئے سرگرمیوں کا اضافہ کرتے ہوئے ہم خدمت کے نویں سال میں پہونچ گئے ہیں۔

ہمارے قارئین و ناظرین اور تقسیم انعامات کے جلسوں کے حاضرین نے دیکھا ہے کہ علم دوست حضرات نے ٹیلینٹ فورم کی سرگرمیوں کو اس قدر پسند فرمایا کہ جلسۂ تقسیم انعامات میں مخیر حضرات نے اگلے سال کے پروگرام کی کفالت اپنے ذمہ لینے کا اعلان فرمایا۔ اور اس طرح Sponsored پروگرام جاری و ساری ہیں۔

عوام الناس اور بالخصوص علم دوست مخیر حضرات کی سرپرستی نے ہمارے عزائم بلند کئے اور ہم نے ہر سال اپنی سرگرمی میں ایک نئے پروگرام کا اضافہ کیا۔ اولاً مضمون نویسی کے مقابلے سے شروع ہونیوالی سرگرمی میں دوسرے ہی سال کوکن میں اُردو ذریعۂ تعلیم کے جاری ہائی اسکولوں سے S.S.C. میں کامیابی کے نتائج حاصل کرکے تین ماہرینِ تعلیم کی نگرانی میں ہر مضمون کا بہترین طالبعلم اور ہر مضمون کا مثالی مدرس چن کر انہیں انعام دینے کا سلسلہ شروع ہوا۔ نتیجہ میں کوکن کے اساتذہ کی کارکردگی جو متعلقہ ادارہ اور انتظامیہ کے سربراہوں سے ہی دادِ تحسین پاتی تھی عوام الناس کی نظر میں آگئی اور پورے خطۂ کوکن میں ان کی قدر افزائی ہونے لگی۔

۳۔ تیسرے سال فورم نے ان اساتذہ کو یاد کیا جنہوں نے درس تدریس میں ۲۵ سال عرق ریزی کی ہے اور فی الوقت پرنسپل کے عہدہ پر فائز ہیں۔ ہمارے جلسۂ تقسیم انعامات و اعزاز میں انہیں

جنرل نالج مقابلہ کا ایک منظر

مدعو کرکے ان کا استقبال کیا جانے لگا اور یہ سلسلہ ہنوز جاری ہے۔

۴۔ چوتھے سال ہم نے مجموعی نمبرات Aggregate Mark کی بنیاد پر پورے کوکن میں سب سے زیادہ نمبر پانے والے طالب العلم اور طالبہ کو انعام دینا شروع کیا۔

۵۔ پانچویں سال آل کوکن تقریری مقابلوں کا انعقاد کیا۔ یہ جانتے ہوئے کہ کوکن کے طول و عرض کے تقریباً ساٹھ ہائی اسکولوں سے بچوں کو بمبئی بلائیں تو شاید Response نہ ملے ہم نے کوکن کے چاروں اضلاع (رتناگیری، رائے گڑھ، سندھودرگ اور تھانہ) کے لیے مختلف و متعدد مراکز قائم کئے اور ضلعی سطح پر ہونے والے ان مقابلوں میں فائنل مقابلہ کے لئے مقررین کا انتخاب کیا پھر ان منتخبہ مقررین کو بمبئی بلاکر فائنل مقابلہ میں آل کوکن بہترین مقرر کا انتخاب کیا اور انھیں انعام و اسناد دیکر قدر افزائی کی۔

۶۔ چھٹے سال ہماری یہ کوشش رہی کہ ہر تعلیمی ادارہ اپنے طور پر ہر سال رواں سال کا بہترین اُستاد منتخب کرے تاکہ ہم انھیں اپنے جلسۂ اعزاز میں ان کا شایانِ شان استقبال کریں۔ اِس کوشش کی پذیرائی ہوئی مگر اس میں خاطر خواہ کامیابی نہیں ملی لھٰذا یہ سلسلہ بند ہوگیا۔

فورم کی متذکرہ بالا سرگرمیوں کو لوگوں نے اس قدر پسند فرمایا کہ اب کئی تعلیمی ادارے اپنے اپنے حلقہ میں اس طرح کی سرگرمیاں جاری کرتے جا رہے ہیں۔

پچھلے سال ہم نے جنرل نالج کے مقابلے شروع کئے اردو ہائی اسکولوں کے لیے یہ ایک انقلابی قدم تھا۔ اس کی خوب پذیرائی ہوئی۔ طلبہ نے اساتذہ نے بلکہ عوام الناس نے اسے پسند فرمایا۔ عام معلومات کے مقابلے کچھ ہائی اسکولوں میں پہلے سے لیے جاتے تھے ہم نے انہیں بہتر انداز میں جاری کیا ہے۔ امسال ہم نے ایک اور سرگرمی کا اضافہ کیا ہے جو انگریزی زبندانی کے مقابلہ کے طور پر عمل میں آئی ہے۔ اردو ہائی اسکولوں کے بچے بیسک انگلش سے کماحقہٗ واقف ہوں یہ اس کا مقصد ہے۔ الحمدللہ! اس کوشش کو بھی خوب سراہا جا رہا ہے اور ہمیں امید ہے کہ انگریزی کا معیار بلند کرنے کی راہ میں اس کے نتائج بھی حوصلہ افزا ہیں۔

بیسٹ اسٹوڈنٹ : کوکن کے اردو ذریعۂ تعلیم کے ہائی اسکولوں سے موصولہ تفصیلات کا بہ نظرِ غائر مطالعہ کرنے کے بعد جو طلبہ کسی بھی مضمون میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کئے ہوئے پائے گئے انھیں اس مضمون کا بیسٹ اسٹوڈنٹ تسلیم کیا گیا۔

ممکن ہے کسی ہائی اسکول میں اس سے زیادہ نمبر پانے والا طالب العلم موجود ہو لیکن ہائی اسکول کے ذمہ داروں نے ہمیں تفصیلات سے آگاہ نہیں کیا۔ لھٰذا وہ طالب العلم یا طالبہ انعام و اکرام سے محروم رہ گیا۔ اس کے لیے ہمارے پاس معذرت کے سوا اور کچھ نہیں۔

ذیل میں ان خوش نصیبوں کے نام ہیں جو امسال بیسٹ اسٹوڈنٹ تسلیم کئے گئے ہیں۔ انہیں انعام میں نقد رقم، ایک سندِ امتیاز اور یادگاری مومنٹو پیش کیا گیا۔

اُردُو : میں سوشل سوسائٹیز ہائی اسکول مور بہ ضلع رائیگڈھ کی طالبہ چاندنی ایم رو ہیکر نے ۹۰ نمبر حاصل کئے۔

مَراٹھی : میں رفیع الدین فقیہ ہائی اسکول بھیونڈی ضلع تھانہ کی طالبہ سحر اقبال خان نے ۷۲ نمبر حاصل کئے۔

ھندی مراٹھی کمپوزٹ : میں سوشل سوسائٹیز ہائی اسکول سائی کی طالبہ فاطمہ داؤد جلگاؤنکر نے ۸۲ نمبر حاصل کئے۔

انگلش : میں بھی سوشل سوسائٹیز ہائی اسکول سائی کی طالبہ فاطمہ داؤد جلگاؤنکر نے ۸۹ نمبر حاصل کئے۔

سَائنس : میں نیشنل اردو ہائی اسکول کلیان کا طالب العلم سید تنویر احمد نے ۱۴۷/۱۵۰ نمبر حاصل کئے۔

میتھمیٹکس : میں نیشنل اردو ہائی اسکول کلیان کا طالب العلم سید تنویر احمد نے ۱۴۷/۱۵۰ نمبر حاصل کئے۔

عربی : رفیع الدین فقیہ ہائی اسکول بھیونڈی کا طالب العلم اعجاز احمد عبدالرحمٰن نے عربی میں ۸۱ نمبر حاصل کئے عربی کے لیے انعام جناب اے ای ملا صاحب نے اپنی زوجۂ محترمہ

مرحومہ طاہرہ ملّا صاحبہ کی یاد میں جاری کیا ہے۔

سوشل سائنس: میں نیشنل اردو ہائی اسکول کلیان کا طالب العلم سید تنویر احمد نے ۹۴٪ نمبر حاصل کئے۔

ہیٹ ٹرک: مندرجۂ بالا فہرست میں آپ نے دیکھا ہوگا نیشنل اردو ہائی اسکول کلیان نے امسال تین مضامین پر قبضہ جمالیا ہے بالفاظِ دیگر اس ہائی اسکول نے ہیٹ ٹرک کی ہے اور خوبی تو دیکھئے کہ ہائی اسکول کو یہ اعزاز دلانے والے تین الگ الگ طلباء نہیں ہیں بلکہ ایک ہی طالب العلم نے تینوں مضامین میں کثیر نمبر حاصل کرکے ہیٹ ٹرک کی ہے۔

"اللہ کرے جوش و خروش اور زیادہ"

ایس ایس سی امتحان مارچ ۹۱ کے موصولہ نتائج میں جن کے حاصل کردہ مجموعی نمبر تمام طلبہ و طالبات سے زیادہ ہیں۔ نقش کوکن ٹیلنٹ فورم ہر سال انہیں علی الترتیب بیسٹ بوائے اور بیسٹ گرل کے اعزاز کا حقدار قرار دیکر انہیں جلسۂ تقسیم انعامات میں نقد رقم ایک خوبصورت یادگاری مومنٹو اور سندِ امتیاز عطا کرتا ہے۔ امسال جن خوش نصیب طلباء کے حصہ میں یہ انعام آیا وہ ہیں؛

بیسٹ بوائے: حاجی ایس ایم مقدم ہائی اسکول کھیڑ کا طالب العلم سرفراز تانبے۔ اس نے ۶۲٪ نمبر حاصل کئے۔

بیسٹ گرل: انجمن خیر الاسلام گرلز ہائی اسکول بھاگیری تھانہ کی طالبہ فہمینہ چیٹولکر۔ اس نے بھی ۶۲٪ نمبر حاصل کئے۔

فہمینہ چیٹولکر

سرفراز تانبے

مرے تھے جن کے لئے وہ رہے وضو کرتے

نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے بیشتر اراکین پیرانہ سالی (۶۵/ اور ۷۶/ سال کے درمیان) میں ہیں۔ البتہ ایک/ دو جوان اراکین کے شانوں پر ہاتھ رکھ کر یہ قافلہ نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کا بینر ہاتھ میں لیے کوکن کے ہر اس خطہ میں پہونچ جاتا ہے جہاں اردو ذریعۂ تعلیم کے ہائی اسکول جاری ہیں تاکہ طلبہ سے ملیں ان کی ہمت افزائی کریں، اساتذہ سے ملیں ان کی قدر افزائی کریں۔ اسکول کی مجلس انتظامیہ سے مل کر ان کی دشواریوں سے جانکاری حاصل کریں۔ اس طرح فروغِ تعلیم کے سلسلہ میں جد وجہد پیدا کرنے اور جہاں یہ کوشش جاری ہے۔ اسے مزید تیز کرنے میں معاون بنیں، ان کی رہنمائی کریں۔

N.K.T.F. پچھلے پانچ چھ سالوں سے یہ فرض خوش اسلوبی سے نبھا رہا ہے اس امید پر کہ لوگ بیدار ہوں گے اور ایک بار جو بیداری کی لہر دوڑ جائے تو منزلِ مقصود دُور نہیں۔ مگر افسوس اس بات کا ہے کہ اردو اداروں نے نہ ان کی محنت کی قدر کی نہ ان کی خدمت کو سمجھا۔ نتیجہ یہ ہے کہ تھانہ ضلع کا ضلعی سطح پر جب مقابلہ ہوا تو تقریباً تیس ہائی اسکولوں میں سے صرف ۱۰/ نے شرکت کی۔

منتظمین نے ایک خوبصورت شامیانہ میں مقابلہ کا اہتمام کیا تھا۔ بمبئی کے اردو روزناموں اور تھانہ کے ہفت روزہ کے مدیران محترم، ضلع کلکٹر، پولس کمشنر، عمائدین اور اکابرینِ ملّت مدعو تھے۔ ۲۵/۳۰ ہائی اسکولوں کی شرکت کی امید میں ۱۵۰/ لوگوں کے لیے ظہرانہ کا انتظام کیا گیا تھا۔

ضلع سندھودرگ میں صرف دو ہائی اسکولز ہیں۔ اب صرف دو ہائی اسکولوں کے لیے علاحدہ سینٹر تو قائم نہیں کیا جاسکتا۔ لہٰذا رتناگیری ضلع کا کچھ حصہ اور ضلع سندھودرگ کو ملا کر آٹھ ہائی اسکولوں پر مشتمل ایک سینٹر راجہ پور میں قائم کیا گیا۔ مگر وہاں بھی صرف تین ہائی اسکولز شریک ہوئے۔

سمجھ میں نہیں آتا آخر لوگ کیا چاہتے ہیں۔ کیا ہماری

کوشش اس قابل نہیں ہے کہ اس سے تعاون کیا جائے۔ یا اداروں کی غفلت یا تساہل اس سرد مہری کا سبب بنا ہوا ہے۔ کچھ تو ہے جس کی ہے پردہ داری۔ خدا کرے یہ پردہ چاک ہو تاکہ ہم اصلیت سے واقف ہو جائیں۔

تدریسی خدمات کی سلور جوبلی

پچیس[۲۵] سالہ تدریسی اور سماجی خدمات کی قدر کرتے ہوئے نقش کوکن ٹیلنٹ فورم نے اپنے سالانہ جلسۂ اعزاز منعقدہ ۵ جنوری سنہ ۹۲ء میں درج ذیل حضرات کو ہدیۂ تبریک پیش کیا۔ ہماری دعا ہے کہ خدا انہیں صحت و سلامتی کے ساتھ عمرِ دراز عطا فرمائے اور وہ تادیر طالبانِ علم کو فیض پہنچاتے رہیں۔

جناب اسمٰعیل عبدالغفور شیخناگ ایم اے۔ ایڈ

متوطن کنیل تعلقہ مہاڈ رائیگڈھ نے سنہ ۱۹۶۶ء سے مختلف ہائی اسکولوں میں تدریسی خدمات انجام دیتے ہوئے تعلیمی میدان میں پچیس[۲۵] سال پورے کئے ہیں۔ اس وقت آپ گزشتہ چار سال سے ای ایس انگلش اسکول لوئر تو ڈیل، مہاڈ ضلع رائے گڑھ میں پرنسپل کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ کالج کے زمانہ سے ہی آپ کو اردو ادب کا ذوق رہا اور کئی مقابلوں میں انعامات حاصل کئے۔ چنانچہ آپ اپنے طلباء میں بھی ادبی ذوق پیدا کرنے اور مختلف فنون میں ان کی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کی غرض سے ان کی ہمیشہ رہنمائی کرتے رہے ہیں۔ درس و تدریس کے ساتھ ساتھ تعلیمی میدان میں آپ نے کئی حیثیتوں سے کام کیا ہے۔ طلباء کے مقابلوں میں بحیثیت جج اور رہنما کے فرائض انجام دیتے رہے۔ آپ اردو سبجیکٹ ٹیچرس ایسوسی ایشن کے رکن بھی رہ چکے ہیں۔ آپ کی درس و تدریس اور سماجی خدمات کے اعتراف میں ضلع پریشد رائیگڈھ نے سنہ ۸۹-۱۹۸۸ء میں آپ کو "آدرش شکشک" کے اعزاز سے نوازا تھا۔

جناب مسیح الدین غوری ایم اے بی ایڈ، متوطن علیگڈھ

نے تدریسی خدمات کے پچیس[۲۵] سال مکمل کر لئے۔ فی الحال آپ ایس، پی ایم اردو ہائی اسکول راجے واڑی ضلع رائے گڑھ میں صدر مدرس ہیں۔ ہیڈ ماسٹر کی حیثیت سے خدمات انجام دیتے ہوئے سترہ[۱۷] سالوں میں آپ نے راجے واڑی میں تیرہ سال گزارے ہیں۔ زندگی کی ۴۷ بہاریں دیکھی ہیں یعنی ۱۲ سال وہ یہاں رہ کر بچوں کو زیورِ تعلیم سے آراستہ فرمائیں گے۔ انشاء اللہ!

جناب حسن میاں باوا ویلے بی ایس سی، بی ایڈ۔

متوطن داتنت ضلع رتناگری اپنی ۲۵ سالہ تدریسی خدمات میں ۲۰ سال صدر مدرس رہے ہیں۔ فی الوقت آپ واگھیورے اردو ہائی اسکول واگھیورے تعلقہ چپلون میں چار سالوں سے صدر مدرس ہیں۔

سنہ ۱۹۶۱ء میں جب آپ نے ایس ایس سی کا امتحان پاس کیا تو فارسی میں امتیازی نمبر حاصل کرنے پر آپ کو جعفر قاسم موسیٰ گولڈ میڈل ملا تھا۔

یکم دسمبر ۹۱ء بروز اتوار کلیان میں ضلعی سطح پر ضلع تھانہ کے طلباء شریکِ مقابلہ ہوئے اور تقریری مقابلہ، جنرل نالج اور انگریزی زباندانی کے مقابلوں میں حصہ لیا۔ تصویر میں ایک طالبہ تقریر کرتے ہوئے نظر آ رہی ہے جبکہ ڈائس پر ڈاکٹر عبدالکریم نائیک، پرنسپل سجادی صاحب، جناب مبارک کاپڑی، جناب بشیر کوتوال (انفارمیشن افسر) اور جناب فقیر محمد مستری نظر آ رہے ہیں۔

جناب داؤد حسین غیبی بی اے، متوطن مونگیزہ داپولی ضلع رتنا گری نے عمر عزیز کی ۵۰ منزلیں طے کی ہیں۔ اور ۲۹ سالوں تک تدریسی خدمات انجام دی ہیں جن میں ۱۰ دس سال سے رائزنگ ہائی اسکول جاتگہ ضلع رتناگری میں صدر مدرس ہیں۔

مثالی مدرسین

اضلاع کوکن (تھانہ، رائے گڑھ، رتنا گری اور سندھودرگ) میں واقع ۸۰٪ اردو ہائی اسکولوں سے ہر سال ایس ایس سی میں ان کی کامیابی تفصیلات طلب کی جاتی ہیں۔ بمبئی کے تین ماہرین تعلیم ان موصولہ تفصیلات کی جانچ کرتے ہیں اور ہر ایک مضمون میں بہتر کارکردگی انجام دینے والے استاد کا انتخاب کرتے ہیں۔ یہ منتخبہ اساتذہ نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کی نظر میں اس سال کے لیے اپنے مضامین کے مثالی مدرسین سمجھے جاتے ہیں۔ یہ سلسلہ پچھلے آٹھ سالوں سے جاری ہے۔

امسال جن ماہرینِ تعلیم کی (اس انتخاب کے لیے) خدمات حاصل کی گئیں وہ ہیں:

(۱):- ڈاکٹر آدم شیخ، سابق وائس پرنسپل برہانی کالج، بمبئی۔
(۲):- پروفیسر یوسف خان، مہاراشٹر کالج، بمبئی۔
(۳):- جناب یعقوب راہی۔ پرنسپل ہائی اسکول ویرار۔
(۴):- جناب این اے واحد، سابق پرنسپل مجندار جونیئر کالج دہور

امسال جو اساتذہ اپنی بہتر کارکردگی کی بنا پر مثالی مدرسین قرار دیئے گئے انہیں ۵ جنوری سنہ ۹۲ء کے سالانہ جلسۂ تقسیم انعامات میں نقد رقم۔ ایک یادگاری خوبصورت تحفہ اور سندِ امتیاز پیش کی گئی۔

امسال ۹۱/۹۲ کے مثالی مدرسین حسب ذیل ہیں:

اردو: آدرش ہائی اسکول کرجی ضلع رتناگری کے استاد جناب عبداللہ داؤد حمدولے۔

مراٹھی: مہاراشٹر ہائی اسکول چپلون ضلع رتناگری کے استاد جناب ایچ ایچ حمدولے۔

ھندی مراٹھی (کمپوزٹ): حاجی ایس ایم مقدم ھائی اسکول کھیڈ ضلع رتناگری کے استاد جناب شبیر ایچ مودی۔

انگلش: مہاراشٹر اردو ہائی اسکول کرڈوئی کے استاد جناب اے ڈی بھاکتے۔

میتھس (ریاضی) مہاراشٹر اردو ہائی اسکول کرڈوئی ضلع رتناگری کے استاد جناب شمس القمر۔

سائنس: رائزنگ ہائی اسکول جاتگہ ضلع رتناگری کے استاد جناب اے اے آر دلوی۔

سوشیل سائنس: مجندار ہائی اسکول وہور ضلع رائے گڑھ کے استاد جناب غلام محمد پٹیل۔ (پٹیل صاحب اب ملازمت سے سبکدوش ہو گئے ہیں)

عربی: اقصیٰ گرلز ہائی اسکول بھیونڈی ضلع تھانہ کی معلمہ محترمہ فوزیہ صاحبہ۔

عربی کا انعام جناب اے ای ملا صاحب کی جانب سے ان کی زوجہ محترمہ طاہرہ ملا صاحبہ کی یاد میں دیا جاتا ہے۔

آدرش شکشک کا ایوارڈ:

جناب عبدالرحمٰن داؤد ڈنگنکر ہیڈ ماسٹر نوجیون ھائی اسکول شیوبدرک، تعلقہ کھیڈ ضلع رتناگیری کو ضلع پریشد رتنا گیری نے "آدرش شکشک" کے اعزاز سے نوازا ہے۔ جناب ڈنگنکر (بی ایس سی، بی ایڈ، آر ایم پی) نے جون سنہ ۶۹ء سے سنہ ۱۹۸۵ء سولہ سال تک مراٹھی میڈیم کے نوجیون ہائی اسکول، شیوبدرک میں سائنس ٹیچر کی حیثیت سے کام کیا اور سنہ ۱۹۸۵ء سے وہ اسی ھائی اسکول میں بحیثیت ہیڈ ماسٹر کام کر رہے ہیں۔ ایس ایس سی میں بہتر سے بہتر نتائج کی بنا پر حکومت نے اس اسکول کو سنہ ۱۹۹۱ء میں انیسنٹیو گرانٹ دی۔ تدریسی خدمات کے ساتھ ساتھ جناب موصوف سماجی خدمات بھی انجام دے رہے ہیں۔

آر ایم پی، کا سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کے بعد آپ سنہ ۷۵ء سے اسکول کے اوقات کے بعد طبی علاج میں مصروف رہتے ہیں۔ جس سے غریب طبقہ کو فیض حاصل ہے۔ آپ کی تدریسی اور سماجی خدمات کے اعتراف میں ضلع پریشد نے آپ کو "آدرش شکشک" کے اعزاز سے نوازا ہے۔

تعطیلات میں ایلی فینٹا اور بمبئی بندرگاہ کی سیر
ہماری چھوٹی اور ڈی لکس بوٹوں کے ذریعہ
گیٹ وے آف انڈیا اپولو بندر سے سیر کا لطف اٹھایئے
گیٹ وے ایلی فینٹا
جل واہتوک
سہکاری سنستھا مریادت
اپولو پیئر، گیٹ وے آف انڈیا، بمبئی ۳۹
فون: ۲۰۲۳۵۸۵ / ۲۰۲۶۳۶۴

نالاسوپارہ (بمبئی) میں
الحمدللہ
پلاٹ۔ دکان۔ آفس۔ فلیٹس کے لئے
اپنے علاقے کا واحد گروپ
DANGE
GROUP OF COMPANIES
ڈانگے گروپ آف کمپنیز
بلڈرس اینڈ ڈیولپرس
Dange Builders
& Developers
صغیر احمد، غلام غوث ڈانگے (مینیجنگ پارٹنرس)
سپریم شاپنگ سنٹر۔ نزد سیوک سنٹر نالاسوپارہ ویسٹ
نالاسوپارہ اسٹیشن روڈ۔ ضلع تھانہ (۴۰۱۲۰۳)
فون آفس ۲۲۴-۱۵۸۔ رہائش دارالسلام ۸۱

نائیک آئس اینڈ کولڈ اسٹوریج
رتناگیری
NAIK ICE AND COLD STORAGE
"NAIK BRAND"
فش پروسیسنگ فیکٹری اور جدید طرز سے آراستہ آئس پلانٹ اور کولڈ اسٹوریج
نائیک مارکہ سی فوڈ، شرمپس اور لوبسٹر کے برآمدکار
فون۔ دفتر:- ۲۱۱۵/۲۸۵۳ رہائش:- ۲۱۵۱ کیبل:- NAIKFOOD

پروفیسر جاوید اقبال خان (ایم ایس سی، بی ایڈ)

کوکن کے اردو ہائی اسکولوں کے اساتذہ اور طلبہ کے لئے منعقد ہونے والے جلسہ کی صدارت قبول فرما کر عزت مآب پروفیسر جاوید صاحب نے پروگرام کو رونق، N.K.T.F کو ہمت اور طلبہ و اساتذہ کو عزت بخشی ہے صرف اسلئے نہیں کہ آپ حکومت کے با اختیار وزیر ہیں بلکہ اس لئے بھی کہ آپ ایک معلم (پروفیسر) رہے ہیں۔ وزیر تعلیم رہے ہیں۔ بمبئی یونیورسٹی میں میتھمیٹکس کے بورڈ آف اسٹڈیز اسطرح فیکلٹی آف آرٹس، کامرس، اور سائنس کے ممبر بھی رہے ہیں بمبئی مائنرٹی سیل کے چیرمین ہیں مہاراشٹر اسٹیٹ اردو اکیڈمی کے چیرمین ہیں اور ریاست میں اردو کی ہر ممکن ترقی و ترویج کیلئے کوشاں رہتے ہیں۔ آپ کے دور وزارت تعلیم میں ریاست میں کئی مقامات پر اردو ہائی اسکولوں جونیر کالج اور ڈگری کالج کا اجراء عمل میں آیا اسوقت آپ وزیر اوقاف اور ہاؤسنگ کے منسٹر ہیں اردو نواز ہیں اور قوم و ملت کا درد رکھنے والے عالی صفت انسان ہیں۔

آپ کے تعلق سے ایک شاعر یوں رقمطراز ہے

پروفیسر خان (جاوید خاں) کو ہم نے محترم جانا ؛ ایک ایسا رہنما جس نے ہمارا رنج و غم جانا
شریف النفس نے ہر راستہ کا پیچ و خم جانا ؛ متانت سے سر دقوم کا ہر زیر و بم جانا
یقیناً قائد ملت ہے سردار حکومت ہے ؛ بلاشک اس کی آمد کامیابی کی ضمانت ہے

ڈاکٹر عاشق اے راول

بمبئی کے جواں عزم و جواں سال سرجن ڈاکٹر عاشق احمد راول متوطن آشتی تعلقہ کھیڈ ضلع رتناگری نے نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے سالانہ جلسہ تقسیم انعامات و اعزازات و تقابل مقابلہ کی جزوی کفالت فرمائی ہے آپ کی کفالت سرپرستی اور نقش نوازی ایک روشن مثال ہے کہ علم دوستی اور تعلیمی سرگرمیوں کی کفالت صرف تاجروں یا بزنس مین کا حصہ نہیں بلکہ دلداری کا تقاضہ ہے۔ پروفیشنل بھی اس میں آگے بڑھ سکتے ہیں

چالیس سالہ ڈاکٹر راول نے ۱۹۷۲ء میں گرانٹ میڈیکل کالج بمبئی سے ایم بی بی ایس کا امتحان پاس کیا اور ۱۹۷۹ء میں جنرل سرجری میں ایم ایس کی ڈگری لی۔ سرجری میں ماسٹر ڈگری حاصل کرنیکے بعد آپنے ۱۹۸۲ء میں یورولوجی میں ایم سی ایچ کی سند بھی حاصل کی۔

ایک عرصہ تک جے جے ہسپتال بمبئی میں ہاؤس سرجن اور رجسٹرار رہے اور ۴ سال تک یورولوجی کے لکچرار بھی تھے۔ اس وقت بمبئی کے معروف یورولوجسٹ میں گردہ ٹرانسپلانٹ کے ماہر سرجن مانے جاتے ہیں۔ آپ جے جے ہسپتال میں اسسٹنٹ پروفیسر آف سرجری کنسلٹنٹ سرجن اسی طرح حبیب ہاسپٹل اسماعیلیہ ہاسپٹل اور سیفی ہاسپٹل سے منسلک ہیں مریضوں سے کچھ فرصت نکال کر آپ سماجی امور میں دلچسپی لیتے ہیں بمبئی مرکنٹائیل کو آپریٹیو بینک کے بورڈ آف ڈائرکٹر ایک رکن ہیں اور حال ہی میں جب دوبارہ چناؤ عمل میں آیا تو آپ ڈائرکٹر چنے گئے ہیں۔ اس کامیابی پر ہم دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

الحاج عبدالغنی سیٹھ فجندار

قومی شاہراہ نمبر ۴ پر مہاڈ سے قریب ایک مقام ہے "وہور" جس نے ایک ودیا نگری کا روپ اختیار کیا ہے اور یہ اعزاز اسے اس لیے حاصل ہے کہ پچھلے تیس سالوں سے یہاں فجندار ہائی اسکول جاری ہے جس نے اب جونیئر کالج آف آرٹس، سائنس اور کامرس کا درجہ پایا ہے۔

یہ تعلیمی ادارہ فجندار ایجوکیشن ٹرسٹ یعنی الحاج عبدالغنی سیٹھ فجندار کے خاندانی ٹرسٹ کے زیر اہتمام جاری ہے اور غنی سیٹھ نے اسے خوب سے خوب تر بنانے میں کوئی دقیقہ باقی نہیں چھوڑا۔ سُنا ہے غنی سیٹھ یہاں ڈگری کالج قائم کرنے والے ہیں۔

غنی سیٹھ اردو کے بڑے حامی ہیں۔ جب کوکن میں ذریعۂ تعلیم اردو ہو یا مراٹھی کا سوال لوگوں کو پریشان کیے ہوئے تھے تو آپ کی میزبانی میں ۱۹۵۸ء میں وہور میں مسلم دانشور، ماہرین تعلیم اور اکابرین کی ایک کانفرنس منعقد ہوئی تھی جس نے اردو کے حق میں فیصلہ دیا۔

حال ہی میں فجندار ہائی اسکول کی ایک نئی شاخ بمقام واشہ تعلقہ پولاد پور میں قائم ہوئی ہے۔

نقش کوکن کے سالانہ جلسۂ تقسیم انعامات میں غنی سیٹھ کی شرکت نے محفل کی شان دوبالا کی۔

جناب غلام محمد پٹیل

۱۹۹۰/۹۱ء کے S.S.C. نتائج کی بنیاد پر N.K.T.F. کی جانب سے سوشل سائنس کے بہترین استاد کا انعام پانے والے جناب غلام محمد پٹیل کا فجندار ہائی اسکول وہور کی ملازمت میں یہ آخری سال تھا۔ اب آپ دیرینہ سروس سے سبکدوش ہوگئے ہیں۔ اور ادارہ ایک قابل معلم کی خدمت سے محروم ہوگیا ہے۔ پٹیل صاحب نے اس سے قبل ہی سوشل سائنس کے مثالی مدرس ہونیکا اعزاز حاصل کیا تھا۔

اچھے معلم ہونے کے ساتھ ہی پٹیل صاحب ایک بے مثال منتظم بھی ہیں اسی لیے فجندار ایجوکیشن ٹرسٹ نے آپ کی بطور سکریٹری خدمات حاصل کی ہیں۔ اور N.K.T.F. نے بھی کوکن کے اردو ہائی اسکول کی انتظامیہ کی انجمن بنانے پٹیل صاحب کو بطور کنوینر منتخب کیا ہے۔ مہاڈ پولاد پور تعلقہ امن کمیٹی و دیگر کئی تنظیموں سے آپ منسلک ہیں۔

جناب عبداللہ داؤد محمد ولے

۱۹۹۰/۹۱ء کے S.S.C. نتائج پر نقش کوکن ٹیلنٹ فورم نے جن اساتذہ کو بیسٹ ٹیچر کا ایوارڈ عطا کیا ان میں آدرش ہائی اسکول کرجی کے استاد اردو کے بیسٹ ٹیچر مانے گئے۔ موصوف آدرش ہائی اسکول میں ۲۰ سالوں سے تدریسی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

سید تنویر احمد ابن نور محمد

نیشنل اردو ہائی اسکول کلیان ضلع تھانہ کے اس طالب العلم نے امسال (مارچ ۹۱ء)

ایس ایس سی امتحان میں حاصل کردہ مارکس کے ذریعہ کوکن اردو ہائی اسکولوں کے طلبہ میں تین مضامین میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرکے ایک ریکارڈ قائم کیا ہے۔ اس ہونہار طالب العلم نے سائنس میں ۱۴۷/۱۵۰ نمبر حاصل ، میتھمکس میں ۱۴۷/۱۵۰ اور سوشل سائنس میں ۹۶/۱۰۰ نمبر حاصل کئے ہیں۔

سلسلۂ تعلیم جاری رکھتے ہوئے اس نے چاندی بائی منسکھانی کالج الہاس نگر میں شعبۂ سائنس میں داخلہ لیا ہے

امسال کوکن کے اردو ہائی اسکولوں کے طلباء میں ایس ایس سی مارچ ۹۱ کے امتحان میں اردو مضمون میں جس نے سب سے زیادہ نمبر حاصل کئے وہ ہے سوشل سوسائیٹز ہائی اسکول موربہ ضلع رائے گڑھ کی طالبہ چاند بی محمود ویکر۔ اسنے اردو میں ۹۰/۱۰۰ نمبر حاصل کئے ہیں۔

اے ڈی بھاکشے — شمس القمر
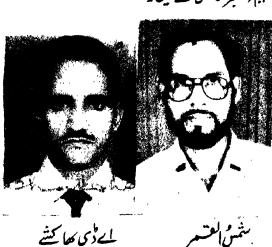
مہاراشٹر اردو ہائی اسکول کرڈوئی ضلع رتناگری کوکن کے ان اردو ہائی اسکولوں میں سے ایک ہے جس نے اپنی بہتر کارکردگی پر نہ صرف حکومتِ مہاراشٹر سے انسینٹیو گرانٹ حاصل کی بلکہ .K.T.F.N کی جانب سے دیئے جانے والے انعام واعزاز کا ہر سال حقدار رہا ہے۔

جناب شمس القمر مختار احمد اور جناب اکبر داؤد بھاکشے نے بھی بارہا اپنی بہتر کارکردگی کا لوہا منوایا اور .K.T.F.N کا انعام حاصل کیا ہے۔ خوشی کی بات ہے کہ امسال بھی جناب شمس القمر سائنس کے اور جناب اے ڈی بھاکشے انگلش کے مثالی مدرس منتخب ہوئے ہیں۔

جناب
شبیر مودی

امسال .S.S.C مارچ ۱۹۹۱ء کے امتحان میں کوکن کے ہائی اسکولوں کے جو نتائج ہمیں موصول ہوئے ان میں ہندی مراٹھی کمپوزٹ میں ہمارے جج حضرات نے حاجی ایس ایم مقدم ہائی اسکول کھیڈ ضلع رتناگری کے استاد جناب شبیر ہیرالال مودی کو بہترین استاد تسلیم کیا ہے۔

مِس سحر اقبال خان

رفیع الدین فقیہ ھائی اسکول بھیونڈی ضلع تھانہ کی طالبہ سحر اقبال خان نے مضمون مراٹھی میں ۲/۱۰۰ نمبر حاصل کرکے کوکن کے جملہ اردو ہائی اسکولوں (موصولہ نتائج کے مطابق) میں اول نمبر پایا۔ اس طرح اسے اس مضمون کی بیسٹ اسٹوڈنٹ

قرار دیا گیا ہے۔ سلسلۂ تعلیم جاری رکھتے ہوئے مس سحر خان نے یونانی میڈیکل کالج پونہ میں داخلہ لیا ہے۔ خدا اسے کامیاب کرے۔ آمین۔

اسکالرشپ

پچھلے سال ہمارے کچھ کرم فرماؤں نے بیسٹ اسٹوڈنٹ کو دو سال کے لیے (اگر وہ سلسلۂ تعلیم جاری رکھتے ہیں) وظیفہ دینا طے کیا تھا۔ اور اس طرح یہ رقم حقداروں تک پہنچائی گئی۔ مگر وقتاً فوقتاً بونافائیڈ سرٹیفکیٹ حاصل کرنا ان کی پرفارمنس کا نتیجہ اخذ کرنا وغیرہ ایسے امور ہیں کہ اس میں کچھ پریشانی ہوئی نتیجہ میں وہ طریقہ منقطع کیا گیا ہے۔

دعوت نامہ کی تصحیح

N.K.T.F. کی طرف سے سالانہ جلسۂ اعزاز کے دعوت ناموں میں سہو طباعت سے صاحبِ اعزاز جناب مسیح الدین پرنسپل کا نام محی الدین چھپا ہے۔ اس کے لئے ہم معذرت خواہ ہیں۔

صدر مدرسین سے درخواست

پچھلے چند سالوں سے ہم دیکھتے آئے ہیں کہ جب کسی ہائی اسکول کا رزلٹ کم لگتا ہے تو وہ اپنی تفصیلات پیش نہیں کرتے۔ مگر ایسا کرنا صحیح نہیں ہے اس لیے کہ ممکن ہے اسکول کا رزلٹ مقابلہ میں شریک کرنے کے قابل نہ ہو مگر ہائی اسکول کے کسی بچہ نے کسی مضمون میں اتنے نمبر حاصل کئے ہوں کہ وہ انعام کا حقدار قرار پائے۔ مگر ہائی اسکول کی عدم شرکت کی وجہ سے وہ حقدار طالب العلم یا طالبہ انعام پانے سے محروم رہ جاتے ہیں۔

ابراہیم سندیلکر
سکریٹری: نقش کوکن ٹیلنٹ فورم

فائنل مقابلہ کا انعام

کوکن کے اردو ہائی اسکولوں کو مقابلے میں شرکت کے جب سرکیولرز بھیجے گئے تھے تو اس بات کا اظہار کیا گیا تھا کہ ضلعی سطح کی مطابق ہی فائنل میں کامیاب طلباء کو انعامات دیئے جائیں گے مگر فورم (N.K.T.F.) نے اس پر نظر ثانی کر کے فائنل کے لیے حسب ذیل شرح سے انعامات مقرر کئے ہیں:

اول انعام: سو روپے سے بڑھا کر سوا سو (۱۲۵) روپئے
دوسرا انعام: ساٹھ روپے سے بڑھا کر سو (۱۰۰) روپئے
سوم انعام: چالیس روپئے سے بڑھا کر پچھتر (۷۵) روپئے
اور چوتھا انعام: ۲۵ روپے سے بڑھا کر پچاس (۵۰) روپئے۔ کر دیا گیا ہے۔

تینوں شعبوں (تقاریر، جنرل نالج اور انگلش) میں اس شرح سے انعامات دیئے جائیں گے۔ البتہ ناکام طلبہ کو مایوس ہونے کی ضرورت نہیں "حوا بائی میموریل" نے ناکام امیدواروں کو بھی فی کس پچیس (۲۵) روپئے دینے کا اعلان کیا ہے۔

تقسیمِ انعامات کے جلسہ میں
طلبا اور اساتذہ کا حاضر ہونا کیوں ضروری ہے؟

نقش کوکن ٹیلنٹ فورم ہر سال ایس ایس سی کے نتائج کو بنیاد بناکر موصولہ تفصیلات میں مثالی مدرس اور اول نمبر کا طالب العلم تلاش کرتا ہے اور اس طرح ہر ایک مضمون کے منتخبہ بیسٹ ٹیچر اور بیسٹ اسٹوڈنٹ کو سالانہ جلسۂ اعزاز میں بلاکر نقد رقم بطور انعام، ایک یادگاری مومنٹو اور سندِ امتیاز عطا کرتا ہے
نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کی جانب سے ان معززین کی خدمت میں پیش کی جانے والی یہ اشیاء ہدیۂ تبریک ہیں جو ان کی حاضری پر ہی پیش کرنا مناسب ہے۔
یہ N.K.T.F کی جانب سے منعقدہ مقابلہ کا انعام نہیں کہ عدم موجودگی کی صورت میں ہماری طرف واجب الادا ہے اور ہم انھیں پہنچانے کا انتظام کریں۔

...... کہ سلام تک نہ پہونچے

ضلع پریشدوں نے جن اساتذہ کو آدرش شکشک کا اعزاز عطا کیا ان کے نام اخباروں میں پڑھ کر ہم نے انھیں مبارکباد دی خطوط بھیجے۔ ان کی تصاویر طلب کیں۔ ان کا تعارف منگوایا تاکہ جلسۂ اعزاز میں ہم انھیں مدعو کرسکیں۔ مگر وائے حسرتا! سوائے ایک صاحب کے کسی نے بھی ہمارے خط کا جواب نہیں دیا۔ آخر کیوں ــــــــ؟
ممکن ہے ہمارے خطوط ان تک نہ پہونچے ہوں۔ پوسٹ کی بدانتظامی کی نذر ہوگئے ہوں۔ اگر ایسا نہیں ہے یا خطوط مل گئے ہیں پھر بھی وہ خاموش رہے تو ممکن ہے ہم نے جو پڑھا وہ غلط تھا۔ کوئی تو وجہ ہوسکتی ہے۔ یہ خاموشی بلاوجہ نہیں ہوسکتی۔

آل کوکن فائنل مقابلہ

ضلعی سطح پر کامیاب ہونے والے دو/دو امیدوار فائنل میں ایک بار پھر نبردآزما ہوں گے ان میں جو اول نمبر حاصل کرے گا وہ صحیح معنوں میں آل کوکن بیسٹ کہلائے گا۔ کوکن کے چار اضلاع کے منتخبہ ۸ آٹھ امیدواروں کے درمیان یہ مقابلہ ہوگا۔
ذیل میں ان امیدواروں کے نام درج ہیں جو ۵ جنوری ۹۲ء؁ کو داؤد فاضل بھائی ہال بمبئی میں فنِ خطابت کا، ذہانت کا ولیاقت کا جوہر چمکانے والے ہیں۔

تقریری مقابلہ:

راجہ پور سینٹر سے منتخبہ:-

(۱): مقصود قطب الدین ماپاری ۔ نوجیون ہائی اسکول راجہ پور۔
(۲): فردوس مجگاؤنکر ۔ مستری ہائی اسکول رتناگری۔

کلیان سینٹر سے منتخبہ:-

(۱): تقدیس ریاض مومن ۔ اقصیٰ گرلز ہائی اسکول بھیونڈی۔
(۲): نازیہ سلیم تانکی ۔ نیشنل اردو گرلز ہائی اسکول کلیان۔

مہاڈ سینٹر سے:-

(۱): مسرت نظام الدین قاضی انجمن خیرالاسلام اردو ہائی اسکول گوریگاؤں۔
(۲): محمد امین محی الدین دھنسے ۔ ای ایس انگلش اسکول نوڑیل۔

چپلون سینٹر سے:-

(۱): آصف عبدالحمید پرکار ۔ حاجی داؤد امین ہائی اسکول کالستہ
(۲): جہانگیر عباس الوارے ۔ نیشنل ہائی اسکول داپولی۔

جنرل نالج:

راجہ پور سنٹر سے منتخبہ:

(۱): صالحہ ابوبکر واگھو + منصور یوسف قاضی۔
نوجیون ہائی اسکول راجہ پور۔

(۲): زبیر عالم سیّد ایم ملاّ + عادل اقبال راجپورکر
مستری ہائی اسکول، رتناگری

کلیان سینٹر سے منتخبہ:

(۱): ندیم رؤف ملاّ + راشد یوسف مومن۔
کے ایم ای ایس ہائی اسکول پڑگھا۔

(۲): ارشاد احمد محمد ابراہیم + زاہد حسین سید ابرار۔
انجمن اسلام اردو ہائی اسکول واشی۔

مہاڈ سینٹر سے منتخبہ:

(۱): عائشہ جمال آرائی + ریشماں عبدالشکور کالوکھے۔
انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول شریوردھن

(۲): ساجدہ عبدالرحمٰن سائی + ناظم حسین ادھیکاری۔
انجمن خیرالاسلام اردو ہائی اسکول گوریگاؤں

چپلون سینٹر سے منتخبہ:

(۱): عرفان اقبال سید + عبدالفجر زکریا موڈک
مہاراشٹر اردو ہائی اسکول کرڈوئے۔

(۲): تسنیم محمد تحویلدار + خالد حسن سہوارے۔
اردو ہائی اسکول بندیری۔

انگلش کنسٹیٹ

راجہ پور سینٹر سے منتخبہ:

(۱): مہر نگار عبدالمجید بڑبے۔ مستری ہائی اسکول رتناگری۔
(۲): صالحہ ابوبکر واگھو۔ نوجیون ہائی اسکول راجہ پور۔

کلیان سینٹر سے منتخبہ:

(۱): سیما شاکر خان۔ نیشنل اردو گرلز ہائی اسکول کلیان۔
(۲): فوزیہ اسماعیل دادن۔ آئیڈیل اردو ہائی اسکول رابوڑی تھانہ

مہاڈ سینٹر سے منتخبہ:

(۱): ناظم حسین ادھیکاری: انجمن خیرالاسلام اردو ہائی اسکول گوریگاؤں۔

(۲): اعجاز بغدادی: انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول مہسلہ۔

چپلون سینٹر سے منتخبہ:

(۱): عبدالفجر زکریا موڈک، مہاراشٹر اردو ہائی اسکول کرڈوئے۔
(۲): جاوید یونس کھوت، حاجی ایس ایم مقدم ہائی اسکول کھیڈ۔

کفیل: Sponsors

N.K.T.F. کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے سبھی پروگرام (خواہ وہ ضلعی سطح کے ہوں یا ممبئی میں منعقد ہونیوالا فائنل ہو، سبھی پروگرام اسپانسرڈ پروگرام ہوتے ہیں۔ علم دوست صاحبان خیر پروگرام کی کفالت فرماتے ہیں۔ اس طرح N.K.T.F. کی خدمت اور کفیل کی کفالت سے ایک ایسی خوشگوار محفل منعقد ہوتی ہے جہاں بچے اپنے فنِ خطابت کا، علمی لیاقت کا، اور خداداد ذہانت کا مظاہرہ کرکے حاضرین سے دادِ تحسین وصول کرتے ہیں۔

امسال جن علم دوست صاحبانِ خیر نے پروگرام کی کفالت فرمائی وہ ہیں: (۱) ضلع رتناگری کے معروف صنعتکار جنھوں نے راجہ پور میں ۲۳ر نومبر ۹۱ء کو۔
۲۔ جناب عبدالاحد نرویل نے کلیان میں تاریخ یکم دسمبر ۹۱ء کو۔
۳۔ ایف ایم مستری ٹرسٹ ممبئی نے مہاڈ میں بتاریخ ۸ر دسمبر ۹۱ء کو اور (۴) جناب فیض الوراحمد بردڑے متوطن پنگاری نے چپلون میں ۱۴ر دسمبر ۹۱ء کو پروگرام منعقد کرنے میں ہماری مدد فرمائی۔

ضلعی سطح پر منعقد ہونے والے پروگرام کے لیے چھ ہزار روپے تک خرچ آتا ہے اور فائنل (جو ممبئی میں منعقد ہوتا ہے) اس کے لیے اخراجات پندرہ تا بیس ہزار تک پہونچ جاتے ہیں۔

اللہ تبارک و تعالیٰ کا شکر و احسان ہے کہ ممبئی کے معروف

سرجن ڈاکٹر عاشق اے راہل (متوطن آشٹی تعلقہ کھیڈ، ضلع رتناگری) کے جزوی تعاون کے نتیجہ میں فائنل پروگرام انعقاد پذیر ہوا ہے۔

ہم ان تمام حضرات کے شکر گزار ہیں جن کی کفالت، سرپرستی اور علم دوستی نے ہمارے ارادوں کو جِلا بخشی۔ ہماری ہمت افزائی فرمائی۔ جزاک اللہ۔

ٹرافی:

N.K.T.F. نے اپنی خدماتِ جلیلہ اور مساعیٔ جمیلہ سے تعلیمی حلقہ میں بیداری کی جو لہر دوڑائی ہے اس کی ہر طرف سراہنا کی جا رہی ہے۔ پچھلے سال N.K.T.F. نے جنرل نالج مقابلے شروع کئے تو میمن ایجوکیشن اینڈ ویلفیر سوسائٹی کے ایک اعلیٰ عہدیدار اور علم دوست شخصیت جناب آدم نور نے ایک گشتی ٹرافی N.K.T.F. کو مرحمت فرمائی تاکہ جنرل نالج کے فائنل مقابلہ میں جو بچے اول انعام حاصل کریں ان کے ہائی اسکول کو یہ ٹرافی دی جائے۔ جو ایک سال تک ان کے پاس رہے اور اگلے سال کے مقابلے کے وقت وہ لوٹا دی جائے تاکہ فائنل میں جو ہائی اسکول سرفہرست آئے گا اسے وہ ایک سال کے لیے دیجائے البتہ تین سال متواتر جو ہائی اسکول اس پر قابض ہوگا یہ ٹرافی مستقلاً اس کی ہو جائے گی۔

انہیں شرائط کو ملحوظ رکھ کر امسال شروع ہونے والے انگلش کنٹیسٹ کے لیے ایک نوجوان، صاحبِ خیر علم دوست جناب محمد علی مقدم نے گشتی ٹرافی کا اعلان کیا ہے۔ انشاء اللہ وہ فائنل پروگرام میں پیش ہو جائے گی اور جس ہائی اسکول کا بچہ انگلش کنٹیسٹ میں اول نمبر پائے گا یہ گشتی ٹرافی ایک سال کے لیے اس ہائی اسکول کو دی جائے گی۔

ڈاکٹر عبدالواحد:

اِلکس بایو فارماسیٹیکلز ٹورنٹو (کینیڈا) کے سینئر سائنٹسٹ ڈاکٹر عبدالواحد (فجندار جونیئر کالج دہور کے سابق پرنسپل جناب این اے واحد کے فرزند) جب ہندوستان آئے تو آپ نے دفتر نقش کوکن کو وزٹ دی۔ بلکہ ۵ر جنوری ۹۲ء کو N.K.T.F. کے سالانہ جلسہ

دعائے صحت

پتہ چلا ہے کہ دابول کے نامور وکیل اور ڈاکٹر ابراہیم خان کے پدر بزرگوار جناب روشن خان لقمان خان (R. L. Khan) سخت علیل ہیں۔

ادارہ ان کی صحتِ کاملہ کیلئے بارگاہِ ایزدی میں دعاگو ہے۔

تقسیم انعامات میں بطور معزز مہمان شریک رہے۔

کوکن کو یہ فخر حاصل ہوا ہے کہ فجندار ہائی اسکول وہور ضلع رائیگڈھ کا اردو ذریعۂ تعلیم کا طالب العلم دنیا کے ممتاز سائنسدانوں کی صف میں شامل ہے۔ ڈاکٹر عبدالواحد امبیڈکر کالج مہاڈ سے بی ایس سی، پونہ یونیورسٹی سے ایم ایس سی اور ممبئی یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کی سند حاصل کرنے کے بعد امریکہ چلے گئے۔ وہاں وہ بروک ہیون نیشنل لیبارٹری، نیویارک میں سائنٹسٹ اور اب ٹورنٹو میں سینئر سائنٹسٹ ہیں۔

ڈاکٹر واحد اپنی مادرِ علمی فجندار جونیئر کالج وہور میں اور مہاراشٹر کالج ممبئی میں کیمسٹری کے لکچرار رہے وہیں ان کی ملاقات فزکس کی لکچرار محترمہ نفیسہ چوگلے سے ہوئی۔ دوستی رشتۂ ازدواج میں منتقل ہو گئی اور نفیسہ صاحبہ بھی ڈاکٹر واحد کے پاس بیگم نفیسہ واحد بنکر امریکہ چلی گئیں۔

ڈاکٹر واحد ۱۹۸۱-۸۳ء میں یونیورسٹی آف ٹورنٹو کے ریسرچ فیلو اور ۱۹۸۴/۸۵ء کے دوران نیویارک میں پوسٹ ڈاکٹورل فیلو رہے ہیں۔

دورانِ تعلیم آپ نے ۱۹۸۰ء میں انڈین ایسوسی ایشن آف سائنس کا گولڈ میڈل حاصل کیا۔ ۱۹۸۵ء میں اسٹیٹ یونیورسٹی آف نیویارک نے آپ کو جونیئر سائنٹسٹ ایوارڈ عطا کیا اور ۱۹۹۱ء میں آپ کو A.D.R. فریکچر کے معالجہ کا پیٹنٹ ایوارڈ ملا ہے جو سائنس میں اعلیٰ اعزاز ہے۔

آپ کے متعدد مقالے عالمی سائنس جرنلز میں شائع ہوئے ہیں۔ عالمی شہرت کے حامل نوجوان ڈاکٹر عبدالواحد کی دفتر نقش کوکن میں تشریف آوری پر ہم دلی خیر مقدم کرتے ہیں۔

AMINA

FISHERIES

اَمِینہ منزل پڈونیکر کالونی
ادھیم نگر، رتناگری

رتناگری: ۲۱۹۱

بمبئی: ۸۶۹۷۶۲

WITH BEST WISHES

From

Khan Shahbaz

SPECIAL EXECUTIVE MAGISTRATE

CONVENER	:	*BOMBAY REGIONAL CONGRESS COMMITTEE (I) (MINORITY CELL)*
GEN. SECRETARY	:	INDO - ARAB FRIENDSHIP ASSOCIATION M. S.
JOINT SECRETARY	:	BOMBAY REGIONAL CONGRESS COMMITTEE(I)
MEMBER	:	PRIME MINISTER GRANT PROJECT (BOMBAY)
MEMBER	:	POLICE PUBLIC LIASON COMMITTEE ZONE (I)

HEAD OFFICE : 132, MODI STREET, OPP. G. P. O. FORT, BOMBAY- 400 001
PHONE : 26 15 76 / 26 30 23

FARM : VILLAGE LODHIVALI TALUKA-KHALAPUR, DAAN PHATA, BOMBAY - POONE HIGHWAY, DISTRICT : RAIGADH.

اخبار واذکار

مرتب : ف . بن صاد

ان سے ملئے

ذیل میں چند نوجوانوں کا تعارف پیش ہے جو نقش کوکن کے انگلستان میں نمائندے جناب ابراہیم بغدادی نے ارسال فرمایا ہے. نئی نسل قوم کے نوجوان دیس بدیس میں جو ترقی کر رہے ہیں اس کا تذکرہ قارئین نقش کوکن کے لئے امید ہے کہ دلچسپی کا باعث ہوگا۔ ادارہ

یہ ہیں نوشاد نوشاد عبدالقادر سردے آبائی وطن گودلکوٹ تعلقہ چپلون ضلع راتناگری ہے. فی الحال بلیک برن انگلینڈ میں مقیم ہیں. ابتدائی وثانوی تعلیم مقامی اسکولوں میں پوری کرنے کے بعد بلیک برن کالج میں داخلہ لیا وہاں سائنس مضمون میں نیشنل ڈپلومہ حاصل کیا. اس کے بعد نیوکیسل پالی ٹیکنک سے اگست ۱۹۹۲ء میں اپلائیڈ کیمسٹری میں بی ایس سی کی ڈگری آنرز کے ساتھ حاصل کی.

دوران تعلیم ورک ایکسپیرینس کے طور پر کرسٹی ہسپتال مانچسٹر میں کینسر ریسرچ کا ایک سالہ کورس کورس بھی مکمل کر لیا فی الحال بولٹن ٹیچر ٹریننگ سینٹر میں کالج لکچرار کا ایک سالہ کورس کر رہے ہیں اسی دوران موصوف بلیک برن کالج میں بحیثیت لکچرار مختصر مدت کے لئے خدمات بھی انجام دینگے.

بلیک برن انگلینڈ کے مقیم کوکنی برادران میں اعزاز پانے والے آپ پہلے نوجوان ہیں.

"اللہ کرے جوش جنوں اور زیادہ"

اسکواش اور فٹبال آپ کے پسندیدہ کھیل ہیں.

یہ ہیں جناب امجد ابن المرحوم علی میاں دکاندار جن کا آبائی وطن وڈولی تعلقہ شریوردھن ضلع رائے گڈھ ہے. حال مقیم بلیک برن انگلینڈ ہیں. یہیں آپ نے ابتدائی اور ثانوی تعلیم مکمل کی.

اور بلیک برن کالج سے نیشنل ڈپلومہ حاصل کر کے لنکاشائر پولی ٹیکنک پرسٹن سے امسال (۱۹۹۱ء میں) ہائر نیشنل ڈپلومہ (HND) حاصل کیا. اسی اعلیٰ درجہ کے ڈپلومہ کے بعد بھی سلسلۂ تعلیم جاری رکھا اور یونیورسٹی آف مانچسٹر میں سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کے دوسرے سال میں زیر تعلیم ہیں. خدا انہیں کامیاب فرمائے تو ۱۹۹۳ء میں کمیونیکیشن اینڈ انفارمیشن انجینئرنگ کی اعلیٰ سند لیکر آپ فارغ التحصیل ہوں گے.

موصوف کی صغیر سنی یعنی ۹ سال کی عمر میں ان کے والد کا سایہ سر سے اٹھ گیا. مگر ہمت نہیں ہاری بلکہ اپنی بیوہ ماں اور دو چھوٹی بہنوں کا سہارا بنے اپنی منزل کی طرف رواں دواں رہے اور اب منزل سے بہت قریب ہیں ان کے آبائی گاؤں کے مسلم جماعت میں اتنی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے والے آپ اولین نوجوان ہیں.

والی بال اور ٹیبل ٹینس آپ کے پسندیدہ کھیل ہیں.

یہ ہیں ڈاکٹر اسماعیل عبداللہ الڈے. ان کا آبائی وطن بورلی پنچتن تعلقہ شریوردھن ضلع رائے گڈھ ہے مگر فی الحال کیپ ٹاؤن ساؤتھ افریقہ میں مقیم ہیں. ان کی پوری تعلیم ابتدائی، ثانوی بلکہ کالج کی بھی افریقہ میں ہوئی. یونیورسٹی آف کیپ ٹاؤن سے آپ نے بیچلر آف میڈیسن اینڈ بیچلر آف سرجری کی اعلیٰ سند حاصل کی فی الحال گروٹ

سکور ہاسپٹل کیپ ٹاؤن میں ڈاکٹر کی خدمات
انجام دے رہے ہیں۔

گذشتہ دنوں ورکنگ ہالی ڈے پر انگلینڈ
کا دورہ کیا اور لندن نیز لوٹن کے متعدد ہسپتالوں
میں خدمات انجام دیں۔

اسپورٹ میں بھی آپ گہری دلچسپی رکھتے
ہیں۔ کیپ ٹاؤن یھون کی ۴۲ کلومیٹر کی دوڑ
میں آپ نے برونز میڈل حاصل کیا تھا۔ دیگر
کھیلوں میں اسکواش، ٹیبل ٹینس اور کوہ پیمائی
آپ کے محبوب کھیل ہیں۔ کوہ پیمائی میں کئی
چوٹیاں سر کی ہیں۔

یہ ہیں جناب عباس قرفرے۔ ان آبائی
وطن ماجرون تعلقہ مانگاؤں ضلع رائے گڑھ
ہے۔ فی الحال بلیک برن انگلینڈ میں سکونت
اختیار کئے ہوتے ہیں۔ یہاں صوفہ سازی کی
ٹریننگ مکمل کرنے کے بعد آپ نے اکتوبر
۱۹۸۹ء میں صوفہ بنانے کا اپنا کاروبار شروع
کیا۔ اور مختصر عرصہ میں ایسی ترقی کی کہ پائیداری
میں مضبوط و خوبصورتی میں دیدہ زیب مختلف
اقسام اور متنوع ڈیزائن کے صوفے تیار
کرنے لگے جو پورے انگلستان میں مقبول
ہوئے۔ خاص طور پر رائل، ہمک، بلغاری
اولمپس، ریور سیبل جیسٹر فیلڈ صوفے مختلف اقسام
کے بیڈ سیٹیز، سادے اور ڈھکنے والے فٹ اسٹول
کی بڑی مانگ ہونے لگی۔ واجبی دام، فری ڈیلیوری
اور ایک سال کی مکمل گیارنٹی نے گاہکوں کا دل
جیت لیا ہے۔

یہ امر قابل مبارکباد اور باعث افتخار ہے کہ
برطانیہ میں آباد کوکنی مسلم برادری میں صوفہ مینوفیکچر
کرنے والے واحد اور اولین نوجوان ہیں۔
ارادے بلند ہیں خدا انہیں کامیاب کرے۔

یہ ہیں جناب
حافظ عبدالعلیم
یونس کھیرٹکر
جن کا آبائی
وطن سائی
تعلقہ مانگاؤں
ضلع رائیگڈھ
ہے۔ حال مقیم بلیک برن انگلینڈ میں۔ آپ نے
آپ نے یہاں ثانوی تعلیم کے ساتھ صرف پندرہ
سال کی عمر میں "حافظ قرآن" ہونے کا شرف
پایا۔ سترہ سال کی عمر میں سینٹ میری کالج
بلیک برن میں داخلہ لیا۔ حافظ قرآن، علوم جدید
کے متعلم اور کھیل سے بھی انتہائی شغف دوران
تعلیم کالج میں بیڈمنٹن کے دو سال تک کیپٹن
رہے۔ ۱۹۸۵ء میں لنکاشائر سنڈے لیگ
کرکٹ ٹورنامنٹ میں سترہ سال سے کم عمر
کھلاڑیوں کی آپ نے قیادت فرمائی اور فتح
پاکر کالج کو ٹرافی دلوائی۔

کالج سے امتیازی درجہ میں کامیابی حاصل
کرنے کے بعد آپ نے کوونٹری پالی ٹیکنک
میں داخلہ لیا۔ وہاں جون ۱۹۹۱ء میں دومسٹری
اینڈ پالیٹکس میں بی اے B.A. کی اعلیٰ
سند حاصل کرچکے ہیں مگر سلسلہ تعلیم جاری
ہے انہیں مضامین پوسٹ گریجویشن کے
ارادہ سے مانچسٹر یونیورسٹی میں ایم اے
کی ڈگری حاصل کرنے میں زیر تعلیم ہیں۔

تعلیمی سرگرمیوں کے علاوہ فرصت کے
اوقات میں لوگوں کو ضروری کام میں مدد کرنا
مدرسوں میں بچوں کو مذہبی درس دینا، شادی
بیاہ کی تقریبات میں نکاح خوانی اور ماہ رمضان
المبارک میں تراویح پڑھانا آپ کا محبوب
مشغلہ رہا ہے۔

قوم کو ایسے حفاظ اور عالموں کی ضرورت
ہے جو بیک وقت دنیا کے حالات وافکار
کا گہرا مشاہدہ کرتے ہوئے دنیا و آخرت کی
ہدایات سے بھی لوگوں کو سرفراز فرمائیں۔

دنداں سازی کا دواخانہ

بھابھا اٹامک ریسرچ سینٹر کے ریٹائرڈ آفسر
ڈاکٹر احمد عمر جوگلے متوطن بہردلی تعلقہ کھیڈ ضلع
رتناگری کے فرزند (دنداں ساز) ڈاکٹر مصباح
جوگلے کے شفاخانہ کا اجرا ۸ / دسمبر ۱۹۹۱ء کو
بمقام رضوی باغ بمقابل ممبرا ریلوے اسٹیشن
عمل میں آیا۔

سبکدوشی کے بعد ڈاکٹر جوگلے واشی نئی ممبئی
میں قیام پذیر ہیں۔

بمبئی مرکنٹائل کوآپریٹو بینک ترقی کی شاہراہ پر

بمبئی مرکنٹائل کوآپریٹو بینک لمیٹڈ مسرت کے ساتھ اعلان کرتا ہے کہ وہ اپنے وجود کے ۵۴ ویں سال میں یکم جولائی ۱۹۹۱ء کو داخل ہوا ہے اور اس نے ۳۰ جون ۱۹۹۱ء تک ختم ہونے والے سال کے دوران ہمہ جہتی ترقی کی اور ملک بھر کے اعلیٰ و ارفع اربن اربن کوآپریٹو بینک کی اپنی حیثیت برقرار رکھی ہے۔

خالص منافع

۳۰ جون ۱۹۹۱ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران ہمارے بینک نے گذشتہ سال کے ۱۲۱۸ کروڑ روپئے منافع کے مقابلے میں ۱۲۶۰ کروڑ روپئے خالص منافع کمایا ہے۔ بورڈ آف ڈائرکٹران نے ۱۲ فیصد ڈیویڈنڈ کی سفارش کر کے اس کی سطح کو برقرار رکھا ہے۔ ملٹی اسٹیٹ کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ نے یہی حد مقرر کی ہے۔

ڈپازٹس

بینک کے کل ڈپازٹس ۳۰ جون ۱۹۹۱ء تک ۵۰۵ کروڑ کو پہنچے۔ ڈپازٹ اکاؤنٹس کی تعداد بھی ۲۷۰۰۰۰ سے قابل قدر حد ۵۲۷۰۰۰ کو جا پہنچی ہے۔

پیڈاپ کیپٹل اور ریزروز

بینک کا پیڈاپ کیپٹل ۳۰ جون ۱۹۹۰ء کو ۲۴۳ کروڑ رہا جب کہ وہ ۳۰ جون ۱۹۹۱ء کو ۲۶۱۵ کروڑ تھا۔ اسی مدت میں اس کے ریزروز اور دیگر فنڈس ۱۲۶۹۵ کروڑ سے ۱۴۲۷۵ کروڑ کو جا پہنچے۔ نتیجتاً بینک کے اپنے ذاتی فنڈ ۱۸۱۶ کروڑ کو پہنچ گئے جو کہ کل ڈپازٹس کے ۳۲۵۹ فیصد ہے۔

ایڈوانس (قرضے)

۳۰ جون ۱۹۹۱ء کو بینک کے قرضے ۲۲۳۴۷ کروڑ روپئے تک پہنچ گئے۔ قومی ترجیحات و لوازمات کے پیش نظر بینک کی یہ کوشش رہی ہے کہ ۲۰ نکاتی معاشی پروگرام کے تحت پسماندہ طبقات کو زیادہ سے زیادہ قرضے دیں۔ ۳۰ جون ۱۹۹۱ء تک ترجیحی سیکٹر کے قرضے بشمول ۲۰ نکاتی پروگرام کے تحت دیئے گئے۔ یہ کل قرضوں کے ۶۰۲۲۷ فیصد ہے۔

فارن ایکس چینج کا کاروبار

فارن ایکس چینج کا (غیر ملکی زرمبادلہ) کا کاروبار ۱۹۹۰ء تا ۱۹۹۱ء کے دوران خرید و فروخت کے اعتبار سے بالترتیب ۱۰۹۲۶۱ لاکھ اور ۹۷۳۱۲۹۴ لاکھ رہا۔ ہمارا بینک غیر رہائشی ہندوستانیوں کے نام پر ایف۔ سی۔ این۔ آر۔ اور این۔ آر۔ ای اکاؤنٹس بھی جاری رکھے ہوئے ہے۔ اور ۳۰ جون ۱۹۹۱ء تک اس طرح کے اکاؤنٹس کی تعداد ۴۷۰۱ تھی اور ان میں ۲۰ کروڑ روپئے بیلنس بھی ہے۔

ٹریننگ (تربیت)

شیخ محمد علی اللہ بخش اربن بینکنگ ڈیولپمنٹ انسٹی ٹیوٹ اپنے اسٹاف کے ساتھ ساتھ دیگر کوآپریٹو بینکوں کے اسٹاف کے لئے ٹریننگ کی سہولیات مہیا کیں یہ انسٹی ٹیوٹ بھی ریسرچ اور ڈیولپمنٹ کے شعبہ میں بھی دلچسپی لے رہا ہے۔

برانچیں

بمبئی میں واقع ہیڈ آفس کے علاوہ ہمارے بینک کی مہاراشٹر، گجرات، دہلی، اور جموں کشمیر میں ۳۰ جون ۱۹۹۱ء تک ۳۷ برانچیں قائم ہیں۔

مستقبل کا حال

بتانے والے شخص نے ایک خاتون سے پوچھا "کیا آپ اپنے میاں کے مستقبل کا حال جاننا چاہیں گی؟"

خاتون نے جواب دیا "بالکل نہیں! آپ اسکے ماضی کے بارے میں مجھے کچھ بتایئے تو مہربانی ہو گی"

لندن کے نقش نواز دفتر نقش کوکن میں

پچھلے مہینہ ہمارے کچھ نقش نواز ہندوستان آئے تو بمبئی پہنچنے پر آپ نے دفتر نقش کوکن کو وزٹ دی ان میں ڈاکٹر عبدالسلام پٹھان صاحب کا ذکر تو تفصیل اسی شمارہ میں آیا ہے مگر دیگر کرم فرما بڑی عجلت میں آکر ملے۔ نقش کوکن کے اپنی پسندیدگی کا اظہار کیا۔ کچھ مشورے دیئے اپنے دوستوں کو خریدار بنایا خود خریدار تھے تو اسے مستقل (تاحیات) خریداری کی شکل دے دی اور اس طرح اس قومی آرگن کو مستحکم بنانے کے لئے اپنی نیک خواہشات پیش کیا۔ یہ اصحاب ہیں۔

جناب حسن قاسم دلوی، متوطن تیسنگی

جناب ظہور گیتے متوطن شریوردھن اور ان کے ساتھ ساتھی جناب عبدالحمید ہرنک متوطن ہرکول۔

نئی بمبئی میں بی ایڈ کالج

قوس وقزح کے سات رنگوں کی طرح سات گاؤں پر مشتمل نئی بمبئی میں مسلمانوں اور اردو داں طبقہ کی بڑھتی ہوئی آبادی کے پیش نظر انجمن اسلام بمبئی نے پچھلے تعلیمی سال ۹۱/۹۲ سے واشی میں ایک اردو اسکول جاری کیا جہاں کے جی سے لیکر آٹھویں تک اردو ذریعۂ تعلیم کا انتظام ہے۔ اگلے سال درجۂ نہم شروع ہوگا۔ اسی اسکول کے لئے تعمیر کردہ نئی عمارت سیکٹر ۹ E میں ہے۔ بی ایڈ کالج بھی شروع کر دیا ہے۔ محترمہ حنیفہ انکولوی صاحبہ اس کی پرنسپل ہیں۔ ہائی اسکول کی عمارت میں بی ایڈ کالج کا اجرا ایک عارضی انتظام ہے۔ مورخہ ۲۹ نومبر ۱۹۹۱ء جمعہ کے روز انجمن اسلام بمبئی کے صدر عالیجناب ڈاکٹر اسحاق جمخانہ والا نے سیکٹر ۱۹ میں (ساتی ناتھ ہندی ہائی اسکول سے قریب) بی ایڈ کالج کی مجوزہ عمارت کا سنگ بنیاد رکھا اسی موقعہ انجمن اسلام ہائی اسکول کے اور زبیدہ طالب اردو پرائمری اسکول کی مقامی کمیٹی کے اراکین موجود تھے۔ حلقہ کے سرپنچ شری پاٹل، شری ہربنس سنگھ وغیرہ نے انجمن کی تعلیمی سرگرمیوں کی سراہنا کی اور تعاون کا یقین دلایا۔ جناب اقبال کوارے نے نظامت کے فرائض انجام دیئے۔

راجہ پور میں منعقدہ نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے زیر اہتمام آل کوکن مقابلوں کے چیف گیسٹ جناب آلی وائی سولکر (سابق پرنسپل مستری ہائی اسکول رتناگیری) تھے۔ تصویر میں سولکر صاحب ایک کامیاب طالبہ کو انعام دیتے ہوئے نظر آرہے ہیں۔

تھانہ ضلع کا آل کوکن مقابلہ

نقش کوکن ٹیلنٹ کے زیر اہتمام منعقد ہونے والا ضلعی سطح پر ضلع تھانہ کا مقابلہ یکم دسمبر ۱۹۹۱ء کو کلیان کے نیشنل اردو ہائی اسکول کے وسیع لان میں بنائے گئے خوبصورت شامیانہ میں منعقد ہوا۔ اسٹیج کی دنیا کے معروف فنکارہ محترمہ نادرہ ظہیر ببر نے پروگرام کی صدارت فرمائی۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد ہائی اسکول کی بچیوں نے استقبالیہ گیت گایا اور جناب مسعود پیش امام نے تعارفی تقریر کی۔

ضلع تھانہ میں تقریباً تیس ہائی اسکول ہیں مگر مشکل سے ۱۰ ہائی اسکولوں نے مقابلہ میں حصہ لیا۔ تقریری مقابلہ میں جن بچوں نے کامیابی حاصل کی ان کے نام درج ذیل ہیں۔

پہلا انعام مومن تقدیس باجی اقصیٰ گرلز ہائی اسکول بھیونڈی۔

دوسرا انعام نازیہ سلیم نائکی نیشنل اردو گرلز ہائی اسکول کلیان۔

تیسرا انعام نعیمہ جابر ملا۔ کے ایم ای ایس ہائی اسکول پڈگھا۔

چوتھا انعام یاسر سلیم بوبیرے نیشنل اردو ہائی اسکول بوائز کلیان۔

تقریری مقابلہ کے بعد ظہرانہ کا وقفہ تھا چونکہ ....

صدر صاحبہ کو شام تک رکنا نہیں تھا لہٰذا وقفہ
سے قبل نہایت بلیغ خطبۂ صدارت دیا۔ جسے
لوگوں نے بہت پسند کیا۔
پروگرام کے لئے ضلع کلکٹر، پولس کمشنر،
بمبئی کے اردو روزناموں اور ہفتہ وار اخباروں
کے مدیران محترم وعمائدین شہر مدعو تھے مگر
صرف جناب سلمان ماہمی، جناب سمیع بوبیرے
جناب نجم الدین فقیہ، جناب بشیر کوتوال اور
ڈاکٹر نظام الدین گوریکر رونق افروز محفل
ہوتے۔ ظہرانہ کے بعد جنرل نالج اور انگریزی
زباندان کے مقابلے ہوتے اس مجلس کی صدارت
مدیر فوزان جناب سلمان ماہمی نے انجام دی
جناب عبدالاحد نردیل جو پروگرام کے کفیل ہیں
ان کے بھائی حلقہ کے معروف وکیل جناب
اسحاق نردیل حاضر مجلس ہوتے اور ان کے
ہاتھوں انعامات تقسیم کئے گئے۔ جنرل نالج مقابلہ
میں جن بچوں نے انعام پایا ان کے نام اس
طرح ہیں۔
پہلا انعام کے ایم ای ایس ہائی اسکول پڈگھا
بورلوی کے طلبہ ندیم رؤف ملّا اور
راشد یوسف مومن۔
دوسرا انعام۔ انجمن اسلام اردو ہائی اسکول
واشی نئی بمبئی کے ارشاد احمد محمد
ابراہیم اور زاہد حسین سید ابرار
تیسرا انعام۔ محمدیہ ہائی اسکول تارا پور کے
طلبہ جلال الدین اکبر علی شیخ اور
محمد جلال محمد اقبال شیخ۔
چوتھا انعام۔ عبداللہ پٹیل گرلز ہائی اسکول کوسہ
کی طالبات شبانہ [illegible] قاضی
اور مہرش یوسف [illegible]

(انگلش کنسٹیٹ) انگریزی زباندانی کا مقابلہ
جنرل نالج کی طرح انگلش کنسٹیٹ بھی بچوں کی
رٹائی تعلیم پر نہیں بلکہ ذہنی صلاحیت پر مبنی
ہیں لہٰذا مجلہ حاضرین کی دلچسپی کا باعث بنی رہی
جن بچوں نے اپنی اعلیٰ قابلیت کا مظاہرہ کیا اور
انعام کے حقدار قرار پائے وہ اس طرح ہیں۔
پہلا انعام۔ نیشنل اردو ہائی اسکول کلیان کی طالبہ
سیما شاکر خاں۔
دوسرا انعام۔ آئیڈیل ہائی اسکول سیکنڈری بوڑی
تھانہ کی طالبہ فوزیہ اسماعیل دادن
تیسرا انعام۔ عوامی اردو ہائی اسکول دیئی کی طالبہ
شبانہ ابراہیم شیخ
چوتھا انعام۔ عبداللہ پٹیل گرلز ہائی اسکول کوسہ
کی طالبہ ساجدہ محسن چودھری۔

جج حضرات

تقریری مقابلہ میں
جناب معین ڈون، جناب
سید نشکل انور اور جناب این اے واحد نے
ججوں کے فرائض انجام دیئے۔
جنرل نالج اور انگلش کنسٹیٹ کے
اسکورنگ کی جانچ جناب ایچ بی مقدم
نے کی۔ جناب مبارک کاپڑی کے تیار کردہ
سوالات کی تعلیم یافتہ حضرات نے بے حد سراہنا
کی۔ سوالات پیش کرنے میں مبارک صاحب
کی۔ جناب عبدالمطلب پٹوی نے اعانت فرمائی
ڈاکٹر عبدالکریم نائیک نے مہمانوں کی خدمت
میں ہدیۂ تبرک کے طور پر جناب شرف کمال
کی کتاب صحیفۂ حکمت
پیش کی پروگرام کے
آغاز میں جناب نقیر محمد
مستری نے نقش کوکن
کا تعارف دیا اور ڈاکٹر
طارق قاضی نے شکریہ
ادا کیا۔

جناب آئی وائی سولکر درس و تدریس میں ایک طویل مدت تک
خدمات انجام دینے کے بعد ماہ اکتوبر ۹۱ء میں ملازمت سے سبکدوش ہوئے
سبکدوشی کے فوراً بعد نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے زیر اہتمام راجہ
پور میں منعقدہ پروگرام میں وہ مہمان خصوصی تھے۔ اس موقعہ پر
فورم کے چیف کوآرڈینیٹر جناب ایچ بی مقدم سولکر صاحب کو
شال پہنا کر ان کی درازیٔ عمر اور صحت و سلامتی کے لیے دعائیں
دے رہے ہیں۔

ریاضی کا مقابلہ

تقاریر، جنرل نالج
اور انگریزی زباندانی
کے کامیاب مقابلوں
کے بعد N.K.T.F.
نے اگلے سال ریاضی
(میتھمیٹکس) کا مقابلہ
شروع کرنے کا
ارادہ کیا ہے۔

جنوری ۹۲ء

ماہنامہ نقش کوکن

رائے گڈھ ضلع میں آل کوکن مقابلے

۸ دسمبر ۹۱ء کو رائے گڈھ ضلع اردو ہائی اسکولوں کے طلبہ و طالبات کے درمیان آل کوکن تقریری، جنرل نالج اور انگریزی زباندانی کے مقابلے ہوئے جس میں ضلع کے چودہ ہائی اسکولوں نے حصہ لیا۔

انجمن حمایت الاسلام ہائی اسکول مہاڈ میں منعقدہ اس پروگرام کی صدارت ڈاکٹر امبیڈکر کالج مہاڈ کے پرنسپل ڈاکٹر تاراچند سکینہ نے فرمائی۔ تو کفالت ایف ایم مستری ٹرسٹ بمبئی نے کی۔ ٹرسٹ کے معزز ٹرسٹی جناب عثمان وانو نکر بطور مہمان خصوصی شریک تھے اور ٹرسٹ کے سکریٹری جناب گلزار مستری بھی رونق افروزئ محفل تھے۔ جناب محمد علی مقدم، ایڈوکیٹ اودے تلک، مراٹھی ہفتہ وار کی مدیرہ اور نوشکتی بمبئی کی نامہ نگار او ماجنگم بھی ان کی تقاریر، جنرل نالج اور انگریزی کے سوال و جواب سے اس قدر متأثر تھے کہ پورا دن جلسہ میں موجود رہے۔ اودے جی نے ہمت افزائی کے طور پر اپنی جانب سے نقد انعامات بھی دیئے۔ ڈاکٹر عبدالکریم نائیک (چیئرمین فورم) نے مہمانوں کو کتابیں نذر کیں۔ اور جناب ابراہیم سندلکر (سکریٹری) نے اظہار تشکر فرمایا۔ کامیاب طلباء کی فہرست درج ذیل ہے۔

تحریری مقابلہ

پہلا انعام۔ انجمن خیر الاسلام اردو ہائی اسکول گوریگاؤں کی طالبہ مسرت نظام الدین خاں نے حاصل کیا۔

دوسرا انعام۔ ایس ایس ہائی اسکول موربہ کا طالب علم محمد امین محی الدین دھلئے کے حصہ میں آیا۔

تیسرا انعام۔ محمد صفدر فیض الدین قاضی۔ ای ایس انگلش ہائی اسکول توڑیل کو ملا۔

چوتھا انعام۔ سرفراز عبدالسلام ادھیکاری متعلم این ای ایس اردو ہائی اسکول ناگوٹھنہ نے حاصل کیا۔

جنرل نالج۔

پہلا انعام۔ انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول شریوردھن کے حصہ میں آیا اس کی دو طالبات ریشماں عبدالشکور کالو کھے اور عائشہ جمال اُرائی شریک مقابلہ تھیں۔

دوسرا انعام۔ انجمن خیر الاسلام اردو ہائی اسکول گوریگاؤں کے طلبہ ساجدہ عبدالرحمٰن سائی اور ناظم حسین ادھیکاری نے حاصل کیا۔

تیسرا انعام۔ انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول مہسلہ کے طلباء ثمینہ قادری اور نظر عالم صدیقی کو ملا۔

چوتھا انعام۔ ای ایس انگلش اسکول توڑیل طلبہ ضمیر فیروز خان دیشمکھ اور عرفان روشن خاں دیشمکھ حقدار قرار پائے۔

انگریزی زباندانی یا انگلش کنٹسٹ

پہلا انعام۔ انجمن خیر الاسلام اردو ہائی اسکول گوریگاؤں کا طالب علم ناظم حسین ادھیکاری نے حاصل کیا۔

دوسرا انعام۔ انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول مہسلہ کا طالب العلم اعجاز بغدادی کے حصہ میں آیا۔

تیسرا انعام۔ سوشل سوسائٹیز ہائی اسکول موربہ کی طالبہ رخسانہ عبدالرحمٰن راؤت کو ملا۔

چوتھا انعام۔ نجندار ہائی اسکول داہے کا طالب علم ندیم محمد خلفے نے حاصل کیا۔

تقریری مقابلہ۔ جنرل نالج اور انگلش کنٹسٹ کے اوّل اور دوم انعام پانے والے طلباء کو ۵ جنوری ۹۲ء بروز اتوار صبح نو بجے داؤد فاضل بھائی آڈیٹوریم کھڑک ڈونگری بمبئی ۹ میں حاصل ہو کر فائنل مقابلہ کرنا ہے۔ تاکہ اس مقابلہ میں کامیاب امیدوار کو کوکن کا "بیسٹ" تسلیم کیا جاتے۔

جج حضرات تقریر مقابلہ کے لئے تین جج مقرر کئے گئے تھے۔ جن میں بمبئی سے اردو کے نامور ادیب و شاعر اور ہائی اسکول کے پرنسپل جناب یعقوب راہی اور مقامی طور پر پروفیسر شفیق اور پروفیسر پاشا (دونوں ڈاکٹر امبیڈکر کالج کے اساتذہ) کے علاوہ حلقہ کے معروف سوشل ورکر اور بورلی اسکول کے صدر مدرس جناب توکل بھارتی شامل ہیں

انتظام و انصرام۔ انجمن حمایت الاسلام اردو ہائی اسکول مہاڈ حال میں شروع کیا گیا ہے جہاں آٹھویں کی۔ بچے ابھی زیر تعلیم ہے پھر بھی ان کے ہاں ضلعی سطح کا یہ شاندار پروگرام کامیابی سے ہمکنار ہوا اس کے لئے ڈاکٹر شفیع پورکر اور جناب غلام محمد جیل کی مساعی قابل قدر۔ اسی طرح ڈاکٹر اے اے دیشمکھ (صدر انجمن اور جناب عبدالرزاق ماپکر ڈپٹی کمشنر آف

لیبر (چیئرمین اسکول کمیٹی) نے اسکول کی عمارت میں یہ پروگرام کرنے کی اجازت دی۔ یہ ان کا کرم ہے اور ناقابل فراموش ہے۔

لندن سے طبع شدہ رسالہ کوکن لنک

لندن میں نومبر ۱۹۸۶ء کو چند سماجی کارکنان نے کوکن مسلم ورلڈ فاؤنڈیشن کی بنیاد ڈالی جس کے اغراض ومقاصد تمام دنیا کے کوکن مسلم کے فلاح وبہبود ترقی اور شاندار مستقبل کے لئے ہیں طلباء کو اعلیٰ تعلیم کے مواقع فراہم کرنا جو حضرات کسی فن وہنر کو حاصل کرکے اپنا مستقبل بنانا چاہیں ان کی امداد کرنا علاج ومعالجہ کی راہ میں مالی تکلیفیں دور کرنا خواتین جو مصیبت زدہ، بیوہ یا بے سہارا ہوں ان کی امداد کرنا ہے۔ پانچ سالوں کے مختصر عرصہ میں فاؤنڈیشن ایک بین الاقوامی ادارہ بن چکا ہے اب اس ادارہ کے ممبر دنیا بھر موجود ہیں گذشتہ پانچ سالوں کی رپورٹ اور مستقبل کے منصوبوں پر فاؤنڈیشن نے ایک رسالہ "کوکن لینک" شائع کیا ہے۔

چار نومبر ۹۱ء کی شام فاؤنڈیشن کی جانب سے ایک جلسہ منعقد ہوا جلسہ کا آغاز ہنڈون اسلامک سنٹر لندن کے مولانا عبدالمنعم نظیر صاحب کی تلاوت قرآن سے ہوا سکریٹری جناب عبداللہ مقدم نے مہمانوں کا استقبال کیا چیئرمین بیرسٹر عبدالقادر پرکار صاحب نے کوکن لینک کے مدیر جناب عبداللہ مقدم اور معاون ایڈیٹر جناب عثمان مجوانے کا شکریہ ادا کیا۔ اور اپنے ممبران اور تمام کوکنی برادران کا بھی جو قدم قدم پر ہمارے ساتھ رہے جنہوں نے ہمیں سراہا اور ہماری حوصلہ افزائی کی۔

رسالہ کوکن لینک فاؤنڈیشن کے تمام ممبران اور نقش کوکن کے نقش نوازوں کو دنیا بھر بذریعہ ڈاک بھیجے جارہے ہیں۔ مستحق حضرات سے گذارش ہے کہ وہ مزید معلومات کے لئے سکریٹری سے رابطہ کریں۔

پبلسٹی افیسر عثمان مجوانے لندن

نیروبی میں کھیل کود کے مقابلے

کوکن مسلم کلب نیروبی (مشرقی افریقہ) کے زیر اہتمام ۲۴، نومبر ۹۱ء کو کھیل کود کے مقابلوں کی ابتداء کار ریلی سے ہوئی چودہ کاروں نے مقابلہ میں حصہ لیا تھا۔ جس کار نے فتح پائی اسے جناب آصف خاں چلا رہے تھے اور محترمہ فوزیہ خان ناخدائی کے لئے ان کے ساتھ تھیں۔ جناب احمد پرکار اور عبداللطیف کو ان کے بعد منزل نصیب ہوئی۔ جمہوری ہائی اسکول کو منزلِ مقصود بنایا گیا تھا۔ جہاں ظہرانہ LUNCH کا بھی انتظام تھا۔ بعد میں تمام طلبہ نے مختلف کھیلوں میں حصہ لیا۔

ٹیبل ٹینس میں حنیف پرکار نے فتح حاصل کی شکیل شیخ رنر اپ (RUNNER UP) رہے۔ کیرم میں عزیز مقدم فتح سے ہمکنار ہوتے ان کے مقابل شکیل کھیتے رنر اپ رہے ڈارٹ میں مشتاق قاضی نے اشفاق قاضی کو شکست دیکر مقابلہ جیتا۔ جونیئر گروپ میں ایک ہی کھیل ہوا۔

کلیان کا اجتماع

۶، ۷، ۸ دسمبر ۹۱ء جمعہ، سنیچر، اتوار کو آل مہاراشٹر تبلیغی اجتماع کلیان ریلوے اسٹیشن سے قریب ایک بڑے وسیع میدان میں منعقد ہوا۔ جس میں لاکھوں فرزندان توحید نے شرکت کیں۔ مہاراشٹر کے علاوہ دیگر صوبوں سے گجرات، راجستھان، کرناٹک اور بنگلور کے ذمہ دار حضرات نے شرکت کی دہلی مرکز سے حضرت مولانا محمد عمر صاحب پالنپوری نے شرکت کی۔ جس میں روزانہ مغرب بعد تین گھنٹہ مسلسل ایمانی وعظ سے حاضرین کے ایمان میں تازگی پیدا کی۔ اللہ ان کی عمر دراز کریں۔ اور اس اجتماع کا سہرا مولانا یونس صاحب کے سر رہا۔ جنہوں

نسبت

جناب اور بیگم ایچ کے دلوی (متوطن تینگی) مقیم لندن کے فرزند **کفایت اللہ** کی نسبت جناب اور بیگم ابراہیم ملاجی ایڈوکیٹ کی دختر **شاہین** کے ساتھ ۳، نومبر ۹۱ء کو اکتاڑ، چپلون ضلع رتناگری میں طے پائی۔

نے رات دن ایک کر کے پورے صوبہ میں اور
موضع کلیان واطراف جدوجہد فرمائی۔ اللہ انہیں
صحت کے ساتھ رکھے۔ اتوار کے روز دعاء کے
وقت پورے میدان میں انسان کا ٹھاٹے
مارتا سمندر نظر آرہا تھا۔ اور حضرت مولانا عمر
صاحب کی دعا ہی پر آدمی اشک بار تھا۔
اس اجتماع سے سینکڑوں جماعتیں مختلف
صوبوں میں بھیجی گئی۔ خدا کرے اسی طرح
مسلمان اپنی جان اور مال کا استعمال صحیح
کر کے خدا کے دین کو پورے عالم میں
بلند کرے۔

(نامہ نگار۔ ابو حذیفہ شریوردھن)

آل کوکن مقابلوں کی آخری کڑی

سال ۱۹۹۱ء میں ضلعی سطح پر مقابلوں کے
سہ مراکز قائم کئے گئے تھے۔ وقتاً فوقتاً منعقد ہونے
والے ان مقابلوں کی تفصیلی رپورٹ ایک پچھلے
شمارہ میں شائع ہوئی تھی باقی دو اسی شمارہ میں
کسی دوسری جگہ پر شامل اشاعت ہیں ۲۸ دسمبر
۹۱ء کو رتناگری ضلع کے شمالی حصہ کے ہائی
اسکول کے بچوں کو چپلون کے مہاراشٹر ہائی اسکول
میں بلایا گیا تھا اس کی رپورٹ پیش خدمت
ہے۔

جناب فیض الور احمد بڑدے متوطن پنگاری
جو بحرین (خلیج العرب) میں برسر ملازمت نے
پروگرام کی کفالت فرمائی مگر شریک مجلس نہ
ہوسکے ان کے پدر بزرگوار بھی فی الوقت
بحرین میں ہیں لہٰذا ان حضرات کی عدم موجودگی
کی وجہ سے چپلون کے تحصیلدار جناب عبدالمجید
قاضی صاحب نے بڑدے صاحب کی جانب
سے انعامات تقسیم کئے۔ ڈاکٹر داتار کالج کے پرنسپل
پروفیسر ڈاکٹر راگھون مدلیار نے پروگرام کی
صدارت فرمائی۔

۱۸ ہائی اسکولوں میں سے ۱۱ ہائی اسکول
اس مرکز پر شریک مقابلہ ہوتے تھے۔ مہاراشٹر
کالج بمبئی کے ریٹائرڈ پروفیسر یوسف خان
دراڈکر کالج داپولی کے پروفیسر خالد آرائی اور
مجندار جونیئر کالج دہور کے استاد ڈاکٹر عبدالرشید
آتار کی تقریری مقابلہ کے لئے بطور جج خدمات
حاصل کی گئی تھیں۔ ججوں کے فیصلہ کے مطابق
جو بچے انعامات کے حقدار قرار پائے ان کے
نام یہ ہیں۔

اول انعام۔ آصف عبدالحمید پرکار۔ متعلم حاجی داؤد
امین ہائی اسکول کالستہ

دوم انعام۔ نیشنل ہائی اسکول داپولی کا طالب علم
جہانگیر عباس الوارے۔

سوم انعام۔ آدرش ہائی اسکول کرجی کا طالب علم
شاہنواز حسینی کھوت۔

چوتھا انعام۔ مہاراشٹر ہائی اسکول کڑدی کا طالب العلم
عرفان اقبال سید

جنرل نالج اور انگریزی زباندانی کے مقابلے
اردو ہائی اسکولوں کے لئے سود مند ہو سکتے
ہیں یہ سوچ کر N.K.T.F. نے یہ
انقلابی قدم بڑھایا ہے اور دوراندیش صاحبانِ
علم نے اس کی بے حد سراہنا کی۔ ہمیں بھی اس
بات کا اندازہ ہوا کہ پچھلے سال کے مقابلہ میں
امسال جنرل نالج میں بھی بچوں نے اعتماد
کے ساتھ اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔

انگلش کنسیٹیٹ اس سال کی نئی سرگرمی
ہے۔ اور ہمیں امید ہے کہ اس کے ذریعہ بچوں
کے دلوں سے انگریزی کا خوف کم ہو جائے گا
جنرل نالج اور انگلش کنسیٹیٹ کی پذیرائی میں
ہمارے چیف ایڈوائزر جناب مبارک کاپڑی
(جو اس سرگرمی کے روح رواں ہیں) نے اگلے
سال میتھیمیٹکس کا مقابلہ ترتیب دینے کا ارادہ
کیا ہے۔

ذیل میں ان طالبان علم کے نام درج ہیں
جو چپلون سینٹر پر جنرل نالج اور انگلش کنسیٹیٹ
میں کامیاب ہوتے ہیں۔

جنرل نالج

اول نمبر۔ مہاراشٹر اردو ہائی اسکول کڑدی نے
حاصل کیا اس کے طلبہ عرفان اقبال سید
اور عبدالمجیز زکریا موڈک شریک مقابلہ تھے۔

دوسرا نمبر: تسنیم محمد تحویلدار اور خالد حسن حوارے
نے حاصل کیا یہ پنڈیری اردو ہائی اسکول
پنڈیری کے طلبہ ہیں۔

سوم نمبر۔ حاجی داؤد امین ہائی اسکول کالستہ
کو ملا۔ اس کے طلبہ آصف عبدالحمید پرکار
اور آصف عبدالرزاق پربھولکر شریک
مقابلہ تھے۔

چوتھا نمبر۔ حاجی ایس ایم مقدم ہائی اسکول
کھیڈ کے طلباء تسنیم اعجاز نقیبہ اور
جاوید یونس کھوت نے حاصل کیا۔

انگلش کنسیٹیٹ

اول انعام۔ مہاراشٹر اردو ہائی اسکول کڑدی
سرفہرست رہا اس کا طالب العلم عبدالمجیز
زکریا موڈک نے یہ انعام حاصل کیا۔

دوم انعام۔ حاجی ایس ایم مقدم ہائی اسکول کھیڈ
کا طالب العلم جاوید یونس کھوت نے
حاصل کیا۔

تیسرا انعام۔ اڈرن اردو ہائی اسکول کونڈیورہ کے حصہ میں آیا جس کی طالبہ نکہت آراء محمود موڈک شریک مقابلہ تھی۔

چوتھا انعام۔ حاجی داؤد امین ہائی اسکول کالسہ کے طالب العلم آصف عبدالحمید پرکار نے حاصل کیا۔

کامیاب ہونے والوں میں اوّل اور دوم پانے والوں کو بروز اتوار ۵ر جنوری ۱۹۹۲ء صبح نو بجے داؤد فاضل بھائی ہال ڈونگری (کھڑک) بمبئی ۹ میں فائنل مقابلے کے لئے حاضر ہونا ہے۔ بمبئی میں مقیم علم دوست حضرات سے گذارش ہے کہ وہ اس میں شرکت فرمائیں تو وہ نہ صرف محظوظ ہونگے بلکہ مقابلہ میں شرکت کرنے والوں کی قدر افزائی اور مقابلہ منعقد کرنے والوں کی ہمت افزائی ہوگی۔

منیار صاحب (پیش امام) کی تلاوت قرآن پاک سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ اور سنڈیلکر صاحب (سکریٹری) کے اظہار تشکر کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا۔

سعودی عربیہ (جدہ) کے ایک فعال سماجی خدمت گار جناب محمد علی مقدم (متوطن تول ضلع رائےگڈھ) بطور خاص K.T.F.N کی سرگرمیاں کو دیکھنے کے لئے اس پروگرام میں شریک تھے۔ اسی طرح کوکن مسلم ایجوکیشن سوسائٹی رتناگری کے جنرل سکریٹری اور انجمن ابتدائی مدرسین ضلع رتناگری کے نائب صدر جناب عبدالمجید یوسف مجگاؤنکر بھی شریک محفل تھے۔

مہاراشٹر ہائی اسکول چپلون کے پرنسپل جناب مغل اقبال اختر اور جناب ابراہیم نادکر آذر اور ان کے دیگر معاون اساتذہ و رفقاء کے تعاون کے نتیجے میں یہ پروگرام

افریقہ میں شام شرف کمالی

حال ہی میں کوکن کے مشہور اہل قلم شرف کمالی صاحب نے ملاوی میں مقیم اپنے بچوں کے ساتھ چند مہینے گزارے واپسی پر نیروبی سے ہوتے ہوئے عمرہ کے ارادہ سے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے لئے روانہ ہوئے۔

موصوف کے قیام سے فائدہ اٹھاکر کوکن اردو رائٹرز گلڈ (شاخ نیروبی) نے ایک "شام شرف کمالی" کا انعقاد کیا۔ یہ شام ۱۲ر ستمبر ۱۹۹۱ء کو نیروبی کے جدید ترین ریستوران "زم زم ریسٹورنٹ" میں منائی گئی۔ مہمان خصوصی پاکستانی سفیر عزت مآب جناب امیر محمد خان صاحب تھے۔ جب کہ صدارت کے فرائض لندن سے آئے ہوئے جناب عاشور کاظمی نے انجام دیئے۔ نظامت جناب سید ین جعفری نے نہایت خوبصورتی سے نبھائی۔ "زم زم" کے مالک جناب مہدی خاں نے کثیر تعداد حاضرین کی تواضع پرتکلف عشائیہ سے کی۔

تقریب کا آغاز جناب محمود خاں پٹھان نے تلاوت قرآن پاک سے کیا۔ عشائیہ کے بعد ایک شاندار مشاعرے کا اہتمام کیا گیا تھا جس میں مقامی شعراء کے علاوہ انگلستان و بھارت سے آئے ہوئے حضرات نے بھی حصہ لیا۔

(نامہ نگار شیخ اسمٰعیل نیروبی)

کوکن میں نئے میونسپل کونسلرز

۲۷ر نومبر ۱۹۹۱ء کو رتناگری ضلع میں میونسپل چناؤ عمل میں آئے۔ راجاپور اور رتناگری میں منعقدہ چناؤ کے نتائج ہمارے پاس آئے ہیں کامیاب امیدواروں کی فہرست میں درج ذیل حضرات و خواتین بھی شامل ہیں، ہم انہیں دلی مبارک باد پیش کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ ان کے ہاتھوں بلدیہ کے ضروری کام بحسن وخوبی انجام پائیں۔

......راجہ پور میونسپلٹی......

محترمہ رضیہ بی ملّا

جناب محمود ملا

〃 عثمان سیٹھ چوگلے

محترمہ ممتاز قاضی

جناب جاوید ٹھاکور

〃 عبدالرحمٰن مایاری

محترمہ حسن بانو خلفے

جناب حنیف یوسف قاضی

〃 عبدالکریم ای قاضی

منتخبہ ۲۵ر کونسلروں میں مندرجہ بالا ۹ر مسلم کونسلرز ہیں۔

....

......رتناگری میونسپلٹی........

محترمہ فریدہ اسماعیل

جناب اسماعیل عبداللہ

〃 عبداللہ بجلی خاں

محترمہ سعیدہ نظیر جنگڈھکر

جناب سراج احمد خان

〃 عبدالرشید عبدالحمید مجگاؤنکر

〃 ناظم حسینی شاہ

منتخبہ ۳۴ر کونسلروں میں مندرجہ بالا ۷ر مسلم کونسلرز ہیں۔

پی ٹی اے کی نشست

انجمن اسلام زبیدہ طالب اردو اسکول واشی نئی بمبئی میں اساتذہ اور طلباء کے والدین و سرپرستوں کی ایک میٹنگ ۳۰ نومبر ۹۱ء کو انعقاد پذیر ہوئی جس میں اسکول کی صدر معلمہ نسیمہ پردین اور مقامی کمیٹی کے رکن جناب اقبال کوارے نے تمام ضرورتوں کا جائزہ لیا حاضرین میں سے محترمہ دلشاد محمود قاضی نے اساتذہ کی محنت اور کاوشات کی سراہنا کی۔

(مرسلہ محمود قاضی)

سلمان ماہی صاحب قومی تنظیم تھانہ کے صدر

جناب سلمان ماہی چیف ایڈیٹر فوزان کو مہاراشٹر پردیش قومی تنظیم شہر تھانہ کا صدر نامزد کیا گیا ہے۔

سلمان ماہی گذشتہ ۲۰ رسال سے صحافت کے میدان میں کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے ۸۲ء میں ہفتہ وار فوزان جاری کیا تھا جو آج بھی پابندیٔ وقت کے ساتھ شائع ہو رہا ہے وہ مختلف تعلیمی اور سماجی اداروں سے وابستہ بھی ہیں۔

نئی بمبئی میں قومی تنظیم کا کامیاب اجلاس

قومی تنظیم کا مقصد فرقہ پرستی اور علیحدگی پسندی کے خلاف محاذ آرائی ہے۔

ماہنامہ نقش کوکن

کیونکہ ان طاقتوں نے ملک کو بے حد نقصان پہنچایا ہے۔ ضرورت ہے کہ ہمارے نوجوان متحد ہو کر تخریب پسند عناصر کے خلاف آواز بلند کریں۔ ان خیالات کا اظہار جناب غلام نبی آزاد (مرکزی وزیر پارلیمانی امور) نے بمبئی میں منعقدہ ریاستی کنونشن میں کیا۔ اس اجلاس میں تقریباً دو ہزار افراد موجود تھے۔ جو واشی نئی بمبئی میں منعقد ہوا تھا۔

جناب مصباح عالم نے مہمانوں کا خیر مقدم کیا جب کہ طارق انور (آل انڈیا قومی تنظیم کے صدر) نے افتتاح کیا۔ ابتداء میں ہربنس سنگھ اور سلمان ماہی نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ جناب فاروق شیخ عبداللہ نے مسلمانوں کی وطن دوستی پر شک کرنے والوں پر سخت الفاظ میں تنقید کی۔

نظامت کے فرائض اقبال کوارے نے انجام دیئے۔ نائب صدر سید عبدالغفور، جنرل سکریٹری امین پٹیل۔ شفیع ریڈیو والا۔ اور پونا سے آئے ہوئے مندوبین نے تجاویز پیش کیں۔ یہ شاندار جلسہ ٹھیک چار بجے اختتام پذیر ہوا۔

آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کے عہدیداروں کا انتخاب

گذشتہ دنوں آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کے جلسہ میں جن عہدیداروں کا انتخاب عمل میں آیا اس کی تفصیل اس طرح ہے۔

جہاں تک بورڈ کے عہدیداروں کے انتخاب کا سوال ہے مولانا ابوالحسن علی ندوی کو اتفاق رائے سے صدر چن لیا گیا البتہ جنرل سکریٹری کے لئے مولانا ولی رحمانی اور قاسم رسول الیاس کے درمیان کافی کشمکش تھی لیکن بزرگ رہنماؤں نے صورت حال کو بھانپ کر موجودہ قائم مقام جنرل سکریٹری پٹنہ کے مولانا سید نظام الدین کو ہی اس عہدہ پر برقرار رکھا۔ پانچ نائب صدر بھی چنے گئے جن کے نام یہ ہیں (۱) مولانا ابوسعود احمد (بنگلور) (۲) مولانا سید کلب صادق (لکھنؤ) (۳) مولانا مظفر حسین کچھوچھوی (فیض آباد) (۴) مولانا محمد سراج الحسن (دہلی) اور (۵) مولانا مختار احمد ندوی (بمبئی)

جناب عبدالرحیم قریشی (حیدر آباد) جناب عبدالستار یوسف شیخ (بمبئی) اور مولانا ولی رحمانی (مونگیر) کو سکریٹری منتخب کیا گیا خزانچی ناگپور کے مولانا عبدالکریم پاریکھ بنا دیئے گئے۔

ایگزیکیٹو کمیٹی کے لئے ۳۰ حضرات منتخب کئے گئے جب کہ ۱۱ حضرات کو نامزد کیا گیا۔

منتخب شدہ ممبر: (۱) مولانا ابوسعود (بنگلور) (۲) مولانا کلب صادق (لکھنؤ) (۳) مولانا مظفر حسین کچھوچھوی (فیض آباد) (۴) عبدالستار یوسف شیخ (بمبئی) (۵) مولانا عبدالکریم پاریکھ (ناگپور) (۶) شہزادہ شبیر بھائی نورالدین (بمبئی) (۷) ابراہیم سلیمان سیٹھ (کیرالا) (۸) مولانا اسعد مدنی (دہلی) (۹) مولانا مجاہد الاسلام قاسمی (پٹنہ) (۱۰) غلام رسول بنات والا (بمبئی) (۱۱) جناب ذوالفقار اللہ (الہ آباد) (۱۲) سلطان صلاح الدین اویسی (حیدر آباد) (۱۳) میر مقصود علی خاں (بنگلور) (۱۴) مولانا محمد سالم قاسمی (دیوبند) (۱۵) برہان الدین سنبھلی (لکھنؤ) (۱۶) مولانا احمد علی قاسمی

(دہلی) (۱۷) مولانا سید احمد ہاشمی (دہلی) (۱۸) مولانا سراج الحسن (دہلی) (۱۹) مولانا ظفیر الدین (دیوبند) (۲۰) سید شہاب الدین (دہلی) (۲۱) ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی (لکھنؤ) (۲۲) عزیز سیٹھ (بنگلور) (۲۳) منظور عالم ایڈوکیٹ (ٹونک) (۲۴) یوسف حاتم موچالا (بمبئی) (۲۵) مولانا مختار احمد ندوی (بمبئی) (۲۶) مولانا ولی رحمانی مونگیر (۲۷) حکیم محمد زماں حسینی (کلکتہ) (۲۸) مولانا حمید الدین عاقل حسینی (حیدر آباد) (۲۹) مولانا سید نظام الدین پٹنہ (۳۰) محمد عبدالرحیم قریشی (حیدر آباد)

نامزد ممبر: (۱) مولانا طیب الرحمٰن (آسام) (۲) مولانا فضل الرحمٰن عثمانی (مالیر کوٹلہ) (۳) ظفریاب جیلانی (لکھنؤ) (۴) مولانا عبدالحفیظ جنیدی (بنگلور) (۵) مسٹر غلام محمد میمن (بڑودہ) (۶) مولانا قاضی عبدالاحد اظہری (مالیگاؤں) (۷) مولانا ظل الرحمٰن صدیقی (بمبئی) (۸) مسٹر ہارون یوزری والا (بمبئی) (۹) جناب محمد جعفر (دہلی) اور (۱۰) سید امین الحسن رضوی (دہلی)

(انقلاب ۵ دسمبر ۱۹۹۱ء)

کوکن یونیٹی سینٹر کا دار المطالعہ

کرلا بمبئی فروغ تعلیم کے سلسلے میں سرگرم عمل ادارہ کوکن یونیٹی سینٹر نے ۲۱ نومبر ۹۱ء کو اپنے دفتر واقع نوجیون نواس نیول روڈ کرلا میں فری ریڈنگ روم کا اجراء فرمایا۔ جناب شرف الدین قاضی کی صدارت اور جواں عمر و جواں عزم سکریٹری جناب رفیق مردے کی سکریٹری شپ میں سینٹر نے یہ نیک قدم اٹھایا ہے جو قابل ستائش ہے۔

ماہنامہ نقش کوکن

مقابلہ میں کامیاب طلبہ کو مزید انعام

ضلع تھانہ کے ضلعی سطح پر ہونے والے مقابلہ میں جو یکم دسمبر ۱۹۹۱ء کو کلیان میں ہوا۔ تقریری مقابلہ میں کامیاب ہونے والی طالبہ نازیہ تانکی کو جناب نجم الدین فقیہ صاحب نے اپنی جانب سے پچاس روپئے اضافی انعام پیش کیا اسی طرح جنرل نالج مقابلہ میں انجمن اسلام ہائی اسکول واشی کے طلبہ کی کامیابی سے خوش ہو کر کمیٹی کے چیرمین جناب سید عبدالغفور نے کامیاب طلبہ ارشاد احمد اور زاہد حسین کو پچاس روپئے انعام دیا۔

ڈاکٹر عبدالسلام پٹھان

دفتر نقش کوکن میں کوکن مسلم ورلڈ فاؤنڈیشن لندن کے خازن جناب ڈاکٹر عبدالسلام پٹھان پچھلے مہینہ بمبئی آئے تھے تو آپ دفتر نقش کوکن میں تشریف لائے اور کوکن جملہ سرگرمیوں سے متعلق جانکاری حاصل کی۔

نائب مدیر نقش کوکن جناب فقیر محمد مستری سے گفتگو کے دوران آپ نے فرمایا کہ کچھ دوستوں کی ہدایت پر آپ نے ۵ عمر رسیدہ مریضوں سے ملاقات کی علاج معالجہ کے بعد آپ نے ان ملاقاتوں سے جو اثر لیا وہ اس طرح ہے۔

(۱) یہ ضعیف اور عمر رسیدہ مریض چاہتے ہیں کہ کوئی ان سے قریب رہے۔ ان کی مزاج پرسی کی جائے۔ (غالباً وہ تنہا چھوڑ دیئے گئے ہیں)

(۲) کچھ عمر رسیدہ ایسے ہیں کہ ان کی مالی حالت اچھی ہے۔ بلکہ کچھ امداد بھی پا رہے ہیں مگر اپنی صحت کو ہلاکت میں ڈال کر زندگی کے لوازمات کی ذمہ داری خود اٹھا رہے ہیں نہایت کنجوس واقع ہوتے ہیں۔

(۳) کچھ عمر رسیدہ ایسے بھی نظر آتے جن کو ان کے جوان بچے بوجھ سمجھتے ہیں انہیں جھڑکتے ہیں۔

آخر میں انہوں نے سوال کیا کہ کیا عمر رسیدہ لوگوں کے لئے کوئی "ضعیف خانہ" قائم کیا جا سکتا ہے۔ اور اگر ہو بھی جائے تو کیا بوڑھے لوگ اس میں قیام کرنا پسند کریں گے؟ قارئین جواب دیں۔

کوکن مسلم ویلفیئر ایسوسی ایشن بمبئی کا سالانہ جلسہ عام

۲۴ نومبر ۱۹۹۱ء کی صبح اندھیری پارک میں کوکن مسلم ویلفیئر ایسوسی ایشن اندھیری کا بمبئی کا دوسرا سالانہ جلسہ عام ہوا۔ ایسوسی ایشن کے صدر جناب ریاض احمد پرکار کی صدارت میں منعقد ہوا۔ ایسوسی ایشن کے سکریٹری جناب عبدالغنی عثمان یادسکر نے سالانہ رپورٹ و حساب و کتاب پیش کیا جسے اتفاق رائے سے منظور کیا گیا۔ ہائی اسکول کے پروجیکٹ کے تعلق سے ممبران معلومات مہیا کی گئی۔ ممبران میں سے جناب شفیع بوبیرے، جناب خلیل عمر شیخ جناب ابراہیم چوگلے نے زور دیا کہ ہمیں جلد از جلد مزید ممبر بنوانا چاہیئے۔ جناب عبدالغنی سرگروہ اور جناب سیفی صاحب نے بھی بحث میں حصہ لیا۔ ڈاکٹر شکیل روحانی ایڈوکیٹ شفیع پرکار نے کئی سوالوں کی وضاحت کی تقریباً دو گھنٹے بعد جناب ابراہیم چوگلے کے ادائیگی شکریہ کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ (مرسلہ عبدالغنی یادسکر)

جنوری ۹۲ء

نقش نواز

اندرون ہند سالانہ خریدار

جناب فقیر محمد انصاری	بمبئی ۸
جناب داؤد عمر گولنداز	کوسہ ممبرا
جناب سعد مصطفےٰ نقیہ	اندھیری
اینگلو اردو ہائی اسکول	بایا پاڑہ
جناب شریف عبدالغنی مقدم	مجگاؤں بمبئی ۱۰
جناب فیروز بیر	آدم گھر
اسماعیل یوسف کالج	جوگیشوری
دارالعلوم امام احمد رضا مدرسہ	کونڈپورہ

بیرون ہند سالانہ خریدار

جناب مراد علی سردے	کویت
جناب اللہ علی مجگاؤنکر	مسقط

گوریگاؤں (رائے گڑھ) کی دو طالبات کو ایوارڈ

گوریگاؤں ضلع رائے گڑھ میں دی۔ راسپتھا سمارک مندر کی جانب سے ہر سال ڈرائنگ کے مقابلے منعقد کئے جاتے ہیں تین روز تک طلبہ کی پینٹنگ کی نمائش کی جاتی ہے۔

اس سال ۳۰ نومبر ۱۹۹۱ء کو مذکورہ سوسائٹی نے ڈرائنگ کے مقابلے منعقد کئے جس میں شریک تمام طلبہ میں انجمن خیرالاسلام اردو ہائی اسکول گوریگاؤں کی دو طالبات عائشہ یونس انتولے (جماعت ہفتم) اور نازنین مشتاق شیخ (جماعت پنجم) کو اول اور دوم نمبر کے انعامات سے نوازا گیا۔ ان طالبات کی رہنمائی ڈرائنگ ٹیچر صاحب ایس آئی ڈونگری نے کی تھی۔ مذکورہ ٹیچر اور طالبات مبارک باد کے مستحق ہیں۔

(انجم عباسی)

بیٹی کی کامیابی پر ڈاکٹر جعفر کو دلی مبارک باد

ڈاکٹر یعقوب سلیمان جعفر متوطن موربہ ضلع رائے گڑھ متوطن کیپ ٹاؤن ساؤتھ افریقہ کی دختر خدیجہ نے کیپ ٹاؤن یونیورسٹی سے ایم بی بی ایس کا امتحان پاس کیا ہے۔

ترک بندر آنجرلہ کا ابھرتا ہوا ستارہ

ترک بندر آنجرلہ کی مشہور شخصیت مرحوم حاجی علی میاں تجوانے کے پوتے عارف احمد حسن میاں تجوانے نے امسال ایم ایس سی۔ M.S. میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ مرحوم کا اپنے پوتے سے کافی لگاؤ تھا کاش اللہ تعالیٰ مرحوم کی زندگی میں اضافہ کرتا اور وہ یہ کامیابی دیکھ لیتے۔

خداوند کریم اس نوجوان کو دن دگنی رات چوگنی ترقی دے اور اپنے ارادوں میں کامیابی عطا فرمائے۔

(نامہ نگار عبدالرزاق سردار بحیرین)

اقدام امت کانفرنس

اسٹوڈنٹس اسلامک موومنٹ آف انڈیا کے زیر اہتمام چوتھے کل ہند اجتماع میں دنیا بھر سے مسلم دانشوروں و علمائے دین نے اکر شرکت کی۔

باندرہ ریکلیمیشن بمبئی کے وسیع گراؤنڈ پر اس کا اہتمام کیا گیا تھا۔ ۲۳، ۲۴، ۲۵ دسمبر تین دنوں تک یہ اجتماع نہایت کامیابی کے ساتھ جاری رہا۔ جہاں مسلمانوں کے مختلف مسائل پر غور و خوض کیا گیا۔

۸۰ ہزار مربع میٹر کے عظیم الشان شامیانے میں تقریباً ۲۵ ہزار افراد موجود تھے۔ تین ہزار خواتین ایک الگ شامیانے میں موجود تھیں۔ کلوز سرکٹ ٹی وی ہر جگہ نصب کیا گیا تھا۔

بقیہ... شادی خانہ آبادی

صفحہ نمبر ۴۶ سے آگے۔

باندرہ بمبئی میں بخوبی انجام پایا۔ اس تقریب مسرت پر دلی مبارک باد۔

منجانب۔ عبداللہ نورے۔ بمبئی

لائف انشورنس کارپوریشن کے افسر جناب عبدالخالق مستقیم کے فرزند سفیر احمد کا عقد مسعود جناب قطب الدین چودھری کی دختر مینار کے ساتھ ۲۹ دسمبر ۱۹۹۱ء کو بھیونڈی میں انجام پایا۔

شادی خانہ آبادی

فجندار جونیئر کالج کے ریٹائرڈ پرنسپل جناب این اے واحد کی دختر فہمیدہ پروین (صدر معلمہ انجمن اسلام اردو ہائی اسکول واشی نئی بمبئی) کا عقد مسعود ڈونگری بمبئی کے معروف سوشل ورکر رہنما جناب شریف مجاور مرحوم کے فرزند انیس احمد کے ساتھ مسجد نور واشی میں ۱۵ دسمبر ۹۱ء کو انجام پایا۔ مجلس نکاح کے بعد ظہرانہ کا اہتمام کیا گیا تھا۔

کھیڈ ضلع رتناگری کے جناب داؤد حسام الدین ڈاورے کے فرزند اخلاق کی شادی وحیدہ بنت رزاق چوگلے کے ساتھ ۳ دسمبر ۹۱ء کو کراچی میں انجام پائی۔

جناب شیخ ابراہیم دلوی کے فرزند محمد اقبال کی شادی نیرولی کے جناب حسن مقدم کی دختر فاطمہ کیساتھ برمنگھم انگلینڈ میں ۲۹ ستمبر ۹۱ء کو انجام پائی۔

مرحوم جناب عبدالمجید جمعدار کے فرزند ظہور احمد کی شادی سید محمد الحداد مرحوم کی دختر فرزانہ کے ساتھ یکم دسمبر ۹۱ء کو نیرولی میں انجام پائی۔

کراچی میں جناب عبدالجبار داؤد بھاردے کے فرزند عبدالرشید کا عقد مسعود جناب حسن اسماعیل بھاردے کی دختر نیرہ کے ساتھ ۲۷ دسمبر ۹۱ء کو مسجد اشرف نارتھ ناظم آباد میں بحسن و خوبی انجام پایا۔

بمبئی کے راشننگ انسپکٹر جناب عبدالقادر تامبے (متوطن کھیڈ ضلع رتناگری) کے فرزند شوکت کی شادی ناہید بنت سلطان کھوت متوطن ویہر ضلع رائے گڑھ کے ساتھ ۱۴ دسمبر ۹۱ء کو میں انجام پائی۔

جناب حاجی عبدالرزاق اسماعیل کالسیکر کے فرزند جمیل کی شادی جناب عبدالوہاب سرنگ کی دختر نشاط کے ساتھ ۵ دسمبر ۹۱ء کو کرائسٹ چرچ گراؤنڈ بائیکلہ میں انجام پائی۔ تقریب سعید کے ساتھ ہی عشائیہ کا اہتمام کیا گیا تھا

انجمن مسلمانانِ مجگاؤں بمبئی کے صدر اور حلقہ کے معروف سماجی رہنما جناب علی میاں کاملگے کی دختر لیسمین کا عقد مسعود ڈاکٹر محمود حکیم کے فرزند اور کیپٹن ضیاء الدین حکیم کے بھتیجے انیس کے ساتھ ہیوم ہائی اسکول گراؤنڈ بائیکلہ میں ۲۲ دسمبر ۹۱ء کو انجام پایا۔

کیپٹن ایم ایچ مقدم کے فرزند دلیر مقدم کی شادی جناب محمد حسین واریکر کی دختر زینت کے ساتھ انجام پائی۔ اس تعلق سے ۲۹ دسمبر ۹۱ء کو کلیر روڈ پر کرائسٹ چرچ اسکول کے لان میں جشن استقبالیہ اور عشائیہ کا اہتمام کیا گیا تھا۔

نقش کوکن کے جواں فکر قلمکار جناب جاوید دردے کی بھانجی واجدہ بنت کیپٹن علی سنگے کی شادی جناب مختار عمر صاحب بغدادی کے ساتھ ۲۹ دسمبر ۹۱ء کو ان کے وطن بانکوٹ ضلع رتناگری میں انجام پائی۔

مجگاؤں ڈاک کے نوجوان چارج مین اور نقش نواز جناب مبین عبداللطیف حاجی کی دختر شگفتہ کا عقد مسعود جناب بابا صاحب قاضی کے فرزند نیاز احمد کے ساتھ ڈاکیارڈ روڈ مسجد بمبئی ۱۰ میں انجام پایا۔

جناب احمد غلام محی الدین نورے (متوطن شیول کھیڈ ضلع رتناگری) کی دختر نیک اختر رخسانہ بیگم عرف صبا۔ کا عقد جاوید میاں محمد صالح خطیب (متوطن انعامدار نیگا کم) کے ساتھ بروز سوموار ۲۳ دسمبر ۹۱ء کو نیشنل کالج ہال۔

موت اک زندگی کا وقفہ ہے

علی قاضی صاحب کا انتقال

سوپارہ میں رہنے والے حاجی قاضی علی صاحب کا ۲۲ر نومبر کو ایک حادثہ میں انتقال ہوگیا۔ ہائی وے پر ٹیمپو سے ٹکر ہونے پر وہ جائے حادثہ پر ہلاک ہوگئے۔ ان کی عمر ۵۹ رسال کی تھی۔ مرحوم دار العلوم عزیزیہ میرا روڈ کے ٹرسٹی تھے۔ ان کا تعلق سدھار کمیٹی سوپارا اور مختلف تعلیمی وسماجی اداروں سے بھی تھا۔

ڈاکٹر کونڈکری کی بیوی کا انتقال

کوکن میڈیکو سوشل فورم کے جنرل سیکریٹری اور شہر کے جواں سال میڈیکل پریکٹیشنر ڈاکٹر امتیاز کی اہلیہ کا ۷ر دسمبر ۱۹۹۱ء کو انتقال ہوا اور ۷ر دسمبر ۱۹۹۱ء کی شب میں ناریل واڑی قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔

محمد اسماعیل قور کا انتقال

ملک کے مشہور فوٹوگرافر اور بانئ پاکستان محمد علی جناح کے محبوب کیمرہ مین جناب محمد اسماعیل قور کا ۲۹ر اکتوبر ۱۹۹۱ء کو بمبئی میں انتقال ہوگیا ان کی عمر ۸۱ رسال کی تھی۔

مرحوم نے انجمن اسلام ہائی اسکول بمبئی (وی ٹی) اور حبیب ہائی اسکول (ڈونگری) میں بحیثیت فزیکل انسٹرکٹر خدمات انجام دی تھی۔ آپ نے نوجوانوں کے لئے ورزش گاہ بھی قائم کی تھی جس کا نام "قور انسٹی ٹیوٹ آف فزیکل کلچر" تھا آپ کی نگرانی میں تقریباً ۵ر ہزار نوجوانوں نے اس انسٹی ٹیوٹ سے تربیت حاصل کی۔ مرحوم نے فوٹوگرافی کے کل ہند مقابلوں میں متعدد انعامات حاصل کئے تھے۔

اقبال چوناوالا کو صدمہ

محمدیہ ہائی اسکول بمبئی کی مجلس انتظامیہ کے سابق رکن جناب اقبال چوناوالا کے والد حاجی فخر الدین چوناوالا ۲۹ر نومبر ۱۹۹۱ء کو طویل علالت کے بعد انتقال کر گئے۔

مرحوم جامع مسجد بمبئی کے اور فاطمہ بائی رفگھے ٹرسٹ کے بھی ٹرسٹی تھے۔

محمد شریف خاں سرگروہ کا انتقال

پنہالجہ تعلقہ کمیٹی کے صدر جناب محمد شریف خان عمر خاں سرگروہ کا ۲۵ر اگست ۱۹۹۱ء کو ان کے وطن میں انتقال ہوگیا۔ مرحوم دو بار گاؤں کے سرپنچ چنے گئے تھے۔ اور مسجد کے ٹرسٹی بھی تھے۔ عمر کے ۸۲ ردیں سال آپ کا انتقال ہوگیا۔

روڈ حادثہ میں صابلے خاندان کا انتقال

مسقط (خلیج العرب) سے لوٹ کر اپنے گاؤں واگھیور سے تعلقہ چپلون جانے والے جناب بہاؤ الدین عبد القادر صابلے کی گاڑی (ٹمپو) پنویل سے قریب ۴ر دسمبر ۱۹۹۱ء کی علی الصبح گوا سے بمبئی آنے والی لکژری بس سے ٹکرانے کے نتیجہ میں بہاؤ الدین صابلے (موصوف) کی بیوی بانو، دختر فرحا، بہن چاندبی، ٹمپو کا ڈرائیور، ٹمپو کا مالک اور اس کا دوست اس طرح چھ افراد جائے حادثہ پر ہی فوت ہو گئے۔ خود بہاؤ الدین بری طرح زخمی ہوتے اور ہنوز بمبئی کے ایک ہسپتال میں زیر علاج ہیں جہاں ان کی حالت تشویش ناک بتائی جاتی ہے۔

فیض محمد باعکری کی حادثاتی موت

مجگاؤں حلقہ کے معروف سماجی کارکن اور کارخانہ دار جناب زین الدین باعکری کے بھتیجے فیض محمد حسن میاں باعکری (متوطن کوتھا ضلع رتناگری) کا ۵ر دسمبر ۱۹۹۱ء کو ریاض سعودی عربیہ میں ڈیوٹی کے دوران ایک حادثہ میں انتقال ہوگیا برسوں پہلے مرحوم کے والد بھی کویت میں ایسا ہی ڈیوٹی پر حادثے سے دوچار ہوکر چل بسے تھے۔

. . . .

ڈاکٹر نور کا انتقال

چپلون ضلع رتناگری کے معروف و مقبول بلکہ ہر دلعزیز ڈاکٹر نور سرگروہ کا منگل ۲۴ دسمبر ۹۱ء کو حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال ہو گیا۔

کھیڈ کے معروف ڈاکٹر اکبر سرگروہ اور داپولی کے ڈاکٹر صغیر سرگروہ کے چھوٹے بھائی نور سرگروہ ۲۴ دسمبر ۹۱ء کی صبح حسب معمول اپنے مطب میں آتے دوپہر تین بجے تک مریضوں کی دیکھ بھال میں مصروف رہے اور جب گاڑی میں سوار اپنے گھر لوٹ رہے تھے۔ تو قلب کا شدید جھٹکا آیا قریب میں واقع جنتا ہسپتال تک انہیں لیجایا گیا مگر روح قفس عنصری سے پرواز کر چکی تھی۔

مرحوم خانصاحب منیر خاں سرگروہ (نیشنل ہائی اسکول داپولی) کے بانی کے آپ فرزند تھے۔

محمد خطیب صاحب کو صدمہ

گولکوٹ چپلون کی ایک مخیر ہستی جناب محمد صاحب خطیب کی اہلیہ ۵۲ سالہ محترمہ نورالنسا کا بروز اتوار ۱۵ دسمبر کو ہرکسن داس ہسپتال۔ بمبئی میں انتقال ہوا۔ مرحومہ کی نعش ان کے وطن مالوف گولکوٹ میں لیجا کر تدفین عمل میں آئی۔

(نامہ نگار ابراہیم چوگلے۔ اندھیری بمبئی)

مراسلہ پر اپنا پتہ لکھنا نہ بھولئے

کوکن کے نئے میونسپل کونسلر

تازہ ترین اطلاعات سے مظہر ہے کہ کھیڈ اور چپلون میں درج ذیل مسلم امیدوار کامیاب ہوتے ہیں۔

کھیڈ نگر پریشد

محترمہ فریدہ نظیر مقدم
جناب عبدالقادر محمد اسحاق بونریکر
جناب حسین میاں جمال الدین موسیٰ
جناب حسین میاں اسماعیل کوبجالی

۲۵ کونسلروں کی اس پریشد میں ۴ مسلم نمائندے چن کر آتے ہیں۔

چپلون نگر پریشد

جناب کرامت امین متھاگرے
جناب عبدالعزیز احمد بجلے
جناب عبدالرزاق ابراہیم کاسکر
محترمہ زہرہ محمد جعفر بھاٹکر
جناب نثار عبدالقادر کرمالے
جناب دلاور حکیم شاہ
محترمہ صابرہ نور محمد سرگروہ

۳۳ کونسلروں کی اس پریشد میں ۷ مسلم نمائندے چن کر آتے ہیں۔

انجمن اسلام باندرہ کا کوکن یونیٹی سینٹر ٹرافی پر قبضہ

۲۲ دسمبر ۹۱ء کو کرلا تبلیغ الاسلام ہائی اسکول میں کوکن یونیٹی سینٹر کی جانب سے سیرت النبی تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ تقریباً ۱۳ اسکولوں نے اس مقابلے میں شرکت کی۔ انجمن اسلام گرلز ہائی اسکول باندرہ سے دو طالبات کی ایک ٹیم بھی اس مقابلے کے لئے بھیجی گئی تھی۔ طالبہ صبا انجم نور محمد خاں (دہم اے) نے اول انعام اور یاسمین محمد حسین دربار (ہشتم ای) نے خصوصی انعام جیت لیا نیز اسکول ھذا کو کوکن یونیٹی سینٹر رولنگ ٹرافی کا حقدار قرار دیا گیا۔

صبا انجم کو مسز زینب شاد اور یاسمین کو مس شمیم شریف نے اس مقابلے کے لئے تیار کیا۔

وکیل شریف پرکار کا انتقال

تعلقہ کھیڈ ضلع رتناگری کے معروف وکیل اور حلقہ کی سرگرم سماجی شخصیت جناب شریف پرکار متوطن فردس کا ماہ نومبر ۹۱ء کے اواخر میں بعمر ۸۰ سال انتقال ہو گیا۔

مرحوم کئی سماجی اور تعلیمی اداروں سے وابستہ تھے۔ فردس کے ڈاکٹر بدیع الزماں پرکار آپ کے فرزند ہیں۔

بابا خان مرحوم

پنہالجہ تعلقہ چپلون کے جناب باباخان صالح خان کا ماہ دسمبر ۹۱ء کے وسط میں انتقال ہو گیا۔ مرحوم خانصاحب منیر خاں سرگروہ (داپولی) کے عزیزوں میں تھے۔

MARRIAGE

* FAHMIDA PARVEEN (Principal : Anjuman-e-Islam's Urdu High School, Vashi), D/o. N. A. Wahid (Ex-Principal, Fajandar Junior College, Vahoor), to ANEES AHMED S/o. Late Mohd Shareef Mujawar on Sun. 15th Dec. 1991 at Vashi, New Bombay.

* ANEES S/o. Dr. Mehmood Hakim to SIMIN D/o. Alimiya Katge on Sun. 22nd Dec. 1991 in Bombay.

* MOHAMMED IQBAL S/o. Sheikh Ibrahim Dalvi to FATIMA D/o. Hassan Mukadam (of Nairobi) on 29th Sept. 1991 in Birmingham, U. K.

* ZAHUR AHMED S/o. Late Abdul Majid Jamadar to FARZANA D/o Late Sayed Mohamed Alhadad on 1st Dec. 1991 in Nairobi.

OBITUARIES

* Dr. NOOR MOHAMMED SIRGUROH of Chiplun, brother of Dr. Akbar Sirguroh (Khed, and Dr.Sagir Sirguroh (Dapoli), died of an heart attack in Chiplun on 24th Dec. 1991. He was a popular Medical Practitioner of Chiplun.

* Mr. A. N. KHAN, Commissioner, St. John Ambulance Brigade No. 3, Maharshtra District, passed away after a brief illness in Bombay on 11th Dec. 1991. He had authored several books and pamphlets on First Aid, Disaster Relief, Communications, Rescue and Fire-Fighting.

* Prof. R. B. Joshi, the co-editor of an Urdu-Marathi dictionary and an asociate of Naqshe Kokan, passed away last month in Bombay.

MARRIAGE ENGAGEMENT

KIFAYATULLAH
S/o. Mr. & Mrs. H. K. DALVI (London)
engaged to
SHAHIN
D/o. Mr. & Mrs. EBRAHIM MULLAJI
(Bombay)
On 3rd Nov. 1991,
at UKTAD, Taluka CHIPLUN,
RATNAGIRI

PERSONALITIES

ABULLA MUKADAM of London

Born in Mhapral, District Ratnagiri in 1941 ABDULLA MUKADAM left for Kenya in 1951 and was educated there. He became involved in Community work at a very young age and served on the management committees of Kokani and other Islamic organisations in Nairobi.

Mr. Mukadam is the founder member of Kokani Muslim Welfare Association (London & Suburbs), Kokani Muslim Sports Club London and has served both these organisations as Secretary and President for a number of years. He is also one of the founder member of Kokan Muslim World Foundation, London, and has been its Secretary since formation. Apart from the above he has been actively involved in Waltham Forest Islamic Association, and is a member of its management committee. He is Secretary of Waltham Forest Burial Trust's management committee whose prime task was to obtain a Kabrastan exclusively for the use of Muslims, and this was achieved on 5th September 1991. He has been an executive member of Waltham Forest Community Relations Council, W. F. Community Health Council and a Governor on a School's Committee representing ethnic minorities in the Borough. He is also a member of the Labour party and is a member of the Local Government Committee. He has been a Welfare Officer, Branch Organiser, Health and Safety Officer and also a committee member of a National Trade Union Branch.

A really dedicated and hard-working secretary, Mr. Mukadam is the back-bone behind the success and achievements of the K.M.W.F. If the great men and women of a nation are like jewels on its crown, some sparkle with far greater brightness than others. Abdulla Mukadam is one of those gems of superior brilliance adorning the pages of K.M.W.F.'s history. The K.M.W.F. has flourished under his secretaryship.

DR. RIZWAN M.D. (1st CLASS)

DR. RIZWAN KAZI S/o. Prof. A.A. Kazi, passed his M.D. (medicine) with an honourable First Class in his first attempt.

DR. SOPARIWALA'S NEW SONOGRAPHY CLINIC

Dr. M. Aslam Sopariwala (M.D.), inaugurated his "HAYA SONOGRAPHY CLINIC" on 15th Dec. 1991 at 130A, Maulana Shaukat Ali Road, Bombay.

DR. CHOUGHLEY'S NEW DENTAL CLINIC

Dr. MISBAH CHOUGHULEY, B.D.S. (Bom.), Dental Surgeon, opened his new Dental Clinic on 8th Dec. 1991 at Rizvi Baug, Mumbra, Dist. Thane.

H.E. AL-BASITI's MEETING WITH CHIEF MINISTER

The New Consul General of the Sultanate of Oman, H.E. SAYED KHALIFA AL-BASITI, met the Chief Minister Mr. Sudhakarrao Naik on a courtesy call. Chief Protocol Officer, Mr. Venkat Chari was also present.

ISLAMIC ENCYCLOPEDIA UNDER COMPLATION

Work is underway to produce a large 20,000 page Islamic Encyclopedia covering all aspects of Islamic history, culture and civilsation. Four volumes have already been completed and the remaining 30 volumes are expected by the year 2000. The first edition will be in Turkish and English and Arabic versions would be brough out soon after completion of the original Turkish one. According to the IINA, thousands of experts and specialists from Turkey, the Middle East, the Subcontinent and Africa are currently engaged in the compliation of the monumental work. The Turkish Islamic Trust Board is financing and supervising the work.

AHMED ZAKARIA SAYS MUSLIMS LOT IN INDIA LOT BETTER

Ahmed B. Zakria was among the participants at the World Muslim Conference organised in Lahore by Motamar Al-Alam Al-Islami in Nov 1991. He termed as "gross over-reaction," reports in the Pakistani press about "genocide" of Indian Muslims or "anti-Muslim" riots.

Speaking to newsmen before his departure, ZakAria said : "You people down here seem to forget that we arE a major political force in India. We enjoy all the rights the Hindu majority enjoys. "Elucidating further his asertions on the Babri Masjid-Ram Janmbhoomi tangle, he argued that no political party, across the specturm, from the extreme right to the extreme left, can afford to invite the wrath of 150 million Indian Muslims.

FOREIGN VISITORS

Mr. Abdul Majid Undre of London,
Dr. Abdus Salaam Pathan of London,
Mr. Mohammed Ali Mukadam, of King Abdul Aziz University, Jeddah,
Mr and Mrs. Ismail Hurzook of Lenasia, South Africa,
Mr. H. K. Dalwi of London,
Mr. Zahoor Gitey of London, and
Dr. Abdul Wajid of Toronto

visited our Naqshe Kokan office last month Our editor, Capt. Fakir Mohammed Mistry, was pleased to welcome and share with them News and Views about our community at their end.

□

NEWS/HAPPENINGS

KOKAN DIRECTORY

A directory of PROMINENT KOKANI MUSLIMS is under compliation and is about to be published very shortly by "KOKAN TODAY". The work is in final stages.

Therefore, prominent educationists, professionals, social workers of our Kokani Muslims all over the world are kindly requested to send their bio-data and or also of others known to them at the address given below within a fortnight. KOKAN TODAY however reserves the right to include any sent information as it thinks proper.

Secretary, KOKAN TODAY
Bungalow No.3, Aasha Colony,
Juhu Tara Road, Bombay - 400 049.

K.M.W.F.'s "KOKAN LINK" PUBLISHED

"KOKAN LINK" the 5th Anniversary Issue magazine (the first ever) of the Kokani Muslim World Foundation, (K.M.W.F.), London, was published recently by the K.M.W.F.

It airs the views and news of the Kokani community, especially of U.K., for promoting a better understanding of the community amongst its people the world over.

The K.M.W.F. in its manifesto stands for:

1. The relief of poverty amongst Kokani Muslims in any part of the world.
2. The advancement of education amongst Kokani Muslims in any part of the world.
3. The advancement of the religion of Islam in any part of the world.
4. The promotion of such other charitable purposes for the benefit of Kokani Muslims in any part of the world as the FOUNDATION shall from time to time determine.

The FOUNDATION is a registered charity, Registration Number 297570 and also incorporated as a company limited by guarantee in England No. 2069031.

Abdulla Mukadam, its Editor, and active founder member and secretary of the K.M.W.F. has appealed to Naqshe Kokan readers too to associate with the K.M.W.F. as members and keep up the "Kokan Link". The K.M.W.F.'s address is : P. O. Box 1035, London E17 9SQ (Phone : 081-521 0907)

KHATIJA JAFFER - A DOCTOR

KHATIJA D/o. Dr. ARIF (YACOOB) JAFFER of Cape Town passed her M.B.B.S. from the University of Cape Town, South Africa, with flying colours.

S.I.M.'s "IQDAAM-E-UMMAT" CONFERENCE

The 4th National Conference of the Students Islamic Movement of India, with its theme "IQDAAM-E-UMMAT" (initiative for the faithfuls) was held at the Bandra Reclamation Grounds Bombay, on 23rd, 24th and 25th Dec. 1991.

Prominent speakers on Islam from all over India addressed the thousands of delegates from all over India and some from abroad on the need for the committed awakening and action of the Muslim Ummah.

AL-AMEEN DENTAL COLLEGE AT BIJAPUR

The Al-Ameen Charitable Trust has started a dental college at Bijapur, 800 kilometeres north of Bangalore. The government of Karnataka has sanctioned the college. The college is expected to admit the first batch of students this year.

KOKNI MUSLIM CLUB NAIROBI'S SPORTS ACTIVITIES

Nairobi's Kokni Muslim Club held its Annual Sports Day at the Jamhuri High School on Sunday, 24th November 1991

I.Y. COLLEGE FUNCTION

Ismail Yusuf College, Jogeshwari held a Valedictory Function of The Diamond Jubilee Celebrations of the College at Sydenham College Hall, B-Road, Churchgate, Bombay, on Monday, 23rd December 1991

NAQSHE KOKAN TALENT FORUM
encouraging educational excellence

by DR. ABDUL KARIM M. NAIK

Started in 1983, under the guidance of Mr. A. Shakoor Kays of South Aftica, with its first activity being an essay competition, Naqshe Kokan Talent Forum (N.K.T.F.) has now reached out amongst the educational institutions of the Kokan as a dynamic educational movement. Now it organises regular annual Elocution, General Knowledge and English Language Competitions amongst the Students of Urdu High Schools of Kokan region. The notable feature is that the N.K.T.F. organises District Level competitions at convenient locations in the respective Districts and then hosts the winners for a final competition in Bombay. An annual Maths and "other subjects of importance" competitions are in the proposed plans of N.K.T.F.

Based on the S.S.C. examination results of the Bombay Divisional Board for Kokan region the "Best Student Awards" are given every year to students who secure the highest marks in their respective subjects from Kokan region and the "Best Teacher Awards" are given to the teachers whose performances are judged by a Panel of experienced judges the best in their respective subjects.

Teachers with a dedicated service of more than 25 years (and presently headmasters) in the Urdu Medium High Schools of Kokan too are felicitated in the annual function at Bombay with momentos and shawls.

Our feedback from the institutions and its management is that the N.K.T.F. activities have exposed lacunaes in the teaching methodology and actual realities in educating our children in our Urdu School of Kokan. Cases of managements asking for result oriented reforms in the principals, teachers and day to day administration for their lack of proper teaching endeavours and methods in light of our impartial statistics and appreciation of various schools, teachers and the students have come to our attention. A proper educational values awakening - a dynamic educational movement - is being encouraged by the N.K.T.F. through its healthy competitions and appreciation awards, striding ahead in quality and impact year by year....

N.K.T.F.'S 1991 AWARDEES

BEST TEACHERS :

Mr. A. D Hamdule (Karji) - Urdu
Mr. H. H. Hamdulay (Chiplun) - Marathi
Mr. Shabbir H. Modi (Khed) - Hindi & Marathi
Mr. A. D. Bakshey (Kadwai) - English
Mr. Shamsul Qamar (Kadwai) - Maths
Mr. A. A. R. Dalvi (Jamge) - Science
Mr. G. M. Patel (Vahoor) - Social Science
Mrs. Fauzia (Bhiwandi) - Arabic

BEST STUDENTS :

Miss Chandbi Rohekar (Morba) - Urdu 90/100
Miss Sehar Iqbal Khan (Bhiwandi) - Marathi 72/100
Miss Fatima D. Jalgaonkar (Sai) - Hindi & Marathi 82/150 - English 89/100
Sayed Tanveer Ahmed (Kalyan) - Science 147/150 - Maths 147/150 - Science Science 94/100
Aijaz Ahmed A. Rahiman (Bhiwandi) - Arabic 81/100

FELICITATION HONOUR FOR HEADMASTERS WITH MORE THAN 25 YEARS OF DEDICATED SERVICE AS A TEACHER :-

Mr. Masihuddin Gori (Rajewadi - Mahad)
Mr. Ismail A. G. Shaikhnag (Tudil)
Mr. Dawood H. Gaibee (Jamge)
Mr. H. B. Walele (Waghivre)

Naqshe Kokan

English Supplement
44, Jail Road, (East), Dongri,
Bombay - 400 009. (India) Phone : 864968

Editor	**Dr. Abdul-Karim Naik**
Associate Editor	**Capt. F. M. Mistry**
Consultant Editor	**A. Kays**

OUR HONORARY REPRESENTATIVES

U.K.	I BAGDADI • U HAJWANI
SAUDI ARABIA	SAYEED KAZI • MOH ALI H MUKADAM
BAHRAIN	: A R SARDAR
DUBAI	: I KAPDI • SIDDIKA U KHERETKAR
PAKISTAN	: BOMBAYWALA • Q KAZI
DOHA QATAR	HASAN KAREEM CHOUGLE
EAST AFRICA	H. SHEIKH ISMAIL • SAHIR SHIWI
SOUTH AFRICA	HASSAN SAYED • A R. OSMAN
BOMBAY	: I. CHAUGULE • ALI SALEH
KHED-RATNAGIRI	DR FAIZ BARDAY • I Y SOLKAR

SUBSCRIPTION IN INDIAN RUPEES

	Annual
Inland	Rs 60/
Pakistan	Rs 200/-
Middle East	Rs 200/-
Other countries	Rs. 250/-

EDITORIAL

30 Years of Sustained Service

With this January 1991 issue Naqshe Kokan has completed thirty years of sustained service to the community and the readers may appreciate our efforts with credits, congratulations, consolations, compensations and also due criticism. Many will extend their public relations and goodwill for ardently promoting Naqshe Kokan in the community.

Naqshe Kokan's patiently "making a difference" as it reaches out to the community has to be seen, understood and then evaluated to grasp its importance. We thank our readers and critics for their positive suggestions and constructive criticism, which has been a very vital ingredient of our growth. We had to face many hurdles along these 30 years, specially inflation, illiteracy and other cultural and economic problems, but by Allah's grace we have overcome them with our efforts. We urge further support from our readers and the community to make Naqshe Kokan an International Co-ordination media for socio-economic, educational and moral progress amongst the Muslims of Kokan in particular and others in general.

Naqshe Kokan carries on its relentless campaign against illiteracy, poverty, underdevelopment, and un-Islamic influences on our community in particular and others in general. Keeping a safe distance from cheap politics and promoting humanitarian and progressive values Naqshe Kokan has been helping to open the doors for many for a better tomorrow.

Insha Allah we will celebrate our SILVER JUBILEE FUNCTION of Naqshe Kokan, though belated, in 1992. Its main object will be to raise funds to have our own larger administrative office, a community hall for meetings, our own press, and other necessary facilities. Kindly let us have your suggestions and ideas which are feasible and practical for realising our sincere hopes for the progress of Naqshe Kokan and through it of our community.

□

اشاعت کا ۳۰ واں سال

ماہنامہ نقش کوکن بمبئی

اردو / انگلش

رکن انڈین لنگویجیز نیوز پیپرس اسوسی ایشن

جلد نمبر ۳۰	شمارہ نمبر ۲	فروری ۹۲ء

مدیر: ڈاکٹر عبدالکریم نائیک

معاون مدیر: فقیر محمد مستری / مبارک کاپڑی

اعزازی نمائندے

ابراہیم بغداد (انگلینڈ)
سید حسن (ساؤتھ افریقہ)
اقبال کاپڑی (دوبئی)
قمرالدین (پاکستان)
عبدالرزاق سردار (ڈربن)

شیخ اسماعیل (ایسٹ افریقہ)
ابراہیم دانکرے (سعودی عرب)
حسن عبدالکریم چوگلے (دوحہ قطر)
فرمان علی پانگر (ابوظہبی)

بمبئی: ابراہیم جرکلے فون: 2.6675 - نئی بمبئی محمود حسن قاضی

کھیڈ: ڈاکٹر فیض احمد برڈے - رتناگری - آئی دالی سوبکر عبدالمجید دالی مجگاؤنکر

ملکیت: نقش کوکن پبلی کیشن ٹرسٹ (رجسٹرڈ نمبر 3006 ای)

سالانہ: ساٹھ روپے - تاحیات چھ سو روپے

خط و کتابت اور ترسیل زر کا پتہ: نقش کوکن ۵۶ رانڈیل اسٹریٹ (ناربھ) ڈونگری - بمبئی ۴۰۰۰۰۹ فون: ۸۶۴۹۶۸

مقام طباعت: برہانی پرنٹرس، بائیکلہ، بمبئی ۴۰۰۰۲۷

پرنٹر پبلیشر: ڈاکٹر عبدالکریم نائیک

تمام متنازعہ امور میں حق سماعت صرف عدالتہائے بمبئی کو ہوگا

تاریخ اشاعت: یکم فروری ۱۹۹۲ء

کتابت: نجم الاسلام، ابرار احمد

اس ماہ کے

نقوش

ذکر و فکر

مولانا وحید الدین خان

اصل دین

ایک صاحب نے پرجوش طور پر لکھا ہے کہ "توحید صرف ذاتی عقیدہ یا انفرادی عبادت کا نام نہیں۔ اس سے بڑھ کر توحید یہ ہے کہ اللہ کی حکمرانی کو تمام انسانوں کے اوپر قائم کیا جائے۔ اللہ کے سیاسی اور اجتماعی قوانین کو سارے عالم میں غالب اور نافذ بنا دیا جائے"

بظاہر یہ ایک بے ضرر کلام معلوم ہوتا ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ یہ بالکل لغو کلام ہے۔ وہ تحریف دین کی حد تک قابل اعتراض ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مصنف نے عقیدہ کو محض اقرار اور عبادت کو صرف مراسم پرستش کی ادائیگی کے ہم معنی سمجھا ہے۔ حالاں کہ یہ عقیدہ اور عبادت کی تصغیر ہے۔

عقیدہ سے مراد صرف ملفوظ کلمہ یا اقرار لسانی نہیں ہے۔ عقیدہ ایک شعوری سفر کی منزل یا ایک ذہنی انقلاب کی تکمیل ہے۔ عقیدہ ایک عظیم ترین روحانی تجربہ ہے یہ اس ناقابل بیان ربانی حالت کا نام ہے جبکہ ایک بندہ حقیقت اعلیٰ کے سمندر میں نہاتا ہے، جب وہ ایک ابدی نور سے روشن ہو کر چمک اٹھتا ہے۔

اسی طرح عبادت کو صرف کچھ ظاہری مراسم کی ادائیگی کے ہم معنی سمجھنا، عبادت سے سراسر ناواقفیت کا ثبوت ہے۔ عبادت اس کائنات کا عظیم ترین واقعہ ہے۔ عبادت اس لرزہ خیز لمحہ کا نام ہے جبکہ عاجز مطلق قادر مطلق سے ملاقات کرتا ہے۔ جب کہ ایک با اختیار انسان خود اپنے ارادہ سے اپنے کو بے اختیار بنا لیتا ہے۔ جب وہ حقیقت واقعہ کا آزادانہ اعتراف کرتے ہوئے اپنے آپ کو ہمہ تن اللہ کے آگے ڈال دیتا ہے۔ عبادت اس کائنات کے اس نادر ترین لمحہ کا نام ہے جبکہ ایک بندہ رب العالمین کے آگے ڈھ پڑتا ہے۔ حالانکہ وہ ایسا کرنے کے لئے مجبور نہ تھا۔

عقیدہ اور عبادت دین خداوندی کا جزء نہیں، وہ دین خداوندی کی اصل ہیں۔ جہاں یہ اصل موجود ہو وہاں لازماً دوسری تمام مطلوب چیزیں بھی موجود رہیں گی۔ جہاں یہ اصل نہیں وہاں بقیہ چیزوں میں سے کوئی چیز بھی پائی نہیں جا سکتی۔

ایک نظریہ

جدید ذہن پر جن چند لوگوں نے بہت زیادہ اثرات ڈالے ہیں ان میں سے ایک ممتاز نام سگمنڈ فرائڈ کا ہے۔ وہ تحلیل نفسی کا ماہر تھا۔ اپنے نفسیاتی مریضوں کا مطالعہ کرنے کے بعد اس نے انسان کے ذہنی سانچہ کا ایک نقشہ بنا دیا۔ اس نے اس بات کی توجیہہ کی کہ آدمی کا لاشعور کس طرح عمل کرتا ہے۔

فرائڈ نے کہا کہ انسان کا لاشعور ہی دراصل یہ فیصلہ کرتا ہے کہ وہ کیا کرے۔ اس نظریہ کے مطابق انسان کی نیت اور ارادہ ہر قسم کے جرم کی ذمہ داری سے بری ہو گیا۔ جب آدمی کا عمل اس کے شعور اور ارادہ سے صادر نہیں ہوتا بلکہ اس کے لاشعور یا اس کے غیر شعوری ذہن کے تحت صادر ہوتا ہے تو انسان باعتبار حقیقت ارادی مجرم نہ رہا۔ ایک مبصر نے لکھا ہے۔

غالباً کوئی اور علم نہیں جس نے فرائڈ کی تحلیل نفسی سے زیادہ انسان کی بے گناہی ثابت کرنے کا کام کیا ہو۔ اس نظریہ کے مطابق گنہگار ایک مریض کی حیثیت حاصل کر لیتا ہے۔ اور اگر وہ غلطی کرتا ہوا نظر آئے تو حقیقتاً وہ خود نہیں ہے جو ایسا کر رہا ہے بلکہ ایک لاشعور ہے جس کا نظام اس کے اپنے لئے بھی غیر معلوم ہے۔

فرائڈ کے اس نظریہ کے مطابق انسانوں میں جو تقسیم ہے وہ صحیح اور غلط کی نہیں ہے بلکہ صحیح اور ذہنی اعتبار سے غیر صحت مند کی ہے جس چیز کو پہلے ظلم کہا جاتا تھا وہ اب غیر صحت مند دباؤ ہے۔

مگر انسانی فطرت کے بارے میں جدید ترین تحقیقات نے اس نظریہ کو غلط ثابت کر دیا ہے۔

شذرات

اوصاف زندگی

قرآن میں معمولی لفظی فرق کے ساتھ دو مقام پر یہ بات کہی گئی ہے کہ کسی قوم کی حالت کو اس وقت تک نہیں بدلتا جب تک کہ وہ اس کو نہ بدل ڈالے جو اس کے جی میں ہے (ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم) (الرعد)

اس خدائی سنت سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی گروہ کے ما بقوم (اجتماعی حالت) کا انحصار اس کے ما بانفس (انفرادی حالت) پر ہے اس کے دوسرے لفظوں میں اس طرح کہا جا سکتا ہے کہ حیثیت قومی کا دار و مدار اوصاف انسانی پر ہے۔ کسی قوم کے افراد میں انسانی یا اخلاقی اوصاف جیسے ہوں گے، اسی نسبت سے اس کو دنیا میں اجتماعی مقام حاصل ہوگا، نہ اس سے کم اور نہ اس سے زیادہ۔

اس معاملہ کو سمجھنے کے لئے موجودہ زمانہ کی ایک مثال لیجئے۔ یہ بات سبھی لوگ مانتے ہیں کہ جاپان نے دوسری عالمی جنگ کے بعد بہت غیر معمولی ترقی کی ہے۔ اس ترقی کا ایک خاص راز ان کا اتحاد ہے۔ جاپانی ہر کام کو متحدہ انداز میں کرتے ہیں۔ وہ اپنے اتحاد کو آخر وقت تک برقرار رکھتے ہیں۔ اس کی وجہ سے ان کی طاقت بہت بڑھ جاتی ہے۔ وہ ہر معاملہ میں غیر معمولی طور پر کامیاب رہتے ہیں۔

جاپان کے اس اتحاد کا راز ان کے افراد کا ایک شخصی مزاج ہے جو تقریباً تمام جاپانیوں کے اندر پایا جاتا ہے۔ پروفیسر چی نکاتی کی جاپانی زبان میں ایک کتاب ہے جس کا ترجمہ انگریزی میں جاپانی سماج کے نام سے شائع ہوا ہے۔ اس کتاب میں جاپانی پروفیسر نے لکھا ہے کہ جاپانیوں کا انفرادی مزاج یہ ہوتا ہے کہ وہ سمجھتا ہے کہ میں کسی کے ماتحت ہوں۔

دوسرے لفظوں میں یہ کہ ہر جاپانی احساس ماتحتی میں جیتا ہے۔ اس لئے جب بھی کوئی اجتماعیت قائم ہوتی ہے تو وہ فوراً اس سے جڑ جاتا ہے، وہ تنظیم کے سربراہ کو فوراً اپنا سربراہ مان لیتا ہے، کیوں کہ وہ پہلے ہی سے یہ ملنے ہوئے تھا کہ میں کسی کے ماتحت ہوں۔ یہ ہے جاپانیوں کے اس اتحاد کا راز جس کے نتیجہ میں انہوں نے موجودہ زمانہ میں حیران کن ترقی حاصل کی ہے۔

اب موجودہ زمانہ کے مسلمانوں کو دیکھئے۔ مسلمانوں کا معاملہ جاپانیوں کے بالکل برعکس ہے۔ مسجد سے لے کر سیاست تک کوئی معاملہ ایسا نہیں جس میں مسلمان متحد ہوں۔ موجودہ مسلمان دنیا کی سب سے زیادہ برباد قوم ہیں، اور اس کی سب سے بڑی وجہ بلاشبہ ان کا عدم اتحاد ہے۔ اس بے اتحادی نے ایک ارب انسانوں کی عظیم قوم کو دنیا کی سب سے کمزور قوم بنا دیا ہے۔

موجودہ مسلمانوں کی اس بے اتحادی کا سبب کیا ہے اس کا سبب دوبارہ ان کے افراد کا وہ غلط مزاج ہے جو کسی بھی اتحاد کی راہ میں ایک مستقل رکاوٹ بن گیا ہے۔

موجودہ زمانہ میں جب مسلمان تنزل اور مغلوبیت کا شکار ہوئے تو ان کے رہنماؤں کی تشخیص یہ تھی کہ مغرب سے مرعوبیت نے ان کو زوال سے دوچار کیا ہے۔ چنانچہ تمام رہنماؤں نے ایک یا دوسری صورت میں یہ کیا کہ اسلام کو پر فخر انداز میں ان کے سامنے پیش کرنا شروع کر دیا۔ تاکہ ان کی مرعوبیت ختم کر سکیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ مسلمانوں کی موجودہ پوری نسل فخر اور حاکمیت کے احساس پر پرورش پاکر اٹھی ہے۔ ہر آدمی نظری اور اعتقادی طور پر اپنے اندر برتری کا جذبہ لئے ہوئے ہے۔ کیوں کہ یہی جذبہ اس کے اندر ابھرا گیا تھا۔

یہ نفسیات اتحاد کی قاتل ہے۔ اتحاد اس وقت قائم ہوتا ہے جب کہ ایک شخص کو بڑا بنا کر بقیہ تمام لوگ اس کے مقابلہ میں چھوٹے بننے پر راضی ہو جائیں۔ مگر مسلمانوں کی پر فخر نفسیات اس میں مانع ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ اب ہر آدمی سردار بننا چاہتا ہے۔ ہر آدمی چاہتا ہے کہ اس کی بات چلے۔ ہر آدمی چاہتا ہے کہ وہ حاکمانہ سیٹ پر بیٹھے۔ ایسی حالت میں اتحاد قائم ہونا ممکن نہیں۔

اور مسلمانوں کی یہی وہ نفسیات ہے جس نے آج ان کے درمیان کسی بھی اتحاد کو سراسر ناممکن بنا دیا ہے۔

موجودہ زمانہ کے مسلمانوں کا اصل مسئلہ اقتدار کو کھونا نہیں ہے بلکہ انسانی اوصاف کو کھونا ہے۔ موجودہ مسلمان، اپنے رہنماؤں کی غلط رہنمائی کے نتیجہ میں، اعلیٰ انسانی اوصاف سے خالی ہو گئے ہیں۔ اب سب سے پہلا ضروری کام یہ ہے کہ مسلمانوں کے اندر وہ اوصاف پیدا کیے جائیں جو اعلیٰ انسانیت کی تشکیل کرتے ہیں۔ جب تک یہ کام نہیں کیا جائے گا مسلمانوں کے احوال تبدیل نہیں ہو سکتے۔ کوئی دوسری کوشش خواہ وہ کتنی ہی بڑی مقدار میں کی جائے، مسلمانوں کے لئے کسی نئے بہتر مستقبل کی تخلیق نہیں کر سکتی۔

زندگی بعد موت

۲ اکتوبر ۱۹۶۹ کو مہاتما گاندھی کی پیدائش پر ایک سو سال پورے ہو گئے تھے۔ اس موقع پر گاندھی جنم شتابدی نہایت دھوم کے ساتھ منائی گئی۔ اس سلسلہ میں سرکاری اہتمام کے تحت جو مختلف پروگرام رکھے گئے ان میں سے ایک وہ تھا جو ٹیلی فون کے محکمہ نے شروع کیا تھا۔ اس کا نام تھا:

۲۷ ڈائل کیجئے اور گاندھی جی کو سنئے

اس پروگرام کے تحت دہلی ٹیلی فون ڈیپارٹ منٹ نے ایک ایک اسپیشل سروس جاری کی تھی۔ اس میں ٹیلی فون پر مہاتما گاندھی سے ربط قائم کرنا ممکن تھا۔ اگر آپ ٹیلی فون پر ۲۷ ڈائل کریں تو دوسری طرف سے مہاتما گاندھی کی ریکارڈ کی ہوئی آواز آپ کو سنائی دینے لگے گی۔

آدمی ختم ہو جاتا ہے مگر اس کی آواز باقی رہتی ہے۔ آدمی مر جاتا ہے مگر اس کی آواز زندہ رہتی ہے۔ یہ واقعہ اس حقیقت کی آواز اشارہ کرتا ہے کہ آدمی کی شخصیت ایک مسلسل ہستی ہے وہ موت وارد ہونے کے بعد بھی بدستور زندہ حالت میں موجود رہتی ہے۔

شاید یہی مطلب اس آیت کا ہے جس میں قیامت اور بعث بعد الموت کا ذکر کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ پس آسمان اور زمین کے رب کی قسم، بے شک وہ حق ہے جیسا کہ بولتے ہو (الذاریات ۲۳)

انسان کی آواز کی صورت میں انسان کی جزئی شخصیت بدستور باقی رہتی ہے۔ یہ واقعہ ہمارے براہ راست تجربہ میں آ رہا ہے۔ پھر جب یہ معلوم ہو جائے کہ انسان کی جزئی طور پر اپنا تسلسل باقی رکھتی ہے تو اس کے بعد یہ سمجھنا مشکل نہیں رہتا کہ انسان کی شخصیت مکمل طور پر بھی اپنا تسلسل باقی رکھے ہوئے ہے۔ ایک کا علم دوسرے کے علم کو قابل قیاس بنا دیتا ہے۔

جزء کا وجود ثابت ہونے کے بعد کل کا وجود اپنے آپ ثابت ہو جاتا ہے۔ انسانی آواز کی بعد از موت موجودگی اس عقیدہ کو قابل فہم بنا رہی ہے کہ انسان کی پوری شخصیت بعد از موت موجود ہے۔

ایک آدمی جو ۱۹۴۸ میں مر چکا، اس کی آواز آج سنائی دینا اس بات کا قرینہ ہے کہ وہ آدمی آج بھی زندہ موجود ہے، اگرچہ وہ بظاہر دکھائی دیتا نہیں۔

ابتدائی عمل

کپڑے کی صنعت سے جو بے شمار کام متعلق ہیں ان میں سے ایک اہم کام کپڑے کی رنگائی ہے۔ مثلاً بہت سی ساڑیاں ابتداءً کپاس کے سادہ رنگ میں تیار کی جاتی ہیں۔ اس کے بعد ان پر رنگ چڑھا کر ان کو جاذب بنایا جاتا ہے۔ رنگائی کا یہ کام اس طرح نہیں ہوتا کہ بنی ہوئی ساڑی کو لے کر رنگ حوض میں ڈال دیا۔ اگر ایسا کیا جائے تو کبھی اچھا رنگ نہیں آئے گا۔ رنگائی کرنے سے پہلے سادہ ساڑی کو اس مقصد کے لئے تیار کیا جاتا ہے۔ تیاری کے اس عمل کی تکمیل کے بعد ہی کپڑا اس قابل ہوتا ہے کہ اس کو رنگائی کے آخری مرحلہ میں داخل کیا جائے۔

اس پیشگی عمل کے بہت سے پہلو ہیں۔ مثلاً کپڑے کو نرم کرنا، داغ دھبہ مٹانا، اس کو سفید بنانا۔ اس سے کپڑے کے اندر یہ صلاحیت پیدا ہوتی ہے کہ وہ رنگ کو زیادہ سے زیادہ جذب کر سکے۔ ان پیشگی

تیاریوں کا بعد کی زنگائی اور چھپائی سے نہایت گہرا تعلق ہے۔ یہ معلوم کیا گیا ہے کہ رنگے ہوئے کپڑوں کی ۷۰ فی صد خرابیوں کا سبب یہی ہوتا ہے کہ ابتدائی کپڑے ناقص طور پر تیار کیا گیا تھا:

کپاس اور کپڑے کا مزاج براہ راست خداوند عالم کا پیدا کیا ہوا ہے۔ یہ ایک عالمی قانون ہے جس سے موافقت کر کے انسان اپنی پسند کے کپڑے تیار کرتا ہے۔ اس طرح گویا خدا نے ایک نشانی قائم کر دی ہے جو بتا رہی ہے کہ زندگی کی تعمیر کے لئے ہمیں کیا طریقہ احتیار کرنا چاہئے۔ زندگی کی تعمیر بھی ضروری ہے کہ پہلے تیاری کے مراحل طے کئے جائیں۔ تیاری کی شرطیں پوری کرنے کے بعد ہی وہ دقت آتا ہے جب کہ اگلے مراحلہ کی طرف پیش قدمی کی جائے اور وہ کامیابی حاصل کی جائے جو مطلوب ہے۔ ابتدائی مراحل طے کئے بغیر کبھی آخری منزل نہیں آتی۔

بچے کی نفسیات اور اس کی زبان پر ماحول کا اثر

محمد یٰسین پرکار

بچے کی جبلی خصلتوں میں سب سے اہم زبان کا سیکھنا اور اس کا استعمال ہے وہ زبان جسے بچہ اپنی ماں سے سیکھتا ہے اسے مادری زبان کہا جاتا ہے۔ جہاں تک حصول تعلیم کا تعلق ہے مادری زبان کو دوسری زبانوں پر ترجیح دی جاتی ہے اس لئے کہ مادری زبان اپنے خیالات کو مؤثر طریقے سے دوسروں کو پہنچانے میں مدد کرتی ہے اور طالب العلم کے لئے پیچیدہ سے پیچیدہ مسائل کے سمجھنے میں آسانی پیدا کرتی ہے گو دنیا کے سارے علوم پر کتابوں کا بیش بہا خزانہ انگریزی زبان میں موجود ہے اس کے باوجود کوشش یہی کی جاتی ہے کہ اس خزانے کو اپنی مادری زبان میں منتقل کیا جائے تاکہ ان علوم کے حصول میں طالب العلم کو آسانی پیدا ہو۔

اب یہاں یہ سوال پیدا ہوگا کہ کیا ان علوم کی ساری کتابیں ہماری مادری زبان میں موجود ہیں؟ اگر نہیں تو کیوں نہیں اور اگر ہیں تو کیا یہ کتابیں فن ترجمہ نگاری کے معیار پر پوری اترتی ہیں؟ یہ ایک الگ بحث کا مسئلہ ہے لہٰذا فن ترجمہ نگاری پر کسی اور وقت چند سطور لکھنے کی کوشش کروں گا۔ آیئے ہم آپ دیکھتے ہیں کہ بچے کی نفسیات کیا ہے اور اس کی زبان پر ماحول کا کیا اثر ہوتا ہے۔

اس بات سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ بچہ پہلا لفظ اپنی ماں سے سیکھتا ہے اور ماں کی گود اس کی پہلی درسگاہ ہوتی ہے لیکن کیا یہ بات قابل تعجب نہیں کہ بچہ پیدائش پر ضروری نہیں پہلی آواز اپنی ماں کی ہی سنتا ہو اس کے باوجود وہ اپنی ماں کی آواز فوراً پہچان لیتا ہے۔ جدید سائنسی تجربات سے یہ بات ثابت کر دی ہے کہ بچہ اپنی پیدائش سے قبل یعنی جب وہ ماں کے بطن میں ہوتا ہے اسی وقت سے ماں کی آواز سنتا رہتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ وہ ماں کی آواز فوراً پہچان لیتا ہے۔

بچہ زبان اپنی ماں سے یا ماں کے علاوہ جو زیادہ وقت اس کا ساتھ دیتا ہے اس سے سیکھ لیتا ہے۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ گھر کا پہلا بچہ تاخیر سے بولنا سیکھتا ہے اس کے برعکس دوسرا یا تیسرا بچہ بہت جلد بولنا سیکھتا ہے اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ پہلے بچے کے پاس ہر وقت کھیلنے اور اس سے گفتگو کرنے کے لئے کوئی نہیں ہوتا بڑے اپنے فرصت کے اوقات میں یا بوقت ضرورت اس کے پاس پہنچتے ہیں جبکہ دوسرے اور تیسرے بچے کے پاس کھیلنے اور بات کرنے کے لئے پہلا بچہ ہوتا ہے اور یہ سلسلہ روزانہ تادیر چلتا رہتا ہے لہٰذا وہ باتوں کو جلد سمجھتا ہے اور انہیں اپنی زبان میں دہرانے کی کوشش کرتا ہے۔ اس دور میں جب کہ اسے اپنی تکلیفات کے اظہار کے لئے سوائے رونے کے اور کوئی ذریعہ نہیں ہوتا اسے سمجھنا بہت اہمیت کا حامل ہے۔ اس کی جسمانی تکلیفیں بھوک اور رفع حاجت کے اشاروں کا سمجھنا اور اس کا تدارک کرنا بچے کی پرورش اور اس کی شخصیت کو بنانے کی ذمہ داری عاید ہوتی ہے اگر گھنٹوں پیشاب و پاخانہ کے گندے کپڑوں میں اسے رکھ چھوڑ دیں تو نہ صرف بچہ مریض بن سکتا ہے بلکہ اس کی طبیعت میں چڑچڑاپن اور جھنجھلاہٹ پیدا ہوگی اور رفتہ رفتہ وہ اپنی فطری پاکیزہ طبیعت چھوڑ کر گندگی کا عادی بن جائیگا اس کے برعکس اگر بروقت اسے گندگی سے پاک کیا جائے تو بڑھتی عمر کے ساتھ اس قدر حساس طبع بن جائے گا کہ اپنی ان ضروریات کے لئے دوسروں کا سہارا نہ لیتے ہوئے خود ہی اپنے کپڑے خراب نہ کرتے ہوئے فارغ حاجت ہو جائے گا۔

وہ مائیں جو بچوں کے شکایتاً رونے پر دھیان نہیں دیتیں انہیں بچے کے بڑے ہونے تک یہ پتہ نہیں چلتا کہ بچہ ایک کان سے کم سنتا ہے۔ اتفاقاً یوں بھی ہوتا ہے کہ ماں بچے کے ساتھ بولنے کی کوشش کرتی ہے اور بچے کی طرف سے کوئی ردعمل نہیں ہوتا چند لمحوں بعد بچہ کروٹ بدلتا ہے ماں دودھ کے لئے پوچھتی ہے اور بچہ اپنی رضامندی کا اظہار مسکرا کر کرتا ہے۔ ماں کہتی ہے کہ اسے اپنے مطلب کی بات جلد سمجھ میں آتی ہے۔ اس خوش فہمی میں کہ ماں اپنے بچے کی عادتوں سے واقف ہے وہ بچے کی اس کمزوری سے اس وقت تک تاریکی میں رہتی ہے جب تک کہ بچہ بڑا ہو کر اپنے منہ

سے خود اس بات کی طرف ماں کا دھیان مبذول نہ کرے۔

بات کرنے اور سننے کا تعلق ایک دوسرے سے بہت قریبی ہے۔ یوں کہیے کہ دونوں لازم و ملزوم کی حیثیت رکھتے ہیں لہٰذا سننے کی خامی کو جلد از جلد دور کرنا ضروری ہے۔

بچہ فطرتاً ایک وقت کئی زبانیں بولنے اور سمجھنے کی صلاحیت رکھتا ہے اور اس کی قوتِ حفظ ان زبانوں کے استعمال میں مدد کرتی ہے آپ نے دیکھا ہوگا کہ بچہ کتنی زبانوں کا استعمال کرتا ہے۔ اس کی گھر کی زبان الگ ہوتی ہے مدرسے کا ذریعۂ تعلیم مختلف ہوتا ہے اس کے ساتھ پڑھنے والے بچوں کی زبان الگ ہوتی ہے لہٰذا ایک وقت کئی زبانوں کے الفاظ اور جملوں کا استعمال وہ اپنے روزمرہ میں کرتا ہے اتفاق سے بچے کے والدین کی اگر بین الصوبائی شادی ہو اور دونوں کی مادری زبان مختلف ہو تو بچہ مخلوط زبان بولتا ہے۔ گھر کی نوکرانی اگر تیسری زبان بولنے والی ہو اور بچہ اپنا زیادہ وقت نوکرانی کے ساتھ گزارتا ہو تو تیسری زبان کا اثر بھی اس کی زبان میں نمایاں ہوتا چلا جاتا ہے ان تین زبانوں کا استعمال کرکے گھر میں رہتا ہو اور مدرسے میں چوتھی زبان انگریزی اس کا ذریعۂ تعلیم ہو تو سوچ لیجیے گا کہ بچے جس زبان میں گویا ہوتا ہوگا اس کی نوعیت کیا ہوتی ہوگی؟ بات یہیں پر ختم نہیں ہوتی بلکہ اپنے ماحول میں یوں بھی ہوتا ہے کہ نوکرانی شام کو بچے کو تفریح کے لئے قریبی پارک یا گارڈن میں لے جاتی ہے وہاں وہ اپنی جان پہچان کی دوسری نوکرانیوں کے ساتھ باتوں میں لگ جاتی ہے اور بچے کو دوسری نوکرانیوں کے ساتھ آئے ہوئے بچوں کے ساتھ کھیلنے کے لئے چھوڑ دیتی ہے اور یہ روزمرہ کا دستور بن جاتا ہے ہوتے ہوتے بچہ ان بچوں کی مختلف زبانوں کے الفاظ کا استعمال بھی سیکھ لیتا ہے الغرض ایسا بچہ جب اپنی ضرورت کی کوئی چیز مانگے گا اس وقت اس کے جملے میں کتنے الفاظ کس زبان کے ہوں گے یہ کہنا مشکل ہوگا۔

آپ نے دیکھا ہوگا کہ بچہ گھر پر الگ زبان بولتا ہے اسکول میں الگ زبان میں تعلیم حاصل کرتا ہے دوسری زبانیں بھی اس کے کورس میں شامل کی جاتی ہیں اس کی دینی تعلیم مختلف زبان میں ہوتی ہے اس کے باوجود وہ اتنی زبانیں یاد رکھ سکتا ہے حفظ کے لئے یہ عمر بہتر ہوتی ہے لہٰذا کم عمر کے بچے بڑی عمر والوں کے مقابلے میں جلد حافظ بن جاتے ہیں۔

بچہ خود کو فطرتاً بہت جلد کسی بھی ماحول میں ڈھال لیتا ہے لیکن ایسے ماحول کا بار بار بدلنا بچے کی ترقی میں رکاوٹ پیدا کرتا ہے۔ بچہ جب کسی مدرسے میں پہلی بار جاتا ہے تو دھیرے دھیرے خود کو اسکول کے ماحول، ساتھی طلباء اور اساتذہ کے ساتھ ڈھالنے کی کوشش کرتا ہے تاکہ وہ اسکول کا اٹوٹ حصہ معلوم ہو لیکن اس طرح ہونے کے باوجود اگر اسے کسی وجہ سے اسکول بدلنا پڑے تو نفسیاتی طور پر اس پر بہت برا اثر پڑ سکتا ہے اکثر اوقات مرکزی حکومت میں کام کرنے والے افسران اور فوجیوں کے بچوں کے ساتھ ایسے واقعات ہوتے ہیں۔ چونکہ والد کا تبادلہ ایک جگہ سے دوسری جگہ ہوتا ہے لہٰذا اس تبادلے کے ساتھ بچے کا اسکول بھی بدل جاتا ہے۔ الغرض نئے ماحول میں جاکر وہ اپنے آپ کو جب بھی پاتا ہے بچہ اگر زیادہ حساس طبع نہیں ہے تو چند ماہ میں وہ نئے ماحول میں ڈھل جاتا ہے لیکن حساس طبع بچے کے لئے یہ بات ذہنی پریشانی کا باعث بن جاتی ہے اس سے اس کی پڑھائی متاثر ہوتی ہے اور بجائے ترقی کے تنزلی کی طرف مائل ہو جاتا ہے یہ بھی پایا گیا ہے ایسے بچے بار بار بیمار پڑتے ہیں۔ اکثر و بیشتر بخار میں مبتلا رہتے ہیں یہاں تک کہ کبھی کبھار ان کی بچپن میں چھوٹی ہوئی بستر گیلا کرنے کی عادت پھر واپس لوٹ آتی ہے۔ گویا ماحول کی تبدیلی بھیانک اثرات پیدا کرتی ہے ان والدین کے لیے جو خوب سے خوب تر کی تلاش میں شہر سے شہر اور دیس بدیس اپنی فیملی کے ساتھ جانے کے عادی ہوتے ہیں ان کے لئے یہ غور کا مقام ہے آخر وہ جو کچھ کرتے ہیں اپنے بچوں کے مستقبل کے لئے کرتے ہیں لیکن ایسا کرنے میں بجائے مستقبل سنوارنے کے بگاڑ کر رکھ دیں تو کیا حاصل

آپ نے چند سال پہلے اخباروں میں پڑھا ہوگا کہ لگ بھگ بیس سال پہلے آدی باسی قبیلے کا ایک بچہ کھو گیا جو کچھ عرصہ پہلے کسی جنگل میں پایا گیا۔ انسانی شکل و صورت تو اس کی بدستور قائم رہی لیکن کھانے پینے اور رہن سہن یہاں تک کہ بولنے کا طریقہ بھی بھالو جیسا ہو گیا وجہ یہ تھی اس کی پرورش ایک بھالو نے

کی تھی جو غالباً اسے اٹھا لے گیا تھا۔

ان چیزوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ بچے کی زندگی اور زبان پر ماحول کا کیا اثر ہوتا ہے۔

جہاں تک زبان کا تعلق ہے اس بات سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ زبان سارے علوم کی جان ہے۔ اچھی و پاکیزہ زبان انسان کے اعلیٰ کردار ہونے کی نشان دہی کرتی ہے۔ بری زبان بد اخلاقی کو ظاہر کرتی ہے اور مصیبتوں کو دعوت دیتی ہے اچھی زبان خوش اخلاقی کا مظاہرہ کرتی ہے اور آئی ہوئی مصیبتوں کو دور کرتی ہے دورِ جدید تو جمہوری دور ہے البتہ شاہی دور میں جب اپنے حقوق کا حصول بھی زبان و ادب کے شہ پاروں کی شکل میں لکھے ہوئے التماس ناموں سے کیا جاتا تھا لہٰذا اس دور میں حکومت کی لغزشوں کی طرف قصے کہانیوں کے کرداروں کی زبانی اشارہ کیا جاتا تھا یہ ادب ہمارے اب مختلف زبانوں کا ادبی ورثہ بن گئے ہیں اپنی بات کو خوبصورت زبان میں پیش کرنا ایک فن ہے یہ کہہ کر کہ آپ کا سارا خاندان ختم ہو گا صرف آپ باقی رہ جائیں گے حاکم وقت کا عتاب سر پر لینے سے بہتر ہے کہ یہ کہہ کر انعام حاصل کیا جائے کہ حضور کی عمر پورے خاندان میں سب سے لمبی ہے۔ فارسی ادب میں سیاحت نامہ ابراہیم بیگ جو ایک فرضی سفر کی کہانی ہے اس بات کا بہترین نمونہ ہے بربادیٔ ملک کا ذکر دو الوؤں کی زبانی پیش کیا گیا ہے دو الو راستے کے دو طرف درختوں پر بیٹھ کر اپنے بچوں کے بیاہ اور شادی بیاہ کے لئے رسمی لین دین اور جہیز کی بات کرتے ہیں ایک کہتا ہے میں جہیز میں چالیس گاؤں لوں گا دوسرا جواب دیتا ہے اللہ حاکمِ وقت کو سلامت رکھے تو ایک چالیس گاؤں کیا اَن گنت ایسے چالیس گاؤں دے سکتا ہے

نثری ادب میں فصاحت و بلاغت کا ذکر، نظم، غزل میں غنائیت کا تصور ان سب باتوں کے پیچھے زبان کی خوبصورتی نہیں تو اور کیا ہے! خوبصورت الفاظ کا انتخاب اور ان کا برمحل استعمال ہی اسے پہلے یا دوسرے میں برتنے والے کو زبان ادب کی صف میں لا کھڑا کر دیتا ہے اور وہ شاعر یا ادیب کہلاتا ہے کوئی مقرر کامیاب مقرر نہیں کہلایا جا سکتا جب تک کہ وہ اپنی بات کو حاضرین مجلس تک موثر طریقے سے پہنچا نہ جانتا ہو ایک استاد اس وقت تک کامیاب استاد نہیں جب تک کہ وہ طالب علم کی سطح تک آ کر اپنا درس نہ دے۔

دنیا کے سارے مذاہب اچھی زبان استعمال کرنے اور برے الفاظ سے گریز کرنے پر زور دیتے ہیں اسلام میں تو واضح لفظوں میں کہا گیا ہے کہ وہ شخص مومن نہیں جس کی زبان سے اس کا پڑوسی تنگ آ گیا ہو۔ زبان کے محاسن جا کر یہ سمجھ لینا آسان ہے کہ زبان کا درس و تدریس میں کیا حصہ ہے کیا اس بحث کے بعد ہم پر اس قول کا مطلب واضح ہو جاتا ہے کہ سب سے اچھی شئے زبان ہے اور سب سے بری شئے بھی زبان ہی ہے۔

مئی .... ۲۵ کا بقیہ۔

آ رہا تھا کہ آخر یہ لوگ میری خود غرضی پہ مجھے مارتے کیوں نہیں؟ مجھے نوچتے کیوں نہیں؟ میرے کپٹ اور بغض پر مجھ پر یہ لوگ تھوکتے کیوں نہیں؟

میری کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ کس مٹی کے بنے ہوئے انسان ہیں۔

جدید شاعری

غزل

مظہر امام

یہ کیسے موڑ پر وہ ہم سفر ہے
یہ رستہ اب بہت ہی مختصر ہے

تھکن سوئی ہوئی ہے جانے کب سے
شجر کی گود اب تک بے خبر ہے

دیا دہلیز پر اک جل رہا ہے
گر خالی مکینوں سے یہ گھر ہے

خود اپنی ہی طرح ہم تجھ کو چاہیں . .
ہمارے پاس ایسا بھی ہنر ہے

ہمارے ہاتھ کیوں رک سے گئے ہیں
یہ کس کا باغ ہے، کیسا ثمر ہے!

طنز و مزاح

" نو تعمیر شدہ سڑکوں پر چھوٹے چھوٹے گڑھے کھود کر ان میں وکٹ داخل کرنا اور کرکٹ میچ کھیلنا بھی اب ہمارے یہاں ایک فیشن ہے جس محلے میں اس نمونے کی کرکٹ نہیں کھیلی جاتی وہ محلہ پسماندہ علاقہ سمجھا جاتا ہے اور اس محلے کے میونسپل کونسلر کی کوئی خاص اہمیت نہیں ہوتی بلکہ میونسپل کارپوریشن کے کاروباری اجلاس میں اس محلے کے نمائندے سے سوال کیا جاتا ہے کہ آخر ایسی کیا مصیبت ہے کہ وہاں کرکٹ جیسا مشہور و معروف کھیل قبول نہیں ہے۔ کرکٹ کے اس قسم کے میچوں میں کبھی کبھی راستہ چلنے والے اشخاص زخمی بھی ہو جاتے ہیں لیکن اس کا برا نہیں مانا جاتا۔ عوام الناس کو زخمی ہونا ہی چاہیے۔ جمہوریت کی قیمت سب کو ادا کرنی پڑتی ہے۔

ہمارے یہاں ایک فیشن عام ہے وہ پان کھانے کا فیشن ہے۔ ہماری سڑکیں اس فیشن کی گواہ ہیں زندہ ثبوت کہا جاتا ہے کہ اکثر ترقی یافتہ ملکوں میں شہروں کی سڑکیں ہر سال رنگی جاتی ہیں تاکہ خوبصورت دکھائی دیں اور حکومت ان کے حسن و جمال پر لاکھوں روپیہ خرچ کرتی ہے لیکن ہمارے یہاں اس مد پر حکومت کو کچھ خرچ کرنا نہیں پڑتا۔ ہاں فوری کے فیشن نے ہر شہر کو حنا آلودہ بنا دیا ہے "

— یوسف ناظم

انتخاب

" ایک وقت تھا
جب
ہندو اور مسلمان
ایک دوسرے کی دوستی کا دم بھرتے تھے
ایک دوسرے کے دکھ سکھ میں
شریک رہتے تھے۔
ان کی زندگی شیر و شکر کی زندگی
تھی۔
اب بھی وہی ہندو ہیں اور وہی مسلمان
لیکن وقت کی تبدیلی کے ساتھ ساتھ
ہم بھی تبدیل ہو گئے ہیں۔
لیکن میرا دل گواہی دیتا ہے اور میرا
پختہ یقین ہے کہ
ان کے دل پھر ایک دوسرے سے
ملیں گے۔
آج ہمیں جو مشکل نظر آتا ہے
پرماتما کل اسے آسان بنائے گا
اس نیک ساعت کے لئے ہی
کام کرتا ہوں۔
اس کے لئے زندہ ہوں۔
اور اسی کے لئے دست بدعا ہوں "

— مہاتما گاندھی

"ہریجن" — ۷ اکتوبر ۱۹۳۹ء

جنرل نالج ـ ۴

برّاعظم افریقہ

یہ دنیا کا دوسرا سب سے بڑا برّاعظم اس کا رقبہ

۲۹,۸۰۰,۰۰۰ مربع کلو میٹر ہے۔

اہم ممالک :۔ مصر، لیبیا، الجیریا، سوڈان اتھوپیا، کینیا، صومالیہ، انگولا، جنوبی افریقہ، نائجیریا وغیرہ۔

پہاڑ :۔ سب سے اونچا پہاڑ (۵۸۹۵ میٹر) ہے

اہم دریا :۔ نیل، کونگو، نائجر، زامبیزی۔

اہم دھاتیں :۔ سونا، ہیرے، پیتل،

اہم شہر :۔ قاہرہ، کیپ ٹاؤن، نیروبی، ممباسا، ادیس ابابا،

سب سے بڑی جھیل :۔
مشرقی افریقہ کی وکٹوریہ جھیل۔

جنرل نالج ـ ۵

سوال و جواب

(س) بھارت میں چودہ بینکوں کو سب سے پہلے کب قومیایا گیا

ج :۔ ۱۹۶۹ء میں۔

(س) اسٹیٹ بینک آف انڈیا کا پرانا نام کیا تھا؟

ج :۔ امپریل بینک۔

(س) پلاننگ کمیشن کا چیرمین کون ہوتا ہے

ج :۔ وزیر اعظم

(س) پہلا پنج سالہ منصوبہ کب عمل میں آیا

ج :۔ ایک اپریل ۱۹۵۱ء میں

(س) پلاننگ کمیشن کی بنیاد کب ڈالی گئی

ج :۔ مارچ ۱۹۵۰ء میں

(س) مہاراشٹر ریاست کی بنیاد کب ڈالی گئی

ج :۔ ایک مئی ۱۹۶۰ء میں

(س) ونوبا بھاوے کا آشرم کہاں ہے؟

(ج) پونار میں

(س) مہاراشٹر میں ضلع پریشدوں کا عمل کب آیا؟

(ج) ایک مئی ۱۹۶۲ء میں

جنرل نالج ـ ۶

کھیلوں کی اہم اصطلاحیں

بیڈمنٹن :۔ ٹمکر ڈبل، ڈراف

باسکٹ بال :۔ ڈربل، شفٹنگ

بوٹنگ :۔ کاکس

باکسنگ :۔ سلیبم ۔ پنچ، ناک ڈاؤن

شطرنج :۔ چیک میٹ، بشپ

کرکٹ :۔ ایل بی ڈبلیو، میڈن اوور۔ رن آوٹ، لیگ بائے

بمپر :۔ گلگی، سلی پائنٹ، اسٹریٹ ڈرائیو، اسٹمپڈ۔

فٹ بال :۔ ہینڈ بال، ڈراپ کک پنچ ڈاؤن، تھرو ان

ہاکی :۔ اسٹک، رول ان، پنلٹی، کیرڈ۔

ٹینس :۔ والی ہاف والی، ڈیوس۔

لغت ۱

اردو	اردو
تجسس	تلاش، جستجو، کھوج
جمِ غفیر	زبردست ہجوم
حرج	تنگی، سختی
ذی روح	جاندار
تجنیس	مشابہت
تصنع	بناوٹ
جمادات	بے جان چیزیں
دم ساز	راز دار، ہم راز
تقویٰ	پرہیزگاری، پارسائی
سُرخروئی	کامیابی
سرشت	خصلت، عادت
عبث	بے فائدہ، فضول
طمطراق	شان و شوکت
خم دم	ہمت، جوش
خُنک	سرد، ٹھنڈا
خوش اسلوب	خوش طرز، خوش وضع
قباحت	برائی، خرابی
فی الواقع	دراصل
مدح	توصیف، ستائش
منصرم	انتظام کرنے والا

لغت ۲

اردو	مراٹھی
اچانک	अकस्मात
قحط	अकाल
زیادہ	अति
ماضی	अतित
آس، امید	अपेक्षा
غلط رہنمائی	दिशाभूल
ردعمل	प्रतिक्रिया
میٹھا	मधु
ممتاز، نمایاں	प्रख्यात
وراثت	वरसा
بہادر، دلیری	शौर्य
بزرگ	ज्येष्ठ
ہمہ گیر	बहुगुणी
خیرخواہ	शुभचिंतक
محترم، عزت مآب	परमपूज्य
ماہر	जाणता
مضبوط	बळकट
غبارہ	वायुयान
طوفان زدہ	वादळग्रस्त
تاخیر	दिरंगाई

لغت ۳

اردو	انگریزی
سخت، شدید	DRASTIC
اکسانا، شہ دینا	INSTIGATE
صاف گو	OUTSPOKEN
عجیب، نرالا	PECULIAR
شہید	MARTYR
تسلی، تسکین	SOLACE
سچ، صداقت	SOOTHE
تحفظ کرنا، بچانا	CONSERVE
انتہا	CLIMAX
شور و غل	DIN
فصل	HARVEST
رُکاوٹ	OBSTACLE
پیچھے ہٹنا	RECEDE
تعطل	IMPASS
بہکانا، سبز باغ دکھانا	DELUDE
جمع ہونا	ASSEMBLE
باہمی منافرت، جھگڑا	FEUD
راز	MYSTERY

Where SUCCESS is measured

IN MICROGRAMS...

A minuscule quantity of a drug brings about all the transformation — from a diseased state to health and well-being

Cipla understands and works to this maxim — from pharmaceutical innovations to the latest in GMP and ongoing R&D

For it is only through efforts of a macro dimension that medicines perform at the micro level — thereby enhancing the curative skills of the medical fraternity

Cipla

Cipla Ltd Bombay Central
Bombay 400 008

پتنگ

مکر سنکرانت ہندوؤں کا ایک تہوار ہے
چونکہ اس موقعہ پر لوگ تل اور گڑھ ملا کر دوستوں
اور رشتہ داروں کو کھلاتے ہیں اس لئے
اسے تل سنکرانت بھی کہتے ہیں یہ تہوار ماہ
جنوری (ہندو کیلنڈر ماہ پوش) کے وسط
میں آتا ہے اس وقت فضا میں ہلکی ہلکی ہوائیں
چلتی ہیں لہذا پتنگ بازی کیلئے یہ موسم بڑا
سہانا ہے یا الفاظ دیگر تل سنکرانت پتنگوں کا
تہوار بن جاتا ہے کیا چھوٹے کیا بڑے ہر
کوئی رنگ برنگی پتنگیں لیئے مکانوں کی چھتوں
پر یا میدانوں میں مقابلہ آرائی کیلئے جمع ہو
جاتے ہیں۔ اور خوب لطف اٹھاتے ہیں
دہلی میں تو پتنگوں کا عالمی میلہ لگ جاتا ہے
مگر بہت سے لوگ پتنگوں کی تاریخ سے
ناواقف ہوں گے، آیئے آج ہم اس تعلق سے
آپ کو بتادیں کہ تقریباً چار سو سال قبل دنیا میں
پتنگوں کا موجد ایک یونانی سائنسداں آرچی
ناس تھا جس نے اپنے تجربات کی روشنی
میں پتنگ ایجاد کیا تھا۔

ایک دوسری روایت ہے کہ پتنگ
کی ایجاد کا سہرا حکیم لقمان کے سر ہے جنہوں
نے مختلف طبی پہلوؤں کو پیش نظر رکھ کر
بینائی اور پیٹ کی متعدد بیماریوں کے علاج
کی خاطر پتنگ ایجاد کی تھی،

آپ کو یہ جان کر حیرت ہوگی کہ فوجی
نقطہ نظر سے بھی پتنگ بازی کو خاصی اہمیت
حاصل ہے، کوریا کے ایک جنرل نے میدان
جنگ میں رات کو پتنگ اڑا کر اپنی زیر کمانڈ
فوج کو مختلف سگنل دیئے اور جنگ میں خاطر
خواہ کامیابی حاصل کی۔

نامور ہستی لارڈ ہسٹنگز نے بھی جنگ
میں پتنگ کے ذریعے اپنی فوج کو سگنل
دینے کے سلسلے میں پہلے فوج کو تربیت دی
کہ کس رنگ کے پتنگ پر کیا اقدام کیا جائے

۱۷۵۲ء میں بنجامن فرینکلین جو ایک
مشہور سائنس داں تھا اس نے بھی پتنگوں
کو اپنے تجربہ کی بنیاد بنا کر پتہ چلایا کہ آسمان
پر چمکنے والی بجلی اور زمین کی بجلی جو ہم استعمال
کرتے ہیں اسکی ماہیت میں کوئی فرق نہیں
واضح ہو کہ پتنگ کافی عرصہ تک موسم کی
معلومات حاصل کرنے کا ذریعہ رہی ہے
اسی طرح مصنوعی سیارے بھی پتنگوں کے خاکے
ذہن میں رکھ کر بنائے گئے ہیں، پتنگ
بازی صرف برصغیر ہندو پاک تک محدود
نہیں ہے بلکہ امریکا ایشیاء، یورپ کے
کئی ممالک کے لوگ بھی اس کے شغل
سے لطف اندوز ہوتے ہیں یہ ذوق
ہندوستان میں عہد مغلیہ کے دور میں شہزادوں
اور امیرزادوں کی تفریح طبع کیلئے شروع
کیا گیا پتنگوں کی دنیا میں لکھنؤ کو ایک
نمایاں مقام حاصل تھی، پتنگ بازی کسی
ایک قوم یا ملت کا شوق نہیں بلکہ اسمیں ہر
مذہب کے لوگ حصہ لیتے رہے ہیں
اور آج بھی لے رہے ہیں (ماخوذ)

چھبیس ۲۶ جنوری

• ڈاکٹر طاہرہ بنارسی

چھبیس ۲۶ جنوری کا ہے پیغام دوستو
آزادیٔ وطن ہے بہر گام دوستو

اہل وطن کو خواب کی تعبیر دے گیا
خاک وطن کو قیمتی اکسیر دے گیا

خون شہیدان کے ہر قطرہ کے عوض
آزاد سرزمین کی تدبیر دے گیا
چھبیس ۲۶ جنوری کا ہے پیغام دوستو

اٹھو جوانو اعزم لیے کارواں بنو
منزل کی اور بڑھتے قدم کا نشاں بنو
جسم وطن میں روح شرافت کی پھونک دو
بابر بنو، شیواجی بنو، شاہ جہاں بنو
چھبیس ۲۶ جنوری کا ہے پیغام دوستو

رکھو جو اعتماد کو سانچے میں ڈھال کر
پھینکو نفاق اپنے دلوں سے نکال کر
علم و ہنر کا چشمہ جو رکھو رواں دواں
رکھو وقار ملک دلوں میں سنبھال کر
چھبیس ۲۶ جنوری کا ہے پیغام دوستو

آزادیٔ وطن کے نگہبان ہو سدا
دشواریاں ہوں لاکھ کرو فرض بھی ادا
نیکی کے راستے میں خدا ہوگا مہرباں
اس طرح طاہرہ تیرا پورا ہو مدعا
چھبیس ۲۶ جنوری کا ہے پیغام دوستو

گذشتہ سے پیوستہ

کمپیوٹر کیا ہے

ان تمام خوبیوں کی بنا پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ چپ اس صدی کی سب سے اہم اور کار آمد سائنسی ایجاد ہے اس کی کارکردگی کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ایک خاصی بڑی اور خودکار یعنی آٹومیٹک کپڑے دھونے کی مشین کو ایک چپ کنٹرول کر سکتی ہے اس سے اس بات کا بھی اندازہ ہوتا ہے کہ چپ بنانے کا کام بہت نازک کام ہے اس لیے چپ بنانے کے عمل پر کمپیوٹر ہی کنٹرول کر سکتا ہے بناتے وقت گرد کا ایک انتہائی چھوٹا نظر نہ آسکنے والا ذرہ بھی اگر چپ میں داخل ہو جائے تو پھر یہ کام کی نہیں رہتی اس لئے ان جگہوں کو جہاں یہ تیار ہوتی ہیں۔ گرد و غبار سے قطعاً محفوظ رکھنا ضروری ہوتا ہے اس کام کا سب سے زیادہ مشکل اور لاگت کے لحاظ سے سب سے گراں مرحلہ چپ کا ڈیزائن تیار کرنے کا ہوتا ہے۔ اس مرحلے کے دوران مسلسل کمپیوٹر کے ذریعے سے معلوم کیا جاتا ہے کہ کہیں کوئی غلطی تو نہیں ہو رہی ہے ایک چپ پر کم و بیش دس برقیاتی سرکٹ اور اسی لحاظ سے ہزاروں متعلقہ پرزے اور کنکشن ہوتے ہیں جنہیں ایک دوسرے سے الگ رکھنے کے لئے سیلیکون پر مختلف کیمیائی سطحیں بنائی جاتی ہیں۔ جو برقی رو کو پھیلنے سے روکتی ہیں اور اس کے ساتھ ہی کام کرنے کیلئے ایک ہی چپ میں خاصا بڑا "میدان کار" بھی مہیا کرتی ہیں۔ جب ڈیزائن ایک بار تیار ہو جاتا ہے تو پھر انتہائی نازک اور خودکار مشینوں کے ذریعے سے جن کی کارکردگی کمپیوٹر سے کنٹرول ہوتی ہے، بڑی تعداد میں چپ تیار کیے جا سکتے ہیں۔

ایک کمپیوٹر میں مختلف قسم کی چپس استعمال ہوتی ہیں۔ یہ آپ جانتے ہیں کہ ایک چپ پر کئی سرکٹ ہوتے ہیں۔ جن میں سے ہر ایک مختلف نوعیت کا کام انجام دیتا ہے دراصل کمپیوٹر کا مرکزی حصہ یعنی سی پی یو یا سنٹرل پروسسنگ یونٹ بھی چپ ہی کی ایک قسم ہے جسے مائکرو پروسیسر چپ کہا جاتا ہے۔ یہ چپ صرف کمپیوٹر ہی نہیں بلکہ کیمروں، بعض مشینوں اور روبوٹ میں بھی لگایا جاتا ہے۔ ایک معیاری اور اعلیٰ درجے کے کمپیوٹر میں ایک سے زیادہ مائکرو پروسیسر چپس لگائی جاتی ہیں۔ کمپیوٹر کے عارضی اور مستقل یادداشت والے حصے میں بھی دو طرح کی چپس ROM اور RAM ہوتی ہیں۔ اسی طرح بعض چپس کمپیوٹر کے مختلف حصوں کے درمیان رابطہ پیدا کرنے کا کام بھی انجام دیتی ہیں۔

کمپیوٹر سے کس طرح کام لیا جاتا ہے؟

آپ جانتے ہیں کہ کمپیوٹر انسانی دماغ کی طرح خود سے کوئی کام نہیں کر سکتا، بلکہ ہمیں کمپیوٹر کو یہ بتانا ہوتا ہے کہ اسے کیا کرنا ہے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کمپیوٹر کو یہ کیسے بتایا جائے کہ ہم اس سے کیا کام لینا چاہتے ہیں، جب کہ وہ ہماری زبان قطعاً نہیں سمجھ سکتا۔ اس مشکل پر قابو پانے کیلئے ایک ایسی زبان بنائی گئی ہے۔ جس میں ہم کمپیوٹر کو اپنی ضروریات بتا سکتے ہیں۔ یہ زبان کمپیوٹر کی سمجھ میں آجاتی ہے۔ کام کے بارے میں ان ہدایات کے ساتھ ساتھ کمپیوٹر کو اسی زبان میں کچھ مستقل قسم کی ہدایات بھی دی جاتی ہیں جو اس کے حافظے میں ہمیشہ موجود رہتی ہیں اور مختلف کاموں کے سلسلے میں کمپیوٹر ان سے کام لیتا رہتا ہے۔

اس قسم کی ہدایات۔ جو کمپیوٹر کی زبان میں لکھی جاتی ہیں "پروگرام" کہلاتی ہیں۔ جن زبانوں میں انہیں لکھا جاتا ہے انہیں پروگرامنگ کی زبانیں کہتے ہیں۔ یہ پروگرام، ٹیپ یا ڈسک پر لکھا ہوتا ہے جو ضرورت کے وقت کمپیوٹر پر چلایا جاتا ہے۔

کمپیوٹر کی زبانیں

ہم کمپیوٹر سے جو کچھ بھی کہتے ہیں یہ بات کمپیوٹر کے اندرونی نظام تک برقیاتی تحریکوں (ELECTRONIC PULSES) کی شکل میں پہنچتی ہے۔ ایک خاص پروگرام ہماری دی ہوئی ہدایات کو کمپیوٹر کی زبان میں منتقل کرنے کا کام کرتا ہے اس لئے پروگرام تیار کرنے کے مقررہ اصول بنائے گئے ہیں، جن کی سختی سے اور پوری پوری پابندی ضروری ہوتی ہے۔ وہ برقیاتی تحریک جسے کمپیوٹر کا اندرونی مرکزی نظام سمجھ سکتا ہے مشین کوڈ کہلاتی ہے۔ اگرچہ ہم ہدایات کو بھی مشین کوڈ میں تیار کر سکتے ہیں، لیکن یہ ذرا مشکل کام ہے اس لئے پروگرام لکھنے کیلئے مخصوص زبانیں تیار کی گئی ہیں جن میں آسانی کیساتھ اور تیزی کے ساتھ لکھا جا سکتا ہے اور ہم انہیں بڑی آسانی سے سمجھ بھی سکتے ہیں جب کہ مشین کوڈ کو سمجھنا مشکل ہے۔

پروگرامنگ کی زبانیں جو ہمارے اور کمپیوٹر کے درمیان رابطے کا کام دیتی ہیں مختلف قسم کی ہیں۔ مائکرو کمپیوٹر کیلئے جو زبان استعمال ہوتی ہے اسکا فنی نام Beginners all purpose symbolic INSTRUCTION CODE ہے ان الفاظ کے ابتدائی حروف کو جوڑ کر جو لفظ بنایا گیا ہے وہ اس اصطلاح کے معنی بھی بتاتا ہے یہ لفظ BASIC ہے جس کے معنی ہیں بنیادی یا ابتدائی۔

ایک اور زبان PASCAL کہلاتی ہے جو در اصل اس فرانسیسی ریاضی دان کا نام ہے۔ جس نے ابتدائی غیر برقیاتی کیلکولیٹر ایجاد کیا تھا۔ عام طور پر یہ زبان بیسک کے مقابلے میں زیادہ آسان خیال کی جاتی ہے۔ تجارتی اور کاروباری کام انجام دینے والے کمپیوٹر کیلئے زیادہ تر لعینی COMMON BUSINESS ORIENTED LANGUAGE استعمال ہوتی ہے سائنسی مقاصد کیلئے کام میں آنے والے کمپیوٹروں کیلئے یہ دو زبانیں بنائی گئی ہیں۔

۱۔ الگول   1- Algol (Algorithmic)

۲۔ فورٹران   2- Formula (Translator) cobol

تعلیمی ضروریات کیلئے جو زبان زیادہ تر بچوں کو سکھائی جاتی ہے اسے لوگو کہتے ہیں۔

پروگرامنگ

کمپیوٹر جو کام انجام دیتا ہے وہ یہ ہے کہ آپ جو ہدایات مختلف اوقات میں اسے دیتے ہیں اور جو معلومات اسے فراہم کرتے ہیں انہیں بالکل اسی حال میں محفوظ رکھے اور آپ کے طلب کرنے پر انہیں بالکل اسی انداز میں پیش کر دے جس کا تعین آپ کرتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ کمپیوٹر کے پاس ہماری طرح سوچنے کی صلاحیت نہیں بلکہ صرف یادداشت ہوتی ہے اور آپ کو اپنے کام کیلئے سوچنے سمجھنے کی جس حد تک ضرورت ہو سکتی ہے یہ کام آپ ہی کو کرنا ہوتا ہے۔ آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ آپ ایک ہی بات کو ہمیشہ بالکل ایک طرح نہیں سوچ سکتے یہ بھی ذہن میں رہنا چاہیئے کہ ہر کمپیوٹر سے صرف ایک ہی شخص کام نہیں لیتا۔ اب کیوں کہ کمپیوٹر کے پاس خود تو کوئی ذہن نہیں ہوتا اس لئے اگر اس سے کام لینے والے کا ذہن ایک مسئلے پر معمولی فرق کے ساتھ بھی سوچے گا تو کمپیوٹر کا نظام اتنا نازک اور حساس ہوتا ہے کہ اس کے کام پر اس فرق کا اثر لازماً پڑے گا یہی وجہ ہے کہ کمپیوٹر سے کام لینے کا انداز بالکل یکساں ہونا چاہیئے۔ اس ضرورت کی تکمیل کیلئے جو سائنسی طریق کار بنایا گیا ہے اسے پروگرامنگ کہتے ہیں جس کے طے شدہ اصول ہیں تمام کاموں کے سلسلے میں ان اصولوں کی سختی سے پابندی ضروری ہوتی ہے۔ پروگرامنگ کے تعلق سے جن باتوں

غزلیں

ڈاکٹر محبوب راہی اکولہ

یہ کرب کا احساس مسلسل مرے اللہ
کر دے گا کسی دن مجھے پاگل مرے اللہ

بکھرے ہوئے ٹکڑوں کو سمیٹوں بھی کہاں تک
کس طرح کروں خود کو مکمل مرے اللہ

سب بند کئے بیٹھے ہیں آنکھوں کے دریچے
دروازے دلوں کے ہیں مقفل مرے اللہ

مسدود ہیں افکار و خیالات کی راہیں
احساس ہے مفلوج و معطل مرے اللہ

اعصاب پہ آسیب انا کا ہے مسلط
رکھتا ہے جو ہر پل مجھے بیکل مرے اللہ

ماہر ہیں کچھ اتنے کہ سر راہگزر لوگ
آنکھوں سے چرا لیتے ہیں کاجل مرے اللہ

سرمایہ و اسباب جسے چاہے اسے دے
راہی کو بس اک صبر و توکل مرے اللہ

عبدالشکور شکور کٹک

ان سے ہوئیں وفا کی باتیں نظر نظر میں
آئے نظر وہ مجھکو دیکھا جدھر جدھر میں

پانا ہے سخت مشکل مہر و وفا کی منزل
ہوگا اگر نہ یارو ! عزم سفر میں

غنچے تمام باغ ارماں کے کھل ہی اٹھے
یوں جھوم کر چلی ہے باد سحر سحر میں

میں چاند دیکھ کر ہی دیکھا تھا انکا چہرہ
گذرا یہ سال پورا میرا سفر سفر میں

جس سمت اس جہاں میں نظریں اٹھائیں
جھگڑے فساد دیکھے ہم نے بشر بشر میں

آتی ہے یاد ہم کو جب اس کی بے وفائی
ہو جاتا ہے ہرا ہر زخم جگر جگر میں

میں نے شکور ! ہر پل اپنا پتہ ٹھکانہ
پوچھا بشر بشر سے ڈھونڈا نگر نگر میں

ساحل احمد الہ آباد

بھول کیسا لوگ گھر آنگن گئے　　ٹوٹ سارے کانچ کے برتن گئے
گھر کبھی نہ ہم نہی دامن گئے　　اشک سب آنکھوں کے موتی بن گئے

عمر کی دولت جو پائی تن گئے
بھول اپنا ہم یہاں بچپن گئے

آنسوؤں نے کیا رفاقت چھوڑ دی　　درد پلکوں پر ہی میرے چھن گئے
ہو گئی ساحل شکستہ دشمنی　　سرنگوں اپنے سبھی دشمن گئے

تسنیم انصاری برہانپور

الجھے ہوئے ذہنوں کی گرہ کھول رہا ہوں　　الفاظ و مفاہیم کے مابین کھڑا ہوں
آنکھوں کیلئے مشرق و مغرب کا مسافر　　ذہنوں کیلئے ایک ہی منزل کا دیا ہوں
یہ دھوپ کی شدت مجھے پگھلا نہ سکے گی　　میں موم کا پیکر نہیں سائے کی انا ہوں

ہے ذہن میں بچپن کی کہانی کا وہ آسیب
شمعیں نہ بجھاؤ میں ابھی خوف زدہ ہوں

دیوار کا ہر رنگ مجھے ڈھونڈ رہا ہے　　میں بے حس و حرکت پس دیوار چھپا ہوں
تسنیم یہ ہوتا بھی ہے کس کام کا ہوتا　　آواز جگر ہوں نہ نوا میں بانگ درا ہوں

جاوید دروے

جب تراشے نہ تھے تو پتھر تھے ....

سعید و بھائی! ہمارے سیانے لوگ کہتے ہیں کہ ہمارے اس آزاد اور جمہوری ملک کے آئین کے اعتبار سے معمولی پڑھا لکھا اور غریب آدمی بھی صدر، وزیر اعظم، منسٹر اور کیا کچھ بن سکتا ہے۔

ہاں! ہاں! بہت صحیح کہہ رہے ہو تم۔ اور ٹھیک اسی طرح ہو رہا ہے۔ بشرطیکہ وہ کم پڑھا لکھا اور غریب آدمی اپنے مطلب کا سیانا، شاطر اور عیار بھی ہو۔ یہی تو مہا منتر ہیں۔

میں نہیں جانتا یہ خوبیاں اور یہ منتر کہاں سے اخذ کئے جاتے ہیں۔ مگر اس وقت ہمارے سامنے، ہم نے بنائے اسٹیج پر ہمارے ووٹوں سے منتخب ہوا، ہمارے خطے کا یہ معمولی انسان، ہمارا لیڈر، اس وقت جو کچھ کہہ رہا ہے اس سے بس یہی لگتا ہے کہ ہم سب بہت پرانے زمانے کے لوگ ہیں، خیراتیے ہیں۔ اور آسمان سے ابھی ابھی اترا ہوا۔ بڑا دھنوان ہے، کرشمہ ساز ہے، ہر مرض کی دوا ہے۔ اللہ میاں کا نائب ہے ہاں! وہ اب سب کچھ ہے اور ہم سب پیدائشی پاگل ہیں۔

مجھے بھی تو سمجھاؤ!

سنو، اس نے ہمارے ووٹ حاصل کرنے کیلئے ہمارے تلوے چاٹے اور ہم پتھر سے پگھل کر پانی ہو گئے، بہہ گئے، جیسے ایک بار کسی سنگتراش نے ایک تلوار بردار بہت بڑی مورتی تراش لی، اتفاق سے وہ تلوار ٹوٹ کر سنگتراش پر گری اور وہ مر گیا۔

مطلب ہمارا بھی وہی حشر ہوگا!

ہاں! ٹھیک اسی طور پر ہم لوگ خود کو صدیوں صدیوں تک مجبور اور بے بس سنگتراشس بنائے رکھیں گے، پتھروں کو تراش کر مورتیاں، ڈھالتے رہیں گے اور اپنی تراشی مورتیوں کو خدا بنا بنا کر، ان کے قدموں پر سر بہ سجود ہو ہو کر اپنی عاقبت کی بھیک مانگتے رہیں گے۔

"اس ہاتھ دے اس ہاتھ لے"

انسپکٹر صاحب اسلم نامی لڑکا، جسے آپ نے حراست میں رکھا ہے، میں اس کی ضمانت دیکر رہا کروانے آیا ہوں۔

وہ کیسے رہا ہوگا! وہ تو بدنام پاکٹ مار ہے کئی بار رنگے ہاتھوں پکڑا گیا ہے۔ کورٹ میں اس پر کیس چلے گا۔ بعد میں فیصلہ ہوگا۔ لمبی جیل ہوگی۔

انسپکٹر صاحب ہم پر رحم کیجئے، میں اور میرے گھر والے بھوکوں مر جائیں گے۔

تو ایسے کرو، پانچ سو روپئے دیدو اور اسے گھر لے جاؤ۔

صاحب اسوقت میرے پاس صرف تین سو روپے ہیں، یہ لیجئے اور میرے بچے کو رہا کیجئے۔ دو دن کی مہلت دیجئے، میرا لڑکا خود یہاں آکر باقی دو کی بجائے تین سو دے جائے گا۔

وعدہ؟

ہم وعدے کے پکے ہوتے ہیں صاحب، آپ ہم سے تعلق بنائے رکھئے، ہمارا دھیان رکھئے اور ہم پابندی سے آپ

سکے نذرانے کا خیال رکھیں گے۔

وعدہ؟

پکا وعدہ صاحب۔

جاؤ، لے جاؤ اپنے لڑکے کو۔

"نا بانسری بجے گی"

"ظفر! میں جانتا ہوں تم ایک بڑی اسکول کے پرنسپل اور شہر کی ٹیچرس اسوسی ایشن کے پریسیڈنٹ بھی ہو۔"

"ہاں پھر؟"

"میرے ایک ریٹائرڈ دوست کی ہونہار بچی نے ابکے ڈی ایڈ کا ڈپلومہ حاصل کر لیا ہے یہ سوچ کر کہ وہ اپنے گھر کیلئے مناسب ذریعہ معاش حاصل کر پائے گی۔ اپنے چھوٹے بھائی کو خوب سا پڑھا بھی پائے گی۔ تم اسکے لئے بطور ٹیچر کہیں ملازمت کی کوشش کرو مجھے یقین ہے، وہ ایک بہترین ٹیچر ثابت ہوگی۔"

"جاوید! کس کس کیلئے اور کہاں کہاں کوشش کریں یہ یہاں تو بے روزگار مدرسین کا ہجوم سا کھڑا ہے"

"ظفر! میں ایک پرعزم اور قابل بچی کی بات کر رہا ہوں۔ ہمارے لئے یہ فخر کی بات ہے کہ آج ہماری قوم کی بچیاں زیور تعلیم سے آراستہ ہو کر تیزی سے بدلتے سخت حالات میں ایک حوصلے اور اعتماد کے ساتھ کمربستہ ہوتی جا رہی ہیں۔ انکے اعتماد کو بحال رکھنا کیا ہمارا فرض نہیں بنتا؟"

"جاوید! وہ سب تو ٹھیک ہے پرنتو تم نہیں جانتے ہر سال ہزاروں لڑکیاں ڈی ایڈ، بی ایڈ اور نہ جانے کیا کیا بن کے بے روزگاری کی طویل اور لامتناہی قطار میں کھڑی ہوتی جا رہی ہیں۔ جیسے دنیا انہیں خوش آمدید کہنے اور ملازمت دینے کیلئے آنکھیں بچھائے کھڑی ہے۔"

"ظفر! میں نے تم سے ایک ضرورت مند اور قابل بچی کیلئے ملازمت کی بات کی ہے۔ اپنے روایتی جواز سے تم مجھے کہیں یہ تو باور کرانا نہیں چاہتے کہ اسلئے ایسے حصول ملازمت ناممکنات میں سے ہے یا یہ کہ بے روزگاری کے بگولے سے بچنے کیلئے یہ بچیاں تعلیمی میدان میں پیش رفت نہ کریں اور تمہارے خیال میں انکا ایسے کرنا جرم ہے تو اس کیلئے پہلے مجرم تم ہو۔"

"میں مجرم! وہ کیسے؟"

"تم برسوں سے ایک ہائی اسکول کے پرنسپل ہو۔ تمہاری یہ ہائی اسکول کے پرنسپل ہو۔ تمہاری ذاتی منطق کے مطابق تمہاری یہ ہائی اسکول نامی فیکٹری سے تم ہر سال بے شمار بچوں کی ڈپلومہ اور ڈگری کیلئے ساخت کرتے رہتے ہو۔ اسپر ان کی بے روزگاری کا صف ماتم بھی بچھائے ہوئے ہو۔ بہتر تو یہ ہے کہ اپنی پہلی فرصت میں تم اپنی ڈگری اور تدریسی ڈپلومہ اپنی اسکول ہی میں دفنا دو۔ اسکول سے مستعفی ہو جاؤ اور اپنی ٹیچرس اسوسی ایشن کے ذریعہ سارے اسکول اور کالج بند کرا دینے کی ایک زبردست تحریک شروع کر دو۔ سمجھو لو ہوگئی فرصت۔ نہ بانس ہوگا نہ بانسری بجے گی۔"

دوری کہانیاں
(N.R.Is کے نام)

کیپ ٹاؤن والے قاضی صاحب

مبارک کاپڑی

گاؤں میں سبھی انہیں «کیپ ٹاؤن والے» کے نام سے یاد کرتے تھے۔ وہ واحد شخص ہی تو تھے جو اس گاؤں سے ۲۰ سال قبل کیپ ٹاؤن جا کر بسے تھے۔ سات سمندر پار رہتے ہوئے بھی ان کا دبدبہ پورے گاؤں پر تھا۔ البتہ پہلی مرتبہ ان کے کسی اقدام پر پورا گاؤں دہل گیا تھا۔ ایک رجسٹرڈ خط جو انہوں نے اپنی بیوی کو بھیجا تھا۔ گاؤں کے گھر گھر میں بحث کا موضوع بنا ہوا تھا ۲۰ سالوں بعد کیپ ٹاؤن والے» گاؤں میں آنے ہی والے تھے کہ ایک رجسٹرڈ خط اپنی بیوی کو بھیج کر انہوں نے گویا پورے گاؤں پر بم ڈالا تھا۔

کیپ ٹاؤن والے پورے گاؤں میں بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے کہتے ہیں ان کا کوئی بڑا کاروبار ہے۔ کیپ ٹاؤن میں۔ کس چیز کا یہ کسی کو پتہ نہیں تھا کیوں کہ گاؤں سے وہ واحد شخص تھے جو کیپ ٹاؤن میں رہتے تھے اسی لئے ان کے تعلق سے پوری معلومات گاؤں والوں کو نہیں تھی۔ البتہ ان کا اثر و رسوخ پورے گاؤں پر تھا «کیپ ٹاؤن والے»، پورے گاؤں کا خیال رکھتے تھے۔ کسی غریب کی شادی پر مالی امداد بھی دیتے تھے اور نادار اسکولی بچوں کو یونیفارم بھی، گاؤں کی درگاہ میں ہر عرس میں سب سے مہنگی چادر «کیپ ٹاؤن والے» کی جانب سے ہی چڑھائی جاتی تھی۔ محرم میں تعزیے کی سجاوٹ پر لگ بھگ سارا خرچ ان ہی کی جیب خاص سے ادا ہوتا تھا۔ کوئی نیاز ہو گیارہویں شریف ہو یا قوالی کا پروگرام، سب سے بڑا عطیہ کیپ ٹاؤن والے ہی کی جانب سے دیا جاتا تھا۔

«کیپ ٹاؤن والے» جب افریقہ گئے تب ان کی عمر غالباً ۳۰ برس ہوگی ان کے جانے سے لگ بھگ چھ ماہ قبل ان کے ماموں کی لڑکی صفیہ سے شادی ہوئی تھی۔ صفیہ بڑی ہی نیک، سنجیدہ اور شریف عورت تھی «کیپ ٹاؤن والے» اسے باقاعدہ خط لکھا کرتے۔ خرچ کے لئے روپئے روانہ کرتے۔ ۲۰ سالوں کے طویل عرصے میں صفیہ سے کبھی کوئی لغزش سرزد نہیں ہوئی البتہ اسے کیا کہیے کہ ایک شیطان نے اسے گمراہ کیا وہ ایک اسکول ٹیچر تھا۔ اس کے کہنے کے مطابق وہ ایک "بڑے" گھر کا فرد تھا «صرف» ٹائم پاس «کے لئے ٹیچر بن کر آیا تھا۔ گاؤں میں ٹیچروں کی رہائش کا بڑا مسئلہ تھا اس لئے کیپ ٹاؤن والے کے گھر کے سامنے ہی کے مکان میں جو برسوں سے خالی پڑا تھا، وہ رہنے لگا ایک بار اس شاطر کی نظر صفیہ پر پڑی جس کی آنکھیں ۲۰ سالوں تک اپنے شوہر کا انتظار کرتے کرتے دھنس تو گئی تھیں البتہ اس کی جوانی اب بھی کھلے ہوئے گلاب کی طرح تر و تازہ تھی ایک بار صفیہ کو دیکھتے ہی وہ شاطر سنائے میں آگیا اور اس نے صفیہ کو بہکانے کی قسم کھالی۔ وہ کبھی کسی بچے کے ذریعے کوئی ضرورت کی چیز مانگنے بھیجتا اور کبھی بیماری کا بہانہ کرکے کھانا وغیرہ بھی منگاتا۔ ایک بار جب وہ سخت بیمار تھا اور از راہ ہمدردی صفیہ اسے کھانا دینے گئی بخار میں تپتے ہوتے بھی اس نے اپنی شیطانیت دکھائی اور معصوم صفیہ کو گمراہ کردیا۔ بے چاری صفیہ بدنامی کے ڈر سے وہ قہر بھی سہہ گئی البتہ ایک پڑوسی کی "عنایت" سے یہ خبر پورے گاؤں میں پھیلے بغیر نہ رہ سکی کسی "خیرخواہ" نے اس واقعے سے «کیپ ٹاؤن والے» کو مطلع کیا۔ کیپ ٹاؤن والے نے اس واقعے کے ایک ماہ بعد ہی ایک رجسٹرڈ خط کے ذریعے صفیہ کو طلاق دے دی۔

اس واقعے کے دو ماہ بعد آج ۲۰ سالوں کے لمبے طویل عرصے کے بعد «کیپ ٹاؤن والے» اپنے گاؤں واپس آنے والے تھے۔

ان کو ریسیو کرنے کے لئے گاؤں کی ایس ٹی اسٹینڈ پر گاؤں
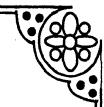
GORE & COMPANY

AGENTS FOR VARIOUS DIVISIONS OF

COURTAULDS P.L.C., U.K.

AND

ENKA A.G., (AKZO) GERMANY / HOLLAND

***

Great Social Building,
Sir Pherozshah Mehta Road,
Bombay - 400 001.

Fax : (022) 2860418
Phone : 2862302 and 2860309
Telex : 011-83284 MRTB IN
Cable : "GORMILI A" Bombay.

کے لوگوں کا ہجوم تھا۔ کئی لوگ اپنے ساتھ پھولوں کے ہار بھی لائے تھے۔

ایس ٹی بس گاؤں پہنچی۔ کیپ ٹاؤن والے کو دیکھنے کے سبھی مضطرب تھے۔ گاڑی کا دروازہ کھلا۔ کیپ ٹاؤن والے نیچے اترے۔ انہیں جماعت کے صدر نے ہار پہنا کر اور بڑی ہی گرمجوشی سے گلے لگا کر خوش آمدید کہا۔ "کیپ ٹاؤن والے" کے پیچھے ایک افریقی نژاد کی عورت اتری اور لگ بھگ ۱۶ سال کی ایک لڑکی اور ۱۲ سال کا ایک لڑکا بھی "کیپ ٹاؤن والے" نے جماعت کے صدر کو ان کا تعارف کرایا۔ "یہ میری بیوی ہے ــــ اور یہ میری بیٹی جو انٹر پڑھتی ہے اور بیٹا ابھی اسکول جاتا ہے۔

مٹی کی بات

(فروری ۱۹۹۱ء میں لکھی گئی غیر مطبوعہ کہانی)

خلیج میں جنگ چھڑ چکی تھی۔ ہندوستانیوں کی اکثریت بری یا بحری ہوائی راستے سے ہندوستان کوچ کر چکی تھی۔ کویت چھوڑنے والے آخری ہندوستانی بیچ میں شامل تھا۔ میں آخر تک وہاں ٹکا رہا اس امید میں کہ حالات سدھر جائیں گے۔ جنگ نہیں ہوگی۔ یا حالات اتنے معمول پر آجائیں کہ وہاں کے بینکوں میں پڑی ہوئی میری کمائی جو ہندوستانی لاکھوں روپے کے برابر ہوتی تھی وہ مجھے حاصل ہو جاتے۔

مگر میری امیدوں پر اس وقت پانی پھر گیا جب جنگ باقاعدہ شروع ہوئی۔ پہلے ہی روز میری رہائش گاہ سے ایک کلومیٹر دوری پر ایک میزائل گرا تھا جس سے پورے علاقے میں دہشت پھیل گئی تھی۔

ہزاروں صعوبتوں جھیل کر میں کس طرح سے موت کے منہ سے نکلنے میں کامیاب ہو گیا اور عمان سے ایئر انڈیا کی آخری خصوصی پرواز سے سہار ایئرپورٹ پہنچا۔ میں کویت سے ہمیشہ کم از کم آدھ درجن سوٹ کیسوں سے لدا پھندا آیا کرتا تھا۔ آج ہاتھ میں صرف

پاسپورٹ تھی اور کچھ بھی نہیں۔ ایئرپورٹ کے بیرونی لان میں جب میں داخل ہوا تو میں سناٹے میں آگیا، سامنے میری ماں، بیوی اور بہن کے علاوہ گاؤں کے جو لوگ آنکھوں میں آنسو لئے میرے منتظر تھے ان میں سے ایک تھے احمد چاچا۔ گاؤں کے سبھی لوگ انہیں چاچا کہا کرتے تھے۔ سبھوں کے ہمدرد اور سبھوں کے غم گسار، البتہ ایک حادثے میں ان کا گھر جل کر راکھ ہو گیا تھا۔ البتہ چند مہینوں میں گاؤں کے سبھی لوگوں نے مل کر ان کے لئے ایک اچھا خاصا گھر بنا کر دئے تھے۔ میری بیوی نے مجھے بار ہا خط لکھ لکھ کر ان کے گھر کے لئے کچھ مدد بھیجنے کی ضد کی تھی۔ میں نے اس کو نظر انداز کر دیا تھا۔ وہی احمد چاچا آنکھوں میں آنسو لئے مجھے گلے مل رہے تھے۔

دوسرے تھے ماسٹر جی! ہمارے پرائمری اسکول کے ہیڈ ماسٹر ان کے ایک لڑکے کو میڈیکل میں داخلہ ملا تھا۔ البتہ غربت کی بنا پر وہ اپنے بچے کی فیس تک ادا نہیں کر سکتے تھے لہٰذا گاؤں کے کچھ لوگوں نے اس کی فیس اور جملہ اخراجات کے لئے پیسہ جمع کیا کہ گاؤں کا پہلا لڑکا ڈاکٹر بننے جا رہا تھا، میری بیوی نے اس تعلق سے بھی کئی خط لکھے میں نے کسی خط کا جواب نہیں دیا۔ آخر میں کیسے چاہتا کہ گاؤں کا کوئی لڑکا وہ بھی غریب اسکول ٹیچر کا لڑکا ڈاکٹر بنے! میں جو صرف ایس ایس سی پاس تھا۔ بلکہ دل ہی دل میں چاہتا تھا کہ اس لڑکے کی فیس کی ادائیگی کی کوئی صورت ہی نہ نکل آئے۔ وہی غریب ماسٹر جی مجھے صحیح وسلامت دیکھ کر رو رہے تھے اور رو رو کر میری سلامتی کی دعائیں دیتے جا رہے تھے۔

اور تیسرے تھے محمد خان! گاؤں کی ایک بے غرض، ہمدرد شخصیت، کھیتی باڑی ان کا پیشہ تھا اور ان کی زندگی بھی اور گذشتہ سال کی قیامت خیز بارش اور باڑھ میں ان کی ساری فصل بہہ گئی تھی۔ بیوی نے جب مجھے ان کی مدد کرنے کے لئے لکھا تو میں اس کا خط پڑھ کر بہت خوش ہوا تھا اور دل ہی دل میں بڑبڑایا تھا۔ ہوں! بڑے لیڈر بنتے تھے گاؤں کے ایسا سبق مل گیا، آج وہی محمد خان مجھے صحیح وسلامت دیکھ کر بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کر رو رہے تھے۔ مجھے سینے سے لگاتے جاتے اور روتے جاتے، روتے جاتے میں یہ سب کچھ سمجھ نہیں پا رہا تھا۔ میری سمجھ میں کچھ نہیں

(بقیہ صفحہ پر)

کوکن میں اُردو ہائی اسکولوں
کے معیارِ تعلیم کو بہتر بنانے کی غرض سے ضروری اقدامات

معیارِ تعلیم کا مفہوم

تعلیم ایک جامع لفظ ہے۔ اس کا مفہوم پڑھنا، لکھنا اور سیکھنا ہی نہیں ہے بلکہ اس کے مفہوم میں تدریس کے ساتھ ساتھ تدریب (فنون میں مہارت پیدا کرنا) تادیب (ادب سکھانا) اور تربیت (شخصیت کے مختلف پہلوؤں کی ہم آہنگ نشو و نما کرنا) بھی شامل ہے اس طرح تعلیم میں تربیت کا مفہوم بھی شامل ہے لیکن اکثر اسے نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔

اگر کسی مدرسے کی تعلیم طلبہ کو اچھا انسان اور ملک و قوم کا مفید خادم بنائے، اس کی ذہنی اور جسمانی صلاحیتوں کی نشو و نما کرے، اسکے اخلاق و کردار کو سنوارے، اسے مشکلات پر قابو پانا سکھائے، اس کو لائق اور قابل بنائے، اسمیں علم و مطالعے کا شوق اور لگن پیدا کرے۔ اور اسے مہذب بنائے تو ایسے مدرسے کے معیارِ تعلیم کو اچھا اور اعلیٰ کہیں گے۔ یہی سب باتیں بالآخر امتحانات کے رزلٹ کو بھی متاثر کرتی ہیں۔

تعلیم کے اس وسیع مفہوم کو پیش نظر رکھتے ہوئے چند اہم نکات کی طرف توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں۔

(۱) نظریۂ حیات اور تعلیم: انسان کے نظریۂ حیات پر مقصد علم کا تعین موقوف ہے۔ نظریہ صالح اور تعمیری ہو تو تعلیم کا مقصد بھی وہی ہوگا۔ مادی خوشیاں، دولت کی فراوانی، قوت و اقتدار کی خواہش جتنے نصب العین ہوں تو حصول تعلیم بھی انہیں مقاصد کے تحت ہوگا۔ طلبہ پر اس حقیقت کو واضح کیا جائے کہ تعلیم آدمی کو انسان بناتی ہے، اچھائی اور برائی میں تمیز سکھاتی ہے۔

(۲) باخبر والدین اور سرپرست: والدین اور سرپرست اپنے بچوں پر توجہ دیں۔ بچہ اسکول روزانہ پہنچ رہا ہے یا نہیں اس بات کی فکر کریں۔ اساتذہ سے مل کر اسکی پڑھائی کا حال معلوم کرتے رہیں۔

(۳) طلبہ میں علم سے لگن اور جذبۂ محنت ہو۔ طلبہ کو اکثر مدرسے میں گھٹن محسوس ہوتی ہے۔ محنت سے جی چراتے ہیں ان میں احساس ذمہ داری ہونا چاہیئے۔

استاد کا کردار: استاد کے ہاتھوں میں ایک پوری نسل کی تعلیم و تربیت ہوتی ہے۔ صحیح معنوں میں اساتذہ کو سماج کے تئیں اپنی ذمہ داریوں کا احساس ہو، قوم کی زبوں حالی پر انکا دل کڑھتا رہے ان میں خلوص کی فراوانی، ایثار و قربانی اور بے لوث خدمت کا جذبہ ہو۔ اگر ان کا ضمیر بیدار رہے تو آج کے زوال پذیر ماحول میں بھی وہ برسوں ان سنگلاخ وادیوں میں تیشہ زنی کرتے رہیں گے تب دیکھ لینا یہاں علم و ہنر کے چشمے رواں ہو کر رہیں گے۔

(۵) **دلچسپ طریقۂ تدریس:** طریقۂ تدریس دلچسپ ہو۔ محض تقریر یا لکچر نہ ہو۔ صرف نوٹس لکھانا، یاد کرانا، نمونے کے جواب نقل کرانا، اور پھر امتحان میں کامیاب پانا کامیاب قرار دینا، مناسب نہیں Learner centered education ہو، بچوں کو اپنی ذات کو اجاگر کرنے کے زیادہ سے زیادہ مواقع فراہم کئے جائیں۔ بچے کی ہمہ جہتی نشو و نما کا مطلب جسم، دماغ، اور روح کی نشو و نما ہے۔

(۶) **ہیڈ ماسٹر:** ہیڈ ماسٹر لائق، متحرک اور انتظامی صلاحیتوں کا مالک ہو۔ تدریس سے زیادہ نظم و ضبط کو سنبھالے نگرانی و رہنمائی کرے۔ educational planning اساتذہ کی مدد سے کرے۔ مختلف مضامین، نصابی اور ہم نصابی سرگرمیوں

کی سالانہ منصوبہ بندی کرے ۔ باصلاحیت talented طلبہ کی استعداد کو بڑھانے کیلئے خصوصی توجہ دے تب معیار تعلیم بلند ہو سکتا ہے ۔

(۷) تعلیمی ماحول: عمارت کی دیکھ بھال، دیوارں پر سفیدی، وسیع وعریض کمرے، روشنی کا بھرپور انتظام ۔ فرنیچر بیت الخلاء اور استنجا خانے کا انتظام ۔ وسائل تعلیم، مطالعہ گاہ، لائبریری ۔ ماحول اس قدر پرکشش ہو کہ گھر سے زیادہ باعث کشش اسکول معلوم ہو ۔ تعلیمی ماحول کا بچوں کی نفسیات پر گہرا اثر پڑتا ہے ۔

(۸) منتظمین مدرسہ: مدرسہ معیاری بنانے کی ذمہ داری جہاں ہیڈ ماسٹر اور اساتذہ پر ہے وہیں مجلس منتظمہ management پر بھی عائد ہوتی ہے ۔ انجمن، ادارہ یا سوسائٹی جو مدرسہ قائم کرتی ہے، اس کی ذمہ داری ہے کہ وہ مدرسے کی ضروریات کا گاہے بہ گاہے جائزہ لے کر اسے پورا کرنے کی کوشش کرے ۔ اساتذہ کا انتخاب کرتے وقت managment ان اساتذہ کی صلاحیت، اہلیت، قابلیت، تجربہ اور کردار کو دیکھے نہ کہ دوست نوازی، اقربا پروری اور بلڈنگ فنڈ کے نام پر نااہلوں کا تقرر کرے ۔

(۹) معاشی بدحالی اور غربت: روز افزوں مہنگائی کے سبب، پھر کتابوں اور کاپیوں کیلئے کافی روپے خرچ کرنا چند والدین کیلئے ناقابل برداشت ہے ۔ اسکولوں میں غریب طلبہ فنڈ کا وجود ہو تو اس سہولت کی بنا پر غریب اور نادار طلبہ کو کتابیں، یونیفارم کی سہولت فراہم کی جا سکتی ہے ۔ دور دراز سے آنے والے غریب طلبہ کیلئے بس کے کرایے کا معقول انتظام کیا جا سکتا ہے ۔

(۱۰) ٹیوشن کی وبا: تدریس ایک ذہنی ورزش ہے، جسمانی نہیں، جسمانی ورزش کے مقابلے ذہنی ورزش انسان کو جلد تھکا دیتی ہے لہذا اساتذہ اپنی تمام تر صلاحیتوں اور قابلیتوں کو کلاس روم میں صرف کریں ۔ یہی ان سے توقع بھی کی جاتی ہے ۔ تدریسی عمل کوئی کاروبار یا تجارت نہیں ہے ۔ مزید روپے کمانے کی فکر میں ٹیوشن کلاس چلانا ایک معیاری استاد کیلئے نامناسب بات ہے ۔

مندرجہ نکات کو ملحوظ رکھتے ہوئے کوکن اردو ہائی اسکولوں کے معیار تعلیم کو بہتر بنانے کیلئے ضروری اقدامات کو چار اہم عنوانات میں تقسیم کیا جا سکتا ہے ۔

(۱) داخلی مسائل حل کرنے کیلئے تجاویز:

(الف) مسلم طبقے، اوقاف اور سرکار سے ملنے والے فنڈز میں ضروری مقدار میں اضافہ، جس سے مادی سہولیات کو بہتر بنایا جا سکے، مثلاً عمارتیں، پڑھائی کے کمرے، لائبریریاں، لیباریٹریوں کے ساز و سامان ۔

(ب) نئے اور اچھے اردو ٹیچرز ٹریننگ اسکولوں کا قیام ۔

(ج) اسکولوں کیلئے پوری چھان بین کے بعد قابلیت اور صلاحیتوں کی بنیاد پر اچھے استاذوں کا تقرر ۔

(د) اسکولوں کا انتظام ملت کے بے غرض، مخلص، خیر اندیش اور غیر متنازعہ ہاتھوں میں دیا جائے ۔

(و) تمام مسلم اسکولوں میں اقامت گاہوں (ہوسٹل) کا اہتمام، جس سے دیہی اور دور دراز علاقوں کے مسلم بچے تعلیم حاصل کریں ۔

(۲) اسکولوں کے اقتصادی مسائل کیلئے تجاویز

(ا) اسکولوں میں بہتر مادی اور تعلیمی سہولیات کیلئے سرکار کے علاوہ دوسرے نئے اقتصادی وسائل تلاش کئے جائیں

(ب) مسلمانوں میں تعلیم کے فروغ کیلئے مسلم طبقے میں چندے کے ذریعے امداد ۔

(ج) غریب اور ضرورت مند، نیز ذاتی اوصاف کی بنیاد پر منتخب طالب العلموں کو خصوصی مالی امداد فراہم کی جائے

(د) اچھی کارکردگی دکھانے والے ٹیچرز کی حوصلہ افزائی

اور ترقی کے بہتر مواقع فراہم کرنے کیلئے خصوصی فنڈ کا قیام۔ ہونہار اور طلبہ کی حوصلہ افزائی کے ضمن میں نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کی کارکردگی قابل ستائش ہے۔

(۳) نظام تعلیم سے متعلق تجاویز:

(الف) سیکنڈری اسکولوں کی سطح پر ملازمتوں سے مربوط تکنیکی تعلیم شروع کی جائے۔

(ب) سائنسی تعلیم کو مقبول بنایا جائے اور اسے ترجیح دی جائے۔

(ج) سہ لسانی فارمولا متعارف کرایا جائے۔ جس سے قومی زبان ہندی، مادری زبان اردو اور علاقائی زبان کو سیکھنے کا موقع ملے۔

(د) انگلش میڈیم پرائمری اسکولوں کے متوازی زیادہ سے زیادہ اردو میڈیم نرسری اور پرائمری اسکول کھولے جائیں۔

(ہ) نصاب سے وابستہ سرگرمیوں کو مقبول بنایا جائے اور انہیں مختلف سطحوں پر اسکول کے پروگراموں میں شامل رکھا جائے۔

(و) تعلیمی پروگراموں میں والدین کی شرکت اور تعاون حاصل کرنے کی کوشش کی جائے۔

(ز) درمیان میں سلسلۂ تعلیم منقطع کر دینے کے رجحان کی چھان بین کی جائے اور اس کے سدباب کیلئے ضروری قدم اٹھائے جائیں۔ سماجی کارکن اور ماہرین نفسیات مل کر ایسے معاملوں کا مطالعہ کریں اور اس رجحان کو روکنے کیلئے مناسب حل تجویز کریں۔

(ر) مسلم اسکولوں میں جدید تعلیمی تکنیک اور آلات جیسے "آڈیو ویژول ایڈس"، وغیرہ کو متعارف کرایا جائے۔

(س) دوران ملازمت ٹیچرز کیلئے اردو زبان میں ٹریننگ، ریفریشر کورسیز اور ریسرچ پروگرام شروع کئے جانے چاہئے۔

(۴) مسلم طبقے کے مسائل سے متعلق تجاویز

(الف) بچوں کی تعلیم کے سلسلے میں والدین کے رویے اور انداز فکر کو بدلنے کیلئے متفقہ طور سے کوشش اور پروگرام۔

(ب) مسلمانوں کی تعلیم اور تدریس کیلئے کوششیں اور پروگرام کیوں کہ ہم تعلیمی میدان میں پسماندہ ہونے کی وجہ سے سماجی، سیاسی اور دوسرے حلقوں میں بھی پچھڑے ہوئے ہیں۔ یہ کوششیں ترغیبی تحریک لانے والی ہوں۔

(ج) ایسی سوسائٹیاں اور تنظیمیں تشکیل دی جائیں جو لوگوں کو تعلیم سے ہونے والے فائدے بتائیں۔

(د) جن طلبہ کا نہایت شاندار تعلیمی ریکارڈ ہو، انہیں ضروری اعلیٰ تعلیم حاصل کرنی چاہئے اور ملت کی طرف سے انہیں ہر قسم کی مالی مدد فراہم ہونی چاہئے۔

(ذ) مسلم طالب علموں کی "کیریر گائڈنس" کیلئے ایک رسالہ جاری کیا جائے، جس سے ان میں ٹیکنیکل اور پیشہ وارانہ ٹریننگ، حاصل کرنے میں دلچسپی بڑھے۔

(ر) مسلم طالب علموں کیلئے اردو کے ساتھ عربی بھی لازمی قرار دی جائے۔

(ز) ان دیہی علاقوں میں جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے، چھوٹی اور گھریلو صنعتوں کو فروغ دیا جائے جس سے وہ اپنی بگڑی ہوئی مالی حالت سدھار سکیں۔

(س) اسلامی تعلیمات کو متعارف کرایا جائے۔

(ش) چوں کہ بہت سے طلبہ غربت کی وجہ سے تعلیم چھوڑ دیتے ہیں، ان کیلئے بس کا کرایہ اور اسکول کی وردیاں مفت فراہم کی جائیں۔

(ص) مذہبی کانفرنسوں، جلسوں، عیدین کی نمازوں وغیرہ جیسے مذہبی اجتماعات کو تعلیم کی قدر و قیمت یاد کرانے کیلئے بھی استعمال کیا جائے مبلغ اور واعظ، بچوں کو تعلیم دلانے پر زور دیں۔

نقش کوکن آپ کا پرچہ اس کے خریدار بنیے اور دوستوں کو بھی بنائیے

N.K.T.F

پروگرام کے ویڈیو کیسٹ

نقش کوکن ٹیلنٹ فورم ممبئی کے زیر اہتمام ۵ جنوری ۹۲ء کو داؤد فاضل بھائی ہال ممبئی ۹ میں کوکن کے اردو ہائی اسکولوں کے آل کوکن فائنل مقابلے اور تقسیم انعامات و اعزازات کا پروگرام ہوا۔ اسکی ویڈیو فلم اور کلر فوٹو گرافی قابل دید ہے جن اساتذہ یا طلبہ کو اس موقعہ پر لی گئی تصویروں کی کاپی مطلوب ہو وہ دفتر نقش کوکن میں رکھے البم سے تصاویر پسند فرمائیں اور آن اسٹوڈیو ڈونگری ممبئی ۹ سے انکی ایکسٹرا کاپیاں حاصل کریں۔ اسطرح جن ہائی اسکولوں میں ویڈیو فلم بتانے کی سہولت ہو وہ ہم سے پروگرام کی ویڈیو کیسٹ لے جائیں اور انہیں دیکھکر ہفتہ عشرہ میں واپس لوٹا دیں۔ پورے پروگرام کی دو کیسٹ ہیں اور ہر کیسٹ دیکھنے کیلئے تقریباً دو گھنٹے درکار ہونگے یعنی چار گھنٹے کا یہ پروگرام ہوگا۔

ان کیسٹ میں عمدہ مقررین (طلبا و طالبات) کی تقریریں جنرل نالج اور انگریزی زباندانی کے سوال و جواب مع عوض شامل ہیں تقسیم انعامات کے آئیٹم بھی قابل دید ہیں۔ ممبئی سے بہت دور ضلعی مقامات پر ممبئی میں منعقدہ اس پروگرام کا لطف اٹھانے کیلئے اگر پاس پڑوس کے اردو پرائمری طلبا اور اساتذہ کو ایک مقررہ وقت پر مدعو فرما کر اردو ہائی اسکولوں کے طلبا و اساتذہ یہ کیسٹ دیکھنے کا انتظام کریں تو تفریح بھی ہوگی اور قومی خدمت بھی کوکن کے اردو ہائی اسکولوں کے صدر مدرسین اور انتظامیہ کے اراکین کو اسطرف توجہ فرمانی چاہیئے۔ (ادارہ)

از: احمد بامنے (ڈرامسے)

پہلا عالمی کرکٹ کپ:

پہلا عالمی کرکٹ کپ جون ۱۹۷۵ء کو انگلستان میں منعقد ہوا اس میں میزبان انگلستان کے علاوہ آسٹریلیا، ویسٹ انڈیز، نیوزی لینڈ، ہندوستان، پاکستان، سری لنکا اور آئی سی سی ٹرافی فتح یاب مشرقی افریقہ نے شرکت کی۔ ٹورنامنٹ میں کل پندرہ ۱۵، ایک روزے مقابلے ہوئے انگلستان اور ویسٹ انڈیز اپنے پول میں سرفہرست رہی آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ نے دو دو میچ جیت کر اپنے گروپ میں دوسری جگہ حاصل کی پاکستان نے سری لنکا کیخلاف اور ہندوستان نے مشرقی افریقہ کے خلاف کامیابیاں حاصل کیں اور سری لنکا اور افریقہ جیت سے محروم رہی پہلا سیمی فائنل انگلستان اور آسٹریلیا کے درمیان ہوا جس میں آسٹریلیا نے انگلستان کو چار وکٹوں سے شکست دی دوسرا سیمی فائنل ویسٹ انڈیز اور نیوزی لینڈ کے مابین کھیلا گیا جس میں ویسٹ انڈیز نے نیوزی لینڈ کو باآسانی پانچ وکٹ سے ہرایا۔ فائنل مقابلہ ۲۱ جون کو تاریخی میدان لارڈس پر ویسٹ انڈیز اور آسٹریلیا کے درمیان ہوا جس میں ویسٹ انڈیز نے ایک سنسنی خیز مقابلے کے بعد فتح پاکر پہلے عالمی کرکٹ کپ جیتنے کا اعزاز حاصل کیا۔ اس ٹورنامنٹ میں نیوزی لینڈ کے گلین ٹرنر نے تین سنچریاں بنائی جبکہ انگلستان کے ڈینس ایمس، فلیچر اور ویسٹ انڈیز کپتان کلائیو لائیڈ نے ایک ایک سنچری بنائی فائنل میں آسٹریلیا کے پانچ کھلاڑی رن آؤٹ ہوئے۔

دوسرا عالمی کرکٹ کپ:

دوسرا عالمی کرکٹ کپ جون ۱۹۷۹ء کو انگلستان میں ہوا۔ اس میں میزبان ملک کے علاوہ آسٹریلیا، ویسٹ انڈیز، نیوزی لینڈ ہندوستان، پاکستان، سری لنکا اور کینیڈا نے حصہ لیا کل ٹورنامنٹ میں چودہ ایک روزہ مقابلے ہوئے۔ اس بار بھی انگلستان اور ویسٹ انڈیز اپنے پول میں اول رہی، پاکستان نے آسٹریلیا اور کینیڈا کو شکست دے کر گروپ میں دوسری جگہ حاصل کی جب کہ نیوزی لینڈ نے اپنے گروپ میں دوسرے مقام پر رہی سری لنکا کو ہندوستان کیخلاف اور آسٹریلیا کو کینیڈا کے خلاف فتح ملی جب کہ ہندوستان اور کینیڈا کو جیت نصیب نہیں ہوئی پہلا سیمی فائنل انگلستان اور نیوزی لینڈ کے بیچ کھیلا گیا جس میں ایک اچھے مقابلے کے بعد انگلستان کو ۹ رن سے فتح ملی دوسری سیمی فائنل بھی سنسنی خیز رہا اور ماجد خان اور ظہیر عباس کی اچھی بلے بازی کے باوجود پاکستان کو ویسٹ انڈیز کیخلاف ۴۳ رنوں سے شکست ہوئی فائنل میچ انگلستان اور ویسٹ انڈیز کے درمیان ۲۳ جون کو کھیلا گیا۔ جسمیں ویسٹ انڈیز نے انگلستان کو باآسانی ۳۸ رنوں سے زیر کر کے دوسرا عالمی کرکٹ کپ کا اعزاز حاصل کیا۔ فائنل میں بگ برڈ گارنر پانچ وکٹ حاصل کیئے جبکہ ووین رچرڈس نے ۱۳۸ رنوں کی ناقابل شکست اننگ کھیل کر مرد میدان کا انعام پایا۔ فائنل میں ویسٹ انڈیز نے ۲۸۶ رنوں کا اسکور بنایا اور ویسٹ انڈیز کے کپتان کے فرائض کلائیو لائیڈ نے انجام دیئے۔

تیسرا عالمی کرکٹ کپ:

تیسرا عالمی کرکٹ کپ گذشتہ دونوں عالمی کپ کی طرح انگلستان میں جون ۱۹۸۳ء کو منعقد ہوا اس کو پچھلے دونوں عالمی کپ کی طرح اس کا بھی نام پروڈینشل کپ سے موسوم کیا گیا اس عالمی کرکٹ ٹورنامنٹ میں میزبان ملک انگلستان کے علاوہ آسٹریلیا، ویسٹ انڈیز، نیوزی لینڈ، ہندوستان، پاکستان، سری لنکا اور آئی سی سی ہولڈرز زمبابوے شامل اہی اس بار لیگ میچوں کا دوبارہ دور ہوا اور کل ستائیس میچ ہوئے میزبان انگلستان اور ویسٹ انڈیز نے پانچ پانچ میچ جیت کر اپنے پول میں سرفہرست رہی۔ پاکستان اور نیوزی لینڈ نے تین تین میچ جیت کر دوسری جگہ لی لیکن اوسط کے اعتبار سے پاکستان نے بازی ماری اور سیمی فائنل میں جگہ بنالی ہندوستان نے پچھلے دونوں عالمی کپ کی خراب کارکردگی کو دھوتے ہوئے اس مرتبہ اچھا کھیل کھیلتے ہوئے سیمی فائنل میں پہنچی پہلا سیمی فائنل انگلستان اور ہندوستان کے درمیان رہا جسمیں ہندوستان نے انگلستان کو مہندر امرناتھ کے شاندار آل راؤنڈر کھیل کی بدولت چھ وکٹ سے مات دی دوسرا سیمی فائنل میں ویسٹ انڈیز نے پاکستان کو آٹھ وکٹ سے آسانی سے شکست دی فائنل مقابلہ ۲۵ جون کو کرکٹ کا صدر مقام لارڈس پر ہندوستان اور ویسٹ انڈیز کے مدمقابل ہوا جس میں ہندوستان نے شاندار کھیل کی وجہ سے ویسٹ انڈیز کو نہ صرف ۴۳ رنوں سے شکست دی بلکہ اس کے لگاتار تیسرا عالمی کپ جیتنے کے ارادوں کے خواب کو چکنا چور کیا۔ فائنل میں مہندر امرناتھ کو مرد میدان قرار دیا گیا۔ اس ٹورنامنٹ میں زمبابوے کیخلاف کپل دیو نے ۱۷۵ کی تاریخی اننگ کھیلی جبکہ ویسٹ انڈیز کے ونسٹن ڈیویس نے آسٹریلیا کیخلاف سات وکٹ حاصل کر کے عالمی ریکارڈ بنایا۔ اس کے علاوہ اس ٹورنامنٹ میں دورین رچرڈس، ڈیوڈ گاور، گرینج، ظہیر عباس، عمران خان، ایلن لیمب ٹراویل چیپل تے سنچریاں بنائیں۔

چوتھا عالمی کرکٹ کپ:

چوتھا عالمی کرکٹ کپ اکتوبر ۱۹۸۷ء کو مشترکہ طور پر ہندوستان اور پاکستان میں منعقد ہوا اسمیں میزبان ملک کے علاوہ انگلستان، آسٹریلیا، ویسٹ انڈیز، نیوزی لینڈ، سری لنکا اور زمبابوے نے شرکت کے فرائض انجام دیئے کل ۲۷ ستائیس یکروزہ مقابلے کھیلے گئے۔ ہندوستان اور پاکستان نے پانچ پانچ مقابلوں میں فتح پاکر اپنے گروپ میں اول پوزیشن حاصل کی جبکہ آسٹریلیا اور انگلستان نے اپنے پول میں دوسری جگہ حاصل کی پہلا سیمی فائنل پاکستان اور آسٹریلیا کے درمیان لاہور میں ہوا جس میں ایک حیرت ناک مقابلے کے بعد آسٹریلیا نے پاکستان کو ۱۹ رنوں سے شکست سے دوچار کیا۔ مکڈرمنٹ نے پانچ وکٹ حاصل کر کے اچھی کارکردگی نبھائی سلیم جعفر کے آخری اوور میں اٹھارہ رنز بنے اور پاکستان کے جیت کی پیشین گوئی غلط ثابت ہوئی۔ دوسرا سیمی فائنل ہندوستان اور انگلستان کے درمیان بمبئی میں ۵ نومبر کو ہوا۔ جسمیں انگلستان نے ہندوستان کو ۳۵ رنوں سے شکست دے دی۔ محمد اظہر الدین نے ۶۴ رنوں کی اننگ کھیلی۔ فائنل مقابلہ ۸ نومبر کو کلکتہ کے ایڈن گارڈنس میں ہوا جس میں آسٹریلیا نے انگلستان کو سات رنوں سے ایک سنسنی خیز مقابلے کے بعد شکست دی۔ ڈیوڈ بون (۷۵) بل ایتھی (۵۸) نے اچھی بلے بازی کی۔ کپتان مائک گیٹنگ کے ایک غیر ذمہ دارانہ اسٹروک وجہ سے انگلستان کو ایک جیتی ہوئی بازی گنوانی پڑی اس ٹورنامنٹ میں ووین رچرڈس نے سری لنکا کے خلاف ۱۸۱ رنوں کی عالمی ریکارڈ اننگ کھیلی ہندوستان کے چیتن شرما نے نیوزی لینڈ کے خلاف اچھی ہیٹ ٹرک بنائی۔ ویسٹ انڈیز نے سری لنکا کے خلاف ۳۶۰ رنز بنا کر عالمی ریکارڈ قائم کیا۔ کپتان عمران نے سترہ اور مکڈرمنٹ نے اٹھارہ وکٹ حاصل کیے سینیل گو اسکر

(بقیہ صفحہ ۳۰ پر)

ایک روزہ بین الاقوامی کرکٹ کے عالمی ریکارڈ

(۳۰ نومبر ۱۹۹۱ء تک)

احمد بامنی

اننگ کا سب سے اونچا اسکور:

★ ویسٹ انڈیز پچاس اوور میں چار وکٹ پر تین سو ساٹھ رنز سری لنکا کے خلاف کراچی میں چوتھے عالمی کپ ۱۹۸۷ء میں۔

بلے باز کا سب سے بڑا اسکور:

★ ویسٹ انڈیز کے ویون رچرڈس ۱۸۹ رنا ناٹ آؤٹ انگلستان کے خلاف مانچسٹر پر ۱۹۸۴ء میں۔

سب سے زیادہ سنچریاں:

★ ویسٹ انڈیز کے ڈیسمنڈ ہینس نے سولہ سنچریاں بنائی ہیں۔

سب سے زیادہ رنز:

★ ویسٹ انڈیز کے ڈیسمنڈ ہینس نے ۱۸۵ میچ کی ۱۸۴ اننگ میں ۸۶ر۴۲ کی اوسط سے ۶۹۰۲ رنز بنائے۔

بہترین بالنگ:

★ پاکستان کے عاقب جاوید نے ۳۷ رنوں کے عوض سات وکٹ ہندوستان کیخلاف شارجہ میں ۱۹۹۱ء میں۔

سب سے زیادہ وکٹ:

★ ہندوستان کے کپل دیو نے ۱۷۱ میچ میں ۹۹ر۲۵ کی اوسط سے ۲۰۸ وکٹ حاصل کیے۔

سب سے زیادہ میچ:

آسٹریلیا کے ایلن بورڈر نے ۲۲۳ میچ

اننگ کا سب سے کم اسکور:

★ کینیڈا پینتالیس ۴۵ رنز انگلستان کے خلاف ۴۰.۳ اوور میں مانچسٹر میں دوسرے عالمی کپ ۱۹۷۹ء میں۔

اننگ میں سب سے زیادہ چھکے (سکسر):

★ ویسٹ انڈیز کے گورڈن گرینج نے ہندوستان کے خلاف اینٹی گوا کے مقام پر اپنی سنچری میں ۱۹۸۹ء میں آٹھ سکسر لگائے

تیز رفتار سنچری:

★ ہندوستان کے محمد اظہر الدین نے ۶۲ گیندوں پر ۱۰۰ رنز نیوزی لینڈ کیخلاف بڑودہ ۱۹۸۸ء میں بنائے۔

تیز رفتار پچاس رنز (نصف سنچری):

★ سلیم ملک (پاکستان) نے ۱۸ گیندوں پر کلکتہ میں ہندوستان کیخلاف ۸۷-۱۹۸۶ء لانس کینس (نیوزی لینڈ) نے ۲۱ گیندوں پر ملبورن میں آسٹریلیا کیخلاف ۸۳-۱۹۸۲ء

سب سے زیادہ نصف سنچریاں:

★ ویسٹ انڈیز کے ڈسمنڈ ہینس نے ۴۰ نصف سنچریاں بنائی ہیں

میچ میں سب سے زیادہ فتح:

★ ویسٹ انڈیز نے ۲۱۵ دوسو پندرہ میچ کھیل کر ۵۲ر۶۹ کی اوسط سے ۱۴۵ میچ میں فتح پائی۔

بقیہ عالمی کرکٹ کپ

سلیم ملک، جاوید میاں داد، رمیض راجہ، گراہم گوچ، رچرڈسن، رچرڈس، ہاڈگنسن، ہینس سنچریاں بنائی جبکہ آسٹریلیا کے جیف مارش نے دو سنچریاں بنائی۔ ٹورنامنٹ کو ریلائنس کمپنی نے اسپانسر کیا اور عالمی کپ "کرکٹ برائے امن" کے طور کھیلا گیا۔

روزہ بین الاقوامی میچوں میں فتح و شکست

احمد ابراہیم

سری لنکا	خلاف	زمبابوے
	کل فتح ہار	—

پاکستان	خلاف	سری لنکا	زمبابوے
	کل	۳۰	—
	فتح	۲۳	
	ہار	۰۶	

ہندوستان	خلاف	پاکستان	سری لنکا	زمبابوے
	کل	۳۷	۲۵	۴
	فتح	۱۱	۱۷	۴
	ہار	۲۴	۰۷	۰

نیوزی لینڈ	خلاف	ہندوستان	پاکستان	سری لنکا	زمبابوے
	کل	۲۸	۲۳	۲۲	۲
	فتح	۱۲	۱۱	۱۸	۲
	ہار	۱۶	۱۱	۰۴	۰

ویسٹ انڈیز	خلاف	نیوزی لینڈ	ہندوستان	پاکستان	سری لنکا	زمبابوے
	کل	۱۳	۳۵	۵۶	۱۱	۲
	فتح	۱۱	۲۷	۳۸	۱۰	۲
	ہار	۰۱	۰۸	۱۷	۰۱	۰

آسٹریلیا	خلاف	ویسٹ انڈیز	نیوزی لینڈ	ہندوستان	پاکستان	سری لنکا	زمبابوے
	کل	۵۸	۴۹	۳۳	۳۳	۲۰	۴
	فتح	۲۱	۳۴	۱۸	۱۵	۱۵	۳
	ہار	۳۶	۱۳	۱۲	۱۶	۰۲	۱

انگلستان	خلاف	آسٹریلیا	ویسٹ انڈیز	نیوزی لینڈ	ہندوستان	پاکستان	سری لنکا	زمبابوے
	کل	۵۱	۴۲	۳۶	۲۲	۲۹	۸	—
	فتح	۲۴	۱۷	۱۷	۱۲	۱۹	۷	
	ہار	۲۵	۲۳	۱۶	۱۰	۱۰	۱	

★ مشرقی افریقہ نے انگلستان، ہندوستان اور نیوزی لینڈ کیخلاف ایک ایک میچ کھیلا جسمیں اسے شکست ہوئی۔

★ کینیڈا نے انگلستان، آسٹریلیا اور پاکستان کیخلاف ایک ایک میچ کھیلا جسمیں اسے ہار کھانی پڑی۔

★ بنگلہ دیش نے سری لنکا کے خلاف تین، ہندوستان اور پاکستان کیخلاف دو دو اور آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کیخلاف ایک ایک میچ کھیلا جس میں اسے شکست کا منہ دیکھنا پڑا۔

★ جنوبی افریقہ نے ہندوستان کیساتھ تین میچ کھیلے جسمیں اسے دو میں شکست اور ایک میں جیت نصیب ہوئی۔

★ ٹائی میچ: ویسٹ انڈیز کیخلاف پاکستان، اور ویسٹ انڈیز کے خلاف آسٹریلیا۔ ایسے دو ٹائی میچ ہوئے، انگلستان کے خلاف آسٹریلیا کا ایک ٹائی میچ ہوا۔ چوتھا ٹائی میچ آسٹریلیا ہی کے خلاف انگلستان کا ہے۔

ایک روزہ بین الاقوامی کرکٹ میں

گیند باز کے دو روپ

"ہیٹ ٹرک"

● احمد باتے

نمبر شمار	بولر	ملک	حریف	مقام	سال
۱	جلال الدین	پاکستان	آسٹریلیا	حیدرآباد	۸۳ - ۱۹۸۲ء
۲	بروس ریڈ	آسٹریلیا	نیوزی لینڈ	سڈنی	۸۶ - ۱۹۸۵ء
۳	چیتن شرما	ہندوستان	نیوزی لینڈ	ناگپور	۸۸ - ۱۹۸۷ء
۴	وسیم اکرم	پاکستان	ویسٹ انڈیز	شارجہ	۹۰ - ۱۹۸۹ء
۵	وسیم اکرم	پاکستان	آسٹریلیا	شارجہ	۹۱ - ۱۹۹۰ء
۶	کپل دیو	ہندوستان	سری لنکا	کلکتہ	۹۲ - ۱۹۹۱ء
۷	عقب جاوید	پاکستان	ہندوستان	شارجہ	۹۲ - ۱۹۹۱ء

مہنگی بالنگ

(ایک اوور میں پچیس ۲۵ سے زائد رنز)

نمبر شمار	بلے باز	ملک	بالر کا نام	حریف	مقام	رنز	سال
۱	روڈنی مارش	آسٹریلیا	کیرنس	نیوزی لینڈ	ایڈلیڈ	۲۶	۸۱ - ۱۹۸۰ء
۲	کیرنس	نیوزی لینڈ	ولوذن جان	سری لنکا	کولمبو	۲۶	۸۴ - ۱۹۸۳ء
۳	این بوتھم	انگلستان	سائمن ڈیویس	آسٹریلیا	پرتھ	۲۶	۸۷ - ۱۹۸۶ء
۴	وسیم اکرم	پاکستان	چیتن شرما	ہندوستان	ناگپور	۲۵	۸۷ - ۱۹۸۶ء

تعطیلات میں ایلی فینٹا اور ممبئی بندرگاہ کی سیر
ہماری چھوٹی اور ڈی لکس بوٹوں کے ذریعہ
گیٹ وے آف انڈیا اپولو بندر سے سیر کا لطف اٹھائیے
گیٹ وے ایلی فینٹا
جل واہتوک
سہکاری سنستھا مریادت
اپولو پیئر، گیٹ وے آف انڈیا، بمبئی ۳۹
فون: ۲۰۲۳۵۸۵ / ۲۰۲۶۳۶۴

دہلی دربار
بریانی، تندوری مرغ، ڈبہ گوشت اور کھچڑا ملک بھر میں مشہور ہیں
پتہ: نزد کارنر گرانٹ روڈ بمقابل نیو روشن سینما بمبئی
دہلی دربار
ایئرکنڈیشنڈ ریسٹورنٹ
ہر خاص و عام کی پہلی پسند

ALUX®
TESTED GUARANTEED DURABLE & ECONOMICAL
GENUINE SPARES OF LANTERNS & STOVES
PRODUCT OF
NMW
NOREX®
NMW
NOORANI MECHANICAL WORKS
MANUFACTURERS OF LANTERNS STOVES & SPARE PARTS
69, AMIN BUILDING, IBRAHIM REHMATULLA RD, BOMBAY-400 003.
PHONE: 861114

पौष्टीक आणि स्वादिष्ट,
गोल्डन बिस्किट!
GOLDEN
Malted Milk
BISCUITS
पौष्टीक आणि स्वादिष्ट बिस्कीटे
मुलांच्या सुदृढ वाढीसाठी
माल्टेड मिल्क बिस्किटे
GOLDEN
BISCUITS
गोल्डन बिस्किट कंपनी डी / ८१ / एम. आय डी सी मिरज

اخبار و اذکار

۵ مرتب: ف. بن صاد

لیاقت کڈویکر

ناگوٹھنہ ایجوکیشن سوسائٹی اردو ہائی اسکول کے سکریٹری جناب لیاقت شیخ علی کڈویکر متوطن ناگوٹھنہ، تعلقہ روہا، ضلع رائے گڈھ۔ حال ہی میں روہا اشٹمی کوآپریٹیو اربن بینک کے سال رواں ۹۱-۹۲ کے لئے اتفاق رائے سے چیئرمن منتخب ہوئے ہیں۔ موصوف ۱۹۸۸ء سے اسی بینک کے وائس چیئرمن تھے۔ بینک کی تاریخ میں یہ اولین نوجوان اور مسلم چیئرمن ہیں۔

ارشاد دھیکاری۔ ناگوٹھنہ

ایچ ایچ حمدولے

N.K.T.F. کے زیر اہتمام ۵ جنوری ۹۲ء کو کوکن کے اردو ہائی اسکولوں کے جن اساتذہ کو بیسٹ ٹیچر آف دی سبجیکٹ کا اعزاز دیا گیا ان میں مہاراشٹر ہائی اسکول چپلون کے استاد

کے استاد جناب حسینی حسن حمدولے کو مراٹھی کا مثالی مدرس ہونے کا شرف حاصل ہے کوکن کی معروف علم دوست ہستی جناب غنی سیٹھ مجندار کے ہاتھوں آپ کو انعام پیش کیا گیا۔

پسینہ کی بجائے خون رِسنا

مندرجہ بالا عنوان سے ڈاکٹر ابراہیم سرکھوت کا ایک تحقیقی مضمون موصول ہوا جو ایسی خطرناک اور دہشت انگیز مرض کے ممکنہ علاج سے متعلق ہے۔ چونکہ مضمون دیگر پرچوں میں بھی شائع ہوا ہے ہم ذیل میں ڈاکٹر سرکھوت صاحب کا پتہ اور فون نمبر درج کرتے ہیں تاکہ ضرورتمند حضرات ان سے رابطہ قائم کریں۔

پتہ ہے:۔ ڈاکٹر ابراہیم سرکھوت
بناتی لین۔ سی ایس ٹی روڈ (انڈیا ہوٹل کے پیچھے) کرلا۔ بمبئی ۷۰
فون نمبر:۔ 5112585
(بروز پیر سے جمعہ تک بوقت شام ۵ بجے سے ۹ بجے شب میں)

بدیسی نقش نواز

دفتر نقش کوکن میں

ماہ جنوری ۹۲ء میں جانبرگ ساؤتھ افریقہ سے ہندوستان لوٹنے والے جناب عبدالرشید ٹھوکن متوطن شریوردھن ۵۰ سال بعد بمبئی آئے تو آپ نے دفتر نقش کوکن کو وزٹ دی۔ کمسنی میں بعمر ۶ سال آپ افریقہ گئے تھے۔

ان کے رشتہ داروں کے پاس (افریقہ میں) ماہنامہ نقش کوکن جاتا ہے تو اکثر موصوف کے زیر مطالعہ رہا ہے لہٰذا بمبئی آتے ہی آپ نقش کوکن میں آئے اور کوکنی برادری کی دیگر سرگرمیوں سے متعلق معلومات حاصل کی۔

محمد سعید ملا کو دلی مبارک باد

اسپیشل ایکزیکیٹو مجسٹریٹ اور نیشنل اردو ہائی اسکول، تلوجہ ضلع رائے گڈھ کے چیئرمین جناب محمد سعید ملا کو پنویل میونسپلٹی کے صدر منتخب ہونے پر نیشنل اردو ہائی اسکول کے ہیڈ ماسٹر، اسٹاف اور طلباء

جمہوریت نمبر کے لئے نیک خواہشات
جہازوں کی مرمت میں دیرینہ تجربہ کار،
ورکشاپ مشینری کے ماہر اور ہمہ اقسام
ویلڈنگ کے کام میں مشہور۔
ٹھاکور انجینئرنگ ورکس
شپ ریپئرس، ٹیکنیکل، اسٹرکچرل اینڈ الیکٹریکل انجینئرس۔
فون نمبر: ——— ۴۱۲۰۵۹۱
ٹھاکور انجینئرنگ ورکس، فورٹ روڈ، سیوڑی۔ بمبئی نمبر ۱۵
گرام: ٹھاکور برادرس
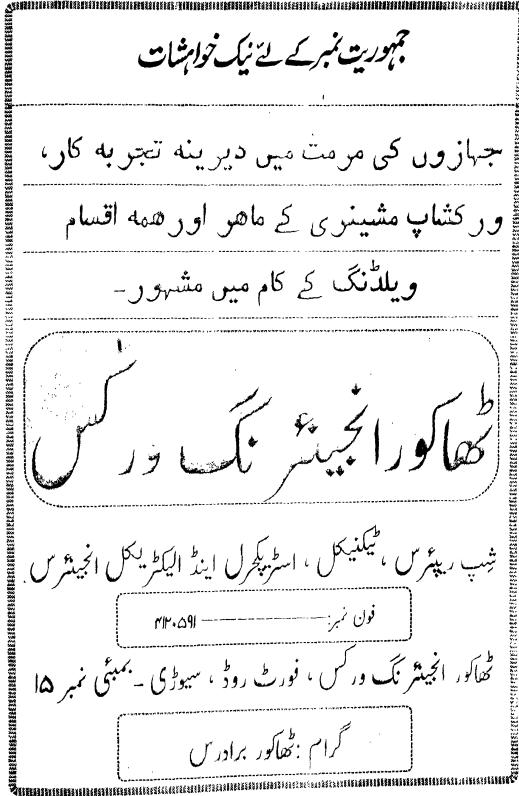
مبارک باد پیش کرتے ہیں اور امید رکھتے ہیں کہ اپنے ہائی اسکول کی عمارت کا مسئلہ بھی اسی پر جوش طریقے پر حل کرینگے۔

نذیر احمد عمر فہیم بلدیہ مرڈڈ جنجیرہ کے نائب صدر منتخب

مرڈڈ جنجیرہ کی مشہور شخصیت اور سماجی اور تعلیمی میدان میں بڑی محنت اور لگن سے کام کرنے والے سوشیل ورکر جناب نذیر احمد عمر فہیم جو مرڈڈ نگر پالیکا کے حالیہ الیکشن میں آزاد امیدوار کی حیثیت سے وارڈ نمبر ۱۴ سے اپنے مقابل تین حریف امیدواروں کو شکست دیکر کامیاب ہوئے۔ کونسلروں کی میٹنگ میں مرڈڈ نگر پالیکا کے نائب صدر چن لئے گئے ہیں۔ ان کی اس شاندار کامیابی اور نائب صدر کے اعزاز پر مرڈڈ تعلقہ میں خوشنودی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔

جناب نذیر احمد فہیم انجمن اسلام جنجیرہ کے جوائنٹ سیکریٹری اسکی مرڈڈ اسکول کمیٹی اور ٹیکنکل انسٹی ٹیوٹ کمیٹی کے رکن اور دیگر کئی سماجی اداروں سے وابستہ ہیں جن میں جنجیرہ کریڈٹ سوسائٹی (بانی) جنجیرہ جل داہتوک سوسائٹی راجپوری (بانی) رائیگڈھ ضلع پریشد سکشن کمیٹی (رکن) قابل ذکر ہیں جناب نذیر احمد رائے گڈھ ڈسٹرکٹ سنٹرل کوآپریٹو بینک (بین) کے ڈیولپمنٹ منیجر بھی ہیں۔

اب جب کہ وہ مرڈڈ بلدیہ کے نائب صدر، پلان ڈیولپمنٹ کے چیئرمن اور ستھائی کمیتی (اسٹینڈنگ کمیٹی) کے رکن چن لئے گئے ہیں امید کی جاتی ہے کہ وہ مرڈڈ شہری مسائل میں دلچسپی لیکر انہیں حل کرنے اور عوام کے فلاح و بہبود کے زیادہ سے زیادہ کام کرنے کی بھرپور کوشش کرینگے۔

ضلع رائیگڈھ میونسپل کونسل کے صدور

(۱) پنویل میونسپل کونسل میں کانگریس کے امیدوار محمد سعید عبدالحمید ملا صدر چنے گئے۔

(۲) اُدرن نگر پالیکا میں محمد سعید ملا کے بھائی محمد نور ملا صدر تھے اس مرتبہ وہ امیدوار نہیں تھے۔ کانگریس کے شیکھر مہاترے صدر چنے گئے۔

(۳) پین میں کانگریس کے ششی دھر دھاکر۔

(۴) علی باغ میں بھاؤ پگے۔

(۵) روہا میں کانگریس کے پرفل باڈیکے

(۶) مہاڈ میں سدھاکر ساونت۔

(۷) کھوپولی میں رام داس شینڈے۔

(۸) شری وردھن میں بالو صاحب کربجے۔

(۹) مرڈڈ۔ جنجیرہ۔ سدھاکر دانڈیکر۔

(۱۰) ماتھیران کونسل میں صدر بلدیہ کے چناؤ کو عدالت نے رکوا دیا ہے۔

ضلع رتناگیری کے صدور بلدیہ

(۱) راجہ پور میں رما کانت مالپیکر۔

(۲) رتناگیری میں اروند رسردے۔

(۳) چپلون میں رمیش کدم۔

(۴) وینگلورلا میں موہن کھانولیکر۔

(۵) ساونت واڑی میں ایڈوکیٹ دیپک کیسرکر

(۶) کھیڈ میں ناگیش سامنت۔

(۷) مالون میں سیلا دھر پڈکر۔

تھانے ضلع کے میونسپل کونسل کے صدور

(۱) بھیونڈی۔ نظام پور میونسپل کونسل کے صدارتی چناؤ میں کانگریس (۱) کے جیونت سوریا راؤ جیت گئے۔

(۲) میرا۔ بھائیندر میونسپل کونسل کی تشکیل کے بعد یہ پہلا چناؤ تھا جس میں کانگریس کے گلبرٹ مندوزا بلا مقابلہ صدر بلدیہ منتخب ہوئے۔

(۳) دسئی میں کانگریس کے مدھوکر نامدیو مہول۔

(۴) جوہار میں کانگریس کے راجیندر ردشنو ٹینڈولکر۔

(۵) ویرار میں کانگریس کے بھاسکر واضی ٹھاکور بلا مقابلہ منتخب ہوئے اس طرح تمام کونسل میں کانگریس کے صدر بلدیہ کی کرسی پر فائز ہو گئے ابھاس نگر اور دہانو کونسل کا چناؤ ۲۰ جنوری کو ہوا جسکا نتیجہ حاصل نہ ہوا

البرہان ٹرافی
برہانی کالج کے حصے میں آئی

برہانی کالج آف کامرس اینڈ آرٹس کے زیر اہتمام پانچواں البرہان آل مہاراشٹر تقریری مقابلہ ۱۲ر دسمبر کو کالج ہال میں منعقد ہوا۔ اس مقابلے میں مہاراشٹر کے ۱۲ کالج شریک ہوئے برہانی کالج کی طالبہ کہکشاں فاروقی اور نسرین شیخ نے بالترتیب اوّل اور چہارم انعام حاصل کیا اس طرح البرہان ٹرافی اس بار برہانی کالج کے حصے میں آئی۔

انٹر کالجیٹ یونیورسٹی کمپٹیشن کمیٹی اسٹوڈنس کونسل اور شعبۂ اردو کے تعاون سے منعقد اس شاندار روایتی پروگرام میں یواین آئی کے نمائندے سدھارہ آریا ڈاکٹر آدم شیخ، افضل مجتہدی اور محمود نواز تھانہ والا مہمان خصوصی کی حیثیت سے مدعو تھے جب کہ اردو بلٹز کے ایڈیٹر ہارون رشید، ریاض آفندی اور مدیر ہندوستان سرفراز آرزو بطور جج شریک تھے۔ پرنسپل قربان سعید نے مہمانوں کا استقبال کیا اور البرہان ٹرافی کی ابتداء اور مقاصد پر روشنی ڈالی۔ جواں سال صحافی سرفراز آرزو نے نتائج کا اعلان کیا۔ جناب ریاض آفندی نے اپنے تاثرات پیش کئے۔ نظامت کے فرائض ڈاکٹر شفیع شیخ نے بحسن وخوبی انجام دیئے۔

اس مقابلے کا دوسرا انعام ایوبی محمد ایوب ایم ایس جی آرٹس اینڈ سائنس کالج مالیگاؤں نے حاصل کیا۔ تیسرا انعام انجمن اسلام جونیر کالج بلاسس روڈ کی طالبہ انصاری شبنم میر افسگان اور پانچواں خصوصی انعام جے اے ٹی آرٹس سائنس اینڈ کامرس کالج مالیگاؤں کی طالبہ انصاری نجم اسحر کو ملا۔

عصمت چغتائی اور پروفیسر ایبھی جوشی کی رحلت پر تعزیتی قرارداد

۴ر دسمبر ۹۱ء کو شعبۂ اردو بمبئی یونیورسٹی نے ایک جلسہ میں اردو کی ممتاز افسانہ نگار اور بلند پایہ ادیبہ محترمہ عصمت چغتائی اور معروف مراٹھی ادیب اور نقاد اور اردو کہانیوں اور ناولوں کے اردو مترجم پروفیسر ایبھی۔ جوشی کے انتقال پر تعزیتی قرارداد پیش کی۔

اس تعزیتی جلسے کی صدارت ممتاز شاعر جناب مجروح سلطانپوری نے فرمائی۔

محترمہ عصمت چغتائی اردو کی عظیم افسانہ نگار تھیں۔ انہوں نے ایک ایسے دور میں جب سماجی برائیوں سے نقاب اٹھانا نہایت معیوب سمجھا جاتا تھا، متوسط طبقے کے دورخے اخلاقی معیار پر کاری ضرب لگائی اور عورتوں کے مسائل پر بے باکی سے لکھا۔ وہ اپنی افسانہ نگاری کو فوٹو گرافی سے مشابہ سمجھتی تھیں اور ایک سچے قلم کار کی طرح انہوں نے جو کچھ دیکھا اور محسوس کیا اسے جوں کا توں پیش کیا وہ ترقی پسند تحریک سے وابستہ تھیں لیکن اس تحریک سے بلند و بالا فنکارانہ شخصیت کی مالک تھیں۔ ان کی قلمی خدمات کا دائرہ ناول اور افسانہ تک محدود نہیں رہا کیونکہ وہ زبردست خلاقانہ ذہن کی مالک تھیں۔ ان کی موت اردو والوں کے لئے ایک عظیم نقصان ہے۔

پروفیسر ایبھی۔ جوشی مراٹھی کے صفِ اوّل کے ادیب تھے۔ لیکن وہ اردو ادب کے عالم اور مترجم کی حیثیت سے بھی ایک ممتاز مقام کے مالک تھے۔ انہوں نے اردو افسانوں کو مراٹھی میں ڈھالا اور اردو زبان وادب پر مراٹھی میں مضامین لکھ کر مراٹھی والوں کو ہمارے ادب سے روشناس کرایا۔ عورتوں کے مسائل سے بھی انہیں خاص دلچسپی تھی۔ اردو وافسانہ نگار خواتین کے افسانوں پر مشتمل ان کے تراجم کا ایک مجموعہ "الوکھی واٹا" ان کی اس دلچسپی کے نتیجے میں وجود میں آیا۔ وہ زبان وادب کے معاملے میں بھید بھاؤ کو ناپسند کرتے تھے۔ ان کی موت بھی اردو والوں کے لئے ایک بڑا نقصان ہے۔

فرج کیسے کام کرتا ہے؟

فرج یا ریفریجریٹر کیسے کام کرتا ہے؟ یہ جاننا ضروری ہے کیونکہ اس کا استعمال آجکل عام ہے۔ یہ بجلی سے چلنے والی ایک مشین ہے جس میں کھانے کی چیزیں کئی دنوں تک ترو تازہ رکھی جا سکتی ہے۔ فرج کے کام کا طریقہ یہ ہے کہ جب کسی مادہ کو گیس میں بدلتے ہیں تو یہ حرارت سرد کرتا ہے اور گیس کو پھر مادہ میں بدلنے پر حرارت خارج ہوتی ہے گھروں میں کام آنے والے فرج میں ایک کمپریسر [illegible] ہوتا ہے اور

دھات کی بنی ہوئی نالیاں۔ سٹورنج ٹینک میں فری آن گیس ہوتا ہے اس کے علاوہ ایک برقی موٹر والو اور آٹومیٹک کنٹرولر ہوتا ہے فرج چالو کرتے ہیں تو فری آن گیس کمپریسر کے اونچے دباؤ کی وجہ سے مائع میں بدل جاتی ہے یہاں سے والو کے ذریعے نلیوں میں گردش کرتی ہے وہاں تک دباؤ کم ہوتا ہے اس کم دباؤ پر فری آن مائع ابلنے لگتا ہے اور پھر سے گیس بن جاتی ہے۔ اس سے حرارت سردی میں بدل جاتی ہے اس طرح کے عمل سے فرج کے اندر درجہ حرارت اپنے آپ گرتا جاتا ہے یہ کام خاص درجہ حرارت پر جاری رہتا ہے۔

شریوردھن میں تبلیغی اجتماع

یکم نومبر ۹۱ء کو دو دنوں کے لئے شریوردھن ضلع رائے گڈھ کا تبلیغی اجتماع انجمن اسلام ہائی اسکول کے میدان میں منعقد ہوا جس میں تقریباً پانچ ہزار افراد شریک تھے۔ مولانا یونس صاحب کی دعا اور ضروری ہدایات پر اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

انجمن فروغ ادب جنجیرہ کا قیام

۲۷ دسمبر سنہ ۹۱ء کی شب مرود جنجیرہ کے مقامی حضرات کی ایک ادبی نشست جناب نعیم الدین شیخ کی رہائش گاہ پر جناب حفظ الرحمٰن شیخ کی صدارت میں منعقد ہوئی جس میں نوجوانوں میں علم و ادب کا ذوق پیدا کرنے اور ان کی ادبی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کے مقصد سے ایک مستقل ادارہ قائم کرنے کی ضرورت پر غور کیا گیا۔ صدر جلسہ نے جناب یوسف خان زادہ کے مکمل اشتراک عمل اور دیگر شرکائے مجلس کے تعاون سے "انجمن فروغ ادب جنجیرہ" قائم کرنے کی تحریک پیش کی جس کو حاضرین نے منظور کیا۔ اس نشست میں اہل ذوق حضرات اور اساتذہ کے ساتھ جناب راشد فہیم، جناب معین داماد اور جناب حسام الدین پیش پیش تھے۔

جناب ریاض انصاری، جناب شبیر شیخ اور جناب نعیم شیخ نے اپنا کلام پیش کرکے سامعین کو محظوظ کیا۔ جب کہ جناب اقبال مرزا جناب شوکت توسکر، جناب یوسف خان۔ جناب بشیر جمعدار اور جناب اسمٰعیل بودے نے اپنے پسندیدہ اشعار اور غزلیں سنا کر محفل میں رنگ جمایا۔

اس انجمن کے تحت ماہانہ ادبی نشستوں کا اہتمام کیا جائے گا۔ جس کے لئے جناب نعیم الدین شیخ کو کنوینر مقرر کیا گیا ہے۔ پہلی نشست ۲۶ جنوری سنہ ۹۲ء کو دربار روڈ پر ہوگی۔ جس کا انتظام جناب معین داماد کے ذمہ ہوگا آخر میں جناب یوسف خان زادہ نے اپنے مخصوص انداز میں اظہار تشکر کیا۔

راشد فہیم

بیسٹ بوائے آف کوکن

N.K.T.F. ہر سال ایس ایس سی کے نتیجہ کو بنیاد بنا کر کوکن کے اردو ہائی اسکولوں میں جو طالب العلم کثیر ترین نمبر حاصل کرتا ہے اسے اسی سال کا بیسٹ بوائے گردانا جاتا ہے۔

امسال حاجی ایس ایم مقدم ہائی اسکول کھیڈ ضلع رتناگری کے طالب العلم سرفراز احمد اسمٰعیل تانبے نے ۷۲۰/۹۰۰ نمبر حاصل کرکے یہ اعزاز پایا۔ ۵ جنوری ۹۲ کے سالانہ جلسہ تقسیم انعامات میں کوکن بنک کے چیرمین عالیجناب علی ایم شمسی کے ہاتھوں N.K.T.F. نے یہ انعام سرفراز کو عطا کیا۔

سلسلۂ تعلیم جاری رکھتے ہوئے سرفراز تانبے نے رویا کالج بمبئی میں شعبہ سائنس میں داخلہ لیا ہے۔

جناب لیاقت قاضی

راجہ پور اربن بنک کے چیرمین

سنہ ۹۱-۱۹۹۲ء کے لئے بنک ہٰذا کی چیرمین شپ کے لئے قاضی صاحب کا کثرت رائے سے انتخاب عمل میں آیا۔ وائس چیرمین کے طور پر شری نانا قلعے کر منتخب ہوئے۔

سابق چیرمین شری منے پرکاش ناردیکر نے نئے منتخبہ عہدیداروں کو دلی مبارکباد دی۔

دلوی عصمت عبدالرحمٰن

۱۹۹۰/۹۱ء کے ایس ایس سی کے نتائج پر نقش کوکن ٹیلنٹ فورم نے راتنرنگ ہائی اسکول زاگمہ ضلع رتناگری کو مضمون سائنس کی مثالی معلمہ کا اعزاز عطا کیا ۔ ۵ر جنوری ۹۲ء کو فورم کے منعقدہ جلسہ میں جناب الحاج عبدالغنی مجمندار کے ہاتھوں محترمہ کو یہ انعام عطا کیا گیا۔

فاطمہ جلگاؤنکر

. بہترین

کوکن اردو ذریعہ تعلیم کے ہائی اسکولوں سے موصول تفصیلات کو ملحوظ خاطر رکھکر N.K.T.F. نے ہر ایک مضمون کا بہترین طالب العلم چنا اور ان چنیدہ طلبہ کو ۵ جنوری ۹۲ء کو سالانہ جلسۂ تقسیم انعامات میں نقد رقم کے علاوہ سند امتیاز اور ایک یادگاری تحفہ عطا کیا۔ اسی موقعہ پر سوشل سوسائٹیز ہائی اسکول سائی کی طالبہ فاطمہ داؤد جلگاؤنکر نے ہندی مراٹھی کمپوزٹ اور انگلش دو مضامین کا انعام حاصل کیا۔

اسے انگلش میں ۸۹ر اور ہندی مراٹھی میں ۸۲ر نمبر حاصل ہیں سلسلہ تعلیم جاری رکھتے ہوئے اسی ہونہار طالبہ نے مہاراشٹرا کالج بمبئی میں شعبۂ سائنس میں داخلہ لیا ہے۔

کوسہ میں ٹکنیکل ہائی اسکول

دی میمن ایجوکیشن اینڈ ویلفیر سوسائٹی کے زیر اہتمام کوسہ ممبرا میں احمد عزیب ٹکنیکل ہائی اسکول کا سنگ بنیاد ۱۵ر دسمبر کو باقوم محمد یوسف پٹیل کے ہاتھوں رکھا گیا اسکول میں آٹھویں جماعت میں داخلہ دیکر ٹکنیکل تعلیم کے میدان میں نوجوان نسل کی رہنمائی کی جائے گی بعد الیکٹرونک اور الیکٹریکل کمپوٹر کورسیز بھی شروع کئے جائیں گے۔

سوسائٹی کے جنرل سکریٹری آدم نور نے مرحوم احمد عزیب کی خدمات پر روشنی ڈالی مرحوم نے طبیہ کالج، النور اسپتال، انجمن خدام النبیؐ، میمن ایجوکیشن سوسائٹی، میمن کوآپریٹیو بینک، احمد عمر کھائی کالونی جیسے اہم کارنامے انجام دیئے انہوں نے ایک پندرہ روزہ اخبار "میمن" ویلفیر بھی جاری کیا تھا مرحوم کی ان خدمات کی قدر کرتے ہوئے اسی ہائی اسکول کو مرحوم کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔

سابق میئر ڈاکٹر علی محمد ناز نے مہمانوں کا خیر مقدم کیا۔ اور ہارون بھائی نے شکریہ ادا کیا۔

تقرری

ضلع پریشد تھانے کے ایجوکیشن ڈپارٹمنٹ نے اے ڈی آئی جناب یوسف انصاری کو ڈپٹی ایجوکیشن آفیسر مقرر کیا ہے موصوف نے اپنے عہدے کا چارج سنبھال لیا ہے

مروڈ میں تقاریر و نعت خوانی کا مقابلہ

۱۵ر دسمبر ۱۹۹۱ء کو مروڈ ضلع رائے گڈھ میں بزم ملت مروڈ کے زیر اہتمام مہاراشٹر کالج بمبئی کے پرنسپل ڈاکٹر عبدالقدوس منشی صاحب کے زیر صدارت انجمن اسلام مروڈ کے احاطے میں سیرت النبی کے سلسلہ میں آٹھواں کل ضلع رائے گڈھ نعت خوانی و تقاریر کا انعامی مقابلہ منعقد ہوا۔

ابتدائی و ثانوی مدارس کے اول تا دہم جماعتوں کے ۲ر گروہ متعین کرکے مقابلے منعقد کئے گئے تھے۔ رائے گڈھ ضلع کے بیشتر مدارس مقابلے میں شریک ہوئے۔

جناب غلام محمد پیش امام اختر عبدالرحمٰن خان زادہ صاحب، اقبال لامبے صاحب اور مقبول کوکاٹے صاحب وغیرہ معتدد حضرات مہمان خصوصی کی حیثیت سے رونق افروز تھے۔ مولانا عطاءاللہ پینکر جناب محسن حدادی، عبدالرحمٰن جمعدار نے جج کے فرائض انجام دیئے۔ نعیم الدین شیخ نے کامیاب نظامت کی۔

بزم ہذا کے فعال صدر یوسف عبدالرحمن
خان زادہ صاحب نے حاضرین کا خیر مقدم
کرتے ہی نعیم خلیفے نے تلاوت کلام پاک
دنیلوفر سر گروہ نے نعت شریف پیش کی۔
مذکورہ بزم کے سیکریٹری راشد عمر فہیم نے
مہمانان کی خدمت میں گلدستے پیش کئے۔
نعت خوانی کے مقابلے میں اوّل نمبر آنے
والے نعت خواں کو ایک عدد ٹرافی اور
تقاریر کے ہر گروہ میں اوّل آنے والے
مقرر کو ایک ایک عدد شیلڈ عنایت کی
گئی۔ اسی طرح نعت خوانی اور تقاریر کے
ہر گروہ میں اوّل تا سوم نمبر آنے والے نعت
امیدوار کو اسناد اور نقد رقومات عطا
کی گئیں۔ اعلیٰ تعلیم سے آراستہ ہونے والے
مقامی ہونہار طلبہ و طالبات کو اعزازات
عطا کئے گئے۔ بعد عشاء بعد عربیہ اشرفیہ مدرسہ
راندیر کے شیخ الحدیث مولانا عبدالرشید
صاحب اجمیری اور مولانا انور صاحب
بلساری نے بصیرت افروز تقاریر کیں۔
نامہ نگار...... نوگل بھارتی

سب سے پیٹو لوگ

بھارت اپنی جغرافیائی، تواریخی، اور
مذہبی خاصیتوں کی وجہ سے انوکھا ملک
ہے۔ دنیا کے کئی مفکروں، سائنس دانوں
اور ڈاکٹروں کا ماننا ہے کہ سب سے زیادہ
کھانے والے لوگوں کا کوئی ملک ہے تو
وہ بھارت ہی ہے۔ بھارت کی عورتیں جس
قدر زیادہ وقت رسوئی گھر میں گذارتی
ہیں اتنا وقت دنیا کے کسی اور ملک کی
عورتیں نہیں گذارتیں۔
(مجموعہ اخبار صداقت پونہ)

بارش برساتا پیڑ!

افریقہ کے کچھ انتہائی گرم علاقوں میں
پایا جانے والا سماں سمن نامی پیڑ دن کی
روشنی میں اپنی پھلیوں میں پانی اکٹھا کرتا
ہے اور شام ہونے سے لے کر
صبح ہونے تک اسی پانی کو برسات
کی شکل میں برساتا ہے۔

آئس کریم کھانے کا ریکارڈ!

دنیا میں سب سے زیادہ آئس کریم
امریکہ میں کھایا جاتا ہے یہاں فی کس
سالانہ کم از کم ۲۳ لیٹر آئس کریم کھایا
جاتا ہے جب کہ نیوزی لینڈ اور آسٹریلیا
میں یہ مقدار ۲۰ لیٹر فی کس ہے!
(مجموعہ اخبار صداقت)

برطانیہ میں مقیم ایشیائی مسلم طلباء سب سے آگے

گزشتہ کئی سالوں سے برطانیہ میں
مقیم ایشیائی خصوصاً مسلم طلباء ہائی
اسکولوں اور کالجوں میں برطانوی طلباء
کی بہ نسبت زیادہ مارکس حاصل کرکے
نمایاں کامیابی حاصل کر رہے ہیں۔ یہاں
کے ماہران تعلیم اب اس نتیجہ پر پہونچے
ہیں کہ "حصول تعلیم کے لئے اسلام
میں جو ضبط و نظم رکھا گیا ہے وہی طلباء
کی نمایاں کامیابی کی وجہ ہے۔
حال ہی میں شائع ایک سروے رپورٹ
میں لندن میں مقیم پروفیسر ڈیسمونڈ نل نے
انکشاف کیا ہے کہ "لندن کے تین تہائی
اسکولوں اور کالجوں میں سفید طلبا کی بہ
نسبت بھارت، پاکستان اور بنگلہ دیش سے
آئے مسلم طلباء نے نمایاں کامیابی حاصل کی
ہے خصوصاً انگریزی زباندانی، معاشیات
علم ریاضی و سائنس میں ایشیائی مسلم
طلباء کافی آگے ہیں۔

سلسلہ منتشر خیالوں کا

کوکن کے مشہور و معروف شاعر اور اردو کے بے لوث خادم جناب
ساحر شیوی کا نیا مجموعہ کلام۔
ساحر صاحب کی شاعری اردو ادب کا ایک قابل فخر حصہ ہے۔
کوکن اردو رائٹرز گلڈ، ساحر کا ایک فقید المثال کارنامہ ہے۔ ساحر کی شاعری
کی نئی آب و تاب کا مرقع ہے۔
سلسلہ منتشر خیالوں کا جسے ماڈرن پبلشنگ ہاؤس دہلی نے بڑے اہتمام سے
شائع کیا ہے۔

N.K.T.F. کا جلسہ

تقسیم اسناد و اعزازات

حسب الاعلان ۵، جنوری ۹۲ء کو نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کا نواں سالانہ جلسہ اعزاز و تقسیم انعامات و اسناد داؤد دنا صنسل بھائی ہال بمبئی ۹، میں زیر صدارت وزیر حکومت مہاراشٹر عالیجناب پروفیسر جاوید خان صاحب چیئرمن مہاراشٹر اسٹیٹ اردو اکیڈمی منعقد پذیر ہوا۔ امریکہ سے آئے ہوئے ڈاکٹر عبدالواحد جو ایک عالی دماغ سائنٹسٹ اور اردو کے اچھے اسکالر ہیں۔ بطور معزز مہمان اور ساؤتھ افریقہ سے آئے ہوئے ایک جواں عمر و جواں سال بزنس مین جناب اسماعیل ہرزک بھی بطور معزز مہمان شریک مجلس تھے۔ بمبئی کے معروف سرجن جناب ڈاکٹر عاشق احمد راول نے پروگرام کی کفالت فرمائی اور اپنی مصروفیات میں سے تھوڑا سا وقت نکال کر رونق افروزئ محفل بھی ہوئے۔ کوکن بنک کے چیئرمن اور الف۔ ایم مستری ٹرسٹ کے مینجنگ ٹرسٹی جناب علی ایم شمسی (جنہوں نے مہاڈ سینٹر پر ضلعی سطح کے لئے ضلع رائے گڈھ کے پروگرام کا کفالت فرمائی تھی) شریک محفل تھے۔ اور ٹرسٹ کے سکریٹری نیز ... ابائی میموریل کے ڈائریکٹر (جنہوں نے اس پروگرام میں ناکام طلبہ کو بھی ہمت افزائی کے طور پر نقد رقم عطا فرمائی) پروگرام میں تھے۔

پہلے دور میں ضلعی سطح پر چنے گئے طلبا کے درمیان فائنل مقابلے ہوئے۔ جناب عبداللطیف صاحب ڈاکٹر عبدالشکور قادری اور جناب غنی غازی نے ججوں کے فرائض انجام دیئے۔ جناب مبارک کاپڈی نے جنرل نالج کے مقابلے کے لئے ویڈیو ریکارڈنگ کا استعمال کیا۔ جس نے مقابلہ کو جاذب نظر بنا دیا۔ انگریزی زباندانی کا مقابلہ اسی سال نئی سرگرمی تھی مگر اس میں بھی بچوں نے اچھی دلچسپی کا مظاہرہ کیا اور حاضرین نے بھی جملہ سرگرمیوں کو بے حد پسند فرمایا۔ فورم کے چیئرمن ڈاکٹر عبدالکریم نائیک کی استقبالیہ تقریر کے بعد جناب مبارک کاپڈی نے فورم کا جملہ سرگرمیوں پر تفصیلی روشنی ڈالی۔

پروگرام کے دوسرے دور میں ۹۱/۹۲ء کے ایس ایس سی امتحان میں اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے ہر مضمون کے مثالی مدرسین کی خدمت میں ہدیۂ تبریک کے طور پر نقد رقم، ایک یادگاری تحفہ، سند امتیاز شرف کمالی صاحب کی کتاب صحیفۂ حکمت کتاب صحیفۂ حکمت اور ڈاکٹر نائیک صاحب کی جانب سے نئے سال کی خوبصورت ڈائری پیش کی گئی۔ اسی طرح ہر مضمون کے بہترین طالب العلم کو بھی ہدیۂ تبریک دیا گیا۔ درس و تدریس میں پچیس ۲۵ سال گذارنے والے صدر معلمین کو ان کی سلور جوبلی کا اعزاز دیتے ہوئے صدر جلسہ عالیجناب پروفیسر جاوید خان وزیر حکومت مہاراشٹر کے ہاتھوں شال اور سند امتیاز دی گئی۔ یہ اعزاز پانے والے صاحبان اعزاز کے نام درج ذیل ہیں۔

جناب مسیح الدین غوری (راجے واڑی) جناب ایچ بی ویلیلے (داگھیورے) جناب داؤد حسین غیبی (جامگہ) اور جناب اسماعیل شیخناگ (توڑیل) کے علاوہ ضلع رتناگری

کے ڈائریکٹر شکشک جناب عبدالرحمٰن ڈنگنگر (شیمون)

مقابلہ کے انعام یافتگان

تقریری مقابلہ میں جن مقررین نے اپنے فن خطابت کے جوہر چمکائے اور انعام کے حقدار قرار پائے اس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

اول انعام:۔ حاجی داؤد این ہائی اسکول کالسٹہ ضلع رتناگری کا طالب العلم آصف عبدالحمید پرکار تقریر کا عنوان تھا. جہاں بازو سمٹتے ہیں وہیں صیاد ہوتا ہے۔

آصف پرکار نے پچھلے سال (جنوری ۹۱) بھی تقریری مقابلہ کے فائنل کا انعام حاصل کیا تھا۔ امسال وہ درجۂ دہم میں زیر تعلیم ہے۔ اگلے سال کے مقابلہ میں شرکت کا چانس معدوم ہے۔ K.T.F. صرف درجۂ ہشتم تا دہم کے بچوں کو شریک مقابلہ کراتا ہے۔

دوسرا انعام:۔ انجمن خیر الاسلام اردو ہائی اسکول گوریگاؤں ضلع رائیگڈھ کی طالبہ مسرت نظام الدین خان۔ تقریر کا عنوان تھا. درد دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو۔

تیسرا انعام:۔ نیشنل ہائی اسکول داپولی ضلع رتناگری کا طالب العلم جہانگیر بیاس الواسے۔ تقریر کا عنوان تھا افراط زر مہنگائی۔

چوتھا انعام:۔ قصی گرلز ہائی اسکول بھیونڈی کی طالبہ تقدیس ریاض احمد مومن تقریر کا عنوان تھا. جہاں بازو سمٹتے ہیں وہیں صیاد ہوتا ہے۔

جنرل نالج

مقابلہ کے چیف ایڈوائزر جناب مبارک کاپڑی نے جنرل نالج مقابلہ میں ویڈیو کا استعمال کرکے ایک جدت پیدا کر دی تھی یہ ایک تجربہ تھا جو کامیاب رہا۔ انشاء اللہ آئندہ سال جنرل نالج مقابلے کے سوالات ویڈیو کے ذریعہ پیش کئے جائیں گے۔

جن بچوں نے اپنی ذہانت اور معلومات کے ذریعہ جنرل نالج میں اپنا لوہا منوایا وہ ہیں۔

اول انعام:۔ انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول شریوردھن ضلع رائےگڑھ کی طالبہ ریشماں عبدالشکور کالوکھے۔

(دراصل جنرل نالج میں ہر ہائی اسکول سے دو بچے شرکت کے مجاز ہوتے ہیں مگر ریشماں کی ساتھی طالبہ حاضر نہیں ہو سکی اور اس طرح اس ہونہار طالبہ نے اکیلے ہی یہ میدان فتح کیا۔) اس کی کامیابی پر انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول شریوردھن کا جنرل نالج ٹرافی پر قبضہ ہو گیا۔ چونکہ یہ گشتی ٹرافی ہے لہٰذا ایک سال تک اسی ہائی اسکول میں رہیگی۔

دوسرا انعام:۔ مہاراشٹر ہائی اسکول کرڈوئی ضلع رتناگری کے طلبہ عرفان اسحاق سید اور عبدالقیوم زکریا موڈک۔

تیسرا انعام:۔ کے. ایم. ای. ایس ہائی اسکول بڑگھا ضلع تھانہ کے طلبہ ندیم رؤف ملا اور راشد یوسف مومن۔

اسماعیل مرزوک کلنواروستری ڈاکٹر عبدالواحد ڈاکٹر ...

چوتھا انعام:۔ بندیری اردو ہائی اسکول بندیری ضلع رتناگری کے طلبہ تسنیم محمد تحویلدار اور خالد حسن صوبارے (جنرل نالج کی ٹرافی جناب آدم لار جنرل سکریٹری مہین ایجوکیشن سوسائٹی بمبئی کی پیش کردہ ہے۔ پچھلے سال اس پرنشنل اردو ہائی اسکول کلیان کا قبضہ تھا)

انگریزی زباندانی کا مقابلہ

انگلش کنٹیسٹ N.K.T.F. کی اس سال کی نئی سرگرمی ہے عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ اردو ذریعہ تعلیم کے بچے انگریزی میں کم زور رہتے ہیں اور جب اعلیٰ تعلیم کے لئے کالج میں داخلہ لیتے ہیں تو اپنے ہم جماعت ساتھیوں سے انگریزی میں گفتگو نہیں کر سکتے اور اس طرح احساس کمتری کا شکار ہو کر رہ جاتے ہیں اسی کمزوری کو دور کرنے کے لئے بول چال کے عام الفاظ کو سوال بنا کر جناب مبارک کاپڑی نے بچوں میں بیداری کی ایک لہر دوڑائی ہے انشاء اللہ اس کے نتائج بڑے خوش آئند نکلیں گے۔

جن بچوں نے اپنی علمی قابلیت کے جوہر چمکائے اور انعام کے حقدار قرار پائے وہ اس طرح ہیں۔

اول انعام:۔ نیشنل اردو ہائی اسکول کلیان ضلع تھانہ کی طالبہ سیما شاکر خان سیما کی اول نمبر کامیابی سے انگلش کنٹیسٹ ٹرافی پرنشنل اردو ہائی اسکول کلیان کا ایک سال کے لئے قبضہ ہو گیا ہے۔ پچھلے سال جنرل نالج ٹرافی پر اولین قبضہ بھی اسی ہائی اسکول کو حاصل تھا۔

دوسرا انعام:۔ آئیڈیل ہائی اسکول سیکنڈلوڑی تھانہ کی طالبہ فوزیہ اسماعیل دادن۔

تیسرا انعام:۔ حاجی ایس ایم مقدم ہائی اسکول کھیڈ ضلع رتناگری کا طالب العلم جاوید یونس کھوت۔

چوتھا انعام:۔ انجمن خیر الاسلام اردو ہائی اسکول گوریگاؤں ضلع رائے گڑھ کا طالب العلم ناظم حسن ادھیکاری۔

انگلش کنٹیسٹ کی ٹرافی جناب ایچ بی مقدم کے فرزند نیک ارجمند جناب محمد علی مقدم نے عطا کی ہے۔

ناکام طلبہ کو بھی انعام:۔ مقابلوں میں جو طلبہ ناکام رہے ان کی ہمت افزائی کی خاطر جوالی میموریل کے ڈائریکٹر جناب گلزار مستری نے اپنے ہاتھوں نقد رقم اور سند شرکت دی۔

دلدار ڈنگنکر

بی۔ اے B.A. کے امتحان میں کامیابی حاصل کرنے والے دلدار محمد سعید ڈنگنکر متوطن دیسوی ضلع رتناگری کو ہم دلی مبارک باد دیتے ہیں کہ آپ نے ادارہ نقش کوکن سے وابستگی کے بعد سلسلہ تعلیم جاری رکھا اور اردو اور پوسٹیکل سائنس مضامین کے ساتھ بی اے کی سند حاصل کی۔

جرمن پرکار ہائی اسکول اور جونیئر کالج بانکوٹ سے SSC اور ایچ ایس سی پاس کرنے کے بعد آپ نے اسماعیل یوسف کالج جوگیشوری میں داخلہ لیا اور بمبئی یونیورسٹی سے اپریل ۹۱ء میں مذکورہ ڈگری حاصل کی۔

حقیقت میلاد

ہمارے نقش نواز اور لندن کے قاری بیرسٹر اے کے پرکار نے ایک مضمون بعنوان "حقیقت میلاد" اشاعت کے لئے بھیجا ہے۔ یہ مضمون گرچہ کہ بیرسٹر صاحب کے مطابق حقیقت پر مبنی ہے مگر نقش کوکن کی پالیسی سے مطابقت نہیں رکھتا اس لئے شریک اشاعت نہیں ہو سکا۔

یوں بھی ادارہ متضاد مذہبی مضامین کی اشاعت سے احتراز کرتا ہے۔

مذکورہ مضمون بلیک برن انگلینڈ کے جناب حفظ الرحمن کا لکھا ہوا ہے۔ اور یورپین مسلم ورلڈ فاؤنڈیشن کے مجلہ "کوکن لنک" میں شائع ہو گیا ہے۔ نقش کوکن کا کوئی قاری یا ناظر اسے دیکھنا چاہے تو دفتر سے اسکی زیروکس لے لیجئے

ڈاکٹر جوگلے داپولی میں

بمبئی کے سرجن ڈاکٹر ابراہیم جوگلے جو اپنے مقررہ دنوں میں داپولی جاکر ڈاکٹر ابراہیم خان کے مطب میں اپریشن کے ذریعہ مریضوں کا علاج کیا کرتے ہیں اب مستقلاً داپولی میں قیام پذیر ہو گئے ہیں۔ گرچہ کہ اب بھی آپ ڈاکٹر خاں کے مطب سے منسلک ہیں مگر لوگوں کو عمل جراحی کے لئے اب مقررہ دنوں کا انتظار نہیں کرنا پڑتا بلکہ مریضوں کی فوری ضرورت پوری ہو جاتی ہے۔

شاندار منڈل کا شاندار پروگرام

بہادر شیخ چپلون ضلع رتناگری کے یوتھ منڈل (رجسٹرڈ) کے زیر اہتمام ۴ر جنوری ۹۲ء کو بین المدارس مقابلوں کا انعقاد کیا گیا جس کی صدارت چپلون گیس سروس کے منیجر نے فرمائی۔ اور چپلون نگر پریشد کے صدر شری رمیش راڈکدم نے افتتاح فرمایا۔ مقابلوں میں کھو کھو، دوڑ، میوزیکل چیئر، چمچ میں گولی لے کر دوڑنا وغیرہ آئٹم تھے۔ اس پروگرام کے لئے پرائمری مدارس کے اساتذہ اور بچوں کے والدین کی انجمنوں نے مالی تعاون بخشا تھا۔

کرلا میں نیشنل ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ کا افتتاح

یکم جنوری ۹۲ء کو کرلا ویسٹ پائپ روڈ پر ثروت والا کمپاؤنڈ میں نیشنل ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ کا انعقاد عمل میں آیا۔ پرنسپل عبدالفرید صاحب نے ٹیکنیکل تعلیم کی اہمیت اور ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ ہم ٹیکنیکس میں اپنی تعلیم طلبا کو دینگے اس کا وعدہ کرتے ہیں۔

کرلا کے ایس ای ایم جناب محمد حنیف حسین پرکار نے ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ کے افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ آج تعلیم کے ساتھ ساتھ ٹیکنیکل تعلیم پر بھی دھیان دینا ضروری ہے تاکہ صنعت وحرفت کو فروغ ملے۔ سرپرست شیخ آدم صاحب نے گلپوشی فرمائی اور رسم شکریہ جناب عابد علی صاحب نے ادا کی۔

نیرل میں تقریری مقابلہ

انگلو اردو ہائی اسکول نیرل (رائیگڑھ) کا پانچواں کل کوکن سیرت النبیؐ تقریری مقابلہ ۲۸ر دسمبر ۹۱ء کو نزلا اسپتال کے ہال میں منعقد کیا گیا۔ حضرت مولانا محمد امین ملا قادری (خطیب وامام بھسار محلہ مسجد نیرل) نے صدارت فرمائی۔ مقابلے کا آغاز حافظ سکندر صاحب کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ ہیڈ مسٹریس شمشاد شیخ صاحبہ نے مہمانوں کا خیر مقدم کیا۔ مولانا امین ملا صاحب، جناب مشتاق رضا صاحب (بھیونڈی) اور سلام بی مومن صاحب نے جج کے فرائض انجام دیئے۔ مقابلے میں رائے گڑھ، تھانہ اور بمبئی کی اسکولیں شریک ہوئیں۔

مقابلے کے نتائج حسب ذیل تھے

پہلا انعام :- ناہید سلیم نیشنل اردو ہائی اسکول کلیان۔ دوسرا انعام نسیم مشتاق ملی (انجمن اسلام اردو گرلز ہائی اسکول کرلا۔ تیسرا انعام مومن نفیسہ ریاض احمد (قصی گرلز ہائی اسکول بھیونڈی) چوتھا انعام۔ قصی لئیق احمد (انجمن اسلام اردو گرلز ہائی اسکول (کرلا) پانچواں انعام۔ عبدالرحیم اسلم انصاری (رفیع الدین فقیہ ہائی اسکول بھیونڈی۔

گشتی شیلڈ۔ انجمن اسلام اردو گرلز ہائی اسکول۔ کرلا۔

جناب جعفر شیخ نے تمام مقررین کو اور نیرل اسکول کے اولڈ بوائز نے پہلی انعام یافتہ مقررہ کو نقد انعام سے نوازا۔

اردو ہائی اسکول پنیدیری کی کامیابی

۲۰ر دسمبر کو چپلون میں نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے زیر اہتمام مختلف مقابلوں میں اردو ہائی اسکول پنیدیری کے طلباء وطالبات نے شرکت کی۔ جنرل نالج مقابلے میں آٹھویں جماعت کے طالب علم خالد حسن حسوارے اور طالبہ تسنیم محمد کھولیلا رے نے دوسرا انعام حاصل کر کے باپیہ میں آل کوکن فائنل مقابلے میں چوتھا انعام حاصل کیا اسی طرح ضلعی لیول تقریری مقابلے میں عقیل احمد ٹھاکرے نے امتیازی انعام حاصل کیا۔

بزم شعر وادب کوکن (بمبئی)

بزم ہذا کی ۱۰۷ ویں ماہانہ طرحی نشست مورخہ ۱۸ر جنوری ۱۹۹۲ء کو گوونڈی ...

اپارٹمنٹ ناگپاڑہ پر جناب شرف کمالی ...

کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ چائے کے وقفہ کی دوران سالانہ حسابات پیش کئے گئے اور آئندہ سال کے لئے انتخاب عمل میں آیا۔ حاضرین کی متفقہ رائے سے جناب مہر پھسلائی صدر، جناب قیصر رتناگروی نائب صدر، جناب سعید کنول سکریٹری جناب انیس لوکھنڈے اور منور رتناگروی جوائنٹ سکریٹری منتخب کئے گئے۔

انتخاب کلام حسب ذیل ہے

جناب شرف کمالی صاحب

بے محابانہ غیر کے در پر
جو جھکے وہ سر نیاز نہیں

جناب مہر پھسلائی صاحب

سانس آتی ہے سانس جاتی ہے
اس ترنم کا کوئی ساز نہیں

جناب شاداب رتناگروی

رہ گئے صرف داستانوں میں
اب وہ محمود یا ایاز نہیں

جناب شاداں کلیانوی

یہ نہیں ہے وطن کی فکر نہیں
میرے حالات کارساز نہیں

جناب اطہر قیصری

دل وہ ساز شکستہ ہے جس میں
کوئی بھی نغمہ گداز نہیں

جناب سعید کنول

مفلسی میں ہے پاس خودداری
ہاتھ خالی تو ہیں دراز نہیں

جناب منور رتناگروی

اپنے غم کے عوض نہیں لونگا
سیم و زر اتنے دلنواز نہیں

جناب انیس لوکھنڈے

ہم نے سمجھا ہے، ہم نے جانا ہے
کوئی دنیا میں دلنواز نہیں

نوٹ:۔ آئندہ نشست مورخہ ۱۵ر فروری ۱۹۹۲ء کو گورڈن ہال اپارٹمنٹ میں جناب مہر پھسلائی صاحب کی صدارت میں منعقد ہوگی۔

مصرعہ طرح:۔
زندگی ایک تمنا کے سوا کچھ بھی نہیں

نامہ نگار
سعید کنول
سکریٹری بزم شعر وادب کوکن

مس نبیلا قاضی

جناب عباس علی قاضی متوطن قصبہ سنگمیشور (جو دوحہ قطر میں برسر ملازمت تھے) کی دختر نبیلا نے داؤد دلوانی ہائی اسکول سے جب SSC ایس ایس سی کا امتحان پاس کیا تھا تو ۷۵ فیصد نمبر حاصل تھے۔

سلسلہ تعلیم جاری رکھتے ہوئے اس ہونہار طالبہ نے ہند دجہ کالج آف کامرس میں داخلہ لیا اور دوسرے سال شعبہ کامرس کا امتحان پاس کیا تو ۹۲۔۹۱ میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر طلائی تمغہ (گولڈ میڈل) عطا کیا گیا ہے۔ مس نبیلا اسپورٹس اور تقریری مقابلوں کا بھی انعام پاچکی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ اسے اگلے امتحانات میں بھی امتیازی شان کے ساتھ کامیابی عطا فرمائے۔

انٹر کالیجیٹ اردو تقریری مقابلہ

کوکن مسلم ایجوکیشن سوسائٹیز مومن ویمن کالج بھیونڈی کے زیر اہتمام تیسرا اکبر صاحب فقیہ انٹر کالجیٹ اردو تقریری مقابلہ برائے طالبات ۷ر جنوری ۹۲ء کو رئیس ہائی اسکول کیمپس میں انعقاد پذیر ہوا۔ جناب احمد زکریا (چیف ایڈیٹر اسلامک ٹائمز) نے صدارت فرمائی اور بیگم نیر وزہ، ڈاکٹر شفیع شیخ (چیئرمین بورڈ آف اسٹڈیز ان پرشین اینڈ ... یونیورسٹی آف بمبئی) بطور مہمانان خصوصی شریک تھے۔

انصاری کلنک کا افتتاح

۲۶ر جنوری ۹۲ء یوم جمہوریہ کے موقع پر نوجوان ڈاکٹر رفعت اقبال انصاری کے مطب "انصاری کلنک" کا افتتاح ماہر امراض قلب ڈاکٹر نظیر جوولے کے ہاتھوں نزد ہوٹل شیتل نہرو نگر کرلا (مشرق) میں انجام پایا۔ اس موقع پر ڈاکٹر انصاری کے دوستوں اور شہر کے ڈاکٹروں کی کثیر تعداد اپنے نوجوان ساتھی کو مبارکباد اور دعائیں دینے کے لئے حاضر تھی۔

اقوال زریں

• دولت اور اقتدار نے فرعون اور نمرود جیسے خدائی کا دعویٰ کرنے والے پیدا کئے لیکن علم نے انسان کو اپنے سچے معبود خدا سے روشناس کرایا۔

(شیخ عبدالقادر جیلانی رح)

ان لوگوں کے چہروں کو پہچان کر ان کی مدد کرو جو شرم اور غیرت کے باعث تم سے مانگ نہیں سکتا۔

(۱) جس نے فجر کی نماز ترک کی اس سے ساری کائنات بیزار ہوتی ہے۔

(۲) جس نے ظہر کی نماز ترک کی اس سے سارے فرشتے بیزار ہوتے ہیں۔

(۳) جس نے عصر کی نماز ترک کی اس سے خدا بیزار ہوتا ہے۔

(۴) جس نے مغرب کی نماز ترک کی اس سے ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بیزار ہوتے ہیں۔

(۵) جس نے عشاء کی نماز ترک کی اس سے تمام آسمانی کتب بیزار ہوتی ہیں۔

یاد رکھو

(۱) نفس سے بڑھکر تمہارا کوئی دشمن نہیں۔

(۲) زبان سے بڑھکر آفت لانے والی چیز کوئی دوسری نہیں۔

(۳) ضمیر کی عدالت سے بڑھ کر کوئی دوسری عدالت نہیں۔

(۴) جوانی میں بہکا ہوا قدم بڑھاپے میں رلاتا ہے۔

(۵) جلد باز خود بھی تباہ ہوتا ہے اور دوسروں کو بھی تباہ کر دیتا ہے۔

(۶) تکلیف کے بعد راحت قانون قدرت ہے۔

(۷) نماز ہی راہ نجات ہے۔

منجانب
سید ظہور احمد عبدالرحمن نظیر مقام و پوسٹ میندری۔ تعلقہ مہسلہ ضلع رائیگڑھ

تصحیح

ریٹائرڈ جج جناب ایم بی راجیو نے متوطن چپلون نے اپنے ایک خط میں توجہ دلائی ہے کہ کوکن کے میونسپل کونسلرز کی جو فہرست شائع ہوئی ہے اس میں چپلون میں ۸/ مسلم نمائندے چن کر آئے ہیں جناب منیر حاجی محبوب پالکر کا نام لکھنے سے رہ گیا تھا جس کے لئے ہم معذرت خواہ ہیں۔

مرحوم ڈاکٹر نور کے سانحۂ ارتحال میں ہم نے ڈاکٹر نور کے والد بزرگوار کا نام خانصاحب منیر خاں لکھا ہے۔ راجیو صاحب کا کہنا ہے کہ خان بہادر ان کا سرکاری خطاب ہے لہٰذا خان بہادر منیر خاں لکھنا چاہئے تھا۔ اس سہو کیلئے بھی ہم معذرت خواہ ہیں قارئین نوٹ فرمائیں۔

ڈاکٹر رضوان قاضی

پروفیسر اے اے قاضی اور محترمہ رشیدہ قاضی (پرنسپل) کے فرزند ڈاکٹر رضوان قاضی نے ۱۹۸۸ء میں ایم بی بی ایس کا امتحان فرسٹ کلاس سے پاس کیا تھا۔ حال ہی میں وہ پہلی ہی کوشش میں ایم ڈی کے امتحان میں امتیازی حیثیت سے کامیاب ہوئے ہیں۔ ایم ڈی پر اکتفا نہ کرتے ہوئے وہ آگے بڑھنے کے خواہشمند ہیں۔ جلد ہی ڈی ایم یا ایم آر سی کی تیاری میں جٹ جائیں گے۔ جواں سال جواں عزم ڈاکٹر رضوان قاضی سرزمین آجرہ ضلع رتناگری سے آبائی نسبت رکھتے ہیں۔ اور اپنے والدین کی طرح خدمت خلق کے متمنی ہیں۔ ادارہ نقش کوکن ڈاکٹر رضوان قاضی کو اس پرمسرت موقع پر دلی مبارک باد اور مستقبل کے لئے نیک خواہشات پیش کرتا ہے۔

نقش نواز

ماہنامہ نقش کوکن کے خریدار بنکر جن حضرات و خواتین نے نقش نوازی کا ثبوت دیا ہے ادارہ ان کا شکرگزار ہے۔

درونِ ہند سالانہ خریدار

محترمہ زینب ابراہیم پرکار	اندھیری ممبئی
جناب محمد امام شیخ	پونہ
ڈاکٹر عبداللہ اے آر نگی	بمبئی ۸ ر
محترمہ پروین نظیر لوگڈے	گاسیونا
جناب عبداللطیف تجبر	کرلا بمبئی
محترمہ فاطمہ شاہین	اندھیری ممبئی
جناب زلدار محمد سعید زنگاکر	دلیسر ممبئی
جناب ابراہیم کالسیکر	کاشید مہاڈ
جناب اکرم آدم حمدانی	کرلا بمبئی
جناب خانصاحب علی خاں ملاجی	الجینویل
محترمہ نسیمہ احمد کھوت	سنگمیشور
جناب شیخ عبدالرحمٰن	ممبرا
جناب ایل ایچ گھارے عنایت اللہ دلوی	ناڈل
اردو ہائی اسکول	بندیری
جناب عباس علی قاضی	بمبئی ۹ ر

درونِ ہند لائف ممبر

جناب مشتاق علی قاضی	اندھیری بمبئی
محترمہ بانو بی علی حسرت سردے	شیوں بزرگ
جناب عبداللہ اسماعیل مقدم	شیوں بزرگ

. . . .

بیرونِ ہند سالانہ خریدار

محترمہ زاہدہ روشن	لندن
جناب ایم عباس سٹوکن	ساؤتھ افریقہ
جناب محمد علی ایچ مقدم	جدہ
جناب عبدالستار شیخ	بحرین
جناب مقصود شیخ راشد	بحرین
جناب حنیف جعفر دانگرے	دمام
ڈاکٹر اے عبدالواجد	ٹورنٹو کینیڈا
جناب عبدالرزاق قور	جوہنسبرگ

بیرونِ ہند لائف ممبر

جناب حسن کمال الدین دلوی	لندن
جناب شوکت حسین دیبلے	ریاض

مسٹر اسماعیل ہرزک

ادارۂ نقش کوکن کے دیرینہ کرم فرما جناب عبدالشکور ہرزک قیس جن کی ایماء پر ۱۹۸۳ء میں نقش کوکن ٹیلنٹ فورم قائم وجود میں آیا۔ نو سال (نقش نواز) کے ایک نمائندہ جناب اسماعیل عبدالغفور ہرزک متوطن، کیول ضلع رائے گڑھ ساؤتھ افریقہ سے بمبئی آئے تو K.T.F. کے سالانہ جلسۂ تقسیم انعامات میں مہمان خصوصی رہے اور مقابلہ کے فاتح امیدواروں کو ان کے ہاتھوں انعامات دیئے گئے۔ آپ نے نقش کوکن کے کارگزاری کو بے حد پسند فرمایا اور ایک رقم بطور عطیہ بھی پیش کی۔

مسٹر اسماعیل ہرزک افریقہ میں نوجوان بزنس مین ہیں۔ ڈربن ان بزنس مینیجمنٹ کی [illegible] واسن ہے۔ سماجی خدمات کا بھی شوق ہے۔ ہرکول ویلفیر سوسائٹی کے سکریٹری ہیں اور افریقہ سے اپنے گاؤں کی فلاحی سرگرمیوں کی ہمت افزائی کرتے رہتے ہیں۔

ڈاکٹر امتیاز گونڈیکر (ڈی) سکریٹری نہیں رہے

کوکن میڈیکو سوشل فورم بمبئی نے اپنے ایک خط سے ہمیں بغرض اشاعت یہ اطلاع دی ہے کہ ڈاکٹر امتیاز گونڈیکری اب اس ادارہ کے سیکریٹری نہیں ہیں۔

۳۰ اکتوبر ۱۹۹۰ کو پیش کردہ انکے استعفیٰ کو منظور کرتے ہوئے فورم نے جناب شوکت فضیر کو سیکریٹری منتخب کیا ہے۔

جناب ایم ڈی نائیک نائب صدر منتخب

رتناگری کے مشہور تاجر جناب محمود نائیک کی سیاست میں گہری دلچسپی کے پیش نظر انہیں مہاراشٹرا پردیش کانگریس کمیٹی کا نائب صدر منتخب کیا گیا ہے۔

— تفصیل اگلے شمارہ میں۔

شخصیات

ملا محمد سعید عبدالمجید

صدر بلدیہ پنویل

پنویل میونسپل کے صدر محترم ملا محمد سعید عبدالمجید کا شمار پنویل شہر ہی نہیں بلکہ پورے علاقے کے مخلص شوشل ورکروں میں ہے گذشتہ پانچ سالوں میں پنویل میونسپل میں کانگریس I. کے کونسلر کی حیثیت سے آپ کی نمایاں کارگذاری کی قدر کرتے ہوئے عوام نے انہیں دوبارہ امتیازی کامیابی عطا کی ہے۔ آپ صدر بلدیہ کے عہدے پر فائز کیے گئے۔

آپ کا تعلق پنویل شہر کے معزز و معروف زمیندار گھرانے سے ہے آپ کے دادا مرحوم محمد اسمٰعیل غلام حسین ملا ۱۸۵۲ء میں والد محترم ملا حمید سیٹھ اور بڑے بھائی حاجی محمد یوسف بھی پنویل میونسپل کے کونسلر رہ چکے ہیں۔ آپ کے بھائی نور ملا سابق صدر بلدیہ اور ان اور مہاراشٹر ایس ٹی بورڈ کے ڈائریکٹر کسی تعارف کے محتاج نہیں۔

الغرض ملا محمد سعید صاحب کو عوامی خدمات کا جذبہ ورثہ میں ملا ہے۔ آپ نے وی کے ہائی اسکول پنویل سے میٹرک اور کے سی کالج بمبئی سے بی اے کی ڈگری حاصل کی ہے پنویل کے ممتاز کھلاڑیوں میں آپ کا شمار ہے گذشتہ چار سالوں سے E.M.S کے سرکاری اعزاز سے حکومت نے آپ کو نوازا ہے

ان دنوں آپ پنویل ایجوکیشن سوسائٹی کے سرگرم رکن اور تلوجہ نیشنل ہائی اسکول کے چیئرمین ہیں۔

پنویل شہر کی بڑھتی ہوئی آبادی پانی کی تکلیف سے دوچار ہے سعید صاحب نے سب سے پہلے اسی طرف توجہ دے کر تجویز منظور کروائی جو عنقریب عمل میں آئے گی۔ اسی طرح پنویل شہر کو گندگیوں سے پاک رکھنے اور خوبصورت بنانے کیلئے انڈر گراونڈ ڈرینج کچھ حد تک مکمل بھی ہو چکی ہے۔ بچوں کے کھیلوں کیلئے ایک وسیع میدان بنوا چکے ہیں۔ جدید آلات سے مرصع اور ہر قسم کی سہولت سے مزین ایک اسپتال تعمیر کروانے اور جوانوں کیلئے سوئمنگ پل بنانے کا منصوبہ بھی زیر غور ہے۔

نقش کوکن

اسپورٹس پہیلی

(نقش کوکن میں کھیل کود کے مبصر جناب احمد ابراہیم بامنے نے قارئین کی دلچسپی کیلئے اسپورٹس پہیلی پر انعام مقرر کیا ہے)

سوال: پانچواں عالمی کرکٹ کپ کون جیتے گا؟

انعام: پانچویں عالمی کرکٹ کپ ٹورنامنٹ میں کسی بلے باز کا کسی میچ میں سب سے زیادہ انفرادی اسکور ہوگا اس عدد کے مطابق انعام کی رقم دی جائے گی۔ مثلاً
HIGHEST SCORE
۱۲۷ رکیا گیا ہے تو انعام کی رقم بھی ۱۲۷ روپئے ہوگی۔

تاریخ: دفتر نقش کوکن میں حل وصول کرنے کی آخری تاریخ ۱۲ مارچ ۱۹۹۲ء ہوگی۔ اس کے بعد ملنے والے حل قبول نہیں کئے جائیں گے

منیجر

ماہنامہ نقش کوکن

مصالحہ والا بلڈنگ ۵۶ تانڈیل اسٹریٹ نارتھ ڈونگری

بمبئی ۴۰۰۰۰۹

موت اک زندگی کا وقفہ ہے

ڈاکٹر جھانہ والا کو صدمہ

انجمن اسلام بمبئی کے صدر اور سابق وزیر حکومت مہاراشٹر عالیجناب محمد اسحاق جھانہ والا کے بھائی جناب عبد الغنی جھانہ والا کا ۲۵ر دسمبر ۹۱ء کو بیلگام میں انتقال ہوگیا۔

امیر الدین انکولکر مرحوم

جناب امیر الدین انکولکر (آرکیٹک) کا ۲۶ر دسمبر ۹۱ء کی دوپہر میں دل کا شدید دورہ پڑنے سے انتقال ہوگیا۔

جناب عزیز قاضی کو صدمہ

کوکن ایمبولنس سوسائٹی کے عہدیدار اور پائیدھونی حلقہ بمبئی کے بے لوث سماجی خدمت گار جناب عزیز قاضی (گودریج کمپنی) کی بہن کا ۲۸ر دسمبر کی صبح انتقال ہوگیا۔

(جنوری ۹۲ء کی کاپی پریس جاچکی تھی اس کے بعد انتقال پرملال کی یہ خبریں موصول ہوئیں)

افریقہ سے موت کی خبر

جناب نور الدین اصلانے متوطن دہور ضلع رائے گڈھ ۶ر جنوری ۹۲ء کو میرو، کینیا مشرقی افریقہ میں طویل علالت کے بعد انتقال ہوگیا۔

عبد الغفور خطیب مرحوم

N.K.T.F. کے سالانہ جلسہ منعقدہ ۵ر جنوری ۹۲ء کے معزز مہمان جناب اسماعیل ہرزک کے خالو جناب عبد الغفور خطیب متوطن برار ضلع رائے گڈھ پچھلے مہینہ راہی ملک عدم ہوگئے۔ مرحوم عرصہ سے علیل تھے اور بمبئی کے ایک ہسپتال میں زیر علاج تھے وہیں ان کا انتقال ہوگیا۔

کراچی سے موت کی خبریں

جناب محمد قاسم غلام محی الدین غمزال متوطن کولتھر تعلقہ داپولی ضلع رتناگری جو تقسیم ملک کے بعد پاکستان میں حقوق شہریت حاصل کرچکے تھے۔ ۸ر اگست ۹۱ء کو دمام سعودی عربیہ میں (جہاں آپ برسر روزگار تھے) راہی ملک عدم ہوگئے۔

جناب شیخ محمد المعروف بابا میاں غیاث الدین مقدم (جن کا آبائی وطن کولتھرا ضلع رتناگری تھا) ۱۷ر دسمبر ۹۱ء کو کراچی میں انتقال کرگئے۔

معروف زکریا کو صدمہ

مشہور عطر فروش ایچ ایم زکریا' کے جناب حاجی محمد معروف (جو یوپی جج اینڈ ویلفیئر ایسوسی ایشن کے خازن بھی ہیں) کی والدہ کا ۱۰ر جنوری ۹۲ء کو طویل علالت کے بعد انتقال ہوگیا۔

ماسٹر ابراہیم بھاردے کا انتقال

نیول ڈاکیارڈ کے سابق معروف ماسٹر جناب ابراہیم اسمٰعیل بھاردے جو نیول ڈاکیارڈ سے نکلکر دبئی پھر جام نگر میں برسر ملازمت تھے ۱۲ر جنوری ۹۲ء کو فالج کے شدید حملہ میں جاں بحق ہوگئے۔

شمیم پٹھان کو صدمہ

بھیونڈی ضلع تھانہ کے معروف انڈسٹریلسٹ جناب

شمیم سکندر پٹھان کے چھوٹے بھائی جناب مسعود پٹھان کا ۲ر جنوری ۹۲ء کو حرکتِ قلب بند ہو جانے سے انتقال ہو گیا۔

شرلورد هن ضلع رائے گڈھ کے جناب عمر خاں پٹھان کا ۲ار دسمبر ۹۱ء کو بعمر ۸۰ رسال انتقال ہو گیا۔

کھیڈ ضلع رتناگری کے جناب عمر اسماعیل موسیٰ کا وسط جنوری ۹۲ء میں انتقال ہو گیا۔ مرحوم جناب اشرف کمالی کے عزیزوں میں سے تھے۔

مسنر شمس) کو ... دیہ۔

جناب علی ایم خمسی کی رفیقۂ حیات محترمہ حمیدہ بی کے پھوپا کا ۲۲ر جنوری ۹۲ء کو ان کے وطن تلہ ضلع رائیگڈھ میں انتقال ہو گیا۔

شادی خانہ آبادی

۱۰ر جنوری ۹۲ء کو کرائسٹ چرچ گراونڈ بھائیکلہ میں بمبئی کے نامور وکیل ہارون سولکر صاحب کے فرزند ڈاکٹر مامون کی شادی ڈاکٹر فرخندہ عبدالرحمٰن مہطولے کے تعلق سے عشائیہ کی پر تکلف تقریب انجام پائی۔ دولہا دلہن کے اعزا و اقارب کی کثیر تعداد شریک محفل تھی۔

جناب عثمان نجی (گیسٹ دے ایل فنڈ اجل داہتوک کے ڈائریکٹر) متوطن داھبول کی دختر سلمٰی کا عقد مسعود جاوید بن سید عبدالغفور کے ساتھ ۲۵ر جنوری ۹۲ء کو کامبیکر اسٹریٹ بمبئی میں انجام پایا۔

جناب فقیر محمد مستری کی نواسی ریحانہ عبدالستار بھاردے کا عقد مسعود ان کے وطن سارنگ ضلع رتناگری میں ۱۲ر جنوری ۹۲ء کو مزمل ابراھیم بھاردے کے ساتھ انجام پایا۔

بنویل کے کنٹراکٹر اور بنویل ایجوکیشن سوسائٹی کے صدر جناب اسحاق خان کے فرزند نوید کی شادی جناب اسلم بیش امام کی دختر شبنم کے ساتھ انجام پائی۔ اس تعلق سے ۱۵ر دسمبر ۹۲ء کو ایک دعوتِ ولیمہ میں سینکڑوں افراد نے شریک ہو کر دولہا دلہن کو دعائیں اور اسحاق خاں صاحب کو مبارکباد پیش کی۔

جماعت اسلامی بمبئی کے جناب شمس پیرزادہ اور بیگم رفیسہ (؟) کی دختر مسفرہ جبین کا عقد مسعود منہاج بن غلام الدین پیرزادہ کے ساتھ ۱۹ر جنوری ۹۲ء کو کولسہ محلہ جماعت ہال بمبئی ۳ میں انجام پایا۔

Maharashtra Marches Ahead

As we proudly celebrate the 42nd anniversary of India's Republic Day, several achievements of Maharashtra's past 31 years flash across out minds. Ushering in of the Panchayat Raj ensuring grass-root level involvement in administration through decentralisation of power, pioneering the Employment Guarantee Scheme conferring the right of work on the rural landless and the needy; progressively ensuring social, economic and political justice to the Dalits, Adiwasis, Women and other weaker sections of society, are only a few among these accomplishments.

Maharashtra continues its forward march on the road to progress under the Chief Minister Shri Sudhakarrao Naik due to whose dynamic, far-sighted and pragmatic leadership a number of progressive measures have been taken. These include :

- Strenghthening the Zilla Parishads by increasing their administrative and financial powers
- Constitution of a subcommittee in the Zilla Parishads comprising 70% elected female representatives under a lady president, for better monitoring of programmes for female & child development
- Elections held for 186 Municipal Councils and decision to hold elections for the remaining Councils, all Municipal Corporations and Zilla Parishads in order to restore popularly elected bodies in these institutions
- Setting up of separate Directorate at the State level for development of women, children and the disabled
- Vigorous implementation of Special Action Plan for development of tribal areas in districts of Gadchiroli, Chandrapur, Yavatmal, Dhule and Nanded
- Free distribution of books to over a lakh Adiwasi and backward class students in Gadchiroli and Chandrapur districts
- Regular supply of essential commodities and salt through fair price shops in tribal and drought-prone areas
- Target for Oil-seeds production set at 20 75 lakh hectares
- Package of programmes for combating the large scale crop failure in the State, which includes work under the E. G S to all needy rural populace affected by drought, digging of irrigation wells on farm lands under the E. G S , providing electricity for irrigation regardless of default in payment of energy charges, permitting lift irrigation from un-notified tanks for drinking purpose, reserving forest grass lands for grazing, relaxing the condition of taking up only 25% road works under the E G S , etc
- Measure to provide gratuitous relief and succour to the flood ravaged people in Nagpur and Amravati districts like compensation to the next of kin of the dead, aid for rehabilitation of those who lost their source of livelihood, heavily subsidised loans for reconstruction of houses destroyed in floods, financial assistance for purchase of cattle, providing free school uniforms and books and payment of examination fees to the children of flood affected people from the Chief Minister's Relief Fund
- Encouraging participation of the private sector in areas requiring massive capital investment such as construction of roads and bridges and generation of power
- Provision of an outlay of Rs 2456 crores in the Eighth Five Year Plan for reducing regional imbalances in development
- Special incentives in remote under-developed talukas to ensure balanced industrial development of the State
- 150 industries no longer requiring environmental clearance listed
- Sericulture development udner E G S on similar lines as horticulture
- Implementation of 'Village Development Through Labour Power' Scheme in over 400 villages
- 'Indira Gandhi Aged Landless Labourers Assistance Scheme' introduced to benefit over 3 lakh old labourers
- Ten lakh hectares of land to be brought under horticulture in the Eighth Five Year Plan
- Special Literacy drive in six districts Sidhudurg achieves 100% literacy
- Per head per day incentive to parents of girls from families below the poverty line to improve the girls' attendance in schools
- Setting up of Minorities' Commission
- A Rs 195 Crore scheme for all-round development of the world famous Ajanta-Ellora caves and their environs
- Creation of 15 new revenue sub-divisions for Western Maharashtra, Marathwada and Vidarbha regions.
- Decision to set up 40 new yarn mills in the State.

[Directorate General of Information and Public Relations, Govt. of Maharashtra]

NAQSHE KOKAN ENGLISH SUPPLEMENT
Policy And Requirements

LETTERS

" To the Editor"; appreciation, criticism or viewpoint on an issue welcomed. The letter must be signed, full name and address provided (not necessarily for publication). Nom-de-plume permitted.

NEWS/HAPPENINGS

Special importance to Community's social, educational and economic development efforts or achievements of persons and institutions. Supply facts, figures, dates and names. Be informative but brief Exaggerated praise to be avoided Photos (of or reducible to 7 5 cms width) may be included.

MARRIAGE

Brief information stating :
(1) Full names of the bride and bridegroom (i e. His / Her father's name and surname).
(2) Place of marriage. (3) Date of marriage
(4) Any special information of significance

OBITUARIES

Brief information stating ·
(1) Full name of the deceased. (2) Age (3) His/Her status in the community/Public position/s held. (4) Close and prominent relations of the deceased. (5) Usual place of stay. (6) Place where died. (7) Cause and date of death. (8) A line or two with a touch of pathos or sorrow expressed. (9) Any special information.

PERSONALITIES

About 250 words sketch of the personality. It should be informative and exemplary to others. Open up with a human interest touch. Various qualifications/posts held. Activities of the person can be duly eulogized.
(A Passport size photo plus photo with some dignitary or of special significance may be included. Black and white preferred).

REFLECTIONS

About a page, will carry an illuminating article, space permitting.

ARTICLES

Articles should be ORIGINAL, of approx. 225 words (maximum 450 words) preferably on social, moral, educational and economic progress, knowledge, ideals, criticism, analysis, true-life exemplary stories or projects, or any topic for the betterment, understanding and progress of society

EDITORIAL

Dealing with topic at the sole discretion of the Editor/s.

FORMAT:
* Items under different Headings/ Sections to be typed on separate sheets, on one side of sheet, double-spaced.
* Sender's full name, address and signature must be supplied.
* Retain Simplicity for clarity and ease in comprehension of matter. Avoid fancy or superfluous words

WHAT TO SEND IN ?

Presently the magazine is not able to entertain items besides the above. It is only a supplement

PLEASE NOTE :

(1) All items are subject to sub-editing, re-writing, rejection, or delay for reason/s of clarity, simplicity, standard, legality or space. Correspondence on these issues will not be entertained or acknowledged.
(2) Manuscripts will not be returned.
(3) Author must state and sign it as his/her own, unpublished/published article.

COPY DEADLINE :

18th of each month.

THE KOKAN MUSLIM WORLD FOUNDA TION
...a brief history in time
by USMAN HAJWANE

KOKAN is a part of Maharashtra Province of India in the West Coastline Valley. In olden days the area was known as Kohkan but it is now known as Kokan. Natives are accordingly called Kokanis. Generally local people were fishermen, agriculturist or sailors in maritime industries Those who attain academic qualifications pursue their chosen fields. Many emigrated to different parts of the globe, as far as Africa, Middle East, Europe and America to improve their stations in life and achieve material success

Notwithstanding the distance from their motherland, Kokanis have all along upheld their culture, tradition, language and religion wherever they are and also kept in constant touch with their roots.For the last 29 years "Naqshe Kokan" has played a vital role in bringing about harmony of relationship amongst its readers all over the world. It has created a bond of affection and united its clientele with a sense of purpose The magazine is a collective voice of Kokanis regardless of their individual geographical position and has also served to bridge the gap which tends to exist by reason of each reader being isolated from each others.

In Britain alone a large community of Kokanis are settled. Many of them immigrated from East African countries in the 1970s when those countries became independent. They were allowed to come over to Britain by virtue of their British status Britain has one of the largest number of Kokanis outside India. Many Kokani societies and clubs were established in different locations, where a group of Kokanis took up residence. The aims and objectives of these associations are to organise, promote and safe guard the interest of local members. Basically they are social, cultural and religious organisations which cater for the needs of local Kokanis. However, there was no such body, scope of which extends beyond their local boundaries or territories and therfore it was felt to fill the gap by setting up a broad based common platform to be utlilized as a central co-ordination organisation which will embody all common necessities, aspirations and interests of Kokanis throughout the world.

To consider feasibility of such a body, a meeting was convened in London on 19th September 1986, chaired by Dr. Abdus-Salam Pathan. After long deliberations it was unanimously agreed to form a body which will represent Kokanis at a global level and provide opportunities for Higher Education to deserving students. Mr Abdul Gani Pawasker who attended this meeting as a guest of honour from India outlined a frame work for this Foundation which was accepted by all the participants Barrister Abdul Kadir Parkar suggested the name "Kokani Muslim World Foundation "The foundation has now completed five years. During this period of its existence it has not only developed, but has found the right "NICHE" for itself. In retrospect, we feel proud of its achievements despite operational difficulties and exacting circumstances. Wih limited resources the foundation has done remarkably well in the face of numerous practical hardships For this we remain indebted to Almighty Allah for his blessings bestowed upon us. The Foundation is now a popular entity, known to Kokanis all over the world. It has a unique position of having members from all parts of the world.

□

Usman Hajwane

Born in Kelshi, Dist. Ratnagiri, in August 1950 Received secondary education in Bombay. Emigrated to UK in 1967 and is an Electrical Engineer. A Representative of Naqshe Kokan in UK. One of the founder member of Kokan Muslim World Foundation, served as a Director for the last four years where he is actively involved in publicity matters. He is known in Kokani circles all over the UK.

MARRIAGE

- **Haamied** S/o Ahmed Khan (Mahadick) to **Hafiza** D/o. Tahier Osman Zalgaonker on 19th Jan. 1992 in Cape Town, South Africa.
- **Nazneen** D/o. A. Rauf Khan of Nairobi to **Sayeed Iqbal** S/o late Sayed Khairuddin of Leicester, U. K. on 14th Dec. 1991 in Nairobi, Kenya.
- **Farook Ahmed** S/o Kassam Khambiye to **Suraiya Begum** D/o Yusuf Dawre on 21st Dec. 1991 in Nairobi, Kenya.
- **Munira** D/o Hassan Khambiye of Nairobi to **Zulfikarali** S/o late Yusufali of Mombasa on 29th Dec. 1991, in Mombasa, Kenya
- **Salma** D/o Usman Abdullah Panchi to **Javed** S/o Sayed Abdul Gafoor on 25th Jan. 1992 in Bombay.
- **Naeem** S/o Abdur Rahim & Shahzadi Hakim to **Dilshad** D/o Ahmed Ismail Shaikh on 5th Jan. 1992 in Bombay.
- **Sayeeda** D/o Yusuf Yunus Kazi to **Moh'd Hanif** S/o Dawoodmiya Thakur on 29th Dec 1991 in Rajpur, Dist. Ratnagiri.
- **Shabana** D/o Imamodin Nensey to **Firdaus** S/o late Rajabali Karmali Merchant on 19th Jan. 1992 in Bombay.
- **Dr. Mamoon** S/o Haroon Adam Solkar to **Dr. Farkhanda** D/o Abdul Rahiman Mohimtule on 10th Jan. 1992 in Bombay □

LETTERS

Listening to my father reading the articles (in Urdu) in Naqshe Kokan over the years I too have generated a great interet for its articles. It's a great pleasure catching-up with the news of Kokan at home and abroad through it.

I would like to suggest having the Naqshe Kokan published separately in English if possible or to continue as presently done, partly in English and Urdu, but with more news of Kokan in English. You could also have more English articles. We all young readers, from and attached to Kokan, can thus benefit more from this most important *and creative magazine of Kokan.*

I am sure many *young Kokanis living abroad like me will be happy to read your* enhanced Naqshe Kokan English Supplement and will also be prepared to pay for any extra cost towards its publication.

RAFIQ AHMED S. KHAMKAR
London

OBITUARIES

- **Nooruddin Ehsane,** originally of Wahoor, Dist. Raigad, died in Meru, Kenya, on 6th Jan. 1992 after a long illness.
- **Amiruddin M. Ankolkar**, famous architect of Bombay hailing from Kokan, passed away on 20th Dec. 1991 in Bombay. He was a well known social figure associated with the Anuman-i-Islam, Bombay and other social institutions.
- **Bharat Bhushan,** renowned filmstar of yesteryears expired at his home in Malad, Bombay, on 27th Jan. 1992. He was 71.
- **Abdul Gani Jamkhanwala**, brother of Dr. Ishaq Jamkhanawala (President, Anjuman-i-Islam, Bombay), expired on 25th Dec. 1991 in Belgaum.

Mohammed Qasim G. Ghazzali of Karachi, hailing from Kolthra (Tal. Dapoli), passed away on 8th Aug .1991 in Damman, Saudi Arabia.

Masood Pathan, brother of Shamim Pathan (noted industrialist of Bhiwandi), died of an heart attack on 3rd Jan .1992.

FOREIGN VISITORS

- **MRS. & DR. ALI H. MAHATE** of **Cape Town,** South Africa, visited our Naqshe Kokan office to share the ups and downs of our community at their end with us.
- **SHABBIR GAULAM HUSAIN FAKIH** of **Nairobi**, an Airbus pilot with Kenya Airways, piloted down to Bombay on his first visit to his home country.
- **ABDUR RASHID THOKAN** of **South Africa** hailing from Shriwardhan, visited India after 50 years (going to South Africa at the age of six for better education and prospects). At first chance he specially visited our Nakshe Kokan office to share and interact with our staff on various aspects and news about Kokan and its people at his and our end.

□

Maharashtra Marches Ahead

As we proudly celebrate the 42nd anniversary of India's Republic Day, several achievements of Maharashtra's past 31 years flash across out minds. Ushering in of the Panchayat Raj ensuring grass-root level involvement in administration through decentralisation of power, pioneering the Employment Guarantee Scheme conferring the right of work on the rural landless and the needy; progressively ensuring social, economic and political justice to the Dalits, Adiwasis, Women and other weaker sections of society, are only a few among these accomplishments.

Maharashtra continues its forward march on the road to progress under the Chief Minister Shri Sudhakarrao Naik due to whose dynamic, far-sighted and pragmatic leadership a number of progressive measures have been taken. These include :

---

* Strenghthening the Zilla Parishads by increasing their administrative and financial powers
* Constitution of a subcommittee in the Zilla Parishads comprising 70% elected female representatives under a lady president, for better monitoring of programmes for female & child development.
* Elections held for 186 Municipal Councils and decision to hold elections for the remaining Councils, all Municipal Corporations and Zilla Parishads in order to restore popularly elected bodies in these institutions
* Setting up of separate Directorate at the State level for development of women, children and the disabled
* Vigorous implementation of Special Action Plan for development of tribal areas in districts of Gadchiroli, Chandrapur, Yavatmal, Dhule and Nanded
* Free distribution of books to over a lakh Adiwasi and backward class students in Gadchiroli and Chandrapur districts
* Regular supply of essential commodities and salt through fair price shops in tribal and drought-prone areas
* Target for Oil-seeds production set at 20 75 lakh hectares
* Package of programmes for combating the large scale crop failure in the State, which includes work under the E G S to all needy rural populace affected by drought, digging of irrigation wells on farm lands under the E. G S , providing electricity for irrigation regardless of default in payment of energy charges; permitting lift irrigation from un-notified tanks for drinking purpose; reserving forest grass lands for grazing, relaxing the condition of taking up only 25% road works under the E G S., etc
* Measure to provide gratuitous relief and succour to the flood ravaged people in Nagpur and Amravati districts like compensation to the next of kin of the dead, aid for rehabilitation of those who lost their source of livelihood, heavily subsidised loans for reconstruction of houses destroyed in floods, financial assistance for purchase of cattle, providing free school uniforms and books and payment of examination fees to the children of flood affected people from the Chief Minister's Relief Fund
* Encouraging participation of the private sector in areas requiring massive capital investment such as construction of roads and bridges and generation of power
* Provision of an outlay of Rs 2456 crores in the Eighth Five Year Plan for reducing regional imbalances in development
* Special incentives in remote under-developed talukas to ensure balanced industrial development of the State
* 150 industries no longer requiring environmental clearance listed.
* Sericulture development udner E. G S on similar lines as horticulture
* Implementation of 'Village Development Through Labour Power' Scheme in over 400 villages
* 'Indira Gandhi Aged Landless Labourers Assistance Scheme' introduced to benefit over 3 lakh old labourers.
* Ten lakh hectares of land to be brought under horticulture in the Eighth Five Year Plan
* Special Literacy drive in six districts. Sidhudurg achieves 100% literacy.
* Per head per day incentive to parents of girls from families below the poverty line to improve the girls' attendance in schools.
* Setting up of Minorities' Commission
* A Rs 195 Crore scheme for all-round development of the world famous Ajanta-Ellora caves and their environs
* Creation of 15 new revenue sub-divisions for Western Maharashtra, Marathwada and Vidarbha regions
* Decision to set up 40 new yarn mills in the State.

[Directorate General of Information and Public Relations, Govt. of Maharashtra]

NAQSHE KOKAN ENGLISH SUPPLEMENT

Policy And Requirements

LETTERS

" To the Editor"; appreciation, criticism or viewpoint on an issue welcomed. The letter must be signed, full name and address provided (not necessarily for publication). Nom-de-plume permitted.

NEWS/HAPPENINGS

Special importance to Community's social, educational and economic development efforts or achievements of persons and institutions. Supply facts, figures, dates and names. Be informative but brief Exaggerated praise to be avoided Photos (of or reducible to 7 5 cms width) may be included.

MARRIAGE

Brief information stating :
(1) Full names of the bride and bridegroom (i e His / Her father's name and surname)
(2) Place of marriage (3) Date of marriage.
(4) Any special information of significance

OBITUARIES

Brief information stating
(1) Full name of the deceased. (2) Age. (3) His/Her status in the community/Public position/s held. (4) Close and prominent relations of the deceased. (5) Usual place of stay. (6) Place where died (7) Cause and date of death (8) A line or two with a touch of pathos or sorrow expressed. (9) Any special information.

PERSONALITIES

About 250 words sketch of the personality. It should be informative and exemplary to others. Open up with a human interest touch. Various qualifications/posts held. Activities of the person can be duly eulogized.
(A Passport size photo plus photo with some dignitary or of special significance may be included. Black and white preferred).

REFLECTIONS

About a page, will carry an illuminating article, space permitting.

ARTICLES

Articles should be ORIGINAL, of approx. 225 words (maximum 450 words) preferably on social, moral, educational and economic progress, knowledge, ideals, criticism, analysis, true-life exemplary stories or projects, or any topic for the betterment, understanding and progress of society.

EDITORIAL

Dealing with topic at the sole discretion of the Editor/s.

FORMAT:
* Items under different Headings/ Sections to be typed on separate sheets, on one side of sheet, double-spaced
* Sender's full name, address and signature must be supplied.
* Retain Simplicity for clarity and ease in comprehension of matter. Avoid fancy or superfluous words.

WHAT TO SEND IN ?

Presently the magazine is not able to entertain items besides the above It is only a supplement.

PLEASE NOTE :

(1) All items are subject to sub-editing, re-writing, rejection, or delay for reason/s of clarity, simplicity, standard, legality or space. Correspondence on these issues will not be entertained or acknowledged.
(2) Manuscripts will not be returned.
(3) Author must state and sign it as his/her own, unpublished/published article.

COPY DEADLINE :

18th of each month.

THE KOKAN MUSLIM WORLD FOUNDA TION

...a brief history in time

by USMAN HAJWANE

KOKAN is a part of Maharashtra Province of India in the West Coastline Valley. In olden days the area was known as Kohkan but it is now known as Kokan. Natives are accordingly called Kokanis. Generally local people were fishermen, agriculturist or sailors in maritime industries Those who attain academic qualifications pursue their chosen fields. Many emigrated to different parts of the globe, as far as Africa, Middle East, Europe and America to improve their stations in life and achieve material success.

Notwithstanding the distance from their motherland, Kokanis have all along upheld their culture, tradition, language and religion wherever they are and also kept in constant touch with their roots.For the last 29 years "Naqshe Kokan" has played a vital role in bringing about harmony of relationship amongst its readers all over the world. It has created a bond of affection and united its clientele with a sense of purpose The magazine is a collective voice of Kokanis regardless of their individual geographical position and has also served to bridge the gap which tends to exist by reason of each reader being isolated from each others.

In Britain alone a large community of Kokanis are settled. Many of them immigrated from East African countries in the 1970s when those countries became independent. They were allowed to come over to Britain by virtue of their British status. Britain has one of the largest number of Kokanis outside India. Many Kokani societies and clubs were established in different locations, where a group of Kokanis took up residence. The aims and objectives of these associations are to organise, promote and safe guard the interest of local members. Basically they are social, cultural and religious organisations which cater for the needs of local Kokanis. However, there was no such body, scope of which extends beyond their local boundaries or territories and therfore it was felt to fill the gap by setting up a broad based common platform to be utilized as a central co-ordination organisation which will embody all common necessities, aspirations and interests of Kokanis throughout the world.

To consider feasibility of such a body, a meeting was convened in London on 19th September 1986, chaired by Dr. Abdus-Salam Pathan. After long deliberations it was unanimously agreed to form a body which will represent Kokanis at a global level and provide opportunities for Higher Education to deserving students. Mr Abdul Gani Pawasker who attended this meeting as a guest of honour from India outlined a frame work for this Foundation which was accepted by all the participants Barrister Abdul Kadir Parkar suggested the name "Kokani Muslim World Foundation. "The foundation has now completed five years During this period of its existence it has not only developed, but has found the right "NICHE" for itself. In retrospect, we feel proud of its achievements despite operational difficulties and exacting circumstances. Wih limited resources the foundation has done remarkably well in the face of numerous practical hardships. For this we remain indebted to Almighty Allah for his blessings bestowed upon us. The Foundation is now a popular entity, known to Kokanis all over the world It has a unique position of having members from all parts of the world.

□

Usman Hajwane

Born in Kelshi, Dist. Ratnagiri, in August 1950 Received secondary education in Bombay. Emigrated to UK in 1967 and is an Electrical Engineer. A Representative of Naqshe Kokan in UK. One of the founder member of Kokan Muslim World Foundation, served as a Director for the last four years where he is actively involved in publicity matters. He is known in Kokani circles all over the UK.

MARRIAGE

- **Haamied** S/o Ahmed Khan (Mahadick) to **Hafiza** D/o. Tahier Osman Zalgaonker on 19th Jan. 1992 in Cape Town, South Africa.
- **Nazneen** D/o. A. Rauf Khan of Nairobi to **Sayeed Iqbal** S/o late Sayed Khairuddin of Leicester, U. K. on 14th Dec. 1991 in Nairobi, Kenya.
- **Farook Ahmed** S/o Kassam Khambiye to **Suraiya Begum** D/o Yusuf Dawre on 21st Dec. 1991 in Nairobi, Kenya.
- **Munira** D/o Hassan Khambiye of Nairobi to **Zulfikarali** S/o late Yusufali of Mombasa on 29th Dec. 1991, in Mombasa, Kenya
- **Salma** D/o Usman Abdullah Panchi to **Javed** S/o Sayed Abdul Gafoor on 25th Jan 1992 in Bombay.
- **Naeem** S/o Abdur Rahim & Shahzadi Hakim to **Dilshad** D/o Ahmed Ismail Shaikh on 5th Jan. 1992 in Bombay.
- **Sayeeda** D/o Yusuf Yunus Kazi to **Moh'd Hanif** S/o Dawoodmiya Thakur on 29th Dec. 1991 in Rajpur, Dist. Ratnagiri.
- **Shabana** D/o Imamodin Nensey to **Firdaus** S/o late Rajabali Karmali Merchant on 19th Jan. 1992 in Bombay.
- **Dr. Mamoon** S/o Haroon Adam Solkar to **Dr. Farkhanda** D/o Abdul Rahiman Mohimtule on 10th Jan. 1992 in Bombay □

LETTERS

Listening to my father reading the articles (in Urdu) in Naqshe Kokan over the years I too have generated a great interet for its articles. It's a great pleasure catching-up with the news of Kokan at home and abroad through it.

I would like to suggest having the Naqshe Kokan published separately in English if possible or to continue as presently done, partly in English and Urdu, but with more news of Kokan in English. You could also have more English articles. We all young readers, from and attached to Kokan, can thus benefit more from this most important and creative magazine of Kokan.

I am sure many young Kokanis living abroad like me will be happy to read your enhanced Naqshe Kokan English Supplement and will also be prepared to pay for any extra cost towards its publication.

RAFIQ AHMED S. KHAMKAR
London

OBITUARIES

- **Nooruddin Ehsane,** originally of Wahoor, Dist. Raigad, died in Meru, Kenya, on 6th Jan. 1992 after a long illness.
- **Amiruddin M. Ankolkar,** famous architect of Bombay hailing from Kokan, passed away on 20th Dec. 1991 in Bombay. He was a well known social figure associated with the Anuman-i-Islam, Bombay and other social institutions.
- **Bharat Bhushan,** renowned filmstar of yesteryears expired at his home in Malad, Bombay, on 27th Jan. 1992. He was 71.
- **Abdul Gani Jamkhanwala,** brother of Dr. Ishaq Jamkhanawala (President, Anjuman-i-Islam, Bombay), expired on 25th Dec. 1991 in Belgaum.
- **Mohammed Qasim G. Ghazzali** of Karachi, hailing from Kolthra (Tal. Dapoli), passed away on 8th Aug.1991 in Damman, Saudi Arabia.
- **Masood Pathan,** brother of Shamim Pathan (noted industrialist of Bhiwandi), died of an heart attack on 3rd Jan.1992.

FOREIGN VISITORS

- **MRS. & DR. ALI H. MAHATE** of **Cape Town,** South Africa, visited our Naqshe Kokan office to share the ups and downs of our community at their end with us.
- **SHABBIR GAULAM HUSAIN FAKIH** of **Nairobi**, an Airbus pilot with Kenya Airways, piloted down to Bombay on his first visit to his home country.
- **ABDUR RASHID THOKAN** of **South Africa** hailing from Shriwardhan, visited India after 50 years (going to South Africa at the age of six for better education and prospects). At first chance he specially visited our Nakshe Kokan office to share and interact with our staff on various aspects and news about Kokan and its people at his and our end.

□

communalised as it was not related to religion. Prof. Zeenat Shaukat Ali from Bombay argued that there should be a standard nikahnama for Indian Muslims so that certain irregularities could be eliminated.

It was also felt that the mehr paid to Muslim women in India was paltry and dowry was all pervasive among Muslims. Vibhuti Patel of SNDT University stressed that the Media had to be watched as it contributes to stereotypes of Muslims and also to communalism. Prof. Bandukwala of Baroda pointed out that those who want to work for Muslims should avoid associating or identifying with anti-Islamic and anti-Muslim forces. Pune researcher, Malika B. Mistry, presented a paper on fertility and family planning.

PERSONAL LAW BOARD MEETS

The All India Muslim Personal Law Board met in New Delhi on 23 and 24 Nov. 1992. It elected Syed Abul Hasan Ali Nadvi as President and Syed Nizamuddin as General Secretary. Resolutions on Babari Masjid Question, Social Reform Movement, Acquisition of Wakf property, publication of authoritative text on Muslim Personal Law were adopted at the meeting.

50% QUOTA FOR MINORITY

The Supreme Court has allowed up to 50% reservation for the establishing community in minority institutions.

SECOND NATIONAL T. V. CHANNEL

A second national television channel has been proposed in the Eight Plan of India, clearance for which is being sought from the Planning Commission. The Minister of State for Information and Broadcasting Ajit Panja said it would enable wider variety.

NEW RS. 10 NOTES

The Reserve Bank of India will issue a new series of bank notes of Rs. 10 denomination, which will have a new colour scheme and design. The old notes, however, will continue to be legal tender.

4 MUSLIMS GET STATE TEACHERS AWARDS

The four Muslim teachers (of the total of 96) who received the Maharashtra State Teachers awards were : 1) Abdul Latif Chougule, Head Teacher, M.H.B. Urdu School, Malad (West); 2) Fakir Yusuf Mohammed Shah, Head Teacher, Dhumegaon, Bhid; 3) Farhat Sultana, Madinatul Uloom High School, Nanded; and 4) Qamar Taj Khan, Principal Anjuman-i-Islam Saif Tayabji Girls High School, Bombay.

NEW HIGH SCHOOL BUILDING OF JAMAATUL MUSLIMEEN DABHIL (BOMBAY)

The New High School Building of the Jamaatul Muslimeen Dabhil (Bombay) was inaugurated by the Minister of State for Public Works & Fisheries L. R. Hatankar on 31st Dec. 1991 at Dabhil, Tal. Dapoli, Dist Ratnagiri. The Jamaat also organised the 'Centenary Celebration of their Urdu School' and the 'Silver Jubilee Celebration of their Modern High Scholol (Marathi Medium)' alongwith.

The Guests of Honour at the function were Husein M. Dalwai (Ex-M.P. & Ex-Minister), Govindrao Nikam (M.P.), Ali M Shamsi (Chairman, Kokan Bank) and Sharif Mukadam (Journalist).

LIAQAT QAZI CHAIRMAN OF RAJAPUR URBAN BANK

Mr. Liaqat Qazi was unanimously elected Chairman of Rajapur Urban Co-op. Bank, Rajapur, Dist. Ratnagiri for the year 1991-92 last month.

LIAQAT KADWAIKAR CHAIRMAN OF ROHA ASHTAMI BANK

Mr. Liaqat Shaikh Ali Kadwaikar (Secretary, Nagothana Education Society's Urdu High School) was unanimously elected Chairman of Roha Ashtami Co-op. Bank, Dist. Raigad, for the year 1991-92. He is the first Muslim and the youngest Chairman in the bank's history.

BHARAT RATNA TO TATA, AZAD, BOSE

The Bharat Ratna the highest civilian honour of India was conferred on the deservingly renowned personalities J. R. D Tata, Maulana Abul Kalam Azad and Netaji Subhashchandra Bose, on eve of the Republic Day on 26th Jan. 1992 by President R. Venkataraman. The Padmabhushan recepients included noted music personalities Naushad Ali & Talat Mehmood.

□

General of the Muslim World League.

KUWAIT TO IMPLEMENT ISLAMIC LAW

Kuwait proposes to set up a supreme committee to oversee implementation of Islamic law in the emirate, according to Minister of State for Cabinet Affairs, Dhari Al-Othman. He said the cabinet had approved a draft decree to form the committee. Kuwait's 1962 constitution regards Islamic law as the "major source of legislation", but Islamic movement in the emirate has been demanding an amendment to make Islamic law the "sole source of legislation".

WORK ON KONKAN RAILWAY SPEEDED UP

THE "Konkan Railway Corporation Ltd." has overcome immediate funding problems by calling for quotations from financial institutions to raise Rs. 150 crores, while work on the Roha-Dasgaon section has been speeded up so as to complete it by June, its chairman, Mr. E. Sreedharan, said "Over Rs. 1, 000 crores will be raised from the open market, mainly in the form of nine per cent tax-free bonds," he added.

"Feverish activity is now on at all sites of earthwork and major bridges so as to meet the deadline for opening the section," Mr Sreedharan told reporters who were taken around the Roha-Dasgaon sector of the 760-km-long west coast railway on 18th Jan. 1992

He denied that further work on the project would be affected owing to financial problems and said a "misunderstanding" between two ministries had delayed decision on funds. "The issue has been sorted out amicably now," he added.

According to him, all the five bridges, including Kundalika, Patli and Godi, costing Rs. 2.8 crores, in the Roha-Dasgaon sector would be completed by March.

To complete the section in 21 months, various preliminary measures such as completion of the survey, demarcation of land required and invitation of tenders were initiated even before the corporation started functioning. The 47-km long section, would have three crossings and two flagstations at Kolad, Mangaon, Dasgaon, Indapur and Goregaon.

It would cover 184 minor bridges and ten major bridges on the section, the important one being the bridge over Kundalika at Kolad, which would have 20 spans of 12.2 m each and the bridge over river Kal, which would have eight spans of 12.2m. There would also be two road-under-bridges over the national highway, one at Kolad and the other south of Mangaon.

The track would be capable of taking trains at a speed of 130 kmph in the first instance although initially the speed would be only 100 kmph

The Konkan railway would be a broad gauge (1,676mm) line from Roha to Mangalore with a distance of 760 km, and would pass through the backward areas of Maharashtra, Goa and Karnataka, the lengths in each state being 382 km, 105 km and 273 km respectively.

ADAPT TO CHANGES, MUSLIMS TOLD

The Maharashtra governor, Mr. C. Subramaniam, said at a function in Bombay on 9th January, 1992 that the Muslim community, while retaining its tradition, should also accept modern values. "The world is changing, so modernity cannot be entirely done away with. In view of the rapid changes there was a conflict between tradition and modernity," he said.

The governor also regretted that among the Muslims, education of women was at a low level He, therefore, called upon the organisers of the function to lay emphasis on women's education.

He praised the Muslim community for their tremendous contribution to India's development. He said that they were functioning under a common constitution sharing equal rights. This feeling of oneness should permeate particularly among the younger generation, he said.

PROBLEMS OF MUSLIM WOMEN HIGH LIGHTED

Problems faced by the Muslim women were highlighted at a Seminar in Bombay on November 23-24, 1991.

Prof. Abeda Sameeuddin from the Aligarh Muslim University who presented a paper on Ameena, the child bride argued that Ameena's case should not be

NEWS/HAPPENINGS

STATE CIVIC POLLS PUT OFF TO FEB. 25

The Maharashtra government has postponed the municipal corporation elections in the state to February 25, 1992 because of administrative difficulties.

Elections to Bombay, Thane, Pimpri-Chinchwad, Pune, Nagpur, Sholapur, Nashik and Amravati municipal corporations slated for February 21 will be held on February 25.

N.K.T.F. ANNUAL AWARDS FUNCTION A GREAT SUCCESS

The NAQSHE KOKAN TALENT FORUM held its Annual Awards Distribution and Felicitation function in Bombay on Sun. 5th Jan. 1992; the details of which we had given in our Jan. 1992 issue.

The encouraging audience, completely filling up the hall, was a great boost to the N. K. T. F. 's promotion of educational excellence and healthy competitions amongst the Urdu Schools of Kokan.

Prof. Javed Khan, Minister for Housing & Aukaf: Govt. of Maharashtra, and Chairman: Maharashtra Urdu Academy Board, presided over the function. Dr. Ashiq A Raval, noted surgeon and kidney transplant specialist of Bombay, was the chief guest. Prominent business magnate and public figure of Kokan Alhaj Gani Seth Fajandar, a bio-technology scientist A. Wajid (S/o. Principal N. A. Wahid) from U.S.A. and Ismail Hurzook of South Africa were the guests of honour.

M.D. NAIK M. P. C. C. VICE-PRESIDENT

Mr. MAHMUD DAWOOD NAIK, one of the leading business magnates of Ratnagiri, has been elected as the Vice-President of the Maharashtra Pradesh Congress Committee (I). After much hectic parleying and earnest competition amongst the Congress members and circles in Maharashtra the results of the new M. P. C. C. office bearers emerged and were declared on 24th Jan. 1991. The other two Vice-Presidents elected were Mr. Datta Meghe and Mr. Ankushrao Tope. Mr. Shivajirao Deshmukh became the president as a consensus candidate.

INDO -SAUDI CO-OPERATION IN FIELDS OF YOUTH,SPORTS AND CULTURE

Prince Faisal ibn Fahd, General President of Youth Welfare, received the Indian Ambassador to Saudi Arabia Ishrat Aziz on 29th Dec. 1991.

During their meeting, Prince Faisal and the Indian envoy reviewed aspects of cooperation between the Kingdom and India in the fields of Youth, Sports and Culture.

EXPANSION OF HOLY MOSQUE IN MAKKAH

The Director of the Custodian of the Two Holy Mosques Project for the expansion of the Holy Mosque in Makkah Engr. Mohammed Agha confirmed at a symposium on 27th Dec. 1991 that 90 percent of the first floor of the planned expansions had been completed and that it would be used for prayers in the holy month of Ramadan.

He said the design of the new expansions basically corresponds with the design of the Holy Mosque. He added that the total area of the Holy Mosque of Makkah after the completion of current expansions would reach 200, 000 square metres, pointing out that the surface area used for prayer will reach 61, 000 square metres

Following the completion of the current expansions, the Holy Mosque would accomodate 720,000 worshippers in normal days and more than 1.5 million during the Ramadan and Pilgrimage seasons.

RESEARCH INSTITUTE IN RIYADH

The International Islamic Research Institute (IIRI) was inaugurated in Riyadh on October 30. 1991 to conduct and encourage research on Islamic thought and culture. Islamic scholar Dr. Anwar Nasim is director of the Institute while Syed Abu Zafar is also associated with its activities.

Speaking at the inaugural ceremony Dr Nasim said Muslims had harboured the belief that observance of the five basic duties was enough to be a Muslim. "A community which does not contribute to advancing knowledge, cannot claim to be a true heir of the message of the holy Prophet", he remarked. The institute was inaugurated by Dr. Abdullah Omar Nasseef, Secretary-

Naqshe Kokan
English Supplement
44, Jail Road (East), Dongri,
Bombay - 400 009 (India) • Phone : 864968

ANNUAL SUBSCRIPTION
(IN INDIAN RUPEES)

Inland	Rs. 60/-
Pakistan	Rs. 200/-
Middle East	Rs. 200/-
Other countries	Rs. 250/-

EDITORIAL

MARINE FOODS
THE GOLD MINE OF KOKAN

Tremendous potential exists for India, specially along the Kokan coast, in the area of marine fisheries. Having a coast line of about 7500 km and an exclusive economic zone (EEZ) of 2. 02 million square kms, India holds the seventh position in world fish production. At present it is estimated that only two-third of our fish stock is tapped. But the domestic demand and the international demand which is growing by leaps and bounds augurs well for the industry. To meet this demand and to put India in the forefront of the fishing countries of the world, the most important need is to diversify the industry and to adopt modern fishing techniques.

Shrimps constitute major portion of our exports - 57 percent in volume and 79 percent in value. To augment export production the Government of India is encouraging the production of shrimps through aquaculture. In this regard, the Government is extending subsidy assistance for setting up hatcheries and aquaculture farms and on seeds and feeds.

The Government also gives subsidy for acquisition of Individually Quick Freezing machines and accessories, refrigerated trucks for transport of frozen marine products, machinery for production of quality ice required for in-plant use, improved type of plate freezer, upgradation of defficient cold storages, generator sets and mini laboratories.

The export profits from the fisheries sector are also exempt from Income Tax under Section 80 HHC of Income Tax Act. Import of certain machines used in sea food industry is also allowed on concessional customs duty.

Schemes on motorisation of traditional craft, exploitation of offshore pelagic resources through introduction of intermediate crafts, subsidy on high speed diesel used by mechanised fishing vessels are also being implemented by the Government.

Shouldn't more and more of our enterprising entrepreneurs of Kokan be investing and reaping returns from this MARINE GOLD MINE IN WAITING...? □

اشاعت کا ۳۰ واں سال

ماہنامہ
نقش کوکن بمبئی
اردو / انگلش

رکن انڈین لنگویجیز نیوز پیپرس ایسوسی ایشن

جلد نمبر: ۳۰ | شمارہ نمبر: ۳ | مارچ ۹۲ء

مدیر: ڈاکٹر عبدالکریم نائیک
معاون مدیر: فقیر محمد مستری / مبارک کاپڑی

اعزازی نمائندے

ابراہیم بغداد (انگلینڈ)
سید حسن (ساؤتھ افریقہ)
اقبال کاپڑی (دوبئی)
قمرالدین (پاکستان)
عبدالرزاق سردار (بحرین)

شیخ اسماعیل (ایسٹ افریقہ)
ابراہیم وانکرکے (سعودی عرب)
حسن عبدالکریم جوگلے (دوحہ قطر)
فرمان علی پاٹنکر (ابوظہبی)

بمبئی: ابراہیم جوگلے فون: 260757 نئی بمبئی محمود حسن قاضی
کھیڈ: ڈاکٹر فیض احمد برڈے۔ رتناگری۔ آئی دائی سولکر عبدالمجید دوائی، مجگاؤنکر

ملکیت: نقش کوکن پبلی کیشن ٹرسٹ (رجسٹرڈ نمبر 3055 ای)

سالانہ: ساٹھ روپے۔ تاحیات چھ سو روپے

خط و کتابت اور ترسیل زر کا پتہ: نقش کوکن ۵۶ رانڈیل اسٹریٹ (زنار تھ) ڈونگری۔ بمبئی ۴۰۰۰۰۹ فون: ۸۶۴۹۶۸

مقام طباعت: برہانی پرنٹرس، بائیکلہ، بمبئی ۴۰۰۰۲۷

پرنٹرس پبلیشر ڈاکٹر عبدالکریم نائیک

تمام متنازعہ امور میں حق سماعت صرف عدالتہائے بمبئی کو ہوگا

تاریخ اشاعت: یکم مارچ ۹۲ء

کتابت: شبیر احمد، ابرار احمد

اس ماہ کے

نقوش

سرورق کی تصویر
دابھیل ضلع رتناگری میں نئی تعمیر شدہ جے ایم ڈی کے ماڈرن ہائی اسکول کی عمارت۔۔

ذکر و فکر

مولانا وحید الدین خان

اعتراف

سید مشتاق علی کرکٹ کے انتہائی مشہور کھلاڑی ہیں۔ مسٹر شردورما نے ان سے انٹرویو لیا جو ہندوستان ٹائمس (۱۵ مئی ۱۹۸۷) میں شائع ہوا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ ہماری کرکٹ کی تاریخ میں بہت کم افراد نے وہ غیر معمولی مقام حاصل کیا ہے جو سید مشتاق علی نے حاصل کیا۔ تقریباً بیس سال تک وہ کرکٹ کے ہیرو بنے رہے۔ اس کے متعلق سر کارڈس sir neville cards نے کہا تھا کہ مشتاق گویا کہ ایک بازیگر ہے جو کامیابی حاصل کرنے کے لئے ناممکن کو ممکن بنا سکتا ہے۔ اسی طرح، کیتھ ملر keith miller نے کہا کہ وہ ہمارے وقت کے ناقابل یقین حد تک اچھے کھلاڑی ہیں۔ سید مشتاق علی کی شہرت ۱۹۳۰ میں شروع ہوئی جبکہ ان کی عمر صرف ۱۶ سال تھی، وہ اگرچہ کم کھیلتے تھے، مگر جب کھیلتے تھے تو ان کا کھیل سب سے ممتاز ہوتا تھا۔ ۴۶-۱۹۴۵ میں کلکتہ میں آسٹریلیا کی ٹیم اور ہندوستان کی ٹیم کا مقابلہ تھا۔ سید مشتاق علی کو ہندوستان کی ٹیم سے خارج کر دیا گیا۔ اس پر کلکتہ میں زبردست مظاہرے ہوئے۔ اور ہر طرف یہ نعرہ گونج اٹھا۔

No mushtaq No test آخر کار منتظمین نے سید مشتاق علی کو ٹیم میں شامل کیا۔ اب سید مشتاق علی کی عمر ۷۱ سال ہو چکی ہے مسٹر شردورما سے اپنے حالات بتاتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ایک بار انگلینڈ میں ہندوستانی اور انگریزی ٹیم کا مقابلہ تھا۔ انگریزی ٹیم کے کپتان ولی ہمینڈ Wally Hammond تھے سید مشتاق علی نے رن بنانے شروع کئے، یہاں تک کہ وہ نوے سے آگے بڑھ گئے۔ ولی ہمینڈ اگرچہ مخالف ٹیم کے کپتان تھے، وہ اپنے جذبۂ اعتراف کو روک نہ سکے، انہوں نے تیزی سے آکر مشتاق علی کا کندھا تھپتھپایا اور کہا جمے رہو۔ میرے بیٹے جمے رہو اپنا سو پورا کرو۔ پورا کرو۔

Steady my boy steady get your hundred first

مردہ انسان کی سب سے بڑی خصوصیت بے اعترافی ہے اور زندہ انسان کی خصوصیت اعتراف۔ زندہ انسان کے سامنے ایک حقیقت آئے یا وہ ایک خوبی کا مشاہدہ کرے تو وہ اس کا اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکتا، خواہ یہ اعتراف اپنی ہار ماننے کے ہم معنی نہ ہو۔

کھونے کے بعد بھی

اے پی (لندن) کی فراہم کردہ ایک خبر حسب ذیل الفاظ میں شائع ہوئی ہے۔ مسٹر اسٹینلی جاکی ہنگری میں پیدا ہوئے۔ وہ سیاہ پوش راہب، عیسائی عالم اور فزکس کے پروفیسر ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دس سال تک آواز سے محرومی ان کے لئے ان کی سائنس اور مذہب سے متعلق تحریروں پر دو لاکھ ۲ ہزار ڈالر جیتنے کا ذریعہ بن گئی۔ ۱۹۵۳ء میں میرے گلے پر سرجری کے ایک حادثہ نے مجھے وقت دیا کہ میں لکھوں اور میں سوچوں، اور بیشتر ایسا نہیں ہوتا۔ بہت سے انتہائی مقبول کتابوں کے مصنف ایسے ہیں جو بالکل نہیں سوچتے۔ انہوں نے کہا، مسٹر جاکی جنہوں نے مذہب میں ترقی پر ٹمپلٹن انعام حاصل کیا ہے۔ یقین رکھتے ہیں کہ عیسائیت نے وہ ذہنی فضا پیدا کی جس نے سائنس کو ترقی کا موقع دیا۔ وہ اس خیال کے سخت ناقد ہیں کہ سائنس اور خدا ایک دوسرے سے غیر متعلق چیزیں ہیں۔

مسٹر جاکی کے ساتھ یہ حادثہ پیش آیا کہ غلط آپریشن کی وجہ سے ان کی بولنے کی صلاحیت ختم ہو گئی ہے۔ مگر ان کے سوچنے اور پڑھنے کی صلاحیت بدستور باقی تھی۔ انہوں نے اس بچی ہوئی صلاحیت کو بھرپور طور پر استعمال کیا۔ دس سال کی خاموش محنت سے انہوں نے ایک ایسی کتاب لکھی جس کا انعام سوا دو لاکھ ڈالر تھا۔ حادثہ کے بعد جو لوگ کھوئی ہوئی چیز کا غم کرتے رہے وہ صرف اپنی بربادی میں اضافہ کرتے ہیں جو لوگ حادثہ پیش آنے کے بعد بچی ہوئی چیز پر اپنی ساری توجہ لگا دیں وہ از سر نو کامیابی کی منزل پر پہنچ جاتے ہیں۔

از قلم: عبدالشکور یوسف ملاجی
متعلم درجہ عربی ششم

ماہ شعبان اور اسلامی تعلیمات

ابوداؤد شریف کی ایک روایت کا مفہوم ہے کہ حضورؐ کا روزہ رکھنے کے واسطے محبوب ترین مہینہ ماہ شعبان تھا۔

ابوداؤد کی دوسری روایت میں ہے کہ حضورؐ دیگر مہینوں کے مقابلے میں ماہ شعبان کی رویتِ ہلال کا بنفس نفیس اور زیادہ اہتمام فرماتے تھے۔

ابن ماجہ اور بیہقی میں حضرت علیؓ سے منقول ہے کہ حضورؐ نے فرمایا: شعبان کی پندرہویں شب کو عبادت میں گزار دو۔ اور اس کے اگلے دن روزہ رکھو کیوں کہ اللہ تعالیٰ اس بابرکت رات میں آفتاب کے غروب ہونے کے بعد آسمانِ دنیا پر جلوہ افروز ہوتے ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں کہ کیا کوئی مغفرت چاہنے والا ہے کہ میں اس کی مغفرت کردوں۔ کوئی رزق اور روزی کا طلب گار ہے کہ میں اسے روزی دے دوں۔ کوئی بیمار ہے کہ میں اسے صحت دوں۔ کیا کوئی مصیبت زدہ ہے کہ اسے عافیت دوں۔ کوئی حاجت طلب کرنے والا ہے کہ میں اس کی حاجت کو پوری کروں۔ یہی لطف و کرم، انعام و فضل اور برکت و رحمت کی ندائیں غروب آفتاب سے لے کر صبح صادق تک برابر جاری رہتی ہیں۔

ماہ شعبان جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام مہینوں میں پسندیدہ تھا اور اللہ تعالیٰ اس ماہ میں اپنے بندوں کے ساتھ کیا معاملہ فرماتے ہیں وہ احادیث کی روشنی میں ہم نے سمجھ لیا۔ اب ہم شبِ برأت کا حقیقی مقصد جس پر آپؐ عمل پیرا تھے، بیان کرتے ہیں۔ رات کو جاگنا، نوافل پڑھنا، تلاوت کرنا، درود شریف پڑھنا، ذکرِ الٰہی کرنا، توبہ استغفار کرنا اور حصولِ مقاصد کے لیے دعا کرنا، شب برأت کے بعد آنے والے دن میں روزہ رکھنا اور پندرہویں کے بعد روزہ نہ رکھنا۔ اس لئے کہ حضورؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب نصف شعبان گزر جائے تو روزہ نہ رکھو۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم شعبان المعظم میں انہیں اعمال کو اختیار فرماتے تھے۔

مگر افسوس بات یہ ہے کہ آج مسلمان اس شب میں شرعی تعلیمات کے مطابق عبادات میں مصروف رہنے کے بجائے بیہودہ رسومات میں اپنا قیمتی وقت ضائع کرتے ہیں۔ اور شریعت مقدسہ کو چھوڑ کر اس متبرک رات کو فضولیات میں گنوا دیتے ہیں۔

ذرا غور فرمایئے کہ اس مقدس مہینہ میں ہمارے مسلمان بھائیوں نے کیسی کیسی خرافات اور بدعات گھڑی ہیں۔ مثلاً آتش بازی، جس کی شریعت میں کوئی اجازت نہیں، حلوہ پکانا، اس کا بھی کہیں ثبوت نہیں۔ حلوہ فی نفسہ کوئی معصیت کا کام نہیں لیکن چونکہ لوگوں کا عقیدہ بن چکا ہے کہ ان رسومات کو ادا کرنا ضروری ہے۔ اس لیے شریعت کی نگاہ میں یہ تمام حلوے اور قسم قسم کے پکوان از قبیل بدعات و خرافات ہیں۔ اس لیے ایسے گندے افعال سے احتیاط کرنا چاہیئے تاکہ یہ مبارک مہینہ بجائے رحمت کے زحمت نہ بن جائے۔

اب یہ بے بنیاد عقیدہ رکھنا کہ اس تاریخ و ماہ میں رسول اللہؐ کا دندانِ مبارک شہید ہوا تھا اور حضرت فاطمہؓ یا کسی صحابیؓ نے رسول اللہ کی خدمت میں حلوہ پیش کیا اور آپؐ نے تناول فرمایا لہٰذا یا آپؐ کی یادگار ہے بے بنیاد باتیں ہیں۔ اس لئے کہ آپؐ کا دندانِ مبارک غزوۂ احد شوال کے مہینے میں شہید ہوا تھا نہ کہ شعبان کے مہینہ میں۔ اس لئے اگر کوئی شخص حلوہ کی یہ دلیل پیش کرتا ہے تو وہ ناواقف اور ناآشنائے شریعت و تاریخ ہے

اسی طرح مکانات، مساجد اور قبروں پر کثرت سے روشنی کی جاتی ہے اور چراغ جلائے جاتے ہیں جو خلافِ شرع اور بے بنیاد ہیں۔ اسی طرح برتنوں کی تبدیلی اور کھانا پکانے کی جگہ لیپنے پوتنے کا عمل کرنا اور اس کو شرعی حکم اور ضرورت سمجھ کر کرنا ناجائز ہے۔ اسی طرح کھانا پکانے میں بعض مقامات پر مسور کی دال اور بعض جگہ میٹھا کھانا اور کسی جگہ ارد کی دال اور چاول وغیرہ کو ضروری سمجھ کر پکانا یا اس کا پابند ہونا بالکل نامناسب ہے۔

بقیہ صفحہ ۱۷ پر

انسان کي زندگي میں هر طرح کے دور آتے هیں. خوشي کے بھي، رنج کے بھي. خوشي کے موقع پر تقریبات هوتي هیں. شادي بیاه، عقیقه، ختنه، بسم الله، ختم قرآن، امتحان میں کامیابي، بیرون ملک روانگي، وطن میں آمد، حج وزیارت ... ان سب سے یادیں جُڑي هوتي هیں. اور هر یاد کے ساتھ کسي مٹھائي کي یاد وابسته هوتي هے. رنج کے موقع پر سوگ هوتا هے، وفات، چهلم، فاتحه، قرآن خواني ... ان سب سے یادیں جُڑي هوتي هیں اور هر یاد کے ساتھ کسي مٹھائي کي یاد وابسته هوتی هے.

ایک موسم آتا هے، دوسرا جاتا هے: باراں، گرما، خزاں، سرما، بهار. ان سب سے یادیں جُڑی هوتی هیں اور یاد کے ساتھ کسي مٹھائي کی یاد وابسته هوتي هے. تهواروں کا دور مدام چلتا هے، عید، بقرعید محرم، شب براءت، میلاد النبي، ماهِ رمضان ... ان سب سے یادیں جُڑي هوتي هیں اور هر یاد کے ساتھ کسي مٹھائي کي یاد وابسته هوتي هے.

بھائي کي شادي میں تو تمام طرح کي مٹھائیاں تھیں. دوست کے هني مُون پر افلاطون. قرآن خواني میں نان خطائي. باراں میں برفي. سرما میں گاجر کا حلوه. رمضان میں مالپوه. عید میں شیر خُرما.

اور هر مٹھائي سے لُطف اندوز هونے کے بعد سوال پُوچھا جاتا هے که "بھئي مٹھائي کهاں سے خریدي؟" تو سلیمان مٹھائي والے کا نام بے ساخته زبان پر آجاتا هے. یعني هر مٹھائي کے ساتھ سلیمان مٹھائي والے کي یاد جُڑي هوتي هے. اسي لئے جب کبھی مٹھائي کا ذکر چھڑتا هے، سلیمان مٹھائي والے کي بات هوتي هے. سلیمان مٹھائي والے هم اقسام، هم اصناف، هم رنگ، هم اشکال، هم اجناس اور هم مواقع مٹھائیاں بناتے هیں.

آیئے، اپني یادوں کي یاد میں کوئي مٹھائي نوشِ جان فرمایئے.

جب کبھی مٹھائی کا ذکر چھڑتا ہے سلیمان مٹھائی والے کی بات ہوتی ہے

سلیمان مٹھائی والے

شاهوں کے شایانِ شان مٹھائیاں بنانے والے

مینارہ مسجد

۴۱ ایف/جی محمد علي روڈ، ممبئی ۴۰۰۰۰۳

فون: ۸۵۵۵۸۵۸/۸۵۵۳۲۳۴

اختر راہی

عصر کی اذاں

زخم لاکھوں ہیں میرے سینے میں
کون سا زخم میں رفو کرتا
رونا آتا تو رو بھی لیتا میں!
آنسوؤں سے ہی میں وضو کرتا
پاک ہو کر زبان سے اپنی
نام تیرا ہی کو بکو کرتا
کوئی حسرت نہ دل میں رہ جاتی
صرف تیری ہی آرزو کرتا
خواہش بے شمار مجرم ہیں
پھر کرکس کس کو روبرو کرتا
میں گنہ گار خود ہی حاضر ہوں
میرے مالک معاف کر دینا
ڈال کر دامنِ مسیحائی!!
زخم دل کے تمام بھر دینا
زخم لاکھوں ہیں میرے سینے میں

صرف اتنا قصور ہے میرا
باطلوں کے جہاں میں حق پر ہوں
خود پرستوں کی تنگ بستی میں
ایسا آوارہ ہوں کہ بے گھر ہوں
ساری دنیا سے دودھ کی دھوئی!
اک گنہ گار ہوں کہ بے سر ہوں
پھول گرتے ہیں سنگِ مرقد پر
اور انساں پہ سنگ باری ہے
کیا بتاؤں جہانِ فانی میں
عرصۂ عمر کتنا بھاری ہے

شام کے بعد صبح کا جلوہ
اس کی تردید میں اندھیرا ہے
پوچھتا ہے غبار چہروں کا!
دور کتنا ابھی سویرا ہے!
صرف آغاز وابتدا ٹھہری
انتہا بھی نشانِ منزل کو۔
چھیڑ دی تھی کبھی لعینوں نے
جنگ جاری ہے حق و باطل کی
باطلوں کا فرات پر قبضہ
کربلا میں حسینؓ پیاسا ہے
عصر کی ہے اذان صحرا میں
زیرِ شمشیر پھر نواسہ ہے

کوکنی مسلم ورلڈ فاؤنڈیشن

پوسٹ بکس : ۱۰۳۵
لندن اِی ۱۷۔ ۹ ایس کیو۔ انگلینڈ

گذشتہ چھ سالوں میں ادارۂ ہٰذا بفضلِ تعالیٰ ایک مستحکم ادارہ بن گیا ہے اور قوم کی خدمت میں زیادہ اعتماد کے ساتھ چل پڑا ہے۔ چونکہ ہر سچا کام مقدس ہوتا ہے۔ محنت خواہ ہاتھوں کی مزدوری کی شکل میں ہو یا ذہنی کاوش کی صورت میں۔ اگر اس میں مقصد کے ساتھ خلوص نیت اور سچائی ہو تو اسے تقدس اور پاکیزگی حاصل ہوتی ہے یہی وہ واحد راستہ ہے جو انسان کو اپنی منزل مقصود سے ہمکنار کرتا ہے۔

کوکنی مسلم ورلڈ فاؤنڈیشن: دنیا بھر کے کوکنی مسلمانوں کا ایک ادارہ ہے جس سے آج تک بڑی تعداد میں کوکنی حضرات اپنا مستقبل سنوار چکے ہیں۔ مستحق حضرات سے گزارش ہے کہ وہ فاؤنڈیشن کے سیکریٹری سے رابطہ قائم کریں۔ ہم اپنی قوم کی فلاح و بہبود، تعلیم و ترقی اور بھلائی کے لئے ہر وقت آپ کی خدمت میں حاضر ہیں۔

دنیا کے تمام کوکنی مسلمانوں سے التماس ہیکہ جو حضرات فاؤنڈیشن کے ممبر بننے سے محروم رہے ہیں وہ برائے کرم لائف ممبر شپ حاصل کر کے اس قوم کی ترقی و ترویج کے نیک کام میں ہاتھ بٹائیں جس سے اپنی قوم میں اتحاد و اتفاق پیدا ہو۔

آپکا تعاون ھی قوم کی ترقی کا ضامن ھے۔

عثمان جوانے	عبد اللہ مقدم	بیرسٹر عبد القادر پرکار
پبلسٹی انچارج	سیکریٹری	چیئرمین

رجسٹرڈ آفس: ۲۸ ویسٹ ایونیو روڈ۔ لندن E17 - 9SE۔ فون: 081. 521-090

کائے کروں[1]

(ایک کوکنی غزل فقیر محمد مستری کے نام)

شرف کمالی — باندرہ

سانپ دِسلو پلات کائے کروں — کیور یا چیاونات کائے کروں
دھونڈے پرتات گھرات کائے کروں — بور ہے آنگنات کائے کروں
دانتا چیا ڈاکٹرچی فیس ایکون — دانت گیلے گھسات کائے کروں
گیلوں ایلی نماز بخشو یا للا! — روزے پرلے گلیات کائے کروں
مُلا صاحب چی وارتا ہے کھری — بھوس ہے مستکات کائے کروں
شام شوق کر دلیو پھرتا ہانت — شادی ہے چونگنات کائے کروں
دانت اپلیچ، ہونٹ پن اپلیچ — بھان گر آیات کائے کروں
آئی یا پاچی لارکی ہے مھگو — بایکو ہے ماثراست کائے کروں
اچھو چاوٹ وکیل پھٹلو ہے — کیس ہے کورٹات کائے کروں
تیل کھپلاں شمائی پن ازلے — کازو یا چیا دِیویات کائے کروں
باپ ہونا بھی پاپ ہے باوا — پور ہے واہیات کائے کروں
شمبر[1] ورساچی پچی ایک کتھا — امی گھٹکا بھرات کائے کروں
ماس ہنتوں فقط عیدی چیادِسا — سانگا انکھی کیات کائے کروں

بھیکرین پائیں کھینچتات شرف
ہائیں می کوکنات کائے کروں

عارف سیمابی — بانکوٹی

کوئی ممنونِ غمِ ساقی ہے کوئی تشنہ کام
اس نظامِ میکدہ کو دور سے اپنا سلام

ہم سے صبحِ گلستاں ہے ہم سے گل بوٹوں کی شام
ہم کہ دیتے ہیں خزاں میں بھی بہاروں کا پیام

کیوں سکونِ امن کا پیغام اب دیتے نہیں
یہ اہنسا کے پجاری داعیٔ امن و سلام

باغباں ہشیار شاخِ گل کہیں جائے نہ ٹوٹ
ہے بہاروں سے خزاں اب لینے والی انتقام

وہ کریں تو کیا کریں اپنی تباہی کا گلہ
آج تک کرتے رہے جو باغباں کا احترام

یہ ترا میخانہ اے ساقی مبارک ہو تجھے
ہیں تسلی کے لیے کافی ہمارے خشک جام

ان میں عارف بھر دو اپنا خونِ دل خونِ جگر
رہ نہ جائیں عہدِ حاضر کے فسانے ناتمام

مصدر مہطولے

گودڑی : کوکنی عورتوں کی دستکاری

کوکن میں آم، کٹھل اور کاجو کی خوشبو سے مہکتے ہوئے گرمی کا موسم ختم ہوتے ہی موسم برسات شروع ہوتا ہے۔ مرد کھیتی باڑی کے کاموں میں جُٹ جاتے ہیں اور عورتیں موسم کے خصوصی مصروفیات میں مشغول ہو جاتی ہیں۔

برسات کے چار مہینوں میں کوکن عورتوں کی مصروفیات کا بہترین ذریعہ **گودڑی کی سلائی ہے**۔ "**گودڑی**" لفظ کے صحیح معنی کیا ہیں یہ تو ماہر لغات ہی بتا سکتے ہیں۔ راقم الحروف کا تو یہ قیاس ہے کہ یہ لفظ "**گود**" سے نکلا ہے جس طرح پرندے بچوں کو اپنے پروں میں چھپا کر سردی یا ایذار رساں کیڑے کوڑوں سے محفوظ رکھتے ہیں گودڑی بھی برسات کے دنوں میں اور جاڑے کے موسم میں استعمال کرنے والے کو سردی اور مچھروں سے محفوظ رکھتی ہے۔

گودڑی کی سلائی بھی ایک فن ہے۔ کوکنی تہذیب و تمدن اور معاشرے کی علامت ہے۔ ساتھ ہی ساتھ کچھ لوگوں کے لیے ذریعۂ معاش بھی ہے۔

گودڑیاں تین قسم کی ہوتی ہیں (۱)۔ سادہ گودڑی (۲) فیشن ایبل گودڑی اور (۳) چھوٹی سائز کی گودڑی جسے گودور لا کہتے ہیں۔

گودڑیاں سینے کے لیے سب سے پہلے جس چیز کا انتظام کیا جاتا ہے اسے کوکنی زبان میں لیوٹ یا آستر کہتے ہیں۔ سادہ گودڑی سینا ہے تو اس کا لیوٹ بھی اور سلائی بھی سادہ لمبے لمبے ٹانکوں والی ہوتی ہے۔ سادہ گودڑیاں روزمرہ کے استعمال میں آتی ہیں۔ اس کے لیے عورتیں اکثر اپنی استعمال شدہ ساڑیاں یا کپڑوں کے بڑے بڑے ٹکڑوں یا مردوں کی لنگیاں جو پرانی ہو چکی ہیں۔ انھیں جوڑ جوڑ کر لیوٹ بناتی ہیں۔ لیوٹ اکثر مستطیل نما ہوتا ہے۔ فیشن ایبل گودڑیوں کے لیوٹ مخصوص ڈیزائن کے ہوتے ہیں۔ ان کے الگ الگ نام بھی ہیں۔ مثلاً ٹیبل پھول، ماچس پھول، چوکڑی پھول، کھجورہ، داما، ستارہ جہاز وغیرہ۔

فیشن ایبل گودڑیاں بنانے میں لڑکیاں زیادہ دلچسپی لیتی ہیں۔ کیوں کہ یہ گودڑیاں شادی کے وقت دُلہن کی ڈولی میں بچھائی جاتی ہیں۔ ہر لڑکی اپنی گودڑی کے لیے بہتر سے بہتر اور نئے نئے لیوٹ بنانے کی خواہش رکھتی ہے۔ اور یہ کوشش کرتی ہے کہ اس کی گودڑی دوسری لڑکی سے بہتر اور خوبصورت بنے۔ جس طرح لڑکیوں میں کشیدہ کاری، یا بنائی کی چیزیں بنانے کا شوق ہوتا ہے۔ اسی طرح نئے نئے ڈیزائن کے لیوٹ بنانے کا شوق بھی ہوتا ہے۔ جب دلہن ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں (اپنے سسرال) جاتی ہے تو اس کے ساتھ لیوٹ کے نئے نئے ڈیزائن بھی ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں منتقل ہوتے ہیں۔ اور مقامی اثرات میں کافی جدت پیدا کرتے ہیں۔

گودڑی سینے کا کام موسم برسات میں ہی بڑے پیمانہ پر ہوتا ہے۔ برسات کے دنوں کے علاوہ مشکل سے ہی کسی گھر میں کوئی گودڑی سیتا ہوا دکھائی دے۔ برسات کے دنوں میں آپ کوکن کے کسی بھی گاؤں میں جائیے اکثر گھروں کے دالان میں یا اوٹلے پر دو دو چار عورتیں گودڑی سیتی ہوئی آپ کو دکھائی دیں گی۔ البتہ سال بھر میں جب کبھی عورتوں کو دوسرے کاموں سے فرصت ملتی ہے تو اسے وہ فضول ضائع نہیں کرتیں بلکہ اس وقت وہ لیوٹ بنا کر رکھتی ہیں۔ کچھ عورتیں پرانی گودڑیوں کے دھاگے توڑ کر ادھیڑ کر ان میں جو ناکارہ کپڑے ہوں انہیں الگ کرتی ہیں اور کام میں آنے والے کپڑوں کو نئی گودڑی میں

استعمال کرتی ہیں اسے "بھس" کہتے ہیں۔ لیوٹ کو دیدہ زیب بنانے کے لیے لیوٹ کے چاروں کناروں پر الگ رنگت یا ڈیزائن والے کپڑے کی بارڈر لگائی جاتی ہے جسے "سنجاف" کہتے ہیں۔ ہر گودڑی کے دو لیوٹ ہوتے ہیں۔ ایک نچلی پرت اور دوسرا اوپری پرت۔ پہلے نچلی پرت کو بچھا کر اس پر "بھرت" میں سے منتخبہ کپڑوں کے ٹکڑے بچھائے جاتے ہیں۔ پھر اوپری پرت ڈال کر اسے سینا شروع کرتے ہیں۔ باونڈری لائین کو "مہولی" کہا جاتا ہے۔ پہلے چاروں طرف سے باونڈری لائن سی لیجاتی ہے۔ سادی گودڑی جو روزمرہ کے استعمال میں آتی ہے اس کے ٹانکے بڑے (لمبے) ہوتے ہیں۔

فیشن ایبل گودڑی:

یہ گودڑیاں خاص اہمیت رکھتی ہیں۔ یہ کسی حد تک جہیز کے لوازمات میں شامل ہیں۔ جس طرح والدین اپنی بیٹی کی شادی کے لیے ہنڈا، برتن، زروزیور یا کپڑے لتے ایک ایک کر کے اکٹھا کیا کرتے ہیں اسی طرح لڑکی کو سسرال میں لیجانے کے لیے گودڑی کا بھی اسٹاک کیا جاتا ہے۔ جنھیں پیٹی (صندوق) کی گودڑیاں یا ڈولی کی گودڑیاں کہتے ہیں۔ ان گودڑیوں کی تیاری سال دو سال پہلے سے کی جاتی ہے۔ اس قسم کی گودڑیاں تحفہ کے طور پر بھی دی جاتی ہیں۔ پردیس جانے والوں کو اس قسم کی گودڑیاں تیار کر کے بھیجی جاتی ہیں جب دن بھر کے تھکے ماندے رات کو آغوشِ بستر میں چلے جاتے ہیں تو ان نرم نرم گودڑی پر سونے سے ماں کی ممتا، بہن کا پیار یا بیوی کی محبت ان کے دل میں انگڑائیاں لینے لگتی ہے۔ کئی گاؤں میں یہ بھی رواج ہے کہ لڑکی کو شادی میں جتنی ساڑیاں دی جاتی ہیں اسی مناسبت سے گودڑیاں بھی دلائی جاتی ہیں۔

گودڑی کوکن کا کلچر بھی ہے اور ذریعۂ معاش بھی۔

کوکن کے اکثر گاؤں میں صبح ناشتہ میں روٹی اور دوپہر میں چاول کھانے کا رواج ہے۔ مرد ناشتہ سے فارغ ہوتے ہی اپنے کام میں مشغول ہو جاتے ہیں اور عورتیں علی الصبح اٹھ کر کھانا پکانے میں لگ جاتی ہیں۔ پھر جیسے ہی فرصت ملے وہ گودڑی سینے بیٹھ جاتی ہیں۔ لڑکیاں آپس میں مل جل کر گودڑیاں سیتی ہیں۔ جب شادی کی گودڑیاں سلی جا رہی ہوں تب لڑکیوں کے ساتھ بڑی، بوڑھی عورتیں بھی بیٹھ جاتی ہیں۔ گودڑی سیتے وقت یہ عورتیں اسی لڑکی کے متعلق سے گیت بھی گاتی ہیں جس کے لیے گودڑی تیار کی جا رہی ہو۔ آنگن میں برستے ہوئے بارش کی چھم چھم کے ساتھ یہ گیت ایک پرکیف سماں پیدا کرتے ہیں۔ گیت کے ساتھ ہی کچھ مخصوص تھوڑی اشیاء کھانے کے لیے رکھی جاتی ہیں جن میں سوکھے کروندے (پہاڑ کے کانٹے بیر جو گرمی کے دنوں میں سوکھا کر رکھے جاتے ہیں) کٹھل کے بیج بھون کر یا ابال کر اس پر نمک مرچ چھڑکنے کے بعد یا کاجو کا بھنا ہوا مغز شامل ہیں۔ عورتیں اپنا کام بھی کرتی ہیں اور کھانے کی چیزوں سے منہ بھی چلاتی ہیں جس سے انہیں کام کے دوران سستی یا بورنگ کا احساس نہیں ہوتا۔

کوکن میں کئی گھرانے ایسے ہیں جن کے معاش کا ذریعہ گودڑی کی سلائی ہے۔ جو لوگ شہروں میں رہتے ہیں وہ اپنے لیے گودڑیاں دوسروں سے سی کر لیتے ہیں۔ اور اس کا معاوضہ ادا کرتے ہیں۔ یہ معاوضہ گودڑی کی قسم اور اس کی سلائی پر منحصر ہوتا ہے۔ سادہ گودڑی کی سلائی کم ہوتی ہے۔ خصوصی گودڑیوں کا معاوضہ زیادہ ہوتا ہے۔ شادی کی گودڑیوں کی سلائی اور بھی زیادہ ہوتی ہے۔ غرض گودڑی سینا دستکاری کی ایک صنف ہے۔ فن ہے اور ذریعۂ معاش بھی۔

گودورلا:

گودورلے کی تیاری میں بھی وہی سب کچھ ہوتا ہے جو بڑی گودڑیوں کی تیاری میں ہوتا ہے۔ مگر اس کی سائز چھوٹی ہوتی ہے۔ یہ بچوں کے جھولوں میں استعمال ہوتا ہے۔ رشتہ دار عورتیں نومولود بچے کے لیے "گودورلا" تیار کر کے تحفہ میں دیتی ہیں۔ بچہ کی ماں بھی بچہ کی پیدائش سے پہلے گودورلا تیار کرنے میں مگن رہتی ہے۔

گودڑیوں کے لیوٹ اور سِلائی میں بھی زمانہ کی تبدیلی کے ساتھ ساتھ ردّ و بدل ہو رہا ہے پہلے عورتیں کپڑوں کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں کو جوڑ جوڑ کر ڈیزائن تیار کرتی تھیں لیوٹ بناتی تھیں۔ اب پرنٹیڈ کپڑوں پر طرح طرح دھاگوں سے بُنائی کر کے لیوٹ بنائے جاتے ہیں۔ پہلے ہاتھوں سے سِلائی کی جاتی تھی اب مشین کے ذریعہ سِلائی کی جاتی ہے۔

بمبئی جیسے شہر میں بہترین قسم کی چادریں اور کمبل باآسانی دستیاب ہیں۔ اس کے باوجود جہاں جہاں کوکنی خاندان آباد ہیں وہاں گودڑیاں ضرور دِکھائی دیں گی۔

گودڑی سینے کے فن کو بھی اگر بڑھاوا دیا جائے تو کشمیری شالوں، غالیچوں اور دوسری چیزوں کے ساتھ ساتھ گودڑی بھی تجارت کا ایک ذریعہ بن سکتی ہے۔

فارم ۴ ۔ رول نمبر ۸

بیان بابت ملکیت و دیگر تفصیلات ۔ ماہنامہ نقش کوکن بمبئی

۱) مقام اشاعت: ۴۴ رچیل روڈ اِیسٹ، ڈونگری، بمبئی ۹

خط وکتابت کا پتہ: ۵۶ ٹانڈیل اسٹریٹ (نارتھ) ڈونگری بمبئی ۹

۲) وقفۂ اشاعت: ماہانہ ۔

(۳،۴ اور ۵) طابع، ناشر و مدیر: ڈاکٹر عبدالکریم نائیک

قومیت: ہندوستانی ۔

پتہ: ۴۴ رچیل روڈ ایسٹ، ڈونگری بمبئی ۹

۶) ملکیت: نقش کوکن پبلیکیشن ٹرسٹ، رجسٹرڈ نمبر E 3006

میں عبدالکریم نائیک اقرار کرتا ہوں کہ مندرجۂ بالا معلومات میرے علم و یقین کے مطابق صحیح ہیں۔

مورخہ: یکم مارچ سنہ ۱۹۹۲ء

دستخط:
ڈاکٹر عبدالکریم نائیک
پرنٹر و پبلشر ۔

عزیز برادرانِ اسلام!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جماعت المسلمین بازار محلہ

ہرنئی، تعلقہ داپولی، ضلع رتناگری

محلہ کی

جامع مسجد کی تعمیرِ نو

کا ارادہ رکھتی ہے۔

جامع مسجد بازار محلہ جو تقریباً ایک سو پچیس (۱۲۵) سال پرانی ہے۔ کافی خستہ حالت میں ہونے کیساتھ ساتھ نمازیوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کے لئے بھی ناکافی ہے ۔ بازار محلہ کی جماعت المسلمین اپنے ممبران سے کسی حد تک تعمیری فنڈ جمع کر چکی ہے لیکن تعمیرِ نو کی لاگت کا اندازہ تقریباً آٹھ لاکھ روپیہ ہے، اور یہ لاگت آپ حضرات کے مالی تعاون کے بغیر جمع ہونا مشکل ہے۔ لہٰذا تعمیر مسجد کمیٹی و بازار محلہ کے ممبران آپ سے نہایت پُرخلوص و پُرجوش التماس کرتے ہیں کہ اس کارِ خیر میں حتی الامکان مدد فرماکر شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں۔

چیرمین: عبدالغنی عثمان پاؤسکر ایم اے۔

سکریٹری: یونس یعقوب پاوسکر

خازن: ابراہیم داؤد سارنگ ۔

مجلس مشاورت:

جناب داؤد علی شیور دھنکر، جناب قاسم میرکر، جناب ریاض احمد پرکار، کیپٹن فقیر محمد مستری، جناب ابراہیم خان طالب، جناب ایچ بی مقدم جناب عبدالرحمن لالہ ۔

تعطیلات میں ایلی فینٹا اور بمبئی بندرگاہ کی سیر
ہماری چھوٹی اور ڈی لکس بوٹوں کے ذریعہ
گیٹ وے آف انڈیا اپولو بندر سے سیر کا لطف اٹھائیے
گیٹ وے ایلی فینٹا
جل واہتوک
سہکاری سنستھا مریادت
اپولو پیئر، گیٹ وے آف انڈیا، بمبئی ۳۹
فون: ۲۰۲۳۵۸۵ / ۲۰۲۶۳۶۴

دہلی دربار
ہماری بریانی، تندوری مرغ، ڈبہ گوشت اور کھچڑا ملک بھر میں مشہور ہیں
پتہ: نزد کارنر گرانٹ روڈ بمقابل نیو روشن سینما بمبئی
دہلی دربار
ائیر کنڈیشنڈ ریسٹورنٹ
ہر خاص و عام کی پہلی پسند
ہالینڈ ہاؤس شہید بھگت سنگھ روڈ نزد ریگل سینما بمبئی ۴۰۰۰۳۹

نائیک آئس اینڈ کولڈ اسٹوریج
رتنا گیری
NAIK ICE AND COLD STORAGE
"NAIK BRAND"
فش پروسیسنگ فیکٹری اور جدید طرز سے آراستہ آئس پلانٹ اور کولڈ اسٹوریج
نائیک مارکہ سی فوڈ، شرمپس اور لوبسٹر کے برآمدکار
فون۔ دفتر ۲۱۱۵/۲۸۵۳ رہائش ۲۱۵۱ کیبل: NAIKFOOD

نعیم الدین شیخ
(مروڈ جنجیرہ)

چھوڑ دے سب خرافات اے نوجواں!
پیش ہے اب ترے موسمِ امتحاں

جانِ من کھیل کو علم کی نذر کر
اور پھر نا سمجھ وقت کی قدر کر

روحِ مکتب! ذرا تو مری بات سُن
ایک کر دے پڑھائی میں اب رات دن

ویڈیو دُور درشن فراموش کر
اب ذرا نفس کی نطق خاموش کر

مثلِ غنچہ تبسم کا لے کر قلم!
علم سے کر جہالت کا تو سر قلم

راہِ حق میں ملیں گی بہت کاوشیں
ترک کرنا نہیں اپنی تو کاوشیں

تو ضلالت کی دنیا سے پا جا نجات
مانگے گی روشنی تجھ سے یہ کائنات

شیخ کی پند گر تو گرہ باندھ لے
انگھڑے سنگ اب تجھ اک حسیں رُخ لے

جواب

ایک شخص کسی فقیر کے پاس گیا اور اُس سے تین سوال کئے:

(۱) اللہ جب ہر جگہ موجود ہے تو وہ کہیں کیوں دکھائی نہیں دیتا؟ دکھاؤ اللہ کہاں ہے؟

(۲) انسان کو اس کے گناہ کی سزا کیوں ملتی ہے؟ جب کہ وہ ہر کام اللہ کی لکھی تقدیر کے باعث کرتا ہے۔ آزادانہ کچھ نہیں کرتا

(۳) اللہ شیطان کو آگ میں کیوں جلاتا ہے؟ جبکہ شیطان تو خود آگ سے بنا ہے اس پر جہنم کی آگ کیا اثر کرے گی۔

سوالی کے سوال ختم ہوتے ہی فقیر نے کچھ کہے بغیر ایک مٹی کا ڈھیلا اٹھا کر سوال کرنے والے کے سر پر دے مارا۔ فقیر کی اس حرکت پر وہ شخص قاضی کے پاس جاکر شکایت کی کہ میں نے فقیر سے تین سوال پوچھے تھے اُس نے کوئی جواب دینے کے بجائے میرے سر پر ڈھیلا دے مارا۔

قاضی نے فقیر کو بلا کر اُس شخص کی شکایت پر پوچھا: تم نے جواب دینے کے بجائے اسے ڈھیلا کیوں مارا؟

فقیر بولا، اُس کے سوالوں کا یہی جواب ہے یہ شخص کہتا ہے کہ ڈھیلا مارنے سے اس کے سر میں درد ہو رہا ہے، لہٰذا یہ دکھائے تکلیف (درد) کہاں ہے۔ یہ ڈھیلا میں نے خدا کی مرضی سے مارا، یعنی اس کی تقدیر میں یہی لکھا تھا) اس پر اسے کیا اعتراض ہے کہ آپ کے پاس شکایت لے کر آیا ہے۔

تیسرا یہ شخص مٹی کا بنا ہے تو اس پر مٹی کے ڈھیلے کا اثر کیوں ہوا؟ بس اس کے تین سوالوں کے یہی جوابات ہیں۔ وہ شخص فقیر کے اس جواب پر بے حد شرمندہ ہوا اور معافی مانگی۔

مرسلہ: محمد صالح شمیم اختر (بھیونڈی)

★ فٹ پاتھ پر چلنے والا امریکی جب کسی دوسرے کو لمبی سی چمکیلی کار میں گھومتا ہوا دیکھتا ہے تو وہ اس دن کے خواب دیکھتا ہے جب اسکے پاس بھی ویسی ہی ایک کار ہوگی۔

★ ایشین جب کسی دوسرے کو شاندار کار میں جاتا ہوا دیکھتا ہے تو وہ اس دن کے خواب دیکھتا ہے جب وہ گاڑی والے کو اپنی طرح پیدل چلنے پر مجبور کرے۔

دردِ سر

کسی نے پوچھا:
دردِ دل اور دردِ سر میں کیا فرق ہے؟
جواب ملا!
تقدیم و تاخیر کا۔ دردِ دل شادی سے پہلے ہوتا ہے۔ دردِ سر شادی کے بعد۔

مسلمانوں کی پسماندگی
اعداد و شمار کی روشنی میں

ملکہ۔ بی۔ مستری
فیچر اینڈ نیوز الائنس

ہندوستان کی مردم شماری مذہب کی بنیاد پر کسی فرقہ کی تعلیمی اور معاشی صورتحال کے بارے میں اعداد و شمار فراہم نہیں کرتی ہے۔ لیکن مسلمانوں کے تعلق سے یہ کہ وہ دیگر فرقوں کے مقابلے میں معاشی اور سماجی اعتبار سے بہت زیادہ پس ماندہ ہیں، کے لیے کچھ جزوی شواہد موجود ہیں۔ پھر اس حقیقت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ سماجی اور معاشی ترقی کے اعتبار سے ان کا شمار سب سے نچلے درجہ میں ہوتا ہے۔

ہندوستان میں 66 فی صد سے زائد مسلمان دیہی علاقوں میں آباد ہیں۔ جو چھوٹے یا اوسط درجے کے کسان یا دستکاری پیشہ سے وابستہ ہیں جبکہ بقیہ 34 فی صد مسلمان شہری علاقوں میں آباد ہیں۔ ایک موٹے اندازے کے مطابق ان کی 50 تا 80 فیصد تعداد ہنرمند مزدوروں کی ہے جو ٹیلرنگ، گھریلو مصنوعات کی تیاری، اور چھوٹے موٹے تجارتی کاموں سے وابستہ ہے وہ روایتی گھریلو صنعتیں جیسے بیڑی سازی، عطر سازی، اور چوڑی سازی وغیرہ پیشوں سے وابستہ ہیں۔

اس سے پتہ چلتا ہے کہ مسلمانوں کا 90 فیصدی حصہ کاشتکاری، دستکاری اور کاریگری کے پیشوں سے وابستہ ہے ویسے مسلمانوں کی غربت و افلاس کے لیے ان کا روزگار ڈھانچہ بھی ایک اہم سبب کی حیثیت رکھتا ہے۔ تعلیمی پسماندگی اور جدید فنی مہارت کے فقدان کی وجہ سے وہ اونچے آمدنی والے پیشوں اور ملازمتوں میں اپنے لیے جگہ نہیں بنا سکتے ہیں۔ جدید صنعتوں اور تجارت میں سوائے چند استثنائی مثالوں کے مسلمانوں کے پاس نہ تو اپنی کوئی بڑی انڈسٹری ہے اور نا ہی کوئی بڑا بزنس جو ان میں مہم جُو یانہ صلاحیت کے فقدان کا غماز ہے۔

ایک سروے کے مطابق ہندوستان کے 50 صنعتی گھرانوں میں سے کوئی ایک گھرانا بھی مسلمانوں کا نہیں ہے جو کہ چھوٹے پیمانے کی کسی انڈسٹری کا مالک ہو یہ ان کی غربت اور پسماندگی کا ایک اہم سبب ہے۔

تعلیمی پسماندگی:- اس میدان میں مسلمان دوسرے فرقوں کے مقابلے میں بہت زیادہ پیچھے ہیں۔ چند شواہد بھی مسلمانوں کی اس ناگفتہ بہ تعلیمی حالت کی عکاسی کرتے ہیں۔

مسلمانوں کا ثانوی تعلیم کا 1961 میں 10.8 فیصد تھا، جو 1981 میں بڑھ کر 11.4 فیصد تک پہونچ گیا۔ (واضح رہے ان دونوں مردم شماری میں ریاست آسام شامل نہیں ہے) ہم اس حساب سے یہ فرض کر سکتے ہیں کہ ان کی اس تعلیمی انڈیکس میں اسی شرح سے اضافہ ہوا ہوگا۔ ایک قابلِ ذکر پہلو یہ کہ مسلمانوں کی شہروں میں سکونت اختیار کرنے کی شرح بہت اونچی ہے اور شہری علاقوں میں کیونکہ تعلیمی اداروں کی تعداد زیادہ ہوتی ہے اس لحاظ سے ان دونوں عناصر میں توافق پیدا کیا جائے تو مسلمانوں کا تعلیمی انڈیکس اور بھی نیچے کی طرف چلا جا سکتا ہے۔ ہائی اسکول اور اعلیٰ سطحی تعلیم کے معاملے میں مسلمان اپنے دیگر ہم وطن فرقوں کے مقابلے کم از کم تین یا چار گنا پیچھے ہیں۔

دہلی کے ایک ادارے ہمدرد ایجوکیشن سوسائٹی نے 90 کی دہائی کے اوائل میں کل ہند سطح پر مسلم سوسائٹیوں کے زیر انصرام چلنے والے 430 ہائی اسکولوں اور 47 ڈگری کالجوں کا ایک سروے کروایا تھا۔ جائزے کے نتیجے میں یہ بات سامنے آئی کہ مسلم طلباء و طالبات کا تناسب فیصد گھٹتا جا رہا ہے جبکہ معیارِ تعلیم بلند ہو رہا ہے لیکن اس کے برعکس غیر مسلم طلباء کے تعلیمی

معیار میں اضافہ کے ساتھ ساتھ ان کی تعداد میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ تحتانوی سے لیکر اعلیٰ ثانوی سطح تک کی تعلیم میں مسلم طلباء کے تنزلی کی شرح 3.65 تا 44 فیصد تھی جبکہ مسلم طالبات کی شرح 40 سے 3.19 فیصد تھی۔

تعلیم یافتہ افراد کی رائے کے مطابق ہندوستان میں مسلمانوں دو ممتاز محوروں پر طبق در طبق کی طرح جمع ہیں۔ ان کا پہلا محور ذات پات پر مبنی طبقات کی گروہ بندی ہے جس کی بنیاد شجر نسب اور نسل ہوتی ہے۔ ویسے تاریخی طور پر ہم ہندوستانی مسلمانوں کو دو وسیع خانوں یعنی اشراف اور اجلاف میں رکھ سکتے ہیں۔ دوسرا محور پیشے یا سیاسی اقتدار کی بنیاد پر مجتمع گروہ کا ہے جس کی کم از کم چار وسیع سماجی گروہوں کی حیثیت سے شناخت کی جا سکتی ہیں۔ ان طبقات کی درجہ بندی کچھ اسطرح ہے: اعلیٰ طبقہ، متوسط طبقہ، نچلے متوسط طبقہ اور نچلا طبقہ وغیرہ گرچہ یہ دونوں محور ایک دوسرے سے بالکل علاحدہ اور ممتاز ہیں تاہم وہ ایک دوسرے کے شانہ بشانہ وجود رکھتے ہیں۔ اور ہمیشہ ان کے درمیان بڑی حد تک توافق اور بہت زیادہ ہم آہنگی پائی جاتی ہے۔ نام نہاد اشراف طبقات کا تعلق عموماً اعلا اور متوسط طبقات سے ہوتا ہے جبکہ اجلاف کا تعلق نچلے متوسط اور نچلے طبقات سے ہوتا ہے۔

آمدنی میں عدم مساوات:- یہ ایک عام بات ہے کہ مسلمانوں کی ایگزیکٹیو اور سُوپروائزری سروس میں نمائندگی بہت کم ہے لیکن عام ملازمتوں میں ان کا تناسب کسی قدر بہتر نظر آتا ہے۔ ٹیلکو، اُور کے، اور کیمیلکو کمپنیوں میں مسلمانوں کا تناسب 15 فیصد سے کچھ کم زائد تھا، جو ان کی آبادی کے تناسب سے قریب ہے۔ مسٹر این سی سکسینہ نے 12 ریاستوں کے 33 اضلاع کی 145 کمپنیوں کے اعداد و شمار جمع کئے تھے جس میں بتایا گیا ہے کہ ٹیکنیکل سُوپروائزری اور عام خدمت کے شعبوں میں مسلمانوں کا تناسب بالترتیب 2.5 فیصد اور 6.7 فیصد تھا۔

سروے کے مطابق معاشی اعتبار سے کمزور طبقات کی بہتری اور ترقی کے لئے حکومت کی مختلف اسکیموں اور پروگراموں کا مسلمانوں کو کوئی راست فائدہ نہیں پہونچا تھا۔ ریاستی حکومت کی طرف سے نچلے متوسط آمدنی والے طبقات کو مکانات فراہم کرنے کی اسکیم سے صرف 2.9 فیصد مسلمان ہی فائدہ اٹھا سکے تھے۔ راشن دوکان قائم کرنے کے لیے صرف 6.7 فیصد مسلمانوں نے لائسنس حاصل کئے تھے۔ اسی طرح دستکاروں کو کھادی اور دیہی انڈسٹری کمیشن کی طرف سے دی گئی چھوٹ کا فائدہ صرف 2.0 فیصد مسلمان ہی اٹھا سکے۔

امدادِ باہمی شعبہ (CO-OPERATIVE SECTOR) میں بھی مسلمانوں کا تناسب کوئی قابلِ ذکر نہیں تھا۔ مالی اداروں کی طرف سے ملنے والے قرضوں میں 50 ہزار تا ایک لاکھ روپے کا قرض صرف تین فیصد مسلمان ہی حاصل کر پائے تھے جبکہ ایک تا دو لاکھ کا قرض دو فیصد سے بھی کم مسلمان حاصل کر سکے تھے۔ اسی طرح 2 تا 10 لاکھ کے قرضہ جات کی حصولیابی میں بھی ان کا تناسب ایک فیصد سے بھی کم تھا۔

ان اعداد و شمار کی روشنی میں مسلمان نہ صرف تعلیمی اور روزگار کے اعتبار سے پسماندہ ہیں بلکہ ان کی پیشہ وارانہ حیثیت اور آمدنی بھی پسماندگی کی شکار ہے۔

میرج میں گولڈن بسکٹ کمپنی کا قیام

چھوٹی صنعت کے قیام میں آئی ایچ جامی کا نیا منصوبہ

ہندوستان میں بسکٹ چھوٹے اور بڑے: دونوں طرح کی صنعتی اداروں میں بنائے جاتے ہیں۔ قصبات اور چھوٹے شہروں میں نان بائی بسکٹ تیار کر لیتے ہیں۔ ان میں کام زیادہ تر انسانی ہاتھ کرتے ہیں۔ بڑے صنعتی اداروں میں خود کار مشینوں سے بسکٹ اور بریڈ (ڈبل روٹی) تیار کئے جاتے ہیں۔ جنہیں مختلف برانڈ ناموں کے ساتھ بازار میں فروخت کے لیے پیش کیا جاتا ہے۔ ان کی کھپت زیادہ تر بڑے شہروں میں ہوتی ہے۔

ان دونوں کے درمیان چھوٹے پیمانے کی صنعت ہوتی ہے جو بہت چھوٹی نہ بڑی۔ ان میں نیم خود کار مشینوں سے کام لیا جاتا ہے اور ان میں تیار کردہ بسکٹ اور بریڈ وغیرہ کو بھی برانڈ نام کے ساتھ بازار میں لایا جاتا ہے۔ اس قسم کی صنعت میں آئی ایچ جامی کا نام نمایاں ہے جنہوں نے گذشتہ ۲۷، ۲۸ سال کے دوران آزاد ٹن فیکٹری کو ایک بلند مقام پر پہنچانے میں بڑا کام کیا۔ ایک نیا PARAM CONTAINER بنا کر ملک میں کروڑوں روپیہ کا زر مبادلہ گذشتہ بیس سال سے بچایا ہے۔ اسی وجہ سے برطانیہ بسکٹ اور پارلے بسکٹ کم داموں میں ڈبے ابھی تک مل رہے ہیں۔

آئی ایچ جامی پہلے شخص ہیں جنھوں نے ریسرچ اینڈ ڈیولاپمنٹ ونگ ان کے کانستہ پلانٹ میں شروع کیا تھا۔ منسٹری آف انڈسٹری گورنمنٹ آف انڈیا نے سمال اسکیل سروس انسٹی ٹیوٹ ساکی ناکہ بمبئی کے مجلہ میں صفحہ ۳۳ اور ۳۶ پر ڈپٹی ڈائرکٹر آف انڈسٹریز نے ان کے بارے میں کہا ہے کہ آئی ایچ جامی اسمال اسکیل انڈسٹریز کی افق پر چمکنے والا ایک روشن ستارا ہے۔

جامی صاحب نے اب گولڈن بسکٹ کمپنی کے نام سے میرج (سانگلی) میں ایک چھوٹا سا کارخانہ قائم کیا ہے۔ اس کا مال ابھی مہاراشٹرا میں، بمبئی اور تھانہ چھوڑ کر تمام ضلعوں میں پہنچ رہا ہے۔

غذائی اشیا میں بسکٹ ایسی چیز ہے جس کا استعمال مسلسل بڑھ رہا ہے۔ یہ تغذیہ بخش آسانی سے دستیاب ہونے والی بچوں، بڑوں، سبھوں کی من پسند خوراک ہے۔ تیار غذاؤں میں بسکٹ کی مانگ اس لیے بڑھ رہی ہے کہ آبادی میں اضافہ ہو رہا ہے شہر، نیم شہر، اور چھوٹے چھوٹے گاؤں اور علاقوں کے لوگ بڑی کمپنیوں کے بسکٹ اس لیے نہیں خرید سکتے کہ یہ بہت مہنگے ہوتے جا رہے ہیں۔ اس لیے ایسے علاقوں میں چھوٹی صنعتوں کے ذریعے کم داموں والے بسکٹ اور بریڈ صنعتیں قائم کرنا بڑا فائدہ مند ثابت ہوا۔

آئی ایچ جامی نے اس خیال سے شہر میرج میں گولڈن بسکٹ کمپنی قائم کرنے کا فیصلہ کیا تھا کہ یہ ایسا جنکشن ہے جہاں سے آندھرا، کرناٹک اور گوا تک رسائی آسان ہے اور کاروبار کو وسعت دینے میں میرج بڑی اہمیت کا حامل مقام ثابت ہوا ہے

آپ کو یہ جان کر حیرت ہوگی کہ صرف ہندوستان میں ہی سو فیصدی وجیٹیرین بسکٹ بنتا ہے۔ پردیس میں بناسپتی کی جگہ چربی کا استعمال ہوتا ہے اور ۹۵٪ AGRO BASE صنعت ہے۔

جناب آئی ایچ جامی کو اس فیکٹری کی تعمیر اور سرکاری اجازت ناموں اور دوسری رسمی کارروائیوں کے لیے کتنی تگ و دو کرنا پڑی اس کا اندازہ صرف اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ قیام کی تحریک ۱۹۸۷ میں شروع ہوئی تھی اور اب جا کر گذشتہ تین سال میں بازار میں گولڈن برانڈ نام جاری ہوا ہے۔

جامی صاحب کے اس خواب کو مکمل کرنے میں جناب اشرف دلوائی، جناب حسین دلوائی، جناب ایس۔ ڈی۔ پاٹل (I.A.S.) کلکٹر پونے، جناب دلیپ کمار کپادیہ I.A.S. مہاراشٹر گورنمنٹ ندیم دادیہ کر صاحب اور بہت سے دوستوں کا تعاون شامل حال رہا جس کے لیے وہ مشکور ہیں۔

یہ اطلاع بھی قارئین کی دلچسپی کے باعث ہوگی کہ اندازے کے مطابق آج ملک کا ہر باشندہ سالانہ ۲ سے ۳ بسکٹ

بقیہ صفحہ ۲۹ پر

ماہنامہ نقش کوکن، بمبئی

نام کتاب: حیاتِ مقدسہؓ

مصنف: جناب عبدالطیف مالیگانوی
قیمت: بیس روپے
ملنے کا پتہ: مجلس تحقیقات ونشریات ملی جمیعۃ علماء، مالیگاؤں — ناسک۔
تبصرہ نگار: انجم عباسی

(انجمن خیرالاسلام اردو ہائی اسکول گورے گاؤں، ضلع رائے گڑھ کے ایک قابل استاد جناب عبدالطیف مالیگانوی نے بڑی کاوش اور عرق ریزی سے سردارِ کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ مقدسہ کو شعری قالب میں پیش کرنے کی کامیاب کوشش کی ہے۔ یہ کتاب ہفتہ روزہ "ملی بیداری" مالیگاؤں کی خصوصی پیش کش ہے۔

جناب لطیف مالیگانوی نے جس سلاست، فصاحت اور بلاغت کے ساتھ "حیاتِ مقدسہ" کو قیدِ تحریر لایا ہے وہ قابلِ تحسین ہے۔ اُنھوں نے آپؐ کی زندگی کا ایک ایک گوشہ مختلف عنوانات کے تحت ایسے تسلسل کے ساتھ پیش کیا ہے کہ اندازِ بیان میں کہیں بھی بے ربطی نہیں ہے۔ سیرتِ مقدسہ تاریخ کا ایک ایسا عظیم اور روشن ترین باب ہے کہ جس کی توصیف وتعریف کا حق کسی سے ادا نہیں ہوسکتا۔ سیرتِ پاکؐ پر نثر ونظم میں بیشمار ضخیم کتابیں وجود میں آئیں۔ "حیاتِ مقدسہ" بھی اسی سلسلے کی ایک چھوٹی سی کڑی ہے جو منظوم شکل میں ہے۔ البتہ لطیف صاحب نے پوری کتاب میں اس بات کا بھرپور خیال رکھا ہے کہ شعری قیود کی بناء پر کوئی لاتعلق لفظ بین نظم میں داخل نہ ہو جو ارادت کیشی کو مجروح کرے۔ اور اندازِ بیان کو کھردرا بنادے۔ لطیف صاحب نے "حیاتِ مقدسہ" کے تعلق سے کئی کتابوں کا مطالعہ کیا اور بڑے اختصار اور جامعیت کے ساتھ ایک ایک واقعے کو قلمبند کیا ہے۔ ان کے اس وسیع مطالعہ کی وجہ سے کوئی نامانوس لفظ داخلِ بیان ہوکر تاثر آفرینی کے انقطاع کا سبب نہیں بنا۔

"حیاتِ مقدسہ" کے تعلق سے کسی قسم کا مبالغہ یا غلو اجازت نہیں دیتا اس لیے شعری لوازم کا لحاظ رکھتے ہوئے اس بات سے اجتناب برتا گیا ہے۔ لطیف صاحب کی یہ شعوری کوشش شعری بلاغت پر اثر انداز ہوسکتی تھی مگر لطیف صاحب اس کا بھی حتی المقدور خیال رکھا ہے۔ شگفتہ اندازِ بیان، روانی اور سلیس زبان کی وجہ سے یہ کتاب طلبہ کے ضمنی مطالعے میں بھی شامل کی جاسکتی ہے ـــ مختصر یہ کہ لطیف صاحب کی یہ شعری کاوش ایک گرانقدر تصنیف ہے۔ اور لطیف صاحب نے اس تصنیف کے ذریعے اپنی آخرت کی سرفرازی کا ایک سامان پیدا کیا ہے۔ ★

ماہ شعبان کا بقیہ صفحہ ۳ سے آگے

شریعت میں ان کا کوئی ذکر نہیں۔ لہٰذا ہم جمیع اسلامی بھائیوں کو چاہیئے کہ وہ ان تمام من گھڑت خرافات اور بدعات سے اجتناب کریں جن کے بارے میں احادیث نبویہؐ میں شدید اور سخت وعیدیں آئی ہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے تمام مسلمان بھائیوں کو بدعات سے بچنے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سنن وآداب اور طریق ھدایت پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(جامعہ حسینیہ عربیہ شریوردھن کے مجلہ ندائے وقت کے رمضان نمبر سے ماخوذ)

تاباں نقوی امروہوی

پھلوں کا بادشاہ آم

ہندوستان کو اگر محبت کی بے مثال یادگار تاج محل
پر فخر ہے تو دُنیا کے سب سے زیادہ لذیذ اور فرحت بخش پھل
آم پر بھی ناز ہے جو ہندوستان سے بہتر دنیا میں کہیں بھی نہیں
پیدا ہوتا۔ یہ اندرونِ ملک تو ایک محبوب پھل ہے ہی مگر مغربی
ملکوں اور خلیجی ریاستوں میں بھی لوگ اس پھل کے عاشق ہیں
ہر سال کروڑوں روپے کا آم ان ملکوں کو اکسپورٹ ہوتا ہے
جس سے ملک کو قیمتی زرِ مبادلہ حاصل ہوتا ہے۔

آم کی اس غیر معمولی مقبولیت کا سبب یہ ہے کہ یہ لذت
لطافت اور افادیت کے اعتبار سے تمام پھلوں میں ممتاز
ہے۔ انگور، انار، سیب سبھی کی اپنی اپنی خصوصیات ہیں لیکن
تمام پھلوں کی مجموعی خوبیاں صرف آم میں ہیں۔ یہ صحت بخش
وٹامن کا خزانہ بھی ہے اور ایک مقوی غذا بھی بدن کو طاقت
اور فرحت بھی حاصل ہوتی ہے۔ برسات کا موسم فصل انبہ کے
شباب کا زمانہ ہوتا ہے۔ بازار خوبصورت اور رنگا رنگ
پھلوں سے بھر جاتے ہیں۔ غریب وامیر سبھی بقدرِ استطاعت
قدرت کی اس نعمت سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

آم پیدا تو ہزاروں سال سے ہندوستان میں ہوتا ہے
مگر جب سے پیوند کاری کا سلسلہ شروع ہوا ہے بیشمار
ایسی قسمیں وجود میں آگئی ہیں جو لاجواب ہیں اور نئی اقسام
پیدا کرنے کا یہ سلسلہ ہنوز جاری ہے۔ صرف آم ہی ایک
ایسا پھل ہے جس کو ملک میں ایک خاص سماجی اور مذہبی
حیثیت بھی حاصل ہے۔ مقدس ویدوں میں آم کا ذکر کیا
گیا ہے۔ مندروں میں دیوی دیوتاؤں کو آم بھینٹ کیے
جاتے رہے ہیں۔ ہر گاؤں میں آم کا ایک باغ یا کم از کم
ایک درخت اس لیے ضروری تھا کہ اس کے پتوں اور پھولوں
سے بعض امراض کا علاج کیا جا سکے۔ شادی بیاہ کے موقعوں
پر اس کے پتوں کی بندروال باندھی جا سکے جو ایک مبارک
شگون ہے اس طرح آم کو ملک کی سماجی زندگی میں ایک
خاص مقام حاصل ہے۔ شعراء بھی اس پھل کی تعریف میں
رطب اللسان رہے ہیں۔

بیرونی ممالک میں آم کی مانگ کے پیش نظر مرکزی اور
ریاستی حکومتوں نے بھی فصلوں کے تحفظ اور فروغ کے لیے
کئی اقدامات کئے ہیں۔ محکمہ ہارٹی کلچر اور پنت نگر زرعی
یونیورسٹی آم پر ریسرچ کر رہے ہیں۔ نمائشوں کے ذریعے
مالکانِ باغات کی حوصلہ افزائی سرکاری سطح پر کی جا رہی ہے
انھیں قرضے اور کیڑے مارنے والی دوائیں دی جا رہی ہیں۔
اور جدید تحقیقات سے آگاہ کیا جا رہا ہے تاکہ ان بھرپور
غذائیت والے پھلوں سے امیر و غریب سبھی کو طبی فوائد
حاصل ہو سکیں۔

پختہ آموں کی افادیت:

آم ایک لذیذ فرحت بخش اور زود ہضم پھل ہے۔ دل
ودماغ کو تقویت دیتا، ذہن کو معطر کرتا اور خون کو صاف
کرتا ہے۔ معدے، آنتوں اور معدے اور حلق کے درمیان
کی نالی کو قوت بخشتا ہے۔ گردے اور مثانے کی خشکی کو
دُور کرتا اور شہوانی قوت میں اضافے کا باعث ہے۔ خفقان
کو دُور کرتا اور رنگ کو نکھارتا ہے۔ کھانسی، دمے، سرد ہوا
کے درد سر، قبض، بواسیر اور آنتوں کے درد میں شفا بخش
ہے۔ کمزوری، تھکن اور سستی کو دُور کرتا اور کھل کر پیشاب
لاتا ہے۔ طبیعت کو نرم کرتا ہے۔ تپِ کہنہ میں بھی مفید

بتایا گیا ہے۔ یہ پھل جتنا زیادہ خوشبودار ہوتا ہے اتنا ہی زیادہ دماغ کو تقویت دیتا ہے۔ اس کا سونگھنا بھی دماغ کو فرحت دیتا ہے۔ قاشں کے آموں کی بہ نسبت شیریں اور رسیلے آم زیادہ زود ہضم اور مفید ہوتے ہیں۔ آم کھا کر دودھ پی لیا جائے تو آم کی گرمی کم ہو جاتی ہے۔ اور قوت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ آم کو دیر تک ٹھنڈا کرکے یا برف کے پانی میں بھگو کر کھانے سے نہ صرف لذت بڑھ جاتی ہے بلکہ اس کی گرمی بھی کم ہو جاتی ہے۔

آم ڈال اور پال دونوں ہی کے خوش ذائقہ ہوتے ہیں لیکن ڈال کے کچھ آم ایسے ہوتے ہیں جن میں ہلکی سی ترشی باقی رہ جاتی ہے جب کہ پال کے آم خوب شیریں ہوتے ہیں لیکن یہ صحیح لطف اسی صورت میں دیتے ہیں۔ جب انھیں درخت سے اس وقت توڑا گیا ہو جب کم از کم ایک چوتھائی آم درخت سے ٹپک چکے ہوں۔ اور باقی پختگی کے قریب ہوں۔ بازار میں جو پختہ اور خوش رنگ آم بکتے ہیں وہ بالعموم کاربائڈ سے پکائے جاتے ہیں جن سے نہ صرف ذائقہ ہی متاثر ہوتا ہے بلکہ کاربائڈ کی ہلکی سی سمیت بھی اس میں شامل ہو جاتی ہے۔ ایسے آموں سے پرہیز بہتر ہے۔ آموں کو قاشوں کی صورت میں کھانا اگرچہ شائستگی کی علامت سمجھا جاتا ہے مگر طبی اعتبار سے آم کو چوس کر کھانا زیادہ مفید ہے۔

مضرات:

آم جگر کے لیے مضر ہے۔ اور ورم جگر میں اور بھی زیادہ مضرت رساں ہے۔ اس سے استسقا (جلندھر) بھی پیدا ہو سکتا ہے۔ مویز یعنی منقیٰ سے اس کی اصلاح ہو جاتی ہے۔ بعض لوگ سونٹھ کو بھی آم کا مصلح بتلاتے ہیں۔ شربتِ بیدانہ، شربت جامن اور سکنجبین بھی اس کی مصلح ہے۔ جن مزاجوں میں آم گرمی پیدا کرتا ہے اُن کے لیے آبِ سرد ٹھنڈے مشروبات اور چھاچھ کا استعمال مفید ہے۔

ماہنامہ نقش کوکن، بمبئی

آم کے شفابخش نسخے:

- آم کے پتے اور نرم شاخ کا لیپ بالوں کو بڑھاتا، تقویت دیتا اور ان کی سیاہی کو تیز کرتا ہے۔
- آم کے ہرے پتے کو حقہ میں تمباکو کی جگہ رکھ کر پیا جائے تو بواسیر میں نفع بخش ہے۔
- دو تولہ آم کے نرم پتوں کا عرق دو تولہ شکر کے ساتھ استعمال کرنا ماہواری کے خون اور بواسیر کے لیے فائدہ رساں ہے۔
- آم کے خشک پتوں کا دھواں گردے کے ریاح اور حلق کے زخم کے لیے فائدے مند ہے۔
- درخت سے از خود گرا ہوا پتہ تمباکو کی صورت میں چلم کے ذریعے پینا اس زخم کے لیے مفید ہے جس میں ناک اور سر کی راہ ایک ہو چکی ہو۔ چالیس دن کے عمل سے زخم مندمل ہونے کی توقع کی جا سکتی ہے۔
- آم کے نو عدد تازہ پتوں کے ڈنٹھل نو عدد سیاہ مرچوں کے ساتھ پانی میں گھس کر گولیاں بنائی جائیں یہ گولیاں اسہال قے اور ہیضہ میں مفید ہیں۔
- آم کے ڈنٹھل اور جڑ کا مزاج سرد اور قابض ہے اسے کوٹ کر شہد ملا کر کھایا جائے اور غذا میں صرف دودھ لیا جائے تو دست بند ہو جاتے ہیں۔
- آم کی لکڑی کی خاک جاری خون کو روک دیتی ہے اور اس کے پتوں کا سفوف چھڑکنے سے بھی خون رک جاتا ہے
- دو تولہ آم کے درخت کی چھال اوپر سے چھیل کر اور کچل کر ایک پاؤ پانی میں شب بھر بھگو کر چھان کر صبح و شام ایک ہفتے تک استعمال کرنا سوزاک کو ختم کرتا ہے۔
- آم کی لکڑی کا مسواک دہن کی بدبو کو دور کرتا ہے۔
- آم کا پھول جسے بور کہتے ہیں۔ خوشبودار اور قابض ہوتا

ہے۔ جریان کو نافع ہے۔ رُکاوٹ پیدا کرتا ہے۔ خون بلغم اور صفرا کے فساد اور پھنسیوں کے لیے اکسیر ہے۔

○ آم کے پھولوں کا سونگھنا نکسیر اور مُنہ میں پانی بھر آنے میں نفع بخش ہے۔

○ جس پانی میں آم کے پتے، چھال اور پھول پیسے گئے ہوں وہ پانی دانتوں، مسوڑھوں اور مُنہ آنے میں مفید ہے۔ اور اس پانی میں تر کیے ہوئے کپڑے کی بتی سیلان الرحم اور نسوانی شرمگاہ کی بدبُو دُور کرنے میں کارآمد ہے۔

کچے آم کے فوائد و مضرات:

کچا آم درجۂ اوّل میں سرد و خشک ہے۔ بعض اسے دوسرے درجے میں سرد و خشک مانتے ہیں۔ پہلے درجے میں سرد و خشک آم ذائقے میں ترش ہوتا ہے۔ یہ گرمی اور تپ کو دُور کرتا اور قے کو روکتا ہے اور پیاس کو کم کرتا ہے۔ تلی اور خرابیٔ خون میں مُفید ہے۔ بھوک بڑھاتا اور گُردے اور مثانے کی پتھری کو توڑتا ہے۔ بلغمی مزاج والوں کو بلغم اور سودا پیدا کرنے کی وجہ سے مُضر ہے۔ گُردے، پھیپھڑے اور قوتِ باہ کے لیے بھی نقصان رساں ہے۔ جنین یعنی حمل کو ضائع کرتا ہے۔ شکر سے اس کی اصلاح ہوتی ہے کچے آم کا چھلکا اُتار کر چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرکے دو ایک گھنٹے پانی میں بھگونا اور صاف کرکے قند یا مصری سے میٹھا کرکے استعمال کرنا زہریلی ہوا کے اثرات میں مفید ہے۔ دِل اور معدے کو قوت دیتا ہے۔ اگر لُو کا اثر ہو جائے تو کچا آم بھوبھل میں کُھلبُھلا کر پلپلا کرکے نچوڑ کے میٹھا کرکے استعمال کرنے سے مہلک اور زہریلی ہوا کے اثرات دُور ہو جاتے ہیں۔ کچے آم کو پیس کر دُکھتی آنکھ پر باندھ دیا جائے تو وہ بہت جلد اچھی ہو جاتی ہے۔ اگر مکوڑی پھل گئی ہو اور دانے نکل آئے ہوں تو ان پر ملنے سے بھی کافی فائدہ ہوتا ہے۔ امچور کو تھوڑے نمک کے ساتھ پیس کر گہرے زخم پر لگایا جائے تو وہ جلد اچھے ہو جاتے ہیں۔

ماہنامہ نقش کوکن ممبئی۔

داد پر ملنا بھی فائدے مند ہے۔ توے پر آہستہ آہستہ دست پناہ کے ذریعے گھس کر لگایا جائے تو آشوبِ چشم میں فائدے بخش ہے۔

آم کھانے کا طریقہ:

پختہ آم پانی سے دھوکر پلپلا کرکے اور دو تین قطرے رس ٹپکا کر کھایا جائے تاکہ اندر کا چیپ دُور ہو جائے۔ اس کا ریشہ یا سوت نہیں کھانا چاہیئے۔ اس سے بھاری پن اور قبض کی شکایت ہو سکتی ہے۔ چیپ اگر لب یا زبان کو لگ جائے تو جلن یا زخم کا سبب بن سکتا ہے۔ چاقو سے کاٹ کر آم کھانے میں ریشہ یا سُوت سے احتیاط نہیں ہوتی۔ اس سے پیچش اور گلے میں خراش پیدا ہونے کا امکان ہے۔ آم کے رس کو باریک کپڑے میں چھان کر گلاب اور مصری ملا کر ٹھنڈا کرکے کھایا جائے تو بہت لذیذ ہوتا ہے۔ آم کھا کر دودھ پینا خاص طور پر مُفید ہے۔

احمد ابراہیم بامنے

ہندوستان کے مسلمان ٹیسٹ کرکٹ کھلاڑی

تقسیم ہند سے قبل سے آج تک ہندوستان کی جانب سے کُل بائیس مسلمان کھلاڑی ٹیسٹ کرکٹ میں ہندوستان کی نمائندگی ادا کر چکے ہیں۔ کچھ کھلاڑی تقسیم ہند کے بعد پاکستان کی جانب سے بھی ٹیسٹ کرکٹ کھیل چکے ہیں۔

۱: محمد نثار: ان کا جنم یکم اگست ۱۹۱۰ء کو ہوا۔ اپنا پہلا ٹیسٹ انگلستان کے خلاف ۱۹۳۲ء کھیلا ہندوستان کی جانب سے ٹیسٹ کرکٹ کی اولین گیند بازی کرنے کا اعزاز انھیں حاصل تھا۔ کل چھ ٹیسٹ میں ہندوستان کی نمائندگی کی۔ اور چھ ہی ٹیسٹ انگلستان کے خلاف کھیلے ۱۹۳۲ء میں ایک ٹیسٹ ۱۹۳۳ء کو دو ٹیسٹ اور ۱۹۳۶ء میں تین ٹیسٹ کھیلے۔ کل چھ ٹیسٹ کی گیارہ اننگز میں تین بار ناٹ آؤٹ رہ کر ۵۵ اسکور بنائے ان کا انفرادی اسکور ۱۴ رن رہا۔ لیکن ایک بالر کی حیثیت سے بہت اچھی کارکردگی پیش کی چھ ٹیسٹ میچ میں ۲۸٫۲۸ کی اوسط سے ۲۵ وکٹ لئے اور کچھ کیچ لیے۔ ان کی وفات ۱۱ مارچ ۱۹۶۳ء کو ہوئی۔

۲۔ وزیر علی: پیدائش ۱۵ ستمبر ۱۹۰۳ء میں ہوئی۔ پہلا ٹیسٹ ۱۹۳۲ء میں انگلستان کے خلاف کھیلا۔ اس دائیں ہاتھ کے بلے باز نے سات ٹیسٹ میں ہندوستان کی نمائندگی کی اور کل ۱۴ اننگ میں ۱۶٫۹۲ کی اوسط سے ۲۳۷ رن بنائے جن میں ان کا سب سے بڑا اسکور ۴۲ رن رہا اور ۱ کیچ لیا۔ ہندوستان کا یہ کھلاڑی ۱۷ جون ۱۹۵۰ء کو چل بسا۔

۳: نذیر علی: پیدائش ۸ جون ۱۹۰۶ء میں ہوئی۔ پہلی مرتبہ میں ٹیسٹ کرکٹ میں ہندوستان کی جانب سے انگلستان کے خلاف ۱۹۳۲ء میں شرکت کی۔ کل دو ٹیسٹ میچ کی چار باری میں ۷٫۵۰ کی اوسط سے ۳۰ رن بنائے سب سے بڑا اسکور ۱۲ رن رہا۔ دائیں ہاتھ بلے باز اور گیند باز نے ۲۰٫۷۵ کی اوسط سے کل چار وکٹ لیے۔ فروری ۱۹۷۵ء کو اس کھلاڑی نے اس فانی دنیا کو خیرباد کہدیا۔

۴۔ جہانگیر خان: یکم فروری ۱۹۱۰ء کو جنم ہوا۔ پاکستان کے افتتاحی بلے باز ماجد خان کے والد اس کھلاڑی نے ہندوستان کی جانب سے چار ٹیسٹ میں شرکت کی۔ تقسیم ہند کے بعد اس کھلاڑی نے پاکستان کی جانب سے اپنے کھیل کے جوہر دکھائے۔ اس نے اپنا اولین ٹیسٹ میچ انگلستان کے خلاف ۱۹۳۲ء میں کھیلا۔ کل چار (۴) ٹیسٹ انگلستان کے ہی خلاف کھیلے اور ان چار ٹیسٹ کی سات اننگز میں ۵٫۷ کی اوسط سے ۳۹ رن بٹورے۔ ان کا انفرادی اسکور ۱۳ رن رہا۔ دائیں ہاتھ سے بولنگ کرتے ہوئے اس کھلاڑی نے ۶۳٫۷۵ کی اوسط سے چار وکٹ لیے اور چار کیچ لیے۔

۵۔ دلاور حسین: پیدائش ۱۹ مارچ ۱۹۰۷ء کو ہوئی۔ اپنے ٹیسٹ کرکٹ کی شروعات ۱۹۳۳ء میں انگلستان کے خلاف کی۔ ہندوستان کی جانب بطور حیثیت وکٹ کیپر اس نے کل تین ٹیسٹ میچ میں اپنے کھیل کے نمونے پیش کئے اور ان تین ٹیسٹ میں کی چھ اننگ میں ۴۲٫۳۳ کی اوسط سے ۲۵۴ رن بنائے۔ ان ذاتی سب سے بڑا اسکور ۵۹ رن رہا۔ وکٹ کے پیچھے چھ کیچ اور ایک اسٹمپ آؤٹ کیا۔ اس کھلاڑی کی وفات ۲۸ اگست ۱۹۶۷ء کو ہوئی۔

۶۔ عبد الحفیظ کاردار: پیدائش ۱۷ جنوری ۱۹۲۵ء کو ہوئی۔ پہلی بار ٹیسٹ میچ میں ہندوستان کی نمائندگی ۱۹۴۶ء میں انگلستان کے خلاف انگلستان کی سرزمین پر کی۔ دورۂ انگلستان میں انھوں نے کل

تین ٹیسٹ کھیلے۔ اس کے بعد تقسیم ہند کی وجہ سے وہ پاکستان کی طرف سے بہ حیثیت کپتان ہندوستان کے خلاف کھیلے۔ ہندوستان کی جانب سے اپنے کھیلے گئے تین ٹیسٹ میچ کی پانچ اننگ میں ۱۶٫۰۰ کی اوسط سے ۸۰ رن بنائے ان کا انفرادی اسکور ۴۳ رن رہا۔ ایک کیچ بھی لیا۔

۷۔ امیر الٰہی: پاکستان کے آل راؤنڈر کھلاڑی منظور الٰہی کے والد ان کا جنم یکم ستمبر ۱۹۰۸ء کو ہوا۔ ہندوستان کی جانب سے واحد ٹیسٹ آسٹریلیا کے خلاف ۱۹۴۷ء میں کھیلا۔ ایک ٹیسٹ کی دونوں اننگ میں انہیں کامیابی کا منہ دیکھنا پڑا۔ اور کل ۱۷ رن بنائے۔ تقسیم ہند کے بعد اس کھلاڑی نے پاکستان کی بھی نمائندگی کی۔

۸۔ ابراہیم کے اسی: ان کی پیدائش ۲۶ جنوری ۱۹۱۹ء کو ہوئی۔ پہلا ٹیسٹ ویسٹ انڈیز کے خلاف ۱۹۴۸ء کو سرزمین ہند پر کھیلا۔ پانچ ٹیسٹ کی سیریز میں اس کھلاڑی نے کل چار ٹیسٹ میچ میں شرکت کی۔ بعد میں ٹیم سے ان کا اخراج ہوا۔ اپنے کل چار ٹیسٹ میچ میں دائیں ہاتھ کے اس بلے باز نے ۲۱٫۱۲ کی اوسط سے ۱۶۹ رن بنائے جن کا سب سے بڑا اسکور ۸۵ رن رہا۔ اس کھلاڑی کی قیادت میں بمبئی نے ۴۹-۱۹۴۸ء میں رنجی ٹرافی جیت لی۔ رنجی ٹرافی میں دو ہزار سے زائد رن بنائے۔

۹۔ باقا جیلانی: جنم ۲۰ جولائی ۱۹۱۱ء میں ہوا پہلا ٹیسٹ انگلستان کے خلاف انگلستان میں ۱۹۳۶ء دورۂ انگلستان میں ہوا۔ اپنے واحد ٹیسٹ میچ میں بائیں ہاتھ اس بالر نے دو اننگ میں ۱۶ کی اوسط سے ۱۶ رن بنائے جبکہ ۵۵ رن دے کر کوئی وکٹ لینے میں کامیاب نہیں ہوئے۔ اس کھلاڑی نے ۱۹۳۴ء میں پنجاب کے خلاف شمالی ہند کی جانب سے ۷ رن دے کر پانچ وکٹ لیے تھے۔ ان کی وفات ۲ جولائی ۱۹۸۰ء کو ہوئی۔

۱۰۔ نواب پٹوڈی (سینئر) ہندوستان کے سابق کپتان منصور علی خان پٹوڈی (ٹائیگر) کے والد۔ ان کی پیدائش ۱۶ مارچ ۱۹۱۰ء ہوئی۔ ہندوستان کی جانب سے اپنا ٹیسٹ کا آغاز ۱۹۴۶ء میں انگلستان میں بطور حیثیت کپتان کیا کیوں کہ اس سے پہلے وہ انگلستان میں کرکٹ کی دھوم مچا چکے تھے۔ اس لیے ۱۹۴۶ء میں دورے انگلستان کے ہندوستانی ٹیم کا کپتان مقرر کیا گیا ان دورے میں کل تین ٹیسٹ میچ کھیلے جو ان کے آخری ٹیسٹ ثابت ہوئے۔ ان تین میچ میں انھوں نے کل گیارہ کی اوسط سے ۵۵ رن بنائے ان کا انفرادی اسکور ۲۲ رہا۔ ایک ٹیسٹ میچ ہار گئے اور دو برابر پر ختم ہوئے۔ ان کی وفات ۵ جنوری ۱۹۵۲ء میں ہوئی۔

۱۱۔ مشتاق علی: پیدائش ۱۷ دسمبر ۱۹۱۴ء میں ہوئی اولین ٹیسٹ کرکٹ میچ انگلستان کے خلاف ہند کی سرزمین پر کھیلا۔ ۱۹۳۶ء میں دورۂ انگلستان میں مانچسٹر کے مقام پر اپنی پہلی سنچری (۱۱۲) رن بنائی اور ۱۹۴۸ء میں ویسٹ انڈیز کے خلاف تیسرے ٹیسٹ میچ میں کلکتہ میں (۱۰۶) بنا کر اپنی دوسری سنچری مکمل کی۔ کل ملا کر ۱۱ ٹیسٹ میچ کی ۲۰ اننگز میں ۳۲٫۲۱ کی اوسط سے ۶۱۲ رن بنائے۔ اپنی ٹیسٹ کرکٹ زندگی میں سات کیچ اور ۶۷٫۳۳ کی اوسط تین وکٹ بھی لیے۔ ہندوستان کے اس وقت کے اس کھلاڑی نے افتتاحی وکٹ کے لیے وجے مرچنٹ کے ساتھ مل کر ۲۰۳ کی پاٹنرشپ ۱۹۳۶ء میں قائم کیا جو ایک ریکارڈ کئی سال تک نہ ٹوٹ رہا بعد میں اس ریکارڈ کو گواسکر اور چیتن چوہان ۱۹۷۹ء میں اوول ٹیسٹ میں ۲۱۳ بنا کر توڑ دیے۔ گھریلو کرکٹ میں یہ کھلاڑی ہولکر کی نمائندگی کرتے تھے۔ اور کئی سنچریاں بنائیں۔

۱۲۔ گل محمد: ان کا جنم ۶ جون / ۱۵ اکتوبر ۱۹۲۱ء کو ہوا۔ اپنا ابتدائی ٹیسٹ انگلستان کے خلاف ۱۹۴۶ء میں انگلستان میں کھیلا۔ انگلستان کے دو آسٹریلیا کے پانچ اور پاکستان کے ۱۹۵۲ء میں دو کل ملا کر آٹھ ٹیسٹ کی ۱۵ اننگز میں ۱۱٫۰۶ کی اوسط سے ۱۶۶ رن بنائے۔ سب سے زیادہ اسکور ۳۴ رہا۔ اس کے علاوہ ۱۲ کی اوسط سے دو وکٹ اور تین کیچ لئے۔ بائیں ہاتھ کے یہ کھلاڑی رنجی ٹرافی میں بڑودہ کی نمائندگی کرتے تھے۔ اور کئی رن اور سنچریاں بنائیں جن میں ۴۷-۱۹۴۶ء میں

ہولکر کے خلاف بروڈہ کی جانب سے بنائی گئی ٹرپل سنچری (۳۱۹) قابلِ ذکر ہے۔

۱۳۔ عبّاس علی بیگ:
موجودہ ہندوستانی ٹیم کے منیجر۔ ان کا جنم ۱۹ ؍ مارچ ۱۹۳۹ء کو ہوا اپنے ٹیسٹ کرکٹ کی شروعات انگلستان کے خلاف مانچسٹر کے مقام پر سنچری بنا کر (۱۱۲) شاندار انداز ۱۹۵۶ء میں کی۔ انگلستان اور ویسٹ انڈیز کے دو دو اور آسٹریلیا اور پاکستان کے تین تین کل ملا کر دس ٹیسٹ میں ۲۶٫۷۷ کی اوسط سے ۴۲۸ رن بنائے جن میں ایک سنچری شامل ہے۔ اس کے علاوہ ۶ ؍ کیچ لپکے۔

۱۴۔ غلام علی:
ہندوستان سابق کپتان۔ ان کی پیدائش ۴ ؍ جولائی ۱۹۲۲ء میں ہوئی۔ اپنا پہلا ٹیسٹ ویسٹ انڈیز کے خلاف ۱۹۴۸ء میں ہندوستان میں کھیلا۔ کل ۲۲ ٹیسٹ میچ اپنے ملک کی نمائندگی کی۔ دائیں ہاتھ اس گیند باز نے ۳۱ اننگز میں ۲۰٫۸ کی اوسط سے ۱۹۲ ؍ رن بنائے۔ ان سب سے بڑا اسکور ۵۰ رن رہا جبکہ ایک بالر کی حیثیت سے ۳۰٫۱۷ کی اوسط سے ۶۸ وکٹ لیے۔ اس کے علاوہ گیارہ کیچ لیے۔ ۱۹۵۵ء نیوزی لینڈ کے خلاف اور ۱۹۵۸ء میں ویسٹ انڈیز کے خلاف ہندوستانی ٹیم کی کپتانی بھی سنبھالی۔ رنجی ٹرافی میں یہ کھلاڑی حیدرآباد کی نمائندگی کرتے تھے۔ حیدرآباد کی جانب سے رنجی ٹرافی انھوں نے کل ۲۳٫۱۸ کی اوسط سے ۱۳۹ وکٹ لیے۔

۱۵۔ سلیم دُرّانی:
پیدائش ۱۱ ؍ دسمبر ۱۹۳۴ء کو ہوئی۔ پہلا ٹیسٹ آسٹریلیا کے خلاف ۱۹۵۹ء میں ہندوستان میں کھیلا۔ کل ملا کر اس آل راؤنڈر نے ۲۹ ٹیسٹ میں اپنے ملک کی نمائندگی کی۔ جس میں ۲۵٫۰۴ کی اوسط سے ۱۲۰۲ ؍ رن بنائے جب کہ بالر کے شعبے میں ۳۵٫۴۱ کی اوسط سے ۷۵ وکٹ لیے۔ اس کے علاوہ ۱۴ کیچ لیے۔ ان کا انفرادی اسکور ویسٹ انڈیز کے خلاف پورٹ آف اسپین کے مقام پر بنائی گئی سنچری (۱۰۴) ۱۹۶۲ء کے سریز میں شامل ہے۔ اس زمانے میں یہ سکسر کے نام سے جانے جاتے تھے۔ منتظمین کی فرمائش پر سکسر لگا دیتے تھے۔

۱۶۔ منصور علی خان پٹوڈی:
ہندوستان کے سابق کپتان اور ٹائیگر کے خطاب سے پہچانے جانے والے اس کھلاڑی کا جنم ۵ ؍ جنوری ۱۹۴۱ء کو نواب گھرانے میں ہوا۔ کرکٹ کا پیشہ وراثت میں ملا۔ اپنے پہلے ٹیسٹ کا آغاز انگلستان کے خلاف اپنے ملک میں ۱۹۶۱ء میں کیا۔ اس سیریز میں انھوں نے ایک سنچری (۱۰۳) مدراس کے آخری ٹیسٹ میں بنائی۔ کل ۴۶ ٹیسٹ میں اپنے ملک کی نمائندگی کی۔ جس میں انھوں نے ۳۴٫۹۱ کی اوسط ۲۷۹۳ رن بنائے جس میں ان کی چھ سنچریاں شامل ہیں ان کا سب سے بڑا اسکور انگلستان کے خلاف ۱۹۶۴ء دہلی ٹیسٹ میں بنائی گئی ڈبل سنچری (۲۰۳ ناٹ آؤٹ) ہے۔ ایک کپتان کی حیثیت سے انھوں نے چالیس سے زائد ٹیسٹ میں ہندوستان کی قیادت کی اور کئی کامیابیاں حاصل کیں۔ ان کی کپتانی سے ہندوستانی ٹیم میں کھیل کی اسپرٹ پیدا ہوئی۔

۱۷۔ سیّد عابد علی:
پیدائش ۹ ؍ ستمبر ۱۹۴۲ء میں ہوئی۔ ملک کے لیے ۲۹ ٹیسٹ میچ میں ۲۰٫۳۶ کی اوسط سے ۱۰۱۸ رن بنائے ان سب سے بڑا اسکور ۸۱ رن رہا۔ بولنگ میں ۴۲٫۱۲ کی اوسط سے ۴۷ وکٹ لیے اس کے علاوہ ۳۲ کیچ لیے۔ ایک زمانے میں اچھے فیلڈر مانے جاتے تھے اور کئی بہترین اور خطرناک بلے باز کے سامنے کے کیچ لپکے۔

۱۸۔ سیّد مجتبیٰ حسین کرمانی:
ہندوستان کے مایۂ ناز وکٹ کیپر کی پیدائش ۲۹ ؍ دسمبر ۱۹۵۱ء کو مدراس میں ہوئی۔ ٹیسٹ کی شروعات نیوزی لینڈ کے خلاف آکلینڈ ٹیسٹ میں ۱۹۷۶ء میں کی یہ ٹیسٹ ہندوستان نے آٹھ وکٹوں سے جیتا اس لیے لہذا ایک وکٹ کیپر کی حیثیت سے اپنی ٹیم میں جگہ بنائی اور کئی تاریخی اننگز کھیلی اور کئی خطرناک

کیچ لپکے۔ اور کئی کھلاڑی کو پلک جھپکتے اسٹمپ آؤٹ کرکے واپس پویلین لوٹا دیا۔ ۱۹۷۹ء کو اس کھلاڑی کو دورۂ انگلستان کے لیے اخراج کیا گیا لیکن ان کی جگہ جانے والے وکٹ کیپر نے خراب کارکردگی انجام دی اس کے بعد پھر سے اس کھلاڑی کو ٹیم میں بلا یا گیا اور کئی سال تک کھیلتے رہے۔ کل ۸۸ ٹیسٹ میچ میں نمائندگی کرتے ہوئے ۲۷٫۰۴ کی اوسط سے ۲۷۵۹ رن بنائے اور وکٹ کے پیچھے ۱۶۰ کیچ اور ۳۸ اسٹمپ آؤٹ کئے۔ اپنے ٹیسٹ کارکردگی میں دو سنچری بھی بنائی ان سب سے زیادہ اسکور ۱۰۲ رن رہا ہے۔ بطور بولنگ ایک وکٹ بھی لے چکے ہیں ایک روزہ بین الاقوامی میچ میں پہلی بار ۱۹۷۵ء میں پہلے عالمی کپ میں شرکت کی۔ کل ۴۹ یک روزہ میچ میں ۲۰٫۷۲ کی اوسط سے ۳۷۳ رن بنائے اور ۲۷ کیچ اور ۱۹ اسٹمپ آؤٹ کئے۔ ویسٹ انڈیز کے خلاف ایک یک روزہ بین الاقوامی میچ میں ہندوستانی ٹیم کی قیادت بھی کر چکے ہیں جس میں ہندوستان کی ہار ہوئی تھی۔

۱۹۔ غلام پرکار:

ان کی پیدائش بمقام کالستہ، تعلقہ چپلون ضلع رتناگری ریاستِ مہاراشٹر میں ۲۵/ اکتوبر ۱۹۵۵ء کو ہوئی۔ رنجی ٹرافی اور دلیپ ٹرافی میں اپنا لوہا منوانے کے بعد پہلی بار ۱۹۸۲ء دورۂ انگلستان کے لیے اس کھلاڑی کو ٹیم میں شریک کر لیا گیا جہاں پر دوسرے کئی میچوں میں اچھی کارکردگی نبھا کر لارڈس کے پہلے ہی ٹیسٹ میں اننگ کا آغاز کرنے کے لیے میدان میں اتارا گیا جہاں پر بدقسمتی سے ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا اور دونوں اننگز میں کل سات رن بنائے۔ اس کے بعد اس جارحانہ فیلڈر کو ٹیم میں موقعہ نہیں دیا گیا۔ ٹیسٹ میچ میں انھوں نے ایک کیچ لیا ہے اس کے علاوہ ایک روزہ بین الاقوامی کرکٹ میں دس میچ کی ۱۸٫۳۳ کی اوسط سے ۱۶۵ رن بنائے اور چار کیچ لیے۔ ان سب سے بڑا اسکور ویسٹ انڈیز کے ۴۲ رن رہا۔ اس میچ میں انھوں نے بہترین فیلڈنگ کا مظاہرہ کیا۔

۲۰۔ محمد اظہر الدین:

موجودہ ہندوستانی ٹیم کے کپتان۔ ان کی پیدائش ۸/ فروری ۱۹۶۳ء کو حیدرآباد میں ہوئی۔ اپنے ٹیسٹ کرکٹ کا آغاز بڑے شاندار اور حیرت انگیز طریقے پر ۱۹۸۴ء تیسرے ٹیسٹ میں کلکتہ میں کیا اور شاندار سنچری (۱۱۰) بنائی۔ اس کے بعد چوتھے ٹیسٹ مدراس اور پانچویں کانپور میں بھی سنچریاں بنائی۔ اور مسلسل تین ٹیسٹ میں تین سنچری بنا کر سب کو حیرت میں ڈال دیا۔ کل ملا کر ۴۱/ ٹیسٹ میچ میں ہندوستان کی نمائندگی کرتے ہوئے ۵۱٫۳۱ کی اوسط سے ۲۹۷۶ رن بٹورے ہیں جن میں ان کی دس سنچریاں اور دس نصف سنچریاں شامل ہیں۔ فیلڈنگ میں کئی خطرناک کیچ لے کر میچ میں سنسنی پھیلا دی ان کی زبردست زیر قیادت میں ہندوستان نے کل سات ٹیسٹ میچ کھیلے جس میں دو ناکامیابی اور ایک میں جیت حاصل ہوئی۔ کپتانی کی وجہ اپنی بیٹنگ میں اس پر اثر ہونے نہیں دیا اور پورے عروج پر بلے بازی کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ ایک روزہ بین الاقوامی کرکٹ میچ میں کل ۱۱۹ میچ میں کل ۱۱۹ میچ میں ۳۴٫۰۳ کی اوسط سے ۲۹۲۷ رن بنائے ہیں۔ جس میں تین سنچریاں اور بارہ نصف سنچریاں شامل ہیں۔ ایک روزہ میچوں میں نپی تلی بولنگ کرتے ہوئے ۳۹٫۰۰ کی اوسط سے بارہ وکٹ بھی حاصل کر چکے ہیں اور ۴۲ کیچ لیے ہیں۔ ان کی کپتانی میں ہندوستان کل بیس میچ کھیلے جس میں بارہ جیتے اور آٹھ میں ہار ہوئی۔ ایک روزہ میچ میں تیز رفتار سنچری ان ہی کے نام پر ہے یہ سنچری انھوں نے نیوزی لینڈ کے خلاف ۶۲ گیندوں پر بنائی۔

۲۱۔ ارشد ایوب:

موجودہ حیدرآباد ٹیم کے کپتان ہیں۔ ہندوستان کی جانب سے اپنے ٹیسٹ کرکٹ کا آغاز ویسٹ انڈیز کے خلاف ۱۹۸۸ء میں کیا۔ کل ۱۳/ ٹیسٹ میں ہندوستان کی نمائندگی کی اور کل ۴۱ وکٹ حاصل کی۔ ایک روزہ میچ میں پاکستان کے خلاف بنگلہ دیش کے شہر ڈھاکہ میں ایشیا کپ میں پانچ وکٹ لے کر ایک ریکارڈ قائم کیا۔ ایک روزہ بین الاقوامی میچ میں ۳۲ میچ میں ۳۱/ وکٹ

حاصل کئے۔

۲۲۔ رشید پٹیل: بڑودہ کے اس تیز رفتار بائیں ہاتھ کے گیند باز نے ۸۹-۱۹۸۸ء میں نیوزی لینڈ کے خلاف بمبئی ٹیسٹ میں قدم رکھا۔ بدقسمتی سے اس میچ میں وکٹ نہ مل سکا اور ان کا ٹیم سے اخراج ہوگیا۔ گذشتہ سال دلیپ ٹرافی کے فائنل میں رمن لامبا کے ساتھ جھگڑا ہونے کی وجہ سے ان پر ایک سال کی بین الاقوامی کرکٹ میں کھیلنے کی پابندی عائد کی گئی۔

صہ ۱۶ کا بقیہ

بطور اپنی خوراک استعمال کرتا ہے۔ اگر یہ نفری اوسط پانچ یا چھ بسکٹ سالانہ پہونچ جائے تو بسکٹ ساز فیکٹریوں کو اپنی صلاحیت (پیداوار) دوگنی کرنی پڑے گی۔

اخبار و اذکار

مرتب: سلف بن صاد

کوکنی مسلم انجمن، پونہ کا ۲۳ واں سالانہ جلسہ

شہر پونہ اور اس کے اطراف واکناف میں علاقۂ کوکن کے بہت سارے مسلم خاندان آبسے ہیں انہیں ایک دوسرے سے متعارف کرانے، ان کے مابین رابطہ قائم رکھنے اور ثقافتی ضرورتوں کے لئے انہیں متحد رکھنے کی غرض سے ۱۹۶۹ء میں "کوکنی مسلم انجمن" کا قیام عمل میں آیا تب سے یہ ادارہ اپنے اغراض ومقاصد میں برابر آگے بڑھ رہا ہے۔ اپنے تہذیبی اقدار کی حفاظت کے ساتھ ساتھ اس ادارہ کا یہ بھی ایک بہت بڑا مقصد ہے کہ علاقۂ کوکن سے اعلیٰ تعلیم کی غرض سے ہر سال کوکنی مسلمانوں کے بہت سارے بچے پونہ شہر میں آتے ہیں لیکن یہاں انکے قیام کا مسئلہ بڑا ہی مشکل ہو جاتا ہے۔ اس کے لئے ادارہ ہذا کوشش کر رہا ہے کہ ان طالب علموں کے لئے شہر پونہ میں ایک قیام گاہ تعمیر کی جائے۔ یہ منصوبہ بیرونِ ہند اور علاقۂ کوکن میں رہنے والے تمام مخیر حضرات کی امداد کا منتظر ہے۔

کوکنی مسلم انجمن پونہ کا ۲۳ واں سالانہ جلسہ ۹ فروری کو انجمن کے دفتر میں منعقد ہوا اور آئندہ تین سالوں کیلئے حسب ذیل مجلس انتظامیہ کا انتخاب عمل میں آیا۔

اراکین مجلس انتظامیہ:

جناب ڈاکٹر محمد علی دلوی — صدر
" منظور الحسن کرنالکر۔ نائب "
" نور محمد کھوت۔ جنرل سکریٹری
" ضمیر چوگلے سکریٹری
" آدم پرکار خزانچی
" ابراہیم دلوی آڈیٹر
" اقبال منشی
" شیخ وزیر رام راسکر
" ہارون فقیہی
" اقبال لوے
" سروش لوے
" مشتاق وانو

مرسلہ:- نور محمد کھوت۔ جنرل سکریٹری
783/42 بھگوان داس چال، پونہ 42

مروڈ جنجیرہ کے نگر سیوکوں کے اعزاز میں بزم ملت کا استقبالیہ

جنجیرہ مروڈ کی نگر پالیکا کے ستائیس کونسلروں کو ۲۰ جنوری سنہ ۹۲ء کو بزم ملت مروڈ جنجیرہ کی جانب سے ایک عام جلسہ میں اعزاز دیا گیا۔ جس کی صدارت مشہور صنعتکار اور الصامت انٹرنیشنل کے ڈائریکٹر جناب غلام محمد پیش امام، نے کی۔ جماعت المسلمین محلہ بازار کے صدر جناب حسین ابراہیم ڈاورے مہمان خصوصی تھے۔ مروڈ نگر پالیکا کی تاریخ میں اس نوعیت کا یہ پہلا اعزازی جلسہ تھا۔ جو بلا تفریق فرقہ وجماعت سبھی کونسلروں کے اعزاز میں منعقد کیا گیا تھا۔ اور قومی یکجہتی، راشٹریہ ایکا تمتا اور سروَ دھرم سنبھاؤ کے جذبات کا حامل تھا۔

بزم کے صدر جناب یوسف خانزادہ نے استقبالیہ تقریر کی اور بزم کے سکریٹری جناب راشد فہیم نے بزم کی کارگزاری کا تذکرہ کرتے ہوئے تمام نگر سیوکوں کو مبارکباد پیش کی۔ صدر جلسہ جناب غلام محمد پیش امام نے صدر بلدیہ جناب سُدھاکر ڈانڈیکر اور نائب صدر جناب نذیر احمد فہیم کی گلپوشی کی۔ جبکہ جناب حسین ڈاورے، جناب حسین پالوجی،

اور ڈاکٹر مقبول احمد کوکاٹے نے دیگر نگر سیوکوں کو ہار اور گل پیش کئے ۔ اسی طرح بزم کے سکریٹری نے صدر جلسہ اور بزم کے صدر نے مہمانِ خصوصی کی خدمت میں ہار پیش کئے ۔

بلدیہ کے صدر اور نائب صدر نیز کونسلر ڈوسے گروجی نے اپنی تقریروں میں مرڈ کی گھرپٹی میں کمی کرنے، پانی کا معقول انتظام کرنے اور دیگر شہری مسائل کو حل کرنے کے سلسلے میں قدم اٹھانے کا وعدہ کیا ۔

صدر جلسہ نے اپنی تقریر میں بزم ملت کی کارگزاریوں کو سراہا اور اس کے نوجوان ورکروں کو انکی کوششوں پر مبارکباد دی ۔ موقعہ کی مناسبت سے جناب شوکت تلوسکر نے نگر سیوکوں کی خدمت میں اپنے تہنیتی اشعار پیش کئے جلسہ کی نظامت عرفان فوجدار نے کی اور اظہارِ تشکر جناب یوسف عبدالرحمن خانزادہ نے فرمایا ۔

مراسلہ : راشد فہیم

نقشِ کوکن صرف آپ اپنے لئے نہ خریدیں بلکہ اپنے احباب کو بھی تحفہ دیں ۔ ۔ ۔

کوکن میڈیکو سوشل فورم

اتوار ۱۶؍ فروری سنہ ۹۲ء کو کوکن میڈیکو سوشل فورم نے اپنے زکوٰۃ فنڈ سے غریب، نادار و مستحق بیواؤں کو سلائی کی مشین مفت تقسیم کیں ۔

مہاراشٹر اکالج میں منعقدہ اس تقریب کے مہمانِ خصوصی ڈاکٹر نظام الدین گوریکر تھے ۔ اور صدارت ڈاکٹر اے اے منشی پرنسپل مہاراشٹر اکالج نے فرمائی ۔ اس تقریب میں فورم کے چیئرمین ڈاکٹر حسین ٹھاکور نے فورم کی پچھلی کارکردگی بیان کی ۔ اور اگلے پروگراموں کے سلسلے میں مفصل معلومات پیش کیں ۔

پروگرام میں محترمہ نصیبہ صاحبہ سپرنٹنڈنٹ انجمن اسلام باولا یتیم خانہ ورسوا جناب ریاض آفندی جناب محمد پرکار (پرکار ایجنسی کے مالک) دیگر کئی ڈاکٹروں اور معزز ہستیوں نے شرکت فرمائی ۔ شفیع شکیب نے نظامت کے فرائض انجام دیئے ۔

کینیا (مشرقی افریقہ) میں اردو سینٹر

حال ہی میں اردو کے چند پرستاروں نے نیروبی (کینیا) میں ایک ادبی انجمن قائم کی ہے جس کا نام کینیا اردو سینٹر رکھا گیا ہے ۔ یہ جان کر خوشی ہوتی ہے کہ یہاں دیارِ غیر میں بھی اردو زبان و ادب کے گیسو سنوارنے والوں کی کمی نہیں ہے ۔

سینٹر کے ابتدائی جلسے میں مندرجہ ذیل عہدیداران کا انتخاب عمل میں آیا ۔ صدر ۔ جناب وسیم بٹ، نائب صدر جناب ساحر شیوی ۔ سکریٹری جناب عابد علی بیگ ۔ اسسٹنٹ سکریٹری جناب محمد عارف ، خازن جناب اسد کمال صدیقی اور اسسٹنٹ خازن جناب صلاح الدین ۔

نامہ نگار: شیخ اسماعیل ، نیروبی ،

انجمن فروغ ادب جنجیرہ کا انتخاب نو

۱۷؍ فروری ۱۹۹۲ء کو جامع مسجد روڈ انجمن فروغ ادب جنجیرہ ضلع رائے گڈھ کے زیر اہتمام شبیر احمد شیخ صاحب کے زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا جس میں جناب نعیم الدین نعیم نے خیر مقدم کیا اور گذشتہ جلسہ کی روداد پیش کی جو متفقہ آراء سے منظور کی گئی ۔ بعد ازاں پہلی بار مندرجہ ذیل عہدیداران کا انتخاب عمل میں آیا ۔

صدر :۔ شبیر احمد شیخ ، نائب صدر :۔ ریاض انصاری جنرل سکریٹری :۔ شیخ نعیم الدین نعیم ۔ جوائنٹ سکریٹری :۔ شکیل کرو ، خازن :۔ اقبال مرزا محتسب (آڈیٹر) شوکت تلوسکر ۔ نشر و اشاعت سکریٹری راشد فہیم اور یوسف خان

مجلس مشاورت :۔ اسماعیل بودے، معین داماد محمد یوسف خانزادہ اور سید حسام الدین ۔۔۔

نوجوان ہائی اسکول راجہ پور کی نئی عمارت

راجہ پور ضلع رتناگری میں اردو ذریعہ تعلیم کا ہائی اسکول برسوں سے جاری ہے بازار میں موجود اس ہائی اسکول میں جگہ کی تنگی محسوس کر کے سوسائٹی نے ایک نئی عمارت تعمیر کرنے کا منصوبہ بنایا جو روبعمل ہے کمیٹی کے ایک ذمہ دار اور راجہ پور شہر کے معروف بزنس من جناب یوسف سیٹھ قاضی اس عمارت کی تعمیر و تکمیل میں گہری دلچسپی رکھتے ہیں اور سارا دن کام کی نگرانی میں مصروف رہتے ہیں۔ اس عمارت کے مکمل ہونے سے منشی ناکہ اور درمیانی محلہ کو خصوصی اہمیت حاصل ہوگی اور طلبار کو بھی سہولت پہنچے گی۔

محمد علی روڈ پر ای این ٹی ہسپتال کا قیام

بمبئی شہر کے متوسط علاقے محمد علی روڈ پر الصادق آنکھ۔ کان۔ ناک اور گلے (او پھیلکی اینڈ ای این ٹی سینٹر) کے علاج کا ایک مکمل مرکز رکن اسمبلی حاجی بشیر پٹیل نے بلا تفریق مذہب و ملت سبھوں کیلئے کھولا ہے جہاں غریبوں کو رعایت دی جائے گی۔ اس کے علاوہ غریبوں کو آپریشن کیلئے ۳۰ فیصد رعایت دینے کا بھی فیصلہ کیا گیا ہے اسکا اعلان پریس کانفرنس میں ڈاکٹر عبدالرؤف سمار نے کیا انہوں نے سینٹر کی تفصیل بتاتے ہوئے کہا کہ سینٹر میں مریضوں کیلئے خصوصی بیڈ کا بھی انتظام ہے اور شہر کے ممتاز ڈاکٹروں کی خدمات حاصل کی گئیں ہیں خاص طور سے آپریشن تھیٹر میں جدید قسم کے آلات و ضروری سہولتیں فراہم کی گئی ہیں اور جلد ہی آنکھوں کے آپریشن کیلئے لیزر مشین لائی جارہی ہے حاجی بشیر پٹیل نے غریبوں کیلئے اس مرکز کو قائم کیا ہے۔

دابھیل میں تعلیم کی اہمیت

مندرجۂ بالا عنوان سے جناب عبداللہ دلوی (آرٹسٹ) کا ایک طویل مضمون (رپورٹ) جو آٹھ صفحات پر مشتمل ہے بغرض اشاعت موصول ہوا جو فی الوقت طوالت و عدم گنجائش کی بنا پر شریک اشاعت نہیں ہو سکا۔ انشاء اللہ آئندہ کسی اشاعت میں شامل ہوگا۔

ہوائی ڈاک ٹکٹ میں بھاری اضافہ

ہوائی ڈاک ٹکٹ کی شرح میں غیر معمولی اضافہ کی بنا پر بیرون ہند بذریعہ ہوائی ڈاک بھیجی جانے والی نقش کوکن کی کاپیوں پر فی پرچہ ۱۶ سے ۲۰ تا بیس روپے (بہ اعتبار ضخامت) ڈاک ٹکٹ لگانے پڑتے ہیں جس کی وجہ سے بیرون ہند کی خریداری کی شرح بڑھانے پر ہم مجبور ہیں فی الواقع تازہ شرح خریداری حسب ذیل ہے۔

پاکستان — دو سو (۲۰۰) روپیے سالانہ
خلیجی ممالک — ڈھائی سو (۲۵۰) ″
یورپ، افریقہ، امریکہ و دیگر ممالک کے خریداروں سے تین سو روپیے سالانہ

قارئین نوٹ فرمالیں

امریکہ کا عوامی اسکول مہاتما گاندھی کے نام سے منسوب

امریکی تاریخ میں پہلی مرتبہ یہاں کے ایک عوامی اسکول کا نام "مہاتما گاندھی ایلمینٹری اسکول" رکھا گیا ہے۔ عوامی سکول کو مہاتما گاندھی کے نام سے منسوب کرنے کا فیصلہ ریاستی گورنر ٹام فلوریو نے کیا تھا۔

گذشتہ ہفتہ تبدیلیٔ نام کے ایک خصوصی جلسہ میں گورنر فلوریو کے علاوہ ہندوستانی سفیر عابد حسین اور متعدد اہم شخصیات شریک جنہوں نے مہاتما گاندھی کو خراج عقیدت پیش کیا۔

پنویل میں اردو گرلز ہائی اسکول

پچھلے مہینہ پیوپلز اینڈ ریزیڈنٹس اسوسی ایشن کے زیر اہتمام مائنا ریٹی اردو گرلز ہائی اسکول کی عمارت کا سنگ بنیاد پنویل کی مقبول شخصیت سابق نائب صدر پنویل میونسپل کونسل جناب محمود صاحب کے ہاتھوں رکھا گیا اس موقعہ پر کوکن کے ممتاز صحافی جناب ابراہیم فطرت روزنامہ ہندوستان بمبئی کے مالک و مدیر جناب سرفراز آرزو پنویل میونسپلٹی کے صدر جناب سعید ملاؔ وغیرہ نے تقریریں کیں۔

ماہنامہ نقش کوکن

اسوسی ایشن کے صدر جناب واحد حسین شیخ نے رپورٹ پیش کی اور بتایا کہ ۸۹ء میں درجۂ ہشتم سے اس ہائی اسکول کا اجراء عمل میں آیا جس میں پروفیسر جاوید خان اور جناب اکبر مستے نے بھرپور تعاون دیا اور امسال ۱۱ طالبات ایس ایس سی امتحان میں شریک ہو رہی ہیں جلسہ کی صدارت جناب سلطان محمود مفیم تلوجہ نے انجام دیں مہمانان میں کملاکر ٹھاکر قاضی شیخ محمد گھے (بمبئی) اور سید عبدالغفور (واشی) موجود تھے۔

ڈکشنری دیکھ لو تا

بے وجہ تعریف و چاپلوسی لوگوں کو اکثر گڈھے میں گرا دیتی ہے گزشتہ مہینہ بمبئی میں انڈین مرچینٹس بھون میں ایک جلسہ ہو رہا تھا۔ ملک کے نامی گرامی سرمایہ دار اور صنعتکار شریک تھے۔

ایک اعلیٰ افسر تعارفی تقریر کرتے مائیک پر آئے اور جب بھی کسی مہمان کا نام لے کر تعارف پیش کرتے تو یہ جملہ بار بار استعمال کر رہے تھے کہ میرے پاس ان کے تعارف کیلئے الفاظ نہیں ہیں" یہ سنتے سنتے بیزار ہو کر ایک صاحب اٹھ کھڑے ہوئے اور انہیں ٹوکتے ہوئے کہا کہ " الفاظ نہیں ہیں تو ڈکشنری دیکھ لوتا" بس اگلے ہی پل افسر نے تعارفی بھاشن بند کر دیا

ایک مخلص خدمت کار

جناب خلیل احمد حاجی شہاب الدین دانگڑے چپلون کے مضافات میں واقع بہادر شیخ کی وہ معزز ہستی ہے جو کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ موصوف فی الوقت سعودی عربیہ میں اپنے ذاتی کاروبار میں مصروف ہونے کے باوجود ہمہ وقت اپنے آبائی وطن کی خدمت میں منہمک نظر آتے ہیں۔ آج تک آپ نے کئی تعلیمی اور سماجی اداروں کو بھرپور مالی اعانت فرما کر اپنی بے لوث اور مخلص خدمات کا ثبوت دیا ہے۔ "چپلون ایجوکیشن سوسائٹی چپلون" اور مہاراشٹر ہائی اسکول کے آپ دیرینہ

خیر خواہ ہیں اور وقتاً فوقتاً ان اداروں کی مدد فرماتے رہتے ہیں۔ حال ہی میں آپ نے سوسائٹی کو مبلغ پچاس ہزار روپیے بطور قرض حسنہ دے کر پرائمری اسکول کی بلڈنگ کی تعمیر کا ادھورا کام پورا کرنے میں اہم رول ادا کیا ہے قبل ازیں آپ نے نرسری اسکول کو ۷۵ ہزار روپے کا گراں قدر عطیہ دیا تھا۔ جس کے سبب اس کا نام مرحوم محی الدین ابراہیم دانگٹے نرسری اسکول رکھا گیا۔

ہماری دعا ہے کہ قوم کے اس ابھرتے ہوئے نوجوان کو خدا عمر خضر عطا فرمائے اور ان کے دل کو خدمت خلق کے جذبے سے سرشار کرے۔

نذیر فتح پوری کو اعزاز

اردو کے ممتاز شاعر، افسانہ نگار متعدد ناولوں کے مصنف اور ماہنامہ اسباق کے مدیر جناب نذیر فتحپوری کی ۳۰ سالہ ادبی خدمات کے اعتراف میں راجستھان اردو اکیڈمی نے انہیں اعزاز برائے ۱۹۹۱ء ۱۹۹۲ء سے نوازا ہے ۳۰ جنوری ۱۹۹۲ء کی شب گلابی شہر جے پور کے رویندر منچ پر ہزاروں ناظرین و سامعین کی موجودگی میں راجستھان کے وزیر اعلیٰ جناب بھیرو سنگھ شیخاوت کے ہاتھوں سے یہ اعزاز پیش کیا گیا۔

نامہ نگار دلدار ہاشمی

بزم طالب سخن کے زیر اہتمام
جلسۂ تہنیت

مصنف تاریخ کوکن عالی جناب ڈاکٹر مومن محی الدین (سابق صدر شعبۂ زبان ہائے خارجی، بمبئی یونیورسٹی) کو صدر جمہوریہ ہند کی جانب سے ان کی فارسی زبان میں عالمانہ فضیلت اور فارسی اسلامی علوم میں تحقیقاتی خدمات کے اعتراف میں سالانہ دس ہزار روپئے تا حیات وظیفہ عطا ہونے پر انہیں دلی مبارکباد پیش کرنے کیلئے تہنیتی جلسہ ۹ فروری کو چوتا والا بنگلہ اندھیری بمبئی میں منعقد پذیر ہوا۔

زیر صدارت: پرنسپل ابراہیم خان طالب۔

مقررین: ڈاکٹر حامد اللہ ندوی صاحب (ریٹائرڈ پروفیسر بمبئی یونیورسٹی) * پروفیسر مسز زہرہ عبدالرحمن موڈک (برہانی کالج بمبئی) اور پروفیسر سید اقبال صاحب (برہانی کالج بمبئی) نے تقریریں کیں۔

نظامت: جناب علی حسن دھنسے نے انجام دی۔

اس تہنیتی جلسے کے بعد شعری نشست منعقد ہوئی جس کی نظامت جناب فاروق رحمن نے فرمائی۔

جناب ابراہیم چوگلے
کا اظہار تشکر

نقش کوکن کے بمبئی (اندھیری) میں نمائندہ جناب ای اے جی چوگلے متوطن گوولکوٹ چپلون ضلع رتناگری بغرض علاج جسلوک ہسپتال میں داخل ہوئے ان کے بیشمار بہی خواہوں نے بنفس نفیس حاضر ہوکر یا بذریعہ تار ٹیلیفون یا خطوط ان کی مزاج پرسی کی صحتیابی کی دعاؤں سے نوازا اسکے لئے وہ اپنے سبھی بہی خواہوں کے شکر گذار ہیں۔

موصوف پیر ۲۸ جنوری ۹۲ء کو ہسپتال سے رخصت پاکر اپنی رہائش گاہ پر پہنچ گئے ہیں۔

محترمہ قمر خان اور مسز کالگے
کو بہترین مدرس کا ایوارڈ

امسال یوم جمہوریہ ۹۲ء کے موقع پر حکومت مہاراشٹر نے جن اساتذہ کو اسٹیٹ ایوارڈ دے کر قدر افزائی کی ان میں انجمن اسلام سیف طیب جی گرلز ہائی اسکول بلاسس روڈ کی پرنسپل محترمہ قمر تاج خان کو بھی بہترین مدرس کے اعزاز سے نوازا گیا ہے۔ اسکول کی سینئر سپروائزر محترمہ مسز صفیہ کالگے کو بھی بیسٹ ٹیچر ایوارڈ دیا گیا ہے

کوکن مہیلا کوآپریٹیو کریڈٹ سوسائٹی کی نئی شاخ کا افتتاح ڈاکٹر نجمہ ہپت اللہ کی شرکت :

صرف تین سال کے قلیل عرصے میں کوکن مہیلا کوآپریٹیو کریڈٹ سوسائٹی لمیٹڈ کی ترقی نہ صرف حیرت انگیز بلکہ دل خوش کن بھی ہے۔ اس سوسائٹی کا قیام ۲۴ نومبر ۱۹۸۸ء کو عمل میں آیا تھا۔ یہ وہ واحد ادارہ ہے جو صرف عورتوں کے ذریعہ عورتوں کی ہی فلاح و بہبودی کے لئے چلایا جارہا ہے۔ اس کا مکمل اسٹاف خواتین پر مشتمل ہے۔ یہ ادارہ غریب اور پچھڑے ہوئے طبقے کی عورتوں کو مالی امداد دے کر انہیں خود کفیل بنانے کی پوری کوشش کرتا ہے۔ اس نے تقریباً تین ہزار تک کی رقم انتہائی غریب عورتوں کو بغیر کسی سود کے قرض دیکر ایک نیا ریکارڈ قائم کیا ہے۔ نیز یہ ادارہ مفلس و نادار طلبا، کینسر کے مریض اور دل کے مریضوں کو نہ صرف مالی امداد بلکہ طبی سہولت بہم پہنچانے میں بھی پیش پیش ہے۔

کوکن مہیلا کوآپریٹیو کریڈٹ سوسائٹی نے ترقی کرتے ہوئے کرلا جیسے صنعتی علاقے میں اپنی پہلی برانچ قائم کی ہے۔ اس نئی برانچ کا افتتاح مایۂ ناز خاتون ہند ڈپوٹی چیئرپرسن آف راجیہ سبھا ڈاکٹر محترمہ نجمہ ہپت اللہ کے ہاتھوں ۸ فروری ۱۹۹۲ء کو عمل میں آیا۔ اس پروگرام میں کرلا، ممبئی، نیو ممبئی اور قریب و جوار کی تقریباً پانچ سو عورتوں نے شرکت کی۔

سوسائٹی کی روح رواں مسز نسیم یاہو (چیئرپرسن) نے اپنی تقریر میں بتایا کہ تین سال کے مختصر عرصہ میں اس ادارہ کے پاس آج تقریباً ۵۰ لاکھ کا سرمایہ موجود ہے اور یہ بات قابل ذکر ہے کہ یہ سرمایہ انہوں نے اور ان کے فعال و سرگرم ڈائریکٹرز نے صاحب حیثیت اور معزز لوگوں سے ہی حاصل کیا ہے کسی بھی کمرشیل بنک یا گورنمنٹ سے کسی بھی قسم کا قرض لینے کی نوبت نہیں آنے دی ہے۔ آج اس سوسائٹی کے تقریباً ڈھائی ہزار شیئر ہولڈرز ہیں اور ہزاروں ضرورتمند خواتین اس ادارے سے فائدہ اٹھا چکی ہیں۔ چونکہ افتتاحی تقریب کے ساتھ ساتھ اس سوسائٹی کی تیسری سالانہ جنرل میٹنگ بھی رکھی گئی تھی۔ اس میں سالانہ رپورٹ پیش کرنے کے بعد حسب سابق اس بار بھی ۹ فیصد ڈیویڈنڈ (منافع) دینے کا اعلان کیا گیا۔ ساتھ ہی زیورات پر قرض دینے کی سہولت بھی شروع کی گئی ہے۔

مہمان خصوصی ڈاکٹر نجمہ ہپت اللہ نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ "میں ان خواتین ڈائریکٹرز کی کارکردگی سے بہت خوش ہوں اور بہت متاثر ہوں کہ ان خواتین ڈائریکٹرز بالخصوص مسلم خواتین نے عام ہندوستانی عورت کے مسائل کو سلجھانے میں ایک اہم رول ادا کیا ہے"۔ ..

ماہنامہ نقش کوکن

وڈولی میں قوالی کا پروگرام

۱۵ فروری ۹۲ء کی شب میں موضع وڈولی تعلقہ مانگاؤں ضلع رائیگڈھ میں فروغ تعلیم کے نیک مقصد کے تحت قوالی کا امدادی پروگرام زیر صدارت جناب داؤد شریف انعقاد پذیر ہوا۔ حلقہ کے نوجوان رہنما جناب مشتاق انتولے، کوکن بنک کے چیئرمین جناب علی ایم شمسی، اراکین اسمبلی شری اشوک صابلے اور شری رویندر راؤت، امن کمیٹی کے سرپرست جناب ایچ بی مقدم، معزز مہمانوں میں شامل تھے۔ نائب مدیر نقش کوکن کیپٹن فقیر محمد مستری بھی شریک محفل ہوئے تھے۔ سابق وزیر اعلیٰ مہاراشٹرا اور رکن پارلیمنٹ بیرسٹر عبدالرحمٰن انتولے نے کچھ دیر کے لئے

رونق افروزیٔ محفل ہوکر جشن کی شان بڑھائی۔ جماعت المسلمین وڈولی کے صدر جناب اسماعیل ڈاورے نے حاضرین کا استقبال فرمایا اور سکریٹری جناب عبدالحمید دھنسے نے اظہارِ تشکر کے ساتھ گُل پوشی فرمائی۔ برقی قمقموں سے آراستہ ایک وسیع کمپاونڈ میں عزیز شاداں اور عزیزہ بانو شاد قوّالوں نے اپنے نغمہ ریز قوّالی سے سامعین کو محظوظ فرمایا۔ اس امدادی پروگرام میں لوگوں نے کثیر تعداد میں شرکت فرماکر ایک نیک مقصد میں تعاون دیا۔ بالخصوص جماعت المسلمین بورلی، مانڈلہ کے صدر حاجی اسماعیل سوداگر نے ایک ہزار ایک (۱۰۰۱) روپیہ، محمد ہارون دانگرے نے ایک ہزار ایک (۱۰۰۱) روپیہ اور گرام پنچایت ڈھولی کے سرپنچ عبدالقادر مایکر نے ایک ہزار گیارہ روپیے عطیہ عنایت کئے ...

نامہ نگار:- نوگل بھارتی

بھیونڈی میں رحمت عالمؐ کوئز مقابلہ

انجمن فروغِ تعلیم کے زیرِ اہتمام بھیونڈی ڈیورس پرائمری اسکول ہال میں مولانا سمیع اللہ صاحب (امام، اسلامپورہ مسجد) کی زیرِ صدارت آٹھواں رحمتِ عالمؐ کوئز مقابلہ منعقد ہوا۔ ایڈوکیٹ محنت ر مومن (صدر انجمن) نے مہمانوں اور حاضرین کا خیر مقدم کیا۔ حافظ جمیل صاحب نے خواجہ عبدالحیٔ فاروقی کی لکھی ہوئی سیرت کی کتاب "ہمارے رسول" پڑھ کر چھیاسی (۸۶) طلباء و طالبات مقابلہ میں شریک ہوئے۔

جناب اقبال عثمان مومن نے پروگرام کی نظامت فرمائی۔ ابتدا میں تحریری مقابلہ ہوا۔ زیادہ مارکس حاصل کرنے والے بتیس (۳۲) امیدواروں کو باری باری مائک پر بلا کر قرعہ اندازی سے سوالات پوچھے گئے۔ آٹھ راونڈ کے بعد درج ذیل امیدوار انعامات کے مستحق قرار پائے۔

اوّل انعام: آفرین اسلم شیخ (بھیونڈی میونسپل اسکول نمبر ۴)

دوم انعام:- رفعت اظہر انصاری (مومن گرلز ہائی اسکول)

سوم انعام:- ذکیہ محمد ہارون مومن (مومن گرلز ہائی اسکول)

بہترین ٹیم کا انعام مومن گرلز ہائی اسکول ٹیم کو ایک خوبصورت دیوار گھڑی دی گئی۔

تینوں انعام یافتگان کو بالترتیب (۱۵۱ روپئے، ۱۰۱ روپئے، اور ۵۱ روپئے) اور شفا یونانی میڈیکل دواخانہ کی جانب سے "دماغین" کی تین بوتلیں دی گئیں۔ ادارہ "مسلم فنڈ" نے ایک سو ایک روپیے ۱۰ امیدواروں میں تقسیم کئے۔ مکتبہ قاسمی نے دینی کتب دے کر حوصلہ افزائی کی ...

انجمن اتحاد المسلمین کوکن ابوظہبی کا سالانہ جلسہ

۱۰ر جنوری ۹۲ء کو انجمن ھٰذا کا جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں کثیر تعداد میں لوگوں نے حصّہ لیا۔ انجمن کے سکریٹری جناب عبدالرحیم قاضی نے انجمن کی کارکردگی پر سالانہ رپورٹ پیش کی اس کے بعد فرمان پاٹنکر نے مالیات کی رپورٹ پیش کی اور جناب اشرف پرکار نے فلاح و بہبود فنڈ کی رپورٹ پیش کی۔ جناب سعید پرکار نے اپنے خیالات پیش کئے کہ ممبئی کے نزدیک ایک پلاٹ خرید کر اسے کوکن کمپلیکس کا نام دیا جائے۔ جسمیں اسکول، کلینک، مسجد اور بنگلے بنائے جائیں اس خیال کو لوگوں نے بیحد سراہا۔ یاد رہے کہ انجمن کے بنیادی مقاصد میں یہ بھی ایک مقصد ہے کہ پردیس میں کوکنی مسلم بھائیوں کے ساتھ ربط و تعاون رکھا جائے۔

۴ر فروری کو انجمن اتحاد المسلمین ابوظہبی کا سالانہ انتخاب عمل میں آیا وہ اس طرح کا ہے: صدر: جناب سعید خان، نائب صدر: جناب عبدالغنی موٹلیکر، سکریٹری، جناب عبدالرحیم قاضی، نائب سکریٹری، جناب سعید پرکار، خازن: فرمان پاٹنکر، نائب خازن: علی مالونکر

نامہ نگار: فرمان پاٹنکر

کھوپولی میونسپل کونسل اردو اسکول کے ہیڈ ماسٹر کو ایوارڈ

۲۶ جنوری ۱۹۹۲ء کو یوم جمہوریہ کے موقع پر کھوپولی میونسپل کونسل اردو سکنڈری اسکول کے ہیڈ ماسٹر جناب اقبال حسین ٹوپیکر کو کھوپولی میونسپل کونسل کی جانب سے صدر محترم جناب رام داس سینڈے کے ہاتھوں انکی علمی وسماجی و ثقافتی خدمات کو مدنظر رکھتے ہوئے ایوارڈ سے نوازا گیا۔

سلیمان عثمان مٹھائی والے کو ایک اور ایوارڈ

۳۰ جنوری ۱۹۹۲ء کو انڈین مرچنٹس چیمبر بلڈنگ، چرچ گیٹ، بمبئی کے والچند ہیرا چند ہال میں ملک کے مختلف شعبۂ حیات اور مختلف صنعت اور کاروبار سے تعلق رکھنے والے منفرد لوگوں کو، ان کی قابل قدر کارکردگی، تخلیقات اور مصنوعات کے بہترین معیار کے پیش نظر ایوارڈس پیش کئے گئے یہ تقریب ایس ای ایم ڈی سی کے زیر اہتمام رکھی گئی تھی۔ اس موقع پر بمبئی کے مشہور سلیمان عثمان مٹھائی والے کو ان کی مشہور مٹھائی افلاطون پر سلور پلیٹیڈ شیلڈ آف میرٹ پیش کی گئی ۱۹۹۱ء کا یہ ایوارڈ جناب عبدالستار صاحب نے اپنی کمپنی کی نمائندگی کرتے ہوئے اسٹیج پر آکر عزت مآب شری رام راؤ آدیک وزیر

نقش کوکن

مالیات حکومت مہاراشٹر کے ہاتھوں سے تالیوں کی گونج میں ایوارڈ حاصل کیا۔

کیلی فورنیا میں اردو، ہندی کا اجراء

بارکلے میں واقع امریکہ مشہور زمانہ تعلیمی درسگاہ کیلی فورنیا یونیورسٹی نے اعلان کیا ہے کہ ۱۲ رجون سے ۲۱ر اگست یعنی دس ہفتوں کی مدت کیلئے اردو ہندی زبان سکھانے کیلئے ابتدائی کورس کی کلاسیز کا اہتمام کیا گیا ہے۔

اس کورس کے تحت ہفتے میں پندرہ گھنٹے کی کلاس اور پانچ گھنٹے لیباریٹری کے شامل ہیں۔

یونیورسٹی نے اخباری اعلامیہ میں کہا ہے کہ اس کورس کا مقصد لوگوں کو ہندی اردو سے واقف کرانا ہے۔ اس کورس کے ذریعے لوگوں کو ہندی اردو سے واقف کرانا ہے۔ اس کورس کے ذریعے لوگوں کو زبان بولنا، سمجھنا پڑھنا اور لکھنا سکھایا جائے گا طلباء کو بنیادی ہندی لکھنے کا طریقہ کار سمجھایا جائے گا۔

مشاہرین کے مطابق امریکہ میں ایشیائی زبانوں کے تعلق سے امریکی عوام کی بڑھتی دلچسپی کے پیش نظر ان کلاسوں کا اجراء کیا گیا ہے

ڈاکٹر اے اے راول

بمبئی مرکنٹائل کوآپریٹیو بنک کے نئے ڈائریکٹرز

گذشتہ دنوں بمبئی مرکنٹائل کوآپریٹیو بنک لمیٹڈ کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کا الیکشن کسی اسمبلی سیٹ کے الیکشن سے کم ہنگامہ پرور نہ تھا۔ تین پینلوں میں سخت مقابلہ تھا جن میں ایک پینل بنک کے فاؤنڈر ممبر اور سابق مینجنگ ڈائریکٹر جناب زین جی رنگون والا کا تھا تو دوسرا سینئر ڈائریکٹر ان سابق میونسپل کمشنر ڈاکٹر اے یو شیخ مشہور سرجن ڈاکٹر اے اے راول اور کرلا حلقہ کے معروف سوشل ورکر و بزنس مین جناب وسیم الدین اعظمی کا تھا جسے فتح حاصل ہوئی اس پینل کو ۷۰ تا ۹۰ فیصد ووٹ حاصل ہوئے اور رنگون والا کا پینل شکست

کھا گیا۔

تقریباً ستر ہزار ۷۰۰۰۰ ہزار ووٹروں نے انہیں رائے دہندگی کی جبکہ ماضی میں حق رائے دہندگی کا استعمال کبھی سات ہزار سے آگے نہیں بڑھا تھا۔ ذیل میں منتخبہ ڈائرکٹران کی تصاویر پیش ہیں۔

وسیم الدین اعظمی (بزنس مین)

بینک کے بورڈ آف ڈائرکٹران نے ۲۶ ردسمبر ۹۱ء کی اپنی میٹنگ میں مسٹر غلام غوث اور مسٹر ای ایچ توریل کو بمبئی مرکنٹائل کوآپریٹیو بینک کے بالترتیب چیئرمین اور وائس چیئرمین منتخب کیا ہے اور ایک کمیٹی بنام سماجی معاشیاتی ترقی برائے پسماندہ طبقات و ترقی انسانی ذرائع کا قیام عمل میں لایا ہے۔

جس کی قیادت چیئرمین شپ ڈاکٹر اے۔ یو۔ شیخ (ریٹائرڈ آئی۔ اے۔ ایس) کو سونپی ہے

نقش کوکن

ڈاکٹر آدم عثمان شیخ۔

سالانہ جنرل باڈی میٹنگ میں شیئر ہولڈران کیلئے ۱۲ رفیصد ڈیویڈنڈ کو برقرار رکھا گیا جو کہ ملٹی اسٹیٹ کوآپریٹیو سوسائٹیز ایکٹ کے تحت سب سے زیادہ منظور کردہ ہے۔

شیئر ہولڈران نے یہ بھی فیصلہ کیا ہے کہ بینک کے بانی مرحوم خان بہادر شیخ محمد علی اللہ بخش کی سالگرہ جو کہ ۲۶ رجنوری کو آتی ہے اسے ہر سال "فاؤنڈرز ڈے" کے طور پر منایا جائے۔

مہاراشٹر ہائی اسکول چپلون کا شاندار ثقافتی پروگرام

۹ رجنوری ۱۹۹۲ء کو اندرا گاندھی سانسکرتک کیندر چپلون میں مہاراشٹر ہائی اسکول چپلون کے زیر اہتمام ایک ثقافتی پروگرام ترتیب دیا گیا تھا جس میں اساتذہ نے سوسائٹی کو چھیانوے ہزار ۹۶۰۰۰ روپے سے بھی کچھ زائد رقم بطور عطیہ جمع کرکے دیئے۔

ثقافتی پروگرام میں ریکارڈ ڈانس، کولی ڈانس اور اردو مراٹھی کے یک بابی ڈرامے شامل تھے۔ ہزار سے کچھ زیادہ ہی افراد نے اس پروگرام کا لطف اٹھایا خاص طور پر ہیڈ ماسٹر جناب اقبال مغل کے لکھے مراٹھی ڈرامہ "پرائسچت" سے تو لوگ بے حد محظوظ ہوئے اسکول کے مدرس جناب جمال الدین بندر کر اور محصومہ مغل نے اداکاری کا بہترین نمونہ پیش کیا۔

(نامہ نگار عبدالکریم عبدالغفار سید پوپھلی)

مدرسہ محمدیہ نیگری کا تیسرا سالانہ اجلاس عام

مدرسہ محمدیہ نیگری تعلقہ مهسلہ ضلع رائیگڈھ کے طلبا و طالبات کا تیسرا سالانہ تقریری مقابلہ کا روح پرور اجلاس ۲۲ رجنوری ۱۹۹۲ء کو منعقد ہوا۔ جلسہ کی صدارت مولانا عبدالعزیز خطیب مهسلائی نے فرمائی کل ۱۷ رطلبا و طالبات نے مختلف عنوانات پر اپنی تقاریر پیش کیں اور الحمدللہ مهسلہ پابرہ، نیگری اور تامانے مجگاؤں وغیرہ سے کثیر تعداد میں ذمہ داران علماء کرام اور عوام نے اجلاس میں شرکت فرمائی اور مقررین کی خوب خوب حوصلہ افزائی کی جناب عبدالرشید ہلدے ساکن نیگری

کی طرف سے چار طلبا ر کو ختم قرآن پر قرآن مجید
کا تحفہ اور تمام مقررین کو مساوی انعام پنج پارہ
قلم، ڈائری وغیرہ کی شکل میں دیا گیا۔ مقابلہ
میں اول طیبہ محمد شفیع بستوی۔ دوم سمیر
عبدالسلام کالوکھے۔ سوم۔ صبیحہ عبدالسلام
کالوکھے کو بالترتیب دیوار گھڑی، تھرمس
اور ٹفن دیا گیا اسکے علاوہ تقریباً، ر ہزار
روپئے بچوں کو تحائف اور مدرسہ کی امداد کی
شکل میں موصول ہوئے۔

جلسہ کے مہمان خصوصی محترم سید
افتخار الحداد مقیم لندن تھے سٹیج کے فرائض
مولانا عبدالخالق ریاضی خطیب جامع مسجد مہسلہ
عتیق اللہ سر پرنسپل ڈی ایڈ کالج مہسلہ
اور اسلم فقیہ صاحب سکریٹری جماعت المسلمین
پابرہ نے انجام دئے مولانا محمد شفیع بستوی
خطیب جامع مسجد نیگری کی کاوشوں سے منعقدہ
یہ پروگرام رات ۱۲ بجے جناب شاہد گھرآدے
سکریٹری جماعت المسلمین نیگری کے
شکریہ پر اختتام کو پہونچا۔

انور ظہیر صاحب اردو اکادمی میں

انور ظہیر خان کو اردو اکادمی کا جوائنٹ
سکریٹری مقرر کیا گیا ہے۔

پروفیسر انور ظہیر خان فی الحال بھارت اشٹر
کالج کے شعبہ اردو سے وابستہ ہیں اور
ایک عرصے سے شہر کی مختلف علمی، ادبی، سرگرمیوں
میں مصروف رہے ہیں مقتدر ادبی رسالوں
اور پرچوں میں انکے مضامین شائع ہوتے
رہے ہیں، ان دنوں وہ ڈاکٹر ظ انصاری
کی شخصیت اور کارنامے پر ریسرچ کر رہے
ہیں۔

انجمن اسلام بمبئی کا انتخاب

۳۱ جنوری ۹۲ء کو انجمن اسلام بمبئی کی مجلس
منتظمہ کا انتخاب عمل میں آیا۔ دستور کے مطابق
جو ۸ اراکین سبکدوش ہو رہے تھے ان میں
صدر انجمن ڈاکٹر محمد اسحاق جمخانہ والا بھی شامل
تھے۔ البتہ ان سبکدوش ہونے والوں کو
دستور کی رو سے نئے انتخاب میں امیدواری
کا حق حاصل تھا۔ اسطرح آٹھ اراکین کی جگہ
پر گیارہ امیدوار میدان میں تھے۔

۳۱ جنوری ۹۲ء کی صبح روزنامہ انقلاب کی
اشاعت میں بمبئی کی چند مقتدر شخصیتیں اور
معتبر ہستیوں نے انجمن کے رائے دہندگان
سے اپیل کی تھی کہ وہ ڈاکٹر گوریکر، سعید رضوانی
ایم آئی قاضی، اے وائی شیخ، اے ایس
رضوی، ڈاکٹر عبدالستار شیخ، ایس اے فادری
اور ایم آر لوکے حق میں ووٹ ڈالیں۔ با
الفاظ دیگر ان کی خواہش تھی کہ انجمن کے صدر
ڈاکٹر جمخانہ والا کو ووٹ نہ دیا جائے مگر جب
نتائج کا اعلان ہوا تو حسب ذیل نقشہ سامنے
آیا۔

ڈاکٹر نظام الدین گوریکر حاصل کردہ ووٹ
۹۹، ایم آر وتو ۹۲، ایم آئی قاضی ۸۶، ڈاکٹر
جمخانہ والا ۸۵، ایس اے فادری ۸۴،
سعید رضوانی ۷۹، ڈاکٹر عبدالستار دلوی،
۷۹، اور وائی جی دلال، ۵۰، الیکشن کی
نگرانی پروفیسر اے اے قاضی، جناب
سمیع خطیب (مڈلے) اور جناب خلیل عمر
شیخ (ریٹائرڈ اسسٹنٹ کمشنر آف پولس)
کر رہے تھے۔

لبنیٰ ٹوکر کی لندن کیلئے روانگی

آنحضور صلعم کی حیات طیبہ پر لکھی گئی
مراٹھی تصنیف "مہان پیغمبر" کے مصنف
جناب محمد سعید ٹوکر (متوطن گوریگاؤں
ضلع رائے گڑھ) کی دختر اور جناب علی ایم
شمسی (چیئرمین کوکن بنک) کی بھانجی لبنیٰ
یکم فروری ۹۲ء کو براہ دوبئی لندن روانہ
ہو گئی۔

دوبئی میں وہ اپنے والد محترم کے پاس
ہفتہ بھر رکی رہے گی اور لندن پہنچنے کے
بعد ۲۳ فروری ۹۲ء کو جناب حافظ عبدالعلیم
کھیر ٹکر (جن کا تعارف نقش کوکن کی پچھلی اشاعت
جنوری ۹۲ء میں شامل ہے) کے ساتھ رشتہ
ازدواج میں منسلک ہو گئیں۔ ادارہ نقش
کوکن اس رشتہ کی کامیابی اور کامرانی کیلئے دعا
گو ہے۔

سانپ اپنی کینچلی کیوں بدلتے ہیں؟

سانپ رینگنے والا ایسا جاندار ہے جو زمین

کے اوپر نیچے، پانی میں درخت پر رینگ سکتا ہے۔ کہا جاتا ہے سانپ کی ۲۰۰۰ قسمیں ہیں۔ یہ سبھی اپنی کینچلی بدلتے ہیں سبھی سانپوں کی یہ خاصیت ہوتی ہے کہ ان کا جسم بڑھتا ہی رہتا ہے اس سے ان کی جلد چھوٹی پڑتی رہتی ہے۔ اس لئے یہ اپنی بیرونی جلد ایک مقررہ میعاد کے بعد چھوڑ دیتے ہیں۔ اس عمل کو کینچلی بدلنا کہا جاتا ہے۔ سانپ ایک ماہ سے تین ماہ کے دوران اپنی کینچلی بدلتا ہے۔

کینچلی بدلنے کا عمل دلچسپ ہوتا ہے جب اسے اپنی کینچلی بدلنا ہوتا ہے تب وہ اپنا منہ کسی کھردری سطح سے رگڑتا ہے اس سے اسکے ہونٹوں کے پاس کی کھال ڈھیلی ہو جاتی ہے۔ تب سانپ کھال کے اس حصہ کو کسی پتھر، چٹان یا درخت کی ٹہنی سے اٹکا دیتا ہے۔ اور وہ اپنے جسم کو سکوڑ کر کھال سے باہر نکال لیتا ہے اور اس کی کھال پتھر، چٹان یا درخت کی ٹہنی سے اٹکی رہ جاتی ہے۔

نایگ گرلس ہائی اسکول کے طلباء کی بلند پرواز

جیتر یلا نکیتن کلا ودھالیہ۔ پونا کی جانب سے فروری ۱۹۹۱ء میں ہونے والے تصویر کشی کے مقابلے میں بیگم عزیزہ داؤد نایگ گرلس ہائی اسکول کے بچوں نے نقش کو کن شرکت کی تھی۔ ان میں سے تین طلباء کامیاب رہے۔ کامیاب طلباء کے آرٹ کی بیرونی ممالک میں نمائش رکھی جاتی ہے کامیاب طلباء کی بنائی ہوئی تصاویر اس نمائش میں شامل کی جائیں گی۔

(۱) کمار ناصر حسین منان۔ جماعت دہم (مارشس)

(۲) شبیر شوکت مجگاونکر جماعت نہم (ب) (امریکہ)

(۳) عبدالرحیم شوکت دردے جماعت نہم (الف) (جاپان)

نیشنل اردو ہائی اسکول تلوجہ میں

نیشنل اردو ہائی اسکول تلوجہ میں یوم جمہوریہ کے موقعہ پر ۲۵ جنوری کو اسکول کے پرنسپل جناب محمد خان دیشمکھ کی صدارت میں سینیئر گروپ کے مابین تقریری مقابلہ ہوا جس میں ذیل کے طلباء نے کامیابی حاصل کی۔

(۱) سفیان محمد یوسف پٹیل۔ اول

(۲) ارشد عبدالرشید پٹیل۔ دوم

(۳) سعدیہ اعجاز خان۔ سوم

اس روز اناؤنسر کے فرائض جناب خورشید احمد نے انجام دیئے۔

اسی طرح ۲۶ جنوری کی صبح اسکول کے وائس پرنسپل جناب ابرار احمد کی صدارت میں جونیئر گروپ کے طلباء کے مابین تقریری مقابلہ ہوا جسمیں ذیل کے طلباء نے کامیابی حاصل کی۔

(۱) آصف ابرار احمد خان۔ اول

(۲) شفیع محمد حنیف پٹیل۔ دوم

(۳) تہمینہ عبدالعزیز پٹیل۔ سوم

اس روز اناؤنسر کے فرائض گیدرنگ سکریٹری آصف عبداللطیف پٹیل اور اسلم اسمعیل قاضی نے انجام دیئے۔

تبز ۲۵ جنوری کو پنویل میں ہوا "آل کوکن طنز و مزاح" کے مقابلہ میں اسی اسکول کے ششم جماعت کے طالب علم عبدالرحمٰن اصغر کوولکر نے جونیئر گروپ میں دوسرا نمبر حاصل کیا۔

ان دونوں تقریری مقابلوں میں ججوں کے فرائض مدرسہ اسلامیہ عربیہ کے علماء کرام نے انجام دیئے۔ اسکاوٹ ماسٹرس جناب اختر شاہ، جناب خورشید احمد اور جناب تنویر شیخ نے اپنے اسکاوٹ ٹروپ کے تعاون سے بہترین ڈسپلن اور نظم و ضبط سے اس پروگرام کو انجام تک پہنچایا۔

(نامہ نگار خورشید احمد اعظمی)

سب سے زیادہ سونا کہاں؟

امریکہ دنیا میں سب سے زیادہ سونا رکھنے والا ملک ہے شمالی امریکہ کے ریڈولار (Redvilla) میں واقع

نورس ناکس (FORT KNOX) میں ملک کے سونے کا ذخیرہ رکھا گیا ہے ۱۹۵۰ء میں ہی یہ ذخیرہ دس ارب ڈالر کے برابر تھا۔ (صداقت ۱۹ جنوری)

کمسن صحافی

الکزانڈر بلیمر کو دنیا کا سب سے کم عمر صحافی مانا گیا ہے۔ اسکی عمر صرف بارہ سال ہے یہ لڑکا یوروپین ساجھا منڈی کا بھی ممبر ہے جسے حاصل کرنے کیلئے بزرگ صحافی بھی جدوجہد کرتے رہتے ہیں۔ اس لڑکے نے اپنے اسکول سے نکلنے والے اخبار کی مدیری سے آغاز کیا تھا (صداقت)

راجیو گاندھی گولڈ میڈل

بمبئی کے معروف سرجن اور سرزمین کوکن کے مایۂ ناز فرزند ڈاکٹر اے آر اندرے کو سرجری کے میدان میں نمایاں خدمات انجام دینے کی بناپر راجیو گاندھی گولڈ میڈل عطا کیا گیا ہے روزنامہ انقلاب کی ۳ر فروری ۹۲ء کی اشاعت میں شہ سرخی کے ساتھ مطبوعہ اس خبر کو پڑھ کر ہم دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں

راجیو گاندھی گولڈ میڈل انسٹی ٹیوٹ (؟) کی طرف سے عطا کیا گیا ہے۔

سعودی عربیہ کا تاریخ ساز سمینار

۱۳ اور ۱۴ ر نومبر ۹۱ء کو جدہ سعودی عربیہ میں نفسیاتی الجھنوں کی تشخیص اور ممکنہ علاج کے موضوع پر ایک کانفرنس منعقد ہوئی تھی جس میں ساری دنیا سے ذہنی امراض کے ماہر معالج بڑے بڑے ڈاکٹر شریک ہوئے جن میں ہندوستان سے ڈاکٹر عبدالکریم نائیک بھی شامل تھے۔

ڈاکٹر نائیک صاحب نے کانفرنس کے بعد عمرہ کیا اور زیارت فرمائی۔ اسکے بعد عرب ممالک کا دورہ بھی کیا جن میں بحرین اور متحدہ عرب امارات کی ریاستیں دوبئی، شارجہ اور ابوظہبی شامل ہیں۔ آپ جہاں بھی گئے ہندوستانی مسلمانوں نے آپ کے اعزاز میں شاندار جلسوں کا اہتمام کیا ان جلسوں میں شریک عرب دانشوروں کو ڈاکٹر عبدالکریم نائیک کے اخلاق کریمانہ نے اس قدر متاثر کیا کہ "گلف نیوز" کی ۲۶ ر نومبر ۹۱ء کی اشاعت میں ڈاکٹر عبدالکریم نائیک صاحب کے بارے میں پہلے صفحہ پر شاہ سرخی لگاتے ہوئے رپورٹ شائع کی ہے۔

ابوظہبی میں ڈاکٹر نائیک کے اعزاز میں جلسہ

۲۵ ر نومبر ۹۱ء کو ابوظہبی (یو اے ای) میں انڈین یونائیٹڈ فورم کے تحت ایک شاندار استقبالیہ انڈین اسلامک سینٹر میں مدیر نقش کوکن اور ذہنی امراض کے ماہر معالج ڈاکٹر عبدالکریم نائیک کے اعزاز میں منعقد کیا گیا۔

ڈاکٹر نائیک جو جدہ سعودی عربیہ میں منعقدہ میڈیکل کانفرنس میں بطور ہندوستانی مندوب شریک تھے واپسی پر آپ براہ ابوظہبی بمبئی پہنچے ابوظہبی آتے ہی "انجمن اتحاد المسلمین کوکن" کے اراکین نے آپ کا استقبال فرمایا اور ایک اعزازی جلسہ کیلئے بات کی۔ عدیم الفرصتی کے باعث ڈاکٹر نائیک صاحب نے متعدد تنظیموں کے الگ الگ پروگرام پر تمام مسلمان بھائیوں سے ملاقات کو ترجیح دی اور اسطرح متذکرہ بالا استقبالیہ جلسہ انعقاد پذیر ہوا۔

انڈین یونائیٹڈ فورم کے سیکریٹری جناب سعید بیکار کی استقبالیہ و تعارفی تقریر کے بعد ڈاکٹر نائیک صاحب تا دیر حاضرین سے

مخاطب رہے اور ان کے سوالوں کے
تسلی بخش جوابات دیئے۔

(نامہ نگار فرمان پاٹنکر۔ ابوظہبی)

مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی

حال ہی میں ایم پی سی سی کے حیثیت سے
شری شیواجی راؤ دیشمکھ کا انتخاب بالاتفاق
رائے عمل میں آیا۔ نائب صدر کی حیثیت سے
رتناگری کے معروف تاجر اور کوکن بنک کے
وائس چیئرمین جناب ایم ڈی نائیک شری
زنا نیکھے اور شری انکوش راؤ ٹوپے منتخب
ہوئے ہیں۔ شری کلپا اواڑے کو خازن
مقرر کیا گیا ہے۔

۵۰ اراکین پر مشتمل ایم پی سی سی کی مجلس
عاملہ میں درج ذیل مسلم ممبران شامل ہیں۔
جناب مشتاق انتولے اور جناب اظہر حسین
خان۔

آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے ۱۷ ممبران میں
مسلم ممبران یہ ہیں (۱) بیرسٹر عبدالرحمٰن انتولے
(۲) جناب غلام نبی آزاد (۳) محترمہ نجمہ ہیبت اللہ
(۴) جناب عبدالخالق قاضی (۵) جناب پروفیسر
جاوید خان۔ ادارہ نقش کوکن سبھی نو منتخبہ
ممبران کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہے۔

ضلع پریشد کے انتخابات

ضلع پریشد رتناگری اور پنچایت سمیتی کے
انتخابات ۲۵ فروری ۹۲ کو عمل میں آئے
ضلع میں رائے دہندگان کی جو مقدار ہے
وہ حسب ذیل ہے ۔

تعلقہ راجہ پور

مرد = ۳۸۳۷۷
عورتیں = ۶۳۰۱۳
کل = ۱۰۱۳۹۰

تعلقہ لانجہ

مرد = ۲۴۷۳۵
عورتیں = ۳۶۸۲۱
کل = ۶۱۵۵۶

تعلقہ رتناگری

مرد = ۵۱۱۵۴
عورتیں = ۶۶۹۱۷
کل = ۱۱۸۰۷۱

تعلقہ سنگمیشور

مرد = ۴۹۴۲۱
عورتیں = ۷۱۷۵۲
کل = ۱۲۱۱۷۳

تعلقہ گوہاگر

مرد = ۲۸۷۱۸
عورتیں = ۴۸۳۶۱
کل = ۷۷۱۵۹

تعلقہ چپلون

مرد = ۵۵۳۲۷
عورتیں = ۷۲۵۳۲
کل = ۱۲۷۸۵۹

تعلقہ کھیڈ

مرد = ۴۰۹۴۴
عورتیں = ۵۸۲۶۷
کل = ۹۹۲۱۱

تعلقہ داپولی

مرد = ۴۲۱۱۱
عورتیں = ۶۴۳۵۷
کل = ۱۰۶۴۶۸

تعلقہ منڈنگڑھ

مرد = ۱۸۴۳۷
عورتیں = ۱۵۱۷۱
کل = ۴۳۶۰۸

اردو خط نویسی مقابلہ

کوکن انتی منتر منڈل آرٹس اینڈ کامرس
مینیز کالج مہسلہ کے زیر اہتمام اور مہاراشٹر
اسٹیٹ اردو اکاڈمی کے مالی تعاون سے
"اردو خط نویسی مقابلہ" کا انعقاد عمل میں آیا
مقابلے کے آغاز سے پہلے پروگرام کے
انچارج شعبۂ اردو کے پروفیسر جناب شکیل
شاہجہاں نے خط نویسی کی تاریخ اور اس
کی اہمیت و افادیت پر روشنی ڈالتے ہوئے
کہا کہ علاقہ کوکن جہاں کی آبادی کا ایک بڑا
حصہ بیرون ملک میں ملازمت اختیار کئے
ہوئے ہے اس لئے اس علاقے میں خطوط
کی اہمیت کچھ زیادہ ہی ہے اس مقابلے

نقش کوکن

میں سینیئر کالج کے علاوہ دیگر جونیئر کالج اور ہائی اسکول کے پندرہ طلبہ وطالبات نے حصہ لیا۔

فرحت ہمہ فقیہہ سینیئر کالج اول قادری عالیہ نظیر احمد انجمن اسلام جونیئر کالج دوم اور سلیم اللہ نے انجمن اسلام ڈی ایڈ کالج نے سوم انعام حاصل کیا۔ منفرد انداز میں خط نویسی پر فرحت بیگم کو خصوصی انعام دیا گیا اس کے علاوہ مقابلے میں حصے لینے والے دیگر تمام طلبہ وطالبات کو حوصلہ افزائی انعام (CONSOLATION پرائز) دیا گیا اس پروگرام کو کامیاب بنانے میں کالج کے پرنسپل اے آر جوگ کا بھرپور تعاون رہا

تری سریش ویدیئے کا تبادلہ

تری سریش ویدیئے ضلع رائے گڑھ کے چیف ایگزیکیٹو آفیسر ۰۵ تا ۵۰۲۰ کا ضلع رتناگری میں بطور کلکٹر تبادلہ ہوگیا ہے۔

کوکن ریلوے پروجیکٹ

کوکن ریلوے پروجیکٹ کی تکمیل کے بعد، بمبئی اور منگلور کے درمیان سفر میں ۲۶ گھنٹوں کی بمبئی اور کوچین کے درمیان ۱۲ گھنٹوں اور بمبئی وگوا کے درمیان سفر میں ۱۰ گھنٹوں کی کمی ہوگی۔

وقت کی کمی کا مذکورہ اندازہ مسافر ٹرینوں کی زیادہ سے زیادہ رفتار یعنی ۱۰۰ کلومیٹر فی گھنٹے کی بنیاد پر کیا گیا ہے۔

۷۶۰ کلومیٹر طویل کوکن پروجیکٹ سے روڈ ٹرافک پر بھی اثر پڑے گا اور اسطرح ملک میں سالانہ ۲۰۰ کروڑ روپے ایندھن کی بچت ہوگی۔

پروجیکٹ پر ۱۸۰۰ کروڑ روپئے لاگت کا اندازہ لگایا گیا ہے جبکہ ابتدائی تخمینہ ۱۴۰۰ کروڑ روپے کا تھا۔ پروجیکٹ کی تکمیل اکتوبر ۱۹۹۴ء تک متوقع ہے۔

پنویل میں "طنز ومزاح کا تقریری مقابلہ"

بزم ادب پنویل کے زیر اہتمام کل کوکن طنز و مزاح تقریری مقابلہ ۲۵ جنوری ۱۹۹۲ء کو یعقوب بیگ ہائی اسکول پنویل کے میدان پر منعقد کیا گیا تھا۔

اس مقابلے میں جونیئر گروپ کیلئے الحسنات ہائی اسکول، تربھے کی طالبہ شمیمہ نثار احمد خان نے اول انعام حاصل کیا۔ دوم انعام نیشنل اردو ہائی اسکول تلوجہ کے طالب علم کو ملک عبدالرحمن کو ملا اور سوم انعام یعقوب بیگ ہائی اسکول پنویل کے طالب علم فہیم عقیل کھوت کے حصہ میں آیا اسی طرح سینئر گروپ میں سب سے بہترین تقریر پر یعقوب بیگ ہائی اسکول کی طالبہ آمنہ اسمٰعیل کچی کو اول انعام کا مستحق قرار دیا گیا دوم انعام کونچالی حسام الدین (رانجے واڑی) اور سوم انعام افروز اقبال دیوان (باراپاڑہ) کو حاصل ہوا پنویل میونسپل کونسل کے صدر جناب محمد سعید ملا نے اس جلسہ میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے شرکت کی اور کامیاب طلبہ طالبات کو انعامات تقسیم کئے۔ اس پروگرام میں میونسپل کونسلر جناب خالد پٹو اور جناب سراج سید بھی شریک تھے۔

آدرش ہائی اسکول کی شاندار کامیابی

بزم اردو چپلون کے زیر اہتمام منعقدہ ضلعی سطحی یک بابی ڈراموں کے مقابلے میں آدرش ہائی اسکول کرجی کے "یہ گلستاں ہمارا" اس ڈرامے کو ہائی اسکول گروپ میں تیسرا انعام دیا گیا جبکہ عام گروپ میں "احساس کی صلیب" کو دوسرے انعام سے نوازا گیا۔ یہ ڈرامہ ہائی اسکول کے اساتذہ نے پیش کیا تھا ہائی اسکول گروپ میں امداد حسین سروے اور عام گروپ میں جناب ابراہیم پکلے کو بہترین اداکار کے خاص انعام سے بھی نوازا گیا دونوں ڈراموں کے مصنف اور رہنما آدرش ہائی اسکول کے معاون مدرس اقبال احمد پٹیل تھے۔

تصویر میں دائیں سے بائیں: صدر جلسہ جناب ایم ڈی نائیک۔ مہمانِ خصوصی ڈاکٹر دلیپ مورے، فاؤنڈیشن کے چیئرمین جناب محمد صدیق نائیک اور پرنسپل محترمہ سعیدہ محمد صدیق نائیک صاحبہ نظر آتے ہیں۔

نائیک فاؤنڈیشن کی سالانہ تقریب

محمّد صدّیق نائیک فاؤنڈیشن کے زیرِ اہتمام نائیک پرائمری میڈیم انگلش اسکول رتناگری اور چائلڈ کیئر نرسری کا سالانہ پروگرام تاریخ ۸ / فروری سنہ ۹۲ء اور ۹ / فروری سنہ ۹۲ء کو اسکول کے گراؤنڈ پر شان سے منایا گیا۔

چائلڈ کیئر نرسری سیکشن کا سالانہ جلسہ بتاریخ ۸ / فروری ۹۲ء شام کے ۵½ بجے سے ۸½ بجے تک سرانجام پایا جس میں خصوصی مہمان رتناگری شہر کے معروف ڈاکٹر شرد پربھوڈیسائی تھے۔ اور جلسہ کی صدارت رتناگری نگر پریشد کے صدر جناب رویندر سُروے نے انجام دی۔

چائلڈ کیئر نرسری کے چھوٹے چھوٹے بچوں نے بہترین انداز کے ساتھ انگریزی، مراٹھی اور ہندی زبانوں میں تقریریں، ڈرامے اور ناچ گانوں کا پروگرام پیش کیا جس میں تمام سامعین اور حاضرین نے خوب داد دی اور ان بچوں کی ، اساتذہ اور پرنسپل صاحبہ کی حوصلہ افزائی فرمائی۔

دوسرے روز ۹ / فروری سنہ ۹۲ء اتوار کی شام کو ۵½ بجے سے ۹ / بجے تک نائیک پرائمری میڈیم انگلش اسکول کا جلسہ بخوبی سرانجام پایا جس میں مہاراشٹرا کانگریس کمیٹی کے نائب صدر جناب ایم ڈی نائیک صدرِ جلسہ اور مہمانِ خصوصی رتناگری شہر کے معروف ڈاکٹر دلیپ مورے اور بیگم عزیزہ داؤد نائیک گرلس ہائی اسکول کی پرنسپال صاحبہ محترمہ حمیدہ آڈٹے شریکِ محفل تھیں۔ اس موقع پر بھی بچوں اور بچیوں نے بہترین انداز میں انگریزی مراٹھی اور ہندی زبانوں میں تقریریں، ڈرامے اور ناچ گانوں

ماہنامہ نقش کوکن ممبئی
مارچ سنہ ۹۲ء

کا پروگرام ادا کرتے ہوئے وطن کی ایکتا کا بھی بہترین نمونہ پیش کیا۔

تقریریں، ڈرامے اور ناچ گانوں کی اداکاری کو عموماً ہائی اسکول اور کالج کے طلبہ بڑی آسانی کے ساتھ پیش کرتے ہیں لیکن نرسری سیکشن اور پرائمری اسکول کے بچوں اور بچیوں نے مختلف زبانوں میں اپنی فنکاری کا مظاہرہ کرنا قابل مبارکباد عمل ہے۔ الغرض دو دن کے پروگرام میں مختلف ہائی اسکول کے اساتذہ اور کالج کے لیکچرار اور سامعین جلسہ نے پورے پروگرام کو خوب سراہا۔ کثیر تعداد میں لوگ جمع ہو گئے تھے۔ جناب لیاقت نائیک اور محترمہ خدیجہ جلوان نے اعلانات کے فرائض سرانجام دیئے۔

بیرون ہند خریداروں کیلئے نقش کوکن کی زر خریداری

میں معمولی اضافہ

ڈاک ٹکٹ د بذریعہ ایئر میل میں اضافہ کی بنا پر ہم بیرون ہند خریداری میں اضافہ کرنے پر مجبور ہیں۔ شرح خریداری صفحہ ۲۹ پر ملاحظہ فرمائیں

نقش نواز

ماہنامہ نقش کوکن کے خریدار بن کر پچھلے مہینہ جن حضرات و خواتین نے نقش نوازی کا ثبوت دیا ادارہ ان کا شکر گزار ہے۔

درونِ ہند سالانہ خریدار

جناب ایم مختار بھاٹی ۔ ماحم
جناب حاجی عبدالمجید تنگیکر ۔ ممبئی ۳
جناب اختر دلوی اندھیری۔
جناب اے آئی مقدم اندھیری
محترمہ دلشاد اسماعیل پٹھان ۔ تاڈیل
جناب محمود عبدالکریم ناڈکر ممبئی ۹
جناب شہاب بانکوٹی ممبئی ۹
ڈاکٹر مقبول داؤد کھوت کوسہ ۔ ممبرا
جناب عبدالرشید عبداللہ پٹھان کاٹن گرین
ملت ہائی اسکول ۔ مہرون ۔ جلگاؤں
داگھورے اردو ہائی اسکول۔ واگھورے
انجمن اسلام کالج آف ایجوکیشن واشی نئی ممبئی۔
جناب ارشاد احمد قاسم ملا کرلا ۔ ممبئی

بیرونِ ہند لائف ممبر

جناب حسن میاں پرکار انگلینڈ
جناب محمد علی پرکار انگلینڈ

درونِ ہند لائف ممبر

جناب آر بی خان ممبئی ۹

بیرونِ ہند سالانہ خریدار

جناب احمد دلوی لندن۔
جناب اشرف بٹیکر نیویارک
جناب سید خلیل احمد دوبئی
جناب شمس الدین برون کلین ۔ امریکہ
جناب اسماعیل تابے الخوبر
جناب عبدالصمد پٹوی القدیبیہ

اندرون ہند سالانہ خریداروں میں شامل

جناب ریاض عبدالغفور مقبل کرلا رتناگری
جناب یوسف احمد بھاٹکر کرلا رتناگری
جناب عباس احمد مجگاؤنکر کرلا رتناگری
جناب عادل عثمان سولکر کرلا رتناگری
محترمہ شبنم عبدالحمید سولکر کرلا رتناگری
جناب عقیل ادھیکاری پنویل
جناب غلام حسین ممبئی ۲
محترمہ زرینہ دلوی گھاٹکوپر

ختم بخاری شریف (مالیگاؤں)

۸/ فروری ۹۲ء کی شب میں نیاپورہ کے مشاورت چوک مالیگاؤں میں معہد ملت کے زیر اہتمام سالانہ جلسہ دستاربندی میں ۲۰ فارغین عالمیت اور ایک حافظ سند پیش کی گئی۔ جلسہ کی صدارت جناب مولانا مفتی عزیز الرحمٰن صاحب نے فرمائی ان کے علاوہ بیرون شہر سے جناب شبیّر احمد راہی اردو بلٹز کے مدیر جناب ہارون رشید (علیگ) مدیر نقش کوکن ڈاکٹر عبدالکریم نائیک، سابق وزیر اور حالیہ جنتا دل لیڈر ڈاکٹر رفیق زکریا بھی شریک مجلس رہے۔

معہد ملّت کے زیر اہتمام اب تک فارغین شعبۂ عالمیت کی تعداد ۴۴ شعبۂ حفظ میں ۲۷۳ شعبۂ تجوید وقرأت ۶۸۹ ہے۔ امسال ۱۹۹۲ء میں فارغین کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔

مولوی حافظ عبدالحمید ابن مولانا سعید احمد ملّی (مالیگاؤں)

مولوی حافظ صلاح الدین ابن شیخ نور محمد (کولے گاؤں، جالنہ)

مولوی عطاءالرحمٰن ابن سراج احمد (مالیگاؤں)

مولوی افتخار احمد ابن سہیل احمد (مالیگاؤں)

مولوی سراج احمد ابن محمد ایوب (مالیگاؤں)

مولوی رفیق احمد ابن محمد ہارون (مالیگاؤں)

مولوی محمد انس ابن محمد ادریس (بکھرا، اعظم گڑھ)

مولوی خورشید عالم ابن حسام الدین (مادھوپور، سہرسہ، بہار)

مولوی محمد اختر ابن صغیر الدین (شاہ پور، پرتاپگڈھ)

مولوی ذاکر خاں ابن موسیٰ خاں (پاتودی، پربھنی)

مولوی عبدالمجید ابن عبدالرزاق (وڈنیر بھیرو، ناسک)

مولوی شیخ مقصود ابن شیخ عبدالشکور (روہیلہ، بمبری، پربھنی)

مولوی محمد اسماعیل ابن محمد نصیر (راویر، جلگاؤں)

مولوی فیروز خاں ابن منصب خاں (بڑگاؤں، اورنگ آباد)

مولوی حافظ سیّد غلام ربانی ابن سیّد جیلانی (دابھاڑی، جالنہ)

مولوی محمد ایوب ابن شیخ شبیّر۔ (کھادگاؤں اورنگ آباد)

مولوی رئیس احمد ابن محمد یوسف (مالیگاؤں)

مولوی شیخ منظور ابن شیخ محبوب (کام کھیڑہ - بیڑ)

مولوی حافظ محمد صادق ابن شیخ عبدالقادر (کھادگاؤں، اورنگ آباد)

مولوی محمد انیس ابن شیخ شبیّر پٹیل (ڈھولا پوری، اورنگ آباد)

فارغ حفظ

محمد ایوب خاں ابن بشیر خاں (مالیگاؤں)

ماہنامہ نقش کوکن

یک بابی ڈراموں کے مقابلے۔

بزم اردو، چپلون کے زیر اہتمام ۸ فروری ۹۲ء کو اندرا گاندھی سانسکرتک کیندر میں ڈی۔ بی۔ جے کالج، چپلون کے پروفیسر شیخ صاحب کے زیر صدارت یک بابی ڈراموں کے مقابلے ہوئے۔ جن میں محترمہ زہرہ بھاٹکر (کونسلر) منیر پالکر (کونسلر) اور نائیک ہائی اسکول رتناگری کی صدر معلمہ محترمہ حمیدہ آدٹے صاحبہ بطور مہمان خصوصی شریک تھے۔

بزم کے چیئرمین جناب مغل اقبال اختر نے مہمانان کا استقبال فرمایا۔ پروگرام کیلئے انعامات دینے والے حضرات کا صدر صاحب کے ہاتھوں اعزاز کیا گیا۔ بزم کے وائس چیئرمین جناب محمد اعجاز خان نے پروگرام میں حصہ لئے ہوئے اسکول کے مدّرسین کا استقبا[ل] کیا۔ ضلع میں اور اردو مضمون میں مارچ ۹۱ء میں ایس ایس سی امتحان میں اوّل آنیوالے کا[لج] ہائی اسکول کے طالب علم اور تعلقہ میں اردو مضمون میں اول آنیوالے مہاراشٹر ہائی اسکول کی طالبہ کو مہمان خصوصی زہرہ بھاٹکر کے ہاتھوں انعامات دیئے گئے۔ مہمان خصوصی منیر پالکر کے ہاتھوں ڈراموں کا آغاز ہوا۔ مقابلے میں انعام یافتہ ڈرامے ذیل کے مطابق ہیں۔

اسکول گروپ - اول انعام۔ مہاراشٹر ہائی اسکول، چپلون (پرائیشچت)

دوم انعام: بیگم عزیزہ داؤد، نائک گرلس
ہائی اسکول رتناگری (خواتین کی عدالت)
سوم انعام: آدرش ہائی اسکول، کرجے
(یہ گلستاں ہمارا)
عام گروپ۔ اول انعام۔ ڈی ایڈ کالج
کالستہ (لاچارے مائی)
دوم انعام: آدرش ہائی اسکول کرجی
(اسٹاف) (احساس کی صلیب)
سوم انعام: گوگٹے جوگلیکر کالج رتناگری
(ریڑھ کی ہڈی)
ججوں کے فرائض: مہاراشٹر اردو اکاڈمی کے
آفس سکریٹری وقار قادری صاحب،
آکاش وانی، رتناگری کے پروگرام ایکزیکٹیو
کرشن آہینگار، مجندار جونیر کالج کے
لکچرار ڈاکٹر رشید آثار چپلون کے بیرسٹر کار
اُپاسلاگرے، مستری ہائی اسکول
رتناگری کے مدرس اور کونسلر جناب
سراج خان صاحب اور بمبئی کے ڈرامہ
کمپنی کے اداکار عبداللہ چوگلے صاحب
نے انجام دیئے۔ نظامت ابراہیم
اندرے نے کی ۔۔۔

شادی خانہ آبادی

★ جناب شیخ احمد عباس مقادم کے
فرزند خالد کا عقد مسعود روبینہ بنت مجید عثمان
بارگیر کے ساتھ اور دختر نذیرہ کا عقد مسعود
محی الدین بن سلیمان خلیفے کے ساتھ ۱۵ فروری
۹۲ء کو سرابلی کنڈری اسکول گراؤنڈ مجگاؤں
بمبئی میں انجام پایا۔

★ ممباسہ مشرقی افریقہ کے جناب حسین بکار
کی دختر شمیمہ کی شادی ساؤتھ افریقہ کے جناب
غلام بن ایچ اے امین کے ساتھ ۱۹ جنوری
۹۲ء کو کیپ ٹاؤن میں انجام پائی۔

★ جناب سلیم بن سید یوسف نذیر نعیم
ممباسہ مشرقی افریقہ کی شادی جناب طاہر احمد
فقیہ (مقیم دارالسلام تنزانیہ) کی دختر حسینہ
کے ساتھ ۸ فروری ۹۲ء کو انجام پائی۔

★ راجہ پور ضلع رتناگری کے نامور تاجر
جناب یوسف یونس فاضی کی دختر سعیدہ کا عقد
جناب داؤد میاں عبدالغفور ٹھاکور کے فرزند
محمد حنیف کے ساتھ ۲۵ جنوری ۹۲ء کو ہائی
اسکول گراؤنڈ پر انجام پایا۔

بقیہ عوس محا

غنی گوونڈی کا انتقال

ضلع تھانہ کے جناب عبدالغنی حسین
گوونڈی جن کی سماجی خدمات کی ستائش
میں حکومت مہاراشٹر نے اسپیشل ایکزیکٹیو
مجسٹریٹ کے اعزاز سے نوازا تھا۔
۲۸ دسمبر ۹۱ء کو چھترالے میں رکشا کا دھکا
لگنے سے بیہوش ہوگئے تھے اسی حال
عالم میں ۲ جنوری ۹۲ء کو نانا وتی اسپتال
بمبئی میں جاں بحق ہوگئے۔

محمد ہمنا ٹھاکور کا انتقال

راجہ پور ضلع رتناگری کی معروف شخصیت
جناب محمد صاحب ٹھاکور (... بی پی) کا ۲۵ فروری
۹۲ء کو ان کے وطن میں انتقال ہوگیا۔

حسین سرنگ کو صدمہ

ممباسہ کینیا مشرقی افریقہ کے جناب حسین
سرنگ کی اہلیہ حمیدہ کا ۹ جنوری ۹۲ء کو بعمر ۷۹
سال انتقال ہوگیا۔

عثمان شیخ کا انتقال

یونین بنک کے برانچ مینیجر جناب
عثمان ابراہیم شیخ متوطن ساونت واڑی
۲۵ فروری ۹۲ء کو حرکت قلب بند ہو جانے
سے انتقال کر گئے۔ مرحوم احمد نگر زون برانچ میں
تعینات تھے۔

نیشنل ہائی اسکول ہرنئی عمارت کی توسیع

ہرنئی تعلقہ داپولی ضلع رتناگری میں ہرنئی ایجوکیشن اینڈ ویلفیئر سوسائٹی کے زیر اہتمام جون ۱۹۸۶ء سے نیشنل ہائی اسکول جاری کیا گیا ہے۔ جہاں ایس ایس سی تک طلباء وطالبات ہرنئی پاج۔ الجزلہ۔ مروڈ سے آکر تعلیم پارہے ہیں اس کے علاوہ رحمانی سلائی کلاسس اور اردو انگریزی کے جی کلاسس بھی جاری ہیں۔ ایس ایس سی تک عربی مضمون کے علاوہ دینیات پڑھانے کا بھی انتظام ہے لیکن عمارت ناکافی ہونے کی وجہ سلائی کلاسس اور کے جی کلاسس کو کرایہ کے مکان میں رکھا گیا لہذہ ۱۵ ارمارچ سے انشاء اللہ تعالیٰ مزید چار کمروں کے تعمیر کا کام شروع کیا جارہا جس پر لگ بھگ ساڑھے تین لاکھ روپئے کے اخراجات ہیں

مخیر حضرات، چیریٹیبل ٹرسٹ و دیگر اداروں سے التماس ہے کہ اس کار خیر میں اپنا مالی تعاون پیش کریں اور اپنا عطیہ براہ راست مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال کریں سکریٹری ہرنئی ایجوکیشن اینڈ ویلفیئر سوسائٹی کا اکاؤنٹ نمبر ۱۶۸ء یونین بینک)

صدر: داؤد علی مشور دھنکر۔ سکریٹری: عبدالغنی عثمان پادسکر۔ خازن: ابراہیم داؤد سائنگ مفتش کوکن

مشتاق بانکوٹکر کی ہیٹ ٹرک

موضع ہرنئی تعلقہ داپولی ضلع رتناگری کے جواں عزم آرکیٹیک جناب مشتاق بانکوٹکر ریٹرپسپل اسحاق بانکوٹکر کے فرزند اور جناب داؤد دیشور دھنکر کے برادر نسبتی) جو فی الحال جدہ سعودی عربیہ میں بطور آرکیٹیک برسر روزگار ہیں ہرنئی گاؤں کے محلہ نوانگر اور بندر محلہ کی مساجد کے ڈیزائن تیار کرنے کے بعد بازار محلہ جامع مسجد کا پلان تیار کر کے ایک ہی گاؤں میں ایک ہی آرکیٹیکٹ نے تین مسجدوں کا پلان بنوا کر دینے میں ہیٹ ٹرک قائم کی ہے۔

قابل ذکر بلکہ باعث ستائش بات یہ ہے کہ اسی نوجوان آرکیٹیکٹ نے تینوں مساجد کا پلان تیار کرنے کا کوئی معاوضہ نہیں لیا بلکہ دوران تعمیر اپنی خدمات بھی پیش کی ہیں۔

قاری عبدالمتین ہندوستان میں اول

کالی کٹ کیرالا میں ۱۰ر تا ۱۲ر جنوری ۱۹۹۲ء آل انڈیا مقابلہ قرأت اذان وحفظ منعقد ہوا مقابلے میں ہندوستان بھر سے نامی گرامی قراء اور حفاظ کرام نے حصہ لیا۔

مالیگاؤں شہر کے استاذ القراء تسلیم کئے جانے والے جناب قاری عبدالصمد صاحب فیضی کے فرزند جناب قاری عبدالمتین فیضی نے اس مقابلے میں صوبہ مہاراشٹر کی نمائندگی کی اور اول انعام نیز مقابلہ اذان میں دوسرا انعام حاصل کیا۔

ڈاکٹر جبین کالسیکر

موضع تانکشی تعلقہ چپلون کی طالبہ جبین نے بمبئی میں انگریزی ذریعہ تعلیم کے ساتھ ایس ایس سی اور اگلی تعلیم مکمل کرنے کے بعد پوتدار کالج سے بمبئی یونیورسٹی کا بی اے ایم ایس (آیورویدک میڈیسن) کا امتحان پاس کیا اور ڈاکٹری کی سند حاصل کی تانکشی چپلون سے یہ سند حاصل کرنے والی آپ اولین مسلم ڈاکٹر ہیں۔

ڈاکٹر جبین کالسیکر کے والد BEST میں اے گریڈ انجینیئر اور چچا چیف آفیسر ہیں آپ کی بہن زاہدہ ایل سی ای ایچ (ہومیو پیتھی ڈاکٹری) کے آخری سال میں زیر تعلیم ہے اور چچا زاد بھائی ایم بی بی ایس (ڈاکٹری

کے آخری سال میں ہے اسطرح ایک علمی خاندان کا روشن چراغ ڈاکٹر جبین کالسیکر کو انکی کامیابی پر ہم دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

جامعہ حسینیہ عربیہ شریوردھن کا جشن دستار بندی

۱۶ر فروری ۹۲ء اتوار کو مدرسہ حسینیہ کے سولہویں سالانہ اجلاس کیلئے خطہ کوکن بلکہ بمبئی اور دیگر مقامات سے جوق در جوق لوگوں نے آکر شرکت فرمائی اور کمپلیکس حاضرین کی چہل پہل سے ایک جشن کی صورت اختیار کر گیا۔

مدرسہ حسینیہ ایک خوبصورت درسگاہ ہے جس میں تقریباً تین سو طلبہ حفظ قرآن اور قال اللہ و قال الرسول کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ ساٹھ کمروں پر مشتمل ایک خوبصورت دارالاقامہ ہے ایک کتب خانہ ہے جس میں عربی و اردو کی تقریباً پانچ ہزار نادر و نایاب کتابوں کا ذخیرہ موجود ہے۔ اساتذہ کیلئے مع اہل و عیال رہنے کیلئے احاطہ ہی میں الگ سے رہائش گاہ قائم ہے۔ ایک ملٹی پرپز ہال ہے جس میں طلبہ پنجگانہ نماز بھی ادا کرتے ہیں۔

اسی مسجد میں فارغ التحصیل ہونیوالے طلبا کو مولوی کی اسناد پیش کرتے ہوئے حضرت مولانا ابرار احمد صاحب کے ہاتھوں دستار فضیلت بھی باندھی گئی۔ مولانا شوکت علی صاحب نذیر خطیب جامع مسجد بمبئی نے نظامت فرمائی حفظ کا کورس مکمل کرنے والے حفاظ کرام کو بھی اسناد پیش کی گئیں اور دیگر طلبہ کو انکے سالانہ امتحانات میں کامیابی پر تحائف پیش کیے گئے۔

صدر مدنی مجلس مولانا قاضی عبدالسلام صاحب نلیالی نے مطبوعہ رپورٹ میں سہو کتابت کی نشاندھی کی۔ اسکے بعد مہتمم مدرسہ مولانا امان اللہ بن عبد الرحیم بردڈ نے آمد و خرچ کا مطبوعہ آڈٹ شدہ گوشوارہ پیش کیا اور اسمیں مندرج رپورٹ پڑھ کر سنائی۔

۹۲-۱۹۹۱ء میں درجہ عالمیت سے فارغ ہونے والے طلبہ کے نام اسطرح ہیں۔

(۱) مولوی محمد خالد علی سولکر متوطن سائی تعلقہ مانگاؤں ضلع رائے گڈھ (۲) مولوی ابراہیم محمود انتولے متوطن پیوہ تعلقہ منڈن گڈھ ضلع رتناگری (۳) مولوی فضل الدین ابراہیم مانڈلیکر متوطن تسرشتی تعلقہ کھیڈ ضلع رتناگری (۴) مولوی فیروز عبدالغنی چوگلے متوطن چویلی تعلقہ چپلون ضلع رتناگری (۵) مولوی عبدالعظیم عبدالغفور تامبے متوطن مالدولی تعلقہ چپلون ضلع رتناگری (۶) مولوی علی محمد ابراہیم تامبے متوطن بمبئی۔

۹۲-۱۹۹۱ء میں درجہ حفظ سے فارغ ہونے والے طلبہ کے نام۔

(۱) حافظ عبدالرزاق حاجی میاں رؤت متوطن آراوی شریوردھن (۲) حافظ ندیم آدم پالکر متوطن دھولی تعلقہ مانگاؤں ضلع رائے گڑھ (۳) حافظ ندیم سلیم قاضی متوطن بمبئی۔ (۴) حافظ سمیر محمد لوکڈے متوطن کڑکی تعلقہ شریوردھن ضلع رائے گڈھ (۵) حافظ بشر ابراہیم گوہاگرکر متوطن وہور تعلقہ مہاڈ ضلع رائے گڑھ (۶) حافظ فیاض عبدالمجید دھالویکر متوطن پورن گڑھ ضلع رتناگری (۷) حافظ شبیر حسین بورکر متوطن کاتلی تعلقہ راجہ پور ضلع رتناگری (۸) حافظ عبداللہ عبدالرحمٰن ہرنیکر متوطن ماجرونہ تعلقہ مانگاؤں ضلع رائے گڑھ

مدرسہ حسینیہ میں کوکن کے ہر خطہ سے شمع علم دین کے پروانے اکر داخل ہوتے ہیں گرچہ کہ داخلے کے ایام ۱ر شوال المکرم سے ۲۰ر شوال تک ہیں مگر شعبان المعظم سے ہی داخلہ کے خواہشمند اپنی درخواستیں پیش کرنا شروع کرتے ہیں۔

۹۲-۱۹۹۱ء میں طلبہ کی تعداد ۳۲۷ رہی جنمیں ضلع رائے گڑھ کے ۱۹۷، ضلع رتناگری کے ۱۰۴، ضلع تھانہ، بمبئی اور ہندوستان کے دیگر مقامات سے آئے ہوئے ۲۶ر طلبہ شامل ہیں

مدرسہ میں حدیث، دینیات، تجوید، حفظ عربی، فارسی اور امامت کی مکمل تعلیم کا انتظام ہے ابتک ۲۱۷ حفاظ اور ۱۲ر علما (مولوی)

اس مدرسہ سے فارغ التحصیل ہوئے ہیں ۱۹ اساتذہ کرام ہیں جو خلوص دل سے خدمت انجام دے رہے ہیں رپورٹ کے مطابق ہر ماہ تقریباً ۸۲ تا ۸۵ ہزار روپئے مدرسہ کا خرچہ ہے۔

پندیری میں شاندار امدادی پروگرام

اردو ہائی اسکول پندیری تعلقہ منڈنگڑھ ضلع رتناگری جس کی امسال ماہ مارچ میں تیسری بیچ ایس ایس سی امتحان میں شریک ہو رہی ہے ابتک اپنی اسکولی عمارت نہ ہونے کی وجہ سے رہائشی مکانات میں پھیلی پڑی ہے۔

اتوار ۱۶ فروری ۹۲ کو اس ہائی اسکول کی عمارت کیلئے ایک امدادی فنڈ پروگرام ترتیب دیا گیا جسکی صدارت نائب مدیر نقش کوکن کیپٹن فقیر محمد مستری نے فرمائی رنگ برنگی برقی قمقموں سے آراستہ وسیع پنڈال میں بمبئی کے دو معروف قوال عبدالمجید کلکتہ والے اور آرزو پروین نے پروگرام میں شریک امداد کرنے والے معطی حضرات و خواتین کی تفریح طبع کا سامان کیا اور فن قوالی سے لوگوں کو محظوظ فرمایا۔ شب میں دیر تک یہ پروگرام جاری رہا۔

گاؤں کے ننھے منے بچوں نے تلاوت قرآن پاک، حمد و نعت اور استقبالیہ گیت کے ذریعہ حاضرین کو اپنی طرف متوجہ کیا اور اسکے بعد جناب جناب تحویلدار کی افتتاحی تقریر جناب نصیر الدین قاضی سکریٹری کی رپورٹ اور جناب ایچ بی مقدم کے اظہار خیال نے تعلیم اور فروغ تعلیم کے تعلق سے لوگوں میں گرمجوشی پیدا کی۔

مہمان خصوصی جناب علی ایم شمسی چیرمن کوکن بنک نے مرحوم کمال (۲۰۰۰۰) جمعوائے کی ہائی اسکول کے قیام کے تعلق سے کی گئی کوششوں کا ذکر کیا اور کوکن بنک کی جانب سے دیئے گئے دس ہزار روپوں کا ذکر کرتے ہوئے یہ بھی کہا کہ اگر بلڈنگ کی تعمیر میں کوکن بنک کے نام سے ایک کمرہ مختص کیا جائے اور اس کیلئے سوسائٹی درخواست دے تو کوکن بنک کی جانب سے تیس ۳۰ ہزار روپے کا انتظام ہو سکتا ہے۔ شمسی صاحب نے والہانہ انداز میں کوکن کے اس پسماندہ خطہ میں شمع علم روشن کرنے پر کارکنان مسلم ایجوکیشن سوسائٹی پندیری کو مبارکباد دی۔ مالدار گروپ آف کمپنیز کے جناب عثمان مالونکر جو حلقہ کی ایک مخیر اور علم دوست ہستی ہے اس پروگرام کے مہمان خصوصی مقرر تھے مگر کسی وجہ سے پہنچ نہ سکے۔ لوگوں نے بڑی دیر تک انتظار کیا اور پھر پروگرام شروع کیا۔

پروگرام کے آغاز میں سوسائٹی کے صدر جناب عبدالحمید بروڈ نے ربن کاٹ کر مسند صدارت کا افتتاح فرمایا اور اسکے بعد صدر پروگرام کیپٹن فقیر محمد مستری، مہمان خصوصی جناب علی ایم شمسی معزز مہمانان جناب ایچ بی مقدم، جناب سراج پیش امام آرکیٹک جناب سراج بدر، ڈاکٹر انصاری مسند نشین ہوئے اس موقع پر کھیل کود کے فاتح طلبہ و طالبات کو صدر جلسہ کیپٹن مستری صاحب کے ہاتھوں ٹرافیز اور اسناد تقسیم کی گئیں جناب کمال محمد ٹھوکن نے مہمانوں کا تعارف فرمایا اور معاون مدرس جناب ساجد شیخ نے شکریہ ادا کیا نظامت کے فرائض جناب تاج الدین عبدالغفور پرکار نے بحسن و خوبی انجام دئے۔

مروڈ میں شعری نشست

۲۶ جنوری ۱۹۹۲ء کو انجمن فروغ ادب مروڈ جنجیرہ کے زیر اہتمام جناب نظری کے دولت کدہ پر مزاحیہ فکر سخن کے شاعر صبا شیحانی کے زیر صدارت شعری نشست ہوئی نوگل بھارتی، شیخ نعیم الدین نعیم انجم مالیگانوی، شری ابھئے، شری لوکھنڈے یوسف خان ادیب، حفظ الرحمن شیخ بشیر جمعدار، اقبال مرزا۔ شوکت تلوسکر اور عاصم مقادم نے شعری تخلیقات پیش کیں۔ جناب معین داماد نے کفالت کی اور جناب اسماعیل بودلے نے نظامت

کے فرائض انجام دیئے۔

نامہ نگار۔ نوکل بھارتی

نائیک گرلس ہائی اسکول کا سالانہ جشن اور نمائش

۲ فروری ۹۲ء کو بیگم عزیزہ داؤد نائیک گرلس ہائی اسکول رتناگری میں سالانہ جشن اور دستی کاریگری کے اشیاء کی نمائش رکھی گئی تھی۔ نمائش کا افتتاح سیدہ نائیک صاحبہ نے کیا صدارت زلیخا داؤد قاضی ہائی اسکول پاؤس کے صدر معلم قمر الدین شیخ نے کی۔ مہمان خصوصی کی حیثیت سے بی ایڈ کالج کی پرنسپل مسز باپٹ اور کھیڑسی اسکول کے ہیڈ ماسٹر پروہت تھے پروگرام میں اردو۔ مراٹھی۔ انگریزی ڈرامے پیش کیے گئے رقص اور نغموں سے حاضرین کو کافی مسحور کیا۔

بعدازاں ہیڈ مسٹریس حمیدہ آڈتے صاحبہ نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا اسکول کے چیرمن ڈاکٹر آڈتے صاحب نے مہمانوں کی گلپوشی کی۔

تصحیح

جنوری کے سرورق کی تصویر پر ایک مفتش نواز نے بلیک برن انگلینڈ سے خط لکھ کر اس بات کی نشاندہی کی ہے کہ ماہ جنوری میں نقش کوکن کے سرورق پر جو تصویر چھپی ہے اس پر راجہ پور گاؤں کے پس منظر میں مرو ڈ جنجیرہ کا قلعہ" لکھا گیا ہے۔ اصل میں راجپوری گاؤں ہونا چاہئے تھا۔

سہواً کتابت نے راجپوری کو راجہ پور کردیا ہے۔ قارئین نوٹ فرمالیں۔

قومی تنظیم برائے دانشوران

تنظیم اور خدمت گذاران ملت اسلامیہ ہٰذا کا دوسرا عظیم الشان کنونشن جناب اشرف آغا کی زیر صدارت یکم جنوری ۱۹۹۲ء کو اکبر پیر بھائی ہال بمبئی وی ٹی میں منعقد ہوا جس میں ارکان مرکزی مجلس عاملہ و مدعوئین خصوصی کے علاوہ بمبئی کے ممتاز عمائدین نے شرکت کی۔ تنظیم ایک غیر سیاسی ادارہ ہے جس کا ایک سطری منشور یعنی مسلمانوں کے تعلیمی سماجی معاشی اور اقتصادی ترقی کیلئے جدوجہد اور فسادات کے مظلومین کی راحت کاری ہے۔ ڈاکٹر عبدالکریم نائک نے عملی خدمات کی ضرورت پر زور دیا۔

ڈاکٹر قادر حسین نے مسلمانوں میں فنی تعلیم عام کرنے پر زور دیتے ہوئے یقین دلایا کہ وہ اس ضمن میں ہر مسلم ادارے کیساتھ تعاون کرنے کیلئے آمادہ ہیں۔

ایڈوکیٹ یوسف حاتم مچھالہ جناب عبداللہ خان۔ ڈاکٹر محبوب راہی۔ محترمہ اختر بانو نائک محترمہ حلیمہ آغا محترمہ تورشید زیدی۔ مولانا عباس فطرت۔ پروفیسر ضی الدین ایڈوکیٹ رشید دار و والا۔ ایڈوکیٹ ٹی کے ابراہیم اور دیگر شرکاء نے سرگرمی سے بحث و مباحثہ میں حصہ لے کر تنظیم کو چند اہم فیصلے لینے میں مدد دی۔

مسلمانوں کی تعلیمی اور معاشی ترقی کیلئے ڈاکٹر بی شیخ علی سابق وائس چانسلر گوآ اور منگلور یونیورسٹی کے ۲۰ نکاتی پروگرام پر نکتہ بہ نکتہ بحث ہوئی اور بعدازاں غور و خوض اہم فیصلے کئے گئے۔ اوقافی جائیداد کو غاصبانہ قبضوں سے نجات دلانے اور اوقاف کے بہتر نظم و نسق کیلئے ایڈوکیٹ یوسف حاتم مچھالہ کی کنوینر شپ میں مندرجہ ذیل حضرات پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی گئی۔

(۱) ایڈوکیٹ یوسف حاتم مچھالہ کنوینر (۲) ایڈوکیٹ ایم آر نودس (۳) ایڈوکیٹ اشرف آغا (۴) ایڈوکیٹ رشید خان دارو والا (۵) ایڈوکیٹ ٹی کے ابراہیم (۶) ایڈوکیٹ عظیم کھنکھٹے فنی تعلیم اور اداروں کے قیام کے سلسلے میں مسلم عوام کی مناسب رہنمائی کیلئے ڈاکٹر قادر حسین کی کنوینر شپ میں ایک شعبہ بنایا گیا۔ مسلمان جاریہ اداروں کی سالمیت اور نئے فنی اداروں کے قیام کے سلسلے میں ان سے ربط پیدا کرسکتے ہیں۔

مسلم اداروں کے امور میں بہتر انتظامی

صورت حال پیدا کرنے اور تعلیمی اداروں کو بہتر خطوط پر چلانے کیلئے مناسب سفارشات پیش کرنے کیلئے پروفیسر رضی الدین کی قیادت میں ایک کمیٹی تشکیل پائی جسمیں مندرجہ ذیل حضرات ہیں۔

(۱) پروفیسر رضی الدین (کنوینر) (۲) مولانا عباس فطرت (۳) ڈاکٹر محبوب راہی (۴) عبداللہ خان مسلم خواتین کو منظم کرنے کی غرض سے شعبۂ خواتین کی کنوینر محترمہ اختر بانو ناز کی معاونت کیلئے محترمہ خورشید زیدی (مراد آباد) اور محترمہ حلیمہ آغا (بمبئی) کو معاون کنوینر منتخب کیا گیا۔

اجلاس نے مندرجہ ذیل حضرات کو مرکزی مجلس عاملہ پر منتخب کیا۔

(۱) محمد اسلم (۲) محبوب عبدالقادر بلغی (۳) پروفیسر اکبر رحمانی (۴) عبداللہ اے خان (۵) ایڈوکیٹ رشید خان داروو الا (۶) ایڈوکیٹ ٹی کے ابراہیم (۷) کلیم الدین شمس (۸) حامد اکمل (۹) پروفیسر رضی الدین (۱۰) حلیمہ یوسف آغا (۱۱) ایڈوکیٹ ایم آر ونو (۱۲) مولانا عباس فطرت (۱۳) ایڈوکیٹ یوسف حاتم مچھالہ (۱۴) محترمہ خورشید زیدی (۱۵) سراج الدین آئی شیخ (۱۶) قلندر رضوی (۱۷) موساما ملیکر (۱۸) ڈاکٹر فاطمہ سی (۱۹) پروفیسر جے ایم اے شیخ (۲۰) محبوب راہی (۲۱) قاضی پیر صاحب پروفیسر رضی الدین کے اظہار تشکر کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

دو جنوری ۱۹۹۲ء علاقے دادر میں بمبئی کے ممتاز شہریوں کو ایک نشست میں بمبئی یونٹ کیلئے مندرجہ ذیل افراد کا انتخاب عمل میں آیا۔

(۱) ایڈوکیٹ ٹی کے ابراہیم (کنوینر) (۲) ایڈوکیٹ یوسف حاتم مچھالہ (۳) محبوب عبدالقادر بلغی (۴) حلیمہ یوسف آغا (۵) محمد اسلم (۶) سراج الدین آئی شیخ (۷) موساما ملیکر (۸) اختر عمر خان غوری

بمبئی یونٹ کا دفتر۔ معرفت ایڈوکیٹ ٹی کے ابراہیم۔ نزد بینک آف مہاراشٹر۔ دادر ٹی ٹی بمبئی ۱۴

کنوینر

ایڈوکیٹ اشرف آغا پنجم۔ گوا

نقش کوکن

اگلا شمارہ

(اپریل ۱۹۹۲ء)

عید نمبر ہوگا

موت اک زندگی کا وقفہ ہے

اسحاق خان صاحب کو صدمہ

پنویل ایجوکیشن سوسائٹی کے چیرمن اور پنویل کے معروف بلڈنگ کنٹراکٹر جناب اسحاق خان کی والدہ کا ۲۷ر فروری ۱۹۹۲ء کو انتقال ہو گیا۔

محمد علی ثمینا کو صدمہ

کوکن بنک کے آفیسر (لون) جناب محمد علی ثمینا کے والد کا طویل علالت کے بعد ۹ فروری ۹۲ء کو انتقال ہو گیا۔

سید محمد فاروق (جناب) مرحوم

اسلامک ٹرسٹ اندھیری بمبئی کے ٹرسٹی سید محمد فاروق (جناب) مختصر سی علالت کے بعد ۸ر فروری ۹۲ء کو ناناوتی ہسپتال میں انتقال کر گئے۔

نامہ نگار مبین عبداللطیف حاجی

مولانا لیاقت قاسمی کو صدمہ

جامع مسجد نگوٹی ضلع رائے گڈھ کے خطیب مولانا لیاقت علی قاسمی کے پدر بزرگوار کا ان کے وطن بیٹر (مراٹھواڑہ) میں ۲۰ جنوری ۹۲ء کو بعمر ۸۵ سال انتقال ہو گیا۔

قمر الدین اور رکن الدین پرکار

فروس تعلقہ کھیڈ ضلع رتنا گری کے ایک مخلص پرائمری ٹیچر جناب قمر الدین محمد صالح پرکار کا ۲۴ ر دسمبر ۹۱ء کو ہارٹ فیل ہو جانے سے انتقال ہو گیا۔

فروس کے ایک اور باشندہ اور مخلص سماجی کارکن جناب رکن الدین پرکار جو فی الوقت کیپ ٹاؤن ساؤتھ افریقہ میں مقیم تھے اور اٹلس کمپنی کے مالک تھے راہیٔ عدم ہو گئے۔

(نامہ نگار ڈاکٹر فیض بڑے کھیڈ)

ریاض روماتے کو صدمہ

موضع داکھبورے تعلقہ چپلون کے سوشل ورکر جناب ریاض اسمٰعیل روماتے کی رفیقۂ حیات سلطانہ (عمر ۳۵ سال) ۵ ر جنوری ۱۹۹۲ء کو اس دنیا سے چل بسیں۔

کلیان سے موت کی خبریں

★ نیشنل اردو ہائی اسکول کلیان کے ایک سینئر ٹیچر جناب سلیم احمد بوبیرے کی والدہ کا طویل علالت کے بعد ۳ ر فروری ۹۲ء کو گورے گاؤں ضلع تھانہ میں انتقال ہو گیا۔

★ مجلس مشاورین مساجد و اوقاف کلیان کے بزرگ ناظر جناب عبد القادر دھوکلے کی اہلیہ کا یکم فروری ۹۲ء کو کلیان میں انتقال ہو گیا۔

(نامہ نگار متین ڈولارے)

نقش کوکن

احمد صاحب ڈنگنکر مرحوم

سیلوڑہ ضلع رتناگری کے جناب احمد حسن ڈنگنکر کا بعمر تقریباً ۴۹ رسال حرکت قلب بند ہو جانے سے ۵ ر فروری ۹۲ء کو بمبئی میں انتقال ہو گیا۔ تدفین ناریل واڑی قبرستان میں عمل میں آئی۔ (نامہ نگار ای اے جی چوگلے)

۱۶ ر فروری ۹۲ء کو اسماعیل شیخ (ناگپاڑہ بمبئی) کا انتقال ہو گیا۔ مرحوم کے ہمارے نمائندہ خصوصی ای اے جی چوگلے کے ساتھ ۴۰ رسال سے مراسم تھے۔

(مرسلہ ابراہیم چوگلے)

احمد صاحب فوجدار کا انتقال

جناب احمد محمد صالح دلوی المعروف احمد صاحب فوجدار متوطن دابھیل تعلقہ داپولی ضلع رتناگری کا ۱۹ ر فروری ۹۲ء کو بعمر ۸۰ رسال انتقال ہو گیا۔ مرحوم ماہم بمبئی کے جناب عبد الرحمٰن دلوی کے عم محترم اور سماجی کارکن جناب ابراہیم چوگلے کے خسر تھے۔

وہاب علی صاحب کا انتقال

ریٹائرڈ اسسٹنٹ کمشنر آف پولس جناب عبد الوہاب علی صاحب ۱۳ ر فروری ۹۲ء کو اپنے آبائی وطن کھیڈ ضلع رتناگری میں واصل حق ہوئے۔

عمر کے آخری مرحلے تک انجمن تعلیم کھیڈ کے صدر رہے لیکن ایک سال قبل ناسازیٔ طبع کی بنا پر مستعفی ہو گئے تھے۔

آپ کے پدر بزرگوار خان بہادر شیخ علی جی مہاراشٹر کے اضلاع میں ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولس رہ چکے تھے۔

نیلوفر رکھانگے انتقال

اکبر عبد الغفار رکھانگے (متوطن داپولی) کی دختر خدیجہ (عرف نیلوفر) کا عمر ۱۶ رسال مختصر سی علالت کے بعد ۱۲ ر فروری ۹۲ء بمبئی میں انتقال ہوا۔

شریک غم

مبین عبد اللطیف حاجی

عبد الرحیم بروڈ کو صدمہ

مولانا لیاقت قاسمی نے اطلاع دی ہے کہ مدینہ اسٹور شریوردھن ضلع رائے گڑھ کے مالک حاجی عبد الرحیم بروڈ کی اہلیہ کا ۸ ر فروری ۹۲ء کو انتقال ہو گیا۔

بشیر اوکٹے کا انتقال

بیگری تعلقہ شریوردھن کے جناب بشیر ابراہیم اوکٹے کا ۱۱ ر فروری ۹۲ء کو دوبئی میں انتقال ہو گیا (مرسلہ مولانا لیاقت قاسمی)

احمد پالیکر کا انتقال

۱۷ ر فروری ۹۲ء کو کولہاپور میں جناب احمد عبد القادر پالیکر (متوطن شیو تعلقہ کھیڈ) کا حرکت قلب بند ہو جانے سے بعمر ۶۶ رسال انتقال ہو گیا۔ تدفین اچلکرنجی میں کی گئی۔

صفحہ ۵۴ پر

(Mrs) Zohra Modak and others spoke on the occassion and highlighted the achievements of Dr. Momin. Mohinuddin.

* Dr MUHBEEN R. SHAIKH at his Dr. M. R. Shaikh Sonography Centre at A. K. I. Hospital, recently installed the latest computer (XT/with EPSON LX - 800 Printer). This will now enable him to provide the patients with a completely computerised sonography report. His Telephone nos are 387 6087 & 356620.
* THANE DISTRICT RURAL MUSLIM WELFARE ORGANISATION (TANZEEM) organised its 6th Annual Conference on 8-2-92 at Manor, Palghar, district Thane. Mr. M. Yusuf Rais is the president and Mr A. Hameed Nachan is the Secretary General.
* On the occassion of Republic Day, this year, amongst the recipients of the Government of Maharashtra State Awards, the Principal of Anjuman-i-Islam Saif Tayyabji Girls High School, Bellasis Road, Mrs. Qamar Taj Khan has also been one to be honoured as the Best Teacher. Also, the School Senior Supervisor, Mrs. Sufia Katge, has been honoured with the Best Teacher award.
* For the first time in the history of America, a public school is named as Mahatma Gandhi Elementary School, This was recently Decided by a State Governor, Mr. Jim Florio in a special gathering.

Kokan Railway

* With the completion of a 760 km long Kokan Railway Project by 1994, the traffic between Bombay & Mangalore will be cut short by 26 km, 12 km between Bombay and Cochin and 10 hrs. between. Bombay and Goa. Besides, this will save Rs. 200 crores fuel annually, as a result of its simultaenous impact on road traffic. The Project is estimated to cost Rs. 180 crores. Kokan Railway Project may suffer a set back with the resignation of Mr. A. P. Remedios, a top consultant engineer who was advisor to Kokan Railway corporation.

Jame Husainia, Shriwardhan Raigarh :

Annual General Body Meeting and the Sutdents Annual Function of Jame Hussainia Arabia Shriwardhan, were held on Sunday, the 16th Feb. '92. The progress and the future projects were reported in the meeting. The meeting was presided by Maulana Abdus Salam Tilyayi.

ANTULAY'S FOLLOWERS IN POWER

In recent civic, Z. P. & Panchayat election of Raigad District Mr. A. Rehiman Antulay's followers succeeded in feating PWP stronghold. Shrivafena in alliance with PWP Congress in Z. P. election won 35 seats. PWP - Shivasena alliance bagged 25 seats. The Congress on its own strength can now eiect the president. □

MARRIAGE

* ABDUL GANI and KHALID HUSSAIN and FAIYYAZ MOHMOOD, sons and nephew of Mrs. & Mr. Husain A. Gani (Patron of Naqshe Kokan) marry to ZAITOON, REHANA and SHABANA BEGUM respectively on 12th Feb. 1992 in Bombay.
* MUNIR (son of Mr. Abdul Razzak Haji Dawood Kazi, patron of Naqshe Kokan) married to RASHEEDA on 22nd Februrary, 1992 in Bombay.
* SHIRAZ S/o. MR. KARIM EBRAHIM MERCHANT to FIROZA D/o. Mr. Alimohmed J Panjawani on 23rd Feb. in Bombay.
* RAZI S/o Mr. Mohamed Khalid Faquih to SHAHNAZ D/o Mr. Abdus Salam Qureshi on 26th Jan. '92 in Pune.
* DR. MUSTAFA to DR. RASHIDA on 15th Feb. '92 in Bobay.
* Dr. A. SHAKOOR Married PRAVIN on Sunday 16-2-92 at Bombay - 10.
* SHAMMIMA D/o Mr. Hussein Parkar of MOmbasa Married GOOLAM S/o the late H A. Amien of South Africa in Cape Town on 19-1-92.
* SALIM S/o Mr. Sayed Yusuf Nazir of MombasA married HUSSEINA D/o Mr. Zahir Ahmed Faki in Dar-es-Salaam, Tanzania, on 8-2-92.

OBITUARY

1. HAMIDA wife of the late Hussein Sarang died in Mombasa, Kenya, on 9th January 1992 at the age of 69.
2. JANAB WAHAB ALI Retired Assistant Commissioner of police died on 13-2-92 at his village khed, Ratnagiri at the old age. Till last year he was the president of Anjuman-E-Talib Khed. His father Khan Bahadur Shaikh Ali also served in the police department as Supritendent of Police.
3. JANAB AHMAD MOHAMMED SAHEB DALWI also known as Ahmad Saheb Fouzdar died at his village Dabhil, Ratnagiri, at the age of 80 Years on 19-2-92. He was the father in law of our representative and social worker, Mr. Ebrahim Chougle.
4. MOHAMMED SAHEB THAKUR known as J P & Chalak Thakur died at Rajapur, Ratnagiri on 25-2-92. He was the leader of the community and took part in Socio-educational and religious activities of the community.
5. THE FATHER OF MOHAMMED ALI SHMENA. Loan Officer of Kokan Bank passed away on 9-2-92. □

NEWS/HAPPENINGS

Landmark Budget 1992-93

The union budget for 1992-93 was presented by Dr. Man Mohan Singh at 5-00 p.m on Saturday 29-2-92. It is for the first time that a live telecast of budget was made on national T V network by Doordarshan.

The budget has been well received by the general poplulation as it has many new features, advantages and highights, some of which are as follows.

- Personal Income tax exemption limit raised from 22,000 to 28,000
- Working women has been given a respite in tax For working women having a total income of upto Rs. 75,000 the Standard dedutiction has been increased from the general slab of Rs. 12,000 to 15,000
- Compensation has also been given to victims of Bhopal gas tragedy, handicapped Persons, elder citizens and authors playrights, actors, sportspersons among others Compensation received by the victims of Bhopal gas tragedy has been totally exempted from income tax
- The trade and Industry circles have called the union budget a revolutionary budget
- However Citizens of Bombay were not happy with the Railway budget "Rail Roko" agitation, carried out in protest against the increased fares crippled the Central Railway Services for 2-3 days after the budget was declared.

Future of Urdu in India

Jamia urdu, Aligarh premier urdu university of India in Collboration with Maharashtra State Urdu Academy organized a National Seminar on " The future of urdu in India" on 22nd & 23rd Feb 1992 welcome address was given by Prof Javed Khan, Minister of housing, Maharashtra The Introductory remarks was given by Dr Rafiq Zakaria, Chancellor, Jamia urdu, Aligarh Shri Inder Kumar Gujral, Former external Affairs Minister was also present on the occassion.

Prof Atiq Ahmed siddiqi, Former Vice-Chancellor, Jamia urdu Aligarh read a paper on the Status of urdu in India. In his paper he pointed out that the worst affected state with regard to urdu is U. P. Accoridng to them tThere is no urdu Medium Secondary School in U. P. except the four high Schools run by the Aligarh Muslim University. He also pointed out that no where urdu is being used as a language of commerce & Banking. There are also no Scientific, Engineering or Medical Journals or books being Published in urdu.

Morarji felicitated on 96th birthday

The former Prime Minister, Mr. Morarji Desai was felicitated at a touching Ceremony on 29-2-92 on the occasion of his 96th birthday.

The Gujarat Chief Minister, Mr. Chimanbhai Patel, assured the veteran leader that prohibition would not be lifted in his state.

The former Prime Minister, Mr. Chandrashekhar, Mr. S. R. Bommai, the Janta Dal President and others Called on and greated the former Prime Minister

A highlight of the function was a cheque of Rs. 51/- lakhs Presented to Mr Desai on behalf of the Morarji Desai Sanman Samiti by Mr. Patel Amount will be used for social Work.

Congress Wins Bombay Municipal Corporation Elections.

The Congress with its electrol ally, the Republican Party of India (Athavale group) won 112 of the 221 seats establishing a Simple Majority after 42 years.

The Congress RPI Combine bagged 38 of the 66 seats reserred for women.

Republican candidate will be elected as the mayor of Bombay as promised by Congress.

Other News

- Dr. A. R. UNDRE, the Surgon of National and International repute has been awarded RAJIV GANDHI GOLD PLATED MEDAL OF MERIT, 1992 by Special Executive Magistrate's Society in Bombay on 16-2-92
- KOKAN MEDICO - SOCIAL FORUM organised a programme of distribution of Free Sewing Machines for the poor and needy widows on 16-2-92 at Maharashtra College Bombay. Dr Nizamuddin Gorekar, Principal A. A. Munshi & Dr Ashiq Ahmed Raval, the well known urologist was present on the occassion as reported by Dr Husein Thakur.
- AL - SADIQUE OPTHALMIC AND ENT CENTRE was inaugurated by Shri Makhanlal Fotedar, Minister for Health and Family Welfere, Govt of India, on 4-2-92. The Centre belongs to trust of Shri Bashir Moosa Patel, M L A and the patron of Naqshe Kokan.
- Dr MOMIN MOHINUDDIN the forner Head of the Department of Foreign Language, University of Bombay was felicitated by Bazm - E - Talib Sukhan on 9th Feb. 1992 on being awarded, Government of India's President Award on his research on Higher Learning in Persian Language and Islamic Studies. Principal Ebrahim Khan Talib Presided and Dr. Hamidullah Nadvi, Prof. Sayed Iqbal & Prof.

S A U M (FASTING OF THE MONTH OF RAMAZAN)

Saum is one of the five pillars or principles of Islam as indicated by the Holy Prophet Islam stands on five (pillars) To witness that there is no God but Allah and Muhammad is his Prophet; to perform Prayers, to pay Zakah, to fast in the month of Ramadhan and to perform pilgrimage to Makkah.

Fasting is a form of worship abstaining from things (Food, Drink and Sex) which nullify it from dawn to dusk (Sun-set).

Fasting is compulsory in almost all the religions. In other religions, the fasting has been fabricated, diverted or modified and it has remained to be very strict regim of hunger or for a name sake to miss few things. To be hungry is a physical aspect of fasting and it is not meant for the self torture. It has got the spiritual and moral aspects also If it were only an abetention from food or drink, it could be easy for many to follow but it is not so The fast is to be kept, continuously, complete one month by every individual for 29 to 30 days to condition oneself to the better reform or the transformation of the self towards the righteous life Though it is an individual act, it is compulsory for all to keep at the same time and in the same month and therefore it becomes a community or a social act and displays a psychological and spiritual effect on the whole society.

In the month of Ramazan, one is supposed to be more paticular about his prayers, meditation and also follow the righteous life in the stricter sense, and this is necessarily not to show off but to do it for the sake of Allah and therefore higher standards are expected from a muslim in the month of Ramazan with a view to be a righteous man throughout the year. The month of Ramazan acts as a reminder for the one who has forgotten or slipped from his righteous way. Food drink and sex are the natural instincts of the natural life and the temporary restraints from all these reminds one and the society of the higher and nobler things in life. This is the month in which the Holy Qur'an has been revealed to Prophet Mohammed (SAW) and every year Jibriel used to repeat the full holy Qur'an to Prophet Mohammed and in this month the special night prayers i.e. Traviah (after ...) are observed for whole month by the muslims. The recitation of the whole Qur'an is completed in this month to give the hidayat and the message of Allah one can realise the importance of the month of Ramzan In this month, Zakat and lot of charity is given to the poor and the needy. One can realise the importance of the month of the Ramzan, the fasting and the zakat.

PEOPLE IN FASTING

1. Fasting is obligatory upon every adult Muslim who is in his senses, can bear it, and is not travelling.
2. Children don't have to fast but they should be encouraged to fast so that they get used to it
3. The insane don't have to fast nor do they have to feed for it even if they are adults.
4. The invalids such as very elderly persons or persons having illness with no hope for their recovery should feed two needy persons for everyday missed
5. People befallen with a sudden illness waiting for recovery may not fast if they find it too difficult to do so and they should compensate (by fasting) after their recovery.
6. Preganant and feeding mothers may not fast, if they find it too difficult for themselves or for the fear for their children. They should compensate for these days after passing this period.
7. Women during their monthly cycles (menses) and bleeding after child birth (Nifas), should not fast in these days. They should compensate by fasting later on.

Things that do not nulify the Fasting

- Fasting is not affected by eating or drinking something by mistake, or unknowingly or by being forced to do so - on the authority of the words of Allah the Almighty :

"O our Lord, account us not if we forget or commit mistake" (II · 286)

- Or if someone eats or drinks assuming that the sun has set or that the dawn has not yet broken, it will not spoil his fasting because he did so unknowingly.
- Or if someone gargles and water reaches his throat unintentionally, it will not spoil his fast as he did not intend it.
- Discharge of semen while in sleep also does not spoil the fast as one has no control over it.

RULES

1. Following the tradition of the Holy Prophet (PBUN), it is desirable to delay in taking "Shoor" (the meal befor the dawn) and to hasten in breaking the fast after the sunset)
2. A person fasting should try to do more and more of obedience to Allah during his fast and avoid his disobedience.
3. A fasting person should offer his daily prayers in time in congregation (if it is obligatory upon him) and must abstain from speaking lies, backbiting, deceiving someone, dealing in interest (usury) or indulging in anything prohibited - whether verbal or practical. The Holy Prophet (PBUH) said : "One who does not give up forged speech and evil actions, Allah is not in need of his leaving his food and drink".

Naqshe Kokan

English Supplement

44, Jail Road (East), Dongri,
Bombay - 400 009 (India) • Phone : 864968

Editor	Dr. Abdul-Karim Naik
Associate Editor	Capt. F. M. Mistry
Consultant Editor	A. Kays & Dr. Shaizad Suhail

OUR HONORARY REPRESENTATIVES

U K	I BAGDADI • U HAJWANE
SAUDI ARABIA	SAYEED KAZI • MOH ALIH MUKADAM
BAHRAIN	A RAZZAK SARDAR
DUBAI	I KAPADI • SIDDIKA U KHERETKAR
PAKISTAN	BOMBAYWALA • KAMRUDDIN
DOHA QATAR	HASAN KAREEM CHOUGLE
EAST AFRICA	SHEIKH ISMAIL • SAHIR SHIWI KAZI
SOUTH AFRICA	HASSAN SAYED • A. R OSMAN
BOMBAY	E A.G. CHAUGULE • ALI SALEH
KHED-RATNAGIRI	DR FAIZ AHMED BARDAY • IY SOLKAR

SUBSCRIPTION IN INDIAN RUPEES

Inland	Rs 60/-	p a
Pakistan	Rs 200/-	p a
Gulf	Rs 250/-	p a
Other countries	Rs 350/-	p a
South Africa for 5 Years Rands	Rs. 180/-	pa

EDITORIAL

CAREER CHOICE

Choice of a career is often an emotional experience for many adolescents as well as adults. It also creates anxiety in many of us. To a large extent our career choices reflect our parents, teachers and elders expectations, desires, wishes and demands. Research studies and clinical experience has shown that parents do not often give appropriate guidance with respect to career choise. Parents too, are likely to be more emotional, status conscious and less rational in guiding their children.

A wrong career choice or an inappropriate guidance not only creates personal dissatisfaction but can also lead to a great deal of financial loss to individual, community and nation.

Parents, teachers as well as elders in the family often have a stereotyped desire that their children should become doctors, engineers, pilots or a teacher. However, there are hundreds of occupational fields which have remined unexplored.

Not only our children but even parents, teachers and many peergroups are not aware of newer career openings and diversified courses of study. Luck of exposure hinders the appropriate career choice.

While choosing a particular career one must also decide on many important aspect of one's life, like marriage, settting up a house, social status, political problems and how national and international policies on certain areas would influence thier career planning or professional development in years to come.

Our adolescents and adults are, today, in urgent need of career guidance and personal counseling. Very few schools and colleges have counselors or psychologists who give appropriate guidance. Mass Media has also heavely neglected this area.

Our rural students are, in urgent need of not only counseling but need information and help in career planning.

Keeping this need and problem of students of adolescents and young adults in mind Naqshe Kokan has decided to start a column on Career information and guidance. If you have any problems or question to ask on any aspect of career or any courses. You are requested to contact us and we will publish Your queries with appropriate information and answers. □

اشاعت کا ۳۰ واں سال

ماہنامہ
نقش کوکن بمبئی

اردو/انگلش

...ڈین لنگویجز نیوز پیپرس ایسوسی ایشن

جلد ۳۰	شمارہ نمبر ۴	اپریل ۹۲ء

مدیر: ڈاکٹر عبدالکریم نائیک

معاون مدیر: فقیر محمد مستری مبارک کاپڑی

اعزازی نمائندے

ابراہیم بغداد (انگلینڈ)
سید حسن (ساؤتھ افریقہ)
اقبال کاپڑی و صدیقہ کھیر نکر (دوبئی)
قمرالدین (پاکستان)
عبدالرزاق سردار (بحرین)

شیخ اسماعیل (ایسٹ افریقہ)
ابراہیم دانگرے (سعودی عرب)
حسن عبدالکریم چوگلے (دوحہ قطر)
فرمان علی پانگر (ابوظہبی)

بمبئی: ابراہیم چوگلے فون: 260757، نئی بمبئی محمود حسن قاضی
کھیڈ: ڈاکٹر فیض احمد برڈے۔ رتناگری۔ آئی وائی سولکر عبدالمجید دائی مجگاؤنکر

ملکیت: نقش کوکن پبلی کیشن ٹرسٹ (رجسٹرڈ نمبر E 3006)

سالانہ: ساٹھ روپے۔ تاحیات چھ سو روپے

خط و کتابت اور ترسیل زر کا پتہ: نقش کوکن ۵۶ رانڈیل اسٹریٹ (نارتھ) ڈونگری۔ بمبئی ۴۰۰۰۰۹ فون: ۸۶۴۹۶۸

مقام طباعت: برہانی پرنٹرس، بائیکلہ، بمبئی ۴۰۰۰۲۷

پرنٹر پبلشر ڈاکٹر عبدالکریم نائیک

تمام متنازعہ امور میں حق سماعت صرف عدالہائے بمبئی کو ہوگا

تاریخ اشاعت: یکم اپریل ۱۹۹۲ء

کتابت: شبیر احمد + ابرار احمد

اس ماہ کے نقوش

ذکر و فکر

مولانا وحید الدین خان

قرآن کا کرشمہ

اسلام سے پہلے عرب میں تعلیم بہت کم تھی۔ سنہ میں جواثہ (بحرین، الحساء) جیسے بڑے مقام پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تبلیغی خط بھیجا۔ راوی کہتے ہیں کہ سارے علاقے اور قبیلہ میں ایک شخص بھی نہ تھا جو خط کو پڑھ سکے۔ لوگ "تلاش" کرتے رہے یہاں تک کہ ایک نوجوان ملا جس نے خط کو پڑھ کر سنایا۔

کہا جاتا ہے کہ بعثتِ نبوی کے وقت شہر مکہ میں مشکل سے چند درجن آدمی ایسے مل سکتے تھے جو لکھنا پڑھنا جانتے ہوں۔ مدینہ میں اس سے بھی کم عرب یہ فن جانتے تھے۔ لیکن دوسری صدی ہجری ہی میں عربی زبان علمی نقطۂ نظر سے دنیا کی متمول ترین زبان بن گئی۔ عربوں میں لسانی ترقی کا زمانہ اتنا مختصر ہے کہ دنیا کی پرانی تاریخ میں اس کی کوئی مثال نہیں ملتی

عربوں کی تیز رفتار علمی اور لسانی ترقی کا یہ واقعہ کیونکر پیش آیا۔ یہ حیرت انگیز واقعہ براہ راست قرآن کا کرشمہ تھا۔ جو شخص قرآن سے متاثر ہوتا ہے اور اس پر ایمان لاکر اسے پڑھتا ہے، اس کو فوراً محسوس ہوتا ہے کہ قرآن نے اس کو داعی بنا دیا ہے۔ اس کے اندر یہ سیلاب امنڈ پڑتا ہے کہ اس نے جس ابدی صداقت کو خدا کی کتاب کے ذریعہ پایا ہے اس کو وہ تمام انسانوں تک پہنچا دے۔

یہ دعوتی جذبہ اس کو مجبور کرتا ہے کہ زبانوں کو سیکھے وہ ہر طرح کی واقفیت حاصل کرے۔ وہ اپنے آپ کو علمی اعتبار سے مسلح کرے۔ پہلے اگر وہ بے زبان تھا تو اب وہ بازبان بن جاتا ہے۔ پہلے اگر وہ بے علم تھا تو اب وہ باعلم ہو جاتا ہے۔ دعوت اپنی عین فطرت کے اعتبار سے آدمی کو صاحب علم اور صاحب شعور بنا دیتی ہے۔ دعوت کے ساتھ بے علمی اور بے شعوری کا جمع ہونا ممکن نہیں

کامیابی کی قیمت

قرآن میں بتایا گیا ہے کہ "اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے" (البقرہ ۲۴۹) حدیث میں ارشاد ہوا ہے کہ "جان لو کہ فتح ہمیشہ صبر کے ساتھ آتی ہے"۔

صبر کامیابی کی قیمت ہے۔ صبر کا مطلب یہ ہے کہ ایک مقصد کو حاصل کرنے کے لئے اس کے خلاف باتوں کو چھوڑنا برداشت کیا جائے۔

پانے کی خاطر چھوڑنے کے اسی فعل کا نام صبر ہے

اس صابرانہ اصول کو امریکہ کے ایک ماہر نفسیات نے ان لفظوں میں بیان کیا: "ہر انعام کی ایک قیمت ہے۔ اس دنیا میں انعام ہاں ہے، اور اس کی قیمت نہیں"

یہ قول نہایت بامعنی ہے۔ اگر آپ ایک منظم اور بااصول آدمی بننا چاہتے ہیں تو آپ کو غیر ضروری عادتیں چھوڑنی پڑیں گی۔ اگر آپ ایک صحت مند انسان بننا چاہتے ہیں تو آپ کو وہ چیزیں چھوڑنی پڑیں گی جو صحت کو غارت کرنے والی ہیں۔ آدمی پہلے "نہیں" کو برداشت کرتا ہے۔ اسکے بعد ہی اسکو "ہاں" کا درجہ حاصل ہوتا ہے۔

اسی طرح اگر کوئی گروہ یہ چاہتا ہے کہ وہ تعلیم اور روزگار اور صنعت و تجارت میں ترقی کرے، تو اسی کے ساتھ اس کو یہ بھی طے کرنا ہوگا کہ وہ لڑائی جھگڑے سے بچے گا۔ وہ یک طرفہ اعراض کے ذریعہ دوسروں کے ساتھ ٹکراؤ کی نوبت نہیں آنے دے گا۔ وہ ایسی ہر سرگرمی سے اپنے آپ کو بچائے گا جو دوسرے سماجی گروہوں سے رقابت اور دشمنی کا تعلق پیدا کرنے والا ہو کیوں کہ ترقی پُرامن حالات میں حاصل کی جا سکتی ہے، نزاع اور فساد کے حالات میں ترقی کا سفر ممکن نہیں۔

جگہ کا عطیہ: مرحوم ... کے ایصالِ ثواب کے لئے۔

ادا ریہ

عید الفطر

شریعتِ اسلامیہ میں شوّال کی پہلی تاریخ کو "عید" کی حیثیت کیوں دی گئی ؟ اس سوال کے جواب کی طرف قرآن کریم کے اس بیان سے ہماری رہنمائی ہوتی ہے :

"رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن نازل ہوا۔ وہ قرآن جو ساری انسانیت کا رہنما ہے۔ اس میں ھدایت کے روشن پیغام ہیں۔ اور یہ حق و باطل کو جدا کرتا ہے، پس تم سے جو شخص اس مہینے میں موجود ہو اسے چاہیئے کہ اس میں روزہ دار رہے۔ ہاں جو بیمار ہو یا سفر پر ہو وہ دوسرے دنوں میں قضا پوری کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمھاری آسانی کا خواہاں ہے نہ کہ تنگی کا۔ اور چاہتا ہے کہ تم اس پروگرام کو مکمل کرو۔ پھر تم اس کی ہدایت بخشی پر اس کی شانِ کبریائی کا اظہار کرو اور اس کا شکر ادا کرو"

(البقرہ : ۱۸۵)

شریعتِ اسلامی نے رمضان کے ختم ہونے پر یکم شوّال کو اسی لیے عید کی حیثیت بخشی ہے تاکہ قرآن کے مطابق خدا کی عظمت اور اس کی شانِ کبریائی کا اظہار ہو اور بندے اپنے خالق کا شکر ادا کریں۔ اس شکر گذاری کا تعلق رمضان اور قرآن دونوں سے وابستہ معلوم ہوتا ہے۔ یعنی عید عید رمضان بھی ہے اور عید قرآن بھی۔

رمضان کی عید ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں رمضان کی عبادتِ خاص یعنی دن کے روزے اور رات کا قیام یعنی خاص نمازِ تراویح ادا کرنے کی توفیق بخشی اور ہم رمضان کا پروگرام ختم ہوتے ہی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لیے عید مناتے ہیں۔ اس لیے اس عید کا نام عید الفطر یعنی روزے افطار کرنے کی عید۔

دُنیا کی اکثر قوموں نے ان تاریخوں کو عید قرار دیا۔ جن تاریخوں میں انھیں زمین کے کسی علاقے پر فتح حاصل ہوئی لیکن مسلمانوں نے اس دن کو عید بنایا جس دن انھیں نفس اور شیطان کے ہتھکنڈوں پر فتح نصیب ہوئی، اور انھوں نے اطاعتِ الٰہی کا فریضہ انجام دیا۔ پھر یہ بھی معلوم ہوا کہ مومن جب خدا کے احکام پورا کرلیتا ہے تو وہ اپنے عمل اور اپنی طاقت پر گھمنڈ نہیں کرتا بلکہ اپنے خالق کے حضور سجدۂ شکر ادا کرتے ہوئے کہتا ہے: "یہ تو ہی ہے جس نے مجھ ناتواں کو یہ کام کرنے کی توفیق دی۔"

صدقۂ فطر:

پھر ہماری عیدوں کا ایک رنگ یہ بھی ہے کہ عید کی خوشی منانے والوں کو شریعت کہتی ہے کہ اپنے درماندہ اور دکھی بھائیوں کو نہ بھولیں۔ عید الفطر کے موقع پر صدقۂ فطر مقرر کیا گیا ہے تاکہ جشن فرحت کی گھڑیوں میں فقرائے قوم کی خبر گیری کا جذبہ بھی اُبھرے۔ تہواروں پر انسانی طبیعت میں خرچ کرنے کا خصوصی میلان پایا جاتا ہے۔ اس لیے شریعتِ اسلامی تہواروں میں اہلِ احتیاج کی امداد کا پروگرام تیار کرتی ہے تاکہ خرچ کرنے کا صحیح مصرف ہماری نگاہوں سے اوجھل نہ ہونے پائے۔

صدقۂ فطر کے بارے میں ہدایت یہ ہے کہ اسے عید الفطر سے کچھ پہلے رمضان کے آخری ایام میں ادا کر دیا جائے تاکہ جشن عید کا یہ تحفہ جشنِ عید سے پہلے ہی حقداروں تک پہونچ جائے۔ اور وہ بھی عید کی تیاری کر سکے۔

اس مختصر گفتگو کے آئینے میں دیکھا جا سکتا ہے کہ ہماری عید ایک طرف خالق کی مجد و عظمت کے نعرہ ہائے بلند سے گونجتی ہے اور دوسری طرف مخلوق خدا کی خدمت

روزوں کے دو مقاصد

ادریس ابراہیم پٹوی

قرآن مجید میں رمضان کے روزوں کی دو ہی مصلحتیں بیان کی گئی ہیں، ایک یہ کہ ان سے مسلمانوں میں تقویٰ پیدا ہو کُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ " تم پر روزے فرض کئے گئے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم میں تقویٰ پیدا ہو"۔ دوسری یہ کہ مسلمان اس نعمت کا شکر ادا کریں جو اللہ تعالیٰ نے رمضان میں قرآن مجید نازل کر کے اُن کو عطا کی ہے: " لِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَى مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ " تاکہ تم اللہ کی تکبیر کرو اور اس کا شکر ادا کرو" اس ہدایت پر جو اس نے تمہیں دی ہے۔

دُنیا میں اللہ جل شانہٗ کی سب سے بڑی نعمت نوعِ انسانی پر اگر کوئی ہے تو وہ قرآن مجید کو نازل کرنا ہے۔ رزق اور اس کے جتنے ذرائع ہیں، محض انسان کے جسم کے لئے ہیں۔ قرآن مجید وہ نعمت ہے جو انسان کی رُوح کے لیے، اُس کے اخلاق کے لیے اور درحقیقت اُس کی اصل انسانیت کے لیے نعمتِ عظمیٰ ہے۔ ایک مسلمان اللہ تعالیٰ کا شکر اُسی صورت میں صحیح طور پر بجا لا سکتا ہے جب کہ وہ اس کے دیئے ہوئے رزق پر بھی شکر ادا کرے اور اُس کی دی ہوئی اِس نعمتِ ہدایت کے لیے بھی شکر ادا کرے جو قرآن کی شکل میں اُس کو دی گئی ہے۔ شکر ادا کرنے کی یہ صورت نہیں ہے کہ آپ بس زبان سے کہیں کہ اللہ تیرا شکر کہ تُو نے قرآن ہمیں دیا، بلکہ اُس کے شکر کی صحیح صورت یہ ہے کہ آپ قرآن کو سرچشمۂ ہدایت سمجھیں، دل سے اُس کو رہنمائی کا اصل مرجع مانیں اور عملاً اُس رہنمائی کا فائدہ اُٹھائیں۔

اگر کسی شخص نے اِس رمضان المبارک کے زمانے میں قرآن کو اِس نظر سے دیکھا اور سمجھا ہے اور کوشش کی ہے کہ اُس کی تعلیم و ہدایت کو زیادہ سے زیادہ اپنی سیرت و کردار میں جذب کرے تو اُس نے واقعی اِس نعمت پر اللہ کا صحیح شکر ادا کیا ہے وہ حقیقت میں اُس پر مبارکباد کا مستحق ہے کہ رمضان المبارک کا ایک حق جو اُس پر تھا، اُسے اُس نے ٹھیک ٹھیک ادا کر دیا۔

رمضان المبارک کے روزوں کا دوسرا مقصد جس کے لیے وہ آپ پر فرض کئے گئے ہیں، یہ ہے کہ آپ کے اندر تقویٰ پیدا ہو۔ آپ اگر روزے کی حقیقت پر غور کریں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ تقویٰ پیدا کرنے کے لئے اُس سے زیادہ کارگر ذریعہ اور کوئی ہو نہیں سکتا۔

تقویٰ یہ ہے کہ آدمی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچے اور اُس کی فرماں برداری اختیار کرے۔ روزہ مسلسل ایک مہینے تک آپ کو اس چیز کی مشق کراتا ہے جو چیزیں آپ کی زندگی میں عام طور پر حلال ہیں وہ بھی اللہ کے حکم سے روزے میں حرام ہو جاتی ہیں اور اُس وقت تک حرام رہتی ہیں جب تک اللہ ہی کے حکم سے حلال نہ ہو جائیں۔ غرض کہ آپ اپنے نفس پر اتنا قابو پالیں کہ وہ اپنے بے جا مطالبات اللہ کے قانون کیخلاف آپ سے نہ منوا سکے۔ یہ غرض ہے جس کے لیے روزے آپ پر فرض کئے گئے ہیں۔

اگر کسی شخص نے رمضان کے زمانے میں روزے کی اس کیفیت کو اپنے اندر جذب کیا ہے تو وہ حقیقت میں مبارکباد کا مستحق ہے اور اس سے زیادہ مبارکباد کا مستحق وہ شخص ہے جو مہینہ بھر کی اس تربیت کے بعد باقی گیارہ مہینے اس کے اثرات سے فائدہ اٹھاتا رہے۔

عید کی مبارکباد کے حقیقی مستحق وہ لوگ ہیں جنھوں نے رمضان المبارک میں روزے رکھے۔ قرآن مجید کی ہدایت سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی فکر کی، اُس کو پڑھا، سمجھا، اُس سے رہنمائی حاصل کرنے کی کوشش کی اور تقویٰ کی اس تربیت کا فائدہ اٹھایا جو رمضان المبارک ایک مومن کو دیتا ہے۔ ★ ★ ★

(از ترجمان القرآن: مرکز ادارہ معارفِ اسلامی، لاہور)

قرآن مجید

اعداد و شمار کے آئینے میں

اقسام آیات:

آیات وعدہ:	۱۰۰۰	آیات قصص:	۱۰۰۰
آیات وعید:	۱۰۰۰	آیات تحلیل:	۲۵۰
آیات نہی:	۱۰۰۰	آیات تحریم:	۲۵۰
آیات امر:	۱۰۰۰	آیات تسبیح:	۱۰۰
آیات مثال:	۱۰۰۰	آیات متفرقات:	۶۶

جملہ آیات قرآنی: ۶۶۶۶

تفصیل حروف قرآن:

ا: ۴۸۸۷۲ - ب: ۱۱۴۲۸ - ت: ۱۱۹۹ -
ث: ۱۲۷۶ - ج: ۳۲۷۳ - ح: ۹۷۳
خ: ۲۴۱۶ - د: ۵۶۰۲ - ذ: ۴۶۷۷
ر: ۱۱۷۹۳ - ز: ۱۵۹۰ - س: ۵۹۹۱
ش: ۲۱۰۵ - ص: ۲۰۱۲ - ض: ۱۳۰۷
ط: ۱۲۷۷ - ظ: ۸۴۲ - ع: ۹۲۲۰
غ: ۲۲۰۸ - ف: ۸۴۹۹ - ق: ۶۸۱۳
ک: ۹۵۰۰ - ل: ۳۴۳۲ - م: ۳۶۵۳۵
ن: ۴۰۱۹۰ - و: ۲۵۵۳۶ - ہ: ۱۹۰۷۰
لا: ۳۷۲۰ - ی: ۴۵۹۱۹ -

قرآن کی کل مدت نزول: تقریباً ۲۲ سال ۵ ماہ
پارے: ۳۰ - منزلیں: ۷ - سورتیں: ۱۱۴ - رکوع: ۵۴۰

منازل کی تقسیم

۱: سورہ فاتحہ: تا ــــ سورۂ نساء
۲: سورۂ مائدہ: تا ــــ سورۂ توبہ
۳: سورۂ یونس: تا ــــ سورۂ نحل
۴: سورۂ بنی اسرائیل: تا ــــ سورۂ فرقان
۵: سورۂ شعراء ــ تا ــــ سورۂ یٰسین
۶: سورۂ صٰفٰت ــ تا ــــ سورۂ حجرات
۷: سورۂ ق ــ تا ــــ سورۂ الناس

حل یہاں ہے

یہ ہر ایک کے بس کا نہیں کہ وہ انبیاء علیہم السلام کی ذاتی زندگی پر چل سکے۔ صحابہ رضؓ کے بس میں نہیں ہوا کہ ہر ایک حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذاتی زندگی پر چل سکیں۔ یہ حوصلہ کرنا کہ ہم ہو بہو حضورؐ کی پیروی کریں اور قدم بہ قدم چلیں ہماری مجال نہیں۔ انبیاء علیہم السلام کا زہد و قناعت اس درجہ کا ہے کہ دنیا برداشت نہیں کر سکتی۔ ہم شریعت کے دائرے سے باہر نہ نکلیں۔ حرام سے بچے رہیں، ناجائز چیزوں کے مرتکب نہ ہوں۔ یہی ہمارے لیے بڑی سعادت ہے۔ آدمی حرام سے بچا رہے، فرائض ادا کرتا رہے تو وہ اس زمانے کا جنید و شبلی ہے۔ آج کا جنیدؒ و شبلیؒ وہ نہیں ہے جو پہلے کا تھا کہ ایک مستحب ترک نہ ہو اور ایک مکروہ کا ارتکاب نہ ہو۔ اس پُرفتن دور میں یہ ممکن نہیں کہ آدمی چاہے کہ زندگی صدیقؓ و فاروقؓ کی طرح گذارے۔

تاریخ میں ہے کہ سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے دس دس ہزار مریدین بیک وقت جمع رہتے تھے اور لنگر سے کھانا تقسیم ہوتا تھا۔ ایک دن دریافت فرمایا کہ کیا کھانا ملتا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ گوشت روٹی یا کبھی دال کبھی چاول۔ فرمایا ہم یہاں اس لیے بیٹھے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کو رائج کریں۔ حضورؐ جَو کی روٹی کھاتے تھے اور ہم یہ گوشت دال اور چاول کے مزے لوٹ رہے ہیں۔ حکم دیا کہ یہ سب چیزیں بند کر کے وہی جَو کی روٹی کھلاؤ۔ چنانچہ جَو کی روٹی اور زیتون کا تیل دیا جانے لگا۔

ظاہر ہے روحانیت الگ چیز ہے لیکن معدہ بھی تو جَو کی روٹی کا تحمل نہیں کر سکتا تھا۔ نتیجتاً سب کے ہاضمے

خراب ہو گئے، طبیعتیں بگڑ گئیں، ذکر اللہ کی مجلسیں سونی ہو گئیں حضرت شیخ نے پوچھا کہ ذکر اللہ کی آواز کیوں نہیں آتی۔؟ عرض کیا گیا کہ جَو کی روٹی کو لوگ برداشت نہیں کر سکے اور بیمار ہو گئے۔ کانوں پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ ہم نے گستاخی کی کہ حضورؐ کی ذاتی زندگی کی پیروی کا حوصلہ کیا۔ یہ ہمارا کام نہیں ہے۔ یہ انبیاءؑ ہی کا ظرف تھا کہ وہ ان چیزوں کو برداشت کر لیتے تھے۔ حکم دیا کہ وہی چیزیں پکائی جائیں جو پہلے پکتی تھیں۔

ہمارے مسائل کا حل اسی میں ہے کہ ہم اسلام کی حدود میں رہیں۔ اپنے کردار و عمل سے سچے پکے "مسلمان" ہونے کا ثبوت دیں اور اپنے آپ کو قرآن کا مطلوبہ انسان بنانے کی کوشش کریں۔ ★ ★ ★

(بشکریہ: دارالسلام)

نقشِ کوکن کی ڈائری ——— تحقیق و تخلیق: مُبارک کاپڑی

نثر

ایک پارسی دوشیزہ کو دیکھ کر..

نیاز فتح پوری

سیر کرنے والی، عالمِ نور کی شہزادی ایک نور پاش، اہتزاز کے ساتھ شفاف خراماں، پیکرِ آتش اک بے خبر معروف تماشا رد شنی کی پتلی، ایک تبسم تفریح، خندۂ ضیا سے ممزوج، گلابی رنگ میں ڈوبی ہوئی برق متحرک، مجھ میں اپنے اشارۂ مبہم سے اک انجذاب مضطرا پیدا کر رہی ہے اور میں ہوں کہ اس قوتِ مجہول کی طرف کھنچا جا رہا ہوں۔

روشنی کی تیز کرنیں، مجھے اِک مودب فاصلہ پر رُکے ہوئے تڑپ رہی ہے تڑپا رہی ہیں۔ آہ! وہ برق پاش نگاہیں، وہ حیات سوز نظریں، میرے دل و جگر سے پار ہو ہو کر گزر رہی ہیں اور میں اُن کو سمیٹ کر اپنی حریص آتشِ عشق سے ملا کے اپنی متحیر طالع، کشادہ آنکھوں میں اُس شعلۂ معطر کی پرستش کر رہا ہوں۔

شاعری

داغ دہلوی

غزل

سبق ایسا پڑھا دیا تُو نے
دِل سے سب کچھ بُھلا دیا تُو نے

کچھ تعلق رہا نہ دُنیا سے
شغل ایسا بتا دیا تُو نے

لاکھ دینے کا ایک دینا ہے
دِلِ بے مُدعا دیا تُو نے

بے طلب جو ملا، ملا مجھ کو
بے غرض جو دیا، دیا تُو نے

نارِ نمرود کو کیا گلزار
دوست کو یوں بچا دیا تُو نے

داغ کو کون دینے والا تھا
جو دیا، اے خدا! دیا تُو نے

مکو

ادب

مختصر افسانہ جادو کی بوتل نہیں ہے کہ جس میں دیوزادوں کو دھوئیں کی شکل میں منتقل کر کے مقید کیا جا سکے۔ اس میں کردار یا مختلف کرداروں کی جھلکیاں نظر آتی ہیں۔

مختصر افسانہ کی اپنی انفرادی حیثیت ہے۔ یہ ناول کا مقصد پورا نہیں کر سکتا۔ اور نہ اس کی جگہ لے سکتا ہے کیونکہ اس کا اپنا مزاج ہوتا ہے۔ اس کے اپنے فنی مطالبے ہیں۔ یہ ضرور ہے کہ مختصر افسانے کا ارتقاء ناول کے پہلو بہ پہلو ہوا ہے۔ اور آج دنیا کے ادب میں اس کی مستقل جگہ ہے

مختصر افسانہ زندگی سے چند لمحات اور ان لمحات کی کیفیات کو چُرا لیتا ہے۔ یہاں اگر کسی ذہنی کیفیت کا اظہار ہوتا ہے تو اس کی نفسیاتی تحلیل نظر آتی ہے مختصر افسانے کا حُسن، اس کی تفصیل اور جزیات نگاری میں نہیں بلکہ اُس کے اجمال میں ہے۔ اس اجمال میں تفصیل کی جھلک ہوتی ہے اور اس جھلک کا فنی اظہار ہی افسانے کا فن ہے۔

مختصر افسانہ زمانے کا تقاضا تھا اس لیے ادب میں اس کا خاطر خواہ خیر مقدم ہوا۔ پھر یہ تاریخ کے ادبی تقاضوں سے پورے طور پر ہم آہنگ تھا . . .

باقی صہ ۲۱ پر

عصری شاعری

غزل

کرشن بہاری نور

جس کا کوئی بھی نہیں اُس کا خدا ہے یارو
میں نہیں کہتا، کتابوں میں لکھا ہے یارو

مڑ کے دیکھوں تو کدھر اور صدا دوں تو کسے
میرے ماضی نے مجھے چھوڑ دیا ہے یارو

اس سزا سے تو مرا جی ہی نہیں بھرتا ہے
زندگی کیسے گناہوں کی سزا ہے یارو

کوئی کرتا ہے دُعائیں تو یہ جل جاتا ہے
میرا جیون کسی مندر کا دِیا ہے یارو

میں اندھیرے میں رہوں یا میں اُجالے میں رہوں
ایسا لگتا ہے کوئی دیکھ رہا ہے یارو

انتظار آج کے دِن کا تھا بڑی مدت سے
آج زخمی مرا سایہ بھی ہوا ہے یارو

طنز و مزاح

"اہاہا! آخر تمہیں میں نے پکڑ لیا مگر دیکھو دیکھو میری وجہ سے اپنا لکھنا بند مت کرو۔ میں حرج کرنے نہیں آیا۔ خدا کی پناہ! کس قدر لکھ ڈالا ہے کہو طبیعت تو اچھی ہے؟ میں تو صرف یہ پوچھنے آیا تھا۔ واللہ مجھے کس قدر خوشی ہوتی ہے کہ میرے دوستوں میں ایک شخص ایسا ہے جو مضمون نگار کے لقب سے پُکارا جا سکتا ہے۔ لو اب میں جاتا ہوں، میں بیٹھوں گا نہیں ایک منٹ نہیں ٹھہرنے کا۔ تمہاری خیریت دریافت کرنی تھی۔ خدا حافظ!!"

یہ کہہ کر وہ نہایت محبت سے مصافحہ کرتے ہیں اور اپنے جوش میں میرے ہاتھ کو اس قدر دبا دیتے ہیں کہ انگلیوں میں درد ہونے لگتا ہے اور میں قلم نہیں پکڑ سکتا یہ تو علاحدہ رہا۔ اپنے ساتھ میرے کل خیالات کو بھی لے جاتے ہیں۔ خیالات کو جمع کرنے کی کوشش کرتا ہوں مگر اب وہ کہاں؟ اور دیکھا جائے تو میرے کمرے میں ایک منٹ سے زیادہ نہیں ہے۔"

سید سجاد حیدر یلدرم

انتخاب

"...... سر سید کی تصنیفات کا شوق بتدریج اس طرح دل و دماغ پر چھا گیا کہ اب کوئی تصنیف ان کی تصنیف کے سامنے آنکھوں میں نہیں جچتی تھی۔ شوق نے ارادت و عقیدت کی شکل اختیار کر لی اور یہ ہوا کہ ایک عقیدت مند کی طرح، جو اپنے شیخ و مرشد کے ملفوظات کے ایک ایک لفظ کو دل و جان دے کر خریدنا چاہے۔ اُن کی تصنیفات کا ہر ورق و صفحہ میں نے نہایت جد و جہد سے حاصل کیا۔

ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کوئی بھی اسلام کی اصل حقیقت سے یا سر سید کی اصطلاح میں ٹھیٹھ اسلام سے آشنا نہیں۔ قرآن کے اصلی حقائق و معارف اور مذہب کی اصلی تعلیمات تو وہ تھے جن کے چہرے پر تیرہ سو برس بعد اس مجددِ اعظم نے پردہ اٹھایا ہے۔

جن کی نسبت سمجھا جاتا تھا کہ انھوں نے موجودہ زمانے میں مذہب اور موڈرن سائنس کو ملانے کے لیے ایک نئے اسکول کی بنیاد ڈالی، مجھ پر ان کی تصنیفات کا بہت اثر پڑا۔"

مولانا ابو الکلام آزاد

جنرل نالج : ۱

اہم تواریخ

عیسوی سن	واقعہ
۹۸ تا ۱۱۷ء	راجہ کنشک کا دورِ حکومت
۳۲۰ء	چندر گپت موریہ کی حکومت
۳۶۰ء	سمدر گپت کا دورِ حکومت
۳۸۰ء	وکرمادتیہ کا دورِ حکومت کالی داس جیسے مشہور شاعروں کا جنم ۔ ادب کا عروج۔
۶۰۶ء	راجہ ہرش وردھن کی تاجپوشی۔
۶۲۲ء	ہجری سنہ کا اجراء۔
۷۱۱ء	محمد بن قاسم کا سندھ پر حملہ۔
۱۰۲۶	محمود غزنوی کا سومناتھ پر حملہ۔
۱۱۹۱ء	محمد غوری اور پرتھوی راج چوہان کے درمیان ترائن کی پہلی لڑائی۔
۱۱۹۲ء	ترائن کی دوسری لڑائی۔ محمد غوری نے پرتھوی راج کو شکست دی۔
۱۲۰۶ء	قطب الدین ایبک نے خاندانِ غلامان کی بنیاد ڈالی۔
۱۲۲۱ء	منگول حکمراں چنگیز خاں کا ہندستان پر حملہ۔
۱۲۳۲ء	قطب مینار کی تعمیر۔
۱۲۹۰ء	جلال الدین خلجی نے خلجی خاندان کی بنیاد ڈالی۔
۱۳۲۰ء	غیاث الدین تغلق نے تغلق خاندان کی بنیاد ڈالی۔

جنرل نالج : ۲

ایجادیں

(ایجادیں، سال، موجد کا نام، وطن)

گراموفون : (۱۸۷۸) تھامس الوا ایڈیسن (امریکہ)

گائرو کمپاس : (۱۹۱۱) المیر اسپیری (امریکہ)

ہیلی کوپٹر : (۱۹۲۴) ایٹنی دہمی کیم (فرانس)

جیٹ انجن : (۱۹۳۷) سر فرینک واٹل (برطانیہ)

لیزر : (۱۹۶۰) ٹی ایچ میمہ (امریکہ)

لفٹ : (۱۹۵۲) ایلی شاہ اوٹیس (امریکہ)

لوکوموٹیو : (۱۸۰۴) رچرڈ ٹری وتھک - (برطانیہ)

پاور لوم : (۱۷۸۵) کارٹ رائٹ (برطانیہ)

لاؤڈ اسپیکر : (۱۹۰۰) ہوریس شارٹ (برطانیہ)

مشین گن : (۱۷۱۸) جیمس پکل (برطانیہ)

ماچس : (۱۸۲۶) جان واکر۔ (برطانیہ)

مائیکروفون : (۱۸۷۶) الیگزینڈر (گراہم بیل)

جنرل نالج : ۳

عالمی ریکارڈ

میں بھارت

★ گل محمد : دہلی کا گل محمد دنیا کا سب سے چھوٹے قد (۵۷.۱۵ سم) کا انسان ہے۔

★ سریندر آچاریہ نے چاول کے ایک دانے پر ۱۲۴۱ الفاظ لکھ کر عالمی ریکارڈ بنایا۔

★ وی آر بی رحمان: جو کہ ایئر فورس میں ایک انجینئر ہیں نے ۲۰ دنوں تک مسلسل رقص کر کے عالمی ریکارڈ قائم کیا۔

★ ملند دیشمکھ: نے پونا میں ۵ کلومیٹر کا سفر اپنے سر پر دودھ سے بھری بوتل رکھ کر طے کیا۔ یہ عالمی ریکارڈ ہے۔

★ لتا منگیشکر: نے ۱۹۴۸ء سے ۱۹۸۵ء تک کم از کم ۲ ہزار فلموں کے لئے ۲۰ ہندستانی زبانوں میں ۳۰ ہزار سے زائد گانے گائے۔

★ شکنتلا دیوی: جنہیں انسانی کمپیوٹر بھی کہا جاتا ہے نے ۱۸ جون ۱۹۸۰ء کو کمپیوٹر کو شکست دی جب انھوں نے مندرجہ ذیل دو عددوں کا حاصل ضرب صرف ۲۸ سکنڈ میں بتایا:

۷,۶۸۶,۳۶۹,۷۷۴,۸۷۰

× ۲,۴۶۵,۰۹۹,۷۴۵,۷۷۹

۱۸,۹۴۷,۶۶۸,۱۷۷,۹۹۵,۴۲۶,۴۶۲,۷۷۳,۷۳۰

ڈاکٹر اقتدار حسین فاروقی

لُوبَان!

تاریخی جائزہ اور سائنسی پہچان

زمانہ قدیم سے ہی دنیا کے ہر علاقے اور ہر تہذیب میں خوشبودار اشیاء کی بڑی قدر کی جاتی رہی ہے۔ خاص طور سے وہ اشیاء جو خوشبو کے ساتھ ساتھ دھونی (بخور) کا بھی کام دیتے ہوں۔ کیوں کہ ایسی چیزوں کو مختلف رسومات اور عبادت گاہوں میں استعمال کیا جاتا رہا ہے۔ مصری تہذیب میں تو یہ تک تصور کیا جاتا تھا کہ دھونی کی مدد سے انسان کے مردہ جسم سے نکلتی ہوئی روح آسمان کی جانب پرواز کر جاتی ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ دھونی بنانے کی رسم کو ایک مذہبی شکل دے دی گئی تھی۔ چنانچہ ایک خاص اور قیمتی دھونی بنام "کوفی" کو بنانا ایک زبردست مذہبی کام تھا۔ کوفی میں سولہ اقسام کی اشیاء کو مختلف مقدار میں ملایا جاتا تھا جن میں لوبان، مُرمکی، شہد، شراب، دارچینی کی شمولیت لازمی تھی۔ اس دھونی کی بابت مشہور تھا کہ اس سے متاثر لوگ دماغی سکون محسوس کرتے تھے اور پھر رات کو بہترین خواب دیکھتے تھے۔ مصر کے فرعونی دور میں عوام کی اور خواص پر لازم تھا کہ وہ جب دربار فرعون میں حاضر ہوں تو کوفی کی دھونی دیتے ہوئے حاضر ہوں تو کوفی کی دھونی دیتے ہوئے کیوں کہ فرعون سرزمین مصر میں خدا کے نائب ہونے کا دعویٰ کرتے تھے اور بعد میں تو خدائی کا دعویٰ بھی کر بیٹھتے تھے۔ کوفی کے اجزاء فرعون کے خاندان کے لوگوں کی ممی کو محفوظ کرنے کے لیے بھی کثرت سے استعمال میں لائے جاتے تھے۔

قوم یہود میں بھی بغیر لوبان کی دھونی کے عبادت کو مکمل تصور نہ کیا جاتا تھا۔ توریت کے باب جرمیہ میں بنی اسرائیل کو مخاطب کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ "جب تمہارے اعمال ہی نہیں ہیں تو ہیکلوں میں سب کا لوبان ہمارے سامنے کیوں پیش کرتے ہو"

حضرت عیسیٰؑ سے قبل کے دَور میں روم اور یونان کی عبادت گاہوں میں خوشبودار لکڑیوں کا جلانا لازمی مذہبی فریضہ تھا کیونکہ لوبان سے غالباً ان دنوں یونانی خاص واقفیت نہ رکھتے تھے۔

جنوبی امریکہ کے قدیم تہذیبی دَور میں تمباکو کی پتیاں دھونی کا اصل ذریعہ تھیں۔ اس دھونی کے دَوران کرامات اور جادو کا مظاہرہ بھی کیا جاتا تھا۔

چین میں پرانے وقتوں میں باور کیا جاتا تھا کہ ہر دعا جو عبادت گاہوں میں مانگی جاتی ہے اس کا آسمان تک لے جانے کا ذریعہ دھونی کا بَل کھاتا ہوا دھواں ہوتا ہے۔ لہٰذا اس دھوئیں کو زیادہ گھنا اور گہرا کرنے کی غرض سے صندل کی لکڑی کو جانوروں کے فضلہ کے ساتھ ملاکر جلایا جاتا تھا۔

ہمالیائی علاقوں میں دھونی کا اصل ذریعہ بعض درختوں کی لکڑیاں ہی ہوتی تھیں جب کہ جنوبی ہندوستان کی عبادت گاہوں میں گندریا سلئی گوند کا جلانا عام تھا۔ بعض رسوم میں سال درخت سے نکلی رالی بھی استعمال میں لائی جاتی تھی۔

انڈونیشیا اور ملایا میں عود کی دھونی دینے کا رواج تھا۔ خاص طور سے ان موقعوں پر جب رسوم کے ساتھ جادو کا مظاہرہ بھی مقصود ہو۔

قدیم ایرانی تہذیب میں بخورات کی بڑی اہمیت تھی۔ زرتشت قوم کے لوگوں میں عنبر، می سائیلا، بلساں اور لوبان کی دھونی رسومات کا اہم جزء تھیں۔

عرب سرزمین میں پرانے وقتوں سے ہی بخور کے طور پر لوبان کو دوسری اشیاء دھونی پر فوقیت دی جاتی رہی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ حضرت سلیمانؑ کے ہیکل خوشبودار سدر کی لکڑی سے بنائے گئے تھے۔ جن میں ہمہ وقت لوبان سلگتا رہتا تھا۔ واقعہ مشہور ہے کہ ۹۵۰ قم سلطنت سبا کی شہزادی بلقیس جب بڑے تزک و احتشام کے ساتھ حضرت سلیمانؑ کے دربار (یروشلم) میں حاضر ہوئیں تو اپنے ہمراہ اونٹوں پر لدے ہیرے جواہرات کے علاوہ

ماہنامہ نقش کوکن ممبئی

جو سب سے قیمتی تحفہ ساتھ لائیں وہ لوبان کی ایک بڑی مقدار تھی۔
اس کی وجہ یہ تھی کہ لوبان سلطنت سبا (یمن) کی خاص پیداوار تھی
خوشبودار بلسان، مُرمکی اور لوبان پیدا کرنے والے اشجار کے
یمن میں اتنی بھرمار تھی کہ سلطنت کا بیشتر علاقہ ان درختوں اور ان سے
رستے ہوئے گوند کی خوشبو سے معطر رہتا تھا۔ اور جنت کا سماں
پیش کرتا تھا۔ ایک یونانی مؤرخ اگاترشیڈس (۱۴۵ ق م) لکھتا
ہے کہ جو خوشبو یمن اور حضرموت کے گنجان جنگلوں سے آتی ہے
وہ جنت کی خوشبو سے کم نہیں۔ جو لوگ اس علاقہ کے ساحل سے
کشتیوں (جہازوں) پر گزرتے ہیں۔ وہ بھی اس ہوا سے محظوظ
ہوتے ہیں جو ان جنگلات کو چھو کر آتی ہے۔''

ایک دوسرا مؤرخ آرٹی میڈورس (۱۰۰ ق م) بیان کرتا ہے
کہ ''یمن کا شہر قارب ایک پُر اشجار علاقہ ہے جہاں میووں کی
کثرت ہے اور لوگ سُست اور ناکارہ ہو گئے ہیں اور خوشبودار
درختوں کی چھاؤں میں پڑے رہتے ہیں۔

تھیوفراسٹس (۳۱۲ ق م) نے بھی لوبان کو سبا کی خاص پیداوار
بتایا ہے۔ پلائنی (۷۹ عیسوی) نے قدرے تفصیل سے روشنی
ڈالتے ہوئے تحریر کیا ہے کہ ''سبا کے ایک حصّہ کا نام حضرموت
ہے جس کا خاص شہر سباہے' (شبوہ) ہے اس شہر میں
متعدد ہیکل ہیں۔ پورے حضرمت سے بخورات (لوبان وغیرہ)
جمع کر کے ان ہیکلوں میں لائے جاتے ہیں اور ان کا دسواں حصّہ
وہاں بھینٹ کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد ہی یہ بخورات عرب اور
مصر کے علاقوں میں بغرض تجارت لے جائے جا سکتے ہیں''۔
پلائنی نے یہ بھی لکھا ہے کہ لوبان کو جمع کرنے کے لیے جو لوگ جنگلوں
میں جاتے تھے ان کے لیے یہ شرط تھی کہ وہ پاک وصاف ہوں۔
اور وہاں جانے سے قبل انھوں نے نہ تو کسی جنسی عمل میں حصّہ
لیا اور نہ کسی مُردہ کو ہاتھ لگایا ہو۔

ہیروڈوٹس (۴۸۷ ق م) نے یمن کے لوبان پیدا کرنے والے
درختوں کی بابت تحریر کیا ہے کہ درختوں پر اُڑنے والے سانپ
لپٹے رہتے ہیں۔ جو گویا کہ ان کی حفاظت کرتے ہیں اور دھونی
دینے ہی پر وہاں سے ہٹتے ہیں۔ مارکو پولو نے اپنے سفرنامہ میں لکھا
ہے کہ عدن بندرگاہ سے چار سو میل کے فاصلہ پر واقع ایک شہر
اشیر میں اس نے بہترین سفید لوبان کے بڑے بڑے ڈھیر
دیکھے۔

یوں تو سارے عرب میں بخورات کا استعمال زمانہ قدیم سے
عام تھا حتیٰ کہ یہود قوم کے لیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے قبل
یہ عبادت کا ایک اہم حصّہ تسلیم کیا جانے لگا۔ لیکن عیسائیت
کو فروغ ملتے ہی دھونی کا چلن بڑی حد تک ختم کر دیا گیا۔ کچھ ہی
کچھ صدیوں بعد یورپ کی عیسائی عبادت گاؤں میں دھونی کا رواج
یک بارگی پھر شروع ہو گیا۔ اب یہ دھونی عرب کے لوبان سے ہی
کی جانے لگی۔ انگلینڈ میں ہنری ہشتم کے دور میں ایک مرتبہ پھر
دھونی دینے پر بڑی حد تک پابندی لگا دی گئی جو انیسویں صدی کے
آخر تک رہی۔ بعد میں نیو چرچ نام سے ایک مہم چلائی گئی جس
کے تحت دھونی دینا مناسب قرار دیا گیا۔

اسلام میں مختلف موقعوں پر خوشبو اور بخور کے استعمال کو
مناسب تو سمجھا گیا لیکن عبادت کا حصّہ بنانے سے پرہیز کیا گیا
ویسے ہندوستان میں مسلم درگاہوں میں دھونی دینے کا عمل ضرور
شدّت اختیار کر گیا جو بقول پروفیسر جے اے میکلاش، ہندستانی
روایات کا اثر ہے۔

لوبان عربی لفظ لبان (عبرانی لبونہ: آرامی لی بونیہ: یونانی
لبانوس) کا اردو اور ہندی روپ ہے۔ لبان کی بنیاد لفظ لبن
ہے جس کے معنی دودھ (سفید) کے ہیں۔ لوبان (لبان)
جب تازہ ہوتا ہے یعنی جب درختوں (اللبنی) سے رستا ہے
تو دودھ کے مانند سفید ہوتا ہے اور فرحت بخش خوشبو دیتا
ہے۔ کچھ عرصہ بعد سفیدی میں کمی آتی ہے اور خوشبو بھی کم ہو جاتی
ہے۔ یوں بھی زمانہ میں ان کی پیداوار کا مرکز یمن کا سرد علاقہ
ہوا کرتا تھا لیکن فی زمانہ صومالیہ میں اس کے کثرت سے جنگلات
ہیں۔ اور تجارتی لوبان کا اہم ذریعہ ہیں۔ پرانے وقتوں سے
ہی لوبان کو ہندوستان میں درآمد کیا جاتا تھا اور یہاں سے دیگر
اقسام کے خوشبودار گوند یمن کے راستے عرب اور یورپ کو
بھیجے جاتے تھے۔ ان گوندوں میں دو خاص گوند تھے۔ ایک کا

ذریعہ ہندوستانی پودے اور دوسرے کا ذریعہ جاوا کے پودے تھے۔ ہندوستانی گوند کو عرب تاجر لوبان ہند کے نام سے یورپ کی منڈیوں میں لے جاتے تھے۔ اچھے قسم کے لوبان ہند کو کندر ذکر کا بھی نام دیا گیا تھا۔ جاوا سے درآمد کیا ہوا گوند ہندوستان میں آسانی سے دستیاب تھا جو عرب تاجروں کے ذریعہ لوبان جاوی کے نام سے باہر کی منڈیوں میں فروخت ہوتا تھا۔ انیسویں صدی میں جب ہندوستانی اشیاء کی تجارت عربوں کے ہاتھوں سے نکل کر یورپی اقوام کے پاس چلی گئی تو لوبان جاوی کا نام بن جاوی کر دیا گیا اور کچھ عرصہ بعد یہ نام بگڑتا ہوا بنجامن ہوا اور پھر بینزوئن کہلایا۔ آج ساری دنیا میں لوبان جاوی گم بینزوئن کے نام سے موسوم ہے۔

صومالیہ اور یمن کا اصل لوبان اب ہندوستان میں کمیاب ہے۔ بازاروں میں جو لوبان ملتا ہے اس کے متعلق دعویٰ تو عام طور سے کیا جاتا ہے کہ وہ یمنی پیداوار ہے لیکن حقیقتاً وہ گم بینزوئن ہوتا ہے۔ راقم الحروف نے ممبئی، لکھنؤ سمیت ہندوستان کے مختلف بازاروں سے کئی درجن نمونے لوبان لوبان دیسی۔ لوبان تُنڈا، لوبان کوڑی وغیرہ ناموں سے خریدے اور ان کا کیمیاوی تجزیہ کیا پتہ چلا کہ ان میں سے ایک نمونہ بھی اصل لوبان یعنی لوبان یمن یا لوبان صومالیہ کا نہ تھا۔ سب کے سب یا تو انڈونیشیا سے درآمد کئے ہوئے بینزوئن نامی گوند تھے یا پھر برما سے برآمد کئے ہوئے پودے کے گوند تھے۔ کچھ سستے لوبان میں راجن کی بھی ملاوٹ تھی۔

عجیب بات ہے کہ کندر نام کے ہندوستانی گوند یعنی لوبان کے نام سے یورپ امریکہ اور عرب ممالک کو برآمد کئے جاتے ہیں۔ جبکہ خود ہندوستان کے بازاروں میں انڈونیشیا اور برما کے گوند لوبان کہلاتے ہیں۔

کیمیاوی اعتبار سے لوبان ایک ایسا گوند ہے جس میں تیل اور ریزن (Resin) کی ملاوٹ ہوتی ہے سائنسی اعتبار سے اسکے بے پناہ فوائد ہیں۔ دھونی کے طور پر یہ دافع عفونت اور جراثیم کش ہے اور فضا کو صاف رکھتا ہے اس لیے مُردے کے قرب میں لوبان (یا دوسرے بخورات) کو جلانے سے بیماری کے جراثیم فضا میں نہیں پھیل پاتے ہیں طبی اعتبار سے لوبان پیٹ اور دماغ کے لیے ایک ٹانک کی حیثیت رکھتا ہے۔ اسے فالج میں بھی مفید بتایا گیا ہے متعدد ایلوپیتھک دواؤں کا یہ اہم جز ہے۔

منصب

جس دن مسلمان اپنے صحیح مقام و منصب کو پہچان لیں گے اور اسلامی اخلاق و کردار سے آراستہ ہو کر برادرانِ وطن کے سامنے اپنے کو پیش کریں گے تو ملک ایک خوشگوار تبدیلی محسوس کرے گا۔
مسلمانوں کا اصل منصب اس کا داعیانہ کردار ہے

مو

[illegible]

نوشین پلازہ

وسہ خان مجد سامنے

علاوہ ازیں صنعت کاروں اور کارخانہ داروں کیلئے سنہری موقع

● نشیمن انڈسٹریل کمپلیکس ●

۲۷ گالوں پر مشتمل صنعتی یونٹس تھری فیس پاور کے ساتھ اور بنک لون کی سہولت بھی

ملئے :- حاجی عبدالسلام راول چیرمین اینڈ مینیجنگ ڈائریکٹر

نشیمن بلڈرس پرائیویٹ لمیٹیڈ، نشیمن کالونی، گورہ، ضلع تھانہ

فون آفس :- 2122-2081 فون رہائش: 2020-2141 -

بمبئی سے STD 02158

At your Service for
Marriages & Parties

MANUFACTURERS OF:
ALL KINDS OF ICE-CREAMS & KULFI ROLLS

جنتا آئسکریم کی خدمات
کوکن کے اضلاع میں بھی دستیاب ہیں

★

128, EBRAHIM M. MERCHANT ROAD,
OPP. ISMAIL HABIB MASJID, BOMBAY-400 003.
TEL (OFF): 8517354 / 8513518
(STORAGE): 8510260 (FACT): 6887170

Md. Ismail A. Razzak

RATNA SEA FOODS

EXPORTER OF FROZEN MARINE PRODUCTS

HEAD OFFICE & FACTORY :

AT & POST . KARLA
RATNAGIRI - 415612,
MAHARASHTRA (INDIA)
CABLE : RATNAFOODS, RATNAGIRI
PHONES : 2136 AND 2137 * TELEX : 144-20 RSF IN.

BOMBAY OFFICE :

REX CHAMBERS, 3RD FLOOR, ROOM NO. 17/18
WALCHAND HIRACHAND MARG
BALLARD ESTATE, BOMBAY 400 038 (INDIA)
CABLE RATNAFOODS
PHONES 2614.. 2620454 * TELEX 011 86640 * FAX . 2616884

غزلیں

ترک کی جس روز میں نے دل کی راہ
آگئی پیروں تلے منزل کی راہ

راہبر مخلص رہے، یہ شرط ہے
ہے بہت ہی مختصر منزل کی راہ

راستہ تنہائی کا ہو جائے گی
گھر کی جانب جا رہی محفل کی راہ

رہنماؤں کی مزاروں سے ہمیں
پھر ملے گی اک نئی منزل کی راہ

دوستو! پڑھتے رہو قرآں پاک
خود بخود چھٹ جائیگی باطل کی راہ

رحم کرنے والا کوئی آگیا
اور میں تکتا رہا قاتل کی راہ

سلیم جے پوری (۱۴ ار لکھو گھاڑی محلہ (نل بازار) دوسری منزل، بمبئی ۴۰۰۰۰۳)

مرا ادراک جب منظر سے پس منظر میں جاتا تھا
کرن بے نور ہو جاتی تھی سایہ جھلملاتا تھا

اسے عادت کہو، دیوانگی سمجھو، انا کہہ لو
ہوا جب ضد پہ آتی تھی تو میں شمعیں جلاتا تھا

یوں کہنے کو تو اس کے منہ میں کتنی ہی زبانیں تھیں
مگر وہ ہر زباں سے ایک ہی قصہ سناتا تھا

اگر لکھتا اسے تو آپ اپنا مرثیہ لکھتا
وہ میرے ذہن میں ایسی کہانی بن کے آتا تھا

وطن سے دور غربت میں تمہاری یاد آتی تھی
اگر میں یوں کہوں، سورج سوا نیزے پہ آتا تھا

جو میری روح میں شامل تھا میری زندگی بن کر
مجھے تسنیم وہ کوہِ ندا سے بھی بلاتا تھا

تسنیم انصاری برہانپوری
(مقیم راجے واڑی (دھاراوی))

کیوں تیرگی کا ساتھ رہے روشنی کے ساتھ
ڈھونڈے کوئی نہ اس کو کبھی زندگی کے ساتھ

ہمت نہ ہارے اپنی، صدا مشکلوں کی ہے
یہ نغمہ وہ ہے ملتا ہے جو زندگی کے ساتھ

مال و متاع دیتی ہے شہرت یہاں کسے
شہرت بشر کو ملتی ہے کاریگری کے ساتھ

اہلِ نظر نہ کیوں ہو بھلا مجھ سے متفق
رتبہ بلند ملتا ہے عزمِ خودی کے ساتھ

توبہ کی ایک امید پر کرنا گناہ غلط!
ہستی حباب کی سی ہے شے تیرگی کے ساتھ

ہم کو سبق زمانے نے سکھلایا ہے انیس
کوہِ الم گرے تو اٹھانا خوشی کے ساتھ

انیس لوکھنڈے

سراب پھر ہے سراب اعتبار مت کرنا
فریب و مکر کی دنیا سے پیار مت کرنا

چمک دمک پہ نہ جا مکر ہیں یہ ناز و ادا
گریزاں رہنا کبھی دل نثار مت کرنا

ہے ہار دنیا تم اس ہار سے نہ جیتو گے
اسے گلے کا کبھی اپنے ہار مت کرنا

غبار تو سُن فکر و نظر ہے یہ دنیا
متاعِ زیست کو نذرِ غبار مت کرنا

مسافروں کی طرح راہِ راست پر چلنا
عجم کی راہِ ضلال اختیار مت کرنا

لطیف مانگ کے دریا سے ایک قطرۂ آب
خودی کو اپنی کبھی داغدار مت کرنا

لطیف مالیگانوی

کرکٹ کے دلچسپ واقعات

★ : بلے بازی کی سب سے لمبی ساجھے داری جو تیسرے وکیٹ کے لیے ۴۷۷ رن کی ہے۔ جو گل محمد (پیدائش: ۱۵ اکتوبر ۱۹۲۱ء) اور وجے ہزارے (پیدائش: ۱۱ مارچ ۱۹۱۵ء) کے درمیان انجام پائی ہے۔ یہ بات ۸ تا ۱۰ مارچ ۱۹۴۷ء کی ہے۔ جب یہ مایۂ ناز کھلاڑی (گل محمد بعد میں پاکستان چلے گئے) بروڈہ میں بروڈہ کی طرف سے ہولکر کے خلاف کھیل رہے تھے۔ اس ساجھے داری میں گل محمد نے ۳۱۹ رن اور وجے ہزارے نے ۲۸۸ رن بنائے تھے۔

★ : ٹیسٹ کرکٹ میں لمبی ساجھے داری آسٹریلیا کے ولیم ہیرالڈ پونسفورڈ (پیدائش ۱۹ اکتوبر ۱۹۰۰ء) اور سر ڈونالڈ جارج بریڈمین (پیدائش: ۲۷ اکتوبر ۱۹۰۸ء) نے قائم کی تھی۔ انھوں نے دوسرے وکٹ کے لئے ۴۵۱ رن بنائے تھے جن میں پونسفورڈ نے ۲۶۶ اور سر ڈان بریڈمین نے ۱۸۵ رن بنائے تھے۔ یہ دونوں عظیم بلے باز اوول میں انگلینڈ کے خلاف کھیل رہے تھے۔

انھوں نے یہ کارنامہ ۱۹۳۴ء میں انجام دیا تھا۔

اتفاق کی بات ہے کہ پاکستان کے مدثر نذر اور جاوید میانداد نے بھی ۱۴ اور ۱۵ جنوری ۱۹۸۳ء کو حیدرآباد (پاکستان) میں ہند کے خلاف کے لیے ہوئے تیسرے وکٹ کے لیے مل کر ۴۵۱ رن بنائے تھے۔ مدثر نذر نے ۲۳۱ — اور جاوید میانداد نے ۲۸۰ (ناٹ آؤٹ) رن بنائے تھے۔

★ : ٹیسٹ کرکٹ میں سب سے دھیمی بلے بازی کا عالمی ریکارڈ انگلینڈ کے تھامس گوڈفرے ایوانس (پیدائش ۱۸ اگست ۱۹۲۰ء) کے نام ہے جنھوں نے ۵ اور ۶ فروری ۱۹۴۷ء کو آسٹریلیا کے خلاف ایڈلیڈ میں کھیلتے ہوئے اپنا پہلا رن ایک گھنٹہ اور ۳۷ منٹ کی بلے بازی

ماہنامہ نقش کوکن ممبئی

★ : ٹیسٹ کرکٹ میں سب سے دھیمی سنچری بنانے کا عالمی ریکارڈ پاکستان کے مدثر نذر نے بنایا ہے۔ انھوں نے لاہور میں ۱۴ اور ۱۵ دسمبر ۱۹۷۶ء کو انگلینڈ کے خلاف کھیلتے ہوئے ۱۰۰ (سو) رن بنانے کے لیے ۹ گھنٹے ۱۷ منٹ کا وقت لیا۔

سوئی کا کمال!

ایک بوڑھا سوداگر تھا۔ وہ بہت دولتمند تھا۔ زیادہ سے زیادہ دولت کیسے ہاتھ لگے۔ اس فکر میں وہ ہمیشہ غلطاں و پریشاں رہتا تھا۔ مرنے سے قریب پہنچا تھا مگر اس کا لالچ کم نہیں ہوا۔

ایک روز ایک بھکاری اس کے در پر پہونچا۔ سوداگر نے حسبِ عادت اسے کہا کہ تمہیں دینے کے لئے میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔ بھکاری نے کہا کہ "حضور میں تم سے لینے نہیں بلکہ کچھ دینے کے لیے آیا ہوں۔ یہ سوئی آپ اپنے پاس رکھئے اور دوسرے جنم میں جب اپنی ملاقات ہوگی تو آپ مجھے لوٹا دیجئے۔"

سوداگر ہنسا اور بولا "کیا تم پاگل ہوگئے ہو۔ میں تمہاری سوئی اپنے ساتھ دوسرے جنم میں کیسے لے جا سکتا ہوں" بھکاری نے کہا کہ "میں سمجھا تھا کہ آپ کو اگلے جنم میں کوئی چیز لے کر جانے کا راز معلوم ہے ورنہ یہ جانتے ہوئے بھی کہ آپ موت سے قریب ہیں پھر بھی آپ اپنا سارا وقت دولت اکٹھا کرنے میں مصروف رہتے ہیں — وہ کیوں؟"

بھکاری مسکرا کر چل پڑا لیکن سوداگر دیر تک اس کی باتوں پر غور کرتا رہا اور اپنے آپ سے کہا: دیوانہ وہ نہیں بلکہ دیوانہ میں ہوں۔ اور اس کے بعد سوداگر نے اپنی دولت کا بیشتر حصہ رفاہی کاموں میں خرچ کیا تاکہ وہ مرنے کے بعد بھی یاد کیا جائے۔

(بشکریہ: محمد اظہر اعظمی)

تعطیلات میں ایلی فینٹا اور بمبئی بندرگاہ کی سیر
ہماری چھوٹی اور ڈی لکس بوٹوں کے ذریعہ
گیٹ وے آف انڈیا اپولو بندر سے سیر کا لطف اٹھائیے
گیٹ وے ایلی فینٹا
جل واہتوک
سہکاری سنستھا مریادت
اپولو پیئر، گیٹ وے آف انڈیا، بمبئی ۳۹
فون: ۲۰۲۳۵۸۵ / ۲۰۲۶۳۶۴

دہلی دربار
بریانی تندوری مرغ، دہی گوشت اور کھچڑا
پتہ: نزد کارنر گرانٹ روڈ بمقابل نیو روشن سینما بمبئی
دہلی دربار
مرکز خاص و عام دہلی کی پہلی پسند
روڈ نزد ریگل سینما بمبئی ۴۰۰۰۳۹

نائیک آئس اینڈ کولڈ اسٹوریج
رتنا گیری
NAIK ICE AND COLD STORAGE
"NAIK BRAND"
فش پروسیسنگ فیکٹری اور جدید طرز سے آراستہ آئس پلانٹ اور کولڈ اسٹوریج
نائیک مارکہ سی فوڈ شریپس اور لوبسٹر کے برآمدکار
فون۔ دفتر: ۲۱۱۵/۲۸۵۳ رہائش: ۲۱۵۱ کیبل: NAIKFOOD

گداگر

شب برأت آتے ہی گلی محلوں میں گداگروں کی آمد و رفت اور بھکار کتنی بڑھ جاتی ہے اس سے آپ بہ خوبی واقف ہیں۔ اور یہ سلسلہ رمضان مہینہ تک اپنے عروج پر رہتا ہے۔ اور عید بعد ہی ختم ہوتا ہے' اس کے علاوہ آج کل جدھر نظر اٹھا کر دیکھئے گداگر ہی گداگر نظر آتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ فرق کرنا مشکل ہو گیا ہے کہ اصل فقیر کون ہے۔ گداگروں میں تو بعض واقعی گداگر ہوتے ہیں اور بعض نہیں ہوتے۔ گداگروں کی بھی کئی قسمیں ہوتی ہیں۔ مثلاً مسکین گداگر، غمگین گداگر، فنکار گداگر اور خاندانی گداگر وغیرہ۔

اب آیئے ان کا تعارف ہو جائے مسکین گداگر، مسکین صورت بنا کر کھڑے ہو جاتے ہیں، بے چارے کسی سے کچھ نہیں کہتے بس ہر آنے جانے والے کی شکلیں تکتے رہتے ہیں گویا ؎

جو دے اس کا بھی بھلا
اور جو نہ دے اسکا بھی بھلا

کی تصویر ہوں۔ ان کے گلے میں (یا ہاتھ میں) کشکول پڑا رہتا ہے جس میں لوگ کچھ نہ کچھ ڈال ہی دیتے ہیں۔ یا پھر یہ لوگ سڑک کے کنارے چادر پھیلائے آنکھیں بند کر کے بیٹھے ہوتے ہیں اور ان کے سامنے ہر سائز کا سکہ پڑا ہوتا ہے

غمگین گداگر: وہ ہوتے ہیں جو چند غم ناک قسم کی کہانیاں سناتے ہیں ان کی کہانی عام طور پر ایسی ہوتی ہے:

جناب میں فلاں شہر کا ہوں۔ میری جیب کٹ گئی ہے، وطن جانے کا کرایہ نہیں ہے — یا پھر —

برادرانِ اسلام! السلام علیکم۔ میں مزدوری کا کام کرتا تھا۔ میری ٹانگ ایک حادثے میں زخمی ہو گئی ہے مجھے ڈاکٹر نے کام کرنے سے منع کر دیا ہے میرے چھوٹے چھوٹے ۸ بچے ہیں۔ کچھ مدد کر دیجئے۔

یا پھر کوئی کہتا ہے: بھائی صاحب میں تین دن کا بھوکا ہوں میرے بچے بھوکے ہیں۔ میری مدد کرو۔

گداگروں کی ایک قسم وہ ہوتی ہے جنہیں فنکار گداگر کہا جا سکتا ہے یہ اپنی آنکھیں ٹیڑھی کر کے یا ہاتھ پیر لئے سیدھے موڑ کر کھڑے ہو جاتے ہیں یا پھر اپنے بدن کو لرزاتے رہتے ہیں جیسے کرنٹ کے جھٹکے لگ رہے ہوں۔ کچھ سرکس میں کرتب دکھانے والوں کی طرح اپنے جسم کے مختلف حصوں کو ایسے کر لیتے ہیں کہ بے اختیار داد دینے کو جی چاہتا ہے (بھیک دینے کو نہیں) مگر وہ تو اپنے فن کا مظاہرہ داد کے لئے نہیں نوٹ کمانے کے لئے پیش کرتے ہیں۔

سب سے مزے کے گداگر وہ ہوتے ہیں جنہیں "جناب گداگر صاحب" کہا جائے تو غلط نہ ہوگا۔ یہ بڑے رعب اور دبدبہ سے بھیک مانگتے ہیں۔ ہاں ہم تو بھول ہی گئے۔ موسیقار گداگر بھی تو ہوتے ہیں جو کوئی نہ کوئی ساز لے کر پھرتے ہیں اور بڑے دل نشین انداز میں اپنا ساز بجاتے ہیں۔ لوگ اُن کا مُدعا سمجھ کر انہیں کچھ نہ کچھ دے دیتے ہیں۔

صفحہ ۹ کا بقیہ ...

اگر واقعہ کی حیثیت ایک اکائی کی بن جاتی ہے تو پھر بھی اکائی جذبے، احساس، تاثر، مقصد اور فن پر حاوی ہوتی ہے اور ان سب کے توازن کا نام مختصر افسانہ ہے۔

دُعائے صحت

ڈاکٹر محمود عمر شیخ مدیر ہفت روزہ مراٹھی سنودھن تقریباً دو ماہ سے دماغ اور ہاتھ پیر میں رعشہ کے مرض میں مبتلا ہو کر اپنے وطن راجیوڈا رتناگری میں صاحبِ فراش ہیں۔ علاج جاری ہے۔

ادارہ ان کی صحت کاملہ کے لیے بارگاہ ایزدی میں دُعا گو ہے

مُو

ابراھیم بغدادی ۔ لندن

یادِ ماضی!

ہماری یہ صدی قبر میں پاؤں لٹکائے اپنے آخری دن گزار رہی ہے۔ لیکن اس صدی نے اپنے دورِ عروج میں انگنت ایسے بیش بہا اور قابلِ ستائش کارنامے انجام دیئے ہیں جو تاریخِ انسانی کبھی فراموش نہیں کرسکتی۔ مگر اس کے برعکس کچھ ایسی حرکتیں بھی سرزد ہوچکی ہیں جس پر عالمِ انسانی ہمیشہ شرمندہ اور نادم رہے گا۔

جب یہ اپنے عنفوانِ شباب میں داخل ہوئی تھی تب اس پر جوانی کا ایسا نشہ اور مستی طاری ہوچکی تھی کہ اس نے مستقبل کی پرواہ کئے بغیر اپنے زورِ بازو کا اتنا بھیانک مظاہرہ کیا کہ جس کے سبب پہلی جنگ عظیم کا جنم وجود میں آیا تھا۔ ابھی کچھ دم وخم باقی تھا کہ درمیانی عمر سے کچھ پہلے ہی جدید سائنسی اور ٹیکنالوجی کی ترقی کے نشے میں چور دوسری جنگ عظیم کا مظاہرہ شروع ہوا جس کی زد میں پوری دنیا اس عالمگیر جنگ کے شعلوں میں آکر بری طرح جھلس کر رہ گئی تھی۔

ساٹھ سال کی عمر ہی کیا جو بقول شخصے ع

"اے عمرِ رواں آہستہ چل"

کو آواز دے کر باقی ماندہ زندگی کے دن دنیا کے جھمیلوں سے بے نیاز ہوکر ریٹائرڈمینٹ کی پینشن کھا کر گزارنے کے ہوتے ہیں۔ مگر واہ رے قسمت ع

"ہے جرمِ ضعیفی کی سزا مرگِ مفاجات" کے مصداق اس دوران انسانی آبادی میں اس قدر تیزی سے اضافہ ہونا شروع ہوا کہ جس کا بوجھ ان بڈھے اور ناتواں کندھوں پر اٹھانا مشکل ہوگیا تھا۔ آخر مرتا کیا نہیں کرتا اس کے تدارک کے لیے نت نئے منصوبے زیرِ عمل آنا شروع ہوئے۔ اور بھوکے پیٹ کو روٹی اور ننگے جسموں کے لیے کپڑا وغیرہ مہیا کرنے کے واسطے کاشتکاری کے جدید طریقے اور اقتصادی بحالی کے لیے نت نئے تجربات! اور زمین کی توسیع وترقی کے لیے جنگلات کی کٹائی وغیرہ قابلِ ذکر امر ہیں۔

جنگلوں کی کٹائی اس صدی کا نہایت المناک اور ناقابلِ تلافی نقصان ہے۔ جسے تاریخِ انسانی کبھی معاف نہیں کرسکتی۔ ایک اندازے کے مطابق گذشتہ بیس سالوں میں تقریباً پچاس کروڑ ایکڑ آراضی کے جنگلات کا صفایا ہوچکا ہے۔ جس کا رقبہ کم وبیش ہمارے بھارت کی جملہ آراضی سے ڈیڑھ گنا زائد بنتا ہے۔ دھرتی پر سے یہ پھیلا ہوا سبزہ کا پیرہن تار تار ہونے کے بعد ہر طرف ویرانی اور مایوسی کی گھٹا چھانے لگی۔ جس کی پاداش میں ان درختوں اور جھاڑیوں کے تنوں کے اردگرد اور دور دراز پھیلی ہوئی جڑوں کی آغوش میں جو دھرتی صدیوں سے مضبوط اور بندھی ہوئی تھی وہ بتدریج کھوکھلی اور بے سہارا ہوکر برساتی نالوں اور بہتے بہتے سمندروں کے خوفناک جبڑوں میں داخل ہونا شروع ہوگئی ہے۔ اور اسی کا ہی یہ ردِعمل ہے کہ اب تک اندازاً چار سو اسی کھرب ٹن مٹی سمندروں کا نوالہ بن چکی ہے (یعنی جتنا رقبہ شمالی امریکہ کی زیرِ کاشت آراضی کا بنتا ہے)۔

قدرتاً جنگلوں کی کٹائی کے بعد دنیا بھر میں آب وہوا کا تغیر، بارش کی کمی، ایندھن اور عمارتی لکڑیوں کا فقدان، چوپایوں اور مویشیوں کے لیے چارہ اور خوراک کا مسئلہ ہر طرف پھیلا ہوا ہے۔ سب سے اہم مسئلہ اس پھیلی ہوئی فضائی آلودگی کا ہے جس کے سبب انسانی صحت عامہ بری طرح متاثر ہوگئی۔ نت نئی اور خوفناک بیماریاں وجود میں آکر انسانی زندگی اجیرن بن چکی ہے۔ دراصل اس کی اصل اور بنیادی وجہ دنیا بھر سے بڑے پیمانے پر اجڑا ہوا یہ سبزہ ہے۔ علاوہ ان میں ہمارے کارخانوں، بجلی

گھروں اور کھاد وغیرہ کی تیاری میں جلنے والے ایندھن
کا خوفناک دھواں بھی شامل ہے۔ نیز نقل وحمل سے خارج
ہونے والی آلودگی سے فضا میں اس قدر کاربن ڈائی اور
اوکسائیڈ سلفر اور نیٹرک اوکسائیڈ وغیرہ سے تیزابی بارش
کے بڑھتے ہوئے اثرات سے خصوصاً صنعتی ممالک بُری طرح
متاثر ہیں۔ اور جرمنی کے نصف سے زائد جنگلات اس
تپش سے جھلس کر ختم ہو چکے ہیں۔ اور پولینڈ سے پندرہ
فیصد جڑی بوٹی کا خاتمہ ہو کر اسٹریلیا سے دو سو اقسام
پرندوں کی نسلوں سے اٹھارہ نسلیں بالکل نابود ہو چکی ہیں
مزید چالیس نسلیں تباہی کے دہانے پر پہونچ چکی ہیں۔
مزید براں سائنس دانوں کا انکشاف ہے کہ آئندہ صدی
۲۰۵۰ء تک دنیا کا درجۂ حرارت دو تا تین ڈگری بڑھ
جانے کا بھی اندیشہ ہے۔

چونکہ اس کی روک تھام اسی صورت میں ممکن ہوگی جب
دنیا بھر سے اجڑے ہوئے سبزہ زار کو دوبارہ اجتماعی طور پر
"درخت اگاؤ" مہم کے ذریعہ بحال کرنے کی کوشش
کی جائے گی۔ ورنہ یہ آلودگی اور تنگی ہمارے غربت اور بیماری
کا ہمیشہ باعث بنتے رہے گی۔ اس پلوشن آلودگی کا حل کسی
بھی ملک کے انفرادی کوششوں سے ہرگز نہیں ہو سکتا۔ بلکہ
اس کے لیے عالمی اجتماعی تعاون وتنظیم کی اشد ضرورت ہے
اور اسی سلسلے میں ۱۹۷۲ء میں اسٹاک ہوم (سویڈن) میں
کانفرنس آن ہیومن انوارمینٹ" کا انعقاد عمل میں آیا تھا۔ اور
اسی بنیاد پر اقوام متحدہ انوارمینٹ پروگرام کا وجود عمل
میں آیا ہے۔ اور ۱۹۹۲ء میں برازیل میں اسی موضوع پر
عالمی کانفرنس عمل میں آنے والی ہے۔

انسان کے باہمی تعلقات دنیا میں ایک دوسرے سے
اس قدر جڑے ہوئے اور اٹوٹ ہیں جس پر کسی مشینی پرزوں
کا گمان ہوتا ہے۔ جس کا مشاہدہ ہر کوئی اپنی نجی اور کاروباری
یا کسی بھی بین الاقوامی لین دین سے باآسانی لگا سکتا ہے
بلکہ فی زمانہ اس کی نوعیت اس قدر نزدیک اور استوار
ہو چکی ہے کہ کسی فرد یا ملک کا انفرادی عمل خواہ وہ تعمیری ہو یا
تخریبی اس کا اثر پورے انسانی معاشرے کو متاثر کر دیتا ہے۔

بہر حال انسان نے اپنے تحفظ اور سلامتی کے لیے ۔ یا
نشۂ حکمرانی کے زعم میں دنیا کے ٹکڑے کر کے نت نئے ممالک
کو ضرور تشکیل دیا تھا۔ اور اب بھی دے رہا ہے جو بقول ساحر
لدھیانوی ؎

قدرت نے بخشی تھی ہمیں ایک ہی دھرتی
ہم نے اُسے بھارت کہیں ایران بنایا!

لیکن اس کے باوجود ہمارے سروں پہ یہ سایہ فگن نیلا
آسمان اب تک مشترک ہے۔ اور اسی طرح دھرتی کے چاروں سمت
پھیلے ہوئے سمندروں کی تقسیم ہونا ہنوز باقی ہے۔ ظاہر ہے
ایسی صورتحال میں اس کھلی اور آزاد فضا میں ایک ملک سے
دوسرے ملک تک کسی بیماری کا پھیلنا یا قدرتی حادثات و
آفات سے ایک دوسرے کا متاثر ہونا فطری امر ہے جس
کی روک تھام میں اب تک کوئی بھی سرحدی حفاظتی دستہ
عملی میں نہیں آیا ہے جس سے وہ اپنے آپ کو بچا سکے۔ ★

مراٹھی مصنف: راجندر شندے
مترجم: ابراہیم بغدادی

ہندوستان اور مصر کے
تاریخی و تہذیبی روابط

قاہرہ ۱۸ ستمبر سنہ ۹۱ء۔ ۱۴ تا ۱۷ ستمبر سنہ ۹۱ء میں مصر کے دارالخلافہ اور عظیم تہذیبی و تعلیمی مرکز قاہرہ میں ہندوستان کی سوشیل سائنس ریسرچ اور مصر کی وزارت ثقافت کے تعاون سے ایک چار روزہ سیمینار منعقد کیا گیا، تاکہ عہد قدیم سے لے کر آج تک ہندوستان اور مصر کی دو عظیم تہذیبوں کی تاریخ اور ربط باہمی پر اظہارِ خیال کے ذریعہ دونوں ملکوں کے عوام میں ایک خیر سگالی ماحول پیدا کیا جا سکے۔ ہندوستان کی جانب سے اس مذاکرہ کی کامیابی کا سہرا ہندوستان کے مصری سفیر جناب اے ناز رتھ کے سر ہے۔ جن کی انتھک کوششوں کی وجہ سے ایک مثالی سیمینار منعقد ہو سکا۔

سیمینار میں عہد قدیم سے لے کر عہدِ جدید تک مختلف پہلوؤں پر فکر انگیز اور عالمانہ مقالے پیش کئے گئے۔ سیمینار کے شرکا، مختلف علمی میدانوں کے ماہرین تھے۔ افتتاحی جلسہ قاہرہ کے مشہور اوپیرا ہاؤس میں منعقد کیا گیا۔ اس اجلاس کی چیئرمین ہندی راجیہ سبھا کی ڈپٹی چیئرمین ڈاکٹر مسز نجمہ ہپت اللہ اور مصر کے ثقافتی امور کے وزیر ڈاکٹر فاروق حسنی تھے۔

دونوں قائدین نے ہندوستان اور مصر کی عظیم تہذیبوں کا جائزہ لیتے ہوئے ہندوستان اور مصر کے سیاسی، تجارتی، علمی و ادبی اور ثقافتی تعلقات پر روشنی ڈالی۔ اور دونوں ملکوں کے ان تعلقات کے خوش آئند مستقبل پر زور دیتے ہوئے اعتماد اور مسرت کا اظہار کیا۔ افتتاحی تقریب کے بعد ہند و مصر کے علما نے مسلسل چار روز عہد فراعنہ سے دورِ جدید تک، ہند و مصر کے آثارِ قدیمہ، فن تعمیر، موسیقی، علم الاصنام زبان و ادب اور سیاست کے مختلف پہلوؤں پر پُر مغز

ماہنامہ نقش کوکن بمبئی

معلومات فراہم کیں۔ ہندوستانی شرکا میں ڈاکٹر نجمہ ہیپت اللہ، کے علاوہ ہندوستان کے سابق خارجہ سیکریٹری جناب ٹی۔ این کول۔ ہندوستان کے آثار قدیمہ کے ڈائرکٹر جنرل ڈاکٹر ایم۔ سی جوشی۔ دکن کالج پونا کے سابق ڈائرکٹر اور ماہر آثار قدیمہ ڈاکٹر ڈھولیکر۔ جواہر لال نہرو یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر محمد شفیع اگوانی۔ ماہر لسانیات و محقق صدر شعبۂ اردو بمبئی یونیورسٹی ڈاکٹر عبدالستار دلوی۔ ڈاکٹر اختر الواسع شعبۂ اردو جامعہ ملیہ اسلامیہ۔ ڈاکٹر محمود الحق شعبہ اردو علی گڑھ یونیورسٹی اور ڈاکٹر مسز عصمت مہدی شعبۂ اردو عثمانیہ یونیورسٹی علیگڑھ نے اپنے گرانقدر مقالات پیش کئے۔

مصری علماء میں ڈاکٹر مصطفےٰ عبادی، پروفیسر لطفی، پروفیسر الصّاد عبدالعزیز (اسکندریہ یونیورسٹی) ڈاکٹر عفاف زیدان (جامعہ ازھر) ڈاکٹر مبروات سیف الدین (کیوریٹر گریکو رومن میوزیم اسکندریہ) ڈاکٹر عبدالعزیز نوار (ڈین فیکلٹی آف آرٹس عین الشمس یونیورسٹی) اور دیگر ماہرین نے بیش قیمت مقالے پیش کئے۔

پروفیسر عبدالستار دلوی (صدر شعبۂ اردو بمبئی یونیورسٹی) نے بیسویں صدی میں ہند و مصر کے مابین لسانی و ادبی رشتہ پر اپنا مقالہ پیش کرتے ہوئے ہندوستانی زبانوں پر عربی زبانوں کے اثرات پر مفصل روشنی ڈالی۔ لفظی اور صرفی سطح کے علاوہ مختلف ہندوستانی زبانوں نے اختیار کئے ہوئے عربی رسم خط پر اظہارِ خیال کرتے ہوئے کہا کہ — اردو کے علاوہ عربی رسم خط سندھی، پنجابی، پشتو، کوکنی، گجراتی، کشمیری، نوائطی اور قدیم بنگالی کے لیے بھی استعمال ہوتا رہا ہے۔ انھوں نے کہا کہ اردو پر عربی کے اثرات سب سے زیادہ ہیں۔ یہاں تک کہ علمی و ادبی اصطلاحوں کا ماخذ بھی عربی ہی ہے۔ اردو اور عربی ادب کے رشتہ سے متعلق انھوں نے کہا کہ البیرونی کی کتاب الھند، سبع معلقات، قصیدہ بُردہ جیسے ادبی شاہکاروں کے اردو تراجم موجود ہیں۔ جدید اردو ادب میں لطفی المنفلوطی، ڈاکٹر طہٰ حسین، ڈاکٹر محمد حسین ہیکل کی کتابوں کے تراجم بھی مقبول

ہیں۔ اسی طرح توفیق الحکیم اور جدید مصری افسانہ وناول پر بھی کتابیں دستیاب ہیں۔ انہوں نے کنٹرا کے مشہور ناول رنجنا کا بھی حوالہ دیا جو نرنجن کا تصنیف کردہ ہے اور مصر کی قدیم تہذیب کی عظمت کی نشاندہی کرتا ہے۔ ساتھ ہی انہوں نے مولانا شبلی، اقبال، ابوالکلام آزاد اور دیگر اکابرین کے حوالے سے عربی اور ہندوستانی ادب میں لین دین پر فکر انگیز گفتگو کی۔

ڈاکٹر مسز عصمت مہدی (صدر شعبۂ عربی عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد) نے ہندوستانی اور عربی ناولوں میں نسائی کرداروں کا تنقیدی جائزہ لیا۔ دونوں ملکوں میں نسوانی زندگی دور قدیم وجدید میں مختلف عناصر سے کس طرح اثر پذیر ہوئی۔ اور نسائی کرداروں نے سماجی زندگی کے ارتقا میں کس طرح اور کس قدر حصہ لیا۔ ان موضوعات پر سیر حاصل بحث کی۔

بیٹھ جاتے ہیں جہاں چھاؤں گھنی ہوتی ہے

بلیک برن انگلینڈ میں کوکنی حضرات

قلمکار: مشتاق الڈے

مترجم

محمد علیم نختارے

کوکنی مسلم ورلڈ فاؤنڈیشن کے مجلہ "کوکن لنک" میں شائع شدہ کوکنی حضرات سے متعلق مضامین ہم سلسلہ وار شائع کریں گے جو جناب ساجد پرکار، جناب عثمان حجوانے اور دیگر قلمکاروں کی رشحاتِ فکر ہیں۔ یہ تمام مضامین انگریزی میں ہیں جنھیں نقش نواز کرمفرا پروفیسر محمد علیم نختارے (اسماعیل یوسف کالج جوگیشوری) نے اردو قالب میں ڈھالا ہے۔ فی الوقت جناب مشتاق الڈے کا مضمون پیش خدمت ہے امید کہ قارئین اسے پسند فرمائیں گے۔

ادارہ

بلیک برن علاقے میں رہنے والے کوکنی ترقی پذیر اور زندہ دل لوگ ہیں جنھوں نے مسائلِ ہجرت اور اس کی مشکلات کے مد وجزر پر سوار ہوکر اسلامی اور ثقافتی ورثہ کو نہ صرف اچھی طرح سے اور مضبوطی کے ساتھ تھامے رکھا بلکہ اس ورثہ کے تحفظ کی بدولت انھیں آپس میں متحد رکھا۔

بنیادی طور پر بلیک برن کے کوکنی حضرات نے دنیا کے دو حصوں سے ہجرت کی۔ کوکنی حضرات کا تقریباً نصف حصہ براہِ راست ہندوستان کے خطۂ کوکن سے آیا جبکہ دیگر نصف حصہ مشرقی افریقہ سے وارد ہوا (شروع میں ہندوستان سے کوکنی حضرات مشرقی افریقہ کی طرف ہجرت کر گئے تھے) ان کے ابتدائی ایام بڑی زبوں حالی کا شکار رہے تھے انھیں کم تنخواہ پر غیر تربیت یافتہ کام ملے جس میں انھیں طویل وقت تک کام کرنا پڑا تھا ماحول بھی ناقابلِ برداشت و غیر موزوں تھا۔ ان کی رہائشگاہیں خستہ تھیں جو کہ قریب قریب بنے ہوئے گھروں کے ہجوم پر مشتمل تھیں۔ چھوٹی چھوٹی دکانیں جو ضروریات کو پورا کرتی تھیں حلال گوشت اور سبزی ترکاریوں پر مشتمل تھیں اس دوران بچوں کو مخصوص اسکولوں میں انگریزی سیکھنے جانا پڑتا تھا کیوں کہ عام اسکولوں میں مہاجر بچوں کو داخلہ نہیں ملتا تھا۔ بیشتر جوانوں نے حصولِ تعلیم کو ترک کر دیا اور نوکری سنبھال لی۔ اسلامی تعلیم صرف معمول سطح پر تھی۔ ایک چھوٹا سا گھر اس وقت کے ایمیلی اسٹریٹ پر مدرسہ کا کام دیتا تھا۔ اور قابلِ ذکر بات یہ تھی کہ وہاں کوئی مسجد نہ تھی جو کہ شافعی مسلک کی ترویج میں معاون ہوتی۔

بنیادی طور پر ہمارے لوگ جلا وطنی کے خوف اور جوش و جنوں کے اندیشہ سے (جو کہ حکومت اور انگریز دولوں کی طرف سے لاحق تھے) ایسے ماحول میں قید رہتے تھے کہ ان سے نکلنا ناممکن سا لگتا تھا لیکن یہ ان کی زندہ دلی اور اہلِ ایمان تھا جس نے آپس میں اخوت کا جال بُن دیا تھا اور وہیں سے امید کی کرن پھوٹتی تھی۔

آج بلیک برن کے کوکنیوں کی تعداد تقریباً دو ہزار ہے ان کی شافعی مسلک کی دو مسجدیں، مسجدِ رضوان اور مسجد المومنین ہیں جو کہ مختلف علاقوں میں واقع ہیں اور جن کی دیکھ ریکھ دو الگ تنظیمیں کرتی ہیں۔ ہر مسجد کا اپنا ایک مدرسہ ہے جو کہ ۱۵۰ ار بچوں کی تعلیمی ذمہ داریوں کو پورا کرتا ہے۔ مسجد المومنین نے حال ہی میں اپنے مدرسہ کی نئی عمارت کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا ہے۔ اور مدرسہ بچوں کو ایک بہتر اور خوشگوار ماحول عطا کرتا ہے۔ خاص ثقافتی کارکردگیوں کا انحصار شادی و بیاہ سے متعلق ہے

جس میں ہر شخص یا تو تقریبات کے منانے یا پھر اس کی نظامت میں حصہ لیتا ہے۔ نوجوان خاص طور پر والی بال، فٹ بال اور کرکٹ کے کھیلوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ ہر سال ان کھیلوں کے مقابلے ہوتے رہتے ہیں۔

بلیک برن کے کوکنی حضرات اب اچھی طرح مستحکم ہو گئے ہیں انھوں نے کوکنی قوم ہونے کی حیثیت سے اپنی پہچان بنالی ہے تاکہ وہ اپنے بچوں کو ایسے ماحول میں پروان چڑھا سکیں جس سے وہ اچھے مسلمان بن سکیں گے۔ ساتھ ہی ساتھ انھیں اپنے وسیع تاریخی ورثہ سے متعارف کیا جا سکے۔ اور انھیں اپنے اطراف موجودہ تہذیب غیر اسلامی ہونے کا احساس دلایا جا سکے۔ انھیں مستقبل کے لیے تیار کر کیا جا سکے۔

جاوید درویش

"لاجواب"

○

دوسری جنگِ عظیم کے دوران ایک بار چرچل کسی محاذِ جنگ پر گئے تو اُس وقت اکثر فوجی ایک ہلاک شدہ فوجی افسر کو اہتمام سے دفنانے کی تیاریوں میں مصروف تھے۔ اس موقع کا فائدہ لیکر ایک فوجی افسر احتیاط سے تنہائی میں چرچل کے پاس جا پہنچا اور کہا! سر! میں نے اس فوج میں بطورِ افسر نمایاں خدمات انجام دی ہیں۔ اگر آپ مجھے فوت شدہ افسر کی جگہ تعینات کر دینے کی سفارش کر دیں تو آپ کی بڑی عنایت ہوگی۔ چرچل نے سنا اور قدرے سنجیدگی سے کہا: اگر میت دفنانے والوں کو اس بات پر کوئی اعتراض نہیں ہے تو کسی دشواری کا سوال ہی نہیں ہے۔

○

ایک بار جب عالمی ہیوی ویٹ چمپئن محمد علی کلے ہوائی جہاز سے کہیں جا رہے تھے تو ہوائی جہاز کی ایئر ہوسٹس نے مسافروں سے اپنی اپنی سیٹ بیلٹ باندھنے کا اعلان کیا سارے مسافروں نے بیلٹ چڑھا لی مگر محمد علی یونہی بیٹھے رہے ایئر ہوسٹس اُن کے پاس آئی اور مسکراتے ہوئے کہا! مسٹر سُپرمین، آپ بیلٹ باندھ لیں پلیز۔

محمد علی مسکرائے اور کہا! سُپرمین کو سیٹ بیلٹ کی ضرورت نہیں ہوتی۔

ایئر ہوسٹس بھی مسکرائی اور کہا! وہ تو پھر سُپرمین کو ہوائی جہاز کی بھی ضرورت نہیں ہونی چاہیئے۔

محمد علی نے فوراً بیلٹ چڑھا لی۔

○

ایک بار مُنّا دانش اپنے ننھے دوست شیران کو اپنے گھر دعوت پر لے آیا۔ شیران کھانے کی ٹیبل پر بیٹھا۔ رُومال سے چمچہ صاف کیا اور کھانا شروع کر دیا۔ دانش کی امی یہ دیکھ کر بہت خوش ہوئی کہا بڑی اچھی عادت ہے شیران۔ کیا گھر پہ بھی تم ہمیشہ اسی طرح پہلے چمچہ صاف کر کے کھانا شروع کرتے ہو؟

ننھے شیران نے حیران ہو کر دیکھا اور کہا! نہیں تو، گھر پہ تو ہمیں پہلے ہی سے صاف چمچے مل جاتے ہیں۔

○

منسٹر نے بہت ناراض ہو کر کہا، سکریٹری! ہم نے تم سے صرف پندرہ منٹ ہی کی تقریر لکھنے کے لیے کہا تھا مگر اس تقریر کو پڑھنے میں ہمارے پورے چالیس منٹ ضائع ہو گئے۔

سر آپ نے غلطی سے تقریر کے ہمراہ اُس کی دونوں نقلیں بھی پڑھ ڈالیں۔

اور تم نے ہمارے قریب ہوتے ہوئے ہمیں اپنا کھانسی والا سگنل کیوں نہیں دیا؟

مسلسل دیتا رہا سر! مگر تقریری جوش میں آپ مجھ پر آنکھیں ہی نکالتے رہے۔ اور اب میرا گلا شدید درد سے کٹا جا رہا ہے۔ یہ گلے کی دوا لے لو اور فوراً مجھے آنکھ والی دوا لے آؤ۔

○

ایک اشتہاراتی کمپنی کا ایجنٹ ایک بڑے اسٹور مالک کے پاس گیا۔ اور بڑی دیر تک اشتہارات کے گوناگوں فائدے بتاتا رہا۔ پھر مالکِ اسٹور سے ایک بڑا اشتہار ملنے کی امید سے ایجنٹ نے پوچھا۔ صاحب! اب تو آپ جان گئے ہوں گے کہ اشتہارات فروخت اور فائدے کی رفتار کتنی تیز کر دیتے ہیں۔

بہت ہی تیز کر دیتے ہیں مالک نے کہا، کل میں نے اس اسٹور کے لیے چوکیدار کا اشتہار دیا اور آج صبح اس اسٹور میں بڑی چوری ہو گئی۔

بمبئی میں ایک ڈرامے پروگرام کے دوران ایک نئے نئے ہیرو کو دو تین بار اسٹیج پر بلایا گیا۔ وہ اس بات پر کچھ زیادہ ہی خوش تھا۔ اس بیچ ایک شخص اسٹیج کے پیچھے اُس سے جا ملا اور بڑی گرم جوشی سے مبارکباد دیتے ہوئے کہا۔ واہ صاحب واہ! تم نے تو اس بار حد کردی، ستم ڈھا دیا۔ خوب جیو۔
ہیرو نے مسکراتے ہوئے کہا: پسندیدگی کا بہت بہت شکریہ۔

وہ شخص بولا! صاحب میرا شکریہ کس بات کا؟ میں تو آپ کا شکریہ ادا کرنے آیا ہوں کہ جب جب آپ اسٹیج پر گئے لوگ بھاگ بھاگ کر ہال سے باہر آ کر میری جلیبیاں خرید کر کھاتے رہے۔ آج اتنا کمایا ہے کہ مہینہ بھر کما نہیں پاتا۔

دوست یہ جان کر بہت رنج ہوا کہ گذشتہ دنوں تمہاری فیکٹری بھیانک آگ کی نذر ہو گئی۔ ہاں دوست۔ تم نے درست سنا ہے۔ پر شکر ہے کہ انشورنس کمپنی نے میرے سارے نقصان کی تلافی کردی۔ اور دوست! میں نے سنا کہ گذشتہ ہفتے تمہاری بھی پوری فیکٹری سیلاب میں بہہ گئی۔
ہاں صحیح سنا تم نے اور مجھے بھی انشورنس کمپنی نے سارے نقصان کا معاوضہ ادا کر دیا۔
پر دوست تم نے سیلاب لایا کیسے؟

اداریہ صفحہ ۵ کا بقیہ ......

کے پاکیزہ جذبات سے معمور ہوتی ہے۔ دراصل ہماری عیدیں اپنی اصل شکل میں اسلامی ثقافت کی درخشاں تصویریں ہیں یہ تہوار اور ایام اجتماع قوموں کی ذہنی اخلاقی تہذیبی اور ثقافتی کیفیت کے آئینہ دار ہوتے ہیں۔

فائن آرٹ ٹیلرس

امینہ فشریز

ٹیلی فون

رتنا ڈرگس لمیٹڈ

آفس : ای ۱۹ ارساگر اپارٹمنٹ
فادر پیٹر پریرا مارگ، کرلا۔
بمبئی ۔ ۴۰۰۰۷۰
فون : ۵۱۴۱۳۰۸ - ۵۱۱۴۵۵۳۱

فیکٹری: پلاٹ نمبر سی ۱۴
لوٹے پرشرام، نزد چپلون
ضلع رتناگری

رتنا ڈرگس کی تشکیل جون ۱۹۸۷ء میں عمل میں آئی۔ دریں اثنا اپنی دستوری کارگزاریوں کی تکمیل کے بعد اب یہ وسیع پیمانہ پر دواسازی کے منصوبہ کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لیے آپ کی مدد کا خواہشمند ہے۔

ہماری قوم میں اپنی نوعیت کا یہ پہلا معاشی، اقتصادی، صنعتی منصوبہ ہے جس پر کوکن بجا طور پر فخر کر سکتا ہے۔ آپ کو یہ جان کر خوشی ہوگی کہ اس منصوبہ کو کوکن کے NRI's کا مالی اشتراک حاصل ہے۔

بلک ڈرگس کا اسکوپ: بنیادی دوائیاں مثلاً پینی سلینی، اموکسی سیلین، ربنی ٹی ڈائین، ابو پروفین گولیاں، محلول، کیپسول، انجکشن وغیرہ تیار کی جاتی ہیں۔ ان دوائیوں کی کثیر کھپت کا اندازہ صرف اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ سنہ ۱۹۸۵ء سے سنہ ۱۹۸۹ء کے دوران پانچ سالوں میں مذکورہ ادویات کی برآمد ۴ ، ۲۳ کروڑ روپوں سے بڑھ کر ۴۴۰ کروڑ تک پہنچ چکی ہے۔ اس کے ساتھ ہی مقامی تجارتی منڈی میں بھی ان دواؤں کی مانگ بڑھتی جا رہی ہے۔ جو مندرجہ بالا پانچ سالوں میں ۱۰۰ کروڑ سے بڑھ کر ۹۰۰ کروڑ روپوں تک پہونچ چکی ہے۔ جو دوائیاں یو ایس اے، یو کے، مغربی جرمنی، جاپان، روس، جیسی ترقی پذیر ملکوں میں بڑے پیمانہ پر برآمد کی جاتی ہیں۔ ان میں اکثر دوائیاں بیشتر ہمارے ملک ہندوستان میں بنائی جاتی ہیں۔ آپ کو یہ جان کر حیرت ہوگی کہ یہ دوائیاں گلیکسو، ہائسٹ، جیسی ملٹی نیشنل کمپنیاں نہیں بنا رہی ہیں بلکہ سپلا، لائیکا، رینبکسی، لوپن جیسے دواسازی کے مقامی صنعتی ادارے تیار کرتے ہیں۔ اور عالمی منڈی میں مذکورہ کمپنیوں کی دوائیوں کی مانگ ہے۔ اسی طرح درونِ ملک بھی ان کی کھپت دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔

رتنا ڈرگس کا وسیع پیمانہ پر دواسازی کا منصوبہ ملٹی ڈرگس پلانٹ ہے۔ اس پلانٹ میں درج ذیل ادویات بنائی جا سکتی ہیں:

Norfloxacin, Cepha laxocin, Ranitidine, Nifedipine
Amoxicilline, Propranol no 1, Atenolol etc.

ہم نے مذکورہ منصوبہ کو پایہ تکمیل تک پہونچانے کے لیے کوئینس کیمیکل انجینئرس پرائیوٹ لمیٹڈ پونہ کو صلاح کار کی حیثیت سے تعینات کیا ہے اور عملی جانکاری کے لیے میسرز CHEMSPHERE کی خدمات حاصل ہیں۔

مارکیٹ سروے کے لیے ٹاٹا اکونومی کنسلٹنسی سروس (TECS) متعین ہے۔ یہ صلاح کار ادارہ تجارتی منڈی میں

ہماری مصنوعات کی فروخت کے تعلق سے جائزہ لینے کے کام پر متعین کیا گیا ہے تاکہ دواؤں کی مصنوعات کی فروخت سے متعلق وہ اپنی کارآمد رپورٹ سے ہمیں مطلع کرے۔

آپ کو یہ جان کر خوشی ہوگی کہ ٹاٹا کے اس صلاح کار ادارہ نے ہماری چھ مصنوعات یعنی ادویات کا فروختی تجزیہ کیا کہ یہ ادویات مقامی و بیرونی ممالک کی مارکیٹ میں بڑے پیمانہ پر فروخت کی جا سکتی ہیں۔ TECS کی سفارشات اسٹیٹ انڈسٹریل کارپوریشن (SICOM) نے منظور کرلی ہیں۔ جس کو مدنظر رکھتے ہوئے SICOM نے ابتدائی معاہداتی قرض کے لیے درخواست کی ان کے خط نمبر R-122/90/15 مورخہ ۴ رجنوری ۱۹۹۱ء کے تحت ہمیں منظوری کی اطلاع دی ہے۔ اس کے بعد ہم نے تفصیلی پروجیکٹ رپورٹ سیکام (SICOM) کو پیش کی ہے۔

MIDC سے کمپنی نے لوٹے پرشرام ضلع رتناگری میں ۹۰۶۵ مربع میٹر کا پلاٹ سی ۱۴ حاصل کیا ہے جو ڈی زون میں نا ترقی پذیر علاقہ میں واقع ہے جس کی وجہ سے ہمیں مندرجہ ذیل سہولتیں حکومت مہاراشٹر کی جانب سے فراہم ہوں گی۔

(۱) ــــ فکس عملات کا ۳۰ فیصد یا زیادہ سے زیادہ تیس لاکھ روپے کی گرانٹ۔ (۲) ــــ ۹ سال تک سیلس ٹیکس کی چھوٹ۔ (۳) ــــ نو سال تک چنگی کے محصول میں مراعات (۴) ــــ رعائتی نرخ پر بجلی کی فراہمی۔ (۵) ــــ انکم ٹیکس ایکٹ ۸۰ بی اور ۸۰ بی بی کے تحت انکم ٹیکس میں رعائت۔ انشاء اللہ رتنا ڈرگس ان تمام مراعات سے مستفیض ہوگا۔

کمپنی نے تعمیراتی کاموں کی منصوبہ بندی کے لیے میسرز ایم پی پنڈت اینڈ ایسوسی ایٹس کو آرکیٹیک مقرر کیا ہے۔ جنھوں نے عمارات کا تعمیری پلان تیار کرکے اس کا تخمینہ بھی تیار کیا۔ جسے MIDC نے منظور کرلیا ہے۔ تعمیرات کا کام مقامی اخبارات میں اشتہار دے کر چپلون میں میسرز کاناڈے کنسٹرکشن کے سپرد کیا گیا ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل وکرم سے ۱۸ رجنوری ۱۹۹۱ء بروز جمعہ فیکٹری کی عمارت کا سنگ بنیاد کوکن کی چند نامور ہستیوں کی موجودگی میں رکھا گیا اور اب تعمیری کام جاری ہے۔ انشاء اللہ چند ماہ میں مکمل ہوجائے گا۔ ایسی امید ہے ہم نے اس تعمیر پر اب تک ۱۵ رپندرہ لاکھ روپے خرچ کئے ہیں۔

منصوبہ کے تحت SICOM نے منظور کئے ہوئے اخراجات کا تخمینہ اس طرح ہے۔

(۱) قطعۂ اراضی، عمارات کی تعمیر وغیرہ : ۴۰ چالیس لاکھ روپے

(۲) پلانٹ، مشینری وغیرہ : ۱۷۵ر لاکھ روپے

(۳) ابتدائی متفرق مصارف : ۶۵ر لاکھ روپے

(۴) جاری اخراجات کی مارجن : ۲۸ر لاکھ روپے

کل میزان : ۳۰۸ر لاکھ روپے

(ب) : سرمایہ کی فراہمی :

(۱) : پروموٹرس کا سرمایہ حصص کے ذریعہ : ۹۰ر لاکھ روپے

(۲) : غیر ضمانتی قرضہ جات کی صورت میں : ۱۴ر لاکھ روپے

(۳) : حکومت کی گرانٹ : ۳۰ر لاکھ روپے

SICOM اور MSFC سے معاہداتی قرضے : ۱۷۴ر لاکھ روپے

کل میزان: ۳۰۸ ر لاکھ روپے۔

(ج): ادویات: (۷۰ فیصد) کی فروخت: ۴۲۴ ر لاکھ روپے۔

(د): سالانہ اخراجات جس میں خام اشیاء:
چنگی، سود وغیرہ شامل ہیں: ۳۲۷ ر لاکھ روپے۔

(و) پری ٹیکس گروس پرافیٹ: ۱۰۷ ر لاکھ روپے۔
(جو کہ فروخت کی رقم کے ۲۵ فیصد اور سرمایہ کی رقم کے ۳۲ فیصد ہے۔)

یہ بتاتے ہوئے ہمیں مسرت ہوتی ہے کہ سِکام نے اپنے خط LTL/1818/5-5-7/91-92
بتاریخ ۱۴ اکتوبر ۱۹۹۱ء کو معاہداتی قرض کی منظوری دی ہے۔

SICOM / MSFC معاہداتی قرض:	۱۷۴ ر لاکھ روپے
حکومت کی گرانٹ:	۳۰ ر لاکھ روپے
کل میزان:	۲۰۴ ر لاکھ روپے

سیکوم نے مشروط منظوری دی ہے کہ حصص کی رقم: ۹۰ ر لاکھ روپئے اور غیر ضمانتی قرض ۱۴ ر لاکھ روپے کل ۱۰۴ ر لاکھ روپے پہلے خرچ کرنے ہوں گے اس کے بعد معاہداتی قرض کی رقم ملیگی۔ ریزرو بنک آف انڈیا نے NRI's کو شراکت کی اجازت دی ہے۔

فیکٹری کو لگنے والے تمام لائسنس حاصل کئے گئے ہیں۔

فروخت کے انتظامی ذرائع:

مقامی: میسرز ایس کے آغا اور ایسٹرن کیمکلز کو درونِ ملک فروخت کا کام سونپا گیا ہے۔ ان کمپنیوں کا فارماسیکلز میں پچاس سالہ (فروخت کا) تجربہ ہے۔

برآمدی: میسرز KEC انٹرنیشنل لیمٹیڈ (ایکسپورٹ) جو گوئنکا گروپ کا حصہ ہے، ہماری مصنوعات بیرونی ممالک میں فروخت کرے گی۔ اس کے علاوہ کرسٹل کیمکلز، رکیس انٹر پرائزس جیسی دوسری کمپنیاں بھی ہماری دوائیاں ایکسپورٹ کریں گی۔

کین بنک فننشل سروسز لیمٹیڈ نے اس پروجیکٹ کے حصص خرید لینا قبول کیا ہے۔ الغرض اب منصوبے نے تمام مراحل طے کئے ہیں۔ انشاء اللہ ۷/۸ مہینوں میں فیکٹری کا کام مکمل ہو جائے گا اور اکتوبر ۱۹۹۲ء سے کمرشیل پروڈکشن شروع ہو جائے گا۔

رتناڈرگس ہماری قوم کا کارپوریٹ سیکٹر میں پہلا منصوبہ ہے۔ ہم حصص کی خریداری کے لیے گلف میں مقیم کوکنی حضرات سے زیادہ پُر امید تھے مگر گلف میں جو بحران پیدا ہو گیا اس سے ہماری ایک بازو کمزور سی ہو گئی حالانکہ ہمیں کچھ لوگوں سے بھرپور تعاون ملا ہے۔ ہم آپ سے اور آپ کے ذریعہ آپ کے دوست احباب سے اپیل کرتے ہیں کہ رتناڈرگس کے زیادہ سے زیادہ حصص خریدیں تاکہ ہمارے ہاتھ مضبوط ہوں اور ہم زیادہ سے زیادہ تیزی و تندہی کے ساتھ اپنا کام شروع کر سکیں۔

خیال رہے کہ کمپنی ڈپازٹ بھی قبول کرتی ہے۔

والسلام

ڈاکٹر علی عبد القادر دلوی

مینجنگ ڈائریکٹر

بورڈ آف ڈائرکٹرز کے اراکین :۔

پروفیسر ایم کیو دلوی ایم اے، پی ایچ ڈی۔	انکامسٹ اور چیف ٹیکنیکل ایڈوائزر یونائیٹیڈ نیشن آرگنائزیشن U.N.O	چیئرمن
ڈاکٹر علی عبد القادر دلوی ایم بی بی ایس	میڈیکل پریکٹشنر	وائس چیئرمن مینجنگ ڈائریکٹر
مسٹر وی، وی جوہن	سابق پروڈکشن ڈائریکٹر وائتھ انٹرنیشنل	پروڈکشن ڈائرکٹر
مسٹر جمیل ای چوگلے بی فارم	مارکیٹنگ ایکسپرٹ فارماسٹیکلز	ڈائریکٹر
مسٹر ایم ایس اے دلوی بی کام	اکاؤنٹنٹس	ڈائریکٹر
مسٹر محمد انور حکیم	سابق مینجنگ ڈائریکٹر ایسوسی ایٹیڈ لیباریٹریز	ڈائریکٹر
مسٹر عبداللہ اے معادم	آرکیٹکٹ	ڈائریکٹر
مسٹر نات پی نالین بی کام	اکاؤنٹس ایڈمنسٹریٹر	کل وقتی ڈائریکٹر

عید الفطر کی مبارکباد
ایسٹ اینڈ ویسٹ
انجینئرنگ ورکس
مسعود پیش امام
ای - بوسٹ ہارڈ روڈ ، دارو خانہ ، ممبئی ۴۰۰۰۱۰

اخبار و افکار

مرتب: ف بن صاد

انجمن خیر الاسلام اردو ہائی اسکول گوریگاؤں کی شاندار کامیابیاں

حسب سابق انجمن خیر الاسلام اردو ہائی اسکول گوریگاؤں ضلع رائیگڈھ نے مختلف تحریکات میں نمایاں کامیابیاں حاصل کیں ہیں تفصیل حسب ذیل ہے۔

فن مصوری: وی رامہتا سارو جنک لائبریری گوریگاؤں میں بین المدارس فن مصوری کے مقابلے میں مدرسہ ہذا کے طلبہ نے اول و دوم نمبر حاصل کیا۔

(۱) انتولے آسیہ یونس جماعت ہفتم اول انعام (۲) شیخ نازنین مشتاق جماعت پنجم۔ دوم انعام۔ مدرسہ ہذا ڈرائنگ ٹیچر ڈونگری سر کی جانفشانیاں اس کامیابی میں شامل ہیں۔

فن تقریر اور انگلش کانسٹیٹ

۸ دسمبر ۱۹۹۱ء کو نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے زیر اہتمام مہاڈ میں منعقدہ تقریری مقابلے انگلش کانسٹیٹ اور جنرل نالج مقابلے میں ذیل کے طلبہ نے امتیازی کامیابی حاصل کی

(۱) مسرت نظام الدین۔ جماعت ہشتم تقریر نقش کوکن میں مہاڈ سنٹر میں اول انعام (۲) ادھیکاری ناظم حسین جماعت دہم۔ سائی ساجدہ عبد الرحمان دہم الف۔ جنرل نالج میں دوم انعام (۴) ادھیکاری ناظم حسین جماعت دہم۔ انگلش کانسٹیٹ میں اول انعام۔

۱۵ دسمبر کو بزم ملت بازار محلہ جنجیرہ مروڈ کے زیر اہتمام نعت گوئی اور تقریری مقابلے منعقد کئے گئے اس میں بھی مندرجہ ذیل طالبات نے انعامات حاصل کئے۔

(۱) مسرت نظام الدین خان جماعت ہشتم اول انعام (۲) شاہین اسماعیل بندر کر ہفتم دوم انعام۔

نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے فائنل مقابلے میں بھی مسرت نظام الدین خان کو تقریر میں دوسرے انعام سے نوازا گیا اور ناظم ادھیکاری اور ساجدہ سائی کو جنرل نالج اور انگلش کانسٹیٹ میں خصوصی انعامات دیئے گئے۔

ان تمام کامیابیوں میں اسکول کے صدر مدرس جناب عبد الرحیم لال کوٹے، اساتذہ جناب ڈونگری شبیر شاہ (B.A. D.Ed) جناب ساجد حسین زاہد اور جناب عبد اللطیف انصاری کی محنت شامل رہی ہے ہم اساتذہ اور طلبہ کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

جناب اسماعیل حسین میاں اڈیٹر
جناب عبد اللہ حسین میاں کر دیگر
صدر و نائب صدر اردو ایجوکیشن سوسائٹی
گوریگاؤں

عالم اسلام

لبنان، موزمبیق، نائجیریا، ترکی اردن، سینیگال، ملیشیا، بحرین، تیونس، افغانستان، الجزائر، فلسطین مصر، ایران، چاڈ، شام، سعودی عربیہ، سوڈان، عراق، صومالیہ، لیبیا، بنگلہ دیش عمان، پاکستان، کویت، انڈونیشیا، اور روسی مسلم جمہوریائیں۔

قاضی فراز احمد کے اعزاز میں

قطر میں مجلس فروغ اردو (جس نے قطر کی تمام بزم ہائے اردو کو ایک اسٹیج پر لانے کی پرخلوص کوشش کی ہے) نے قاضی فراز احمد کے اعزاز میں "جشن فراز" منایا اور قطر میں ان کی اردو خدمات کا اعتراف کیا۔ قاضی فراز احمد (بزم اردو کے نائب صدر اور رکن مجلس مشاورت) کی شخصیت اور ان کے فن پر محمد ممتاز راشد، ڈاکٹر خلیل الرحمن، شمیم حیدر اور معیب الرحمن (ابن حبیب احقر) نے

روشنی ڈالی۔ ابن حبیب احقر مجلس فروغ
اردو کے بانی اور سرپرست ہیں دوسرے
دور میں قطر کے تمام شعراء نے شعری
نشست میں حصہ لیا۔

نظامت کے فرائض جلیل نظامی نے
ادا کئے۔ صدارت محترم ڈاکٹر شکیل احمد نے
کی۔ تلاوت کلام پاک کیلئے بطور خاص
محمد ہاشم داد کر مدعو تھے۔

کوکن مسلم کوآپریٹیو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹیڈ کراچی پاکستان

تقسیم ہند کے بعد کراچی میں آنیوالے
چند سرکردہ افراد نے کوکنی برادری کو ایک
جگہ آباد کرنے کا منصوبہ بنایا اور کراچی
ڈیولپمنٹ اتھارٹی (KDA) سے ایک
قطعۂ اراضی حیدر روڈ آف شہید ملت روڈ
پر حاصل کی۔ جہاں مکانات تعمیر کئے گئے
البتہ جوں جوں برادری کے اراکین کی تعداد
بڑھتی گئی جگہ ناکافی محسوس ہوئی لہٰذا
سوسائٹی نے KDA سے مزید جگہ کا مطالبہ
کیا جسے منظور کرتے ہوئے ایک زمین
اسکیم نمبر ۳۳ واقع سپرہائی وے پر دی گئی
ہے۔

ایک طویل عرصہ کے بعد یہ زمین ڈیولپ
ہوتی ہے اور اب انشاء اللہ مکانات کی
تعمیر عمل میں آئے گی۔ اس منصوبہ کی تکمیل
میں چیئرمین جناب جمیل زکریا سیکریٹری
تفتیش کوکن
جناب محمد شریف بھائی اور ان کی مجلس عاملہ
کی خدمات قابل صد ستائش ہیں۔

(نامہ نگار عبدالغفور راجہ پٹھان)

آل کوکن مشاعرہ

بزم شعر و ادب کوکن (بمبئی) کے زیر اہتمام
۲۹ فروری ۱۹۹۲ء کی شب میں مہاراشٹر
کالج ہال (بمبئی) میں پروفیسر عبدالقدوس
منشی صاحب (پرنسپل مہاراشٹر کالج) کی
صدارت میں آل کوکن مشاعرہ کا انعقاد ہوا۔

استقبالیہ کمیٹی کے چیرمین فضل ماسٹر
صاحب نے حاضرین کا اپنا پاک خیر مقدم کیا آپ نے
کہا کہ "اس قسم کا پہلا آل کوکن مشاعرہ ۱۹۵۰ء
میں منعقد ہوا تھا۔ اور آج بزم شعر و ادب
کوکن نے اپنی چالیس سالہ کاوشوں کا نتیجہ
آل کوکن مشاعرہ کی صورت میں پیش کرنے
کا شرف حاصل کیا ہے" صدر بزم مہر مھسلائی
صاحب نے مختصراً بزم کا تعارف و تاریخ بیان
کی۔

صدر مشاعرہ پرنسپل منشی صاحب نے
اپنی صدارتی تقریر میں بزم کو "کوکن کی مشعل
راہ" کہا اور اس کی توسیع و ترقی کیلئے
دعاؤں سے نوازا بزم کی کارکردگی کو سراہتے
ہوئے انہوں نے کوکن کے شعراء کا منتخب
کلام کتابی صورت میں شائع کرنے کا مشورہ
بھی دیا۔

اس مشاعرہ میں مہر مھسلائی، قیصر رتناگروی
اختر رآہی، معین ادیبی، گوہر راجہ پوری
ہاشم نوکالوی، جمیل کامل، فرحت اشرفی
محمود الحسن ماہر، عبدالمجید شاغل، انجم
عباسی، شاداب رتناگروی، واحد محسن
عاقل باقی، سعید کنول، منور رتناگروی
خالد ندیم بدایونی، حسین میاں مقدم اور
حمید قاضی نے اپنے کلام بلاغت نظام سے
سامعین کو محظوظ فرمایا۔

ریلوے سروس بند ہونے کے باوجود
مہاراشٹر کالج کا وسیع ہال کھچا کھچ بھرا
تھا جناب محمود الحسن ماہر نے نظامت کے
فرائض انجام دیئے۔

سعید کنول
جنرل سکریٹری بزم شعر و ادب کوکن (بمبئی)

امتحان معلومات اسلامی

اسٹوڈنٹس اسلامک آرگنائزیشن آف
انڈیا بمبئی ڈویژن کی جانب سے امتحان معلومات
اسلامی کے سلسلے میں ۲ مارچ کو جلسہ
تقسیم انعامات منعقد کیا گیا جس کی صدارت
سرپرست حلقہ مہاراشٹر محمد عبدالقیوم صاحب
نے فرمائی۔ ملت اسلامیہ کے ان نونہالوں
کیلئے اسکالرشپ نصابی کتابوں و یونیفارم
کی تقسیم اور ایجوکیشنل گائیڈنس بیورو اور
اسی طرح کی دوسری تعلیمی سرگرمیوں کے
ساتھ عصری مدارس کے طلباء میں اسلام
کی حقیقی روح پیدا کرنے کیلئے چار ہزار

طلباء میں منعقدہ یہ دینی امتحان ایک مثبت اور دور رس کوشش ہے جناب علی ایم شمسی ڈاکٹر عبدالکریم نائیک صاحب اور جناب ڈاکٹر اسحاق جمخانہ والا نے اپنے ذرین خیالات کا اظہار کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ ہمارے ہیڈ ماسٹر صاحبان کو طلباء میں قرآن و سنت کے علم کو عام کرنے کیلئے کوشش کرنی چاہیے۔

ہندستان میں کھیل کے اہم میدان

نہرو اسٹیڈیم (کلکتہ) وانکھیڑے اسٹیڈیم (بمبئی)، بیریبوان اسٹیڈیم (بمبئی)، شیواجی اسٹیڈیم (نئی دہلی)، ایڈن گارڈن اسٹیڈیم (کلکتہ)، نیشنل اسٹیڈیم (بمبئی)، کینن اسٹیڈیم (جمشید پور)، یادوندر اسٹیڈیم (پٹیالہ) پاربتی اسٹیڈیم (ڈنگ) گرین پارک اسٹیڈیم (کانپور)

ایڈوکیٹ ناظم قاضی

بمبئی کے حالیہ میونسپل الیکشن میں جو مسلم امیدوار چن کر آئے ان کے اسمائے گرامی پچھلے شمارہ میں ہم نے ہدیۂ قارئین کئے ہیں۔ ان نو منتخبہ کارپوریٹرز میں ایک فعال نوجوان ناظم قاضی اسپیشل ایگزیکیٹو مجسٹریٹ بھی شامل ہیں۔

جناب ناظم قاضی (متوطن۔ آنجرہ ہالون، ضلع رتناگری) جنتادل کے فعال رکن ہیں۔ اور اسی ٹکٹ پر آپ حلقہ مجگاوں بمبئی ۱۰ سے چن کر آئے ہیں۔

کامرس کے سند یافتہ اور پیشہ کے اعتبار سے وکیل جناب ناظم قاضی صغر سنی سے ہی سماجی خدمت میں لگے ہوئے ہیں کوکن مرکنٹائل کوآپریٹیو بنک بمبئی کے ڈائریکٹر مجگاوں یوتھ فیڈریشن کے صدر، مجگاوں ایمبولنس سروس کے صدر، کوکن مسلم یوتھ فیڈریشن کے نائب صدر، کوکن مسلم یوتھ فیڈریشن کے نائب صدر کوکن ریلوے پریشد کے جنرل سکریٹری، اسٹوڈنٹس کونسل لالہ لاجپت رائے کالج کے جنرل سکریٹری کوکن انٹر نیشنل اور انجمن مسلمانان مجگاوں کی مجلس انتظامیہ کے رکن وغیرہ اعزازی عہدے آپ کی اولوالعزمی اور جذبہ خدمت کے بین ثبوت ہیں۔

آپ کے والد محترم جناب عبدالحمید قاضی بھی شہر بمبئی کے نامور وکیل ہیں۔ چچا جناب قمر قاضی محکمہ کسٹم کے اعلیٰ افسر ہیں۔ دوسرے چچا عمر قاضی مزدور رہنما ہیں۔ الغرض تعلیم یافتہ اور عوامی خدمت میں معروف خاندان کے چشم و چراغ شاہین صفت اس نوجوان نے سماجی خدمات کے بعد اب سیاسی میدان میں قدم رکھا ہے۔ حالیہ الیکشن میں کامیابی آپ کے تابناک مستقبل کا روشن

پہلو ہے خدا انہیں مبارک کرے اور
عملی زندگی میں کامیاب فرمائے ہم بھی
دعا کریں گے ۔

تو شاہیں ہے پرواز ہے کام تیرا
تیرے سامنے آسماں اور بھی ہیں

پانگولی اسکول میں سالانہ جلسہ

مولانا آزاد ہائی اسکول میں ہمیشہ کی
طرح امسال بھی سالانہ جلسہ ہوا جس
میں ڈرامے ، مکری غزل اور رقص وغیرہ
کے پروگرام رکھے گئے تھے ۔

اردو ڈرامے "ڈنڈے شاہ"
تبیر ماسٹر تے اور رقطار میں آئینے تشکیل
کامٹی نے تحریر کیا ۔ مراٹھی ڈرامہ سلیم
ہنڈیکری نے ڈائریکٹ کیا ۔ ایکشن گیتوں
کی تیاری میڈم ناصرہ جلگاؤنکر نے بڑی
محنت اور لگن سے تیار کر کے پروگرام
میں چار چاند لگائے اس پروگرام میں
مہمان خصوصی حسن میاں لانڈ گے تھے
نظامت کے فرائض یٰسین داؤد خان نے
انجام دیئے گاؤں کی معزز شخصیتوں نے
حصہ لیکر اس پروگرام کو رونق بخشی اور
طلبا کی حوصلہ افزائی کی ۔

نئی ممبئی کیلئے علیحدہ میونسپل کارپوریشن

نئی ممبئی جو ضلع پر رشید تھانہ کے زیر اہتمام
حکومت کی جانب سے بسائی گئی نئی بستی
ہے ۱۶ مارچ ۹۲ کو گورنر مہاراشٹر
نے ریاستی مجلس قانون ساز کے مشترکہ
اجلاس میں اس بستی کیلئے علیحدہ میونسپل
کارپوریشن کی تشکیل کا اعلان کیا ۔
اس اقدام سے نئی ممبئی کو اپنے مسائل
اپنے طور پر حل کرنے میں مدد ملے گی ۔
ریاستی وزیر مالیات شری رام راؤ
اڈیک نے رائیگڈھ ضلع کے سترہ (۱۷)
گاؤں ملا کر پنویل کیلئے بھی ایک میونسپل
کارپوریشن کی تشکیل کا اعلان کیا ہے ۔

مبارکباد

آل انڈیا مسلم ایجوکیشن سوسائٹی
کے جنرل سکریٹری جناب ٹی پی امیچامد
کاٹراونکو سیمنٹس لمیٹڈ کے عہدۂ چیرمن
پر فائز ہوا ہے ۔
موصوف کے راٹری کلب ممبئی کی جانب
سے (اپنی بیگم کے ساتھ) وفد کے
لیڈر بنکر آسٹریلیا جا رہے ہیں ۔ ہماری دلی دعا
ہے کہ خدا ان کا یہ سفر کامیاب و بامراد
کرے ۔

انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول شریوردھن ضلع رائےگڈھ کی طالبہ ریشماں
عبدالشکور کالوکھے نے **نقش کوکن ٹیلنٹ فورم** ممبئی کے زیر
اہتمام منعقدہ آل کوکن جنرل نالج مقابلہ میں اول نمبر حاصل کر کے اپنے ہائی اسکول
کا جنرل نالج ٹرافی پر قبضہ جمایا ۔ تصویر میں فاتح طالبہ ٹرافی اٹھائے نظر آ رہی ہے ۔

۱۶ر فروری ۹۲ء کو کوکن میڈیکو سوشل فورم کی جانب سے غریب نادار اور مستحق بیوہ عورتوں کو سلائی مشینیں تقسیم کی گئیں اس موقعہ پر لی گئی تصویر میں ڈاکٹر حسین تھاکور چیرمین میڈیکو فورم پرنسپل ڈاکٹر اے اے منشی، جناب ریاض آفندی، جناب محمد پرکار اور رمانک پر ڈاکٹر نظام الدین گوریکر نظر آرہے ہیں ۔

آنند نرائن ملا کو اقبال سمان

مدھیہ پردیش کے وزیر اعلیٰ ایس ایل پٹوا نے مشہور ادبی شخصیت آنند نرائن ملا کو ان کی شعری و نثری خدمات کے صلے میں گرانقدر "اقبال سمان" سے نوازا ۔ مسٹر پٹوا نے ۹۲ سالہ اردو شاعر مسٹر ملا کو ایک شال ایک لاکھ روپئے نقد اور ایک سند پیش کی ۔

S I O

امتحان معلومات اسلامی

اسٹوڈنٹس اسلامک آرگنائزیشن آف انڈیا بمبئی ڈویژن کی جانب سے امتحان معلومات اسلامی کے سلسلے میں ۲ر مارچ کو جلسۂ تقسیم انعامات منعقد کیا گیا جس کی صدارت سرپرست حلقہ مہاراشٹر محمد عبدالقیوم صاحب نے فرمائی ۔ ملت اسلامیہ کے ان نونہالوں کے لئے اسکالرشپ نصابی کتابوں و یونیفارم کی تقسیم اور ایجوکیشن گائڈنس بیورو اور اسی طرح کی دوسری تعلیمی سرگرمیوں کیساتھ عصری مدارس کے طلبا میں اسلام میں حقیقی روح پیدا کرنے کیلئے چار ہزار طلبا میں منعقدہ یہ دینی امتحان ایک مثبت اور دوررس کوشش ہے جناب علی ایم شمسی ۔ ڈاکٹر عبدالکریم نائیک صاحب اور جناب ڈاکٹر اسحاق جمخانہ والا نقش کوکن

نے اپنے ذرین خیالات کا اظہار کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ ہمارے ہیڈ ماسٹر صاحبان کو طلبا میں قرآن و سنت کے علم کو عام کرنے کیلئے تمام اسکولوں میں اسلامی لائبریری کے قیام کیلئے کوشش کرنی چاہیئے ۔

تھانہ کارپوریشن میں مسلم کارپوریٹر

تھانے میونسپل کارپوریشن کے حالیہ چناؤ میں اس مرتبہ چار مسلم امیدوار کامیاب ہوئے ہیں نعیم خان، قاسم قریشی، یٰسین سرمے اور ممتاز بیگم شیخ ۔

گذشتہ بورڈ میں تین مسلم کارپوریٹر تھے بشیر پاپے، عبدالغفور شیخ اور نعیم خان صاحب جنہیں نائب میئر کا عہدہ بھی تفویض کیا گیا تھا ۔ اس مرتبہ عبدالغفور شیخ کی اہلیہ ممتاز بیگم کو امیدواری دی گئی تھی یٰسین شیخ کانگریس کے امیدوار صداقت حسین کو شکست دیکر منتخب ہوئے ہیں ۔

بمبئی پورٹ کے ملازمین رضاکارانہ سبکدوشی کو تیار

بامبے پورٹ ٹرسٹ کے ۲۰۰۰ سے زیادہ ملازمین نے پرکشش گولڈن ہینڈ شیک اسکیم کے تحت جس پر آئندہ ماہ تک عمل درآمد ہونے کا امکان ہے رضاکارانہ طور پر سبکدوش ہوجانے پر اتفاق کیا ہے ۔ بامبے پورٹ ٹرسٹ کے چیرمین آئی کے بھاٹیہ

کے مطابق اس سلسلہ میں متعلقہ یونینوں کے ساتھ ایک سمجھوتہ ہوگیا ہے۔ معاہدہ کے تحت جو مزدور رجسٹرڈ نہ ہونگے انہیں پی پی ٹی گودی جہاز پر کوئی بھی سامان ڈھونے کی اجازت نہ دی جائیگی مزدوروں کی کثرت کے مسئلہ سے دوچار پی پی ٹی انتظامیہ نے عدالت کا فیصلہ ہونے تک ۳ ہزار سے زیادہ غیر رجسٹرڈ مزدوروں کی قسمت کا فیصلہ کر دیا ہے۔

خرگوش کے کان بڑے کیوں ہوتے !

خرگوش کو عام طور سے معصوم اور ڈرپوک جانور قرار دیا جاتا ہے۔ جنگل میں سبھی جانور اسے ڈراتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ خرگوش کے ۵۰ اقسام ہیں۔ ماہرین کے مطابق خرگوش کی اولین نسل شمالی امریکہ میں پائی گئی تھی۔ لیکن آج دنیا کے ہر ملک میں خرگوش پائے جاتے ہیں۔ سبھی خرگوش کے کان ان کے جسم کی مناسبت سے کافی بڑے ہوتے ہیں۔ خرگوش چونکہ ایک ڈرپوک جانور ہے اور ہمیشہ دشمنوں سے گھرا رہتا ہے اس لئے قدرت نے اس کے تحفظ کیلئے اس کے کانوں کو بڑا کر دیا ہے جس کی وجہ سے خرگوش کافی دوری سے کسی بھی آواز کو صاف سن سکتا ہے۔ نتیجتاً وہ دھیمی دھیمی آواز سن کر متوقع خطرے کے آنے سے پہلے سوچ سکتا ہے۔ دن کے وقت خرگوش اپنے مخفی کمین بل یا جھاڑیوں میں چھپا رہتا ہے خرگوش کی یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ شام ہوتے ہی فوراً یا علی الصبح اپنی غذا کی تلاش کرتا ہے خرگوش کو قدرت نے ایک اور انمول تحفہ دیا ہے۔ وہ اسکی سونگھنے کی قوت ہے۔ یہ کافی دوری سے سونگھ سکتا ہے۔ اسکی پچھلی ٹانگیں لمبی ہوتی ہیں جسکی وجہ سے خرگوش فی گھنٹہ ۴۰ میل کی رفتار سے دوڑ سکتا ہے۔

ریشماں جاوید کی شاندار کامیابی

۲۹ فروری ۱۹۹۲ء کو ایم ایس جی کالج مالیگاؤں کے زیر اہتمام ایک باوقار آل مہاراشٹر کالجیٹ تقریری مقابلہ بعنوان "مذہبی انتہا پسندی اور جمہوری اقدار کی ریخت اشتراکی نصب العین کا اختتام ہے" منعقد ہوا۔ اس تقریری مقابلے میں سردار کالج آف ایجوکیشن مالیگاؤں کی ہونہار طالبہ مس ریشماں جاوید ولد سید مجاہد نے مذکورہ بالا عنوان کی مخالفت میں اپنی پر مغز اور تاثر انگیز تقریر سے معزز مہمانان اور سامعین سے بے پناہ داد و تحسین حاصل کی اور مقابلے کا دوسرا انعام حاصل کر کے اپنی کالج کا نام روشن کیا۔

داب علی صاحب مرحوم

عام طور پر محکمہ پولس سے وابستہ افراد کے متعلق ذہن میں جو تصور ابھرتا ہے وہ ان افراد سے کترانے پر مجبور کرتا ہے آج کے حالات میں یہ تصور ایک مفروضہ بن چکا ہے لیکن اسکے باوجود کچھ ایسے بھی ہوتے ہیں جن کا شمار مستثنیات میں ہوتا ہے

انہی میں ایک تھے مرحوم عبدالوہاب علی صاحب جناب عبدالوہاب علی ۱۹۶۰ء میں اسسٹنٹ کمشنر آف پولیس کے عہدہ سے سبکدوش ہوئے اور ۱۳ فروری ۱۹۹۲ء کی رات پونے ۸ بجے اپنے آبائی وطن کھیڈ ضلع رتناگری میں انتقال کر گئے۔

آپ کی پیدائش راہوری ضلع احمد نگر ۱۹۰۵ء میں ہوئی۔ کالج کی تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد ۱۹۳۰ء میں بمبئی سٹی پولیس سے منسلک ہوئے اور سب انسپکٹر کی حیثیت سے ملازمت کی ابتدا کی۔ پولیس ٹریننگ کے دوران گھوڑ سواری اور ہاکی میں کافی مہارت حاصل کی۔ اپنے وقت کے ذہین اور محنتی افسران میں آپ کا شمار ہوتا تھا۔ ایک قابل ذکر بات جو اس محکمہ کی خدمت کے دوران آپ کو اوروں سے منفرد کرتی رہی وہ آپ کی عوام میں مقبولیت تھی۔

انسپکٹر کی حیثیت سے جب بندرگاہ میں پورٹ ہیلتھ میں اپنی ذمہ داریاں نبھا رہے تھے تو حاجیوں کی کافی خدمت کی۔ تمام عمر ایک سچے مسلمان کی طرح زندگی بسر کی۔ اسلامیات اردو اور انگریزی ادب کے مطالعہ سے گہری دلچسپی تھی۔ گفتگو کے دوران مزاح کا عنصر کافی جھلکتا تھا۔ جو لوگوں کو انکا گرویدہ کر لیتا تھا۔ ملازمت کے دوران راست بازی اور ایمانداری کا راستہ کبھی نہ چھوڑا اپنی اسی وصف کی بنا پر ماتحت غیر مسلم افسران کے دلوں میں بھی نمایاں مقام رکھتے تھے۔ ۱۹۸۰ء تک بمبئی میں رہے اسکے بعد اپنے آبائی وطن میں مستقل سکونت اختیار کر لی۔ بمبئی میں کوکن مسلم ایجوکیشن سوسائٹی کے کاموں میں کافی دلچسپی لی۔ عمر کے آخری مرحلے تک انجمن تعلیم کھیڈ کے صدر رہے لیکن ایک سال قبل ناسازی طبع کی بنا پر استعفیٰ دے دیا تھا۔ آپ کے والد بزرگوار خان بہادر شیخ علی بھی اطلاع مہاراشٹر میں ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس رہ چکے تھے پسماندگان میں انکی بیگم اور ۳ لڑکے ہیں عبدالستار جو بمبئی میں ایڈوکیٹ ہیں، شفیع احمد جو O.N.G.C. میں افسر ہیں اور عبداللطیف جو دہیسر میں تدریسی فرائض انجام دیتے ہیں۔

ساونت واڑی مرکز جماعت المسلمین کا چناؤ

ساونت واڑی مرکز جماعت المسلمین کا سالانہ انتخابی جلسہ اتوار یکم مارچ کو بمبئی میں منعقد ہوا جس کی صدارت ڈاکٹر زین العابدین خواجہ نے کی۔ اس موقعہ پر اتفاق رائے سے درج ذیل عہدیداروں کا چناؤ عمل میں آیا۔ صدر ڈاکٹر زین العابدین خواجہ نائب صدور جناب فتح محمد نائیک اور جناب احمد خان جنرل سکریٹری سردار خان جوائنٹ سکریٹری عبدالسلام شیخ خازن ضیاء خان بعد ۹ اراکین پر مشتمل مجلس عاملہ کا تقرر عمل میں آیا۔

اس میٹنگ میں طے پایا کہ چھ کمروں پر مشتمل اسکول کی نئی عمارت تعمیر ہوئی ہے اس کا افتتاح برسات بعد کیا جائے گا۔

نیز اسکول کے قریب ایک تفریحی ہال تعمیر کیا جائے اسکول کی آمدنی میں اضافہ کیلئے امدادی پروگرام کی تجویز بھی منظور ہوئی۔

ڈاکٹر حامد اللہ ندوی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ میں

بمبئی کے معروف دانشور، ادیب و محقق جناب ڈاکٹر حامد اللہ ندوی کو اسپیشل ریسرچ افسر مقرر کیا ہے۔

ڈاکٹر ندوی ایک بلند پایہ محقق ہیں انہیں ندوۃ العلماء لکھنؤ کی سند فضیلت حاصل ہے جو عربی زبان و ادب کی اعلیٰ ڈگری ہے کتاب خانہ داری کا ڈپلومہ حاصل ہے جو انہوں نے پونہ یونیورسٹی سے حاصل کیا ہے بمبئی یونیورسٹی کا لسانیات کا ڈپلومہ اور لسانیات میں کی گئی ڈاکٹریٹ جامعہ سے حاصل کی ہوئی فارسی اور اردو میں بی اے اور ایم اے کی ڈگریاں ان کی لیاقت اور تشخص کا مختصر سا تعارف ہے۔ پچھلے سال نقش کوکن ٹیلینٹ فورم کے عام اجلاس میں آپ کی کتاب "کتب خانہ جامع مسجد بمبئی کے اردو مخطوطات" کی رونمائی ہوئی تو ادبی حلقہ میں آپ کی عزت و

احترام میں اضافہ ہوا ۔ انجمن اسلام قابل مبارکباد ہے کہ اس نے ڈاکٹر ندوی کی خدمات حاصل کی ہیں ۔

ساڑھے چودہ ہزار دلہنیں جہیز کی بھینٹ چڑھ گئیں

سرکاری اعداد شمار کے مطابق گذشتہ تین برسوں میں ملک بھر میں چودہ ہزار پانچ سو دلہنوں کو جہیز کی لعنت سے اپنی جان گنوانا پڑی ہے ۔ مذکورہ بات ہری راجیہ سبھا میں وزارت داخلہ کی منسٹر نے پیش کی ہے کہا کہ ۱۹۹۱ء سے ۱۹۹۱ء تک کے عرصے میں اس قسم کے زیادہ تر واقعات ریاست اترپردیش میں ہوتے ہیں جہاں ۲۷۲۴ اموات ہوئی ہیں ۔ دوسرا نمبر مہاراشٹر کا ہے ۔

سٹی زن ۔ کراچی (پاکستان) میں

کوکنی ویمنس ویلفیر ایسوسی ایشن کا قیام

چار ماہ قبل کی بات ہے کہ کراچی میں کوکنی برادری کی چند خواتین نے برادری کی یتیم ، بیوہ ، بیکس و نادار بہنوں کو مالی مدد بہم پہنچانے کے نیک ارادہ سے برادری کی متمول خواتین کا تعاون حاصل کیا اور مختصر سے عرصہ میں ایک خطیر رقم چار لاکھ ستر ہزار روپے جمع کئے جو ایک قابل ستائش کارنامہ ہے ۔ امداد بہم پہنچانے والی منقش کوکن

خواتین میں پاکستانی خواتین کے علاوہ بیرون ملک مثلاً افریقہ اور ہندوستان کی خواتین بھی شامل ہیں ۔

خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار ان خواتین کی کوششوں کی جب پذیرائی ہوئی تو انہوں نے اسے ایک ایسوسی ایشن کا روپ دینے کی غرض سے ۲۱ فروری ۹۲ء کو کوآپریٹیو ہاؤسنگ سوسائٹی کے بنگلہ نمبر ... میں ایک جلسہ منعقد کیا جس میں تقریباً ... خواتین شریک ہوئیں اور اسمیں کوکنی ویمنس ویلفیر ایسوسی ایشن تشکیل دی گئی ہے درج ذیل عہدیداران بالاتفاق رائے منتخب ہوئے ۔

صدر ۔ مسز صغریٰ ایم ایم بخشی ۔ نائب صدر مسز مہر النساء ناخدا غلام حسین رو گھے ۔ جنرل سکریٹری مسز کلثوم عبدالرحیم فقیہ جوائنٹ سکریٹری مسز بیبہ اکامران رو گھے اور خزانچی مسز نور جہاں حفیظ الرحمن مقری ۔

ان کے علاوہ پندرہ اراکین پر مشتمل ایک مجلس عاملہ میں مسز آمینہ اسلم ... جیسی سرگرم سوشل ورکرز شامل ہیں ۔

واضح رہے کہ ایسوسی ایشن کے قیام کا مقصد برادری کی نادار بہنوں کی مالی مدد کرنا ہے ۔

برادری کی دیگر فلاحی تنظیموں سے مقابلہ کرنا نہیں ہے ۔

تھانہ میں نعیم خان میئر منتخب

تھانہ میونسپل کارپوریشن میں سابق ڈپٹی میئر کانگریس کے جناب نعیم خان میئر کی حیثیت سے منتخب کر لیے گئے انہوں نے اپنے واحد حریف شیوسینا بی جے پی کے مشترکہ امیدوار شری بھاسکر پاٹل کو ۵ ووٹوں سے شکست دی ۔ نعیم خان صاحب کو ۴۵ ووٹ ملے اور پاٹل کو ۴۰ جبکہ ہاؤس میں ۸۵ کونسلر موجود ہیں ۔ ڈپٹی میئر کی حیثیت سے مسز مالتی بھوئیر کا انتخاب ہو گیا ہے انہیں بھی ۴۵ ووٹ ملے ۔

تھانہ میونسپل کارپوریشن میں کانگریس کے ۲۵ کونسلر ہیں شیوسینا کے ۲۵ بی جے پی کے ۱۰ جنتادل کے ۲ اور آزاد کونسلروں کی تعداد ۱۲ ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آزاد اراکین نے کانگریس کو فتح دلانے میں اہم رول ادا کیا ہے ۔ تھانہ میونسپل کارپوریشن میں تیس سال کے بعد مسلم کارپوریٹر کو میئر منتخب کیا گیا ہے ۱۹۶۲ء میں جناب نرویل تھانہ کے میئر تھے ۔

شخصیات

ابراہیم عبداللہ مقری

کرۂ ارض کا کوئی بھی خطہ ہو کوکن کا مسلمان وہاں جاکر آباد ہوگیا ہے مگر سالہا سال گذر جانے کے بعد بھی اس نے اپنے آبائی وطن سے رشتہ استوار رکھا ہے۔ گویا اس شعر کی ترجمانی کر رہا ہے کہ:

ملّت کیساتھ رابطہ استوار رکھ
پیوستہ رہ شجر سے امیدِ بہار رکھ

افریقہ چاہے جنوبی ہو یا مشرقی کوکنی برادری کے افراد وہاں کثرت سے آباد ہیں ایسے ہی لوگوں میں جناب عبدالکریم محمد علی مقری متوطن راجہ پور ضلع رتناگری کی ذات والاصفات ہے جو پہلی جنگِ عظیم کے دوران ریاستِ زنجبار مشرقی افریقہ میں جو اب تنزانیہ کا ایک حصہ ہے، جاکر سکونت پذیر ہوئے۔

موصوف مرین انجینئر تھے اور آپ نے زنجبار کے سرکاری بحری جہاز پر ملازمت اختیار کی اور سبکدوشی کے بعد بھی وہیں رہے۔ آپ کے فرزند عبداللہ جو حکومت زنجبار کے پاور اسٹیشن کے سپرنٹنڈنٹ تھے اور دورانِ ملازمت ۱۹۵۴ء میں راہیٔ عدم ہوگئے، آپ نہایت قابل اور محنتی افسر تھے۔ اور اسی لیے ۱۹۴۷ء میں آپ کو ملکۂ معظمہ کا تمغہ عطا کیا گیا تھا۔

آپ کے فرزند ابراہیم عبداللہ مقری جو عرفِ عام ابو مقری کے نام سے موسوم ہیں۔ ۱۹۲۸ء میں آپ کا جنم ہوا جب پڑھ لکھ کر بڑے ہوئے تو اپنے دادا کی طرح مرین انجینئر بننے کا ارادہ کیا اور اس کے لیے ہندوستان اور دیگر ممالک سے متعلقہ تعلیم و تربیت سے آراستہ ہو کر شپنگ کارپوریشن آف زنجبار میں ملازمت اختیار کی۔ مرین انجینئر بننے کا خواب شرمندۂ تعبیر ہوا۔ بلکہ ۱۹۸۶ء جب آپ سبکدوش ہوئے تو چیف انجینئر تھے۔

سبکدوشی کے بعد بھی تنزانیہ کی وزارتِ مواصلات میں ٹیکنیکل ایڈوائزر کے طور پر آپ کا تقرر ہوا تھا۔ اور فی الوقت آپ کینیا شپنگ لائین میں چیف انجینئر کی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

(مرسلہ: اسماعیل شیخ)

پنچائت سمیتی کے کامیاب امیدوار

پنچائت سمیتی کے حالیہ الیکشن میں ضلع رتناگری سے جو مسلم امیدوار چن کر آئے ہیں ہم انہیں دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ ان کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں:

جناب غلام اسماعیل قاضی (نلوڈے)
محترمہ رضیہ ابوبکر قاضی (جیسگڑھ)
جناب صلاح الدین عزیز خان (دیولے)
محترمہ چاندبی محمد شیکاسن (ماکھجن)
جناب عباس اسحاق کاربھاری (پاٹ پنہالے)
جناب محمود احمد خلفے (ساوردہ)
جناب عبداللہ عباسی مقادم (شیون بزرگ)
محترمہ عائشہ بی قمرالدین قاضی (داپولی)
جناب رفیق حسن وییلے (لاٹھون)
جناب امین زین الدین دلوی (اسونڈ)
جناب عبدالرزاق عبداللہ سایکر (دیلاس)

مندرجۂ بالا کامیاب نمائندوں میں جناب صلاح الدین خان شیوسینا کے امیدوار تھے باقی سبھی نمائندے کانگریس کے ٹکٹ پر چن کر آئے ہیں۔

روپ قادر
Filma INTERNATIONAL PRESENTS
HUMSHAKAL
PRODUCED BY ROOP KADAR & A.P. JITHENDER REDDY
DIRECTED BY KALPTARU MUSIC LAXMIKANT PYARELAL

انجمن اسلام باندرہ میں اقرار رننگ شیلڈ

اسٹوڈنٹس اسلامک آرگنائزیشن آف انڈیا (بمبئی ڈویژن) کے زیر اہتمام امتحان معلومات اسلامی منعقد کیا گیا جسمیں انجمن اسلام جونیر کالج آف سائنس وکامرس باندرہ کی پانچ طالبات پر مشتمل ایک ٹیم نے بھی شرکت کی تھی ۔ اس تحریری مقابلے میں ہماری طالبات تحسین خیرات علی (گیارہویں سائنس) شہرانہ فاروقی (گیارہویں کامرس) شاہین غلام رسول (گیارہویں کامرس) سیدہ منیبہ خاتون علی (گیارہویں سائنس) ناظمہ منیر احمد (گیارہویں کامرس) نے امتیازی نمبرات حاصل کیے اور سرفہرست رہیں جسکے نتیجے میں اقرار رننگ شیلڈ جونیر کالج آف سائنس وکامرس باندرہ کے قبضے میں آئی ۔ اس شاندار کامیابی پر پرنسپل مسز رشیدہ قاضی صاحبہ، معلمات، طالبات اور ان کے والدین کو دلی مبارکباد

(شعبۂ نشر و اشاعت)

انجمن اسلام گرلز ہائی اسکول جونیر کالج باندرہ

انجمن اسلام گرلز ہائی اسکول باندرہ کو بہترین اسکول کا ایوارڈ

امسال یوم جمہوریہ کے موقعہ پر صدر انجمن اسلام ڈاکٹر اسحاق جمخانہ والا صاحب نے انجمن اسلام انتظامیہ کی جانب سے نقش کوکن انجمن کے زیر انتظام چلنے والے اسکولوں نیز ہیڈ ماسٹرز و ٹیچرز کو انکی کارکردگی پر انعامات تقسیم کیے ۔ انجمن اسلام گرلز ہائی اسکول باندرہ کو "بہترین اسکول" کے ایوارڈ سے نوازا گیا ۔ گزشتہ سال یوم جمہوریہ کی تقریب میں پرنسپل رشیدہ قاضی صاحبہ کو "بہترین پرنسپل" کا ایوارڈ دیکر ان کی عزت افزائی کی گئی تھی ۔

اقلیتی کمیشن کے صدر

حکومت مہاراشٹر نے ریاستی اقلیتی کمیشن کی تشکیل کردی ہے جس کے صدر جناب حسین خان دلوائی ہونگے ممبران میں فاروق پاشا (سابق ایم ایل اے ناندیڑ) ڈاکٹر مس مہرو بنگالی (وائس چانسلر بمبئی یونیورسٹی) پرنسپل مندر سنگھ، ریٹائرڈ جسٹس ایم ایم قاضی (ناگپور) اور فادر راڈریگز شامل ہیں ۔

ریاستی کابینہ کے فیصلے کے مطابق یہ کمیشن تین ۳ سال کی مدت تک کام کریگا ۔

اسی کمیشن کے قیام کیلئے وزیر اوقاف پروفیسر جاوید خان کی مساعی قابل صد ستائش ہے ۔

ورلڈ کپ پر پاکستان کا قبضہ

ورلڈ کپ فائنل میں پاکستان کی کامیابی نے پورے ایشیا کے کرکٹ پریمیوں کا سر فخر سے بلند کر دیا ہے چاہے ہندو ہو یا مسلمان لوگوں نے خوشی سے بے قابو ہو کر خوب پٹاخے پھوڑے آخر ایسا کیوں نہ کرتے کیوں کہ یہ کپ ہمارے پڑوس میں آیا ہے ایشیائی ٹیم کے پاس پہنچا ہے ۔

جب ہندوستان نے ورلڈ کپ جیتا تھا تو سرفراز نواز اور دیگر پاکستانی کھلاڑی لاہور کی سڑکوں پر مارے خوشی کے بھانگڑہ ناچ، ناچ رہے تھے ۔ اس خوشی کو سیاسی بندش اور فرقہ پرستی کی تعزیتی کسی کھلتے ہوئے پھول کی طرح روک نہیں سکی تھیں ۔

اور ابھی ہندوستان میں بھی وہی عمل دیکھا گیا ۔ جو قابل قدر ہے ۔

عازمین حج کا پہلا بحری جہاز

مہاراشٹرا سٹیٹ حج کمیٹی کے سپرنٹنڈنٹ جناب سید مشتاق احمد نے اخباری بیان میں بتایا کہ عازمین حج کا پہلا بحری جہاز "ایم وی نکوبار" ۷ اپریل ۱۹۹۲ء بروز منگل بمبئی سے جدہ کیلئے روانہ ہوگا ۔

انجمن فروغ ادب جنجیرہ کی ادبی نشست

مروڈ جنجیرہ میں حال ہی میں قائم شدہ "انجمن فروغ ادب جنجیرہ" کی دوسری ادبی نشست کیپٹن سید ظہور قادری کی صدارت میں جناب زاہد قادری کی رہائش گاہ پر ۲۹ فروری ۱۹۹۲ء کو منعقد ہوئی جس میں شائقین علم و ادب کافی تعداد میں شریک تھے مقامی شعراء میں صبا تبسمانی، عبداللہ گوہر ساگر، ریاض انجم، عظیم شیخ، حفظ الرحمٰن حفیظ، اسمٰعیل پودلے، ابھے پیر، سنجے گنجال، اور یوسف خان نے اپنے کلام سے سامعین کو محظوظ کیا۔ دیگر شعراء کا پسندیدہ کلام پڑھنے والوں میں کیپٹن ظہور قادری، بشیر جمعدار، شکیل عیدروس عطاء اللہ خان، حسام الدین، منصور دلوی عبدالقادر قاضی مہسلائی، اقبال مرزا اور سنبل شامل تھے۔ نشست کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا اور انجمن کے سکریٹری نعیم شیخ کے اظہار تشکر پر اختتام ہوا۔ انجمن فروغ ادب جنجیرہ کی سرگرمیوں اور ادبی نشستوں سے مقامی نوجوانوں میں ادبی ذوق کو بڑھاوا مل رہا ہے اور باذوق حضرات ان نشستوں کا بڑی شدت سے انتظار کرنے لگے ہیں۔

مہاراشٹر اسٹیٹ اردو اکاڈمی کے انعامات سنہ ۱۹۹۱ء

مہاراشٹر اسٹیٹ اردو اکادمی نے ۹۲-۹۱ کی مختلف اصناف ادب، صحافت، خطاطی مجموعی خدمات اور درجہ اول میں کامیاب ہونے والے طالب علموں کیلئے جملہ ایک لاکھ پینسٹھ ہزار روپے کے انعامات تقسیم کرنے کا فیصلہ کیا ہے جن کی تفصیل حسب ذیل ہے

کل ہند انعام	تیس ہزار روپے	معین احسن جذبی	(علی گڈھ)
ریاستی انعام	پچیس ہزار روپے	بشر نواز	(اورنگ آباد)
اردو مراٹھی خدمات کیلئے انعام	پندرہ ہزار روپے	سلام بن رزاق	(بمبئی)
صحافتی انعام ۱	پانچ ہزار روپے	غنی غازی	(اردو ٹائمز)
۲	" " "	محمد عبدالسمیع	(ندائے پربھنی)
خطاطی کیلئے انعام ۱	پانچ ہزار روپے	محمد طلحہ قریشی	(اورنگ آباد ٹائمز) اورنگ آباد
۲	تین ہزار روپے	محمد ایوب اعظمی	(انقلاب بمبئی)
تزئین کاری (لے آؤٹ) کیلئے انعام	چار ہزار روپے	فروغ انصاری	(اردو ٹائمز)

۹۱ء کے دوران شائع ہونے والی کتابوں پر انعامات

سات ہزار روپے کے انعامات

نمبر شمار	کتاب	مصنف
۱	شعور ادراک	محمد ایوب واقف
۲	حیات کی حکایت	شبیر احمد حکیم
۳	تین بتی کے راما	علی امام نقوی
۴	ترجمان رموز بے خودی	غلام دستگیر شہاب

پانچ ہزار روپے کے انعامات

نمبر شمار	کتاب	مصنف
۱	حقیقت ملک عنبر	آغا مرزا بیگ
۲	یادوں کا سفر	قیصر عثمانی
۳	عکس اسرار خودی	عصمت جاوید

چار ہزار روپے کے انعامات

نمبر شمار	کتاب	مصنف
۱	سانپ، سفر اور صحرا	مشتاق مومن

(مہربان جین — وکیل نجیب)
سال شاعری کی کسی کتاب پر انعام نہیں دیا گیا۔
ایس ایس اور ایچ ایس سی میں اردو میں اوّل پوزیشن حاصل کرنے والے آٹھ طلباء کو بحساب پندرہ سو روپے (کل بارہ ہزار روپئے) اور بی اے (اردو) میں اوّل پوزیشن حاصل کرتے پانچ طلبا کو بحساب دو ہزار روپیے (کل دس ہزار روپے) کے انعامات دیئے جا رہے ہیں۔
ادبی خدمات اور کتابوں پر انعامات کیلئے جلسۂ تقسیم انعام مئی سنہ ۹۲ء میں منعقد ہوگا۔

نئی ممبئی میں یوم انجمن اسکول

۲ر مارچ ۹۲ء کو انجمن اسلام بمبئی کے نئی ممبئی میں قائم کردہ زبیدہ طالب اردو پرائمری اسکول کا اولین یوم سالانہ زیر صدارت جناب اسحاق خان (چیئرمین پنویل ایجوکیشن سوسائٹی) انعقاد پذیر ہوا۔ نائب مدیر نقش کوکن جناب فقیر محمد مستری بطور مہمان خصوصی مدعو تھے۔ دیگر معزز مہمانوں میں پنویل میونسپلٹی کے صدر جناب محمد سعید ملا، کونسلر جناب سید سراج، جناب عقیل ادھیکاری۔ جناب عبدالرحمٰن کھتری، ڈاکٹر مکتی کار وغیرہ اور ڈاکٹر سراج پھارتے محفل کو رونق بخشی۔

ہمسایہ قوموں کے انگریزی ذریعۂ تعلیم کے اداروں کے بیچ مسلمانوں کا یہ ادارہ نہ صرف اپنی بلند و بالا اور خوبصورت عمارت
نقش کوکن

عمارت کی دیدہ زیبی سے جاذب نظر ہے۔ بلکہ وقت کے چیلنج کو سمجھ کر قابل اساتذہ اپنے طلباء کو اردو کے ساتھ انگریزی سے بھی آراستہ کرنے کا ہنر جانتے ہیں اس کا ثبوت اس وقت ملا جب ننھے منے بچوں نے ایک گیت گا کر حاضرین کا استقبال کیا۔ پرنسپل محترمہ پروین انیس نے سال بھر کی سرگرمیوں کی مختصر رپورٹ پڑھی اور معزز مہمانوں کی خدمت میں گلدستے پیش کیے۔

جلسہ سے پہلے بچوں کے کھیل کود کے مقابلے منعقد ہوئے تھے اور کامیاب طلبہ کو انعامات گرچہ کہ سعید ملا صاحب کے ہاتھوں تقسیم کیے جانے والے تھے مگر ان کی ہدایت پر تمام معزز مہمانوں نے باری باری انعامات تقسیم کیے۔ لوکل کمیٹی کے چیرمین الحاج سید عبدالغفور نے اپنی جانب سے اساتذہ کو "نزہت دل" نامی کتابیں پیش کیں اور کمیٹی کے ایک فعال رکن جناب اقبال کلارے نے جلسہ کی نظامت کے فرائض انجام دئے۔

اس مختصر تقریب کے بعد بچوں نے رنگا رنگ پروگرام مثلاً قوالی، غزل خوانی، فینسی ڈریس ڈرامے وغیرہ میں اپنی فنکاری کے جوہر چمکائے۔ بچوں کے والدین اور علم دوست حضرات کی کثیر تعداد شریک محفل تھی معزز مہمان جناب سعید ملا نے بچوں کی کوششوں سے خوش ہو کر ایک ہزار روپیے کا عطیہ پیش کیا اور مستری صاحب نے نقش کوکن ویلفیئر فورم کی جانب سے درجہ ہشتم، نہم اور دہم میں اول آنے والے طلبا کو سالانہ ڈیڑھ سو روپئے انعام دینے کا اعلان کیا۔

حافظ یونس رمضان علی کی تلاوت قرآن پاک سے پروگرام شروع ہوا۔ محترمہ شاہدہ شیخ نے نہ صرف نظامت سنبھالی تھی بلکہ پروگرام کی ہدایت کاری کے فرائض بھی انجام دیئے

K.M.W.F کا سالانہ جلسہ

۱۲ر اپریل ۹۲ء کو کوکن مسلم ورلڈ فاؤنڈیشن کا سالانہ جلسہ ہیڈن اسلامک سینٹر لندن میں منعقد ہونا طے پایا ہے۔

انجمن مسلمانان مجگاؤں بمبئی کی گولڈن جوبلی

انجمن مسلمانان مجگاؤں بمبئی نے اپنے تعلیمی اور سماجی خدمات کے پچاس سال پورے کئے ہیں اور اراکین انجمن اس کا جشن طلائی ۲۵/و۲۶ اپریل ۱۹۹۲ء میں شاندار پیمانہ پر منانے کی تیاریوں میں مصروف ہیں انجمن مسلمانان مجگاؤں جس کا قیام ایک لائبریری دارالمطالعہ اور دینی مدرسہ کے اجراء سے

ہوا تھا۔ اس کی کارگزاریوں میں بتدریج منصوبہ بندی سے اضافہ ہوتا رہا ہے اس انجمن کی ۵۰ رسالہ کارگزاریوں میں ایک شاندار فری لائبریری، دارالمطالعہ اور دینی مدرسہ کے علاوہ کئی بچی طلبا، طلباء کیلئے کتابوں یا وظیفوں اور یونیفارم کی درستی میں مالی امداد، میرٹ کی بنا پر طلبا کو انعامات اور اسکالرشپ، بیوہ اور مستحق ضرورتمندوں کو زکوٰۃ فنڈ سے امداد اور دیگر کئی سماجی اور تعلیمی سرگرمیاں شامل ہیں۔ جشن طلائی کے انعقاد کے سلسلہ میں مختلف کمیٹیاں قائم کی گئی ہیں اور ان کمیٹیوں کے اراکین نے اس جشن کی تقریب پر ایک سوئینیر شائع کرنے اور ایک شاندار پروگرام پیش کرنے کے علاوہ انجمن کی کارگزاریوں کو وسعت دینے کیلئے "بے سہاروں کا سہارا" اس نعرہ کے تحت ایک عظیم فنڈ اکٹھا کرنے کا منصوبہ بنایا ہے تاکہ اس فنڈ سے حلقۂ مجگاؤں کے بے سہارا اور حاجتمندوں کی ہر ماہ مالی امداد کی جا سکے۔ امید ہے کہ ہمدردان قوم اور بہی خواہان انجمن اس کار خیر میں فراخدلی سے اپنے عطیات اور سوئینیر کیلئے اشتہارات دے کر انجمن قوم و ملت کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے کا موقع دیتے رہیں گے۔

نقش کوکن بمبئی

کوکن بنک کا ۲۲ واں سالانہ جلسہ

۹ فروری ۱۹۹۱ء کو کوکن مرکنٹائل کو آپریٹیو بنک لمیٹیڈ کا جلسۂ عام زیر صدارت جناب علی ایم شمسی سینٹ میری ہال مجگاؤں بمبئی ۱۰ میں انعقاد پذیر ہوا حصص داروں، ڈائریکٹروں اور اسٹاف ممبروں کی کثیر تعداد موجود تھی بنک نے پچھلے سال میں گرانقدر ترقی کی ہے اور اب شیڈول بنک بننے کی طرف گامزن ہے علاوہ ازیں بنک کو نئی شاخیں کھولنے کی ریزرو بنک کی طرف سے اجازت حاصل ہو گئی ہے۔ پچھلے سال کا منافع کو ملحوظ رکھ کر ۱۲ فیصد ڈیویڈنڈ تقسیم کئے جانے کا اعلان کیا گیا۔

جلسہ میں حصص داروں نے کچھ تجاویز پیش کیں اسٹاف کی جانب سے بھی تجویز تھی کہ ان کا نمائندہ ڈائریکٹر بورڈ پر لیا جائے۔ تمام تجاویز پر غور و خوض کر کے ضروری کاروائی کرنے کا خیال ظاہر کیا گیا۔ کچھ ترمیمات پیش ہوئیں انہیں بھی بحث و مباحثہ کے بعد منظور کیا گیا۔

اظہار تشکر

ہم محترمہ صدیقہ عمر بشیر ٹنکر مقیم دوبئی کے نہایت تشکر گذار ہیں کہ آپ نے متحدہ عرب امارات میں نقش کوکن کے نمائندہ خصوصی بننا قبول فرمایا اور نقش کے کئی نئے خریدار فراہم کئے۔

نقش نواز

ماہنامہ نقش کوکن کے خریدار بن کر پچھلے مہینہ جن حضرات و خواتین نے نقش نوازی کا ثبوت دیا ادارہ ان کا شکر گذار ہے

درون ہند سالانہ خریدار

جناب رکن الدین نظام الدین کلدانے بمبئی ۱۳
جناب محمد ذوالفقار صدیقی بمبئی ۳
جناب غلام حبیبی بمبئی ۷
محترمہ صفیہ حمد بندری ڈونگری بمبئی ۹
محترمہ حبیبہ انور حسین لامبے ڈونگری بمبئی ۹
جناب آصف عبدالرحمن کھبڑکر کرلا۔ بمبئی
محترمہ شہناز قاضی ممبرا

درون ہند لائف ممبر

جناب اسماعیل داؤد دولبے انوشکتی نگر
جناب مولانا قطب الدین عبدالعزیز اسلکر ناندوی

بیرون ہند سالانہ خریدار

جناب لطیف کپاڈیہ برنگھم

بیرون ہند لائف ممبر

جناب علی مالدکر ابوظہبی
جناب منور داؤد ڈول دوبئی
جناب محمد ساجد عبدالرحمن کھبڑکر ابوظہبی
جناب عبدالشکور قمرالدین قاضی شارجہ

انجمن اسلام اردو اسکول واشی نئی بمبئی کے اینول ڈے منعقدہ ۲ مارچ ۹۲ء کو لی گئی تصویروں میں لوکل کمیٹی واشی کے چیرمن الحاج سید عبدالغفور صاحب اسکول کی معلمہ کو ہدیۂ تبریک کے طور پر ایک کتاب پیش کر رہے ہیں درمیان میں کمیٹی کے ایک فعال رکن جناب اقبال کوارے نظامت سنبھالے ہوئے ہیں پس منظر میں ڈاکٹر سراج پرکار بھی نظر آتے ہیں۔

اوپری تصویر میں بائیں سے دائیں جلسہ کے مہمان خصوصی جناب فقیر محمد مستری صدر جلسہ جناب اسحاق خان، معزز مہمان جناب سعید ملا (مائیک پر) جناب سراج سید اور ڈاکٹر بھکتی کمار دولے نظر آتے ہیں۔

صابو صدیق انسٹی ٹیوشن آف انجینئرنگ میں جلسہ تقسیم اسناد

۲۳ فروری ۱۹۹۲ء کو محمد حاجی صابو صدیق انسٹی ٹیوٹ کے المالطیفی ہال میں آئی ٹی آئی کورسیز کا جلسہ تقسیم اسناد ہوا سب سے پہلے کورسیز کے انچارج مرزا جمیل صاحب نے سالانہ رو داد پیش کی جس میں سال ۱۹۸۶ء میں کامیاب شدہ طلباء کی نمایاں کارکردگی شامل تھی ۔ انکے بعد انسٹی ٹیوٹ کے ڈائرکٹر ڈاکٹر قادر حسین صاحب نے پاس شدہ طلباء کو سرٹیفکیٹ پیش کیے ۔ آپ نے اپنی تقریر میں ملازمت کے متلاشی طلباء کو مشورہ دیا کہ وہ اس سلسلے میں انسٹی ٹیوٹ کے متعلقہ اسٹاف ممبر جناب مرزا جمیل انچارج آئی ٹی آئی اور جناب فخر الحسن کوآرڈینیٹر شارٹ ٹرم کورسیز سے رابطہ قائم کریں۔ جناب فخر الحسن نے شکریہ کی رسم ادا کی جلسہ میں جناب داؤد کشمیری اور پروفیسر ٹی خیرانی ہیڈ آف پروڈکشن ڈپارٹمنٹ کالج آف انجینئرنگ نے بھی شرکت کی۔

جھٹام ۔ چپ فرے محلہ کا نیا مینیجنگ بورڈ

موضع دہور تعلقہ مہاڈ ضلع رائے گڈھ میں جماعت المسلمین جھٹام و چپ فرے کا کاروبار سنبھالنے کیلئے اگلے تین سالوں کیلئے ایک مینیجنگ بورڈ کا چناؤ پچھلے ماہ منعقد ہوا۔ بالاتفاق رائے منظور ہوا جسمیں صدر جناب عبدالغفور محمد صالح فخندار سیکریٹری جناب محمد سعید عبدالستار کنکے اور خازن جناب مشتاق احمد غلام غوث جھٹام منتخب ہوئے بقیہ اراکین کے نام اسطرح ہیں جناب عبدالقادر چپ فرے جناب ایوب کونڈیوکر جناب محمد حسین ادبیے اور جناب نور محمد خواجہ

(مرسلہ قمرالدین چپ فرے)

فرحت وقار شیخ

بمبئی اسپتال کے الرجی اور استھما کے ماہر ڈاکٹر وقار شیخ کی اہلیہ فرحت شیخ نے امسال بامبے مینیجمنٹ ایسوسی ایشن سے ہاسپٹل اور ہیلتھ کیر مینیجمنٹ کا امتحان امتیازی درجے میں کامیاب کیا۔ یہ کوکن کی پہلی خاتون ہیں جنہوں نے یہ ڈپلومہ حاصل کیا ہے ۔ محترمہ فرحت نے ۱۹۷۹ء میں داؤد بھائی فاضل بھائی ہائی اسکول سے ایس ایس سی کا امتحان فرسٹ کلاس میں پاس کیا تھا گیارہویں اور بارہویں کے بعد ولسن کالج میں فرسٹ ایر میں تھیں کہ ڈاکٹر وقار شیخ سے رشتۂ ازدواج میں منسلک ہوگئیں خوشی اس بات کی ہے کہ اپنی ساس "نور جہاں نور" کے نقش قدم پر چلتے ہوئے شادی کے بعد بھی سلسلۂ تعلیم جاری رکھا اور ۸۶ء میں بمبئی یونیورسٹی سے ایم اے کا امتحان پاس کیا۔

فرحت صاحبہ کو بھی تعلیم کے دوران بڑی مشکلوں سے گذرنا پڑا ۔ گھر کی ذمے داریاں تو تھیں ہی اور اسی دوران وہ دو بیٹیوں (شفا اور شعاع) کی ماں بنیں مگر یہ تمام باتیں انکے حصول تعلیم کے راستوں میں رکاوٹ نہ بن سکیں۔ اپنے تعلیم مکمل کر کے اولذکر امتحان میں کامیاب ہوگئیں قابل مبارکباد ہیں جناب قاسم انوری اور زبیدہ انوری صاحبہ جو اس ذہین بیٹی کے والدین ہیں۔ قابل ستائش ہیں انکے سسر جناب ابراہیم شیخ اور ساس نور جہاں نور صاحبہ جنہوں نے اپنے بھرپور تعاون سے اپنی بہو کو علم حاصل کرنے کا موقع دیا

ادارہ دعاگو ہے کہ ڈاکٹر وقار شیخ اور انکی اہلیہ فرحت زندگی کے ہر شعبے میں ترقی کریں۔ (آمین)

موت کا
ایک دن معین ہے

قاضی خاندان کو صدمہ

کراچی (پاکستان) میں جناب عبدالرشید قاضی کی بیگم زرینہ قاضی کا ۳۰ر جنوری ۹۲ء کو قلب کا شدید دورہ پڑنے سے انتقال ہوا۔

مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی کا انتقال

۱۶ر مارچ ۹۲ء کو محدث جلیل حضرت مولانا ابوالماثر حبیب الرحمٰن اعظمی کا اپنے وطن مئو میں انتقال ہوگیا۔ ان کی عمر ۹۵ سال کی ہوگئی تھی۔

افریقہ سے موصولہ موت کی خبریں

★ مرحوم محمد اسماعیل سمنا کے کی اہلیہ عائشہ بی بی کا ۱۹ر فروری ۹۲ء کو نیروبی مشرقی افریقہ میں انتقال ہوگیا۔

★ ممباسہ مشرقی افریقہ کے بزرگ سوشل ورکر جناب فقیر محمد کاسو کا ۲۹ر فروری ۹۲ء کو انتقال ہوگیا۔ مرحوم کئی مسلم جماعت ممباسہ کے کئی سال تک اعزازی سکریٹری بھی رہ چکے ہیں

ڈاکٹر رضا راہی عدم ہوگئے

مشہور شاعر وادیب، فلمی قلمکار ٹی وی سیریل مہابھارت کے مصنف ڈاکٹر راہی معصوم رضا نقش کوکن

۱۵ر مارچ ۹۱ء کو بمبئی کے ہندوجا ہسپتال میں انتقال کر گئے۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق انکے گلے میں کینسر تھا۔

محمد اسحاق لوکھنڈے کا انتقال

وڑدلی تعلقہ مارگاؤں ضلع رائیگڈھ کے جناب محمد اسحاق عبدالرحمٰن لوکھنڈے کا ۲۱ر جنوری ۹۲ء کو انتقال ہوگیا۔

داؤد برڈے کو صدمہ

موربہ کی برگزیدہ شخصیت جناب داؤد برڈے کے فرزند عبدالعزیز کا ۳ر فروری ۹۲ء کو حرکت قلب بند ہوجانے سے انتقال ہوگیا۔

محمود پالیکر کو صدمہ

شبوں (تعلقہ کھید ضلع رتناگری) کے سرپنچ جناب محمود پالیکر کے ۳۴ سالہ بھائی عبدالرشید اسماعیل پالیکر کا ۲۷ر فروری ۹۲ء کو دوبئی میں ٤.٥.٦ انتقال ہوگیا۔ مرحوم راستہ پار کر رہے تھے کہ ایک موٹر کار کی زد میں آگئے تدفین ۳ر مارچ ۹۲ء کو انکے وطن میں انجام پائی

عثمان حبیب قاضی مرحوم

قاضی فراز احمد (قطر) کے پھوپھی زاد بھائی جناب عثمان حبیب قاضی جو اقبال اکیڈمی سوسائٹی ساگویں تعلقہ راجہ پور ضلع رتناگری کے صدر تھے۔ ۲۴ر فروری ۹۲ء کو ممبرا ضلع تھانہ میں انتقال کر گئے۔ مرحوم اقبال ایجوکیشن سوسائٹی جو تقریباً چالیس سالہ فعال ادارہ ہے اس کے جنرل سکریٹری بھی رہ چکے ہیں آپ نے ساگویں میں اردو اسکول، مدرسۂ عربیہ وغیرہ کے ترقیاتی منصوبوں کی بھرپور معاونت کی ہے۔

فاروق سوپکر کی حادثاتی موت

فنسوپ مچھلی مار سوسائٹی کے صدر اور آم کے معروف باغبان جناب فاروق عباس سوپکر کا ۱۹ر فروری ۹۲ء کو بمبئی ہسپتال میں انتقال ہوگیا۔

مرحوم ۱۶ر فروری ۹۲ء کو اپنے اہل خاندان کے ساتھ شادی کیلئے جنجیرہ مرڈھا جا رہے تھے کہ کولاد کے پاس ان کی ماروتی کار کو حادثہ پیش آیا جس میں آپ بری طرح زخمی ہوگئے تھے۔ انہیں فوری طور پر بمبئی لاکر بمبئی ہاسپٹل میں داخل کیا گیا تھا مگر وہ جانبر نہ ہوسکے۔

مرحوم منکسر المزاج و مخیر سماجی کارکن تھے کوکن لانچ مالک سنگھ اور دیگر کئی تنظیموں سے آپ منسلک تھے۔

بادشاہ بھائی کا انتقال

مجگاؤں (واڑی بندر) بمبئی کے معروف شخصیت جناب حاجی عبداللطیف سلیمان چلبی جو عرف عام میں بادشاہ بھائی کے نام سے مشہور تھے۔ ۲۰ر مارچ ۹۲ء کو طویل علالت کے بعد راہی عدم ہوگئے۔

مرحوم مجگاؤں ڈاک کے ریٹائرڈ حاجی

اور نقش کوکن پبلیکیشن ٹرسٹ کے ٹرسٹی تھے۔

آپ کے فرزندوں میں جناب مبین عبداللطیف حاجی ایک فعال سوشل ورکر، مجگاؤں ڈاک کوآپریٹیو کریڈیٹ سوسائٹی کے رکن اور کوکن مسلم ایسوسی ایشن اندھیری کے مخلص عہدیدار ہیں۔ جلوس جنازہ میں کوکن کی کئی ممتاز ہستیاں شریک تھیں۔

پانکوٹ کی پرکار فیملی کو صدمہ

بروز جمعہ ۲۰ مارچ ۹۲ء کو محترمہ کنیز فاطمہ محمود پرکار (عمر ۵۹ سال) کو ان کی رہائش گاہ ماہم ممبئی میں لٹیروں نے حملہ کرکے مار ڈالا اور زیورات لیکر فرار ہو گئے۔ حادثہ کے وقت مرحومہ گھر میں تنہا تھیں۔

مرحومہ کوکن کی معروف شخصیت جناب جرمن پرکار مرحوم کی بھتیجی، ایڈوکیٹ ہارون سولکر کی خواہر نسبتی، کرکٹ کھلاڑی غلام پرکار کی خوشدامن اور ستیلارڈ فیشن کے مالک جناب لائق دستگیر پرکار کی بڑی بھابی تھیں۔

حسن میاں مقدم کا انتقال

۱۷ فروری ۹۲ء کو کراچی میں کوکن برادری کی ایک ممتاز شخصیت جناب حسن میاں مقدم ریٹائرڈ پرووینشیل آفیسر کراچی کسٹمز چند روزہ علالت کے بعد راہی عدم ہوئے۔ مرحوم کا آبائی وطن کوتھرا ضلع رتناگری ہے۔

(نامہ نگار عبدالغفور راجہ پٹھان کراچی)

[illegible] جبرفرے کا انتقال

۲۵ فروری ۹۲ء کو دہو تعلقہ مہاڈ ضلع رائے گڑھ میں جناب حاجی یوسف امین جبرفرے کی اہلیہ کا انتقال ہو گیا۔

(نامہ نگار محمد سعید کنکنے)

عبدالستار بنکر کو صدمہ

ممبئی میونسپل کارپوریشن میں محکمہ تعلیم کے ہیڈ افسر (اندھیری حلقہ) جناب عبدالستار بنکر کی والدہ لطیفہ بی ۲۶ مارچ سنہ ۱۹۹۲ء کو مختصر سی علالت کے بعد انتقال ہو گیا۔ ستار صاحب کے والد پہلے سے ہی فالج کے حملے سے صاحب فراش ہیں۔

کراری فیملی کو صدمہ

سوپارہ ضلع تھانہ کے مرحوم حاجی عبدالرزاق کراری کی اہلیہ بدرالنساء کا ۲۱ مارچ ۹۲ء کو مکہ معظمہ میں انتقال ہو گیا۔ مرحومہ اسی ہفتہ عمرہ کے ارادہ سے مکہ معظمہ گئی تھیں۔

انتقال

جناب شیخ احمد عبدالغفور سنرنگ (داڑی بندر حسین ٹیل مارکٹ) کی شریک حیات حفیظہ بی کا مختصر سی علالت کے بعد ۱۸ مارچ ۹۲ء کو انتقال ہو گیا (نامہ نگار مبین حاجی)

انتقال

جناب فقیر محمد شہاب الدین ملا متوطن سوندال ضلع رتناگری ۱۲ مارچ ۹۲ء کو ممبئی میں انتقال کر گئے۔ تدفین ناریل واڑی قبرستان میں ہوئی۔

(نامہ نگار مبین حاجی)

کلیان میں نائکی خاندان کو صدمہ

ایجوکیشن ایلفنٹ سوسائٹی کلیان ضلع تھانہ کے آفس سپرنٹنڈنٹ جناب غلام [illegible] نائکی کی والدہ کا ۱۷ مارچ ۹۲ء کو کلیان میں طویل علالت کے بعد انتقال ہوا۔

(نامہ نگار مبین ڈوڈلا)

پروفیسر گایا کو صدمہ

نیشنل کالج باندرہ میں اردو فارسی کے سابق پروفیسر جناب [illegible] گایا کی اہلیہ زبیدہ [illegible] کا طویل علالت کے بعد انتقال ہوا۔

جناب عبدالمجید پیش امام مرحوم :-

مروڈ جنجیرہ ضلع رائے گڑھ کی معزز شخصیت جناب عبدالمجید پیش امام کا ۱۸ مارچ ۹۲ء کو انتقال ہو گیا۔ مرحوم کچھ دنوں سے بیمار تھے۔ علاج کے لیے ممبئی بھی آئے تھے مگر واپس لوٹ کر جانے کے ہفتہ عشرہ بعد مروڈ میں ان کا انتقال ہو گیا۔

مرحوم انجمن اسلام جنجیرہ کے پرانے کارکن اور مروڈ میونسپلٹی کے کونسلر بھی رہ چکے ہیں۔

مُو

محمود راکھے
مسعود راکھے
اعجاز راکھے
ٹیکنیکل آٹو ویلڈنگ ورکس
راکھے انجینیئرنگ ورکس
آر آر انجینیئرنگ ورکس
اجنتا آٹو انڈسٹریز
کیجانب سے
فرزندانِ توحید کو عید مبارک
۳۶۲ - ایس وی پی روڈ - بمبئی نمبر: ۴۰۰۰۰۴
فون: ۳۸۶۹۱۴۳ — ۳۸۷۰۲۲۶

عید الفطر کی مبارکباد

شادی بیاہ، سالگرہ، افتتاح اور دیگر پرمسرت
تقاریب کی تصویر کشی کے لئے
اور ہمہ اقسام کی تصویری ضروریات کے لئے
آپ کے ہردلعزیز فوٹوگرافرس کی
خدمات حاصل کرنا نہ بھولئے۔

آن اسٹوڈیو ماڈونگری بمبئی ۹

پروپرائٹر: اسماعیل شریف عبدالرحیم صاحب
جن کی ۴۰ سالہ طویل خدمات فوٹوگرافی
کی دنیا میں ممتاز اور مشہور ہیں۔

فون نمبر: ۸۵۱۳۹۰۳ / ۸۵۱۶۰۱

MUHAMMAD AND THE QUR'AN
RAFIQ ZAKARI, PENGUIN PAPERBACK
443 PAGES, I Rs. 85/-

-REVIEW BY M.S. HUSAIN

Most certainly this book deserves to be in one's collection. Though the contents might pale in comparison to literature on contemporary Islamic thought being published from the recent territories 'conquered' by Islam in the West. Muhammad and the Qur'an, by Dr. Rafiq Zakaria, makes very interesting reading, and as the blurb on the cover claims does cut through many misconceptions.

The selection of the 1111 verses, which Zakaria has chosen to place before the reader is excellent but one does get the impression that the choice of words in his free translation reveals a tendency to mould each verse into a message by itself, very much like trying too hard to squeeze gems of wisdom out of every line. One is amazed to find that he prefers to still use the word God instead of Allah, and the archaic 'Apostle' for Messenger Perhaps the author may have reasoned that non-Muslims reading the book may feel more comfortable with something familiar.

These minor flaws however do not detract from the fact that it is an eminently readable book and the commentary has been well planned and presented. Of the sections that deserve special mention are : The wars and encounters, the marriages of The Holy Prophet [May peace be upon him] and the arrangement of the Holy Qur'an.

The theoretical famework of the book is sound, but a lapse here and there reveals that even the best among us have subconsciously fallen prey to the hundreds of years of high pressure advertising of Christianity For example the use of the word 'forbidden Apple'. In his commentary on surah Al-Baqarah, on page 96, Zakaria writes of Adam and Eve eating the forbidden Apple. This is a christian concept and finds no common ground in Islam The Holy Qur'an does not use the word Apple. It merely says forbidden fruit. Any guesses as to where the good doctor could have discovered it was an apple ?

And just as the good Christian today addresses the Holy Prophet Issa [May peace be upon him] casually as Jesus, without batting an eyelid, many are the western educated Muslims today that wirte on Islam [in English] about Muhammad. Just Muhammad, to the good Muslim, and mention of the Holy Prophet, with out the Qualifying, May peace be upon him, is to say the least most un-Islamic.

This book will positively do much to clear prejudices and change perceptions about Islam among non-Muslims, and while it is true that much work lies ahead in this direction, it is encouraging to know that Muslims are taking it upon themselves to present the truth about Islam. Dr. Rafiq Zakaria, is one more Mujahid, in the struggle. □

COMMITMENT

When you have CONVICTION
your heart is with you.
The heart beats faster
at the very thought of something new.
When you have a DETERMINATION
your head is with you
the path seems clear
when emotions are not there.
When you have COMMITMENT
your feet take you to your destination.
Hands help to live up to our expectation
Head and heart ensure you have no exasperation.
So have commitment to something, someone,
somewhere in the world !!!

Mridula Seth
(Courtesy IAEA News letter.)

Benefits of the study of Quran

1. Quran is the book of guidance. It directs you to the right path.
2. Quran helps us to obtain real and solid knowledge. It helps man to realise his responsibilities and the purpose of life.
3. Quran helps to inhibit our instinctual impulses and directs us towards rationality.
4 Quran purifies our inner self. Quran is the best means to purify the heart from evil thoughts, doubts, arrogance, hypocrisy, Jealousy and other evils.
5. Quran provides us a good companionship. It helps us to over come loneliness, isolation and helplessness.

CONTRIBUTE

Naqshe Kokan invites you to contribute news, reviews, articles or any other relevant information which you feel like sharing with the readers.

We depend upon you, not only for information and articles, but also for morale support, suggestion and criticism so that we can move a step closer to perfection. Please feel free to write to us. Our address is

Editor (English Supplement)
Naqshe Kokan,
44, Jail Road, (east), Dongri,
BOMBAY - 400 009. India.

Government has relaxed Visa formalities for foreign Journalists visiting the country. An official from Bangladesh embassy said " we would like the media men to come to Bangladesh and see for themuselves the massive influx of Burmese Muslims into the country and their plight in the camps."

A.G.M. of K.M.W.F.

Abdulla Mukadam Secretary of Kokani Muslim World Foundation, London - notifies that annual general meeting of K.M.W.F. will be held on Sunday 12-4-92 at Hendon Islamic Centre-London

Other News

1. ANJUMAN - I - ISLAM, PANCHGANI, celebrated its founder's day on sunday 1st March 1992. Mr. Sadanand Kupekar, Education Officer (Scc.) Z.P. Satara was the chief guest on the occassion."
2. MAHARASHTRA MEDICAL EDUCATION AND RESEARCH CENTRE (MME & RC) & UNANI MEDICAL COLLEGE AND HOSPITAL, PUNE organised its college day celeberation called UNIDAY - 92 on 1st March 1992 at Anglo - urdu campus, pune. Dr. A. R. UNDRE was the chief Guest on this occassion and Dr A. R. Shaikh president, MME & RC presided over the function.
3. Centre For Research in Islamic Economics, King Abdulaziz University P. O. Box 16711, Jeddah - 21474 Saudi Arabia has recently announced financial Support for Doctoral Dissertations on Islamic economics. For further details contact at the above address.
4. **MINORITY COMISSION**
   Minority Commission has been established for Maharashtra State by the Central Government. Mr Husein Dalwai former state Law Minister has been appointed as its first chairman with five members which include Faruk Pasha and Miss Mehroo Bengalee, Vice-Chanceblor of the University of Bombay. Mr. A. R. Antuky is the Chairman of the Central Minority Commission.
5. **Congratulations on Appointment**
   Mr. T. P. Imbichammad the general Secretary of All India Muslim Education Society and experienced industrialist of consutant has been appointed as the chairman of TRAVACORE cement company. He is also leading a Rotary Club team to Australia on 2-4-92. □

OBITUARY

1. **JANAB HAJI ABDUL LATIF HAJI SULEMAN,** popularly known as Badshah Bhai died peacefully in Bombay on 20th March 1992. He was one of the Trustees of Naqshe Kokan Publication Trust. He was retired as a foreman from Mazgaon Dock and was the father of our famous social worker Mr. Mubeen Haji. & Haji Abdullah
2. MAULANA ISLAMULLAH PREMI, a former editor of the famous Allahabad based urdu periodical "Al-Insaaf" passed away on 15th Feb. 1992 at New Delhi. He was 79. He was associated with Jamaat - e- Islami before partition.
3. AYESHA BI, the w/o Late Mohd. Ismail Samnakhe, died on 19th Feb 1992 In Nairobi
4. MR. ABDUL RASHID KAZI, died of Heart attack on 30th January 1992 in Karachi.
5. Mr. ABDUL AZIZ, the son of famous Dawood Bade of Morba died of heart attack on 3rd Feb. 1992.
6. MR. HASAN MIYA MUKADAM, retired preventive officer, customs died on 17th Feb 1992.
7. MR. ABDUL RASHID ISMAIL PALEKAR, 34 Years old died in road accident in Dubai on 27th Feb. 1992. His body was brought for burrial to his native place, shiv. He was the cousin of Sahir shivwi, our famous kokani poet and writer and brother of sarpanch Mohd. Palekar of Shiv
8. MR FAKIR MOHD. KASU, the social worker of Mombasa died on 29th Feb. 1992. Late Mr F M. Kasu was Honorary General Secretary of Kokani Muslim Jamat, Mombasa for many years.
9. LATIFA A. GAFOOR BETKAR, passed away peacefully at an old age in Bombay On 26th March 1992. She was the mother of Abdul Sattar Betkar, the beat officer (B.M.C.) & the patrón of Naqshe Kokan.
10. A widow Mrs Kaneez Fatima Parkar Parkar was murdered in her Mahim flat on 20-3-92, she was religious and staying alone in her flat. She was the Bhabi of our patron Lion Mr Gulam Dastagir Parkar and Niece of late German Parkar.
11. Mohammed Asad, a well known revert form Austrialian Jew Community died recently in Spain, in his old age. He was Islamic Scholar the atuhor of "Islam at the Crossroads" and a translator of holy Quran and few chapters of Bukhari in english. He has got many research and theoretical articles on Islam to his credit.

□

obligations in the non-Muslims Western societies.

Naeem Khan Becomes The Mayor of Thane Municipal Corporation.

Mr. Naeem Khan is the first Muslim to be the Mayor of Thane District. He was the former Deputy Mayor of Thane District. In the Thane Municipal Corporation Election, Congress (I) won with the largest Majority. There are four Muslim corporators in the Thane Municipal Corporation. They are Mr. Naeem Khan, Mr Kasam Qureshi, Mr Yasin Surme and Mrs. Mumtaz Begum Shaikh.

KOKANI WOMEN'S WELFARE ASSOCIATION ESTABLISHED IN KARACHI.

About four months back a women's body has been established by the above name, to look after the orphans, widows and destitute ladies and children. In the short time they have collected more than 4 lakhs rupees which is praiseworthy. Women from Africa and India have also helped to raise the funds. A function was held by this organisation on 21st Feb/ 1992 at the kokani Housing society in Karachi which was successful and fruitful.

The office bearers of the above society are as follows : President . Mrs. Sugra M M Bakshi,

Vice Presidents Mrs. Mehrunissa Nakhuda & Mrs Gulam Hussain Roghe.

General Secretary : Mrs Gulnar Abdul Rahim Fakir.

Joint Secretary : Mrs. Seema Kamran Roghe

Treassurer : Mrs Noorjahan Hafiz - Ur - Rehman Mukri.

There are a total of 15 committee members, including Mrs. Amina Aslam Thakur, the great social worker

This association is especially meant to give the financial help to the needy, and destitute ladies in the community.

Urdu Gets Aid

State Government of Andhra Pradesh had Sanctioned a grant of Rs 30 Lakh to the Urdu Academy for the promotion and Growth of Urdu in the state. This was announced by the Andhra Pradesh Minister for Finance Mr. Santoshi Reddy. Besides the grant of Rs. 30 Lakh the government had allotted two acers of land to the Academy for constructing "Urdu Bhavan" in Nizamabad.

Need for an Islamic common market mooted

The new secretary-general of the Islami Banks Federation, Fuad Al Khated, ha emphasised the necessity of establishing a Islamic common market to confron international changes, particularly afte Islamic banks made headway in tiding ove the experimental phase and building a strong Muslim economy.

In statements published here last week Al Khated added that political, economic and social blocks in the making in Europe, America and the Far East takes the muslims right into the front-door of the age of giant blocks.

This development requires the Muslims world to work for building co-operation and integration among Muslim states on firm and strong foundations which would guarantee continuity and efficacy, he pointed out.

Al Khated called on the Muslim states to rely on serious work and guided planning for divergent aspects in order to face the greater economic changes taking place which offer no room to the weakling

BAN OAK BOOK

Muslim members in the lok sabha on March 11 demanded a ban on the book written by Mr. P. N. Oak, which maligned Prophet Mohammed and Makka and Kaba

Raising the issue during the zero hour, Syed shaabuddin (Janta Dal) said the book "Unresolved Mysteries of Indian History" should be banned and remooved from parliament library immediately as it hurts the feelings of the Muslim community. Meanwhile, Maulana Asad Madani, M. P., President, Jamiat ul - ulema - i - Hind, has also urged the government for a ban on the book.

Burma Muslims

Burma's military janta is carrying a brutal assult on the country's Muslim minority, called Rohingyas, in the Arakaan Hills.

In a systematic Campaign Since last year, Burma's Janta the state law and order Restoration council has been using terror tactics to drive out the Rohingyas from the country. The Burmese Army has been Suddenly attacking their centuries old homes and villages, demolishing them and confiscating their land for building new army camps Most of the Rohingyas refugees are fleeing to Bangladesh

Since March 11 the Bangladesh

school. He further pointed out to me that he has observed, that Muslims are more dynamic, enterprising and industrious They are very prompt in making payments, never charge interests in delayed payments and are more honest and sincere in their work and are more committed to their profession He thought that, perhaps, it is their religion which have taught them these virtues. He further pointed out that almost all his muslim students (he teaches in a hindu minority college, where muslim population is about 20%), especially muslim girls, are very much academically oriented, has good grasping power, are analytically oriented and were found to be more warm and decent in their approach as compared to their counterparts. Such an observation coming from a brahmin, is really remarkable and makes us feel proud. However among the general public the impression about a muslim need not be as impressive as found by our above mentioned lecturer.

Mass media plays an important role in shaping our impressions about particular cultural social or religious group. We should be vigilant to see to it that, mass media portrays a true picture of our cultural or religious group. At the same time we should be more introspective and reflective and try to find answer to few basic questions which are often posed to us by others, some of which include "why illiteracy among muslim women is high ?" "why underworld is dominated by Muslims?" etc. While indulging in self introspection we should not be defensive but open minded and rational in our outlook.

It is hoped that organizations concerned with the Islamic culture, research and studies would help us not only to remove very many myths that plague the general public including, our own muslim brothers, about muslims in general and muslim women in particular. It is also hoped that these organizations will help in portraying the true picture of the Indian Muslims to its Citizens and will also help Indian Muslims to be more introspective and analytically oriented.

NEWS/HAPPENINGS

QURAN AND DISCOVERY OF ANCIENT CITY OF UBAR

On February 5, 1992, the Huntington Library in Southern California announced that in Southern Arabia, in a remote area of Emirate of Oman, an archaeological expedition has discovered an ancient city known as Al-Rub'ul-Khali, or "the empty quarter". It is like an ocean of deep sands.

They say that this was a very old city which existed approximately 5000 years ago The people of the city were rich, they were involved in agriculture, and they produced a special kind of incense, Frankincense.

Among all the religious scriptures of the world, only the Qur'an has spoken about this city and the people who lived there. This city is called 'Ad Iram in the Qur'an. The Qur'an speaks and gives references to the people of 'Ad Iram" in 24 different places.

US Tennis Scholarship for Pune Boy

From . Malika B. Mistry

Altaf Merchant (18) a student of BMCC College in Pune has been awarded a tennis scholarship by the US government. He will be doing a course in Hotel Management alongside tennis coaching. His father Mr Rashid Merchant is a senior manager at the State Bank of India, Deccan Gymkhana Branch Pune.

ISLAMIC EDUCATION IN U.S.

A spokeman of the Institute of Arabic and Islamic studies disclosed in Washington that steps were being taken to provide facilities for education and cultural advancement of Muslims living in various parts of the United States.

These facilities would enable the Muslims to preserve their Islamic identity and protect them from the subversive ideas spread by the forces hostile to Islam and Muslims he said.

The Institute is one of the many such facilities established outside the Kingdom by the Riyadh based Imam Muhammad bin Saud Islamic University with the aim of spreading the Islamic Dawah and offering material aid to the needy Muslims across the world. The courses offered by the Washington Islamic Shaiah Arabic languages and social sciences are designed to enable the Muslims to carry out their religious

Naqshe Kokan
English Supplement
44, Jail Road (East), Dongri,
Bombay - 400 009 (India) • Phone : 864968

Editor **Dr. Abdul-Karim Naik**
Associate Editor **Capt. F. M. Mistry**
Consultant Editor **A. Kays & Dr. Shaizad Suhail**

OUR HONORARY REPRESENTATIVES

U.K.	I BAGDADI • U HAJWANE
SAUDI ARABIA	SAYEED KAZI • MOH ALIH MUKADAM
BAHRAIN	A RAZZAK SARDAR
DUBAI	I KAPADI • SIDDIKA U KHERETKAR
PAKISTAN	BOMBAYWALA • KAMRUDDIN KAZI
DOHA QATAR	HASAN KAREEM CHOUGLE
EAST AFRICA	SHEIKH ISMAIL • SAHIR SHIWI
SOUTH AFRICA	HASSAN SAYED • A R OSMAN
BOMBAY	E A.G. CHAUGULE • ALI SALEH
KHED-RATNAGIRI	DR FAIZ AHMED BARDAY • IY SOLKAR

SUBSCRIPTION IN INDIAN RUPEES

Inland	Rs. 60/-	p.a.
Pakistan	Rs 200/-	p.a.
Gulf	Rs 250/-	p.a
Other countries	Rs. 350/-	p.a
South Africa for 5 Years	Rands 180/-	

ID MUBARAK

We wish all our readers, contributors, representatives, staff and well wishers ID MUBARAK. May Allah shower happiness and peace on all of us on this Joyous occassion

EDITORIAL

MYTHS

Man often lives in unreality and ignorance for which he himself is to be considerably blamed. Perhaps, living in unreality and ignorance gives him some sort of security. In order to guard himself or herself against forces of reality man develops very many myths or misconceptions These myths or misconceptions to a greater extent are learned from parents, techers and dominant cultural norms of one's society. Once such myths develop, they not only limit one's understanding about a given phenomenon, but also creates interpersonal problems and lead to development of very many prejudices. These prejudices when put into actual practice leads to discrimination.

Many myths exist with respect to Muslims as a minority group in our country. More specifically with respect to women in general and muslim women in particular. It is wrongly believed by many, including our muslim brothers, that muslim women are uneducated, have poor memory, poor grasping power and are less likely to be sincere in studies. However, these and many other similar misconceptions do not have any basis in reality. Recently one of my friends a college lecturer and Brahmin by caste told me that" you are lucky to be a muslim". On deeper probing, that why he thinks muslims to be lucky ? he pointed out that his active dealings and interpersonal interactions over a last one and a half decade has made him arrive at this conclusion and this is in sharp contrast to his childhood and adolescent years teachings at home and at

اشاعت کا ۳۰ واں سال

ماہنامہ اردو / انگلش

نقش کوکن بمبئی

رکن انڈین لنگویجیز نیوز پیپرس ایسوسی ایشن

جلد نمبر ...... ۳۰ | شمارہ ۵ | مئی ۱۹۹۲ء

مدیر: ڈاکٹر عبد الکریم نائیک

معاون مدیر: فقیر محمد مستری / مبارک کاپڑی

اعزازی نمائندے

ابراہیم بغدادی (انگلینڈ)
سید حسن (ساؤتھ افریقہ)
اقبال کاپڑی و صدیق کھیر ٹکر (دبئی)
قمر الدین قاضی (پاکستان)
عبد الرزاق سردار (بحرین)

شیخ اسماعیل (ایسٹ افریقہ)
ابراہیم وانگڑے (سعودی عربیہ)
حسن عبد الکریم چوگلے (دوحہ قطر)
فرمان علی پانشکر (ابوظہبی)

بمبئی: ابراہیم چوگلے فون: 626757 ۔ نئی بمبئی: محمود حسن قاضی
کھیڈ: ڈاکٹر فیض احمد برڈے ۔ رتناگری: آئی وائی سولکر عبد المجید دالی جھگا ڈکر

ملکیت: نقش کوکن پبلی کیشن ٹرسٹ (رجسٹرڈ نمبر E 3006)

سالانہ: ساٹھ روپے ۔ تاحیات: چھ سو روپے

خط و کتابت اور ترسیل زر کا پتہ: نقش کوکن ۵۶ ٹنڈیل اسٹریٹ (نارتھ) ڈونگری، بمبئی ۴۰۰۰۰۹ فون: ۸۶۴۹۶۸

مقام طباعت: برہانی پرنٹرس، بائیکلہ، بمبئی ۴۰۰۰۲۷

پرنٹر پبلشر: ڈاکٹر عبد الکریم نائیک

تمام متنازعہ امور میں حق سماعت صرف عدالتہائے بمبئی کو ہوگا۔

تاریخ اشاعت: یکم مئی ۱۹۹۲ء

کتابت: شبیر احمد، ابرار احمد، زبیر احمد

اس ماہ کے

نقوش

انسان کی زندگی میں ہر طرح کے دور آتے ہیں۔ خوشی کے بھی، رنج کے بھی۔ خوشی کے موقع پر تقریبات ہوتی ہیں۔ شادی بیاہ، عقیقہ، ختنہ، بسم اللہ، ختم قرآن، امتحان میں کامیابی، بیرون ملک روانگی، وطن میں آمد، حج و زیارت ... ان سب سے یادیں جڑی ہوتی ہیں۔ اور ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔ رنج کے موقع پر سوگ ہوتا ہے، وفات، چہلم، فاتحہ، قرآن خوانی ... ان سب سے یادیں جڑی ہوتی ہیں اور ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔

ایک موسم آتا ہے، دوسرا جاتا ہے: باراں، گرما، خزاں، سرما، بہار۔ ان سب سے یادیں جڑی ہوتی ہیں اور یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔ تہواروں کا دور مدام چلتا ہے: عید، بقرعید، محرم، شب براءت، میلاد النبی، ماہِ رمضان ... ان سب سے یادیں جڑی ہوتی ہیں اور ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔

بھائی کی شادی میں تو تمام طرح کی مٹھائیاں تھیں۔ دوست کے ہنی مون پر افلاطون۔ قرآن خوانی میں نان خطائی۔ باراں میں برفی۔ سرما میں گاجر کا حلوہ۔ رمضان میں مالپوہ۔ عید میں شیر خرما۔

اور ہر مٹھائی سے لطف اندوز ہونے کے بعد سوال پوچھا جاتا ہے کہ "بھئی مٹھائی کہاں سے خریدی؟" تو سلیمان مٹھائی والے کا نام بے ساختہ زبان پر آجاتا ہے۔ یعنی ہر مٹھائی کے ساتھ سلیمان مٹھائی والے کی یاد جڑی ہوتی ہے۔ اسی لیے جب کبھی مٹھائی کا ذکر چھڑتا ہے، سلیمان مٹھائی والے کی بات ہوتی ہے۔ سلیمان مٹھائی والے ہمہ اقسام، ہمہ اصناف، ہمہ رنگ، ہمہ اشکال، ہمہ اجناس اور ہمہ مواقع مٹھائیاں بناتے ہیں۔

آئیے، اپنی یادوں کی یاد میں کوئی مٹھائی نوشِ جان فرمائیے۔

جب کبھی مٹھائی کا ذکر چھڑتا ہے
سلیمان مٹھائی والے کی بات ہوتی ہے

سلیمان مٹھائی والے

شاہوں کے شایانِ شان مٹھائیاں بنانے والے

مینارہ مسجد

۳۱ ایف، جی محمد علی روڈ، بمبئی ۴۰۰۰۰۳

فون: ۸۵۵۳۲۳۳/۸۵۵۵۸۵۸

ذکر وفکر

مولانا وحید الدین خان

محنت کے ذریعہ

باپسی سدھوا ایک پارسی خاتون ہیں۔ وہ پاکستان (لاہور) کی رہنے والی ہیں۔ آج کل وہ ٹکساس (امریکہ) کی یونیورسٹی آف ہاؤسٹن میں استاد ہیں۔ انگریزی زبان میں ان کی لکھی ہوئی کتابیں دنیا میں انٹرنیشنل سطح کے پبلشنگ اداروں میں چھپتی ہیں۔

حیرت انگیز بات یہ ہے کہ باپسی سدھوا کی رسمی تعلیم بالکل نہیں ہوئی۔ وہ اپنے وطن لاہور کے ایک اسکول میں ابتدائی تعلیم حاصل کر رہی تھیں کہ انکو پولیو کی بیماری ہو گئی۔ ان کے والدین نے ان کے لئے باضابطہ تعلیم کو ناممکن سمجھ کر ان کو اسکول سے اٹھا لیا۔ اس کے بعد وہ ٹیوٹر کے ذریعہ اپنے گھر پر پڑھنے لگیں۔ مگر ٹیوٹر کا سلسلہ بھی بہت زیادہ دن تک باقی نہیں رہا۔

اب باپسی سدھوا کا شوق ان کا رہنما تھا۔ وہ خود سے پڑھنے لگیں وہ ہر وقت انگریزی کتابیں پڑھتی رہتیں۔ اپنے الفاظ وہ کبھی سیر نہ ہونے والی قاری بن گئیں۔ آخر انہوں نے اپنی محنت سے یہ درجہ حاصل کر لیا کہ وہ انگریزی میں مضامین لکھنے لگیں۔ مگر دو سال تک یہ حال تھا کہ انہیں اپنے بھیجے ہوئے مضمون کے جواب میں صرف انکاری تحریریں ملتی تھیں۔ ان کی پہلی کتاب کا مسودہ آٹھ سال تک ان کی الماری میں پڑا ہوا گرد آلود ہوتا رہا۔ یہاں تک کہ ان پر مایوسی کے دورے پڑنے لگے۔

آخر کار حالات بدلے۔ ان کے مضامین باہر کے میگزینوں میں چھپنے لگے۔ اب وہ عالمی سطح پر پڑھی جانے والی انگریزی رائٹر بن چکی ہیں۔ رسمی ڈگری نہ ہونے کے باوجود وہ امریکہ کی ایک یونیورسٹی میں تخلیقی تحریر کا مضمون پڑھا رہی ہیں (ٹائمس آف انڈیا ۲۵ فروری ۱۹۹۰)

حقیقت یہ ہے کہ تمام علوم محنت کی درسگاہ میں پڑھائے جاتے ہیں۔ تمام ترقیاں محنت کی قیمت دے کر حاصل ہوتی ہیں۔ اور محنت وہ چیز ہے جو ہر آدمی کو حاصل رہتی ہے حتی کہ اس آدمی کو بھی جس کو بیماری نے معذور بنا دیا ہو، جو کالج اور یونیورسٹی کی ڈگری لینے میں ناکام ثابت ہوا ہو۔

محنت ایک ایسا سرمایہ ہے جو کبھی کسی کے لیے ختم نہیں ہوتا۔

اختیاری اور بے اختیاری

مشہور سائنسداں آئن سٹین نے طبیعاتی دنیا کے اصول کو ایک لفظ میں اس طرح بیان کیا ہے۔ توانائی نہ پیدا کی جا سکتی اور نہ ختم کی جا سکتی:

یہ واقعہ خالق کی قدرت کاملہ کا ثبوت ہے۔ انسان موجودہ دنیا کو صرف استعمال کر سکتا ہے۔ وہ اس کو بدلنے یا اسکو مٹانے پر قادر نہیں۔ اسی سے یہ بات بھی معلوم ہوتی ہے کہ موجودہ دنیا میں انسان کی حیثیت کیا ہے۔ انسان اس دنیا میں مالک کی حیثیت سے نہیں ہے بلکہ صرف تابع کی حیثیت سے ہے۔ اسی صورت حال کو مذہب کی اصطلاح میں امتحان کہا جاتا ہے۔ انسان اس دنیا میں صرف اسلئے آتا ہے تاکہ وہ [illegible] مدت میں یہاں رہ کر اپنے امتحان کا پرچہ پورا کرے۔ اسکے بعد وہ [illegible] سے چلا جائیگا۔ اس سے زیادہ کسی اور چیز کا اسکو مطلق اختیار نہیں۔

[illegible] انسان دنیا کے حالات سے مایوس ہو کر خودکشی کر لیتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ اسطرح وہ اپنے آپکو ختم یا معدوم کر رہے ہیں مگر ایسا ہونا ممکن نہیں۔ جسطرح دنیا کی اس توانائی کو مٹایا نہیں جا سکتا جو مادہ کے روپ میں ظاہر ہوتی ہے اسیطرح یہاں اس توانائی کو مٹانا بھی ممکن نہیں جو انسان کی صورت میں متشکل ہوتی ہے۔ انسان کے اختیار میں خودکشی ہے، مگر انسان کے اختیار میں معدومیت نہیں۔ یہ صورت حال علامتی طور پر بتاتی ہے کہ انسان کا معاملہ اس دنیا میں کیا ہے

انسان کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ حقیقت واقعہ کا انکار کر دے۔ مگر حقیقت واقعہ کو بدلنا اسکے لیے ممکن نہیں۔ انسان کو یہ اختیار ہے کہ وہ سرکشی کرے مگر سرکشی کے انجام سے اپنے آپکو بچانا اسکے لیے ممکن نہیں۔ انسان کو اختیار ہے کہ وہ اخلاقی پابندی کو قبول نہ کرے مگر اخلاق کی معنویت کو کائنات سے حذف کرنا اسکے لیے ممکن نہیں۔ انسان کو یہ اختیار ہے کہ وہ جو چاہے کرے مگر اسکو یہ اختیار نہیں کہ اپنے چاہنے ہی کو وہ اس معیاری اصول کی حیثیت دیدے جسکے مطابق بالآخر تمام انسانوں کا فیصلہ کیا جانیوالا ہے۔

انسان اس دنیا میں آزاد ہے، مگر اسکی آزادی محدود ہے نہ کہ لامحدود

عبدالماجد عبدالصمد ندوی
پوسٹ بکس نمبر ۵۷۲۹ مکہ سعودی عربیہ

کیا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے عوض "۷۸۶" لکھنا درست ہے؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی جگہ ۷۸۶ لکھنے کی بدعت عرصہ سے چلی آرہی ہے اور اکثر لوگ اس بدعت میں لاشعوری طور پر مبتلا ہیں۔

بسم اللہ کی بجائے اچھے پڑھے لکھے لوگ بھی اس پر توجہ نہیں دیتے بلکہ وہ بھی اس کو اپنی کم علمی کی بنا پر بسم اللہ کا بدل بتاتے ہیں اور بسم اللہ کی بے حرمتی سے بچنے کے لیے اپنے خطوط ورسائل میں ۷۸۶ کا استعمال درست اور اچھا تصور کرتے ہیں۔ بلکہ اپنی عمارتوں میں جہاں "ھٰذا من فضلِ ربّی" لکھتے ہیں وہاں اس کے اوپر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی بجائے ۷۸۶ لکھنا عام ہوگیا ہے۔ کیا قرآن مجید میں ہم کہیں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی بجائے ۷۸۶ لکھ سکتے ہیں؟ کیا ہم سورۃ الفاتحہ کے اوپر سے بسم اللہ کو ہٹا کر ۷۸۶ لکھ سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ اور اگر ہم قرآن کا مطالعہ کریں تو پتہ چلیگا کہ سورۃ النمل میں حضرت سلیمان علیہ السلام نے جو خط بلقیس کے نام لکھا تھا (جو کہ اسوقت کافرہ تھی) اس میں بھی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھا تھا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جتنے بھی خطوط کافروں اور مشرکوں کو لکھے ان سبھوں میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھا تھا۔

جو لوگ ۷۸۶ کو بسم اللہ کا بدل تصور کرتے ہیں وہ جان لیں کہ ہندوؤں کے بھگوان "ہری کرشنا" کے حروف کے اعداد کا مجموعہ بھی ۷۸۶ ہے۔ ملاحظہ فرمائیے:

حروف:	ھ	ر	ی	ک	ر	ش	ن	ا	مجموعہ اعداد
اعداد:	۵	۲۰۰	۱۰	۲۰	۲۰۰	۳۰۰	۵۰	۱	۷۸۶

اس طرح ان تمام حروف کے اعداد کا مجموعہ ۷۸۶ ہوتا ہے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے حروف کا مجموعہ بھی ۷۸۶ ہوتا ہے کیونکہ الرحمٰن میں م کے بعد الف نہیں لکھا جاتا اور اگر الف کی گنتی کی جائے تو پھر ۷۸۷ ہو جائے گا۔ اس سے بچنا نہایت ضروری ہے کیونکہ اس کا مطلب ھرے کرشنا ہوگا جو شرک ہے۔ اسلام کا دارومدار عقیدہ توحید پر ہے۔ اگر اللہ کے اسماء وصفات میں ہم اپنے قول یا عمل کے ذریعہ کسی کو شریک کریں گے تو ہم مشرک قرار پائیں گے۔ اور جو کوئی اللہ کے ساتھ دوسروں کو شریک کرے گا اللہ نے اس پر جنت حرام کردی ہے (انہ من یشرک باللہ فقد حرم اللہ علیہ الجنۃ وماواہ النار) (المائدہ: ۷۲)

معلوم ہوا کہ شرک بڑی لعنتی چیز ہے جس کے سبب جنت حرام اور جہنم واجب کردی جاتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خطوط امراء وسلاطین کو روانہ کیے سبھوں میں بسم اللہ لکھا ہوا تھا اور قرآن کی آیت "یا أھل الکتاب تعالوا إلی کلمۃ سواء بیننا وبینکم" (الخ بھی شامل تھی)

یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے پاس قرآن مجید کی تعظیم کم تھی؟ اور کیا "الیوم اکملت لکم دینکم" (المائدہ ۳) کی آیت رسول اللہ کے زمانے میں اتری یا آج ہمارے کسی مولانا کے اوپر نازل ہوئی ہے جو ہم اصل اسلامی اصول میں تبدیل کرنا چاہتے ہیں؟

اب جبکہ یہ حقیقت کھل کر ہمارے سامنے آگئی ہے کہ ۷۸۶ کو ہرے کرشنا کی جگہ لکھا جاتا ہے اور قرآن وحدیث سے اس کا کوئی تعلق نہیں (یہ صریح بدعت ہے) ہمارا فرض ہے کہ ہم ہر بدعت سے توبہ کرلیں اور "اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول" کے پابند ہوجائیں۔

ماہنامہ نقش کوکن بمبئی

اسی طرح آج کل کے بعض کم سواد علماء اللہ کے نام کو ۶۶ اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے نام کو ۹۲ کے عدد میں لکھتے ہیں ہم ایسے لوگوں سے پوچھنا چاہتے ہیں کہ اگر ان کے نام کا عدد ۲۰ ہو جائے اور ان کا نام پکارنے کی بجائے ۲۰ (ادھر آؤ) کہا جائے تو وہ اس بات کو گوارا کریں گے۔ کسی کو برے القاب سے بلانا اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:
"ولا تنابزوا بالالقاب..." (سورہ حجرات: ۱۱) پھر تم اللہ اور محمد ﷺ جیسے پیارے ناموں کے ساتھ کھیل اور تماشا کرتے ہو۔ اس کو رسالوں اور تعویذوں میں لکھتے ہو جب تم اسکو پسند نہیں کرتے تو کیا اللہ پسند کرے گا؟ ہرگز نہیں بلکہ ایسے لوگوں کو سیدھے جہنم رسید کرے گا۔ قرآن اور حدیث میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی بڑی فضیلت آئی ہے اور ہر کام کو شروع کرتے ہوئے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہنے کا حکم آیا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سبھوں کو عمل صالح کرنے کی توفیق عطا کرے اور ہم کو ہر بدعت سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

ایک نظم نقشِ کوکن کے نام

حاجی آزاد حسن سروے
صلالہ - سلطنت عمان

بہت ہی خوبصورت پیارا پیارا نقشِ کوکن ہے
نمائندہ ہمارا، غمگسارا نقشِ کوکن ہے

دیارِ غیر میں جب ہجر کی تاریکیاں پھیلیں
یہی روشن ستارا جگمگاتا نقشِ کوکن ہے

لسانی اس نے ہر ایک لفظ میں خوشبو محبت کی
علاقہ کا حسیں تحفہ ہمارا نقشِ کوکن ہے

وطن سے دور ہوں لیکن نہیں ہے خوفِ تنہائی
مرا مونس، میرا ساتھی سہارا نقشِ کوکن ہے

رسالوں کے صفِ اوّل میں ہو اس کا شمار یا رب
دعا آزاد کی ہوں گی سہارا نقشِ کوکن ہے

زندگی کے تیس سالہ طویل سفر میں نقشِ کوکن نے کئی نوخیز اور نوآموز قلمکاروں کو حوصلہ بخشا ہے جو آج آسمانِ شعر و ادب پر ستارے بن کر چمک رہے ہیں زیرِ نظر شعری تخلیق بھی اسی ارادہ سے شریکِ اشاعت ہے۔
(ادارہ)

اختصار آج کے عہد کی مانگ ہے۔ آپ اپنی تخلیقات یا روداد میں مختصر مگر پُراثر، چھوٹی مگر جامع بنا کر پیش کریں۔ کہیں ایسا نہ ہو کر طوالت کی بنا پر شائع ہونے سے رہ جائے۔
(ادارہ)

کبیر داس

بھکتی تحریک کے شاعر

مذہبی اور ادبی دونوں حیثیتوں سے کبیر داس رامانند کے شاگرد رشید کہے جاتے ہیں۔ روایت ہے کہ وہ کسی بیوہ کے بطن سے پیدا ہوئے تھے۔ اس نے اپنی لاج رکھنے کے [illegible] کو بنارس کے قریب کسی تالاب میں پھینک دیا۔ ایک جولا[illegible] جس کا نام نیرو تھا یہ دلخراش منظر دیکھ کر تالاب میں کود [illegible] کو نکال لایا۔ اس کی بیوی جس کا نام نیمہ تھا بچے کو پاکر [illegible] ہوئی۔ یہ دونوں بیچارے اولاد کو ترس گئے تھے۔ انھوں نے کو پالا پوسا اور اس کا نام کبیر رکھا۔ کبیر کی نسبت ایک روایت اور بیان کی جاتی ہے۔ کہتے ہیں کہ جب وہ جوان تھے اس زمانے میں ہندو مسلمان دونوں ان سے ناراض ہو گئے۔ ہندو اس وجہ سے برہم تھے کہ کبیر نے اچھوتوں کو جنیو پہننے کی اجازت [illegible] دی تھی، مسلمان اس وجہ سے خفا تھے کہ انھوں نے رام کو [illegible] اوتار مانا تھا۔ لوگ طعنے دیتے تھے کہ تمہارے تو کوئی گرو [illegible]۔ کبیر کے لیے یہ کلنک کا ٹیکہ تھا اسے مٹانے کے لیے انھو[ں] نے رامانند کا ساتھ کیا پہلے اس میں کلام تھا۔ گرو انھیں اپنے مریدوں میں شامل کریں گے یا نہیں اس لیے انہوں نے یہ سوانگ رچا کر عبور کے وقت گھاٹ کی سیڑھی پر لیٹ گئے۔ ادھر ہی سے گرو جی کا گزر ہوتا تھا۔ جب وہ سیڑھی کے سہارے نیچے اترنے لگے تو ان کے پیر کبیر کے بدن سے لگ کر لڑکھڑا گئے اس پر انہوں نے رام، رام کہا۔ یہ کلمہ منہ سے نکلنا تھا کہ کبیر ان کے چیلے ہو گئے۔ اب کبیر رامانند کے نقش قدم پر چلنے لگے اور ایسے چلے کہ بعد میں اپنے گرو سے بہت آگے نکل گئے ان کا مذہب "کبیر پنتھ" کہلاتا ہے جس کے ماننے والے اب بھی شمالی ہندوستان میں پائے جاتے ہیں۔ کبیر مسلمان تھے اس وجہ سے ان کی تعلیم میں اسلامی رنگ بھی موجود ہے۔ انھوں نے خدا کی وحدانیت پر زور دیا ہے۔ خدا کے لیے وہ رام، ہری، گوبند، اور اللہ وغیرہ ہر طرح کے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ کبیر کو اوتاروں پر عقیدہ نہ تھا۔ بت پرستی اور اس طرح کے "اپتیرے" پاکھنڈوں سے انھیں سخت نفرت تھی۔ چونکہ لوگ برہمنوں کی زیادتیوں سے تنگ آ گئے تھے اس وجہ سے انھیں کبیر کی تعلیم بہت پسند آئی [illegible] تقریباً دو ہزار برس گوتم بدھ [illegible] ان میں جو مذہب، کا اس قدر [illegible] تعلیم کی بدولت ہے۔ (ملاحظہ ہو کتاب [illegible] "مصنفہ پادری ای سی ڈیک)

کبیر کا مذہب صوفیوں سے بہت کچھ ملتا ہے یہاں تک کہ ان پر بھی بادشاہ وقت کا قہر نازل ہوا جس طرح عرب میں منصور حلاج پر انا الحق کہنے کے باعث نازل ہوا تھا۔ کبیر کی آزاد روی ان کے ایک ایک شعر سے ٹپکتی ہے۔ وہ دنیا کو "مایا جال" سمجھتے تھے اس لیے اس کی ترغیبات میں پھنسنا نہیں چاہتے تھے ان کا مذہب "انسان" کا مذہب تھا۔

کبیر نے مختلف مذاہب اور اعتقادات کے لوگوں کو ایک کڑی میں پرو دیا۔ کبیر کے بعد جو لوگ آئے وہ انہی کے نقش قدم پر چلے۔ کبیر کے خیالات ہندوستان میں اس قدر مقبول ہیں کہ شاعر اعظم ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور نے ان کی سو نظموں کا ترجمہ کیا ہے اور انہی کے خیالات سے مستفیض ہو کر گیتانجلی لکھی، جس پر انہیں دنیا کا سب سے بڑا نوبل پرائز ملا۔

کبیر کی تعلیم سے جتنے مذاہب پیدا ہوئے ان میں نانک کے مذہب نے سب سے زیادہ ترقی کی ہے۔

رام بھکتی کا دور رامانند اور کبیر داس تک ہی نہیں ختم ہو جاتا

ماہنامہ نقش کوکن بمبئی
مئی سنہ ۹۲ء
ماہنامہ ... ۱۲

شرف کمالی، باندرہ

دیس ماو لتے

(کوکنی شاعری)

مارچ ۹۲ء کے شمارہ میں شرف کمالی صاحب کا کوکنی کلام "کاٹے کروں" پڑھکر قارئین کی جانب سے مبارکباد کے کئی خطوط و ٹیلیفون موصول ہوئے لوگوں کا اصرار ہے کہ شرف کمالی صاحب ہر ماہ ایک غزل یا نظم کوکنی میں تحریر کریں۔ قارئین کے اصرار پر شرف صاحب نے یہ سلسلہ شروع کیا ہے جسے نہایت شکرگزاری کے ساتھ ہم ہدیۂ قارئین کرتے ہیں۔ (ادارہ)

بال گوپال سگلیا نا سکتے   کہ اُگوُلے لو دیس ماو لتے
روڈ اپلو جھکاس زھیلو ہے   ممبئی ایتا ناگاری باندلتے
کنتھا ایشی ہے اپچیا لوکاں چی   گھنرا پیٹھ کھاتے آندلی دلتے
لو جمائی چو مھور کیولا ہے مھگں   بات کرتا نا بات ساندلتے
تیچی ستاڈواں سشی ایلی ہے   بایکو اپچی ازار ٹاسے نکلتے
اپچیا بنگلیا چا ناؤں ہے "ورشا"   پاؤس الیو کر اُمچا گھر گلتے
استر السیو کاں پلوُن گیلو!   چور پلتا نت شاؤ کاں لپکتے
اپچی فیشن تی اپچی فیشن ہے   تیچیا ڈولیا نت سانگاں کاں سلتے
بھوٹ ہے آپسلت انی بولا   اپچی سرکار اُلا ڈاو لتے !
چیلا بیگوُن کا مالا لاگا !!   دیس اُگوتے کر دیس ماو لتے
آپ چیا انتظار رہے املا   یا ! گلا با چیا پھول کو ملتے
کائی کرنار غریب بیچارو لو   جیبا چو یا زات ہار کھاند لتے

بس شرف لو منے پڑے زہیلے!
اُکینا راں چو جیو ہل سہکتے

رہا نہ ربط گل و لالہ کے فسانوں میں
چمن کو کردیا تقسیم ایسے خانوں میں

اُدھر ہے رقص و طرب وسعتوں میں صحرا کی
اِدھر ہے خوف عجب شہر کے مکانوں میں

تمام عمر اسی حسرت میں اُجالوں کی
مثال شمع پگھلتے رہے مکانوں میں

ہمیں بھی خوف تھا رشتوں کے ٹوٹ جانے کا
عجب تضاد تھا اُس شخص کے بیانوں میں

بلا کا سوز ہے آہ و فغاں میں اے اختر
دِلوں کی آگ نہ پہنچے کہیں مکانوں میں

نثر

افسانۂ خونیں

میرزا ادیب

زندگی سب سے بڑی بس سے بڑھ کر ہیبت ناک سزا جو روحِ انسانی کو دیتی ہے وہ اضطراب ہے۔ آہ سات سال تک میری روح اضطراب و اضطرار میں مبتلا رہی۔ اس طویل عرصے میں ایک لمحہ، ایک ثانیہ، وقت کا ایک حقیر ترین حصہ بھی ایسا نہیں گزرا۔ جب کہ میں نے دل و دماغ اور روح کو جہنم کدہ اضطراب کے سکون سوز شعلوں میں جلتے ہوئے نہ پایا ہو۔ اور اس وقت کہ میری بدنصیب زندگی مصیبتوں کی مختلف منازل طے کر کے موت کے دروازے پر دستک دے رہی ہے، میں نامعلوم کیوں اپنے دل میں مسرت محسوس کر رہا ہوں؟ آج میری روح کیوں مطمئن ہے؟ رات تاریک ہے۔ لیکن میری قسمت سے بڑھ کر تاریک نہیں۔ سامنے سیاہ پوش اونچے درخت کی شاخ پر کوئی مغموم پرندہ اپنی غمگین نوائیوں سے ہوا میں مدھم سا ارتعاش پیدا کر رہا ہے۔

شاعری

غزل

فانی بدایونی

اک معمہ ہے، سمجھنے کا، نہ سمجھانے کا
زندگی کاہے کو ہے، خواب ہے دیوانے کا

مختصر قصۂ غم یہ ہے کہ دل رکھتا ہوں
رازِ کونین خلاصہ ہے اِس افسانے کا

زندگی بھی تو پشیماں ہے، یہاں لا کے مجھے
ڈھونڈتی ہے، کوئی حیلہ مرے مرجانے کا

تم نے دیکھا ہے کبھی گھر کو بدلتے ہوئے رنگ
اور دیکھو نہ تماشا مرے غم خانے کا

اب اِسے دار پہ لے جاکے سُلا دے ساقی!
یوں بہکنا نہیں اچھا ترے دیوانے کا

ہم نے چھانی ہیں بہت دَیر و حرم کی گلیاں
کہیں پایا نہ ٹھکانا ترے دیوانے کا

ہر نفس عُمرِ گزشتہ کی ہے میّت فانی
زندگی نام ہے مرمر کے جیے جانے کا

ادب

"ناول کے مطالعے سے انسانی شخصیت کے پیچ و خم سمجھنے میں مدد ملتی ہے کیونکہ یہاں انسانوں کا ایک ہجوم نظر آتا ہے۔ ناول نگار ایک سچائی کی تبلیغ کرتا ہے اور ایک مقصد کو آگے بڑھانے کی کوشش کرتا ہے اور اگر یہ مقصد نہ ہو تو پھر شاید ناول نگار کو ایک جملہ لکھنے کی بھی زحمت گوارا نہ کرنی پڑے۔

ناول بے حد طویل ہو سکتا ہے۔ اتنا طویل جتنا کہ ٹالسٹائی کا "جنگ اور امن" اور اتنا مختصر ہو سکتا ہے کہ جتنا زوک کا ناول "ایک خط انجانی عورت کی طرف سے"۔

کردار ناول کی جان ہوتا ہے اسی لیے ناول نگار کا فرض ہوتا ہے کہ وہ کردار جو کہانی پُر اثر انداز ہوں، واضح طور پر پیش کیے جائیں تاکہ پڑھنے والے اسے اچھی طرح سمجھ سکیں اور ناول پڑھنے کے بعد ہم میں احساس پیدا ہو کہ ہم نے انہیں بہت قریب سے دیکھا ہے اور برسوں ان کے ساتھ رہے ہیں۔ پریم چند کے مشہور ناول گئودان میں ہمیں کرداروں کا ایک مجموعہ نظر آتا ہے اور اس میں ہر کردار کی اپنی شخصیت ہے کہ ہم اسے دیکھ کر پہچان لیتے ہیں یہاں دھنیا، ہوری، گوبر، ہتا وغیرہ اپنی شخصیت اور اپنا اپنا مزاج رکھتے ہیں۔ اور ناول پڑھ لینے کے بعد ہم ان میں سے ہر شخص سے مانوس ہو جاتے ہیں۔"

عصری شاعری

غزل

عنوان چشتی

دشتِ غربت میں مسافر نے قدم رکھا ہے
ایک پل کا نہیں صدیوں کا بھرم رکھا ہے

جان سی پڑنے لگی خوابوں کی تعبیروں میں
کس نے آنکھوں پہ مری دستِ کرم رکھا ہے

چونک اٹھے مرے پیچھے بھی بزرگوں کی طرح
کس نئے دور میں دنیا نے قدم رکھا ہے

صاف لکھتا بھی نہیں، حق سے مکرتا بھی نہیں
رہن شاید مرے منصف نے قلم رکھا ہے

روشنی تیز ہو دل کی تو نظر آ جائے
وہ دیا جو سرِ محرابِ حرم رکھا ہے

کس طرف جاؤں، کہاں جاؤں، کدھر جاؤں
لوگ کہتے ہیں کہ ہر راہ میں بم رکھا ہے

طنز و مزاح

"آخر کار بائیسکل پر سوار ہوا۔ پہلا ہی پاؤں چلایا تو ایسا معلوم ہوا جیسے کوئی مُردہ اپنی ہڈیاں چٹخا چٹخا کر اپنی مرضی کے خلاف زندہ ہو رہا ہے۔ گھر سے نکلتے ہی کچھ تھوڑی سی اترائی تھی۔ اس پر بائیسکل خود بخود چلنے لگی لیکن اس رفتار سے جیسے تارکوئی زمین پر بہتا ہے۔ اور ساتھ ہی مختلف حصوں سے طرح طرح کی آوازیں برآمد ہونی شروع ہوئیں۔ ان آوازوں کے مختلف گروہ تھے۔ چیں، چاں، چوں کی قسم کی آوازیں زیادہ تر گدی کے نیچے اور پچھلے پہیئے سے نکلتی تھیں۔ کھٹ، کھڑ کھڑ، کھڑ کے قبیل کی آوازیں مڈگارڈوں سے آتی تھیں۔ چر، چرخ، چر، چرخ کی قسم کے سر زنجیر اور پیڈل سے نکلتے تھے۔ زنجیر ڈھیلی ڈھیلی تھی۔ میں جب کبھی پیڈل پر زور ڈالتا تھا، زنجیر میں ایک انگڑائی سی پیدا ہوتی تھی جس سے وہ تن جاتی تھی۔ اور چڑ چڑ بولنے لگتی تھی۔ اور پھر ڈھیلی ہو جاتی تھی۔ پچھلا پہیہ گھومنے کے علاوہ جھومتا تھا یعنی ایک تو آگے کو چلتا تھا اور اس کے علاوہ داہنے سے بائیں اور بائیں سے داہنے کو بھی حرکت کرتا تھا۔ چنانچہ سڑک پر جو نشان پڑ جاتا تھا اس کو دیکھ کر ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کوئی مخمور سانپ لہرا کر نکل گیا ہے۔"

— پطرس

انتخاب

"میں ہندوستان تاریخ کے اوراق میں ایک بات نہایت واضح دیکھتا ہوں۔ اس وسیع ملک پر ایک تحریک کے بعد دوسری تحریک کا حملہ ہوا۔ بظاہر ان سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ انھوں نے منافرت کے بیج بو دیئے ہیں مگر دراصل انھوں نے ہندوستان کی قوموں کو بیدار کیا اور لوگوں کی زندگی کو ایک بڑی قوم میں پرو دیا۔ آرین اور غیر آرین آپس میں اس لیے ملے کہ ان میں سے ایک بڑی قوم جنم لے۔ برہمن ازم کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے اس مقصد کی خدمت کی اور مگدھ سے ٹیکسلا تک ایک وسیع سلطنت کا سنگِ بنیاد قائم ہو گیا۔

اس کے بعد مسلمان وارد ہوئے، جن کی نسلیں جدا جدا تھیں مگر وہ ایسی تمدن کے مالک تھے کہ جو ان سب کی مشترکہ میراث تھا۔ عارضی طور پر یہی معلوم دیا کہ وہ ایک ایسی طاقت ہیں جو قومیت کے تصور کو پریشان کر دیں گے۔ لیکن مسلمانوں نے ہندوستان میں ڈیرے ڈال دیئے اور انھوں نے ہندوستان کی رگوں میں نیا خون اور نئی طاقت بھر دی۔"

سی۔ آر۔ داس

(اجلاس آل انڈیا کانگریس (گیا) ۱۹۳۲ء کے خطبۂ صدارت سے)

جنرل نالج: ۱

اہم تواریخ

عیسوی سن	واقعہ
۱۳۳۲ء	سیاح ابن بطوطہ کی ہندوستان میں آمد
۱۳۳۶ء	وجے نگر حکومت کا قیام۔
۱۳۹۸ء	تیمور کا بھارت پر حملہ۔
۱۴۲۴ء	دکن میں بہمنی خان کی حکومت۔
۱۴۸۹ء	عادل شاہ خاندان کی بیجاپور میں حکومت۔
۱۴۹۰ء	احمد نگر میں نظام شاہی خاندان کی حکومت۔
۱۴۹۸ء	واسکوڈی گاما نے بھارت کو بحری راستے سے دریافت کیا۔
۱۵۱۰ء	پرتگیزوں نے گوا پر قبضہ کر لیا۔ البوقرق پہلا گورنر مقرر۔
۱۵۱۸ء	گولکنڈہ میں قطب شاہی خاندان کی حکومت۔
۱۵۲۶ء	پانی پت کی پہلی لڑائی۔ بابر نے ابراہیم لودھی کو شکست دی۔ مغلیہ سلطنت کی بنیاد۔
۱۵۳۰ء	بابر کی موت، ہمایوں کا دورِ حکومت شروع۔
۱۵۳۹ء	شیر شاہ سوری نے ہمایوں کو شکست دی اور دہلی پر قبضہ کر لیا۔
۱۵۵۵ء	شیر شاہ سوری کے جانشین اسلام شاہ کی ہمایوں کے ہاتھوں شکست مغلیہ سلطنت کا دوبارہ آغاز۔

جنرل نالج: ۲

ایجادیں

(ایجادیں، سال، موجد کا نام، وطن)

گھڑی: (۱۶۵۶) ہائجنس (نیدرلینڈ)

ڈیزل انجن: (۱۸۹۵) روڈولف ڈیزل (جرمنی)

ڈائنامو: (۱۸۳۲) ہائپے لائٹ پکسی (برطانیہ)

لیمپ: (۱۸۷۹) تھامس الوا ایڈیسن (امریکہ)

الیکٹرک موٹر: (ڈی سی) (۱۸۷۳) زینوبا گریمی (بیلجیم)

الیکٹرک موٹر (اے سی) (۱۸۸۸ء) نیکولا ٹیسلا (امریکہ)

الیکٹرو میگنیٹ: (۱۸۲۴) ولیم اسٹرجن (امریکہ)

الیکٹرانک کمپیوٹر (۱۸۲۴) ڈاکٹر ایلف ایم ٹرنگ (برطانیہ)

بولتی فلم: (۱۹۲۲) اینگل سول اور واگٹ (جرمنی)

فاونٹن پین (۱۸۸۴) لوئیس واٹرمین (امریکہ)

گیلوینو میٹر (۱۸۲۴) اینڈرے مری ایمپیر (فرانس)

گیس لائٹر (۱۷۹۲) ولیم مرڈوک (برطانیہ)

جنرل نالج: ۳

عالمی ریکارڈ

میں بھارت

لمبے ناخن: پونا کے شری دھر چلال کے ناخن دنیا میں سب سے لمبے ہیں۔ ۲۵، مارچ ۱۹۹۰ء کو ان کے بائیں ہاتھ کے پانچوں انگلیوں کے ناخنوں کی لمبائی ۴۲ء۳۹۴ سم ہے۔ پچھلی مرتبہ انھوں نے ۱۹۵۲ء میں ناخن کاٹے تھے۔

انڈین ریلوے: دنیا میں سب سے زیادہ ملازم بھارتی ریلوے میں ہیں۔ ۱۹۸۹ء میں بھارتی ریلوے میں ملازموں کی کل تعداد ۴۱۲۱، ۱،۶۲ تھی۔

لمبی ٹائپنگ: دنیا میں سب سے طویل عرصے تک ٹائپنگ بمبئی کے شمبھو گوونڈ نے ۱۸-۲۳، اگست ۸۶ء تک کل ۱۲۳ گھنٹے ٹائپنگ کر کے عالمی ریکارڈ قائم کیا۔

تیز ٹائپنگ: جالندھر کے ابھیشک جین نے ۱۹۹۱ء میں سب سے تیز ٹائپنگ کی تھی۔ ان کی رفتار تھی ۱۱۰، الفاظ فی منٹ۔

"مصروف ترین" پل: دنیا کا سب سے مصروف "پل ہاوڑہ پل ہے جو بنگال میں ہگلی ندی پر بنایا گیا ہے۔ روزانہ اس پل پر سے کم و بیش ۵۷ ہزار گاڑیاں گذرتی ہیں اس پل کی لمبائی ۱۵۰۰، فٹ اور چوڑائی ۷۲، فٹ ہے۔

"یہ عبادت خدا کی ہے"

جاوید دروے

آج کل کچھ لوگ مذہبی پاسداری اور دینداری کا بڑے عجیب وغریب اور نت نئے انداز سے مظاہرہ کرتے رہتے ہیں۔ اور یہ سب بتا کر جتا کر وہ خود کچھ اس طرز کی خوش فہمی میں مبتلا ہو جاتے ہیں جیسے اس روئے زمین پر مذہب کا صحیح تصور اور تقدس انھیں کی ذات اور دینداری سے قائم ہے اور اللہ تعالیٰ اُن کی اور ساری ناروا حرکتوں سے چشم پوشی کر کے صرف اُنہیں کی نمائش دینداری کی طرف متوجہ ہے اور اُنہی کی سُنتا رہتا ہے۔

ایک قصبہ سیلاب میں ڈوب گیا۔ تقریبًا سارے لوگ کسی نہ کسی طور محفوظ مقامات تک پہونچ گئے مگر ایک دیندار اور عبادت گذار قسم کا شخص اپنی جان بچانے کے لیے اپنے مکان کی چھت پر جا بیٹھا۔ سیلاب کا پانی اس کی کمر تک آگیا۔ اتنے میں ایک شخص کشتی میں سوار اس کے قریب آیا اور کہا: فورًا آجاؤ چلو کسی محفوظ مقام پر جائیں۔ دیندار نے ہاتھ ہلا کر کہا: جاؤ اپنی فکر کرو۔ میں خدا کا عبادت گذار بندہ ہوں۔ وہ میری جان بچا لے گا۔ بیچارہ کشتی والا شرمندہ سا ہو کر چلا گیا۔ سیلاب کا پانی دیندار شخص کی چھاتی تک پہونچ گیا۔ اتنے میں ایک موٹر بوٹ والا وہاں پہونچ گیا اور چلاّیا۔ جلدی کرو ورنہ ڈوب جاؤ گے۔ فورًا بوٹ میں آجاؤ، ہم محفوظ جگہ تک پہونچ جاتے ہیں۔ دیندار زور سے چلاّیا۔ نہیں آنا ہے مجھے۔ تم جاؤ، میرا خدا ہے۔ غریب موٹر بوٹ والا بھی مایوس ہو کر چلا گیا۔ سیلاب کا پانی دیندار کی گردن تک پہونچ گیا۔ اتنے میں ایک ہیلی کاپٹر اوپر آیا اور اُس نے دیندار کی طرف رسی چھوڑ دی۔ چلاّیا: فورًا مضبوطی سے پکڑ لو۔ میں کھینچ رہا ہوں۔ جلدی کرو وقت کم ہے۔ دیندار غصہ سے چلاّیا کیا ہو گیا ہے تم لوگوں کو۔ میں نے پوری عمر اپنے اللہ کی یاد اور عبادت میں گذار دی ہے۔ میرا اللہ میری جان بچا لے گا۔ تم جاؤ، اپنی جان کی فکر کرو۔ ہیلی کاپٹر والا بھی مجبورًا مایوس ہو کر چلا گیا۔ سیلاب کا پانی اور اوپر چڑھا۔ اور دیندار صاحب پانی میں ڈوب گئے۔ اللہ کو پیارے ہو گئے۔ فرشتوں کی حضور جاتے ہی گریہ شروع کر دی! زندگی کا ایک ایک پل اللہ کی یاد میں گذار دیا تھا۔ مگر اس نے میری ایک التجا نہ سُنی میری جان نہیں بچائی۔ وہ جنھوں نے اُسے کبھی یاد نہیں کیا، انھیں بچا لیا اور مجھی کو ڈبو دیا۔ فرشتوں نے کہا! اے عبادت گذار بندے! دنیا کے سارے بندے اور اُن کی جانیں خدا کو عزیز ہیں۔ تو اوروں سے کیوں بدگمان اور بدظن ہے۔ ہر بندے کی بے لوث نیت اور خلوص خدا کو پیارا ہے۔ تیری عبادت میں اللہ سے معاوضے اور منافع کی غرض پوشیدہ رہی۔ جو عبادت نہیں، نمائش ہے۔ انسانی دردمندی سے بھرپور وہ تینوں نیک بندے جو اپنی جان پر کھیل کر تمہاری جان بچانے کے لئے آئے تھے وہ اللہ ہی کی چاہت سے سرشار ہو کر اُسی کے نام اور اسی کی تلقین ہی پر تو تم تک آئے تھے مگر اپنی ریاکارانہ عبادت کی نمائش اور زعم میں تو نے اُن کی پیش کش کو بھی ٹھکرا دیا۔ اُن کی دل شکنی کی۔ جو اللہ کے قریب سب سے بڑا گناہ ہے۔ پھر تو کیسا عبادت گزار ہوا۔ جس نے اپنی عمر اللہ کی یاد اور عبادت میں گذارنے کے باوجود حلیم اور دلدار بننے کی کوشش نہیں کی تو ایسے میں تیرا مرجانا ہی بہتر تھا۔

ماہنامہ نقش کوکن بمبئی

کبیر داس صفحہ ۷ کا بقیہ

بلکہ اسی تحریک کے روشن ترین ستارہ تلسی داس ہیں۔ ان کے بعد بھی ان کا بہت زور دیا۔ چونکہ "مذہب" ہندوستان کی روح ہے اسی لیے رام اور کرشن کی بھگتی ہمیشہ رہی ہے اور رہے گی۔ البتہ اس کے ادبی رجحانات کو سمجھنے کے لیے رامانند، کبیر، تلسی داس اور نانک کا کلام کافی ہے۔

یہ جنگ زن کے لئے ہے نہ زرگری کیلئے

فروغ تمکنت

شیواجی کو سنت، سادھو و پیروں سے بڑی عقیدت تھی۔ وہ ان کی تعلیمات سے رہبری حاصل کرتے تھے۔ ان کے گیارہ سنت گرو مشہور ہیں جن میں کوکن کے ایک مسلم صوفی حضرت بابا یعقوب سردری بھی ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ شیواجی یعقوب سردری رح کے اس حد تک معتقد تھے کہ جنگ پر روانہ ہونے سے پہلے وہ ان کے حضور پہونچتے اور جنگ کے سلسلہ میں ان سے اجازت طلب کرتے۔ کبھی ایسا بھی ہوا ہے کہ حضرت نے اجازت نہ دی تو شیواجی نے جنگ ملتوی کردی ہے۔

بہر کیف شیواجی اور یعقوب سردری رح کے اس تعلق کو جواں فکر شاعر فروغ تمکنت نے خوبصورت انداز میں پیش کیا ہے۔

حضور! جنگ کے میداں میں جا رہا ہوں میں\
یہ جنگ زن کے لیے ہے نہ زرگری کے لیے\
نہ ذوقِ سپہ گری کے لیے\
یہ خاک پاک مہاراشٹرا یہ میری جنت ہے\
میں چاہتا ہوں کوئی اجنبی نہ آنے پائے یہاں\
فتنہ پروری کے لیے\
یہ شور طوق و سلاسل مجھے پسند نہیں\
یہ تیغ و زخم کے نقشے ہیں ناگوار مجھے\
مگر میں وقت کی آواز سن کے اٹھا ہوں\
میں چاہتا ہوں کہ زندہ رہے وطن کا سہاگ\
میں چاہتا ہوں مہاراشٹر کی کوئی عورت\
اسیرِ درد نہ ہو وحشتوں کے سائے میں\
میں چاہتا ہوں میرے دیش کا کوئی بچہ\
یتیم ہو کے بھٹکتا پھرے نہ راہوں میں\
میں چاہتا ہوں کہ ماؤں کے دل نہ ہوں زخمی\
میں چاہتا ہوں کہ بہنوں کی آبرو نہ لٹے\
میرا لہو میرے اسلاف کی امانت ہے\
میرے لہو کے شراروں کو جاوداں کر دیں\
حضور! آپ دعا دیں کہ یہ لہو جو ہے\
اگر یہ تیغ اٹھے\
تو صرف اپنے وطن کے بچاؤ کی خاطر\
اور اس کی بہتری کے لیے\
یہ جنگ زن کے لیے ہے نہ زرگری کے لیے۔

ماہنامہ نقش کوکن بمبئی

غزلیں

مجھکو عزیز تھا مرے دل کا قرار تھا
کل جس کا قتل ہوگیا وہ میرا یار تھا

مشکل ڈگر پہ ساتھی سبھی چھوڑ کر گئے
میں تھا اکیلا اور مرا پروردگار تھا

مدت کے بعد آگئی برکت مکان میں
برسوں سے جس کا ہمکو بہت انتظار تھا

محفل میں مجھکو دیکھ کے کیا کیا نہ کہہ گئے
اپنی زباں بیان کو کہاں اختیار تھا؟

پوچھیں گے لوگ جانتے ہو کون تھا جمال
شاعر تھا وہ ادیب تھا یا دل فگار تھا

جمال یوسفی
چپلون

اُجلا اُجلا سا تھا، کیسا سماں ہوگیا
شام آئی تو موسم دھواں ہوگیا

آج تک وہ بچھڑ کر ملا ہی نہیں
پیار اس کا بھی عمرِ رواں ہوگیا

ایک پتھر کو جب زندگی مل گئی!
انگلیوں کا ہُنر جاوداں ہوگیا

ڈھالتا تھا جو تہذیب کے آئینے
اس کا گھر پتھروں کی دکاں ہوگیا

گھر کی دیواریں وحشت زدہ ہیں مگر
لوگ کہتے ہیں موسم جواں ہوگیا

میں سماعت کا نازک تھا ایسا نذیرؔ
اس کا ہنسنا بھی بارِ گراں ہوگیا

نذیرؔ فتحپوری
۱/۳ نیتا پارک، ایروڈا
پونہ ۴۱۱۰۰۶

میں نے تو صرف یاروں کی ہی مثال دی
جس نے ہمارے جینے کی صورت نکال دی

اُس وقت میرے دل پہ قیامت گزر گئی
جس وقت اُس نے بات مری ہنس کے ٹال دی

تھوڑی سی ہی سہی مجھے ملتی ہے وقت پر
اُس کا بڑا کرم ہے کہ روزی حلال دی

اب میرے پاس کچھ بھی نہیں آپ کے لیے
جو شئے مجھے عزیز تھی قدموں میں ڈال دی

خدمات کا صِلہ مجھے اِس شکل میں مِلا!
عزت سے لا کے کاندھے پہ اک شال ڈال دی

ملّاح یہ تو تیری ہی ہمت کا کام ہے
طوفانِ بحرِ غم سے جو کشتی نکال دی!

اے غمؔ خدا کا واسطہ مت کیجیے مذاق
اِس شوق نے تو جان مصیبت میں ڈال دی!

عبدالحق غمؔ
(دھولیہ)

عشق و خرد کے باب میں ایسا کمال کر
ہستی کو اپنی کر کے فنا اک مثال بن کر

گویا حدیثِ رنج دمن میری بزم ہے
خوشیوں کو ہم نے بانٹ لیا غم میں ڈھال کر

آئینہ روبرو جو ہوا تو کھلا یہ راز
بدلی سے چاند آیا ہے چہرہ نکال کر

موقع نہیں رہا ہے سوال و جواب کا
جس کا جواب دے نہ سکوں وہ سوال کر

ارشدؔ مقامِ عشق و جنوں سر بلند ہے
رکھنا قدم قدم کو یہاں پر سنبھال کر

مؤ
ڈاکٹر ارشد مقصود صدیقی
(بلند شہری)

کمپیوٹر کیا ہے؟

گذشتہ سے پیوستہ

کمپیوٹر کا استعمال

پہلا باقاعدہ کمپیوٹر ۱۹۴۰ کی دہائی میں تیار ہوا تھا، اس کے بعد سے آج تک اسے ترقی دینے کا عمل جاری ہے اور کوشش کی جا رہی ہے کہ اس سے زیادہ سے زیادہ کام لیا جا سکے، اس کا سائز ممکن حد تک چھوٹا ہو اور اپنی ساخت کے لحاظ سے سادہ ہو آج شاید ہی کوئی شعبہ ایسا رہ گیا ہو جس میں کسی نہ کسی مرحلے پر کمپیوٹر کام نہ کر رہا ہو۔ اب جو کمپیوٹر بنائے جا رہے ہیں ان کی خصوصیت یہ ہوتی ہے کہ وہ بہت بڑے نہیں ہوتے۔ اسطرح ان پر لاگت بھی کم آتی ہے۔ انہیں کام کرنے کیلئے بہت کم برقی توانائی درکار ہوتی ہے جب کہ ان کے کام کرنے کی صلاحیت کئی گنا بڑھ گئی ہے اور زیادہ صحت کے ساتھ کام کرنے لگے ہیں۔ جیسے جیسے کمپیوٹر کی صنعت ترقی کر رہی ہے۔ اس استعمال بھی آسان سے آسان تر ہوتا جا رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اب چھوٹے اداروں بلکہ گھریلو ضرورتوں کیلئے بھی مائکرو کمپیوٹر سے کام لیا جا رہا ہے یہ کمپیوٹر اتنے سستے ہوتے ہیں کہ انہیں بچوں کو دلچسپی کیلئے بھی خریدا جا سکتا ہے۔

کمپیوٹر کا اصل استعمال تجارتی اداروں، صنعتوں، ہوائی کمپنیوں، طبی، سائنسی اور تحقیقی اداروں میں ہوتا ہے جہاں اب بہت سے کام اس سائنسی ایجاد کی بدولت زیادہ آسانی اور زیادہ آسانی اور زیادہ صحت کے ساتھ اور کم

نقش کومن

وقت میں ہونے لگے ہیں دفتروں اور لائبریریوں میں بھی کمپیوٹر سے کام لیا جانے لگا ہے۔

آپ جانتے ہیں کہ بہت سے کام ایسے ہوتے ہیں جو ایک ہی ادارے کی متعدد شاخوں یا مختلف اداروں کے تعاون سے انجام پاتے ہیں۔ کمپیوٹر یہاں بھی ہماری مدد کرتا ہے اور اب یہ ممکن ہوگیا ہے کہ دو مختلف جگہوں پر لگے ہوئے کمپیوٹروں کو ایک دوسرے سے ملا دیا جائے اس طرح ملائے جانے والے کمپیوٹروں کو "کمپیوٹر نیٹ ورک" کہا جاتا ہے۔ کمپیوٹروں کا یہ جال ایک ہی عمارت کے مختلف حصوں کو بھی ملا سکتا ہے اور دنیا کے مختلف حصوں کو بھی جس طرح آپ ٹیلیفون کے ذریعہ سے دور دراز کے کسی ملک سے بات کر سکتے ہیں، اسی طرح ایک آلہ جو MODEM کہلاتا ہے فاصلے پر رکھے ہوئے دو کمپیوٹروں کی ایک دوسرے سے "بات" کرا سکتا ہے دنیا کے ایک حصے سے دوسرے کسی حصے میں کام کرنے والے کمپیوٹروں کو باہم ملانے کیلئے سٹلائٹ سے کام لیا جاتا ہے۔

آپ جانتے ہیں کہ فضائی سفر کیلئے نشست محفوظ کرنے کا کام کس قدر پیچیدہ ہوتا ہے اگر اس کام میں ذرا سی غلطی ہو جائے تو مسافروں کو بڑی دشواری پیش آسکتی ہے خاص کر غیر ملکی سفر میں اگر جہاز بدلنا ہو۔ اور وقت پر نشست نہ مل سکے تو سفر کے دوران دوسرے ملک میں طویل وقت گذارنے کے اخراجات اور قیام کی اجازت حاصل کرنے کی دشواریاں جان لیوا بن جاتی ہیں آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ آپ کے ملک کی فضائی کمپنی کے ذریعہ سے ہزاروں مسافر دنیا کے مختلف حصوں سے روزانہ سفر کرتے ہیں۔ فرض کیجئے کہ آپ اپنے وطن

میں بیٹھ کر کسی ایسی جگہ سفر کی نشست محفوظ کرانا چاہتے
ہیں جہاں آپ کی فضائی کمپنی کا جہاز نہیں جاتا۔ ظاہر ہے
کہ یہ کام بڑا پیچیدہ ہے اور اس کیلئے بڑی توجہ، محنت
اور وقت درکار ہوتا ہے ان دشواریوں پر قابو پانے
کیلئے آپ کی فضائی کمپنی کے ہزاروں دفتر دنیا بھر کی
دوسری فضائی کمپنیوں کے بیشمار دفتروں سے جنہیں ان
کمپنیوں کے جنہیں ان کمپنیوں کے ایجنٹ
بھی شامل ہیں کمپیوٹر کے اس جال کے ذریعہ سے ایک
دوسرے سے تعلق رکھتے ہیں۔ جس کی وجہ سے اب
فضائی سفر بہت آسان ہو گیا ہے آپ اس سے کمپیوٹر
نٹ ورک کی وسعت اور پیچیدگی کا اندازہ کر سکتے ہیں
اب بہت سے ملکوں میں ریلوے کی نشست محفوظ
کرنے کیلئے بھی کمپیوٹر سے مدد لی جا رہی ہے۔

کمپیوٹر کے ذریعہ سے اب ڈاک کی برقیاتی ترسیل
کے کام میں بھی مدد لی جا رہی ہے۔ اور آپ اب اس
نظام سے مدد لے کر اپنے ہاتھ سے لکھے ہوئے خط
کی نقل دنیا کے دور دراز حصے میں چند سیکنڈ میں پہنچا سکتے
ہیں۔

آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ کمپیوٹر جتنا بڑا ہو گا اس
سے اسی قدر زیادہ کام لیا جا سکتا ہے ایسے بڑے کمپیوٹر
اتنے قیمتی ہوتے ہیں کہ بہت بڑی بڑی کمپنیاں بھی ان
پر ہونے والے اخراجات برداشت نہیں کر سکتیں۔
اس دشواری پر اسطرح قابو پایا گیا ہے کہ ایسے بہت
قیمتی کمپیوٹر متعدد کمپنیاں مل کر خرید لیتی ہیں اور اس
طرح بہت زیادہ کام بہت کم وقت میں اور کم خرچ
کر کے لیا جا رہا ہے۔
نقش کوکن

بہت سے مرکزی ادارے ایسے ہیں جن سے
مختلف قسم کی معلومات دیگر اداروں اور افراد کو درکار
ہوتی ہیں۔ کمپیوٹر نٹ ورک کے ذریعہ سے ان مرکزی
اداروں سے سیکڑوں کمپیوٹر معلومات حاصل کرتے ہیں
ڈاٹا بینک اور اس سے متعلق کمپیوٹر ٹیلی فون لائن اور
دیگر ذرائع سے ایک دوسرے کو معلومات منتقل کرتے
ہیں۔ کریڈٹ کارڈ کا ذکر آپ نے سنا ہو گا۔ اس
پر درج نمبر کمپیوٹر کو دے کر نقدی ادائی کے بغیر اور بعض
اوقات مارکٹ گئے بغیر خریداری کی جا سکتی ہے۔

آج کی ایک اہم سائنسی پیش رفت خلائی سفر ہے
اس کا سب سے زیادہ انحصار وقت اور فاصلے
کے بالکل ٹھیک ٹھیک حساب پر ہے پھر اس سفر
کے دوران بہت سے کام ایسے ہیں جنہیں انسان
بذات خود انجام دے سکتا۔ یہ انتہائی نازک حساب
کتاب اور یہ کام کمپیوٹر ہی انجام دیتے ہیں یہ کہا جاسکتا
ہے کہ اگر کمپیوٹر نہ ہوتا تو خلائی سفر بھی ناممکن ہوتا۔
کمپیوٹر خلائی جہازوں کی رفتار، ان کی سمت اور کارکردگی
پر کنٹرول کرتے ہیں، خلائی جہازوں کو جنہیں بعض اوقات
کوئی آدمی نہیں ہوتا چلاتے، ان کا رخ اور رفتار
تبدیل کرتے اور جتنی کہ ان میں پیدا ہونے والی
خرابیوں تک کو دور کرتے ہیں اور اس کے ساتھ
ہی خلائی معلومات بھی زمین تک پہنچاتے ہیں۔
صرف خلائی جہازوں میں نہیں بلکہ عام ہوائی جہاز
میں بھی بہت سے کام کمپیوٹر ہی انجام دیتے
ہیں۔

طنز و مزاح

چاند گاؤں کے چاند ولی

شرف کمالی

چاند گاؤں، مسلمانوں کی بستی کوہ سہیادری کے دامن میں آباد ہے۔ بہت ہی خوشنما چھوٹا سا قریہ ہے۔ اس بستی سے متصل کوئنا بہتا ہے۔ کوئنا میٹھا دریا میلوں بہتا ہوا جاکر بحرِ عرب میں تحلیل ہوجاتا ہے۔ کوئنا کے ساحل پر چاند گاؤں والوں کی ملکیت کے ناریل اور سُپاری کے باغات تا حدِ نظر پھیلے ہوئے ہیں۔ چاول کی لہلہاتی ہوئی سرسبز و شاداب فصلیں صانعِ ازل کی بندہ پروری اور کرم گستری کی یاد دلاتی ہیں۔ انسان بہرحال ان نعمتوں سے فیضیاب ہوکر بھی اَفَلَا یَشْکُرُوْنَ کی مستی میں ناشکرا ہے۔ حدِ نظر تک دستِ قدرت کی بوقلمونیاں دیدۂ دل کو لبھاتی ہیں۔ اس عطیۂ الٰہی کی اہمیت و افادیت سے یہاں کے رہنے والے نابلد ہیں۔ کاش! انہیں یہ احساس ہوتا کہ اُس غفور، الرحیم نے انہیں کن کن نعمتوں سے نوازا ہے۔

پہاڑی کے دامن میں زیادہ تر کھپریل کے چھوٹے چھوٹے گھروندے نما مکانات سے ہر کھلی فضا میں چند وہائٹ واش کئے ہوئے بنگلے نظر آتے ہیں۔ بلاشبہ یہ مقامی سیاستدانوں کی کرامت ہوسکتے ہیں۔ سچ پوچھئے تو چاند گاؤں ہمارا آبائی وطن ہے۔ یہاں ہمارا اپنا کوئی مکان نہیں لیکن جنم بھومی کی کشش کبھی کبھی ہمیں یہاں کھینچ لاتی ہے۔ ہم کیسے نہ پہونچیں! ہمارا بچپن اسی بستی کی گلیوں میں ہمیں خراب کرکے کھوگیا ہے۔ جوانی کی مقدس غلطیاں اسی سرزمین پر سرزد ہوئیں اور اب ہم عروس البلاد ممبئی کی سڑکیں ناپتے ہیں۔ عاقبت کی خبر خدا جانے۔!! ہمارے بچپن کی یادیں، محبت اور انسانیت نوازی کی یادیں ہیں لیکن اب انحطاطِ زمانہ کہئے کہ محبت اور انسانیت کی جگہ نفرت اور انانیت نے لے لی ہے۔

۱۹۴۷ء میں ہم نے قیدِ فرنگ سے نجات پائی۔ بھارت کو آزادی ملی۔ یہ اچھی بات ہوئی لیکن ساتھ ہی کچھ برائیاں بھی در آئیں۔ دیہاتوں میں جہاں سادہ لوح لوگ بستے ہیں "دیہات کی خطرناک لوکل پالٹکس" کی مہلک بیماری گرام پنچایت کے ساتھ ساتھ در آئی سرپنچی، نائب سرپنچی، تعلقہ پنچائت سمیتی، ضلع پریشد کئی امراض ایک ساتھ چلے آئے۔ راج عوام کے ہاتھوں میں دینا ایسا نیک مقصد تھا لیکن زیادہ فائدہ گھاگ قسم کے گرگ صفت لیڈروں کا ہوا۔ کچھ مطلب سازوں نے بہتی گنگا میں یوں ہاتھ دھولئے کہ ان کی دنیا ہی بدل گئی۔ آپ اگر معائنہ فرمائیں تو ماشاء اللہ دیہاتوں میں بھی ایسے ایسے مادر زاد لیڈر ابھر آئے ہوئے نظر آئیں گے کہ جو ہمارے شہر کے نیتاؤں سے چار جوتے آگے ہیں۔

دیہات میں جنتا کی اکثریت آج بھی سادہ لوح ہے۔ سچ ہے کہ سادہ لوحی کی حد جہاں ختم ہوتی ہے وہیں سے بے وقوفی کی حد شروع ہوجاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جمعیتِ بشری کی اکثریت میں بے وقوفی کا تناسب آج بھی ضرورت سے زیادہ ہے۔ آج بھی سیاسی گرگے ہمیں کھوکھلے بلند بانگ دعوؤں اور تابناک مستقبل کے بے شمار وعدوں سے آنِ واحد میں بے وقوف بنا کر اقتدار کی کرسی پر براجمان ہوجاتے ہیں۔ پھر ہمیں تنہا ایڑیاں رگڑتے چھوڑ کر پانچ سال تک خود فلک پیمائی کرتے ہیں۔ اور ہم بے وقوفانہ طور پر ضروریاتِ زندگی کے لیے ترستے رہ جاتے ہیں۔ نعرے ہماری کمزوری ہیں۔ "انقلاب زندہ باد!" کہکر ہم نے بے وقوفی کا بارہا ثبوت دیا ہے۔

چاند گاؤں کے مسلمانوں کا اسلام جیسا بھی ہے ان کا اپنا تراشیدہ ہے۔ آپ کو خواہ مخواہ حیرت کیوں ہے؟ دین یعنی اللہ تعالیٰ کا نازل کردہ دین صرف ایک ہے۔ اور یہ دین واقعی خالص نظامِ حیات ہے لیکن آپ اللہ کو حاضر و ناظر جان کر خود ہی اس فضا کا جائزہ لیجئے جس میں آپ سانس لے رہے ہیں اور ایمانداری سے اعتراف کیجئے کہ ہمارے نام نہاد عالموں نے بلا وجہ، بلا ضرورت ہمیں کتنے خانوں میں بانٹ رکھا ہے۔ لہٰذا چاند گاؤں کے لوگوں پر ہنسنے کا ہمیں کوئی حق نہیں پہنچتا۔ ان ازلی سادہ لوحوں پہ خودساختہ پیروں کے تصوف کا غلبہ ہے

یہاں حلوے مانڈے اڑانے والے ۔پیر صاحبان نماز کے پابند نہیں ہوتے ۔ اعتراض کیجئے تو جلال میں آکر فرماتے ہیں "آپ کیا جانیں ہماری نماز ؟ ہم تو نماز کے لیے مدینہ پہونچ جاتے ہیں" جیسے پیر ویسے مرید ۔ جیسی روح ویسے فرشتے !! چاندگاؤں کے مسلمان آٹھ کے ہیں ۔یعنی ہفتہ میں ایکبار صرف جمعہ کی نماز اہتمام سے ادا کرتے ہیں ۔ دور دراز دیہاتوں میں آج بھی "تین سواتین لٹھ" کے مسلمان آپ کو دیکھنے کو ملینگے جو صرف عیدین پر اکتفا کر لیتے ہیں ۔یہ نمازیں ادا ہوئیں خطبہ سنا پھر اللہ اللہ خیر سلا ۔ سال بھر دھوتی پہنے گھومنے کے لیے فارغ ۔ہم مفتی نہیں جو فتویٰ صادر فرمائیں ۔ جن کا یہ فرض ہو وہ جانیں !

ان عقل مندوں کا یہ عقیدہ ہے کہ چاندگاؤں چاند شاہ ولی اللہ کی کرامت سے آباد ہو گیا تھا ۔ان چاند شاہ بابا ولی اللہ (جن کو یہ رحمتہ اللہ علیہ بھی کہتے ہیں) کا مزار اسی چاندگاؤں میں آج بھی مرجعِ خلائق ہے جہاں ہر سال میلہ لگتا ہے ۔بمبئی سے قوال پارٹیاں بلوا کر پروین بانو کی مدھر تانیں اور روح پرور الاپ سُن کر چاندگاؤں والے ثواب دارین حاصل کرتے ہیں ۔

ان لوگوں کی عبادت کا ایک جز پیری مریدی بھی ہے پیر کے مرید بن کر مسلمان کہلوانے میں آسانی یہ ہوتی ہے کہ یہاں نماز تو دل کی نماز ہوتی ہے کسی مجاہدہ یا مجادلہ کی ضرورت نہیں ایک پیالہ مرشد کا پی کر حلقہ ارادت میں آجائیے پیر صاحب گیارنٹی دیتے ہیں کہ "کل قیامت کے دن جب آفتاب سوا نیزہ پر ہوگا آپ میرا دامن پکڑ لیجئے ۔میں حضرت پیر دستگیر کا دامن پکڑوں گا اور حضرت غوث آگے کوئی اور کا دامن پکڑے ہوئے ہوں گے اور اس طرح یہ قافلہ شدہ شدہ جنت میں پہونچ جائیگا " یہ ہوئی نا بات ؟

چاندگاؤں کئی روشن ضمیروں کا ڈیرا ہے ۔متعدد پیروں کی آمد سے لوگ بھی اپنے آپ کو یہاں روشن ضمیر سمجھنے لگے ہیں ۔ بھونڈو پیر اور بے وقوف مرید ۔ لوگ اُن پڑھوں اور جاہلوں کو پیر کیسے مان لیتے ہیں ؟ اس پر تعجب نہ فرمایئے ! بھئی ہمارے بھارت میں جمیعت بشری کا ایک طبقہ گائے کو خدا مان رہا ہے کیا ان کے سر تسلیم خم کرنے سے گائے خدا بن جاتی ہے ؟ ــــ یہی حال مذکورہ خود ساختہ پیروں اور ان کے بے وقوف مریدوں کا ہے ۔ اصلی پیر جہاں بھی ہوں ہمیں معاف فرمائیں ہم تو جاہل پیروں کی سرزنش کر رہے ہیں ۔

چاندگاؤں آنے والے پیروں میں ایک پیر ہیں حضرت سید سراج السالکین چشتی قادری، نقشبندی وغیرہ وغیرہ ۔ دراصل یہ پیر بھی نہیں ہیں اور دستگیر بھی نہیں ۔ یہ کھام گاؤں کے سرجوپٹیل ہیں اور یہاں دولت لوٹنے آجاتے ہیں ۔ "دُنیا جھکتی ہے جھکانے والا چاہیئے" ۔ یہ ان کا منتر ہے ۔کھام گاؤں میں یہ کھیت میں ہل چلایا کرتے تھے ان کا دعویٰ ہے کہ چاند شاہ بابا ان ہی کے جد امجد ہیں اسی لیے عرس کی قوالی میں یہ حضرت ہی چیف گیسٹ بلائے جاتے ہیں ۔ پروین بانو کی لَے سُن کر ان پر وجد طاری ہو جاتا ہے اور حال آجانے کے بعد یہ بہ نفسِ نفیس رقص فرمانے لگتے ہیں ۔ سے

" خامہ انگشت بدنداں ہے اسے کیا لکھئے "

بھائی صاحب ! عقل مندی کی ایک حد ہوا کرتی ہے لیکن بے وقوفی کی کوئی حد نہیں ہوتی ۔ افریقہ تک مذکورہ عارف کامل بلوائے جاتے ہیں اور وہاں انٹرنیشنل عقل مند اُن کے پیر دابتے ہیں اور بدلہ میں پیر صاحب ان کی دولت ناپتے ہیں ۔ فی الحال تو پیر صاحب کی پانچوں انگلیاں گھی میں ہیں اور سر کڑھائی میں ۔

جالو کھوت مذکورہ سرجوپٹیل ! خلیفہ اول ہیں وہ یہاں کے سرپنچ بھی ہیں ان کا نام جان محمد شیخ ہے ۔ جان محمد سے جالو بنے اور کھوت یعنی بڑے زمیندار ۔ پنجاب والے گدھے کو کھوتا کہتے ہیں ۔ مہاراشٹر والے زمیندار کو کھوت کہتے ہیں ۔

جالو کھوت چاچا جو ایک دن سر راہ ملے تو اپنے ساتھ گھر لے گئے ۔ اِدھر اُدھر کی باتیں تمہیداً ہوئیں ۔ پھر مخاطب ہوئے "کوئی پیالہ پیا ہے ؟" میں نے کہا مجھے پینے کی عادت نہیں ہے ۔ میرا برجستہ جواب سُن کر وہ مسکرائے ۔ پھر پوچھا "مرید ہو کسی کے " ؟ میں نے جواباً کہا : جی ہاں میری والدہ کا

کہتا ہے کہ میں زن مرید ہوں۔ وہ پھر مسکرائے۔ اب شاید وہ میرے
بارے میں اپنی رائے قائم کر چکے تھے۔ مونچھوں پر تاؤ دیتے
ہوئے کہا "بمبئی کے وہابی لگتے ہو!" میں نے پوچھا وہ کیا
ہوتا ہے؟ بولے "وہ جو کچھ بھی ہو ہمارے پیر صاحب کا
فرمان ہے کہ وہ مسلمان نہیں ہوتا۔" میں نے کہا مسلمان ہونا
یا نہ ہونا بھی آپ کے پیر صاحب کے فیصلہ پر منحصر ہے؟
بولے "یقیناً! پیر صاحب کا ہر فیصلہ مستند ہوتا ہے۔ اور
میں ان کا خلیفہ ہوں سمجھے؟" میں نے کہا سمجھا اور دل ہی دل میں
کہا۔ ؎

"گر ہمیں مکتب است و ہمیں ملا
کارِ طفلاں تمام خواہد شد!"

مجھے بھی غصہ آرہا تھا میں نے سوالات کی بوچھار کی۔ میں نے
پوچھا: نماز پڑھتے ہو؟ بولے "عادت نہیں" میں نے
کہا: روزے رکھتے ہو"؟ بولے: "طاقت نہیں" میں نے
کہا زکوٰۃ ادا کرتے ہو؟ بولے "استطاعت نہیں" پھر بھی
کر کہا: "میاں سن لو ہم کلمہ بھی جانت نہیں پر اتنی بات
ضرور دھیان میں رکھت کہ ہم پھر بھی مسلمان ہیں" میں نے
پوچھا وہ کیسے؟ بولے "ہم پیر دستگیر حضرت غوث کے چاہنے
والے ہیں ہمارے لیے یہی عقیدہ کافی ہے" تم نے سُنا
نہیں غوث کے چاہنے والے کو خدا ملتا ہے ارے میاں!
ہمارے پیر حضرت سراج السالکین کے مرید بن جاؤ خود بخود
چودہ طبق روشن ہو جائیں گے"!

پیروں کا حال ابھی آپ نے سنا۔ اب بھٹ جی کے سامنے
مسلمانوں کی جبہ سائی کی کہانی بھی سن لیجئے۔ اسی بستی کے قریب
باگا نامی برہمنوں کی چھوٹی سی آبادی ہے وہاں دگمبر کا نامی ایک
برہمن بھٹ چاند گاؤں کی خواتین کا گروہ یہ تماشہ دیکھنے
کے لیے ایک روز وہاں پہونچے۔ دگمبر گھر کے آنگن میں تلسی
استھان کے سامنے اشلوک جپ رہا تھا۔ کئی مسلم خواتین قطار
میں کھڑی تھیں اور غور سے بھٹ جی کے سنسکرت اشلوک پر
سر دھن رہی تھیں۔ کلثوم خالہ اپنے بیٹے سلیم کی کویت ملازمت
کا مسئلہ حل کرانے آئی تھیں۔ عائشہ نانی کو نواسی کی گود ہری ہونے
کی فکر لاحق تھی۔ میں نے ان سے گفتگو کی تو پتہ چلا کہ دگمبر
بھی چاند شاہ ولی کا بھگت ہے اور قسمت کا صحیح حال بتا
سکتا ہے۔ میں نے دل میں کہا دگمبر خود ہی چاند گاؤں کا
چاند ولی ہے اور یہ کلمہ دہراتے دہراتے دوسرے روز میں ایس
ٹی بس سے بمبئی کے لیے عازم سفر ہوا۔

بشکریہ البلاغ بمبئی

لڑو تو اس طرح

درزی اپنے دشمن سے کہتا ہے۔ "میں تیرے بخیئے ادھیڑ دوں گا۔
قصائی بولا: میں تیری ہڈیاں توڑ دوں گا۔
دندان ساز نے کہا۔ میں تیری بتیسی نکال پھینکوں گا۔
مستری نے پیچکش گھماتے ہوئے کہا: میں تیرے دماغ کے سارے اسکرو ڈھیلے کر دوں گا۔
دھوبی بولا: میں تجھے نچوڑ کر رکھ دوں گا۔
دودھ والے نے بولا: میں تجھے چھٹی کا دودھ یاد دلا دوں گا۔
دشمنوں کے یہ دعوے سن کر اس شخص نے اپنے آپ سے آہستگی کے ساتھ کہا۔
دشمنوں نے تو دشمنی کی ہے۔ دوستوں نے کبھی کیا کمی کی ہے۔"

ڈاک خرچ (بذریعہ ائیر میل) میں بھاری اضافہ کی بنا پر ہم (بیرون ہند) کی شرح خریداری میں اضافہ کرنے پر مجبور ہوئے اسکے لئے معذرت خواہ ہیں۔

(ادارہ)

خواتین کے لئے ایک
دعوتِ فکر

نازنین تاجانی

گاؤں میں شادی بیاہ کی رسمیں چند روز سے دس پندرہ دن تک جاری رہتی تھیں لیکن آج کل بمبئی میں بھی یہ رواج عام ہوتا جا رہا ہے اور بطور فیشن موجودہ دور میں اس طرح کی رسمیں آٹھ آٹھ روز تک جاری رہتی ہیں جن کے دوران پیسہ پانی کی طرح خرچ کیا جاتا ہے۔

دو دن ہلدی، دو دن مہندی ایک دن نکاح، رخصتی اور پھر دو دن ولیمہ وغیرہ کے لیے مخصوص ہوتے ہیں۔ ان تمام تقریبات میں ہماری تعلیم یافتہ بہنیں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی ہیں۔ سجی دھجی بنی سنوری کپڑوں اور زیوروں سے لدی ایک دوسرے سے مقابلہ آرائی میں مصروف نظر آتی ہیں۔

اور اس دوران رقص و سرود اور موسیقی میں بھی حصہ لیتی ہیں۔ ہیئر اسٹائل اور میک اپ کے لیے بیوٹی پارلر میں دو تین گھنٹے ضائع کر دیتی ہیں۔ اور آمد و رفت اور تقریب میں ۴ سے ۵ گھنٹے گذار دیتی ہیں۔ ایک دن میں آٹھ گھنٹے تقریب میں ایک عورت صرف کر دیتی ہے تو اگر ۱۲۰ تعلیم یافتہ عورتیں ۸ روز تک مسلسل آٹھ گھنٹے تک ان تقریبات میں شریک ہوتی ہیں تو وہ ۳۲۰ دن ضائع کرتی ہیں جو تقریباً ایک سال کے برابر ہے۔

مجھے کوئی اعتراض نہیں میری بہنیں ان تقریبات میں ضرور حصہ لیں لیکن اپنے اطراف کے ماحول پر بھی نظر ڈالتی رہیں اور غور کرتی رہیں۔ ہماری قوم میں ایسے افراد کی کمی نہیں ہے جو جسمانی اور ذہنی طور پر معذور ہیں یا کسی موذی بیماری کا شکار ہیں۔ ان بیوہ اور یتیم بچوں کو مناسب وقت نکال کر مختلف ہنر سکھا کر ہنر مند بنانے کی کوشش کریں تاکہ ضرورت پڑنے پر وہ اپنے گھر کی کفالت کر سکیں۔ ایسے والدین بھی ہمارے معاشرے میں پائے جاتے ہیں جن کی مالی حالت اجازت نہیں دیتی کہ وہ اپنی بچیوں کو مدرسہ، اسکول، علم کی روشنی حاصل کرنے کے لیے بھیجتے۔

ماہنامہ نقش کوکن بمبئی

ان ضرورت مند بچیوں کے لئے اپنے محلہ یا بستی میں ایک مرکز قائم کیا جا سکتا ہے جس میں صبح اور شام کے اوقات میں انھیں قرآن شریف، اردو اور مناسب انگریزی پڑھنا لکھنا سکھایا جا سکتا ہے۔ ساتھ ہی سلائی، کرافٹ، مہندی اور دیگر ہنر کو ان کے ساتھ بانٹیں اور ایک باعزت زندگی گزارنے کے لائق بنانے کی تھوڑی سی کوشش کریں۔ اس کوشش سے نہ صرف دنیا بلکہ آخرت بھی سدھر جائے گی اور ان کے چہرے اس طرح روشن ہو جائیں گے جنھیں کسی بیوٹی پارلر کی ضرورت نہیں ہوگی۔

زکوٰۃ کا فلسفہ یہی ہے کہ مسلم معاشرہ کی مالی کمزوریوں کو دور کیا جا سکے۔ اس طرح علم و ہنر کا تبادلہ، خدا تعالیٰ کا پسندیدہ قول ہے۔ مصیبت زدہ لوگوں کی دکھ بھری داستان سن کر ان کو دلاسا دینا بھی ان کے دل کا بوجھ ہلکا کرنے کے مترادف ہے۔ آج ہمارے مسلم معاشرے کو مسادی نہیں بلکہ روحانی تحفظ کی بے حد ضرورت ہے اور روحانی سکون ہی حاصل کرنا ہے تو ہمیں بے کس مجبور اور ضرورت مند لوگوں کو ساتھ لے کر چلنا ہوگا۔ ★★★

سیاست اور تعلیم

سیاست ایک پہاڑی، برساتی نالا ہے آناً فاناً چڑھتا ہے اور دیکھتے ہی دیکھتے اتر جاتا ہے۔

تعلیمی کام ایک دھیمے دھیمے بہنے والا میدانی دریا ہے جو برسات ہی میں نہیں بلکہ گرمی میں بھی پہاڑوں کے برف جیسے دل کو پگھلا کر اپنی روانی کا سامان پیدا کرتا ہے۔

(ڈاکٹر ذاکر حسین)

لوٹن میں کوکنی مسلمانوں کی سکونت پذیری

قلمکار: تبسم ساجد پرکار ——— مترجم: محمد علیم مختارے

نوٹ: کوکنی مسلم ورلڈ فاؤنڈیشن کے مجلہ "کوکن لنک" میں شائع شدہ مضامین انگریزی میں ہیں جنہیں پروفیسر محمد علیم مختارے (اسماعیل یوسف کالج، جوگیشوری بمبئی) نے اردو میں منتقل کیا ہے۔ اس تعاون کے لیے ہم پروفیسر صاحب کے شکر گذار ہیں۔ (ادارہ)

چند کوکنی مسلمان جنھوں نے برطانیہ کو مادرِ وطن بنایا وہ لوٹن میں سکونت پذیر ہیں۔ لندن سے اس شہر میں بآسانی پہنچا جا سکتا ہے یعنی کہ لوٹن صرف ۲۵ میل کی دوری پر واقع ہے اکثر لوگ جو لوٹن میں سکونت اختیار کئے ہوئے ہیں۔ ان کی یہ دوسری ہجرت ہے ان کی پہلی ہجرت ہندوستان سے کینیا کی طرف ہوئی اس ہجرت کی خاص وجہ یہ تھی کہ وہ اپنے خاندان کے لئے ایک زیادہ پائیدار اور خوشحال زندگی دے سکیں جن خاندانوں نے برطانیہ میں ہجرت کی ہے انھیں مکمل برطانوی حقوق حاصل ہیں اس کا سبب یہ ہے کہ جس وقت وہ کینیا میں اقامت پذیر تھے اس وقت برطانیہ نے اسے اپنی نو آبادی بنایا تھا۔

لوٹن میں آج تقریباً ۷۰ کوکنی خاندان رہتے ہیں یعنی کہ ان کی مجموعی تعداد بچوں کو ملا کر ۲۲۵ ہے۔ سب سے پہلے میرے چچا محمد ابراہیم پرکار صاحب نے سکونت اختیار کی۔ (آپ کے ایم ڈبلیو ایف کے ایک شریک کار ممبر نامزد کئے گئے ہیں) آپ کے کینیا سے لوٹن ہجرت کرنے کا بنیادی مقصد اپنے تھوڑے سے پس انداز کردہ سرمایہ سے خوشحالی اور اقبال مندی کا حصول تھا۔ ابتدا میں زندگی ان کے لیے اور ان کے خاندان کے لیے دشوار اور سخت گیر تھی۔ شہر کے درمیانی حصہ میں آپ نے ایک دو بیڈ روم والا گھر کرایہ پر لیا اور پڑوس میں انھوں نے اخبار کی ایجنسی لے لی۔ آپ کی سماجی زندگی چند دوستوں پر مشتمل تھی جنھیں آپ کینیا سے ہی جانتے پہچانتے چلے آئے تھے جو خود بھی اس دوران کینیا سے لوٹن ہجرت کر کے آ گئے تھے۔ اور لوٹن میں سکونت پذیری کی خاص وجہ صرف یہ تھی کہ وہ چند ایک لوگوں کو وہاں جانتے تھے۔

جولائی ۱۹۷۰ء تا مئی ۱۹۷۱ دیگر ۱۵ کوکنی خاندان کینیا سے ہجرت کر کے لوٹن میں وارد ہوئے۔ میرے چچا سخت اقتصادی مشکلات سے دوچار ہونے کے باوجود انھوں نے اس وقت تک اپنے آپ کو لوٹن میں مستحکم کر لیا تھا۔ اور اپنے اثر و رسوخ کی بنا پر ان نو وارد خاندانوں کو گھر حاصل کرنے میں مدد کی۔ تقریباً تمام خاندان غیر تربیت یافتہ کاریگر تھے جنکے بچے اتنے چھوٹے تھے کہ ان کی دستگیری و کفالت لازمی تھی۔ برطانیہ میں زندگی اتنی امید افزا نہیں تھی جتنی کی امیدیں تھیں۔ حالانکہ یہ ایک مستحکم ملک تھا جس میں سرکاری وظائف تھے۔ گھر کے بڑوں نے جان لیا کہ ایک بہت ہی سخت جانفشانی اور جد و جہد ہوگی اور کام مل ہی جانا چاہیے تاکہ گذر بسر ہو سکے۔

دوسرا گروہ لوٹن میں ان موجود لوگوں کی وجہ سے پہنچا۔ وہ ستمبر ۱۹۷۲ء سے فروری ۱۹۷۹ء کے درمیان وارد ہوئے۔ میرے والد بزرگوار بھی ان خاندانوں میں سے ایک تھے جنھوں نے کینیا کی غیر مستحکم معاشی اور اقتصادی حالات کی بنا پر برطانیہ جانے کا فیصلہ کیا۔

ان خاندانوں نے لوٹن کا انتخاب اس سبب سے کیا کیوں کہ ان کے گروہ کے چند خاندان کینیا سے نکل کر یہاں پہلے ہی سے

ماہنامہ نقش کوکن بمبئی

کئی ایک لوگ رہنا پسند کرتے ہیں۔

تعلیم:

پہلی نسل کے تمام والدین اور اجداد ہندوستان یا کینیا کے تعلیم یافتہ تھے۔ انگریزی تعلیمی نظام ان کے لیے پوری طرح ایک اجنبی تھا۔ لیکن جوں جوں سال گذرتے گئے اچانک ایک بڑھتا ہوا مطالبہ یہ تھا کہ والدین بچوں کے اسکول کے متعدد پروگراموں میں مثلاً والدین کی شام، فنڈ اکٹھا کرنا وغیرہ کے لیے جاتے رہے کئی ایک والدین ان جلسوں میں حاضر ہونے سے ڈرتے تھے کیوں کہ وہ اس نظامِ تہذیب سے نابلد تھے اور تعلیم کی کمی کے سبب وہ اس سے نا آشنا تھے۔ البتہ والدین کی اسکول کے جلسوں میں شرکت کی وجہ سے بچے اعلیٰ تعلیم کے لیے آگے بڑھے اور چند ایک یونیورسٹیوں میں بھی گئے۔ میری عمر کے گروپ میں سے تقریباً ۲۰، دیگر ۵ افراد کو چھوڑ کر جنھوں نے نوکری کرنی شروع کی بقیہ تمام کالج اور یونیورسٹیوں میں گئے۔ میری طرح دوسری نسل ایک بہتر زندگی چاہتی تھی اور اس کا حصول صرف اعلیٰ تعلیم کے ذریعہ ہی ہو سکتا تھا۔

میں نے کسی کے والدین سے بات کرتے ہوئے محسوس کیا کہ برطانیہ کو ہجرت کرنے کی بنیادی وجوہات میں سے ایک وجہ صرف خوشحالی ہی نہیں تھی بلکہ اپنے بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلانے کے لیے کوشش بھی زیرِ غور تھی۔ حال میں کوکنی قوم میں ایک بھی فرد ایسا نہیں جسے واں نوکری نہ ملی ہو۔ جتنے کام کرنے والے ہیں ان کا ۲۵ فیصد غیر تربیت یافتہ، ۴۵ فیصد تربیت یافتہ اور ۳۰ فیصد پروفیشنل ورکفورس پر مشتمل ہے۔ یہ بہت ہی زبردست قسم کا سماجی سطح پر اعلیٰ مقام کا عروج ہے جو کہ ۱۵ سال قبل کے موازنے سے ہے اُس وقت تقریباً ۸۰ فیصد ورکفورس غیر تربیت یافتہ قسم کا تھا۔

فرصت کا وقت اور سماجی زندگی:

۱۷ اگست ۱۹۷۵ء کی شام میں معدودے چند کوکنی حضرات لوٹن میں شادی کے ایک استقبالیہ میں شرکت کی غرض سے جمع ہوئے۔ اس غیر رسمی اجتماع میں ایک اسپورٹس کلب شروع کرنے کا خیال آیا اور آخر کار وہ عمل میں بھی آگیا۔ اس تعلق سے سارے بحث و مباحثے، سادہ منطق اور جذبات پر مبنی تھے۔ شمالی افریقہ سے واردین کے اژدہام نے اور ان کی روز افزوں تعداد نے اسپورٹس کلب کی تشکیل کو ضروری قرار دیا۔ اور یہ کہ اس نے کوکنیوں کو ایک دوسرے سے مربوط اور قریب تر کر دیا۔ یہ ظاہر تھا کہ تفاہم و دوستی میزبان قوم اور دیگر اقلیت کے گروپ کے مابین ضروری تھی۔ متفقہ طور پر یہ محسوس کیا گیا کہ معنی خیز شمولیت، دوسری ٹیموں کے ساتھ کھیلنے سے گرمجوشی کے احساس کو پیدا کرنے، دوستی بڑھانے اور سوسائٹی کی ستائش کو سیکھنے میں معاون ہوگی۔ جو کہ کسی نسل، رنگ یا مذہب کے امتیاز سے بالا تر ہوگی۔ اطراف میں سرسری جد و جہد نے اقتصادی پلیٹ فارم عطا کیا تاکہ ایک ادارہ کی تعمیر کی جا سکے۔

ایک عارضی کمیٹی کی تشکیل دی گئی۔ محمد دلوی صاحب منیجر کی حیثیت سے تعین کیا گیا۔ جوں جوں کلب کے ممبران بڑھتے گئے کچھ الجھنیں نمودار ہونا شروع ہو گئیں اور بغیر قوانین و ضوابط کے اسے چلانا بہت ہی مشکل ہو گیا۔ نتیجتاً ۱۹۷۹ء میں کلب کا پہلا آئین بنایا گیا جسے لوگوں نے منظوری دے دی۔

کوکنی قوم کا مستقبل:

مجموعی طور پر کوکنی قوم کا رخ خوشحالی کی طرف ہے مصیبت کے ایام ماضی کے واقعات معلوم ہوتے ہیں۔ اسپورٹس کلب اور مکتب کے قیام کے بعد یہ قوم اب اچھی طرح مستحکم ہو چکی ہے قوم کے چھوٹی عمر کے لوگ آہستہ آہستہ درمیانی طبقہ میں داخل ہو رہے ہیں ساتھ ہی ساتھ قوم کو جتنا بھی قریب سے قریب تر رکھ سکتے ہیں رکھ رہے ہیں اور انفرادیت اور خود ادعائی پر زور دے رہے ہیں۔ کوکنی قوم کے پہلی نسل کے حضرات آج بھی برطانیہ کو میزبان ملک سمجھتے ہیں لیکن ان کے مقابلے میں دوسری نسل کا رویہ برطانیہ کے تئیں ایسا ہے کہ وہ اسے اپنا **مادرِ وطن** سمجھتے ہیں کیونکہ وہ اسی ملک میں بڑھے اور پروان چڑھے ہیں۔

سکونت اختیار کر چکے تھے۔ اکثر و بیشتر گوکنی حضرات بہت کم انگریزی جانتے تھے۔ اس وقت نوکری کا حصول ہر خاندان کے لیے سب سے اہم مسئلہ تھا۔ ابتدائی سکونت پذیر گوکنیوں کو سب سے بڑی تکلیف یہ درپیش تھی کہ وہ اچھی طرح انگریزی نہیں بول سکتے تھے۔ اس لیے وہ اپنے شریک کار مزدوروں سے اظہار خیال نہیں کر سکتے تھے۔ عورتیں بمشکل باہر جاتی تھیں خرید و فروخت اور بچوں کو اسکول لے جانے کی ذمہ داری مردوں پر عائد تھی۔ یہاں کا موسم کینیا کے موسم کے بالکل برعکس تھا۔ اور سماجی زندگی فی الواقع معدوم تھی۔

رہائش:

۸۰ فیصد خاندان جب لوٹن میں وارد ہوئے تو اس وقت صرف کرایہ کے روم لینے کی ان کی استطاعت تھی چند ایک خاندان ایسے خوش نصیب تھے کہ انھیں کاؤنسل کی رہائش گاہیں ملیں جب انھیں مستقل نوکری مل گئی اور خاطر خواہ رقم جمع ہونے لگی تو پھر ان میں پانچ یا دس ہزار پاؤنڈ میں گھر خریدنے کا رجحان شروع ہوا۔ ان قیمتوں کے گھر اکثر و بیشتر شہر کے مرکز کے اردگرد واقع تھے لیکن جوں جوں سال گزرتے گئے گوکنی خاندانوں میں شہر سے دور بسنے کا رجحان پیدا ہوتا گیا۔ اور لوٹن کے مضافات میں منتقل ہوتے گئے اس طرح بارہ خاندان سنڈون پارک، دس خاندان مورٹوے علاقے کے قریب اور بقیہ لوٹن کے مختلف حصوں میں پھیل گئے۔ جوں جوں خاندان اپنی نوکریوں میں جمنے لگے اور پس اندازی شروع کر دی اس شہر سے دور ملحقہ مکانوں کی خریداری شروع کر دی اس لیے یہ دیکھا جا سکتا ہے کہ گوکنی گروہ ایک یا دو بیڈ روم کے کرایہ کی رہائش گاہوں سے نکل کر ذاتی الیٹ کے گھروں میں منتقل ہوتے گئے۔

روزگار:

اکثر و بیشتر سکونت پذیر گوکنیوں کو ابتدائی نوکری واکس ال موٹرس اور ماکس فرن میں ملی۔ غیر تربیت یافتہ کے لیے ملازمتیں کو کنی بھی کمیں اور مواقع فراہم نہ ہونے کی بنا پر آدھے سے زائد مردوں نے واکس ہال میں نوکری کی ابتدا کی۔ انھوں نے راتوں کی ڈیوٹی اور شفٹ کی نوکریوں کو بھی قبول کیا اسی طرح جس قسم کا کام انھیں سونپا گیا تھا انھوں نے اسے خوش اسلوبی سے نبھایا۔

ان سکونت پذیروں کا ایک ہی مقصد تھا کہ وہ اپنے خاندان کی کفالت کریں۔ ہفتہ کی چھٹی کے دن بھی لوگ پارٹ ٹائم نوکریاں کر لیتے تھے۔ عورتیں کام پر نہیں جاتی تھیں وہ گھر میں رہا کرتیں اور بچوں کی دیکھ بھال کرتیں، مرد چونکہ جدید زندگی کے تجربوں سے عاری تھے۔ عورتیں گھر پر رہنے کی وجہ سے اطراف واکناف کی معلومات سے بے خبر تھیں البتہ ہفتہ بھر کی شاپنگ کے لیے مقامی دکانوں پر جایا کرتی تھیں یہ کام کچھ عورتوں کے لیے گھبرا دینے والا تھا۔

لیکن جوں جوں وقت گزرتا گیا دوسری نسل جس نے برطانیہ میں کچھ تعلیمی تجربے حاصل کئے۔ انھوں نے ترقیاتی کام ڈھونڈنا شروع کر دیا۔ فیملی لائف نے بڑھتی ہوئی ضروریات کو محسوس کیا۔ اور اخراجات بڑھتے گئے اس لیے عورتیں کام کی تلاش میں تھیں۔ عورتیں ان مطالبات سے نہیں گھبرائیں کیوں کہ انھیں اپنے گھر کے باہر کی زندگی دیکھنے کے مواقع ملے۔ بہت ساری عورتوں نے سلائی اور فیکٹری کے کاموں کو اپنایا۔ سنہ ۱۹۷۵ء کے بعد عورتوں نے اقتصادی بوجھ کو بانٹنے کا کام شروع کیا۔ اس اضافی تعاون کی بدولت خاندانوں کو بہتر رہائش گاہوں کی طرف منتقل ہونے میں مدد ملی ہے۔ کوکنی قوم میں نوکری کا حالیہ رخ ایک اعلیٰ سماجی ترقی کی طرف گامزن ہے۔ نوجوان نسل تعلیم سے مزین ہو چکی ہے اگرچہ مجموعی طور پر نہ سہی لیکن اس ملک میں کچھ لوگ ایسے فرد ہیں جو ایگریڈیشن، سماجی، اکاؤنٹنٹ، اور میکانکس کی نوکریاں اختیار کئے ہوئے ہیں۔ دوسری نسل کی ۸۰ فیصد خواتین سول سروس بینک، سالیسٹرس اور اساتذہ کی حیثیت سے کام کر رہی ہیں۔ جوں جوں سال گزرتے جاتے ہیں کوکنی قوم کے ممبران سماجی سطح پر اعلیٰ سے اعلیٰ تر مقام پر جانے لگے ہیں۔ اسے ہم درمیانی طبقہ کے علاقوں سے جانچ پرکھ سکتے ہیں جس میں کوکنی قوم کے کئی

— باقی آئندہ

آئی۔ ٹی۔ آئی کورس کی معلومات

ایس ایس سی امتحانات ختم ہو گئے۔ اب نتائج کا انتظار ہے۔ اللہ کرے بچے کامیابی سے ہمکنار ہوں۔ یہ کامیابی اعلیٰ تعلیم کے کئی دروازے کھول دے گی۔ حاصل کردہ مارکس کی بنیاد پر مختلف شعبوں میں داخلہ کی دوڑ دھوپ شروع ہو جائے گی۔ امتیازی نمبروں کے حصول کے بعد بھی مقابلہ بڑا سخت ہوتا ہے۔

یہاں ہم I.T.I. کورس کی تفصیلی معلومات درج کر رہے ہیں تاکہ اس طرف جانے والوں بچوں کو رہنمائی ملے۔

یاد رہے کہ داخلہ کے سرٹیفکیٹ کی زیروکس کاپی پر ایس ای ایم، سرتیفیج یا گزیٹیڈ افسر کی دستخط معہ مہر کے لینا ضروری ہے۔ غیر مصدقہ زیروکس کے ساتھ فارم نامنظور ہو جائے گا۔

ایک امیدوار دیگر انسٹی ٹیوٹ میں بھی عریضہ بھر کر بھیج سکتا ہے۔ ناکام بچے بھی ایک سالہ کورس کے لیے عریضہ داخل کر سکتے ہیں۔ شکریہ

جناب تاج الدین ہوڈیکر رتناگری

گورنمنٹ انڈسٹریل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ

۳۷۴ ر سانے گروجی مارگ، بمبئی ۴۰۰۰۱۱

کورس	کل جگہ	میعاد (مدت)	مارکس ٪
لوہار	۱۶	۱ سال	۴۰ تا ۵۰ ٪
سُتار	۳۲	۱ سال	۴۰ تا ۵۰ ٪
ڈیزل میکینک	۳۲	۱ سال	۵۵ تا ۶۰ ٪
مولڈر	۳۲	۱ سال	۴۰ تا ۵۰ ٪
نل پلمبر	۱۶	۱ سال	۴۰ تا ۵۰ ٪
ویلڈر (گیس الکٹرک)	۶۰	۱ سال	۴۰ تا ۵۰ ٪
شیٹ میٹل ورکر	۳۰	۱ سال	۴۵ تا ۵۰ ٪
سلائی بنائی (ایمبرائیڈنگ بذریعہ مشین)	۱۶	۱ سال	ایس ایس سی
پیٹرن میکر	۳۲	۱ سال	۴۵ تا ۵۰ ٪
ڈرافٹس مین (سیول)	۳۲	۲ سال	۶۰ تا ۷۰ ٪
ڈرافٹ مین (میکینیکل)	۴۸	۲ سال	مارکس ۶۰ تا ۷۰ ٪
سروے آر	۳۲	۲ سال	۵۰ تا ۶۰ ٪
ٹول اینڈ ڈائی میکر	۳۲	۲ سال	۴۵ تا ۵۰ ٪
شینٹ (مل رائٹ)	۳۲	۲ سال	۴۵ تا ۵۰ ٪
الیکٹریشن	۹۶	۲ ″	۵۵ تا ۶۵ ٪
وائرمین	۳۲	۲ ″	۵۰ تا ۵۵ ٪
موٹر میکینک	۳۲	۲ ″	۵۰ تا ۶۰ ٪
بلڈنگ کنسٹرکشن	۱۶	۲ ″	۴۰ تا ۵۰ ٪
ریڈیو ٹی وی میکینک	۳۲	۲ ″	۵۵ تا ۶۰ ٪
الیکٹرانکس	۴۸	۲ ″	۶۵ تا ۷۰ ٪

گورنمنٹ انڈسٹریل ٹریننگ سینٹر۔ اندھیری

آر۔ دی سیکنڈری ٹیکنیکل اسکول، کھار، بمبئی ۴۰۰۰۵۲

کورس	کل جگہ	میعاد	مارکس
کارپینٹر	۳۲	۱ سال	۴۰ تا ۵۰ ٪
ویلڈر	۲۴	۱ ″	″ ″
فٹر	۳۲	۲ ″	۵۰ تا ۵۵ ٪
ٹرنر	۲۴	۲ ″	۵۰ تا ۵۵ ٪
مشین آپریٹر	۲۴	۲ ″	۵۰ تا ۶۰ ٪

کورسس	کل جگہ	میعاد	مارکس
الیکٹریشین	۴۸	۲/سال	۵۵ تا ۶۵٪
وائرمین	۱۶	۲/سال	۵۰ تا ۶۰٪

گورنمنٹ انڈسٹریل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ - تھانے

روڈ نمبر ۲۸ واگلے ٹریننگ اسٹیٹ، تھانے

کورسس	کل جگہ	میعاد	مارکس
ویلڈر	۲۴	۱/سال	۴۰ تا ۴۵٪
اسٹینوگرافر (انگریزی)	۳۲	۱/ "	۵۰ تا ۶۰٪
ڈرافٹ مین (سیول)	۳۲	" /۲	۶۰ تا ۷۰٪
ڈرافٹ مین (میکنیکل)	۳۲	" /۲	۶۰ تا ۷۰٪
فٹر	۶۴	" /۲	۵۰ تا ۵۵٪
الیکٹریشن	۳۲	" /۲	۵۵ تا ۶۵٪
ٹرنر	۴۸	" /۲	۵۰ تا ۵۵٪
مشین آپریٹر	۲۴	" /۲	۵۰ تا ۶۰٪
موٹر میکنک	۳۲	" /۲	۵۰ تا ۶۰٪

گورنمنٹ انڈسٹریل انسٹی ٹیوٹ - امبرناتھ

اولڈ بھنڈی پاڑہ روڈ، امبرناتھ ۴۲۱۵۰۱

کورسس	کل جگہ	میعاد	مارکس
کارپینٹر	۱۶	۱/سال	۴۰ تا ۵۰٪
ڈیزل میکنک	۳۲	" /۱	۵۵ تا ۶۰٪
مولڈر	۳۲	" /۱	۴۰ تا ۵۰٪
پترا کاریگر	۱۶	" /۱	۴۰ تا ۵۰٪
ویلڈر	۴۲	" /۱	۴۰ تا ۵۰٪
نل کاریگر	۳۲	" /۱	۴۰ تا ۵۰٪
پلاسٹک پروسسنگ آپریٹر	۱۶	" /۱	۴۰ تا ۵۰٪
کٹنگ + ٹیلرنگ	۳۲	" /۱	ایس ایس سی پاس
شارٹ ہینڈ (انگلش)	۳۲	" /۱	۵۰ تا ۶۰٪

کورسس	کل جگہ	میعاد	مارکس
ڈرافٹس مین (مکینکل)	۳۲	۲/سال	۶۰ تا ۷۰٪
فٹر	۱۴۴	" /۲	۵۰ تا ۶۰٪
ٹرنر	۱۲۰	" /۲	۵۰ تا ۵۵٪
مشین آپریٹر	۷۲	" /۲	۵۰ تا ۶۰٪
مشین گرینڈر	۴۸	" /۲	۵۰ تا ۵۵٪
پیٹرن میکر	۱۶	" /۲	۴۰ تا ۵۰٪
کیمیکل پلانٹ آپریٹر	۱۶	" /۲	۵۵ تا ۶۰٪
مل رائٹ مشین آپریٹر	۳۲	" /۲	۵۰ تا ۶۰٪
الیکٹریشین	۸۰	" /۲	۵۵ تا ۶۵٪
وائرمین	۳۲	" /۲	۵۰ تا ۶۰٪
الیکٹروپلیٹر	۱۶	" /۲	۵۰ تا ۶۰٪
ڈیزل میکنک	۳۲	" /۲	۵۰ تا ۶۰٪
بلڈنگ کنسٹرکشن	۳۲	" /۲	ایس ایس سی پاس
ریڈیو ٹی وی آپریٹر	۱۶	" /۲	۵۵ تا ۶۵٪
پینٹر	۱۶	" /۲	ایس ایس سی پاس
ربر ٹیکنیشین	۱۶	" /۲	۴۰ تا ۵۰٪
پلاسٹک مولڈ میکر	۱۶	" /۲	۴۰ تا ۵۰٪
انسٹرومینٹ میکنک	۱۶	" /۲	۴۵ تا ۵۵٪

گورنمنٹ انڈسٹریل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ - ملنڈ

میٹھاگر روڈ - ملنڈ (ایسٹ) بمبئی ۴۰۰۰۸۱

(۱) کارپینٹر (کل جگہ ۳۲) ویلڈر ۳۲ - لیٹر پریس مشین بائنڈر (۱۶) بک بائنڈر (۱۶) ہینڈ کمپوزنگ اور پروف ریڈنگ (۱۶) فٹر (۴۸) ٹرنر (۳۶) مشین آپریٹر ۱۲، پیٹرن میکر (۱۶) مل رائٹ مشین آپریٹر (۶) الیکٹریشین (۴۸) وائرمین (۲۶) موٹر میکنک (۳۲)

گورنمنٹ انڈسٹریل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ۔ ڈھانو

دان گاؤں، ڈھانو روڈ۔ ضلع تھانے ۴۰۱۱۰۳

کورس	کل جگہ	میعاد	مارکس
کارپینٹر	۳۲	۱ رسال	۴۰ تا ۵۵ ٪
فٹر	۳۲	۲/ ”	۵۰ تا ۶۰ ٪
ٹرنر	۲۴	۲/ ”	۵۰ تا ۵۵ ٪
الیکٹریشین	۳۲	۲/ ”	۵۵ تا ۶۵ ٪
وائرمین	۳۲	۲/ ”	۵۰ تا ۶۰ ٪
موٹر میکنک	۳۲	۲/ ”	۵۰ تا ۶۰ ٪

گورنمنٹ انڈسٹریل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ۔ بیلاپور

بیلاپور پوسٹ آفس کوکن بھون ضلع تھانے

کورس	کل جگہ	میعاد	مارکس
ویلڈر	۲۴	۱ رسال	۴۰ تا ۵۰ ٪
نل کاریگر	۱۶	۱/ ”	ایس ایس سی پاس
فٹر	۱۶	۲/ ”	۵۰ تا ۶۰ ٪
ٹرنر	۲۴	۲/ ”	۵۰ تا ۵۵ ٪
وائرمین	۳۲	۲/ ”	۵۰ تا ۶۰ ٪

گورنمنٹ انڈسٹریل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، پنویل

پنویل ضلع: رائے گڑھ ۴۱۰۲۰۶

کورس	کل جگہ	میعاد	مارکس
ویلڈر	۴۸	۱ رسال	۴۰ تا ۵۰ ٪
مولڈر	۱۶	۱/ ”	۴۰ تا ۵۰ ٪
لیٹر پریس مائنڈر	۱۶	۱/ ”	ایس ایس سی پاس
پروف ریڈر	۱۶	۱ رسال	۵۰ تا ۵۵ ٪
شارٹ ہینڈ (انگریزی)	۳۲	۱/ ”	۵۰ تا ۶۰ ٪
ڈرافٹ مین (سول)	۱۶	۲/ ”	۵۵ تا ۶۵ ٪
ڈرافٹ مین (میکنکل)	۳۲	۲/ ”	۵۵ تا ۶۵ ٪
فٹر	۱۹۲	۲/ ”	۵۰ تا ۶۰ ٪
ٹرنر	۱۲۰	۲/ ”	۵۰ تا ۶۰ ٪
مشین آپریٹر	۹۶	۲/ ”	۵۰ تا ۶۰ ٪
مشین گرینڈر	۲۴	۲/ ”	۵۰ تا ۵۵ ٪
کیمیکل آپریٹر	۱۶	۲/ ”	۵۰ تا ۶۰ ٪
الیکٹریشین	۹۶	۲/ ”	۵۵ تا ۶۰ ٪
وائرمین	۶۴	۲/ ”	۵۰ تا ۶۰ ٪
موٹر میکنک	۳۲	۲/ ”	۵۰ تا ۶۰ ٪
بلڈنگ کنسٹرکشن	۱۶	۲/ ”	ایس ایس سی
انسٹرومنٹ میکنک	۱۶	۲/ ”	۴۰ تا ۵۰ ٪

گورنمنٹ انڈسٹریل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، رتناگری

کورس	کل جگہ	میعاد	مارکس
کارپینٹر	۳۲	۱ رسال	۴۰ تا ۵۰ ٪
ڈیزل میکنک	۳۲	۱/ ”	۵۵ تا ۶۰ ٪
مولڈر	۱۶	۱/ ”	۴۰ تا ۵۰ ٪
ٹیلرنگ	۳۲	۱/ ”	ایس ایس سی ٪
شارٹ ہینڈ (انگریزی)	۳۲	۱/ ”	۵۰ تا ۶۰ ٪
ڈرافٹ مین (سول)	۳۲	۲/ ”	۶۰ تا ۷۰ ٪
ڈرافٹ مین (میکنکل)	۳۲	۲/ ”	۶۰ تا ۷۰ ٪
فٹر	۹۶	۲/ ”	۵۵ تا ۶۰ ٪
ٹرنر	۴۸	۲/ ”	۵۰ تا ۵۵ ٪
مشین آپریٹر	۲۴	۲/ ”	۵۰ تا ۵۵ ٪
ویلڈر	۲۴	۱/ ”	۴۰ تا ۵۰ ٪

مث گائنڈر	۲۴	۲/سال	۴۵ تا ۵۵ ٪
پیٹرن میکر	۱۶	۱/ ″	۴۰ تا ۵۰ ٪
ایئر کنڈیشن ریفری جریٹر	۳۲	۲/ ″	۶۰ تا ۶۵ ٪
کیمیکل پلانٹ آپریٹر	۱۶	۲/ ″	۵۵ تا ۶۰ ٪
الیکٹریشین	۶۴	۲/ ″	۵۵ تا ۶۵ ٪
وائرمین	۶۴	۲/ ″	۵۰ تا ۵۵ ٪
موٹر میکنک	۳۲	۲/ ″	۵۰ تا ۶۰ ٪
بلڈنگ کنسٹرکشن	۱۶	۲/ ″	۴۰ تا ۵۰ ٪

گورنمنٹ انڈسٹریل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، مہاڈ

مہاڈ۔ ضلع: رائے گڑھ

کورس	کل جگہ	میعاد	مارکس
مولڈر	۱۶	۱/سال	۴۰ تا ۵۰ ٪
پترا کاریگر	۱۶	۱/ ″	ایس ایس سی
ویلڈر	۱۲	۱/ ″	۴۰ تا ۵۰ ٪
میکنیکل ڈرافٹ مین	۱۶	۲/ ″	۵۵ تا ۶۵ ٪
فٹر	۱۶	۲/ ″	۵۰ تا ۶۰ ٪
الکٹریشین	۱۶	۲/ ″	۵۵ / ۶۰ ٪
وائرمین	۱۶	۲/ ″	۵۰ تا ۵۵ ٪
موٹر میکنک	۱۶	۲/ ″	۵۵ تا ۶۰ ٪

گورنمنٹ انڈسٹریل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، ناگوٹھنا

ناگوٹھنا تعلقہ روہا، ضلع رائے گڑھ

کورس	کل جگہ	میعاد	مارکس
کارپینٹر	۱۶	۱/سال	۴۰ تا ۵۰ ٪
ویلڈر	۱۲	۱/ ″	۴۰ تا ۵۰ ٪
نل کاریگر	۱۶	۱/ ″	ایس ایس سی

فٹر	۱۶	۲/سال	۵۰ تا ۶۰ ٪
وائرمین	۲۶	۲/ ″	۵۵ تا ۶۰ ٪
موٹر میکنک	۱۶	۲/ ″	۵۰ تا ۵۵ ٪
الیکٹریشین	۱۶	۲/ ″	۵۵ تا ۶۰ ٪
بلڈنگ کنسٹرکشن	۱۶	۲/ ″	ایس ایس سی

نوٹ: کارپینٹر، ویلڈر، اور پریس میں کام کرنے کے لیے ۴۰ تا ۴۵ ٪ تک مارکس ضروری۔ باقی ماندہ کورسیس کے لیے ۵۰ تا ۶۰ ٪ مارکس

گورنمنٹ انڈسٹریل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ۔ جوہار

جوھار تعلقہ جوہار۔ ضلع تھانے

کورس	کل جگہ	میعاد	مارکس
ڈیزل میکنک	۱۶	۱/سال	۴۵ تا ۵۵ ٪
ویلڈر	۱۲	۱/ ″	۴۰ تا ۵۰ ٪
ڈرافٹس مین (میکنکل)	۱۶	۲/ ″	۵۰ تا ۶۵ ٪
فٹر	۱۶	۲/ ″	۵۰ تا ۶۰ ٪
الیکٹریشن	۱۶	۲/ ″	۵۰ تا ۶۰ ٪
وائرمین	۱۶	۲/ ″	۵۰ تا ۶۰ ٪
موٹر میکنک	۱۶	۲/ ″	۵۰ تا ۶۰ ٪
بلڈنگ کنسٹرکشن	۱۶	۲/ ″	۵۰ تا ۶۰ ٪

گورنمنٹ انڈسٹریل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، اُورن

اُرن ۔ تعلقہ اُرن ۔ ضلع رائے گڑھ

ویلڈر	۲۴	۱/سال	۴۰ تا ۵۰ ٪
فٹر	۳۲	۲/ ″	۵۰ تا ۶۰ ٪
ٹرنر	۲۴	۲/ ″	۴۰ تا ۵۰ ٪
مشین آپریٹر	۲۴	۲/ ″	۵۰ تا ۶۰ ٪

غیاث الدین تیسیکر

جناب غیاث الدین احمد تیسیکر
ی پیدائش سنہ ۱۹۴۱ء میں کوکن کے ایک
چھوٹے سے گاؤں تیسہ میں ہوئی جو تعلقہ
کھیڈ ضلع رتناگری میں واقع ہے۔ ابتدائی
تعلیم وہیں حاصل کی۔ ثانوی تعلیم کے لیے
کھیڑ کا رخ کیا اور اس کے بعد اسماعیل
یوسف کالج جوگیشوری بمبئی سے ایم اے کی
ڈگری حاصل کی۔ آپ پروفیسر احمد بہاء الدین
نادر کر مرحوم کے شاگرد رشید رہے۔ اپنی
محتاط روی کی وجہ سے کالج میں بھی کافی
مقبولیت حاصل کی۔ مراٹھی کے پالے پوسے
اردو کے قدردان عربی کے دانا جناب
غیاث الدین نے بی اے (عربی) میں درجۂ
اول میں کامیابی حاصل کی تھی۔

ایم اے کے بعد انڈین ایئر فورس میں
ملازم ہوئے۔ کم و بیش سات سالوں کے بعد
اسے خیرباد کہا اور کویت کا رخ کیا۔ ۱۹۷۳ء
میں کویت ایئر ویز کے پلاننگ کمیشن میں ملازمت
حاصل کی اور اپنی قابلیت کی وجہ سے کمپونٹ
کنٹرول کے انچارج بنائے گئے۔ ان کی
محنت و لگن انہیں سپروائزر کے عہدہ
تک لے گئی اور اب کمپونٹ کنٹرول کے
اسپیشلسٹ کی حیثیت سے وقار و آبرو کی
مثال بن گئے ہیں۔ ڈگلاس میں منعقدہ

ایئر کرافٹ سیمنار میں کویت ایئر ویز
کی طرف سے شریک ہوئے کویت
ایئر ویز نے جب کمپوٹر پروگرام کی ابتدا
کی تو کمپنی کی طرف سے لاس ویگاس میں
خصوصی ٹریننگ کے لیے بھیجے گئے۔

بقول ان کے ترقی کی یہ چھوٹی چھوٹی
وارداتیں ہیں۔ کہانیاں ہیں۔ رب العزت
کی مرضی نہ ہو تو دانشوری بھی جھولیوں میں
سوراخ کر دیتی ہے اور ہاتھ پھولوں کی جگہ
خار ہی چُن پاتے ہیں۔ جنگ کے دوران
عراق کویت ایئر ویز کا سارا سامان لوٹ
کر لے گیا۔ اقوام متحدہ کی ٹیم کے ساتھ
غیاث الدین احمد تیسیکر بھی نامزد کیے
گئے جو اپنے ساتھ تقریباً اٹھتّر کنٹینر
سامان واپس لا چکے ہیں اور بقایا آٹھ
کنٹینر سامان واپس لانے کے عراق
روانہ ہو چکے ہیں جو غالباً عید الفطر
تک واپس لوٹ گئے ہوں گے۔

مدو

نقش کوکن بمبئی

بادشاہ بھائی

حاجی عبداللطیف سلیمان جو نقش
کوکن کے بانی ٹرسٹی تھے اور حلقہ یاراں
میں زندہ دل خیال کیے جاتے تھے
پچھلے مہینہ (۲۰ مارچ ۹۲ء کو)
محفل سونی کر گئے۔

پسماندگان میں بیوہ، ۲ بیٹے اور
۳ بیٹیاں ہیں۔ ایک بیٹی نقش کوکن
کی کارکن ہیں اور پدر بزرگوار نے
لگاتے ہوئے پودے (نقش کوکن)
کی آبیاری کر رہی ہیں۔

اخبار و افکار

● مرتب: ف بن صاد

جس پر اللہ مہربان ....

حالیہ ضلع پریشد الیکشن میں داپولی تعلقہ پنچائت سمیتی میں کانگریس کے ۱۲ امیدوار چن کر آئے اور شیوسینا کے بھی ۱۲ اراکین منتخب ہوئے ۔ دونوں گروپ اپنی اپنی پارٹی سے وفادار لٰہذا سبھاپتی کا انتخاب ایک مسئلہ بن گیا ۔ اگر ووٹ بھی اِدھر سے اُدھر ہو جاتے تو پانسہ پلٹ سکتا تھا شیوسینا کے پربھاکر دیشپانڈے اور کانگریس آئی کے ایڈوکیٹ بال بیلوسے میدان میں تھے بیلٹ پیپر کا استعمال ہوا مگر نتیجہ لا حاصل ہر پارٹی نے اپنے امیدوار کے حق میں ووٹ دیا اور نتیجہ ۱۲/۱۲ کا ہی رہا ۔

اب معاملہ تقدیر کے حوالے کیا گیا دونوں امیدواروں کے نام کی چھٹیاں ایک بکس میں ڈالی گئیں اور ایک کمسن بچہ جو اس وقت وہاں موجود تھا ، اسے کہا گیا کہ ایک چھٹی اٹھائے ۔ قسمت کانگریس کے حق میں ہوئی ۔ تحصیلدار جادھو نے شری بال بیلوسے کو منتخب سبھاپتی ظاہر کیا اور اس طرح نہ صرف مسئلہ حل ہو گیا بلکہ بیلوسے بنگلہ میں پھر چہل پہل شروع ہو گئی ہے ۔

ماہنامہ نقش کوکن ممبئی

ایڈوکیٹ بال بیلوسے ، سابق وزیر حکومت مہاراشٹر اور حلقہ کا مرد آہن سماجی خدمتگار شری بابو راؤ بیلوسے مرحوم کے فرزند ہیں اللہ کرے بابو راؤ جی نے جو نقوش قدم چھوڑے ہیں بال صاحب اس پر چل کر عوام کے کام آئیں اور وہی ہر دلعزیزی حاصل کریں ۔

عبدالرحیم گھولے کو تیسری بار طلائی تمغہ

کیمبورلی تعلقہ مہاڈ ضلع رائے گڑھ کے باشندے جناب شہاب الدین ابراہیم گھولے کے فرزند جناب عبدالرحیم گھولے دوبئی کے سٹی بینک میں بہ طور افسر اپنی خدمات انجام دے رہے ہیں ۔ ان کی غیر معمولی صلاحیتوں اور بہترین کارکردگی کے صلہ میں سٹی بینک نے امسال انھیں ایک سرٹیفکٹ اور ۳۶ گرام پر مشتمل طلائی تمغہ دے کر نوازا ہے ۔ اس طرح ان کا یہ اعزاز تیسری بار یہ اعزاز "سٹی کورپ" کے طور پر ہوا ہے ۔

اپنی ڈیوٹی ایمانداری اور خلوص کے ساتھ انجام دینے کی بنا پر جناب عبدالرحیم گھولے صاحب سٹی بینک میں ممتاز حیثیت کے حامل ہیں ۔ آئندہ بھی اللہ تعالیٰ انھیں اسی طرح نیک خدمات کا صلہ عطا کرے ۔ آمین

(نامہ نگار آئی وائی سولکر رتناگری)

ساکھرترہائی اسکول میں الوداعی جلسہ

ساکھر پنچ کروشی ایجوکیشن سوسائٹی کے زیر انتظام جاری دی نیو ماڈرن اردو ہائی اسکول ساکھرترمیں ۱۲ مارچ ۹۲ء کو جناب علی میاں ابراہیم قاضی کی زیر صدارت الوداعی جلسہ برائے دہم جماعت منایا گیا ۔ بطور مہمان خصوصی جناب عبداللطیف عبدالقادر عرف لالا گردجی جلوہ افروز تھے ۔

علاوہ ازیں سوسائٹی کے دیگر ممبران نے بھی بڑے پیمانہ پر شرکت فرمائی ۔ معاون معلم جناب صابر عبداللطیف شیخ نے تعارف پیش کیا ۔ بعد صدر معلمہ محترمہ انجم انور سولکر و معاون معلم جناب عظیم ابراہیم کوتوالیکر نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا ۔ نظامت کے فرائض ناظم یونس کوتوالیکر ادا کئے ۔

بھارت شکشن منڈل رتناگری کو تین لاکھ کا عطیہ

ادارہ ہٰذا کے زیر اہتمام رتناگری شہر میں ایک ابتدائی درجہ کی درسگاہ کو کرشناجی چنتامن اگاشے پرائمری ودیا مندر کے نام سے موسوم کرنے کی تقریب ۲۷ فروری ۹۲ء کو رتناگری میونسپلٹی کے صدر شری رویندر سُرُوے کی صدارت میں انعقاد پذیر ہوئی ڈاکٹر عبدالکریم نائیک صاحب اس منڈل کے صدر ہیں ۔ اگاشے خاندان نے اس درسگاہ کیلئے تین لاکھ روپیہ کا عطیہ دیا ہے جو قسطوں میں ادا کیا جانے والا ہے ۔

۵۹ رہائی اسکولوں (اردو، انگلش میڈیم، نائٹ ہائی اسکولوں) میں امتحان معلومات اسلامی

۵۶۰۰ طلبہ دینی امتحان میں شریک — (کنوینر امتحان معلومات اسلامی)

مورخہ ۲۱ دسمبر ۱۹۹۱ء اسٹوڈنٹس اسلامک آرگنائزیشن آف انڈیا SIO ممبئی ڈویژن جس کا مقصد تعلیمی اداروں میں بہتر تعلیمی ماحول اور نظام تعلیم میں اخلاقی اقدار کا فروغ ہے تاکہ مسلم طلبہ میں اسلام کا صحیح علم و شعور پیدا ہو۔ اس غرض سے ممبئی عظمیٰ کی ۵۹ رہائی اسکولوں میں امتحانِ معلوماتِ اسلامی منعقد کیا گیا۔

گروپ اول (پنجم تا ہفتم) گروپ دوم (آٹھویں تا دسویں) گروپ سوم (کالج D.Ed فارمیسی اور ڈپلوما کے طلبہ) جن کا نصاب بالترتیب سجادین اول، دوم (افضل حسین مرحوم)، سجادین سوم چہارم، ہمارے بزرگ اور خطبات اول تا سوم حیاتِ طیبہ پر مشتمل تھا۔

ایک مہینے سے اسکولوں میں امتحان کی تیاری کے لیے نصاب کی کتابیں فراہم کی جاتی رہیں۔ تقریباً ۲۵۰۰ کتابوں سے ۵۰۰۰ طلبہ نے استفادہ کیا۔ اساتذہ و تنظیم کے ممبران نے طلبہ کی تیاری کے سلسلے میں کوچنگ کلاسیز کا اہتمام کیا جس کے نتیجے میں اسلام کی بنیادی تعلیمات سے طلبہ کو وسیع پیمانے پر تعارف کرایا گیا۔

انشاء اللہ ایک ماہ میں امتحان کے نتائج کا اعلان جلسۂ تقسیم انعامات کے موقع پر کیا جائے گا۔ اس موقع پر محسن اساتذہ، ہیڈ ماسٹر صاحبان اور دیگر حضرات نے تنظیم کا مخلصانہ تعاون کیا۔ ہم ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور توقع کرتے ہیں کہ مستقبل میں بھی اسی طرح کا تعاون حاصل رہیگا۔

انجمن ترقی اردو (ہند) شاخ مالیگاؤں کی تشکیل نو

مورخہ ۲۵ فروری ۹۲ء کی شام سٹی کالج مالیگاؤں کے میٹنگ ہال میں منعقدہ ایک میٹنگ میں انجمن ترقی اردو (ہند) شاخ مالیگاؤں کی تشکیل نو عمل میں آئی۔ شہر کے متعدد ادبا، شعراء، صحافی حضرات اور تعلیم سے منسلک دانشوران و علم و ادب سے خطاب کرتے ہوئے ابتدا میں جناب پروفیسر عبدالحفیظ انصاری صاحب نے انجمن کے مقاصد نیز سابقہ کارکردگی پر روشنی ڈالی اور انجمن کو از سر نو فعال بنانے پر زور دیا۔ بعد ازاں اتفاق رائے سے عہدیداران اور مجلس عاملہ کے اراکان کا انتخاب حسب ذیل کے مطابق عمل میں آیا۔

صدر: جناب پروفیسر عبدالحفیظ انصاری (پرنسپل سٹی کالج مالیگاؤں) نائب صدور (۱) محترمہ ذکیہ شریف (پرنسپل جے اے ٹی گرلز ہائی اسکول)، (۲) جناب شعبان جامعی (سابق صدر مدرس) (۳) جناب ہارون فراز (مدرس جے اے ٹی گرلز ہائر سکنڈری اسکول) جنرل سکریٹری جناب خیال انصاری (مدیر ہفت روزہ خیر اندیش مالیگاؤں) سکریٹریز۔ (۱) جناب محمد حسن فاروقی (پرنسپل جمہور ہائی اسکول) (۲) جناب اسحٰق خضر انصاری (پرنسپل تہذیب ہائی اسکول) خازن۔ جناب محمد امین صدیقی (صدر۔ معیار ادب)

اراکین مجلس عاملہ

جناب پروفیسر نذیر احمد انصاری (سکریٹری انجمن معین الطلباء) جناب ہارون بی اے (مدیر ہفت روزہ بے باک) جناب ڈاکٹر اشفاق انجم (صدر شعبۂ اردو فارسی ایم ایس جی کالج) محترمہ ڈاکٹر شکیلہ سید (صدر نفسیات) جناب پروفیسر عبدالمجید صدیقی (سٹی کالج مالیگاؤں) جناب ڈاکٹر احمد (مدیر شامنامہ ڈیلی مالیگاؤں) جناب یوسف انصاری (سابق صدر مدرس) جناب اکبر مرزا (آرٹسٹ، خطاط)

مضامین، مراسلات، خبر مختصر ارسال فرمائیں۔ اختصار عصر حاضر کی مانگ ہے۔ فوری اشاعت میں آسانی ہوتی ہے۔

نوجوان صحافی اور بچوں کے ادیب
غنی غازی کو مہاراشٹرا اسٹیٹ اردو
اکادمی نے سن ۹۲-۱۹۹۱ء کے لیے صحافت
کے ریاستی ایوارڈ سے نوازا ہے۔

غنی غازی گذشتہ پندرہ برسوں سے
اردو صحافت سے وابستہ ہیں۔ بچوں کی
کہانیوں پر مشتمل ان کی چھ کتابیں شائع ہو چکی
ہیں جن میں ریت کے گھروندے (۱۹۸۲)
اور شبنم کے موتی (۱۹۸۴) کو مہاراشٹر
اسٹیٹ اردو اکادمی نے ایوارڈ سے نوازا
تھا۔ بچوں کے ادب میں نمایاں خدمات
کے صلہ میں غالب کلچرل اکیڈمی جنگلور نے
غنی غازی کو "نہرو ایوارڈ" دے کر
ان کی عزت افزائی کی تھی۔ گذشتہ سال
مہاراشٹرا اسٹیٹ حج کمیٹی نے انھیں حجاج
کرام کی رہنمائی کی خاطر اپنا نمائندہ بنا کر
سعودی عرب کے دورہ پر روانہ کیا تھا جبکہ
حکومتِ مہاراشٹر نے جناب غنی غازی
کو راشننگ ویجیلینس کمیٹی کا ممبر
مقرر کیا ہے۔ غنی غازی روز
نامہ اردو ٹائمز سے منسلک ہیں۔

غازی صاحب یونائٹیڈ
ایجوکیشن سوسائٹی کے جنرل سکریٹری
ہیں جس کے زیر اہتمام بہرام باغ جوگیشوری
بمبئی میں تین ذرائع تعلیم اردو، ہندی
اور انگریزی کا ہائی اسکول جاری ہے
نقش کوکن ٹیلنٹ فورم جو پچھلے
دس سالوں سے کوکن میں اردو ہائی
اسکولوں کی خدمات انجام دے رہا ہے
اس فورم کے جناب غنی غازی صاحب

نہ صرف رکن ہیں بلکہ ہدایت کار اور منعقد
ہونے والے تقریری مقابلوں کے
جج بھی ہیں۔

مہاراشٹرا اسٹیٹ اردو اکیڈمی
نے غنی غازی صاحب کو صحافت کا
انعام دے کر حق بحقدار رسید کے مطابق
حق ادا کیا ہے۔ ہم غازی صاحب
کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

زینت اے رئیس پرائمری اسکول

پڈگھا بوریولی ضلع تھانہ میں بمقام
بوریولی گرام پنچائت کے زیر اہتمام "زینت
اے رئیس پرائمری اسکول" کے نام سے
ایک نئی عمارت تعمیر ہوئی جس کا افتتاح
۷/فروری ۹۲ء کو چیف آفیسر ضلع پریشد
تھانہ کے ہاتھوں عمل میں آیا۔ صدارت
بھیونڈی کے صنعت کار جناب مظہر آغا
نے انجام دی۔ مہمانانِ خصوصی میں جناب
ایم یوسف رئیس (صدر تھانہ ضلع دیہی
تنظیم) ایڈوکیٹ یسین مومن (رکن
مہاراشٹرا اردو اکیڈمی) جناب عبدالرشید
سید (سوشل ورکر) ڈاکٹر آر جے ڈگلی
(بی ڈی او) شریک تھے۔ اس عمارت
کو پایۂ تکمیل تک پہونچانے میں سرپنچ
جناب عبدالحمید ناچن اور نائب سرپنچ ایم
ایمن دیوکر کی خدمات قابلِ قدر ہیں۔

شادی کی انوکھی ادا

امریکہ کی لینا ڈگلس سے چھ نوجوان یک
وقت محبت کرتے تھے اور سبھی اس سے
شادی کرنا چاہتے تھے۔ لیکن اسے ان میں
سے کسی ایک سے شادی کرنا تھی۔ آخر کار
اس نے ایک دن مقررہ وقت پر اپنے
سبھی عاشقوں کو مقررہ جگہ پر بلوایا۔ وہاں
اس نے ہر ایک کو ایک سفید کاغذ دیا۔ اور
کہا کہ وہ اپنا اپنا نام لکھ کر اپنے اپنے کاغذ
کو موڑ کر وہاں رکھی پیٹی میں ڈال دیں۔ اس
کے بعد لینا نے اس پیٹی کو اوپر نیچے ہلایا اور
آنکھ بند کر کے ایک کاغذ اٹھا لیا اور اس
پر جس کا نام تھا اسی سے شادی کا اعلان
کرتے ہوئے باقی پانچ کو باعزت لوٹنے
کا حکم دیا۔ (صداقت)

مانخورد بیلاپور ریلوے

بمبئی شہر کو نئی بمبئی سے جوڑنے والی مانخورد بیلاپور ریلوے لائن جو لڈی یادڑ ائے موقعہ پر ۴ اپریل کو شروع ہونے والی تھی مگر کچھ ضروری کام کی عدم تکمیل کی بنا پر اسمیں تاخیر ہوگئی اور اب یہ ماہ مئی میں شروع ہونے کا قوی امکان ہے

نور اسپورٹس کلب کا افطار پروگرام

نئی بمبئی کو یہ شرف حاصل ہے کہ بمبئی کے متمول افراد نقل مکان کر کے یہاں آکر آباد ہوگئے ہیں۔ سات گاؤں پر پھیلا ہوا علاقہ بمبئی کہلاتا ہے جسمیں واشی کافی ترقی پر ہے۔ مسلمانوں کی ایک کثیر آبادی ہے اور خوبصورت اور کشادہ مسجد نور نے اس کی شان میں گرانقدر اضافہ کیا ہے۔ یوں تو ہر سال واشی میں افطار کے پروگرام ہوتے ہیں اور اس سال بھی کچھ ہوئے مگران کی حیثیت انفرادی یا نجی تعلقات پر مبنی تھی مگر قابل مبارکباد ہے نور اسپورٹس کلب اور اس کے زندہ دل اراکین کہ انہوں نے ایک ایسے پروگرام کا انعقاد کیا کہ اسمیں فرزندان توحید اور روزہ دار تو شریک تھے مگر کچھ غیر مسلم بھائیوں نے بھی شریک ہو کر قومی یکجہتی کا ثبوت دیا اور مسلمانوں کے ساتھ ہم پیالہ ہم نوالہ ہے

اس موقع پر لی گئی ایک تصویر میں بائیں سے دائیں سڈکو پروجیکٹ کے چیئرمین شری موہن گرنانی، پولس کمشنر شری وجئے کامبلی سڈکو کے مینیجنگ ڈائرکٹر شری آر سی سنہا، جوائنٹ مینیجنگ ڈائرکٹر جناب ایس ایس حسین اور نئی بمبئی میونسپل کارپوریشن کے ممبر

نقوت: کرخیر

ہالون اینڈ ویکیٹ ارون تریاٹھی نظر آرہے ہیں۔ جو سفید ٹوپیاں پہنے ہوئے تشریف فرما ہیں۔

اس پروگرام کو ایف اے کنسٹرکشن کے جناب ستار بھائی نے گرانقدر مالی تعاون بخشا اور کلب کے اراکین نے بڑی محنت اور جانفشانی سے اسے کامیاب کیا۔ نچلی تصویر میں واشی کے ایک فعال سماجی کارکن جناب اقبال کوارے سڈکو کے ایم ڈی جناب سنہا صاحب کو گلدستہ، ایک ادبی شال وسفید ٹوپی پیش کرنے کے بعد مصافحہ فرمارہے ہیں۔

داجھیل میں منعقدہ تقریبات

تقریباً ڈیڑھ سو سال قبل داجھیل تعلقہ داپولی ضلع رتناگیری میں مسلم باشندگان نے مستقبل میں تعلیم کی ضرورت اور اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک چھوٹی سی درسگاہ کی بنیاد رکھی یہ اردو مدرسہ تھا بعد میں اسی کے ساتھ مراٹھی کو بھی شامل کیا گیا۔

۱۹۶۶ء میں داجھیل گاؤں کے افراد نے آباؤ اجداد کے نقش قدم پر چلتے ہوئے مراٹھی ہائی اسکول کی بنیاد رکھی جو آج ماڈرن ہائی داجھیل کے نام سے جاری ہے۔ داجھیل گاؤں کے علاوہ قرب وجوار کے بہت سارے طلباء بلاتفریق مذہب وملت اس ادارہ سے فیضیاب ہو رہے ہیں۔ یہاں سے فارغ التحصیل طلباء کی ایک بڑی تعداد ڈاکٹرز، انجینیرز، پروفیسرز، وکلاء اور ملک و بیرونی ممالک میں اعلیٰ عہدوں پر فائز لوگ ہیں۔ خود داجھیل میں ۶ حضرات ایسے ہیں جنہوں نے ڈاکٹریٹ یعنی پی ایچ ڈی کی سند حاصل کی ہے۔

محدود ذرائع آمدنی اور سرکار کی طرف سے گرانٹ نہ ملنے کے باوجود باہمی امداد اور آپسی تعاون کے بل بوتے پر جماعت المسلمین داجھیل نے ایک عمارت کی تعمیر کا منصوبہ بنایا جسمیں خلیجی ممالک میں برسر روزگار نے فراخدلی دکھائی اور عمارت کی تعمیر عمل میں آئی۔ آج حکومت کی جانب سے سالانہ ساٹھ ہزار روپیے کرایہ بھی منظور ہوا ہے مستقبل میں ٹیکنیکل تعلیم کیلئے لائحہ عمل تیار کیا جارہا ہے۔

اردو اسکول کا جشن صدسالہ، مراٹھی ہائی اسکول کی سلور جوبلی اور نئی عمارت کا افتتاح ان مقاصد کو لے کر ایک شاندار تقریب کا انعقاد ۳۰ نومبر ۱۹۹۱ء کو برلا کرڈا کلاکیندر بمبئی میں پردہ سیمیں کے معروف اداکار اور اسٹیج آرٹسٹ جناب شفیع انعامدار (جو اسی گاؤں کے فرزند ہیں) کا معروف ڈرامہ ریشم کی گانٹھ کا امدادی شو ہوا۔ جسمیں فلمی دنیا کے جناب امجد خان مہمان خصوصی تھے اور صدارت اوکیشنل ٹریننگ حکومت مہاراشٹر کے ڈائریکٹر شری ایم آر بنیٹ نے فرمائی۔

اس سلسلہ کی دوسری کڑی کے طور پر ۳۱ دسمبر ۹۱ء اور یکم جنوری ۱۹۹۲ء کو داجھیل میں ایک بیمثال پروگرام انعقاد پذیر ہوا جسمیں حکومت مہاراشٹر کے وزیر لکشمن یا تھنگراور سابق وزیر شری حسین خان دلوائی نیز ضلع کی سیاسی وسماجی شخصیتیں کثیر تعداد میں شریک تھیں۔

اس موقعہ پر گاؤں کی وہ معزز ہستیاں جو آسمان علم وادب پر آفتاب و مہتاب بن کر چمک رہی ہیں انہیں شال کا نذرانہ پیش کرتے ہوئے اعزاز دیا گیا۔ ان میں ڈاکٹر محمد قاسم دلوی (مشہور ایکونومسٹ U.N.O. کے نمائندہ) اردو دنیا کے جانے مانے گولڈ میڈلسٹ ساہتیہ اکاڈمی کے انعام یافتہ ڈاکٹر عبدالستار دلوی، پرنسپل ڈاکٹر داؤد دلوی ڈاکٹر محمد دلوی، ڈاکٹر میمونہ دلوی، جناب محمد قاسم اسماعیل دلوی اور جناب ابراہیم عبدالرحیم دلوی شامل ہیں۔

مئی ۱۹۹۲ء

نفتی کوکن

دودن چلنے والے اس پروگرام میں کثیر تعداد میں لوگ شریک تھے اور بچوں کے دلچسپ آئیٹم، فینسی ڈریس، ڈرامے، ڈانس وغیرہ سے محظوظ ہوئے

مونگیر میں آب رسانی

تعلقہ داپولی ضلع رتناگری میں مونگیر نامی ۲۰۰ گھروں کی مسلم آبادی ہے جہاں پانی کی بڑی تکلیف تھی۔ گاؤں اونچائی پر ہے۔ اور نشیبی علاقہ میں دو ڈھائی ہزار فوٹ کی دوری پر کنواں ہے۔ جہاں سے پانی لانا بڑا کٹھن مرحلہ ہے۔ ایک تو راستہ ٹیڑھا میڑھا اور پھر درمیان میں ایک شاہراہ حائل جس پر دن رات تیز رفتار گاڑیاں دوڑتی رہتی ہیں۔

حکومت سے جب بھی درخواست کی دلاسے کی حد سے بات آگے نہیں بڑھی کئی سال گذر گئے بالآخر بزرگوں کی دعاؤں نے اثر دکھایا۔ اللہ تعالیٰ نے بلون کے مخیر جناب خالد پرکار کو نیک توفیق دی اور ان کی مدد اور گاؤں والوں کی محنت سے پانی اسکیم تیار ہوئی اور نلوں کے ذریعہ گھر گھر پانی پہنچایا گیا اسطرح گاؤں والوں کی ایک دیرینہ آرزو پوری ہوئی۔

خالد پرکار صاحب کے تعاون کو جن مفتش کوکن

حضرات نے عملی جامہ پہنایا ان میں محمد حسین غیبی عبد الحمید عبد القادر جولے عبد الغنی ناخواجوا، اسماعیل ناخوا بھاکشے، ابراہیم اسماعیل چلوان اور احمد عمر بھاکشے کی مساعی قابل ذکر ہیں۔

منجانب عباس احمد غیبی
چیرمن جماعت المسلمین مونگیر
(ڈاکٹر اقبال نگر)

مدراس اور شارجہ کے درمیان انڈین ایرلائنز کی پروازیں

انڈین ایرلائنز نے ۱۵ر اپریل ۹۲ء سے ہفتہ میں دوبار مدراس سے شارجہ (متحدہ عرب امارات) کے درمیان پرواز شروع کی ہیں۔ یہ پروازیں بنگلور اور کالیکٹ ہو کر چلیں گی۔

سڈکو کے پاس نئی مسجد کیلئے جگہ کی مانگ

واشی نئی ممبئی میں مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر لوگوں کا سڈکو کے اعلیٰ حکام سے مطالبہ ہے کہ حلقہ میں نئی مسجد کیلئے جگہ الاٹ کی جائے۔ فی الوقت واشی میں مسلمانوں کی تعداد ۲۰ تا ۲۵ ہزار کے درمیان ہے اور ان کیلئے سیکٹر ۹ اے میں واقع نور مسجد ہی ایک جگہ ہے جہاں دور دور سے آکر لوگ پنجوقتہ نماز ادا کرتے ہیں۔ جمعہ کے روز تو سڑک پر نماز ادا کرنی پڑتی ہے۔ عیدین کا حال تو اور بھی مشکل ہے۔

اس مسجد سے کافی دور سیکٹر ۱۰، ۱۴، ۱۵، اور ۱۶ میں بھی کثیر تعداد میں مسلم آباد ہیں۔ نماز تراویح کے لیے ایک کھلی جگہ شامیانہ پنڈال بنا کر فرزندان توحید مہینہ بھر اپنے معبود کے سامنے سربسجود ہوتے رہے۔ لہٰذا لوگوں کی مانگ ہے کہ انہیں ایک اور مسجد کیلئے جگہ دی جائیں۔

ماخوذ دبیلا پور ریلوے

۹ر جون سنہ ۱۹۸۳ء کو اس وقت کے وزیر ریلوے عالیجناب غنی خان چودھری کے ہاتھوں اس ریلوے لائن کا سنگ بنیاد رکھا گیا تھا۔ مگر تعمیری کام جون ۸۶ء میں شروع ہوا۔ توقع تھی کہ پروجیکٹ ۱۹۹۰ء تک مکمل ہوگا مگر اسمیں کچھ تاخیر ہوئی اور اب تھانہ لھار پر ۸ر کلومیٹر طویل پل تعمیر ہوگیا ہے زمین حصہ پر بھی لائین بچھائی گئی ہے اور انشاءاللہ ۸ر مئی ۹۲ء کو صدر جمہوریہ آر وینکٹ رامن کے ہاتھوں واشی اسٹیشن پر اس ریلوے لائین کا افتتاح عمل میں آئے گا۔

اس پروجیکٹ پر جو ۲۸۷ کروڑ(؟)

یا ہے اس کا ۷۰ فیصد حصہ سڈکو ادا کر رہی ہے۔ اس ریلوے لائن کی مجموعی طوالت ۱۸ کلومیٹر ہے جس پر مانخورد، واشی، سانپاڑہ، نیرول اور بیلاپور اسٹیشن ہیں

ابتدا میں وی ٹی (بوری بندر) اور واشی کے درمیان ایک ایک گھنٹے سے ڈائرکٹ ٹرینیں چلائی جائیں گی بعد ازاں بھیڑ بھاڑ کے اوقات میں مزید ٹرینیں چلانے کا منصوبہ ہے۔ نئی بمبئی کے دوسرے اسٹیشن پر بھی چار چھ مہینہ بعد سروس شروع کر دی جائے گی۔

ایس ایس سی مارکس بڑھانے کا دھندہ

ایس ایس سی امتحان میں مارکس بڑھانے کے ریکٹ کی اطلاعات پر اپنے رد عمل کا اظہار کرتے ہوئے، مہاراشٹر بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن نے کہا ہے کہ یہ دھندہ تو تقریباً ۸ سال سے چل رہا ہے۔ ذرائع نے انکشاف کیا ہے کہ بورڈ کے تمام سینئر افسران اس دھندہ سے واقف ہیں لیکن چونکہ اس ضمن میں کچھ سیاسی دباؤ بھی کام کر رہا ہے لہٰذا ان افسران نے چپ سادھ رکھی ہے۔ اس ریکٹ کے بارے میں تفصیل بتاتے ہوئے ان ذرائع

نقش کوکن

نے کہا ہے کہ اسکی اصل جڑ، بورڈ کے کلرک اور چپراسی ہیں وہ غیر مستقل ملازمت کرتے ہیں۔ ذرائع نے بتایا کہ بورڈ نے موڈریٹر اور ایکزامنرس کی ایک خفیہ فہرست تیار کی ہے جو موڈریٹر اور ایکزامنرز کے کاموں کی خفیہ طور پر جانچ کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر ارجمند نعمان کے مطب کا افتتاح

۱۹ / اپریل ۹۲ء کو اہل منزل بازار روڈ اورن ضلع رائیگڈھ میں محترمہ ڈاکٹر ارجمند نعمان (تنگیکر) کے دواخانے کا افتتاح ڈاکٹر آر وی گپتے کے ہاتھوں عمل میں آیا اس موقعہ پر جناب محمد انور تنگیکر اور ڈاکٹر نعمان تنگیکر کے حلقہ احباب سے کثیر تعداد میں لوگ شریک تھے۔

بھیونڈی میں اومن کالج کا سالانہ جلسہ

۸ / اپریل ۹۲ء کو بھیونڈی ضلع تھانہ میں جی ایم مومن اومن کالج کا سالانہ جلسہ اور تقسیم انعامات کی تقریب ڈاکٹر ایس ڈی کرنک (پرو وائس چانسلر بمبئی یونیورسٹی) کی صدارت میں انعقاد پذیر ہوئی۔ کوکن کے جواں عزم و جواں عمر سیاستداں جناب مشتاق انتولے بطور مہمان خصوصی شریک تھے۔ بیگم شرمیلا کرنک کے ہاتھوں انعامات تقسیم کیے گئے۔

اردو سائنٹفک سوسائٹی

لکھنؤ میں اردو سائنٹفک سوسائٹی کے نام سے ایک ادارہ قائم ہوا ہے ممتاز ماہر امراض قلب ڈاکٹر منصور حسن خان اس کے صدر منتخب ہوئے ہیں۔

سائنسی موضوعات پر عام فہم مقالے بلیٹین اور کتابوں کی اشاعت، چھوٹے پیمانہ پر صنعتوں کیلئے پروجیکٹ رپورٹ تیار کرنا اس کے اغراض و مقاصد میں شامل ہے۔

ہندوستان میں اردو کا مستقبل

مندرجہ بالا عنوان سے ۲۲ / اور ۲۳ / فروری ۹۲ء کو خلافت ہاؤس بمبئی میں جامعہ اردو علی گڑھ اور مہاراشٹر اسٹیٹ اردو اکیڈمی کے اشتراک سے ایک سیمنار منعقد کیا گیا۔ جس میں ملک کے مشہور ماہرین تعلیم، ادیبوں اور شاعروں نے شرکت کی۔ اندر کمار گجرال جو اب اردو دلوں کی دھڑکن بن گئے ہیں ان کے ہاتھوں شمع اردو روشن ہوئی۔

اس دو روزہ سیمنار میں بمبئی سے علی سردار جعفری، اختر الایمان، پروفیسر جاوید خان، ڈاکٹر رفیق زکریا، فیاض احمد فیضی، یوسف ناظم ہارون رشید علیگ

حسن کمال، ڈاکٹر عبدالکریم نائیک، ملک کے دوسرے حصوں سے ڈاکٹر سید حامد حسین ڈاکٹر گوپی چند نارنگ، ڈاکٹر خلیق انجم، پروفیسر قمر رئیس، پروفیسر مسعود حسین خان پروفیسر عتیق احمد صدیقی، علی جواد زیدی کے علاوہ کئی دوسرے دانشوروں اور بہت سے اردو کے ہمدردوں نے شرکت کی

اس دوروزہ سیمینار کا اختتام مشاعرہ پر ہوا جسکا اہتمام جناب یوسف ناظم نے کیا تھا۔ مشاعرہ کی نظامت فصیح اکمل نے کی۔

مہاراشٹر اسٹیٹ اردو اکاڈمی کی جانب سے صحافتی ایوارڈ سے نوازے جانے پر میئر آف بمبئی شری چندر کانت ہنڈورے نے غنی غازی کا اپنے چیمبر میں استقبال کیا اس خصوصی تقریب میں شہر کے تمام اخباروں کے نامہ نگار بھی موجود تھے۔ اس موقع پر لی گئی تصویر میں میئر آف بمبئی شری ہنڈورے غنی غازی کو پھولوں کا گلدستہ پیش کر رہے ہیں جبکہ درمیان میں مہا پالیکا پتر کار سنگھ کے صدر کھڑے ہوئے ہیں۔

کلیان میونسپل اسپتال کا افتتاح

کلیان میونسپل کارپوریشن کے زیر اہتمام بدلاپور (کل گاؤں) میں واقعہ بابا شبو داس دوبے اسپتال کا افتتاح سابق ریاستی وزیر خوراک و سڈکو کے چیرمین شری نکول پاٹل کے ہاتھوں ہوا۔

اپیل برائے تعمیر مسجد

شہر رتناگیری سے قریب مسلمانوں کی کثیر آبادی والا ایک قصبہ مجگاؤں ہے اس گاؤں میں دین کی کافی محنت ہورہی ہے۔ بیشتر افراد کاشتکار اور چند ملازمت پیشہ ہیں۔ چونکہ گاؤں کی ڈیڑھ سو سالہ مسجد بالکل خستہ حالت میں ہے اور نمازیوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کیلئے ناکافی ہے جماعت المسلمین مجگاؤں نے مسجد کی ازسرنو تعمیر و توسیع کا منصوبہ بنایا ہے۔ میلادالنبی کے موقعہ پر ۲۲ ستمبر ۹۱ کو مسجد کی تعمیر نو کی غرض سے سنگ بنیاد رکھا گیا ہے۔ چند بہی خواہوں سے تقریباً ۵ لاکھ روپئے جمع ہوگئے ہیں مگر مزید چھ لاکھ روپئے درکار ہیں۔ مشہور آرکیٹیکٹ جناب ناما دلی کی نگرانی میں تعمیر مسجد کمیٹی اور جماعت المسلمین کے اراکین برادران اسلام سے اس نیک کام میں تعاون کی درخواست کرتے ہیں اپنے عطیات یا تعمیری کام میں لگنے والی اشیاء مندرجہ ذیل عہدیداران کے پاس بھیجدیں یا فون پر رابطہ قائم کریں۔ بصورت دیگر جامع مسجد مجگاؤں کے نام چیک روانہ فرمائیں۔ آپ کی امداد کے متمنی، محمود داؤد منشی ایمفیکو انجینیئرنگ ورکس فون نمبر: ۳۶۱۱۰۸۶-۳۶۱۳۲۶۶۔ لائق عبدالکریم فاطمی بیوٹی ہوم الکٹرانکس۔ فون نمبر: ۷۱، ۹، ۳۰۷-۳۴۲۰۲۳ اقبال پولس دھامسکر فون نمبر: ۸۶۲۷۸۶۔ مجلس مشاورت برائے تعمیر مسجد: ایڈوکیٹ محمد رحیم ونو۔ پرنسپل ابراہیم خان طالب۔ زین الدین محمد صاحب ٹھاکر۔ ڈاکٹر عبدالکریم نائیک۔ محمود دولو ڈونائیک۔ آرکیٹیکٹ محبوب ناما دلی

رائے گڈھ ضلع پریشد پر کانگریس کا قبضہ

۲۵ فروری کو ہوئے رائے گڑھ ضلع پریشد میں کانگریس نے ۶۱ میں سے کل ۲۵ سیٹیں حاصل کی۔ کسان مزدور پارٹی جس نے ضلع پریشد پر ۱۳ سال اپنا قبضہ قائم رکھا تھا صرف ۱۹ سیٹیں حاصل کرکے اقتدار سے محروم ہوگئی ہے۔ سیاسی مبصرین کا خیال ہے کہ ضلع پریشد کے حالیہ چناؤں میں کسان مزدور پارٹی کا شیوسینا سے انتخابی گٹھ جوڑ کسان مزدور پارٹی کی شکست کی سب سے بڑی وجہ ہے۔ شیوسینا کو ۵، بی جے پی کو ۱، جنتادل کو ۱ سیٹ ملی۔

ناراض نہ ہوں

آپ کے حلقہ کی کوئی خبر، رپورٹ تذکرہ، رحلت یا اسی قبیل کی کوئی خبر نقش کوکن میں شائع نہیں ہوئی ہے تو سمجھ لیجئے کہ ادارہ اس سے بے خبر ہے۔ عدم اشاعت پر ناراض نہ ہوں۔ ہمارے باضابطہ نامہ نگار نہیں ہیں جو ہمیں خبریں پہنچائیں ۔۔۔ لھٰذا آپ ہی اپنی خبر کارڈ یا انلینڈ لیٹر پر لکھ کر سپرد ڈاک کریں۔

(ادارہ)

جناب اے ای ملّا

ضلع رتناگری پہاڑی علاقہ ہے گیری کے معنی ہیں پہاڑ ہیں۔ اور رتن کے معنی جواہر۔ پھر حالات و واقعات نے ثابت کیا ہے کہ یہ رتنوں کا پہاڑ ہے۔ لوکمانیہ تلک، ویر ساورکر، مولانا محمد اسماعیل پرکوٹے، جیسی سیاسی، سماجی اور تعلیمی حلقہ میں بیش بہا خدمات انجام دینے والی ہستیاں اسی خطہ سے ابھری ہیں۔ قومی سطح کی ان ہستیوں کے علاوہ جن حضرات نے اپنے طور پر کچھ کارہائے نمایاں انجام دیئے ہیں ان میں ایک نام جناب اے ای ملّا صاحب کا بھی ہے۔ جنھوں نے ڈھکول میونسپل پرائمری اسکول شہر رتناگری سے اپنی تعلیم کا آغاز کیا اور سر جے جے اسکول آف آرٹ بمبئی سے فارغ التحصیل ہوئے۔

ملا صاحب عرصہ تک انجمن اسلام ہائی اسکول بمبئی میں آرٹ ماسٹر تھے اور وہیں سے ۳۲ سالہ سروس کے بعد سبکدوش ہوئے درمیان آپ نے انجمن اسلام دی ٹی، احمد سیلر ہائی اسکول اور جان محمد قاسم کامرس ہائی اسکول میں طلبہ کو ڈرائنگ کی تعلیم دی۔ مگر ہائی اسکول سے ہٹ کر بھی آپ نے فن مصوری (ڈرائنگ) کے دلدادہ حضرات کی رہنمائی کی ہے۔

آپ نے گورنمنٹ سیکنڈری ٹیچرس ٹریننگ کالج بمبئی میں ۱۵ سال، جے جے اسکول آف آرٹ میں ۱۵ سال، گورنمنٹ اسکول آف انڈسٹری رتناگری اور برلا پبلک اسکول بمبئی میں طلبہ کو فن مصوری سے آراستہ کیا ہے۔

سالانہ آرٹ کمپٹیشن کے آپ نے تقریباً چالیس مقابلے منعقد کئے ہیں جن میں آرٹ اینڈ ہینڈی کرافٹ کے سینکڑوں ہونہار طلبہ شریک مقابلہ ہوا کرتے تھے ایسے ہی موقعہ کی ایک تصویر جس میں شری مدھوکر راؤ چودھری اس وقت کے وزیر تعلیم حکومت مہاراشٹر ملا صاحب کے ساتھ آرٹ نمائش کا معائنہ کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

جناب عبدالقادر ابراہیم ملّا

گورنمنٹ ڈرائنگ گریڈ امتحان سے مستفید ہو رہے ہیں۔

آپ کے حلقۂ تلامذہ میں ہندوستان کی نامور شخصیتوں نے آکر فیضیاب ہوئے ہیں مثلاً ہز ہولی نیس مولانا طاہر سیف الدین صاحب، بیرسٹر عبدالرحمٰن انتولے، ڈاکٹر مسرانی، ڈاکٹر عبدالکریم نائیک، فلمساز ہستی اور دہی شانتارام، سنگر محمد رفیع، مکیش اور لتا منگیشکر، فلمی اداکارہ مینا کماری اور نمی نیز بمبئی کے معروف آرکیٹیک کمانی وغیرہ۔

آرٹ و کرافٹ کے علاوہ عربی اور فارسی سے بھی ملّا صاحب کو بے حد محبت ہے اور اسی لیے نقش کوکن ملا سینٹ زیئر مبئی میں ... بڑا اہتمام جو انعامات تقسیم کئے جاتے ہیں ان میں عربی یا فارسی کا انعام آپ کی زوجہ محترمہ مرحومہ طاہرہ ملاّ کی یاد میں یہ انعام ملاّ صاحب نے جاری کیا ہے

ذوالفقار پرکار امدادی میچ انڈیا الیون کے کپتان اظہر الدین

بمبئی کرکٹ ٹیم کے سابق وکٹ کیپر ذوالفقار پرکار کی امداد کے لیے اظہر الدین کی قیادت میں انڈین الیون اور ریسٹ آف انڈیا کا ایک کرکٹ میچ ۱۱ر اکتوبر کو وانکھیڈے اسٹیڈیم میں ہوگا۔ ذوالفقار پرکار نے ۱۹۰ سے فرسٹ کلاس کرکٹ میں کھیلنا شروع کیا تھا اور ۱۹۸۵ء تک بمبئی اور ویسٹ زون سے جڑے رہے۔ رنجی اور دلیپ ٹرافی میں بالترتیب انھوں نے دس اور سات کھلاڑیوں کو آؤٹ کرنے کا ریکارڈ بھی بنایا ہے۔ ۸۲-۱۹۸۱ء میں انگلینڈ کا دورہ کرنے والی ٹیم میں پرکار کو کھیلنے کا موقع ملتے ملتے رہ گیا بہرحال اس ٹیم میں محفوظ کھلاڑیوں میں جو پہلا نام تھا انہی کا تھا۔

حج کمیٹی کے نئے چیرمین

سینٹرل حج کمیٹی نے دہلی کے جناب سلامت اللہ کو اتفاق رائے سے چیرمین اور احمدی زکریا اور علمدار حسین رضوی کو نائب چیرمین منتخب کرلیا۔ ریاستی ایم ایل اے سلیم زکریا نے گذشتہ ماہ اپنی میعاد ختم ہونے کے بعد عہدے سے علیحدگی اختیار کرلی۔

صابو صدیق مسافر خانے میں الیکشن کے سلسلے میں منعقد کی گئی ایک میٹنگ میں کمیٹی کے اراکین نے ایک بڑی تعداد میں شرکت کی اور سبھی نے خیال ظاہر کیا کہ عازمین کو حج کمیٹی کے ذریعے سفر کے دوران ہونے والی پریشانیوں کو دور کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں گے۔ اس میٹنگ میں وزارت خارجہ کے انچارج برائے حج معاملات جوائنٹ سکریٹری (حج دہلی)، کے پی فابین نے بھی شرکت کی۔

دو روپئے کا نیا سکہ

ایک سرکاری بیان میں بتایا گیا ہے کہ حکومت ہند ریزرو بینک آف انڈیا کے ذریعے دو روپئے کا ایک نیا سکہ جاری کرے گی یہ ۱۱ رخی سکہ ۲۶ ملی میٹر سائز کا ہوگا اس کا وزن ۶ گرام ہے اس سکے میں ۷۵ فیصد تانبہ اور ۲۵ فیصد نکل ہوگا۔

تنصیب "سنگ بنیاد"

حاجی غلام محمد اعظم ایجوکیشن ٹرسٹ کی جانب سے قوم و ملت کی خدمت کیلئے ایک اور سماجی خدمت کا شاندار آغاز ہوا مہاراشٹر میڈیکل ایجوکیشن اور ریسرچ سینٹر پونہ کی جانب سے ۱۹۸۴ء میں قائم شدہ یونانی میڈیکل کالج اینڈ اسپتال کیلئے بارہ عدد عظیم الشان عمارتوں کے سلسلے کی دوسری عمارت کا سنگ بنیاد برائے اسپتال بین الاقوامی میمن ادارہ ورلڈ میمن فاؤنڈیشن (بھارتی شعبہ) کے چیرمین اور تقریب تنصیب کے مہمان خصوصی عزت مآب حاجی محمد ابراہیم سیٹھ سپیدی والا کے دست مبارک سے رکھا گیا۔

ڈاکٹر ارشد برمارے کی کامیابی

اہل کوکن اور خصوصاً لانجہ تعلقہ ضلع رتناگیری کے لوگوں کو یہ جان کر خوشی ہوگی کہ ڈاکٹر محمد اسحاق برمارے (ساکن ماہم بمبئی) کے صاحبزادے ارشد برمارے نے امسال امتیازی اعزاز کے ساتھ امراوتی (مہاراشٹر) یونیورسٹی سے ایم، بی، بی، ایس کا امتحان پہلی ہی کوشش میں پاس کیا آپ ابتدائے

تعلیم سے ہی ہونہار اور اعلیٰ کردار کے حامل ہیں میڈیکل کالج میں اپنے جونیئرس کو مفت طبی درس بھی دیا کرتے ہیں ہر میڈیکل امتحان انہوں نے پہلی ہی کوشش میں پاس کیا۔

ابتدائی تعلیم سیکریڈ ہارٹ بوائز ہائی اسکول (سانتاکروز) سے حاصل کرنے کے بعد ایس آئی ای ایس کالج (سائن) سے سائنس میں کامیابی حاصل کی۔ ایم بی بی ایس کے بعد اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ خداوند کریم ان کو اس نیک ارادہ میں کامیابی عطا کرے۔ اور وہ ملک و قوم کے معمار بنیں۔ ہم اس کامیابی پر ان کو اور ان کے والدین کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

ہرنئی میں جشن قوالی

۹؍اپریل ۹۲ء جمعرات کی شب میں ہرنئی ایجوکیشن سوسائٹی ہرنئی تعلقہ داپولی ضلع رتناگری نے جس کے زیر اہتمام ہرنئی میں اردو ذریعہ تعلیم کا نیشنل ہائی اسکول جاری ہے عید ملن کا ایک شاندار پروگرام ترتیب دیا جس میں بمبئی کے دو معروف قوال حمید منچلا اور آرزو بالو نے فنکاری کے ایسے جوہر چمکائے کہ صبح پانچ بجے تک سامعین گوش بر آواز تھے۔ پروگرام کی صدارت نقش کوکن کے نائب مدیر جناب فقیر محمد مستری نے

نقش کوکن

فرمائی اور جناب اقبال دھنوارے، جناب لطیف شنتوارے، جناب مقبول چوگلے اور جناب بشیر سرکھوجی بطور معزز مہمانان شریک محفل تھے۔ پروگرام کے آغاز میں سوسائٹی کے فعال سکریٹری جناب عبدالغنی پاؤسکر اور جواں عزم وجواں عمر صدر جناب داؤد علی شیور دھنکر نے علی الترتیب مہمانوں کا تعارف پیش کیا اور غرض وغایت پر روشنی ڈالی جناب یونس میاں پاؤسکر نے اظہار تشکر فرمایا۔ اس موقعہ پر چند معطی حضرات نے سوسائٹی کو عطیات پیش کئے۔ قوالی کے فنکاروں نے بھی موصولہ رقم کا کچھ حصہ سوسائٹی کو عطا کیا۔

مراٹھی فلم ساز پینڈھارکر کو ۱۹۹۲ء کا پھالکے ایوارڈ

داداصاحب پھالکے ایوارڈ برائے ۹۲ء کیلئے مشہور مراٹھی فلمساز بھالجی پینڈھارکر کا انتخاب عمل میں آیا ہے۔ پھالکے ایوارڈ فلمی دنیا کا سب سے بڑا قومی اعزاز ہے۔ مذکورہ ایوارڈ نیشنل فلم ایوارڈز کیساتھ ۶؍مئی کو دہلی میں صدر جمہوریہ وینکٹ رمن کے ہاتھوں پیش کیا جائے گا۔ شری پینڈھارکر عمر کی ۹۳ ویں منزل میں ہونے کے باوجود آج بھی فلم سازی کے معاملے میں فعال ہیں انہوں نے متعدد قومی اور ریاستی انعام حاصل کئے ہیں جبکہ ۶۰؍مراٹھی اور ۸؍ہندی فلمیں بنائی ہیں اور انہیں ہدایت سے سجایا ہے وہ پھالکے ایوارڈ حاصل کرنے والی ۲۳ ویں شخصیت ہیں۔

اسپورٹس پہیلی

نقش کوکن کے ماہ فروری ۹۲ء کی اشاعت میں جناب احمد ابراہیم بامنے نے ایک اسپورٹس پہیلی اعلان کیا تھا کہ پانچویں ورلڈ کپ کی فاتح ٹیم کا نام جو کوئی ۲۱؍مارچ ۱۹۹۲ء سے قبل لکھکر بھیجے گا اسے اتنی رقم انعام میں دی جائیگی جتنے کسی بھی کھلاڑی نے ایک میچ میں زیادہ سے زیادہ رن بنائے ہوں۔

۲۱؍مارچ ۹۲ء تک موصولہ جوابات میں کسی نے بھی پاکستانی ٹیم فاتح ہونے کی پیشنگوئی نہیں کی۔ نتیجتاً کوئی بھی شخص انعام کا حقدار قرار نہیں پایا۔ اس صورت میں بامنے صاحب کی تجویز کے مطابق سب سے زیادہ رن ۱۱۹ جو ریمیز راجہ نے بنائے تھے اتنی رقم نقش کوکن کو ہدیہ دی گئی ہے۔ ہم بامنے صاحب کے شکر گذار ہیں۔

مثنوی "عکس کوکن"

اردو کے ممتاز و مقبول شاعر جناب اختر راہی نے دو ہزار اشعار پر مشتمل مثنوی "عکس کوکن" جس کا پیش لفظ اردو زبان و ادب کے بلند قامت شاعر و ادیب جناب

عزیز قیسی نے لکھا ہے مکمل کرلی ہے اس
مثنوی کو کمیونٹی پروجیکٹ کا مرتبہ حاصل
ہے اس کی اشاعت کیلئے ایک کمیٹی بنام
"عکس کوکن پبلیکیشنز کمیٹی" قائم ہوچکی جس کے
اراکین حسب ذیل ہیں۔

(۱) جناب ڈاکٹر عبدالکریم نائیک (۲) جناب فقیر محمد منزری (۳) جناب علی ایم شمسی (۴) جناب محمد علی سرکھوت (۵) جناب ایچ پی مقدم (۶) جناب اشرف خاں دلوائی۔

امید ہے کہ اختر راہی کی یہ نادر المثال
مثنوی "عکس کوکن" جو اختر راہی کے وجدانِ
فن کا عکس بھی ہے اور کوکن اور اختر راہی
کا نقش دوام بھی ہے۔ بہت جلد شائع
ہو کر اہل کوکن کے ہاتھوں میں ہوگی۔

شادی خانہ آبادی

★ ڈاکٹر عبدالکریم نائیک کی بھتیجی ڈاکٹر تمت
پی بنت بشیر احمد نائیک کا عقد مسعود ڈاکٹر
مقبول احمد داؤد کھوت (متوطن پونلون
ضلع رتناگری) کے ساتھ اور بھتیجہ محمد زبیر
کا عقد مہ جبین بنت عبدالشکور ملا کے
ساتھ ۱۵ اپریل ۹۲ کو کوکن بنک کے
ٹیریس واقع مجگاؤں بمبئی انجام پایا۔

★ جناب عبدالقادر محمد علی دلوی
(بڑی پنگاری) کے فرزند مقصود کا عقد
خدیجہ بنت شمس الدین چوگلے (متوطن گوکو
چپلون) کیساتھ بروز اتوار ۱۲ اپریل ۹۲ء
کو شیواجی پارک بمبئی میں انجام پایا۔ استقبالیہ
تقریب میں احباب واعزا کثیر تعداد میں شریک
ہوکر نو بیاہتا جوڑے کو مبارکباد دی۔
(نامہ نگار ابراہیم چوگلے اندھیری بمبئی)

شادی خانہ آبادی

میری بھتیجی لبنیٰ بنت محمد سعید ٹولکر ساکن
گوریگاؤں رائے گڈھ کا عقد مسعود جناب
یونس احمد کھیڈکر (متوطن سائی رائے گڈھ) مقیم
لندن کے فرزند حافظ عبدالعلیم صاحب کے
ساتھ ۲۳ فروری بروز اتوار کو لندن میں
بحسن وخوبی انجام پایا۔

ہم زوجین دولہا دولہن اور انکے والدین
کے علاوہ دونوں طرف کے رشتہ داروں
کو اس عقد مسعود کی دلی مبارکباد پیش کرتے
ہیں اور دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ دولہا دولہن
کا جوڑا سلامت رکھے اور انکے گلشن حیات
میں ہمیشہ بہار ہی بہار رکھے۔ آمین

نظام الدین علی ٹولکر، ثریا نظام الدین ٹولکر
(بحرین)

نقش نواز

ماہنامہ نقش کوکن کے خریدار بن کر
جن حضرات وخواتین نے پچھلے مہینہ نقش
نوازی کا ثبوت دیا ادارہ ان کا شکر گذار
ہے۔

درون ہند سالانہ خریدار

جناب محمود علی صاحب فقیر — الجزلا
جناب انیس نقوی — اندھیری
جناب داؤد محمود — بمبئی ۹
" اے آر ڈی کھوت — ماہم
جناب نعیم الدین شیخ — مرود
محترمہ حسینہ حبیب کاسو — ماہم

بیرون ہند سالانہ خریدار

جناب شوکت سروے — راسنورہ

پھول کھلے ہیں گلشن گلشن

ہمارے چند نقش نوازوں نے اپنے
ان بچوں کی ہمت افزائی کیلئے جنہوں نے
ماہ رمضان المبارک کے پورے پورے
روزے رکھے تصویریں بغرض اشاعت
بھیجی ہیں۔ قابل مبارکباد ہیں وہ والدین
جو بچوں کی تعلیم وتربیت کا پورا پورا دھیان
رکھتے ہیں جن بچوں کی تصویریں ہیں یہ
بیشتر بچے انگریزی ذریعہ تعلیم کے طلبار
ہیں مگر والدین نے ان کے دلوں میں مذہب
اسلام کا ذوق وشوق بھی قائم رکھا جو قابل
ستائش ہے۔

عیدالفطر کے بعد شائع ہونے
والا یہ پہلا شمارہ ہے لہٰذا اسی مہینہ
یہ تصویریں شائع کی جارہی ہیں۔
اگلے ماہ ان کی اشاعت ممکن
نہیں ہوگی۔

تصاویر صفحہ دیگر پر

نوید عبدالصمد مقدم
متوطن سارنگ ضلع رتناگری عمر دس سال
سیکریڈ ہارٹ ہائی اسکول واشی نئی
بمبئی میں درجہ چہارم میں زیر تعلیم

فائزہ عبدالشکور لامبے متوطن زامبھاری
ضلع رتناگری عمر دس سال سینٹ جوزف
اسکول ڈونگری بمبئی ۹ میں درجہ چہارم میں زیر تعلیم

مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ

نمبر	وزیر اعلیٰ کا نام	میعاد (کب سے کب تک)
۱۔	شری یشونت راؤ چوہان	یکم مئی ۱۹۶۰ء سے ۱۹ر نومبر ۱۹۶۲ء
۲۔	" ایس ایس کنموار	۲۰ر نومبر ۱۹۶۲ء سے ۲۴ " ۱۹۶۳ء
۳۔	" پی کے ساونت	۲۴ر نومبر ۱۹۶۳ء سے ۱۲ر دسمبر ۱۹۶۳ء
۴۔	" وسنت راؤ نائیک	۱۵ر دسمبر ۱۹۶۳ء سے ۲۰ر فروری ۱۹۷۵ء
۵۔	شنکر راؤ چوہان	۲۱ر فروری ۱۹۷۵ء سے ۱۷ر اپریل ۱۹۷۷ء
۶۔	" وسنت دادا پاٹل	۱۵ر مارچ ۱۹۷۷ء سے ۵ر مارچ ۱۹۷۸ء
۷۔	" " "	۷ر مارچ ۱۹۷۸ء سے ۱۸ر جولائی ۱۹۷۸ء
۸۔	شرد پوار	۱۸ر جولائی ۱۹۷۸ء سے ۱۷ر فروری ۱۹۸۰ء
۹۔	شری عبدالرحمٰن انتولے	۹ر مارچ ۱۹۸۰ء سے ۱۲ر جنوری ۱۹۸۲ء
۱۰۔	" بابا صاحب بھونسلے	۲۱ر جنوری ۱۹۸۲ء سے یکم فروری ۱۹۸۳ء
۱۱۔	" وسنت دادا پاٹل	۲ر فروری ۱۹۸۳ء سے ۹ر مارچ ۱۹۸۵ء
۱۲۔	" شیواجی راؤ نیلنگیکر	۳ر جون ۱۹۸۵ء سے ۶ر مارچ ۱۹۸۶ء
۱۳۔	" وسنت دادا پاٹل	۱۰ر مارچ ۱۹۸۵ء سے یکم جون ۱۹۸۵ء
۱۴۔	" شنکر راؤ چوہان	۱۲ر مارچ ۱۹۸۶ء سے ۲۶ر مارچ ۱۹۸۸ء
۱۵۔	" شرد پوار	۱۶ر جون ۱۹۸۸ء سے ۴ر مارچ ۱۹۹۰ء
۱۶۔	" "	۴ر مارچ ۱۹۹۰ء سے ۲۵ر جون ۱۹۹۱ء
۱۷۔	" سدھاکر راؤ نائیک	۲۶ر جون ۱۹۹۱ء سے آج تک

جنید شاہ جہاں مستری متوطن سارنگ تعلقہ داپولی
عمر ۸ سال سیکریڈ ہارٹ ہائی اسکول واشی نئی ممبئی
درجہ سوم میں زیر تعلیم

مبین معین الدین جوگلکر
متوطن گورے گاؤں
ضلع رائے گڈھ
عمر ۹ سال

تھانے کارپوریشن کی کمیٹیوں کی تشکیل

تھانے میونسپل کارپوریشن کے عام اجلاس میں میئر نعیم خاں کی صدارت میں ۱۲ مختلف کمیٹیوں کے اراکین کا متفقہ طور پر انتخاب عمل میں آیا ۸۵ اراکین پر مشتمل اس کارپوریشن میں محمد قاسم قریشی کو اسٹینڈنگ اور اور اسپورٹس و تلیفر کمیٹیوں میں۔ لیسن سرے کو واٹر سپلائی اور پی ڈبلیو ڈی ایجوکیشن کمیٹی میں شامل کیا گیا ہے

فائر آفیسروں کی بھرتی

بی ایس سی پاس نوجوان جن کی اونچائی ۱۶۵ سینٹی میٹر، وزن ۵۰ کلوگرام سینہ کی چوڑائی ۸۱ سنٹی میٹر ہے بمبئی شہر میں فائر آفیسروں میں بھرتی کے لئے عریضہ داخل کریں۔

کوکنی مسلم کلب نیروبی شرقی افریقہ کا سالانہ انتخابی جلسہ

۱۵ مارچ ۹۲ء کو منعقدہ سالانہ انتخابی جلسہ میں جناب بہاؤالدین کھرس کو دوبارہ چیرمین منتخب کیا گیا ہے دیگر منتخبہ عہدیداران و اراکین مجلس انتظامیہ برائے ۹۳-۱۹۹۲ء حسب ذیل ہیں۔
وائس چیرمین ۔ جناب عمر کھیتے ۔ سکریٹری جناب اصغر خان ۔ اسٹنٹ سکریٹری : جناب حنیف پرکار۔ خازن جناب آصف خان ۔ اسپورٹس سکریٹری ۔ جناب شکیل کھیتے اور اراکین مجلس انتظامیہ ۔ جناب شبیر پرکار، جناب فتکبل شیخ ، جناب حبیب پرکار ، جناب الطاف مقدم ، اور جناب عبدالوہاب مقدم
اس جلسہ عام میں مستورات کی ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جس کی سربراہ محترمہ قیصر قاضی منتخب ہوئیں۔ دیگر عہدیداران واراکین اس طرح ہیں۔
سکریٹری ۔ محترمہ انیسہ پرکار ۔ خازن محترمہ نسیم پرکار، اراکین محترمہ فردوس قاضی ، محترمہ بانو ، اے جے شیخ ، محترمہ نورجہاں قادری اور محترمہ زینت ایس منظور

(نامہ نگار شیخ اسماعیل)

مضامین ، مراسلات ، خبریں
مختصر ارسال فرمائیں
اختصار عہد حاضر کی مانگ ہے
اس سے فوری اشاعت میں آسانی ہوتی ہے
(ادارہ)

ماہنامہ نقش کوکن بمبئی

موت کی خبریں

موت کا ایک دن معین ہے

بشیر بھائی مہاڈ کو صدمہ

۲۶ مارچ ۹۲ء کو بشیر بھائی مہاڈکر (راغ ماڈلہ) کی والدہ کا انتقال ہو گیا تدفین وشنوی میں انجام پائی۔

قاضی سعید احمد کی رحلت

۲۶ مارچ ۹۲ء کو قاضی سعید احمد صاحب متوطن آراٹھی کا روزہ کی حالت میں انتقال ہو گیا۔

امام و خطیب جامع مسجد آراٹھی کی والدہ کا انتقال ہو گیا تجہیز و تکفین لوٹسی میں عمل میں آئی۔ نامہ نگار محمد لیافت قاسمی

ریٹائرڈ جج راجپوٹے کا انتقال

ڈونگری (بمبئی) کے معروف وکیل جناب محمد اسحاق بہاؤالدین راجپوٹے متوطن چپلون ضلع رتناگری جو ترقی پا کر موٹر ایکسیڈنٹ کلیم کورٹ کے جج بن گئے تھے سبکدوشی کے بعد اپنے وطن میں سکونت پذیر تھے پچھلے دنوں طبیعت کچھ علیل ہوئی تو بمبئی میں (بریچ کینڈی/علیجان ہسپتال میں) زیر علاج رہے اور ۲ مارچ ۹۲ء کو جب اپنے وطن لوٹ رہے تھے تو سفر میں ہی جاں بحق ہو گئے۔

موت برحق ہے مگر افسوس اس بات کا ہے لوگوں کو ہنسانے والا جس محفل میں بیٹھے اسے زعفران زار بنانے والا شخص اس خاموشی کیساتھ چلا گیا کہ ہمیں مہینہ بھر تک کسی نے خبر ہی نہیں دی۔

دادامیاں مانک کا انتقال

مسلم جماعت، ابرا کھد کے معزز رکن جناب دادامیاں مانک کا ۱۶ مارچ ۹۲ء کو انتقال ہو گیا۔ جلوس جنازہ میں مسلم غیر مسلم کثیر تعداد میں شریک تھے۔ سوگ میں کچھ دکانداروں نے اپنی دکانیں بند رکھی تھیں۔

جناب عثمان مالونکر کو صدمہ

مالدار گروپ آف کمپنیز کے جناب عثمان مالونکر متوطن بھیلولی ضلع رتناگری کے ماموں جناب بادا بدرالدین خلفے کا طویل علالت کے بعد ان کے وطن بھیلولی میں یکم اپریل ۹۲ء کو انتقال ہو گیا۔ مرحوم نے ۸۲ سال عمر پائی تھی۔

علی میاں کونچالے مرحوم

پانگلولی ضلع رائیگڑھ کے جناب علی میاں کونچالے کا یکم اپریل ۹۲ء کو حرکت قلب کا شدید دورہ پڑنے سے انتقال ہو گیا۔

کامڈین آغا کا انتقال

ہندوستانی پردۂ سیمیں کے ممتاز مزاحیہ اداکار آغا کا پونہ میں اپنی رہائش گاہ پر ۲ اپریل ۹۲ء کو انتقال ہو گیا۔ ان کی عمر ۸۰ سال تھی۔

انہوں نے خاموش فلموں کے دور میں اداکاری کا آغاز کیا تھا اور تقریباً ۶۰ سال فلم انڈسٹری سے وابستہ رہے جواں اداکار جلال آغا آپ کا بیٹا ہے۔

نواب آف رامپور حادثہ میں ہلاک

سابق ریاست رامپور کے آخری حکمراں نواب ذوالفقار علی خان جنہیں عرف عام میں مکی میاں کے نام سے یاد کیا جاتا تھا ایک حادثہ میں انتقال کر گئے۔ وہ عید کے روز اپنی ماروتی جیپ میں رامپور جا رہے تھے کہ ہاپوڑ سے قریب ان کی جیپ ایک منی بس سے ٹکرا گئی۔

نواب رامپور پانچ مرتبہ لوک سبھا کے ممبر منتخب ہوئے تھے اور ایک بار ریاستی اسمبلی کیلئے بھی چنے گئے تھے۔ انکی عمر ۵۹ سال تھی۔ انکے انتقال کی خبر سن کر ایوان میں اسپیکر شری شیوراج پاٹل نے انکی خدمات کا چرچا کیا اور ایوان میں ایک منٹ کی خاموشی اختیار کی گئی۔ وزیر اعظم ہند کی جانب سے پٹرولیم کے وزیر بی شنکرانند نے رامپور کے آخری نواب کی نعش پر پھول چڑھائے۔

یوسف مقدم مرحوم

موضع مجگاؤں رتناگری کی معزز ہستی جناب یوسف باوا صاحب مقدم کا ۸ مارچ کو انتقال ہو گیا۔ مرحوم مجگاؤں گرام پنچایت کے سرپنچ اور جماعت المسلمین مجگاؤں اور درگاہ ظہور شاہ کمیٹی کے اعلیٰ عہدہ دار رہ چکے ہیں۔ مرحوم کے منصفانہ مشورے کو ہمیشہ قابل قبول ہوا کرتے تھے۔

(نامہ نگار لائق عبدالکریم قاضی)

طرح زخمی ہوگئی تھی بالآخر زخموں کی تاب
نہ لاکر ۱۰ ؍ اپریل ۹۲ء کو انتقال کرگئیں۔
(نامہ نگار مبین حاجی)

بیگم وہاب علی کا انتقال

ریٹائرڈ اسسٹنٹ کمشنر آف پولس
جناب عبدالوہاب علی جن کا ۱۳ فروری
کو انتقال ہوگیا تھا ابھی دو مہینہ ہوئے
ہیں کہ ان کی بیگم صاحبہ مریم بی عبدالوہاب
۱۲ ؍ اپریل ۹۲ء کو ان کے وطن کھیڈ
ضلع رتناگری میں راہیٔ عدم ہوگئیں۔
(نامہ نگار ابراہیم چوگلے)

محمد علی قاضی کو صدمہ

شرگاؤں گرام پنچایت کے سرگرم
رکن اور جماعت المسلمین شرگاؤں کے
صدر جناب محمد علی قاضی کی والدہ حوابی
عیسیٰ قاضی کا ۷ ؍ اپریل ۱۹۹۲ء شرگاؤں
میں انتقال ہوگیا۔

آصف قاضی کا انتقال

جناب یونس موسیٰ قاضی کے
جوان سال فرزند اور سبحان دادن کے
بھانجے آصف قاضی (عمر ۲۲ سال) کا
۱۱ ؍ اپریل ۹۲ء کو طویل علالت کے بعد
انتقال ہوگیا۔
(نامہ نگار مبین حاجی)

سلمہ مرحومہ

اسلامک ٹرسٹ اندھیری بمبئی کے
ٹرسٹی مرحوم سید فاروق جن کا ۲ مہینہ
پہلے انتقال ہوگیا تھا ان کی سولہ سالہ
بیٹی سلمہ موٹر سائیکل حادثہ میں بری

افریقہ سے موت کی خبر

نیروبی کے مرحوم عبدالرحیم سپائیل
کی زوجہ محترمہ ام سلمیٰ کا ۱۲ ؍ مارچ ۹۲ء
کو انگلستان میں مختصر سی علالت کے
بعد انتقال ہوگیا۔

پونہ سے موت کی خبر

نقش نواز محترمہ عطیہ بیگم کے شوہر اور
مرحوم جناب محمد سعید کھلکر کے داماد
جناب بشیر خان (مالک سیمکو بال بیرنگ
کارپوریشن پونہ کا ۱۱ ؍ اپریل ۹۲ء کو
ناگہانی طور پر انتقال ہوگیا۔ مرحوم
پونہ کے معروف بزنس مین اور کرکٹ
کے اچھے کھلاڑی تھے۔

عمر دادن کا انتقال

جناب وزیر دادن متوطن پندلا۔ راجہ
پور ضلع رتناگری جو مجگاؤں ڈاک بمبئی
میں چارج مین تھے ۱۱ ؍ اپریل ۹۲ء
کو طویل علالت کے بعد سائن ہسپتال
بمبئی میں انتقال کرگئے۔
(نامہ نگار محمود ماپاری)

محمود متے کا انتقال

۷ ؍ مارچ ۹۲ء کو پنویل شہر کی
مشہور ہستی سرگرم سوشل ورکر بابائے
قوم جناب محمود متے ایک مختصر سی علالت
کے بعد اللہ کو پیارے ہوگئے۔ آپ
میونسپلٹی کے کونسلر اور نائب صدر بھی رہ
چکے ہیں۔
ہندو مسلم سبھوں میں یکساں مقبول
تھے۔ جلوس جنازہ میں سبھی فرقوں کے
لوگ کثیر تعداد میں شریک تھے۔

ایک وضاحت

نقش کوکن کی پچھلی اشاعت میں
(اپریل ۹۲ء) جناب عبدالمجید پیش امام کے
رحلت کی خبر چھپی ہے جس میں سہواً تاریخ وفات
۲۵ ؍ مارچ ۹۲ کے بجائے ۱۸ ؍ مارچ لکھی گئی
ہے۔ قارئین نوٹ فرمائیں۔ (ادارہ)

شادی خانہ آبادی

نقش کوکن کے ہمدرد اور ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ
آف کسٹمز آفس جناب نور محمد محمر یکر کی دختر
ساجدہ کا عقد مسعود اقبال ابن مرحوم
عباس باوا کھانچے کے ساتھ ۱۳ ؍ اپریل ۹۲ء کو
نورباغ مسجد بمبئی میں انجام پایا۔
جوان فکر شاعر شاداب رتناگری کے فرزند
رضوان کا عقد مسعود جناب منور رتناگری کی
بہن روبینہ بنت عبدالعزیز پانگر کے
ساتھ ۲۶ ؍ اپریل ۹۲ء کو موتی مسجد
بائیکلہ میں انجام پایا۔

Naqshe Kokan
English Supplement
44, Jail Road (East), Dongri,
Bombay - 400 009 (India) •Phone : 864968

Editor : Dr. Abdul-Karim Naik
Associate Editor : Capt. F. M. Mistry
Consultant Editor : A. Kays & Dr. Shaizad Suhail

OUR HONORARY REPRESENTATIVES

U.K.	I. BAGDADI • U. HAJWANE
SAUDI ARABIA	SAYEED KAZI • MOH ALIH MUKADAM
BAHRAIN	A. RAZZAK SARDAR
DUBAI	SIDDIKA U KHERETKAR
PAKISTAN	BOMBAYWALA • KAMRUDDIN
DOHA QATAR	HASAN KAREEM CHOUGLE
EAST AFRICA	SHEIKH ISMAIL • SAHIR SHIWI KAZI
SOUTH AFRICA	HASSAN SAYED • A. R. OSMAN
BOMBAY	E.A.G CHAUGULE • ALI SALEH
KHED-RATNAGIRI	DR FAIZ AHMED BARDAY • I.Y. SOLKAR

SUBSCRIPTION IN INDIAN RUPEES

Inland	Rs. 60/-	p.a.
Pakistan	Rs 200/-	p.a.
Gulf	Rs. 250/-	p.a.
Other countries	Rs. 350/-	p.a.
South Africa for 5 Years Rands	Rs. 180/-	p.a.

EDITORIAL

50 Years of Anjuman Musalmane Managaon, Bombay

There is a reason to be proud of ANJUMAN MUSALMANNE MAZAGAON, BOMBAY which is 50 years old. It goes without saying that this is one of the Societies which has kept the spirit and the feeling of human welfare in the real sense and this is one of the few societies which has survived for 50 years. There were good many socities established during and after this society, but not existing, the main reason of survival of Anjuman is devotion of the founders, followers and workers whose list is too big to mention. I would like to mention two secretaries. Mr. Haji Farik Mohammed Sangrar and Mr. Aboobaker Mulla, whose Secretaryship has played important part in Anjuman. Rigth from the inception, Fakir Mohammed Sangrar, took secreteryship and completed his Silver Jubilee and Mr. Abubakar Mulla will also complete his Silver Jubilee of the secretary ship soon. In the last 50 years very few societies have seen the regularity of meetings and accounts so well.

Every year, AGM was held regularly without postponement even for a week and it has really served particularly the muslims of Mazgaon area in all the fields of welfare-social, economical, charitable and educational field. It is running a free library and it has served as a centre for regular readers specially for those who cannot afford to buy newspapers and books. It has also given special separate timings for ladies only, which is unique in Bombay.

Anjuman is seen by different people in diffeernt ways .For a needy person Anjuman is a family place for reading habit, educational help and helping hand to the widows and destitutes. It is a place of encouragement to the merit students.

This is a society established in the pre-partition days in 1941 when there was political chaos and 2nd world war. There

were no pagdi to be paid and the socio - economical problems were of different type. Today Mazgaon area his become important historically and culturally. Sky - scrapper buildings have come up. Many affluent people have been shifted to Mazgoan area and good many schools, instutions, Banks, Govermant and Commercial estabilishments have upgraded the socio - educational life and therefore this society will have to upgrade their activities to help unfortunate students and unfortunate members of the society and the destitutes staying in this area.Increase in life membership, approach and rapport of the affluent people, distribution of responsibilities to the youth, more intrest to co- opereate and co- ordinate with other societies by widening our vision will help us to bring more progress, prosperity and peace to the society to the members and to the helped one.

What should be the role of Anjuman ? Let us look beyond ourselves to set our own priorities depending on the situation and cir cumstances. We must pause and must not forget a global climate that is changing and shifting rapidly and we must prepare ourselves to give the helping hand to the needy who also have the right to live and let live.Let us think of service before self to our ANJUMAN a family - ou r Roots, our wings

" Quranic Rules on Visiting Houses "

"O ye who believe! Enter not houses other than your own without first announcing your presece and invoking peace upon the folk thereof. That is better for you, that ye may be heedful."

"And if ye find no one therein, still enter not untill permission hath been given. And if it be said unto you : Go away again, then go away, for it is purer for you Allah knoweth what you do"

" (It is) no sin you to enter uninhabited houses wherein is comfort for you. Allah knoweth what ye proclaim and what ye hide."

(Al- Quran Sura 24 (Light - Verses 27, 28 & 29)

"Quranic Rules on Modesty"

"Tell the believing men to lower their gaze and be modest. That is purer for them. Lo ! Allah is aware of what they do."

"And tell the believing women to lower their gaze and be modest, and to display of their adornment only that which is apparent, and to draw their veils over their bosoms, and not to reveal their adornment save to their own husbands or fathers or husbands' fathers, or their sons or their husbands' sons, or their brothers, or their brothers' sons or sisters' sons, or their women, or their slaves, or male attendants who lack vigour, or children know naught of women's nakedness. And let them not stamp their feet so as to reveal what they hide of their adorment. And turn unto Allah together, O believers, in order that ye may succeed."

(Al-Quran Sure 24 (Light) Verses 30 and 31)

REFLECTIONS

THE LAST SERMON OF THE HOLY PROPHET OF ISLAM

All praise is due to Allah, so we parise Him, and seek His pardon and we turn to Him. We seek refuge with Allah form the evils of ourselves and from the evil consequences of our deeds. Whom allah guides aright there is none to lead him astray; and there is none to guide him aright whom Allah leads astray. I bear witness that there is no God but Allah , the sovereign and to Him is due all praise. He fulfilled His promise and granted victory to His bondsman, and He alone routed the confederates (of the enemies of Islam).

O People! listen to my words, for I do not know whether we shall ever meet again and perform Hajj after this year. O ye people! Allah says: O people ,We created you from one male and one female and made you into tribes and nations , so as to be known to one another. Verily in the sight of Allah, the most honoured amongst you is the one who is most God - fearing. There is no superiority for an Arab, over non - Arab and for a non-Arab over an Arab, nor for the white over the black nor for the black over the white except in God- consciousness.

All mankind is the progeny of Adam and Adam was fashioned out of clay. Behold ; every claim of privilege whether that of blood or property , is under my heels except that of the custody of the Ka'ba and supplying of water to the pilgrims, O people of Quraish, don't appear (on the Day of Judgement) with the burden of this world around your necks, whereas other people may apper (before the Lord) with the rewards of the Hereafter. In that case I shall avail you naught against Allah.

Behold ! all practice of the days of ignorance are now under my feett. The blood revenges of the days of ignorance are remitted. The first claim on blood I abolish is that of Ibn Rabi 'ah b. Harith who was nursed in the tribe of Sa'ad and whom the Hudhayls killed. All 'interest and usurious dues accruing from the times of Ignorance stand wiped out . And the first amount of interest that I remit is that which ' Abbas b. 'Abd -al Muttalib had to receive Veriiy it is remitted entirely.

O people! verily your blood, your property and your honour are sacred and inviolabe until you apper before your Lord as the sacred inviolability of this day of yours, this month of yours and this very town (of yours) Verily you will soon meet your Lord and you will be held answerable for your actions.

O people ! verily you have got certain rights over your women and your women have certain rights over you. It is your right upon them to honor thier conjugal rights, and not to commit acts of impropriety, which if they do, you are authorised by Allah to separate them form your beds and chastise them , but not severely, and if they refrain, then clothe and feed them properly.

Behold! It is not permissible for a woman to give anything from the wealth of her husband to anyone but with his consent.

Treat the women kindly , since they are your helpers and are not in a position to manage their affairs themselves. Fear Allah concering women, for verily you have taken them on the security of Allah and have made their persons lawful unto you by words of Allah.

O people! Allah, the Mightly and Exalted, has ordained to every one his due share (of inheritance). Hence there is no need (of special) testament for an heir (departing from the rules laid down by the Shari' ah)

The child belongs to the marriage-bed and the violator of wedlock shall be stoned And Reckoning of their (deeds) rests with Allah.

He who attributes his ancestry to other than his father or claims his clientship to other than his master, the curse of Allah is upon him.

All debts must be repaid, all borrowed property must be returned, gifts should be reciprocated and a surety must make good the loss to the assured.

Beware ! no one committing a crime is responsible for it but himself. Neither the

child is responsible for the crime of his father, nor the father is responsible for the crime of his child.

Nothing of his brother is lawful for a Muslim except what he himself gives willingly. So do not wrong yourselves.

O people ! every Muslim is the brother of other Muslim, and all the Muslims form one brotherhood. And your slaves; see that you feed them with such food as you eat yourselves, and clothe them with the clothes that you yourselves wear.

Take heed not to go astray after me, and strike one another's necks. He who (amongst you) has any trust with him, he must return it to its owner.

O people! Listen and obey, though a mangled Abyssinian slave is appointed your Amir, provided he excutes (the Ordinanace of) the Book of Allah among you.

O people! No prophet would be raised after me and no new Ummah (would be formed) after you.

Verily I have left amongst you that which will never lead you astray, the Book of Allah, which if you hold fast you shall never go astray.

And beware of transgressing the limits set in the matters of religion, for it is transgression of (the proper bounds of) religion, that brought destruction to many people before you.

Verily, the satan is disappointed at ever being worshipped in this land of yours, but he will be pleased by obedience in anything (short of worshship that is) in matters you may be disposed to think insignificant, so beware of him in your matters of religion.

Behold! Worship your Lord : offer prayers five times a day, observe fast in the month of Ramadan; pay readily the Zakat (poor-Due) on your property; and perform pilgrimage to the House of God and obey your rulers and you will be admitted to the Paradise of your Lord.

Let him that is present, convery it unto him who is absent, for many people to whom the message is conveyed may be more mindful of it than the audience.

And if you were asked about me, what would you say ?

They answered : We bear witness that you have conveyed the trust(of religion) and discharged your ministry of Prophethood and loked to our welfare.

Thereupon Allaha's Messenger (may peace be upon him) lifted his fore-finger towards the sky and then pointing towards people said :

O Lord : Bear Thou witness unto it.

O Lord : Bear Thou witness unto it.

NEWS/HAPPENINGS

URDU SCIENTIFIC SOCIETY

Urdu Scientific Society has been established in Lucknow to create the scientific temper and to publish the articles, bulletins and books in Urdu on popular science. Society can make the project report of small industries and also give the information to obtain loan from Goverment, Financial Agencies and Banks for establishing Small Scale Industries and business in Urdu. Society is also ready to prepare the syllabis of General Science in Urdu and Deeni Institutes. The society has got laudable aims and objects to make science and the scientific applications popular to Urdu knowing public.

The recent meeting unaimously elected Dr. Mansur Hasan, a noted cardiologist of the KGMC as the president and Dr. M. Iqtedar H.Farooqi of the national Botanical Institute Secretary. Interested persons may contact the Seceretary at the following address:

Urdu Scientific Society
Niamatullah Building
Niamatullah Road, Aminabad,
LUCKNON TEL : 230 683

ANJUMAN'S IDD-PRAYERS ON 6-4- 92

As per its rich traditions Anjuman - I - Islam Bombay arranged EIDUL FITR Congregation on the spacious Lawns of Anjuman - i - Islam Complex. The prayers were conducted by Maulana Muzaffar Aalam. Members of Anjuman, Diplomatic, Corps of Islamic Countries, Prominent citzens and muslims of

Bombay joined the prayers in large numbers to make it the event of the day. Special enclosure for Ladies was provided. After prayers, the invitees attended " AT HOME " at the premises

Dr Ishak Jamkhanawala, the president of Anjuman i- Islam addressed the crowd before Namaz and also briefed the special Invitees after prayers on the activities and progress of the Anjuman Prominent citizens shared the views and A Majid Patka the Gen. Secretary, thanked the invitees after the distrubution of sweets etc.

CRICKET MATCH IN MEMORY OF ZULFIKAR PARKAR

A cricket match of Indian Eleven and Rest of India led by Azharuddin in memory of Ex Wicket Keeper Zulfikar Parkar of Bombay Cricket Team, will be played on 11th October at Wankhade stadium Zulfikar Parkar started his career as first class cricketer in1977 and was associated with Bombay and West Zone till 1985 In Ranjhi Trophy and Dilip Trophy, he made a record by talking 10 and 7 wickets respectively His name was on the list of Visiting Team for England in 1981 - 82.

BRIGHT FUTURE SOCIETY

The Managing Committee of Madrasa Wasiatul Ulum & Bright Future Educational & Welfare society, Imamwada, Bombay 9 is pleased to inform readers that with the sincere efforts of Advocate Yusuf Abrahani, the renovation & extention work of the Society has been started, from 30th March, 1992.

Bombay University

DR. S. D Karnik, present Pro Vice Chancellor, is appointed as Vice Chancellor of the University of Bombay. He will take charge from 5th May, 1992 He hails from Mhasla in Reigard District He belongs to a highly cultured teachers family. He has many honours to his credit in education field.

Felicitation to G. G.

Naqshe Kokan & Naqshe Kokan Talent Forum felicitated Haji Ghani Ghazi on being awarded the 1st Prize in Urdu Journalision (1992) by Maharashtra State Urdu Acadamy Function was held on 26-4-92 at Dongri & prominent leaders, Journalists, Teachers & Social workers were invited Function was presided by Dr. A. A. Munshi, Mahrashtra College, Bombay. Rrich oral & floral tributes were paid to Ghani Ghazi on his abilities of teaching, journalision & socio educational works by his admirers Naqshe Kokan presented him a shawl & a Silver Plaque of tribute

Corporator Lokhandwala, Principal of Beg Mohammed High School, Bombay, Mr A Wahid Ex-Principal of Fajindar High School & the Research Officer of Anjuman Islam, Maulvi Hamidulla were also felicitated in this functon on their acheive ments Dr. A A Munshi gave special attention to Ghani Ghazis qualities & the activities of Naqshe Kokan in his presidental address

Tahrike Quran Fahmi

The 2nd Meeting of "Tahrike Quran Fahmi" was held at the Centre of Islamic Research Foundation office, Dongri Bombay 9 on Sunday 26-4-92 Maulana Mukhtar Ahmed Nadvi of Daral Salfia presided over the meeting. About 40 learned maulvis & prominent citizens were invited Maulvi Gulam Jilane on Tahrike Quran Fahmi, Dr. Bappa of Tibia College, Dr Ajaz Madni of Burahni College, Shams Peerjada of Dawatnl Quran & Maulvi Mustaqeeen Sahib of Jamtul ullma spoke on tahrike Dr A. Karim Naik explained the aims, objects & activities of the Islamic Research Foundation. Different sections of Mulsims were represented by their office bearers Sharing, questions & answeres made the meeting lively & created a cordial atmosphere of mutual understanding to work for Quran Fahmi. Meeting was terminated successfully after the guidelines & positive suggestions given in the presidential address of Maulana Muktar Ahmed Nadvi

FOREIGN NEWS

Kokani Muslim World Fundation LONDON

The Annual General Meeting of the Kokani Muslim World Foundation London, was successfully held on 12th April. 1992 under the presidentship of Mr. Bahauddin Parkar. The AGM started with a recitation of Quran by Maulana Sayed Abdul Munim Nazir The Chairman of the Foundation, Barrister Abdul Kader Parkar gave the welcome speech and appeal for the more membership and rapport of all the Koknis around the world. The Secretary Mr. Abdullah Mukadam read out the activities and the progress of the Foundation and expressed the satisfaction and the popularity of the First English Souvenir Kokan Link of the Foundation. The Foundation received, many letters and messages on publication of the magazine. He also thanked Prof. Abdul Mohammed Ali Nakhtare, the Head of the Arabic Department of Ismail Yusuf College, Jogeshwari, for translating the English articles in Kokan Link in Urdu for publication in Naqshe Kokan and for other Urdu papers. Then Mr. Abdul Karim Bijle, the Hon. Treasurer, produced the accounts of 1991 which were unanimoulsy adopted. Mr. Usman Hajwany also spoke After the appealing address of the Chairman, Mr. Bahauddin Parkar. AGM was terminated with a vote of thanks to the chair and the audience by vice Chairman Mr. Sayed Ali Laheri.

The following new members were elected.

1. Barrister Abdul Parkar - Chairman
2. Mr. Syed Ali Kadri -Vice Chairman
3. Mr. Abdullah Mukadam - Secretary
4. Mr. Usman Hajwaney - Dy. Secretary
5. Mr. Abdul Karim Bijle - Treasurer
6. Mr. Ibrahim Parkar - Dy.Treasurr
7. Mr. Bahuddin Parkar - Member
8. Mr Abdul Gani Hajwani - Member
9. Mr. Ibrahim Sowant - Member
10. Mr. Hasan Parkar - Member
11. Mr. Moham Bagdach - Member

NEW CHAIRMAN OF HAJ COMMITTEE

The Central Haji Committee has elected Mr. Salmatulla of Delhi as new Chairman of the Haj Committee and Mr. Ahmed B. Zakaria and Mr. Alamdar Hussain as Vice-Chairmen, on retirement of Mr. Salim Zakaria, M. L. A.

MR.KHARES RE - ELECTED AS CHAIRMAN

At the Annual General meeting of the Kokni Muslim Club, Nairobi, held on 15th March , 1992 , Mr. Bhaudin Khares was re-elected as the Chairman for the year 1992 - 93. Other office bearers and members of the Managing Committe are: Vice chairman : Mr. Omar Khambiye, Secretary : Mr. Asghar Khan , Asst. Secretary : Mr. Hanif Parkar, Treasurer: Mr. Asif Khan and Sports Secretary : Mr. Shakeel Khambiye. Commitee Members: Messrs. Shabbir Parkar, Shakil Sheikh, Habib Parkar Altaf Kazi and Abdul Wahab Mukadam. Ladies Committee headed by Kaiser Kazi as the Chair Lady. Secretay : Aneesa Parkar, Treasurer : Naseem Parkar , and Committee members : Firdoss Kazi, Bano A. J. Sheikh, Nurjahan Kadiri and Zeenat S. Mazha.

RIYADH SCIENCE AND TECHNOLOGY

The General Administration of King Abdul Aziz City For Science and Technology (KACST) has been playing a piioneering role in enhancing cooperation and coordination with the various data centers and preparation of plans and programs for the qualification of National Cadres and development of Data systems.

The Administration has successfuly introduced modern technology like last plates which will enable researchers perform their work easily.

HALAL FOOD FAIR

The Second International Muslim Food and Technology Exhibition IMFEX 1992, the worlds largest Halal Food Fair is to be held from August 20 to 23 at Singapore World Trade Centre. The Show will offer a good opportunity to gain a greater share of foreign market specially in countries with large

muslim population. The Exhibition will concide with the International Halal Food Conference. IMFEX is being organised by the Singapore Malai Chamber of Commerce and the Singapore Muslim Religious Council. Some 20,000 buyers are expected to attend the show, to tap this huge market. The First Halal Food Fair was held in August, 1990 in Singapore.

ACHIEVEMENTS TELL UPON THEMSELVES

Lebanese Arabic Paper, 'AL-LIWA' has paid rich tribute to the great achievement realized by the kingdom of Saudi Arabia in Various fields during the glorious era under the leadership of Kind Fahd Ibn Abdul Aziz.

The 'AL-LIWA explained how King Fahd Planned to convert the desert arid lands of the kingdom into green oasis and how the Kingdom started to exports crops after self-efficiency was realised and cited with pride the successful foreign policy adopted by the Government of Custodian of the two holy mosques to deal with arious Abrab, Islamic and International issues.

QURAAN RECITATION COMPETTION

In Keeping with the past tradition, Nairobi's Kokni Muslim Club held the Quraan recitation competition during ther Holy month of Ramadhan (on 28th March) at the KMA Hall. Aftari was provided to all those who had turned up to witness the complition The judges, Messrs. Sayed Nazir ,Shamsu Dalvi and Mahmood Khan, declared the following as the winners.-

Secondary School Shabana Dalvi

Std 7-8 Sajid Bahoor

Std. 5-6 Javed Nathekar, Irfan Khares and Wasim Sayed

Std 3-4 Farhana Bagdadi, Zaheer Nathekar and Azim Khmbiye

Std. 1-2 Rameez Samnakay, Suhail Parkar and Sammer Kadri

Nursery : Faraz Parkar Adil Sangrar and Shazma Mukri.

News From Sheikh Ismail, NAIROBI

OBITUARY

Mr. Satyajit Ray, noted film - maker, aged 70 died on Thursday, April23 , at Calcutta. He was conferred the Bharat Ratna and received the Oscar award for his lifetime contribution.

Mr. Bashir Khan, husband of Atiya and father of Aarif , Seema and Heena and son in law of late Mohammed Sayyed Khamker died suddenly in Poona on 11. 4 . 92. Bashir Khan, is the patron of Naqshe Kokan and owner of Seemco Ball Bearing Corporation. He was a good cricketer of Poona Clube for number of years.

Judge Ishak Bahauddin Rajivate, the partron of Naqshe Kokan since its inception died on 3.3.92 on the way to Chiplun from Bombay after his teatment in Prince Aly Khan Hospital. Rajivate was a popular and well known Advocate and he was leading retired life as Ex-Judge of the Motor Accidents claims court Bombay.

Commedian Agha died on 12.4.92 at the age of 80 in Pune. He worked in the film Industry for 60 years. He started his career from the silent films. He was very friendly and popular among his friends.

Died in England Umma Salma w/o the late Abdul Rahim Haspatel of Nairobi on 12th Mach, 1992 at the age of 79, following a short illness.

MARRIAGES :

Dr. ARCHANA D/o DR. WALAME of Ratnagiri Drug Co. Married to cardiac surgeon Dr. RAHUL of Bobay Hospital on 18.4.92 in Bombay.

DR. NIAMAT D/o. BASHIR NAIK married to DR. MAQBOOL AHMED KHOT and ZUBAIR S/o. BASHIR NAIK married to Mehzabeen A. Shakoor Mulla of Karwar on 15.4.92 on KOKAN BANK TERRACE. MAZAGAON. BOMBAY.

SAIDA D/o. NOOR MOHAMMED TEMRIKAR married to IQBAL S/o. late ABBAS BAWA KHANCHE on Khanche on 12.4.92 at Noorbaug Masjid, Bombay.

شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی
گورنمنٹ منظور شدہ
ایئر کنڈیشن شوروم
ڈونگری جیل روڈ، غلام محمد بلڈنگ، ڈونگری بمبئی ۴۰۰۰۰۹
فون: ۸۶۵۸۹۷/۸۶۸۸۱۷
۸۲۳۰۹۲
خوش آمدید
خوش آمدید
۵۱ برس سے آپ کی سیوا کر رہا ہے۔ ایک بھروسے کا نام
شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی جویلرس
تجربہ کار کاریگروں کے ہاتھوں سے بنے ہوئے قدیم و جدید فیشن پر سونے کے
کے ڈی ایم کے زیورات —— عید ہو یا دیوالی، شادی ہو یا جنم دن ——
کسی بھی خوشی کے موقع پر سونے کی دنیا میں ایک ہی چمکتا ستارا
پتہ:- شاہ بھورمل جویلرس
گورنمنٹ منظور شدہ
ایئر کنڈیشن شوروم
ڈونگری جیل روڈ، مرچنٹ بلڈنگ، دوکان نمبر ۲، بمبئی ۴۰۰۰۰۹
مزید پیش کش
ہمارے یہاں سے خریدے ہوئے (کے۔ ڈی۔ ایم) K.D.M. کے زیورات آپ جب بھی
بیچنا چاہیں ہم بازار کی قیمت پر واپس لیتے ہیں:۔

اشاعت کا ۳۰ واں سال

ماہنامہ نقش کوکن بمبئی

اردو / انگلش

رکن انڈین لنگویجز نیوز پیپرس ایسوسی ایشن

جلد نمبر ۳۰ ... شمارہ ۶ ... جون سنہ ۱۹۹۲ء

مدیر: ڈاکٹر عبد الکریم نائیک

معاون مدیر: فقیر محمد مستری / مبارک کاپڑی

ملکیت: نقش کوکن پبلیکیشن ٹرسٹ (رجسٹرڈ نمبر E 3006)

سالانہ: ساٹھ روپے - تاحیات: چھ سو روپے

خط و کتابت اور ترسیل زر کا پتہ: نقش کوکن ۵۶ ٹنٹانڈیل اسٹریٹ (نارتھ) ڈونگری، بمبئی ۴۰۰۰۰۹ فون: ۸۶۴۹۶۸

مقام طباعت: برہانی پرنٹرس، بائیکلہ، بمبئی ۴۰۰۰۲۷

پرنٹر پبلشر: ڈاکٹر عبد الکریم نائیک

تاریخ اشاعت: یکم جون ۱۹۹۲ء

کتابت: شبیر احمد، ابرار احمد، زبیر احمد

اس ماہ کے

نقوش

انسان کي زندگي ميں هر
طرح کے دور آتے هيں. خوشي
کے بهي، رنج کے بهي. خوشي کے
موقع پر تقريبات هوتي هيں.
شادي بياه، عقيقه، ختنه،
بسم الله، ختم قرآن، امتحان
ميں کاميابي، بيرون ملک
روانگي، وطن ميں آمد،
حج وزيارت ... ان سب سے
يادیں جڑي هوتي هيں.
اور هر ياد کے ساتھ کسي
مٹهائي کي ياد وابسته هوتي
هے. رنج کے موقع پر سوگ
هوتا هے، وفات، چهلم، فاتحه،
قرآن خواني ... ان سب سے
يادیں جڑي هوتي هيں اور
هر ياد کے ساتھ کسي مٹهائي
کي ياد وابسته هوتي هے.
ايک موسم آتا هے، دوسرا
جاتا هے: باراں، گرما، خزاں،
سرما، بهار. ان سب سے يادیں
جڑي هوتي هيں اور ياد کے
ساتھ کسي مٹهائي کي ياد وابسته
هوتي هے. تہواروں کا دور
مدام چلتا هے: عيد، بقرعيد
محرم، شب برات، ميلاد النبي،
ماہ رمضان ... ان سب سے
يادیں جڑي هوتي هيں اور
هر ياد کے ساتھ کسي مٹهائي
کي ياد وابسته هوتي هے.
بهائي کي شادي ميں تو
تمام طرح کي مٹهائياں تهيں.
دوست کے هني مون پر
افلاطون. قرآن خواني ميں
نان خطائي. باراں ميں برفي،
سرما ميں گاجر کا حلوه.
رمضان ميں مالپوه. عيد
ميں شير خرما.

اور هر مٹهائي سے لطف اندوز
هونے کے بعد سوال پوچها
جاتا هے که "بهائي مٹهائي
کهاں سے خريدي؟" تو
سليمان مٹهائي والے کا نام
بے ساخته زبان پر آجاتا هے.
يعني هر مٹهائي کے ساتھ سليمان
مٹهائي والے کي ياد جڑي هوتي
هے. اسي لئے جب کبهي مٹهائي
کا ذکر چهڑتا هے، سليمان
مٹهائي والے کي بات هوتي هے.
سليمان مٹهائي والے همه اقسام
همه اصناف، همه رنگ، همه
اشکال، همه اجناس اور همه
مواقع مٹهائياں بناتے هيں.

آئيے، اپني يادوں کي ياد ميں
کوئي مٹهائي نوش جان
فرمائيے.

جب کبهی
مٹهائی کا ذکر چهڑتا هے
سليمان مٹهائی والے کی بات هوتی هے

سليمان مٹهائی والے

شاهوں کے شايان شان مٹهائياں بنانے والے

مينارہ مسجد

۳۱ ايف / حجی محمد علی روڈ، بمبئی ۴۰۰۰۰۳

فون ۸۵۵۵۸۵۸۱ / ۸۵۵۳۲۲۳۳

ذکر و فکر

مولانا وحید الدین خان

امامت کا مسئلہ

ایک صاحب اپنی بستی کی مسجد کے امام کیخلاف زبردست مہم چلائے ہوئے تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ یہ امام بدعتی ہے اسلئے اس کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ وہ صاحب اپنی تمام کوشش کے باوجود امام کو مسجد سے ہٹانے میں کامیاب نہیں ہوئے۔ اس کے بجائے جو ہوا وہ صرف یہ تھا کہ بستی کے مسلمان دو گروہوں میں بٹ گئے۔ بستی میں مسجد کی رحمتیں اور برکتیں تو نہیں پھیلیں، البتہ پوری بستی نفرت اور اختلاف اور تشدد کا اکھاڑا بن گئی۔ ایک مثبت عمل منفی نتیجہ پیدا کرنے کا سبب بن گیا۔

ان صاحب سے میری ملاقات ہوئی تو میں نے کہا کہ آپ یہ مسئلہ کیوں کھڑا کئے ہوئے ہیں کہ امام کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ جبکہ حدیث میں آیا ہے کہ صلّو خلف کل بر و فاجر (ہر نیک اور بد کے پیچھے نماز پڑھو) میں نے کہا کہ امامت تنظیم کیلئے ہوتی ہے۔ ورنہ نماز کا تعلق آدمی کی اپنی نیت سے ہے۔ جیسی آپ کی نیت ہوگی ویسی ہی آپ کی نماز ہوگی۔ آپکو چاہیئے کہ اپنے اخلاص کو ٹٹولیں نہ کہ امام کی برائیوں کو

انھوں نے کہا کہ آپ عالم ہو کر غلط مسئلہ بتا رہے ہیں، اسمیں فاجر کے پیچھے نماز پڑھنے کی اجازت ہے، مگر بدعتی کا معاملہ اس سے الگ ہے۔ کیونکہ بدعتی کے پیچھے نماز پڑھنے سے منع کیا گیا ہے۔ چنانچہ دوسری حدیث میں ہے کہ لا تصلوا خلف محدث (بدعتی شخص کے پیچھے نماز نہ پڑھو)

میں نے کہا کہ کسی حدیث کو سمجھنے کیلئے صرف اس کے الفاظ جاننا کافی نہیں۔ اسی کے ساتھ تفقہ بھی انتہائی طور پر ضروری ہے۔ یہ صحیح ہے کہ دوسری روایت میں بدعتی کے پیچھے نماز پڑھنے سے منع

کیا گیا ہے۔ مگر آپ کے حالات بتاتے ہیں کہ آپ کیلئے بدعتی اور متبع سنت کے درمیان انتخاب کا موقع نہ تھا، بلکہ آپ کو بدعتی امام اور مسلمانوں کے باہمی جدال و قتال کے درمیان انتخاب کرنا تھا۔ اور جب حالات کی نوعیت یہ ہو تو بدعتی امام کو برداشت کیا جائے گا تاکہ مسلمانوں کو باہمی اختلاف کے شدید تر فتنہ سے بچایا جاسکے۔

انسان درکار ہیں

ستمبر ۱۹۸۹ کا واقعہ ہے۔ ایک بیرونی سفر کے دوران میری ملاقات کچھ عرب نوجوانوں سے ہوئی۔ مجلس میں الجزائر کے ایک نوجوان تھے۔ وہ پہلے اخوانی طرز فکر سے متاثر تھے، اس کے بعد انہوں نے راقم الحروف کی تحریریں پڑھیں۔ گفتگو کے دوران انہوں نے کہا کہ آپکی باتوں سے مجھے اتفاق ہے۔ مگر میری سمجھ میں ابتک یہ نہ آسکا کہ آپکا عملی پروگرام کیا ہے؟ —— مذکورہ نوجوان کی بات سن کر میں نے کہا: برنامجنا هو اعداد المبرمجين (ہمارا پروگرام یہ ہے کہ پروگرام بنانیوالے انسان تیار کریں) الرسالہ، فروری ۱۹۹۰، صفحہ ۴

موجودہ زمانہ اسلام کے احیاء کا زمانہ ہے۔ اسلام کا احیاء ایک بیحد سنجیدہ اور بیحد دور رس کام ہے۔ یہ کام دھواں دھار جلسوں اور پرشور اقدامات کے ذریعہ نہیں کیا جاسکتا۔ اس کیلئے سب سے پہلے افراد کار مطلوب ہیں۔ اس کیلئے ایسے باشعور افراد کی ضرورت ہے جو خود اپنی ذات میں پروگرام ساز ہوں جو اپنے حالات کو سمجھ کر خود کام کا منصوبہ بنائیں۔ جبتک ایسے افراد تیار نہ ہو جائیں عملی پروگرام یا عملی اقدام کی حیثیت بے فائدہ چھلانگ کے سوا اور کچھ نہیں۔

سطحی لوگ مظاہرہ کو کام سمجھتے ہیں۔ اس لئے جب بھی کوئی شخص مظاہراتی ہنگامے کرتا ہے تو لوگ سمجھ لیتے ہیں کہ وہ کام کر رہا ہے حالانکہ اس کا کوئی حقیقی نتیجہ برآمد ہونیوالا نہیں۔ زندگی میں اصل اہمیت افراد کی ہوتی ہے۔ اس لئے اصل کام یہ ہے کہ افراد تیار کئے جائیں، جو یہ صلاحیت رکھتے ہوں کہ حالات کے مطابق خود صحیح فیصلہ لیں اور اس کو بروئے کار لانے کی تدبیر اختیار کریں ——..

عید الاضحیٰ

اسلامی شریعت میں سال کے اندر دو تیوہار مقرر کیے گئے ہیں۔ ایک عید الفطر، دوسرے عید الاضحیٰ۔ اصل اسلامی تیوہار یہی دو ہیں۔ ان کے علاوہ اور جو تیوہار مسلمانوں میں رائج ہیں اور جن کو وہ مختلف تاریخوں میں مناتے ہیں، وہ سب مسلمانوں کے اپنے قومی رواج ہیں۔ ان کا اسلام کی اصل تعلیمات سے کوئی تعلق نہیں۔

عید الفطر کا تیوہار روزہ کا مہینہ ختم ہونے کے فوراً بعد شوال کی پہلی تاریخ کو منایا جاتا ہے اس کا مطلب ہے افطار کی عید۔ یعنی مہینہ بھر کا روزہ رکھنے کے بعد کھانے پینے کی عید۔ اس دن روزہ رکھنا حرام ہے۔ مسلمان اس دن شکرانہ کی دو رکعت نماز پڑھتے ہیں۔ آپس میں مل کر خوشی مناتے ہیں۔ کھانے پینے اور ملنے جلنے کے پروگرام کرتے ہیں۔

عید الاضحیٰ کا مطلب ہے قربانی کی عید۔ عوام میں اس دوسری عید کو بقرعید کہا جاتا ہے۔ مگر یہ نام غلط ہے اس تیوہار کا نام بقرعید نہیں ہے۔ اس کا صحیح اسلامی نام عید الاضحیٰ ہے۔ اس کا مطلب ہے قربانی کی عید۔ یہ دوسری عید قمری سال کے آخری مہینہ میں ذوالحجہ کی دس تاریخ کو منائی جاتی ہے اس دن مسلمان دو رکعت اجتماعی نماز پڑھتے ہیں۔ قربانی کرتے ہیں اور کھاتے کھلاتے ہیں۔ اور اللہ کی بڑائی کا چرچا کرتے ہیں۔

اسلامی اصول کے مطابق، ان دونوں تیوہاروں میں سے کوئی بھی تیوہار کھیل تماشے یا قومی ہنگاموں کے لئے نہیں ہے۔ بلکہ دونوں تیوہار انتہائی سنجیدہ عمل کی یاد دہانی کے لئے ہیں۔ رمضان کا مہینہ صبر اور برداشت کی تربیت کا مہینہ ہے۔ اس پر مشقت تربیتی کورس سے گزرنے کے بعد عید الفطر آتی ہے جو گویا اس بات کی خوشی کے لئے ہے کہ مسلمانوں نے صبر و برداشت کی تربیت کا مہینہ کامیابی کے ساتھ گزار دیا۔ عید الفطر کا دن صابرانہ زندگی گزارنے کے عہد کا دن ہے نہ کہ بے صبری کے مظاہرے کرنے کا دن۔

عید الاضحیٰ کا معاملہ بھی یہی ہے۔ عید الاضحیٰ دراصل قربانی کا سبق ہے۔ یہ عید مسلمانوں کو یہ بتاتی ہے کہ تمہیں زندگی کے امتحان میں اپنی ذات کی قربانی کا ثبوت دینا ہوگا۔ قربانی کے بغیر تم اپنی زندگی ذمہ داریوں کو صحیح طور پر ادا نہیں کر سکتے۔ قربانی کے بغیر تم اللہ کے مطلوب بندے نہیں بن سکتے۔

عید الاضحیٰ یا عید قرباں حضرت ابراہیم کی زندگی کی یادگار ہے۔ وہ آپ کے ایک تاریخی عمل کی علامتی یاد دہانی کے طور پر منایا جاتا ہے۔ عید الاضحیٰ کی حقیقت کو سمجھنے کے لئے حضرت ابراہیم کی زندگی کا مطالعہ کرنا چاہئے حضرت ابراہیم نے وہ عمل آخری مثالی صورت میں کیا جس کو اپنی زندگی میں دہرانے کا عہد عید الاضحیٰ کے دن ہر سال کیا جاتا ہے۔

حضرت ابراہیم ایک پیغمبر تھے۔ وہ چار ہزار سال پہلے عراق میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے لوگوں کو خدا پرستی اور انسانیت کی طرف پکارا۔ مگر آپ کے بھتیجے کے سوا کسی نے آپ کی بات نہ مانی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ تمدن کی مصنوعی زندگی نے لوگوں سے فطری انسانی اوصاف چھین لئے تھے لوگ سطحی باتوں میں مشغول ہو گئے تھے اور گہری باتوں سے انھیں کوئی دلچسپی باقی نہیں رہی تھی۔

اس وقت اللہ کی ہدایت پر حضرت ابراہیم نے ایک نئی نسل تیار کرنے کا منصوبہ بنایا۔ آپ نے اپنے بیٹے اسماعیل کو عرب کے صحرا میں لے جاکر بسا دیا۔ وہاں اس وقت انسانی آبادی نہ تھی۔ ہر طرف صرف فطرت کا سادہ ماحول تھا۔ پہاڑ، صحرا، کھلے میدان، سورج، چاند، آسمان

رات اور دن بس اسی قسم کے فطری مناظر تھے جن
کے درمیان اسماعیل کو اور ان کی اولاد کو رہنا پڑا۔
اس صحرائی زندگی میں رہنا اپنے آپ کو ذبح کرنے
کرنے کے ہم معنی تھا گویا کہ اس وقت وہاں ہر طرف
موت کا منظر تھا۔ وہاں اس وقت زندگی کا کوئی سامان
موجود نہ تھا۔ حضرت ابراہیم نے بے آب وگیاہ صحرا میں
اس طرح بسا کر اپنے بیٹے کو ذبح کیا۔ وہاں کے مشکل
ترین ماحول میں دو ہزار سال تک توالد وتناسل کا سلسلہ
جاری رہا۔ یہاں تک کہ ایک نئی نسل بن کر تیار ہو گئی جس
کو تاریخ میں بنو اسمٰعیل کہا جاتا ہے۔ یہ نسل تمدن سے کٹ
کر خاص فطرت کے ماحول میں تیار ہوئی تھی۔

بنو اسماعیل اس زمانہ میں بالکل نئے قسم کے انسان
تھے۔ مورخین کے بیان کے مطابق ان میں سے ہر شخص گویا
ہیرو تھا۔ ان کے اندر تمام فطری انسانی اوصاف پوری طرح
زندہ تھے، وہ سچ بولتے تھے، وہ جھوٹ بولنا نہیں جانتے
وہ وعدہ پورا کرتے تھے، وعدہ خلافی ان کے لئے ناقابل
تصور چیز تھی۔ وہ فیاض تھے، بخیلی کو وہ سخت ناپسند کرتے
تھے۔ وہ کمزور کی مدد کرتے تھے، کمزور کو ستانا یا لوٹنا ان
کے نزدیک بہت بڑا جرم تھا۔ وہ جو کچھ کہتے وہی کرتے اور
وہی کرتے جو انہوں نے اپنی زبان سے کہا ہے۔

یہی وہ اعلیٰ انسانی گروہ تھا جس نے بعد کو پیغمبر اسلام
کا ساتھ دیا۔ اسی سے وہ انسانی ٹیم بنی جس نے دنیا میں
پہلی بار آزادی اور مساوات کا انقلاب برپا کر دیا۔ سوامی
دیویکانند نے اپنے لیٹرز میں لکھا ہے انسانی برابری
کا نظام اگر کبھی قابل لحاظ درجہ میں کسی مذہب نے قائم
کیا ہے تو وہ اسلام اور صرف اسلام ہے:

اسلام نے انسانی مساوات کا جو نظام اپنے دور
اول میں قائم کیا۔ وہ اس نے اسی مذکورہ نسل کے
ذریعہ قائم کیا جو عرب کے صحرا میں عظیم الشان قربانی
کے ذریعہ تیار کی گئی تھی۔ اس کے اندر فطری انسانی اوصاف
زندہ تھے، اسی لئے وہ اس قابل بنے کہ وہ اعلیٰ مقصد
کو اپنائے اور قربانی دے کر اس کو عملاً قائم کرے۔ یہ
تاریخی کارنامہ ایک عظیم قربانی کا کرشمہ تھا۔

عیدالاضحی کے موقع پر جانور کی جو قربانی کی جاتی
ہے، وہ مذکورہ ابراہیمی واقعہ کی یادگار ہے۔ حضرت
ابراہیم نے ایک نئی جاندار نسل تیار کرنے کے لئے اپنے
بیٹے کو قربان کیا۔ عیدالاضحی کا دن اسی قربانی کی یاد دلاتا ہے
عیدالاضحی کا دن بتاتا ہے کہ زندگی میں کوئی بڑا کام قربانی
کے بغیر نہیں ہوسکتا۔ ایک نسل تیار کرنا۔ ایک سماج بنانا۔
ایک ملک کو آگے بڑھانا۔ ہر کام اس انجام پاتا ہے جب کہ
کچھ لوگ اس کو اس طرح اپنا مقصد بنائیں کہ اس کے لئے
وہ ہر قربانی دینے پر آمادہ ہو جائیں۔

عیدالاضحی کے موقع پر جانور کا ذبح کرنا اسی ذاتی
قربانی کا فدیہ ہے۔ اصل قربانی تو اپنی ذات کی ہے عیدالاضحی
کے دن جو جانور ذبح کیا جاتا ہے وہ ذاتی قربانی کی علامت
ہے۔ وہ ذاتی قربانی کا عملی یا علامتی عہد ہے۔ چنانچہ قربانی
کرنے والا اگرچہ بظاہر جانور ذبح کر رہا ہوتا ہے مگر اس
وقت وہ اپنی زبان سے جو دعا پڑھتا ہے اس کے
الفاظ یہ ہوتے ہیں

" بے شک میری عبادت اور میری قربانی اور
میرا مرنا اور میرا جینا سب کا سب اللہ رب
العالمین کے لئے ہے۔ خدایا تجھی نے دیا ہے
اور تجھی کو میں لوٹاتا ہوں۔"

جانوری قربانی دراصل ذاتی قربانی کا سبق ہے۔ یہ
ذاتی قربانی حضرت ابراہیم نے ایک خاص صورت میں
دی۔ حالات کے اعتبار سے وہ مختلف صورتوں میں ہر
زمانہ میں مطلوب ہوتی ہے۔ کبھی ایک لیڈر کو قوم کی ترقی
کی خاطر ذاتی مقبولیت کو قربان کرنا ہوتا ہے۔ کبھی کچھ افراد
کو سماج کی مجموعی بہتری کے لئے ذاتی تقاضوں کو دبانا پڑتا
ہے۔ کبھی کسی قوم کی حال کی نسل کو قربان ہونا پڑتا ہے

تاکہ اس کی مستقبل کی نسل کامیابی کی منزل تک پہنچ سکے
کبھی ایک گروہ کو اپنی خوشیوں سے محروم ہونا پڑتا ہے تاکہ
وسیع تر انسانیت کو خوشیوں کی نعمت مل سکے۔

عیدالاضحیٰ کا پیغام یہ ہے کہ ...... قربانی کے
لیے تیار رہو۔ جب کبھی کسی بڑے مقصد کے لئے اپنے
آپ کو قربان کرنے کا موقع آئے تو فوراً اپنے آپ کو اس
کے لئے قربان کردو۔ جس طرح آج تم نے ایک جانور
کو قربان کیا ہے۔ جانور کی قربانی حقیقۃً ذاتی قربانی کا
ایک مقدس عہد ہے۔ اور اللہ کے یہاں قربانی دینے والا
وہ ہے جو اپنے اس عہد کو اپنی زندگی میں پورا کر دکھائے۔

عیدالاضحیٰ دراصل حج کی عظیم عبادت کا ایک جزء ہے۔
حج کی صورت میں ہر سال جو مراسم عرب میں ادا کئے جاتے
ہیں وہ سب کے سب حضرت ابراہیمؑ کی تاریخ کا علامتی اعادہ
ہیں۔ حضرت ابراہیم کو ایک خدا پرستانہ انقلاب لانا تھا۔ اس
نے انہوں نے اپنا سب کچھ اللہ کی راہ میں دے دیا۔ اس
عمل کے دوران ان پر یا ان کے اہل خانہ پر جو احوال
گزرے۔ انہیں کو حاجی دہراتا ہے۔ حج دراصل حضرت ابراہیمؑ
کے حقیقی واقعات کا علامتی اعادہ ہے۔

اسی حج کے عمل کا ایک جزء نماز اور قربانی ہے جس
کو انہیں دنوں میں ساری دنیا کے مسلمان مناتے ہیں۔
معروف حج بڑا حج ہے اور عیدالاضحیٰ گویا چھوٹا حج۔

سیاست اور تعلیم

سیاست ایک پہاڑی، برساتی نالا ہے تنا فانا
چڑھتا ہے اور دیکھتے ہی دیکھتے اتر جاتا ہے۔
تعلیمی کام ایک دھیمے دھیمے بہنے والا میدانی
دریا ہے جو برسات ہی میں نہیں بلکہ گرمی میں بھی پہاڑوں
کے برف جیسے دل کو پگھلا کر اپنی روانی کا سامان پیدا کرتا
ہے۔

(ڈاکٹر ذاکر حسین)

اسلامی تہوار

از :- عبد الغفور کاسو
۱۶ اجنکیا تارا - سیکٹر ۲ واشی نئی ممبئی ۴۰۰۷۰۳

عیدین اسلام میں دو بڑے تہوار ہیں، عید الفطر رمضان المبارک کے اختتام اور صیام وصلوٰۃ التراویح کی ادائیگی کے بعد ایک روحانی خوشی کا اظہار ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے انعام واکرام بھی۔

تراویح راحت سے ہے اور صلوٰۃ التراویح یعنی راحت کی نماز مگر وہ اس رفتار سے ادا کیجاتی ہے کہ لفظ تراویح ساقط ہو جاتا ہے۔ بیس رکعت نماز تراویح میں قرآن شریف کا تقریباً سوا جزء پڑھا جاتا ہے۔ ایک عقیدے کے مطابق رمضان کی ستائیسویں شب میں قرآن کریم مکمل ہونا چاہیئے۔ یہ عقیدہ فرضی ہے۔ اور عرب ممالک کے سوا عجم کے اکثر ملکوں میں یہی دستور رائج ہے۔

ستائیسویں شب میں قرآن مکمل کرنے کی غرض سے عروس البلاد ممبئی کے حفاظ صاحبان اس طرح تلاوت فرماتے ہیں کہ گویا قرآن اور اللہ تعالیٰ پر احسان فرما رہے ہیں، جبکہ اللہ رب العالمین نے صاف صاف پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ بعض حافظ صاحبان کی رفتار اتنی تیز ہوتی ہے کہ آخر میں يَعْلَمُوْنَ اور تَعْلَمُوْنَ جیسی آوازیں ایک جیسی سنی جاتی ہیں۔ دیگر آیات کے تلفظ بھی اتنے صاف نہیں ہوتے کہ عام انسان سمجھ سکے ــــــ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ آٹھ رکعت ہی پڑھتے تھے۔ (حدیث بخاری) اس حدیث کو مدنظر رکھتے خلیج العرب کی اکثر مساجد میں آٹھ رکعت تراویح اور صاف صاف قرآن کی تلاوت ایک گھنٹے کے عرصہ میں کیجاتی ہے۔

اس لئے رمضان المبارک کی راتوں میں نماز عشاء کے بعد آٹھ رکعت تراویح اور تین رکعت وتر مجموعہ گیارہ رکعت ہو جاتا ہے۔ جب امام المرسلین گیارہ رکعت ادا کرتے تھے پھر ہمیں رسول ﷺ کی سنت پر عمل پیرا ہونے سے کس نے روکے رکھا ہے؟ اگر ۲۰ رکعت تراویح ادا کرنی ہی ہو تو ممانعت نہیں ہے، مگر وقت کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔ حرم مکی میں بیس رکعت ادا کیجاتی ہیں۔ اس میں دو گھنٹے صرف ہوتے ہیں۔ کیا ہمارے پاس اس شہر میں جہاں اکثریت ملازمین کی ہے، دو گھنٹے قیام کر سکتے ہیں؟ علماءِ ہند ایک علمی مستقر پر آجائیں اور اس مسئلہ کو سنجیدگی سے سوچیں ورنہ تجارتی طور پر نماز سے فارغ ہونا مناسب نہیں ہے۔

اسلام کا دوسرا بڑا تہوار: عید الاضحیٰ ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کو منایا جاتا ہے۔ اس کا تعلق سرزمین مکہ اور اس کے گرد و نواح سے ہے۔ خاص کر مقام منیٰ اور میدان عرفات۔ ذی الحجہ کی نویں تاریخ کو وقوف عرفات ہوتا ہے اس روز اللہ تعالیٰ سب کی بخشش فرماتے ہیں اور دوسرے روز عید منائی جاتی ہے جس میں ذبیحہ عظیم کا اعادہ کیا جاتا ہے۔ ان سب چیزوں کا تعلق سرزمین مکہ سے ہے جسے ام القریٰ بھی کہا جاتا ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ ہم جو عید الاضحیٰ مناتے ہیں۔

وہ کس عرفات کیلئے؟ کیونکہ ہماری تقویم کیمطابق جب سعودی
میں یوم عرفات ہوتا ہے تو ہندوستان میں ۸ ذی الحجہ ہوتی
ہے۔ اس لحاظ سے یہ واقعات کی عید ہوتی ہے۔
ہماری رائے میں ذی الحجہ کے دس دنوں کیلئے اگر ہم اپنی
تقویم بھول جائیں تو کوئی بھی حرج نہ[illegible] ہے۔ ان واقعات
اور مقامات میں ایکسانیت لانے کیلئے کم از کم عید الاضحیٰ سعودی
کے ساتھ منائی جائے۔
اسی طرح رمضان المبارک کی ستائیسویں شب کو
… لَیْلَۃُ الْقَدْرِ … سو[illegible] کیا گیا ہے اور احادیث
میں … بھی ہے۔ تو اس … ت میں … مشغول عبادت
لازم …
ہم … یہاں ستائیسویں شب میں رات گزاری کے
بعد عبادت میں ایک تخفیف سی آجاتی ہے۔
اس مضمون کے اختتام کے قبل ہم یہ بات واضح کردینا
مناسب سمجھتے ہیں۔ ہندپاک کے مسلمان نصف شعبان کی
شب میں رات گزاری کرتے ہیں اور سارا شعبان بغیر
عبادت کے۔ صرف نصف شعبان میں شب گزاری اور
عبادت کسی بھی مستند حدیث سے ثابت نہیں۔ صحاح ستہ
سے بھی یہ بات ثابت نہیں ہے۔
جب آتش پرست اسلام میں داخل ہوئے یا انکو ہونا پڑا۔
تو اپنے دل میں آگ کی عبادت لئے رہے مگر اسلامی غلبہ
کی وجہ سے یہ بات ظاہر نہ ہونے دی اور نصف شعبان
کا بہانہ لے کر پٹاخے اور دیگر رسومات جاری کردیں۔
جن کا احادیث سے کوئی تعلق نہیں ۔۔۔۔۔

… دخیال وضبط وغم صبر و رضا تہس نہس
بسے بسے گا شہر دل اجڑا ہوا تہس نہس

سور… رخش آگئے چادر فضا کی چیر کر
فتنہ ہوا کا کر … دے ارض و سما … تہس نہس

سارے شجر کٹے ہوئے برگ و ثمر جلے ہوئے
نقش چمن تباہیاں نظم صبا تہس نہس

وہ بھی گنہ گار تھے میں بھی ولی نہ تھا مگر
یہ کس کی بددعا لگی سب ہو گیا تہس نہس

دیوار و در نہ بچ سکے اب اپنے جسم و جان کے
دل کو فراز کر گیا اک زلزلہ تہس نہس

…ارا زمین کے کا ہوائی غلاف اوزون اور فریون گیس
کی وجہ سے پھٹ چکا ہے۔

کوکن میں چار دن

ڈاکٹر حامد اللہ ندوی

میرے ایک دوست ہیں تاج الدین سانگے، اچھے شاعر ہیں، نوا لکھنوی کے شاگرد ہیں اور خطیب شہابی کے نام سے مشہور ہیں، تو ہیں وہ شری وردھن کے مگر ان کی زندگی کا بڑا حصہ ممبئی میں گزرا ہے، میونسپل اسکول میں ہیڈ ماسٹر تھے، اب ملازمت سے سبکدوش ہو چکے ہیں، نہایت نیک، نرم مزاج، درصاف گو آدمی ہیں، ایک دن میں نے باتوں باتوں میں ان سے کہہ دیا تھا کہ مجھے کوکن دیکھنے کی بڑی خواہش ہے اور انہوں نے بھی وعدہ کر لیا تھا کہ جب موقع ہاتھ آئے گا تو میں ضرور آپ کو ساتھ لے چلوں گا۔

میں تو اس بات کو بھول بھی گیا تھا مگر انہوں نے یاد رکھا، ایک دن اچانک وہ میرے گھر پر آئے اور میرے ہاتھ میں ایک دعوت نامہ تھماتے ہوئے کہا، جوئی میں میرے بڑے داماد رہتے ہیں جو میرے بھانجے بھی ہیں، ۱۷ر فروری ۲۰۱۲ء کو ان کی چھوٹی بہن شگفتہ کی شادی ہے، دولہا جونا فن سوپ رتناگری کا ہے۔ دولہن کے لوگ اپنے مہمانوں کے ساتھ جونا فن سوپ جائیں گے اور نکاح وہیں ہوگا، آمد و رفت کے لئے ایس۔ ٹی بس کا انتظام ہے، کوکن دیکھنے کا اس سے اچھا موقع پھر ہاتھ نہیں آئے گا۔ آپ بھی چلے چلیے، کوکن دیکھنے کا میں تو خواہشمند تھا ہی فوراً تیار ہو گیا

ٹکٹ پہلے سے ریزرو نہ ہو سکے اس لئے ہم دونوں ۱۵ر فروری کی صبح پانچ بجے گھر سے نکل پڑے، ممبئی سینٹرل پر بس ڈپو پہنچ کر پوچھ تاچھ کی تو معلوم ہوا کہ ٹھیک ساڑھے چھ بجے گزدوے کی ایک بس نکلنے والی ہے وہ مہاڈ ہوتی ہوئی جائے گی۔ وقت ہو چکا تھا ہم اسٹینڈ پر پہنچے تو بس نکلنے کو تیار کھڑی تھی۔ ہم فوراً اس میں سوار ہو گئے، بس ممبئی سینٹرل سے چلی تو بیچ میں تین مقامات پنویل، پین، مان گاؤں اور داس گاؤں، اور ٹھیک گیارہ بجے ہم مہاڈ میں تھے۔

جوئی مہاڈ سے دس بارہ کلو میٹر کے فاصلے پر ہے، اس کے لئے ایک اور بس کا انتظار کرنا پڑا، بس نے آتے آتے بارہ بجا دیے، نتیجہ یہ کہ ہم جوئی پہنچے تو تقریباً ایک بج چکا تھا، گھر پہنچے ہاتھ منہ دھویا، گلے ملائے اور دوپہر کا کھانا کھا کر تھوڑی دیر آرام کیا، شام ہوئی تو دوستوں اور رشتہ داروں کی آمد اور شادی کی چہل پہل شروع ہوئی بچے جوان بوڑھے سب خوش تھے، پورا گاؤں خوش تھا۔

جس شادی میں شریک ہونے کے لئے ہم جوئی گئے تھے وہ تو ۱۷ر فروری کو جمعہ کے روز تھی، اس سے پہلے اتوار کے دن خود جوئی میں ایک شادی تھی، دولہن جوئی کی تھی۔ یاسمین نام تھا اور عبدالمجید شاغل کی لڑکی تھی، دولہا کا نام ظفر علی دیشمکھ تھا اور وہ کنٹیل کا تھا، جوئی اور کنٹیل میں چھ سات کلو میٹر کا فاصلہ تھا، ہم تو جوئی کے ایک گھر کے مہمان بن کر گئے تھے، وہاں پہنچ کر پورے گاؤں کے مہمان بن گئے چنانچہ ہمیں بھی اس شادی میں شریک ہونے کی دعوت مل گئی، سنیچر کی رات کو دولہن کے گھر چائے پان کی رسم تھی، گاؤں کے سبھی لوگ مدعو تھے، ایک مختصر سا جلسہ ہوا،

قاری صاحب نے نہایت خوش الحانی کے ساتھ قرآن مجید کی تلاوت کی، بچوں نے اپنی معصوم اور دل کش آواز میں کچھ نعتیں سنائیں۔ متولی صاحب نے دولہا دولہن کے رشتہ کا اعلان کیا، کچھ تقریریں کچھ دعائیں ہوئیں۔ تقریباً رات کے گیارہ بجے ہم گھر لوٹ آئے۔

دوسرے دن گیارہ بجے نکاح تھا دس بجے تک سارے مہمان ناشتہ سے فارغ ہوگئے اور دولہن کو لے کر کنیل جانے کی تیاری کرنے لگے جونی سے کنیل پہنچنے کے لئے کار اور ٹیمپو کے علاوہ اور کوئی ذریعہ نہ تھا کار تو دولہن اور اس کے قریبی رشتہ داروں کو لے کر چل دی اور ہمارے حصے میں ٹیمپو آیا، ٹیمپو ایک تھا اور مہمان زیادہ، سارے کے سارے مہمان ایک ٹیمپو میں جا نہیں جا سکتے تھے، نتیجہ یہ کہ ان مہمانوں کو کنیل پہنچانے کے لئے کئی چکر ٹیمپو کو لگانے پڑے، ہم تو مہمان خصوصی تھے، ہمارا نمبر پہلے ہی لگ گیا، جب ٹیمپو چلا تو چھوٹی بڑی پہاڑیوں کو پیچھے چھوڑتا اور ٹیلوں چٹانوں سے بچتا بچاتا چلا۔ راستے میں کئی ایک گاؤں ملے، ملکیلہ، لوئر تو ڈیل اپر تو ڈیل، نرون وغیرہ۔ جو ان پہاڑیوں کے نشیب و فراز میں آباد تھے، دور دور تک آدمی کا پتہ نہ تھا ایک ویران ویران سا جنگل تھا جو مٹی اور دھول پہنیں چادر سر پر ڈالے جلتی جلاتی دھوپ میں کھڑا تھا، کہیں کہیں سایہ والے درخت اور ہرے بھرے کھیت دکھائی دیتے، سفر تھا صرف آدھ گھنٹے کا مگر تھا سہانے خواب کی طرح دل کش اور خوشگوار

ویسے ہم دولہن کے گھر سے ناشتہ کر کے چلے تھے مگر کنیل پہنچنے پر دولہا والوں نے نان خطائی، چائے اور سیویوں سے ہماری دوبارہ خاطر کی، تقریباً ایک بجے نکاح ہوا، قاضی صاحب نے نکاح پڑھایا اور قاری صاحب نے اپنی روح پرور قرأت سے ہماری روح کو بالیدگی بخشی۔ پھر فوراً ہی کھانے کے ٹیبل لگے۔ باری باری سب نے کھانا کھایا اور ڈھائی بجے کے قریب وہاں سے دوبارہ ٹیمپو میں سوار ہو کر جونی چلے آئے۔

شام کا کھانا دولہن کے گھر تھا۔ مغرب کی نماز کے فوراً بعد ہی کھانا لگ گیا۔ مہمان آتے رہے، کھاتے رہے اور جاتے رہے یہاں تک کہ جب آخری مہمان وہاں سے نکلا تو رات کے دس بج چکے تھے اس طرح اتوار کا پورا دن نکل گیا۔ پیر کے دن صبح چار بجے جونافن سوپ کے لئے نکلنا تھا، صرف چار پانچ گھنٹے باقی رہ گئے تھے، انہیں گزارنے کے لئے ایک مشاعرہ منعقد کیا گیا۔ آس پاس کے گاؤں سے کئی شعراء آئے ہوئے تھے، کچھ مقامی تھے، محفل خوب جمی، خطیب تہامی عبدالمجید شاغل، تسنیم انصاری، ان کے ایک نوجوان اور ہونہار شاگرد اور کامل وغیرہ نے اپنا اپنا کلام سنایا، ایک سے ایک بڑھ کر تھے، پہلے جلیل قاسمی نے اور پھر انصاری نے اناؤنسر کے فرائض انجام دیئے یہ سلسلہ کافی دیر تک چلا اور اذان کے آخر ہوتے ہوتے ختم ہوا افسانہ بھی !!

صبح ٹھیک چار بجے بس آئی۔ پھر دولہن، دولہن کے قریبی رشتہ دار اور سارے مہمان ایک ایک کر کے بس میں سوار ہوئے اور بس رتناگری کے لئے روانہ ہوگئی راستہ میں صرف کھیڈ اور چپلون میں تھوڑی تھوڑی دیر کے لئے رکے اور پھر صبح کی ٹھنڈی ہوا کھاتے راستہ کے دل کش نظاروں کا لطف اٹھاتے اونچے نیچے راستوں سے گزرتے اور گھاٹیوں کو عبور کرتے ہم بارہ بجے رتناگری میں داخل ہوئے تھوڑی دیر بعد جونافن سوپ ہمارے سامنے تھا۔ لیکن وہاں شادی کی خوشی کی بجائے ایک عجیب سی افسردگی چھائی ہوئی تھی۔ ہر شخص کچھ پریشان پریشان سا لگتا تھا۔ معلوم ہوتا تھا کہ یہاں سب کچھ ٹھیک نہیں ہے۔

دراصل اس گھر میں ایک چھوڑ دو بھائیوں کی شادیاں تھیں۔ فاروق سوبیکر اور اقبال سوبیکر کی، فاروق سوبیکر بڑے بھائی تھے اور ان کا نکاح ۱۶ ر فروری ۹۲ء کو جنجیرہ

میں قاضی احمد کی صاحبزادی شاہدہ کے ساتھ مقرر تھی اور چھوٹے بھائی اقبال سوپیکر کا نکاح ۱۷ فروری کو فن سوپ میں عباس یوسف پلوکر مرحوم کی صاحبزادی اور نظر احمد پلوکر کی چھوٹی بہن شگفتہ کے ساتھ مقرر تھی اور ہم اسی دوسری شادی میں شرکت کے لئے جوئی سے دلہن کے ساتھ یہاں آئے تھے یہاں آکر پتہ چلا کہ فاروق سوپیکر شادی سے پہلے ہی جنجیرہ جاتے ہوئے کار کے حادثہ کا شکار ہو گئے انہیں زخمی حالت میں بمبئی ہسپتال پہنچا یا گیا ہے ان کی اصلی حالت کا کسی کو ٹھیک سے علم نہ تھا سب فکرمند تھے اقبال بھی اپنی شادی کے لئے تیار نہ تھے مگر چونکہ سارے انتظامات ہو چکے تھے، دولہن والوں کے علاوہ مقامی مہمان بھی سینکڑوں کی تعداد میں شادی میں شرکت کے لئے آچکے تھے اس لئے دولہا کے قریبی رشتہ داروں نے نکاح کو روکنا مناسب نہ سمجھا، تقریباً دو بجے دولہا کو نہایت سادہ کپڑوں میں منڈپ میں لایا گیا۔ قاضی صاحب نے نکاح خوانی رسم ادا کی اور قاری صاحب نے تلاوت کلام پاک سے فضاؤں میں نور پھیلایا۔ دعا ہوئی اور پھر مہمان کھانے سے فارغ ہو کر اپنے اپنے گھروں کو چل دئے۔

ہم جوئی سے آئے تھے ہمیں دولہا دولہن کو ساتھ لے کر جوئی لوٹنا تھا۔ ہم رکے رہے چار بجے، پانچ بجے چھ بجے مگر دولہا دولہن تھے کہ گھر سے نکل نہیں رہے تھے آخر شام کے ساڑھے چھ بجے کے قریب بمبئی سے فون آیا کہ فاروق ٹھیک ہیں، صرف سر میں تھوڑی سی چوٹ آئی ہے، فکر کی کوئی بات نہیں، لوگوں کی جان میں جان آئی۔ سب نے اطمینان کا سانس لیا۔ اور پھر اقبال اور شگفتہ کو جوئی جانے کی اجازت مل گئی۔ ہم بس میں سوار ہوئے اور دولہا دولہن الگ سے ماروتی کار میں، راستہ ساتھ ساتھ طے ہوا اور رات کے بارہ بجے ہمارا قافلہ بخیر و خوبی جوئی پہنچا۔ دولہا دولہن نے وہ رات جوئی میں گزاری، صبح ہوئی تو ناشتہ سے فارغ ہو کر دونوں بھائی کو دیکھنے کے لئے اپنی کار کے ذریعہ بمبئی کو چل دئے۔ چونکہ اب وہاں ہمارا کوئی کام نہ تھا اس لئے ہم بھی ۱۹ / ۹۲ء مارچ کی صبح کو جوئی سے بمبئی آنے والی بس کے ذریعہ بمبئی کے لئے روانہ ہو گئے ہمارے دوست تاج الدین ٹھانگے، ان کی بیوی بچے بمبئی کے کچھ اور مہمان بھی واپسی میں ہمارے ساتھ ہی تھے واپسی میں بس گوریگاؤں، امبید مان گاؤں، ناگوٹھنے اور پنویل سے گذری اور ٹھیک بارہ بجے ہم دوبارہ بمبئی میں تھے اس طرح ہمارے اس خوشگوار سفر کا جو سلسلہ سنیچر کی صبح کو شروع ہوا تھا وہ بدھ کے دن دوپہر کو اختتام کو پہنچا چار دن کا کوکن کا یہ سفر ہمارے دل میں نہ صرف خوشیوں کی ایک لہر سی چھوڑ گیا ہے بلکہ ہمارے دماغ کو بھی ایک نئے شعور سے آشنا کر گیا ہے۔

بمبئی پہنچنے کے دو دن بعد ہمیں یہ افسوسناک خبر ملی کہ فاروق سوپیکر اس حادثہ میں بہت بری طرح زخمی ہوئے تھے اور لاکھ جتن کے باوجود ڈاکٹر انہیں بچا نہ سکے، وہ اللہ کو پیارے ہو گئے۔

کوکن کے سفر سے ہمارا مقصد صرف سیر و تفریح نہ تھا بلکہ یہ بھی تھا کہ کوکن کے مسلمانوں کی سماجی، معاشی، تعلیمی اور ثقافتی زندگی کا حال خود اپنی آنکھوں سے دیکھیں چنانچہ اس چہار روزہ سفر میں ہم جہاں بھی گئے اسی نقطۂ نظر سے وہاں کے حالات کا مطالعہ کرتے رہے اور ان حالات کے پیچھے کام کرنے والے محرکات کو ڈھونڈتے رہے مگر چونکہ ہمارا زیادہ تر قیام جوئی میں رہا اور لوگوں سے ملنے ملانے اور بات چیت کرنے کے مواقع بھی زیادہ تر وہیں فراہم ہوتے تھے، اس لئے ان تاثرات کو اسی کا نتیجہ سمجھنا چاہئے مگر ساتھ ہی یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ کوکن کے دوسرے علاقوں کے مسلمانوں کے حالات اس سے کچھ زیادہ مختلف نہیں ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ ایک لمبے عرصے تک جوئی اور اس

آس پاس کے علاقوں میں [illegible] پانی نہ تھی۔ لوگ پانی
لانے کے لیے دور دور کنوؤں پر جاتے اور سرِ شام
مٹی کے دیئے جلا کر اپنے گھروں کو روشن کرتے تھے،
دور دور تک چٹیل میدان اور پہاڑوں کے علاوہ
کچھ دکھائی نہ دیتا تھا کہیں کہیں [illegible] دن بھی تو وہ بارش
کی مہربانی سے، بڑی تکلیف [illegible] زندگی تھی۔
لیکن ادھر کچھ سالوں سے پانی کے [illegible] گئے ہیں بجلی
آگئی ہے۔ سڑکیں پختہ ہوگئیں [illegible] بسیں چلنے لگی
ہیں، ان سہولتوں کی وجہ سے [illegible] یہ کہ ان بستیوں
[illegible] ہے [illegible] آبادی بھی دھیرے دھیرے
[illegible] ان ساری ترقیوں کا سہرا کچھ لوگ
[illegible] رحمن انتولے کے سر [illegible] ہیں اور کچھ ایک مقامی
شو[illegible] فیروز خان دیشمکھ [illegible] وہاں عام طور پر
دیشمکھ [illegible] کے لوگوں کو بہت با اثر سمجھا جاتا ہے کہا
جاتا ہے کہ سرکار سے جو کام عام طور پر اور لوگ کرا نہیں
پاتے وہ کرا لیتے ہیں

کوکن میں گاؤں گاؤں اردو اسکولوں کا جال پھیلا
ہوا ہے، کچھ ضلع پریشد کے زیر نگرانی چلتے ہیں اور کچھ
مقامی انجمنیں چلاتی ہیں۔ ان اسکولوں میں جو اساتذہ
کام کرتے ہیں ان میں سے بڑی تعداد کوکنی نوجوانوں کی
ہے مگر اکثریت یوپی [illegible] اساتذہ کی، ان اسکولوں کی
وجہ سے وہاں تعلیم بھی عام ہو رہی ہے اور اردو زبان کا
چلن بھی بڑھ رہا ہے۔ وہاں ہم نے دیکھا کہ ضلع پریشد
کے انتخابات کے زمانہ میں امیدواروں نے مراٹھی کے
ساتھ ساتھ اردو سے بھی کام لیا ہے وہاں ہمیں جگہ جگہ امید
واروں کے سیاسی نعرے مراٹھی اردو میں ساتھ ساتھ
لکھے ہوئے ملے۔ گھروں میں لوگ اب بھی کوکنی ہی بولتے
ہیں مگر اردو کا عمل دخل غیر شعوری طور پر اتنا بڑھ گیا ہے کہ
ایک اردو جاننے والا بڑی آسانی سے ان کی باتوں کو سمجھ
سکتا ہے اردو مشاعرے اور قوالیاں ان کی سماجی اور
ثقافتی زندگی کی جان ہیں۔

کوکن کے ہر گاؤں میں مسجد کے ساتھ ساتھ مدرسہ
بھی موجود ہے، مسجد کے میناروں سے دن میں پانچ
بار اذان کی گونج ہوتی ہے تو مدرسہ کے صحنوں سے دن میں
پانچ گھنٹے دین کی باتوں کا چرچا سنائی دیتا ہے۔ نماز کا
چلن عام ہے، ہندوؤں سے ان کے تعلقات بہت
[illegible] ہندو اپنے آپ کو مسلمان کہتے کبھی نہیں شرماتے
[illegible] کے گھروں کی [illegible] زینت خوبصورت طغرے ہیں جو
[illegible] دیوار پر نمایاں جگہ آویزاں ہیں۔ پرانی تو پرانی نئی
[illegible] میں بھی [illegible] صفائی کا احساس بڑھ رہا ہے۔ اس کی
ایک مثال خود ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھی۔ ہماری بس
جب مہاڈ [illegible] رتناگری کی طرف چلی [illegible] کا وقت
تھا تقریباً پانچ بجے وہ کسی ڈپو پر کچھ دیر کے لئے [illegible]
پڑی، بہت سے جوان اور بچے اتر کر پیشاب خانہ کی طرف
جانے لگے مجھے بھی پیشاب لگا تھا میں بھی ان کے پیچھے ہو لیا
پیشاب خانے میں دیکھا کہ ان لوگوں نے ایک لوٹا بھر پانی
دیوار پر رکھ لیا ہے۔ اور باری باری اس سے طہارت کا
کام لے رہے ہیں۔ یہ نظارہ دیکھ کر مجھے شرم سی آئی۔
کیونکہ سیر و سفر میں طہارت کا اہتمام مجھ سے ٹھیک سے
نہیں ہو پاتا۔ کہتے ہیں کہ وہاں دینی شعور کو پیدا کرنے میں تبلیغی
جماعت اور جماعت اسلامی کا بڑا ہاتھ ہے

کوکن کے لوگ کافی خوش حال ہیں، سب کے اپنے
اپنے صاف ستھرے، بڑے اور پختہ مکانات ہیں، جن لوگوں
کے پاس زمینیں ہیں وہ کھیتی باڑی بھی کرتے ہیں، نئی نسل
پڑھ لکھ کر ملازمتوں میں لگ گئی ہے اور جو ملازمت نہیں کرتے
تجارت کرکے اپنی محنت سے اپنی روزی پیدا کرتے ہیں۔
جو لوگ سالوں پہلے افریقہ اور یورپ کے مختلف علاقوں
میں جا کر بس گئے ہیں ان کا رشتہ آج بھی کوکن سے باقی
ہے اسی طرح عرب ملکوں نے تیل کی دریافت کے بعد
غیر عربوں کے لئے اپنے یہاں جو روزگار کے دروازے

کھوے ہیں اس کا بھی انہوں نے پورا پورا فائدہ اٹھایا ہے ہر گھر کے دو چار افراد ان ملکوں میں ملازمت کرتے ہیں اور اپنے گھر والوں کے لئے سہارا بنے ہوئے ہیں، روزگار کے ان سارے مواقع نے یقیناً مجموعی طور پر خوشحالی میں کافی اضافہ کیا ہے اور ان کے معیار زندگی کو بڑھایا ہے۔

ان کے گھر کشادہ اور مضبوط ہوتے ہیں مگر زیب و زینت کو لوگ کوئی اہمیت نہیں دیتے، ہر گھر کے سامنے ایک کشادہ اور ہوادار برآمدہ ہوتا ہے جس میں پلنگ یا کرسیاں بچھی رہتی ہیں، کوئی ملنے ملانے والا آئے تو اس کے لئے اسی برآمدہ کو استعمال کیا جاتا ہے، کہیں کہیں گھر کے سامنے کی مٹی کو گوبر سے لیپنے کا رواج بھی ہے جس کی سوندھی بو اس کی دیہاتی خصوصیت کو باقی رکھے ہوئے ہے۔ گھر میں ایک صاف ستھرا غسل خانہ بھی ہے جو عموماً گھر کی چہار دیواری کے باہر پچھواڑے میں گھر سے دس پندرہ قدم کے فاصلے پر ہوتا ہے، عورتوں میں پردہ کا رواج ہے مگر اتنا سخت نہیں کہ اچھی خاصی عورت چلتی پھرتی گٹھڑی معلوم ہو، وہ برقع پہنتی ہیں، زیادہ تر کالا اور صاف ستھرا اور چہرہ کھلا رکھتی ہیں، زیادہ تر لوگ گورے اور خوبصورت ہیں مگر کہیں کہیں کالی اور چلتی صورتیں بھی دکھائی پڑتی ہیں، رہن سہن باوقار ہے۔

ملاڈ بمبئی میں فائر بریگیڈ اسٹیشن کے بازو والا احاطہ جو ہوئی کالونی ایک کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی نے حکومت سے زمین کا ایک بڑا ٹکڑا خریدا ہے، جس پر بلڈنگیں، عمارتیں بننے والی ہیں اور عمارتی ساز و سامان ایک بڑی مقدار میں وہاں پہنچنا شروع ہو گیا ہے اس سامان میں بڑی بڑی اینٹیں بھی ہیں جو عام اینٹوں سے دس گنا بڑی ہیں، ہماری جب ان اینٹوں پر نظر پڑی ہمیں حیرت سی ہوئی کہ اتنی بڑی اینٹیں کیسے بنتی ہیں۔ مگر رتناگری جا کر یہ راز کھلا کہ وہ اینٹیں نہیں پتھر ہیں، خاص قسم کا پتھر، جو دور سے لال مٹی اور کنکروں کی آمیزش سے بنا ہوا اینٹ جیسا ایک بڑا ٹکڑا دکھائی پڑتا ہے یہ پتھر رتناگری اور آس پاس کے علاقوں میں بڑی مقدار میں ملتا ہے اور زیادہ تر لوگ اپنے گھروں کی دیواریں اسی سے بناتے ہیں۔

کوکن کے لوگ بڑے نرم مزاج اور مخلص ہوتے ہیں، طبیعت میں بے انتہا سادگی ہے، مہمانوں کی خاطر مدارات کا بڑا خیال رکھتے ہیں، مہمان کھاتے کھاتے تھک جاتا ہے مگر وہ کھلاتے کھلاتے نہیں تھکتے، ان کی عام غذا تو چاول، مچھلی، گوشت اور سبزی ترکاری ہوتی ہے مگر آج کل روٹی کھانے کا رواج بھی عام ہو رہا ہے۔ دعوتوں میں عام طور پر پلاؤ، قورما اور میٹھا وغیرہ ہوتا ہے مگر کچھ لوگ بریانی کا بھی اہتمام کرتے ہیں، ان کے بعض خاص کھانوں میں سروے اور شکر پارے مشہور ہیں، سروے گیہوں کے آٹے اور دودھ کی ملاوٹ سے بنتے ہیں، یہ ابتداً چھوٹے چھوٹے تنکوں جیسی ہوتی ہے پکنے کے بعد جب پلیٹوں میں سج کر مہمانوں کے سامنے آتے ہیں تو ہر پلیٹ میں ان کے نیچے ایک ابلا ہوا انڈا بھی دبا ہوتا ہے جس کا کھانے سے پہلے پتہ نہیں چلتا۔ یہ ایک میٹھا پکوان ہوتا ہے۔ شکر پارے بھی میٹھے ہوتے ہیں اور یہ دودھ، میدا، گیہوں اور ناریل وغیرہ کی آمیزش سے بنتے ہیں پکنے کے بعد انہیں برفی کی طرح کاٹ لیا جاتا ہے چونکہ سوکھا ہوتا ہے محفوظ رہتا ہے۔ خراب نہیں ہوتا، یہاں دوپہر کے کھانے کے بعد تھوڑی دیر سونا ضروری سمجھا جاتا ہے رتناگری میں بھی دولہا والوں نے دوپہر کے کھانے کے بعد سونے کا خاص طور پر بندوبست کیا تھا۔

کوکن میں پہاڑی، آم، کاجو اور کوکم کے درخت بہت ہیں، رتناگری میں ساحل سمندر اور کھاڑیوں کے کنارے کنارے ناریل کے گھنے باغات بھی قدم قدم پر نظر آتے ہیں۔ کوکن میں ہم نے جو خاص چیز دیکھی وہ کوکن ریلوے ہے، اخباروں میں کبھی کبھی اس ریلوے کے متعلق کوئی خبر آ جاتی

ہے۔ مگر اس سفر میں ہم نے پہلی بار اس کو اپنی آنکھوں سے دیکھا، اس پروجیکٹ پر بڑی تیزی سے کام ہو رہا ہے اور ریل کی پٹریاں پنویل سے واس گاؤں تک پہنچ گئی ہے جوئی اور آس پاس کے لوگ اس پروجیکٹ سے زیادہ خوش نہیں ہیں۔ کیونکہ واس گاؤں اور جوئی کے بیچ کھاڑیاں، اور پہاڑ بار حائل ہیں اور یہ پٹریاں جوئی سے نہیں گزریں گی جوئی والوں کو اس ریلوے کا فائدہ اسی وقت ہو سکتا ہے جب واس گاؤں اور جوئی کے بیچ حائل ہونے والی کھاڑی میں باقاعدہ شپ سروس شروع کر کے دونوں کو جوڑ دیا جائے۔

جب تک بات چیت نہ ہو کسی کے عیب و ہنر کا پتہ نہیں چلتا، مجھے لوگوں سے بات چیت کرنے کا موقع بھی زیادہ تر جوئی ہی میں ملا تھا۔ پتہ چلا کہ اس جنگل میں بھی شیر رہتے ہیں جہاں تک نوجوان نسل کا تعلق ہے وہ عمر اور فرق مراتب کی وجہ سے میرے زیادہ قریب نہیں آئے مگر بڑوں میں یہ بات نہ تھی، وہ ملتے اور نہایت بے تکلفی سے ملتے تھے۔ اور گھنٹوں ہماری نشستیں بھی ہوئیں ان میں سے ہر فرد اپنی ذات اور اپنے تجربات کے اعتبار سے ایک انجمن تھا اور ہر فرد کی داستان دوسرے کی داستان سے بالکل الگ تھی۔ یہاں ان افراد کا ذکر یقیناً دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔

نظیر احمد پلوکر: یہ میرے دوست تاج الدین ٹھنگے کے عزیز بھی ہیں اور داماد بھی۔ انہیں کی چھوٹی بہن شگفتہ کی شادی میں شریک ہونے کے لیے ہم ممبئی سے جوئی گئے تھے، عمر کے اعتبار سے جوان مگر تجربہ کے اعتبار سے کافی سلیقہ مند، روزگار کے سلسلہ میں کچھ سال وہ بحرین میں رہے مگر اب جوئی میں قیام ہے اور قریب کے ایک گاؤں کھیڈ میں ضیا موٹر ڈرائیونگ اسکول کے نام سے اپنا ایک ٹریننگ اسکول کھول رکھا ہے جو کامیابی سے چل رہا ہے خاموش طبیعت کے آدمی ہیں، کم بولتے ہیں مگر انتظامی صلاحیت خوب پائی ہے، شادی کا گھر، مہمانوں کی آمد و رفت اور ان کی ضروریات کا اہتمام ایک بڑا تھکا دینے والا کام ہے مگر یہ کام بڑی خاموشی اور خوش اسلوبی کے ساتھ نپٹا رہے تھے۔ ان کی پیشانی پر ایک بل نہ پڑا اور کبھی یہ ظاہر ہونے نہ دیا کہ اس ذمہ داری کی وجہ سے ان کے ذہن پر کوئی بوجھ ہے۔

عمر صاحب پلوکر: یہ نظیر احمد کے بہنوئی ہیں اور عمر میں ان سے کچھ بڑے۔ شادی کے انتظام اور مہمانوں کی خاطر داری میں انہوں نے بھی کافی اہم رول ادا کیا ایک مقامی اسکول میں بیس سال تک درس و تدریس کے فرائض انجام دینے کے بعد اپنی مرضی سے ریٹائرمنٹ لے لیا اور اب اپنا کچھ کاروبار کرتے ہیں، پہلے دن وہ زیادہ نہیں کھلے ایسا لگتا تھا کہ وہ بھی نظیر احمد کی طرح کم گو اور کم آمیز آدمی ہیں مگر بعد میں پتہ چلا کہ وہ نہ صرف بولتے ہیں بلکہ خوب بولتے ہیں۔ ان کی معلومات وسیع اور ان کی باتیں وزنی ہوتی ہیں عملی زندگی کا تجربہ اور آدمی کی پہچان بھی انہیں بہت ہے مہمانوں کا دل جوئی اور ان کی چھوٹی چھوٹی ضروریات کا خیال رکھنا کوئی ان سے سیکھے شادی کے گھر میں جہاں ہر آدمی اپنے کام میں بے حد مصروف رہتا ہے انہوں نے میرا جس خصوصیت سے ساتھ دیا اس کو میں کبھی نہیں بھولوں گا۔

علی میاں پلوکر: یہ عمر صاحب پلوکر کے چھوٹے بھائی ہیں۔ ایس۔ ٹی میں ملازم ہیں اور کھیتی باڑی کا کام بھی دیکھتے ہیں نہ صرف خود محنت کرتے ہیں بلکہ دوسروں سے کام لینے کا فن بھی انہیں خوب آتا ہے، قومی سیاست پر ان کی نظر اچھی ہے اور جب کسی سیاسی موضوع پر بولتے ہیں تو سب پر چھا جاتے ہیں۔ وہ جوئی کی مسجد کے متولی بھی ہیں رشتے ناتوں کا اعلان کرنا اور شادی بیاہ میں ضروری رسوم ادا کرنا انہیں کے ذمہ ہے، وہ جسمانی طور پر گوشت پوست کی ایک چٹان معلوم پڑتے ہیں ان میں نہ صرف بلا کی خود اعتمادی ہے بلکہ ان کی شخصیت موجود ہے،

دوسروں میں بھی خود اعتمادی پیدا کر دیتی ہے وہ سرتاسر ایک عملی انسان ہیں

عبدالرشید پوکر: یہ نظیر احمد عمر صاحب اور نذیر میاں کے چچا ہیں، اور خاندان میں سب سے بڑے ہیں۔ ایک انرجی فیکٹری میں ملازم رہے اور زندگی کا بڑا حصہ بمبئی میں گزرا جوئی بہت کم آتے جاتے تھے۔ لیکن ملازمت سے سبکدوش ہونے کے بعد جوئی ہی میں رہنے لگے ہیں ان پر دل کا دورہ بھی پڑ چکا ہے۔ اداس اداس سے رہتے ہیں مگر کبھی کبھی اپنی ملازمت کے زمانے کے کارنامے سنا کر اپنے دل کو ہلکا بھی کر لیتے ہیں۔ رشتہ داروں کو شکایت ہے کہ انہوں نے اپنے اچھے دنوں میں اپنے دوستوں رشتہ داروں کو بھی نہیں پوچھا۔ صرف اپنی بڑائی کے گن گاتے رہے۔ اب مجبور ہو گئے ہیں تو انہیں اپنے رشتہ دار یاد کرتے۔ جوئی یاد آیا۔

محی الدین دادکھے: یہ نظیر احمد کے پھوپھا ہیں ان کی زندگی کا بڑا حصہ بھی بمبئی میں گزرا ہے چونکہ تعلیم زیادہ نہ تھی اس لئے اپنے روزگار کے لئے انہیں ہر قسم کے کام کرنے پڑے۔ بمبئی کی پچیس سال کی تاریخ کا ایک ایک واقعہ انہیں اچھی طرح یاد ہے، اور وہ گفتگو میں یہ واقعات مزے لے لے کر سناتے ہیں۔ ان کے تجربات کا زیادہ حصہ ڈاکٹروں اور ڈائرکٹروں سے متعلق ہے۔ ڈاکٹروں میں وہ ڈاکٹر خواجہ کے بڑے مداح ہیں اور ان کے مریضوں کے علاج کا بڑے انہماک سے ذکر کرتے ہیں اور فلمی ڈائرکٹروں کے واقعات تو وہ ایسے بیان کرتے ہیں جیسے وہ ان کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے رہے ہوں، محبوب خان، شانتا رام، سہراب مودی، فضلی برادرس، کاردار نہ معلوم اور کتنے ڈائرکٹروں کا کچا چٹھا انہیں یاد ہے۔ ان کی ہر بات دلچسپ تھی۔ اور بولنے کا انداز بے ساختہ، مقامی لوگوں کے لئے شاید ان کی باتوں میں کوئی نیا پن نہیں تھا۔ کوئی خاص دھیان نہیں دیتا تھا۔ لیکن مجھے وہ بے حد تجربہ کار اور دلچسپ آدمی معلوم ہوئے۔

عبدالمجید شاغل: یہ شاعر بھی ہیں، ادیب بھی ہیں اور عالم بھی، ان کی زندگی کا بڑا حصہ تبلیغ کے کاموں میں گزرا ہے یا درس و تدریس میں، کسی مذہبی جماعت کے باقاعدہ رکن تو نہیں ہیں مگر انہیں جماعت اسلامی سے زیادہ لگاؤ ہے، اور اس جماعت کا تربیتی کورس بھی پورا کیا ہے، قرآن و حدیث پر ان کی نظر اچھی ہے اور ان کا دینی شعور بے حد پختہ ہے، اردو بھی وہ بڑی صاف اور شستہ بولتے ہیں۔ جوئی کے سبھی لوگ انہیں عزت و احترام کی نظر سے دیکھتے ہیں، اور ان کی باتیں دلچسپی سے سنتے ہیں، کوکنی ہونے کے باوجود ان کا رہن سہن شمالی ہند کے علماء جیسا ہے اس لئے وہ مقامی طور پر کوکن اور یوپی کے لوگوں کو باہم ملائے رکھنے میں ایک بیچ کی کڑی کا سا کام کرتے ہیں، میں جب بھی ان سے ملا ایک اپنائیت سی محسوس ہوئی۔

قاری صاحب: یہ نہ صرف قاری ہیں بلکہ دارالعلوم دیوبند کے فارغ بھی ہیں، نوجوان آدمی ہیں۔ ہیں تو یوپی کے مگر کئی سال سے کوکن ہی میں ان کا قیام ہے اور شادی بھی کوکنی لڑکی سے کی ہے، فی الحال وہ جوئی کی مسجد سے وابستہ ہیں اور جوئی کے لوگ انہیں جان سے بھی زیادہ عزیز رکھتے ہیں اور ان کا ہر جلسہ قاری صاحب کی قرأت سے شروع ہوتا ہے۔ قاری صاحب سے میری پہچان ایک منفی بات سے شروع ہوئی۔ دراصل پرسوں کی رات کو شاغل صاحب کے یہاں ان کی صاحبزادی کی شادی کے سلسلہ میں چائے پان کی ایک تقریب تھی۔ بعض دوستوں نے مجھے تقریر کرنے کے لئے کھڑا کر دیا۔ میں نے اپنی تقریر میں کوکن اور یوپی والوں کا مقابلہ کرتے ہوئے کہہ دیا کہ یوپی کے لوگ چرب زبان ہوتے ہیں دوسرے دن معلوم ہوا کہ قاری صاحب کو یہ بات ناگوار گزری۔ مجھے کسی کا دل دکھانا مقصود نہیں تھا اس لئے جب ہم شاغل

صاحب کے یہاں دوبارہ ناشتہ کے لئے جمع ہوئے تو میں خود آگے بڑھ کر ان سے ملا ہماری بات چیت کا موضوع تھا دارالعلوم دیوبند اور وہ جھگڑے جو دو ایک سال پہلے قاری طیب صاحب اور مولانا اسعد مدنی کے درمیان وقوع پذیر ہوئے۔ قاری صاحب ان جھگڑوں کے چشم دید گواہ تھے۔ انہوں نے تفصیل سے بتایا کہ سارے فساد کی جڑ یہ تھی کہ قاری طیب صاحب اپنے بعد اپنے صاحبزادہ کو دارالعلوم کی باگ ڈور سونپنا چاہتے تھے جو نہ اساتذہ کو پسند تھا نہ طلبہ کو۔

اوپر میں نے بعض شخصیات کے متعلق اپنے جو تاثرات بیان کئے وہ وہ لوگ تھے جن کے ساتھ میں نے اپنی فرصت کے لمحات گزارے، اٹھا بیٹھا۔ بات چیت کی۔ ان نشستوں میں بعض اوقات کچھ ایسے لوگوں کا بھی ذکر ہوا جو وہاں موجود نہیں تھے۔ مگر میں انہیں قریب سے جانتا تھا۔

اس سلسلہ میں پہلا نام جو جونی کے لوگوں کی زبان پر اکثر آباد وہ مولانا شوکت علی کا تھا۔ لوگ ان کا نام بڑی عزت سے لیتے تھے، چونکہ میں ان کی گفتگو کے پس منظر سے واقف نہیں تھا اس لئے اکثر خاموش رہا اور صرف ان کی باتیں غور سے سنتا رہا۔ ایک دن میں نے ٹھانگے صاحب سے پوچھا کہ یہ کون مولانا شوکت تھے جن کا ایک عربی مدرسہ کے سلسلہ میں آپ لوگ بار بار نام لے رہے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ یہ جامع مسجد بمبئی کے خطیب مولانا شوکت علی ہیں۔ شری وردھن میں ایک عربی مدرسہ قائم ہوا ہے جس کا نام ہے جامعہ حسینیہ عربیہ اس مدرسہ کی اس کی اپنی خوبصورت عمارت ہے۔ دارالاقامہ ہے، کتب خانہ ہے، اساتذہ کی رہائش گاہ ہے۔ تین سو سے زیادہ طلبہ وہاں قرآن و حدیث کی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ یہ مدرسہ پورے کوکن کے لئے ایک نشان عظمت ہے، اور اس کو مولانا شوکت علی کی سرپرستی حاصل ہے

دوسرا نام جو میں نے وہاں سنا وہ صبح امید کے ایڈیٹر عبدالحمید بوہیرے مرحوم کا تھا۔ پتہ چلا کہ وہ اکثر جونی آتے تھے، اور جونی میں ان کی کافی خاطر مدارات ہوتی۔ لیکن وہ یہاں سے جانے کے بعد صبح امید میں اپنے تاثرات شائع کرتے تو اس کا عنوان ہوتا "پھیر ہو کے آگئے"۔ ایک بار وہ جونی آئے تو شادی کا موقع تھا، وہاں ایک رسم ہے کہ شادی کے بعد جب دولہن دولہا کی پہلی دعوت ہوتی ہے تو بڑا اہتمام ہوتا ہے اور دولہا کے سامنے اور بہت سی چیزوں کے علاوہ ایک خاص "ڈش" بھی رکھی جاتی ہے جس میں اوپر سے صرف چاول ہی چاول دکھائی دیتے ہیں، مگر جب دولہا اس میں شہادت کی انگلی ڈالتا ہے تو اندر سے مسلم مرغی نکل آتی ہے، دولہا اور اس کے ساتھی بڑے شوق سے اس کو کھاتے ہیں، چونکہ بوہیرے صاحب جونی والوں کے خاص مہمان تھے، ان کو بھی اس دعوت میں شریک کر لیا گیا، لیکن اگلی بار جب وہ بمبئی لوٹے اور صبح امید میں اپنے تاثرات شائع کئے تو اس کی سرخی تھی "وہ ایک چاول سے مرغی نکل آتی"۔

ظاہر ہے کہ جب صبح امید کا نام آیا تو نقش کوکن کا ذکر چھڑنا بھی لازمی تھا۔ اور اس کی خاص وجہ یہ بھی تھی کہ ٹھانگے صاحب مقامی لوگوں سے مجھے متعارف کرانے کی غرض سے اپنے ساتھ نقش کوکن کا جنوری ۱۹۹۲ء کا شمارہ بھی لائے تھے اس میں شری وردھن کے ایک بزرگ حضرت محی الدین تاجر پر ابراہیم احمد سند ملیکر کا ایک تحقیقی مضمون شائع ہوا تھا اس مضمون میں ایک جگہ انہوں نے میری کتاب "جامع مسجد بمبئی کے اردو مخطوطات" سے بھی حوالہ کے طور پر مثنوی قصہ کلیم انسان مصنفہ محی الدین تاجر کے کچھ اشعار نقل کئے تھے۔ ٹھانگے صاحب کو جب کبھی اور جس کسی سے بھی میرا تعارف کرانا مقصود ہوتا تو وہ دو ایک تعارفی جملوں کے بعد مزید

تعارف کے لیے مذکورہ مضمون ان کے ہاتھ میں تھمادئے
ایک بار میں نے باتوں باتوں میں لوگوں سے پوچھ لیا کہ
کیا نقش کوکن یہاں آتا ہے۔ جو لوگ نقش کوکن پڑھتے تھے
وہ تو خوش ہی تھے مگر ایک صاحب ناراض سے لگتے تھے
کہنے لگے کہ نقش کوکن تو رتناگری والوں کا رسالہ ہے اس
میں رائے گڈھ والوں کی کوئی خبر نہیں ہوتی۔

مارچ ۹۲ء کی بات ہے ڈاکٹر یونس اگاسکر سے
معلوم ہوا کہ نیر دلی سے ساتھیون آئے ہوئے ہیں اور
بائیکلہ کے نگینہ ہوٹل میں ان کا قیام ہے، وہ میرے
محسن ہیں، میرا ان سے ملنا ضروری تھا۔ چنانچہ میں پروفیسر
علیم مختار سے کو ساتھ لے کر ان سے شرف نیاز حاصل کرنے
کے لیے ہوٹل پہنچا، وہاں پہلے ہی سے ان کے ایک عزیز
انجم عباسی بیٹھے ہوئے تھے دوران گفتگو میں نے ایسے
ہی ذکر کر دیا کہ جوئی میں بعض لوگوں کو شکایت ہے کہ نقش
کوکن میں زیادہ تر رتناگری اور اس کے مضافات کی،
ثقافتی و تعلیمی خبریں چھپتی ہیں۔ رائے گڈھ کے متعلق کچھ
نہیں ہوتا، انجم صاحب نے فوراً کہا کہ رائے گڈھ والوں کی
یہ شکایت درست نہیں کیونکہ کوکن کے جس علاقے سے بھی ایسی
خبریں ملتی ہیں، نقش کوکن انہیں فوراً شائع کرتا ہے۔ اب
رائے گڈھ والے اپنے علاقے کی خبریں نہیں بھیجتے تو کوئی
کیا کرے۔

مختصر یہ کہ پنجتا منگل چار دن میرے کوکن میں اچھے
گزرے، میں جہاں بھی گیا لوگوں نے میرے ساتھ اپنے
آدمیوں کا سا سلوک کیا اور ہر وقت میرا خیال رکھا۔ جب
میرا یہ خوشگوار سفر ختم ہونے آیا تو عمر صاحب مجھ سے کہنے لگے
اب آپ کی کوکن دیکھنے کی خواہش تقریباً پوری ہوگئی، تھانہ
اور کولابا تو آپ دیکھ ہی چکے ہیں اور اب اس سفر میں آپ
نے کیل سے لے کر رتناگری کے آخری سرے تک کے
اکثر مقامات بھی دیکھ لیے اور یہ علاقے رائے گڈھ، رتناگری
درسندھو درگ کے ہیں اس طرح کہنا چاہیے کہ آپ نے
پورا کوکن دیکھ لیا۔

سیر و سیاحت کو آج کی حکومتیں بڑی اہمیت دیتی ہیں۔
قرآن مجید نے بھی جگہ جگہ مسلمانوں کو دنیا کی سیر کرنے کی
تلقین کی ہے۔ مگر دونوں کا مقصد جدا ہے جب حکومتیں
سیر و سیاحت کا پرچار کرتی ہیں تو ان کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ
قومی آمدنی میں اضافہ ہو اور خوشحالی کا فائدہ ملک کے ہر
حصے تک پہنچے۔ مگر قرآن مجید کا یہ مقصد نہیں وہ یہ چاہتا ہے کہ
مسلمان خدا کی اس وسیع سرزمین کے چپے چپے پہنچیں اور
پچھلی قوموں کی زندگی کے حالات معلوم کر کے ان سے سبق
حاصل کریں۔

شہید

اللہ کی راہ میں مارا جانا ہر گناہ کو مٹا دیتا
ہے۔ مگر قرض کو نہیں معاف کراتا
(مسلم شریف)

تعطیلات میں ایلی فینٹا اور بمبئی بندرگاہ کی سیر
ہماری چھوٹی اور ڈی لکس بوٹوں کے ذریعے
گیٹ وے آف انڈیا اپولو بندر سے سیر کا لطف اٹھائیے
گیٹ وے ایلی فینٹا
جل واہتوک
سہکاری سنستھا مریادت
اپولو پیئر، گیٹ وے آف انڈیا، بمبئی ۳۹
فون: ۲۰۲۳۵۸۵ / ۲۰۲۶۳۶۴

فون ۳۸۶۲۷۳۲
فون
دہلی دربار
جس کی بریانی، تندوری مرغ، ڈبہ گوشت اور کھیر اہل ممبئی میں مشہور ہیں
پتہ:- نزد کارنر گرانٹ روڈ بمقابل نیو روشن سینما، ممبئی
دہلی دربار
ہر خاص و عام کی پہلی پسند
۱۵/ ہالینڈ ہاؤس، شہید بھگت سنگھ روڈ نزد ریگل سینما، بمبئی
ڈونگری برانچ
عبداللہ مینشن، ڈونگری، بمبئی ۴۰۰۰۰۹
فون: ۸۶۹۳۳۸ - ۸۶۹۳۵۰

نائیک آئس اینڈ کولڈ اسٹوریج
رتناگیری
NAIK ICE AND COLD STORAGE
"NAIK BRAND"
فش پروسیسنگ فیکٹری اور جدید طرز سے آراستہ آئس پلانٹ اور کولڈ اسٹوریج
نائیک مارکہ سی فوڈ، شرمپس اور لوبسٹر کے برآمد کار
فون۔ دفتر:- ۲۱۱۵/۲۸۵۳ رہائش:- ۲۱۵۱ کیبل:- NAIKFOOD

کائے بگرلاں

شرف کمالی

کوکنی شاعری

کائے اَچوک بوللی ہانت وَرلاں ؛ نَدلیا کیلاں تیُساں بھرلاں
چانْد ولی چی کرامت ایکا ؛ کام بگرلیلا سا نُور لاں
اَمی تری پن کورے رہیلوں ؛ دین آیلو قرآن اُترلاں
سدا چھ اک افسوس ہے آملا ؛ گاوْنٹھُں امچا نائے سُدھرلاں
مُلاّ گیلو ، بانگی مَیلو ؛ گھراں ہے، پن اپلا کائے ارلاں؟
بھاوٗ سمینٹ جو دیلو تری پن ؛ باندھ کام ماڑ چا گھر گھر لاں
لیسر جیبہ نیتا لوکا چے ؛ اجو وانٹو پیراں زہرلاں
بھابھی ہے تمچیادا ... ی ؛ بھائی گُن چا کاے بگرلاں
کومبُرلیاتی آواز کیلو ؛ آز بگھا بگوُن اُزرلاں
اَمچیا جوانی چھ قِصّو ہے ؛ ہُرنا لا پُلتا نا دھرلاں
اَتاں اَپن "خالو"، ہنیا چے ؛ تمچی اَمچا رشتہ ٹھرلاں
بات مَنات ہی کسلی ٹھسلی ؛ ڈولیانٹ لا کاں پانی بھرلاں
تمچیا قدماور جیو گیلو ؛ امچا سرتاں سَنکٹ سَرلاں

یاد کُنا ظالم چی ایلی !
آز شرف ہے من کاں گھابرلاں

....

فریبِ نظر

سیم کرہانی

عنوان "سرودِ رفتہ" کے تحت ہم ہر ماہ اسی صفحہ پر اردو کے مشاہیر شعراء کا کلام سلسلہ وار شائع کرتے رہیں گے۔ جو قارئین کی دلچسپی کا باعث ہوگا۔ ——— ادارہ

بھیگی بھیگی سی ہوائیں مہکا مہکا سا چمن
چاند کی پگھلی ہوئی چاندی سے دھرتی سیم تن
شاخ کے نیچے پری پیکر سا کوئی خندہ زن
چمپئی رخسار لب رنگیں گلابی پیرہن
میں نے یہ سمجھا کہ تم ہو تم نہ تھے وہ پھول تھا!

دھیرے دھیرے چہرۂ سیمیں سے سرکاتا نقاب
رات میخانہ کے اک گوشہ سے ابھرا ماہتاب
پھول بکھراتا تبسم رنگ برساتا شباب
نیند کی ترسی ہوئی آنکھوں پہ ٹپکاتا شراب
میں نے یہ سمجھا کہ تم ہو۔ تم نہ تھے وہ جام تھا!

شب کے سینہ پر اندھیرے کی چٹانیں تھیں دھری
ناگہاں بادل سے نکلی مسکراتی اک پری
سیم گو ماتھا رو پہلا جسم مانگ افشاں بھری
دیکھ کر سینہ میں ٹھنڈک آئی آنکھوں میں تری
میں نے یہ سمجھا کہ تم ہو۔ تم نہ تھے وہ چاند تھا!

دور ملتی ہے جہاں تاروں سے شام رہگذر
اب بھی دو پرچھائیاں پڑتی ہیں جسکی خاک پر
جس جگہ ملکر گلے، بچھڑے تھے ہم با چشم تر
بارہا ہنستا ہوا کوئی مجھے آیا نظر
میں نے یہ سمجھا کہ تم ہو۔ تم نہ تھے وہ وہم تھا!

حسن سیمیں سے فضاؤں میں اجالا سا کیے
نشۂ عہدِ جوانی سے پریشاں (بال) پیئے
سرخ آنکھوں میں جلائے شامِ مستی کے دیئے
کوئی میرے پاس آیا ہاتھ میں ساغر لیے
میں نے یہ سمجھا کہ تم ہو۔ تم کہاں تھے خواب تھا!

(مطبوعہ شمع ۱۹۴۲ء)

نثر

تماشا

سعادت حسن منٹو

"ابّا مجھے ان جہازوں سے سخت خوف معلوم ہو رہا ہے آپ ان کے چلانیوالوں سے کہدیں کہ وہ ہمارے گھر پر سے نہ گزرا کریں"

"خوف! کہیں پاگل تو نہیں ہوگئے خالد"

"ابّا یہ جہاز بہت خوفناک ہیں۔ آپ نہیں جانتے، یہ کسی نہ کسی روز ہمارے گھر پر گولہ پھینک دیں گے۔ کل صبح ماما امی جان سے کہہ رہی تھیں کہ ان جہاز والوں کے پاس بہت سے گولے ہیں۔ اگر انہوں نے اس قسم کی کوئی شرارت کی تو یاد رکھیں میرے پاس بھی ایک بندوق ہے۔ وہی جو آپ نے پچھلی عید پر مجھے دی تھی۔"

اپنے والد سے رخصت ہو کر خالد اپنے کمرے میں چلا گیا اور ہوائی بندوق نکال کر نشانہ لگانیکی مشق کرنے لگا تاکہ اس روز جب ہوائی جہاز والے گولے پھینکیں تو اس کا نشانہ خطا نہ جائے۔ اور وہ پوری طرح انتقام لے سکے۔

کاش! انتقام کا یہی ننھا جذبہ ہر شخص ہر شخص میں تقسیم ہو جائے ـــ ..

شاعری

غزل

ناقب

کہاں تک جفا حسن والوں کی سہتے
جوانی جو رہتی، تو پھر ہم نہ رہتے

نشیمن نہ جلتا، نشانی تو رہتی
ہمارا تھا کیا ٹھیک؟ رہتے نہ رہتے

زمانہ بڑے شوق سے سُن رہا تھا
ہمیں سو گئے داستاں کہتے کہتے

کوئی نقش اور کوئی دیوار سمجھا
زمانہ ہوا مجھ کو چپ رہتے رہتے

مری ناؤ اس غم کے دریا میں ناقب
کنارے پہ آ ہی گئی بہتے بہتے

ادب

"اردو ادب میں انشائیہ کا ارتقا اپنے انداز سے ہوا۔ اگر ہم انگریزی انشائیوں کا معیار ذہن میں رکھیں اور اس کی کسوٹی پر اردو انشائیوں کو پرکھنے کی کوشش کریں تو شاید ہمیں یہ فیصلہ کرنا پڑے گا کہ اردو میں انشائیہ کا سرے سے وجود ہی نہیں ہے۔

یہاں انشائیہ کے نام یا اس کے خیال پر کچھ اور ہی لکھا جاتا رہا ہے۔

اس لئے کہ انگریزی میں انشائیہ سے جو مفہوم ہمارے ذہن میں آتا ہے اسکی جھلکیاں۔ مرزا غالب، محمد حسین آزاد، عبدالحلیم شرر، مہدی افادی، سجاد انصاری، ناصر علی، حسن نظامی، فرحت اللہ بیگ، رشید احمد صدیقی، مولانا ابوالکلام آزاد، پطرس، فلک پیما، کرشن چندر، کنھیا لال کپور وغیرہ کے یہاں ملتی ہیں۔ لیکن صحیح معنوں میں انشائیہ نگار کوئی بھی نہیں ہے۔ ان میں کوئی مزاح نگار نظر آئیگا تو کوئی طنز نگار، کوئی خاکہ لکھ رہا ہے تو کوئی اپنی انشاپردازی کی صلاحیت کو خطوط نگاری میں صرف کر رہا ہے" ـــ ..

عصری شاعری

کالی داس گپتا رضا

تمہاری ہوش مندی کا نشاں ہوں
کبھی ظاہر کبھی سر نہاں ہوں

وہ پہلے جستجو اپنے میں کر لے
جو مجھ سے پوچھتا ہے میں کہاں ہوں

اتر جائے گا غل میں جیتر شاہی
میں گونگے وقت کی گز بھر زباں ہوں

اجالوں نے مجھے دھندلا دیا ہے
میں اب بجھتے چراغوں کا دھواں ہوں

نہیں مرہونِ منت رہبروں کا
وہیں پہنچیں گی راہیں میں جہاں ہوں

رضاؔ دامن کشاں ہے رنگ دنیا
میں سر تا پا غمِ سود و زیاں ہوں

طنز و مزاح

" ہمارا گاؤں ملک ہندوستان کا آخری گاؤں تھا۔ آجکل وہ ملک پاکستان کا آخری گاؤں ہے۔ ملک بدل جاتے ہیں، سلطنتیں بدل جاتی ہیں، حاکم بدل جاتے ہیں مگر گاؤں نہیں بدلتے ان کے نام کبھی نہیں بدلتے، ان کے کردار کبھی نہیں بدلتے وہ صدیوں تک گاؤں ہی رہتے ہیں۔ انسان کے رہن سہن کے ڈھنگ، چال، چلن، انسانی رشتے، ان رشتوں کی قدریں، گرد و پیش کی صنعتی اور زراعتی ترقی کی وجہ سے تھوڑی بہت بدلتی ہیں مگر دیہات پندرہ فیصدی سے زیادہ نہیں بدلتی کیونکہ انکی جڑیں صدیوں کی کھیتی میں بڑی نچلی گہرائیوں تک جا چکی ہوتی ہیں۔ وہ بدستور دیہات کے دیہات ہی رہتے ہیں —

ہمارے پورے گاؤں میں چار کنویں تھے۔ جن کا پانی رسیلا اور شیریں ہوا کرتا تھا۔ ہندو اور مسلمان سبھی گھرانے انہی کنوؤں سے مٹکے بھر بھر کر گھر لے جاتے۔ وہاں پانی کو ہندو پانی اور مسلمان پانی نہیں کہا جاتا تھا۔ یہ تو جب بڑے ہو کر بڑے شہروں میں آیا تو انکشاف ہوا کہ پانی کا بھی مذہب ہوتا ہے —— مگر گاؤں کے کنوؤں کی معلومات مذہب کے متعلق بہت ناقص تھیں "

—— فکر تونسوی

انتخاب

" مسلمانانِ ہند آج اپنی زندگی کی سب سے بڑی مشکل سے گزر رہے ہیں، جہاں خطرے بہت اور کمین گاہیں قدم قدم پر ہیں۔ فرصت مفقود ہے اور مہلت نابود۔ بیداری غیر منقطع اور مستعدی پیہم ہے۔ یہ ایک دائمی آزمائش کا مرحلہ ہے جہاں سکون ایک دم کیلئے بھی میسر نہیں۔ ایک آزمائش ختم نہ ہوگی کہ دوسری آزمائش شروع ہو جائے گی، یہ جاں نثاری کی زندگی اور قربانی کی بستی ہے۔

اگر آزمائش متواتر ہیں اور مہلت و فرصت مفقود ہے، تو اس سے گھبرانا عبث ہے کیونکہ جس منزل سے گزر رہے ہو وہاں ایسا ہوتا لکھ دیا گیا ہے۔ یہ بچوں کا کھیل نہیں ہے۔ قومی زندگی اور حیاتِ سیاسی کی تعمیر ہے۔ یہاں کام مسلسل اور محنت لگاتار ہونا چاہیئے۔ ایک آزمائش کا جواب ابھی نہیں دے چکو گے کہ ساتھ ہی دوسری صدائے جاں طلبی سنائی دے گی۔ یہاں صرف راحت کے دشمن اور فرصت کے فراموش ہی صحیح قدم رکھ سکتے ہیں "..

مولانا ابوالکلام آزاد

(الہلال ۱۸ فروری ۱۹۱۴ء)

جنرل نالج ۔ ۱

بھارت رتن ایوارڈ یافتہ

۱۹۵۴ء سی گوپال آچاریہ ۔ ڈاکٹر رادھا کرشنن ۔ سی ۔ وی ۔ رمن

۱۹۵۵ء ۔ جواہر لال نہرو بھگوان داس ۔ ایم وسویریا ۔

۱۹۵۸ء ۔ گووند ولبھ پنت ڈی ۔ کے ۔ کروے

۱۹۶۱ء ۔ بی سی رائے

۱۹۶۲ء ۔ ڈاکٹر راجندر پرشاد

۱۹۶۳ء ۔ پی ۔ وی ۔ کانے

۱۹۶۶ء ۔ لال بہادر شاستری

۱۹۷۱ء ۔ اندرا گاندھی

۱۹۷۵ء ۔ وی ۔ وی ۔ گری

۱۹۷۶ء ۔ کے ۔ کامراج

۱۹۸۰ء ۔ مدر ٹریسا

۱۹۸۳ء ونوبا بھاوے

۱۹۸۷ء خان عبد الغفار خان

۱۹۸۸ء ایم ۔ جی ۔ رامچندرن

۱۹۹۰ء ڈاکٹر امبیڈکر ۔ نیلسن منڈیلا

۱۹۹۱ء ۔ ولبھ بھائی پٹیل، مرارجی ڈیسائی ۔ راجیو گاندھی

۱۹۹۲ء مولانا ابو الکلام آزاد نیتاجی سبھاش چندر بوس جے آر ڈی، ٹاٹا

جنرل نالج ۔ ۲

ایجادیں

(ایجادیں ۔ ۔ سال ۔ موجد کا نام ۔ کس ملک کا باشندہ تھا ۔)

کیلکولیٹر (۱۶۲۳ء) ولہیم شکارڈ (اپنے زمانے کا) (جرمنی کا باشندہ)

ایروپلین: (۱۹۰۳ء) اورولے وولبر رائٹ برادران (امریکہ)

بیک لائٹ: (۱۹۰۷ء) بیکے لینڈ (بلجیم کا باشندہ)

غبارہ :۔ (۱۷۸۳ء) جیکولیس اور جوزف مونٹ گولفائر (فرانس)

بیرومیٹر :۔ (۱۶۴۴ء) ٹاری سیلی (اٹلی)

بیٹری :۔ (۱۸۰۰ء) ایلے سینڈر اولٹا (اٹلی)

سائیکل :۔ (۱۸۳۹ء) کرک پیٹرک میک میلون (برطانیہ)

برنر : (۱۸۵۵ء) بنسن (جرمنی)

موٹر کار :۔ (بھاپ کی) (۱۷۶۹ء) نیکولیس گوگنوٹ (فرانس)

موٹر کار (پٹرول) کارل بینز (جرمنی)

سینما :۔ (۱۸۹۵ء) نیکولیس وجین لومیری (فرانس)

جنرل نالج ۔ ۳

اہم تواریخ

عیسوی سنہ واقعہ

(۱۵۵۶ء) ہمایوں کی وفات اکبر کی تاج پوشی ۔ پانی پت کی دوسری لڑائی ۔ اکبر نے ہیمو کو شکست دی

(۱۵۷۱ء) اکبر نے فتحپور سیکری کی تعمیر کی

(۱۵۷۶ء) ہلدی گھاٹ کی لڑائی ۔ اکبر نے رانا پرتاپ سنگھ کو شکست دی ۔

(۱۶۰۰ء) انگریزوں نے ایسٹ انڈیا کمپنی کی بنیاد ڈالی ۔

(۱۶۰۵ء) اکبر کی وفات ۔ جہانگیر کی تاج پوشی ۔

(۱۶۱۱ء) انگریزوں نے مسولی پٹنم میں ایک فیکٹری کی بنیاد ڈالی ۔

(۱۶۲۷ء) جہانگیر کی وفات ۔ شاہ جہاں کی تاج پوشی ۔

(۱۶۳۱ء) شاہ جہاں کی بیوی ممتاز محل کی موت ۔ تاج محل کی تعمیر

(۱۶۳۹ء) کلکتہ میں انگریزوں نے سینٹ جارج قلعہ کی تعمیر کی ۔

(۱۶۵۸ء) اورنگ زیب نے دہلی کی عنانِ حکومت سنبھالی ۔

(۱۶۷۴ء) شیواجی کی تاج پوشی

(۱۷۰۷ء) اورنگ زیب کی وفات

ساحل احمد

کیوں تمہارا نام لکھتا آئینہ
ہو گیا دشمن ہمارا آئینہ

ہو گیا زخمی تمہارا آئینہ
کیوں کسی کا تم نے دیکھا آئینہ

فیصلہ ایسا نہ کرتے آپ بھی
دیکھتے جو آپ میرا آئینہ

میں کنارہ کاٹ کر جاتا مگر
راستے میں ہی پڑا تھا آئینہ

گھر گیا تھا پر تشدد بھیڑ میں
لے کے کیسے میں نکلتا آئینہ

زرد چہرہ دیکھ کر ساحل مرا
ہو گیا خاموش کیسا آئینہ

شرف الدین شرف

آتش کدہ ہے دل میرا، سانسوں میں گل کی تازگی
اک مشت خاک ہو کے بھی، عالم ذہنوں میں زندگی

کیا چلچلاتی دھوپ، کیا رم جھم پھوار، سردیاں
رنگ حیات بن گئیں، جلوؤں کی یہ ہمہ رنگی

وہ لالہ و کنول میں بھی، صدیوں میں اور پل میں بھی
اترا ہے اس غزل میں بھی، بن کر دلوں کی نغمگی

یہ زندگی پرائی ہے، کس نے تجھے پڑھا دیا
اس بے بہا متاع جاں سے کس نے کی ہے دل لگی

شمس و قمر کہ مشتری ہیچ انکی ساری سروری
گھر دل میں کر گئی شرف حسن ازل کی بندگی

تسنیم انصاری

کس قدر فائدہ موقع سے اٹھاتی ہے صدا
میں ہوں خاموش تو بھیتر سے بھی آتی ہے صدا

آئینہ ٹوٹے کہ پازیب کے گھنگھرو ٹوٹیں
اپنا کردار ہر طور نبھاتی ہے صدا

اور بہت دور سے آواز لگانے والے
میں کدھر جاؤں کہ ہر سمت سے آتی ہے صدا

دل میں اب تیر کی مانند اترتی ہی نہیں
دائرہ ذہن کے اطراف بناتی ہے صدا

میں یہاں ہوں مرے دیوانے ادھر [illegible]
کبھی مقتل سے کبھی دار سے آتی ہے صدا

قطرے قطرے سے انا البحر کی لے اٹھتی ہے
ذرے ذرے سے انا الشرق کی آتی ہے صدا

معصوم انصاری، بھیونڈی

ڈھونڈتا ہے دل جسے وہ راحت دل کون ہے
میری دیرینہ تمناؤں کا حاصل کون ہے

ختم ہوگا جانے کب تنہائیوں کا یہ سفر
منزلیں یوں تو بہت ہیں میری منزل کون ہے

سادہ پانی بھی پیوں تو تلخ لگتا ہے مجھے
دشمن جاں میرے ہمدردوں میں شامل کون ہے

قتل کر کے کوئی آسانی سے بچ سکتا نہیں
خون کے چھینٹے بتائیں گے کہ قاتل کون ہے

اپنے سینے میں سمو لے جو پرائے درد کو
آج کی دنیا میں ایسا صاحب دل کون ہے

وقت کی بے رحم موجیں چھیڑتی ہیں بار بار
ڈوبتے دل کا مرے معصوم ساحل کون ہے

غزلیں

سلیم جے پوری

۱۴- اے گوگھاری محلہ، دوسری منزل
بمبئی - ۴۰۰۰۰۳

(بشکریہ آل انڈیا ریڈیو، بمبئی)

(۱)

کچھ بھی نہیں چمن کی حقیقت تیرے بغیر
ویراں سی لگ رہی ہے یہ جنت تیرے بغیر

تو پاس تھا تو تیری طرف دیکھتا نہ تھا
کرتا ہوں یاد اب تیری صورت تیرے بغیر

وہ بزم دوستاں ہو کہ تفریح کی جگہ
لگتی نہیں کہیں بھی طبیعت تیرے بغیر

جب سے گیا تو دیکھا نہیں میں نے آئینہ
جچتی نہیں مجھے میری صورت تیرے بغیر

تیری ہی یاد آئی ہے مجھ کو ہر اک نفس
ہوتی نہیں خدا کی عبادت تیرے بغیر

آجا! کہ انتظار کے عالم میں جسم سے
ہو جائے میری روح نہ رخصت تیرے بغیر

(۲)

دن یہ، پھر آپ نے دکھائے ہیں
قہقہے لب پہ لوٹ آئے ہیں

مدتوں بعد دل کی شاخوں پر
ہم نے پھر گھونسلے بنائے ہیں

بوند بھر بھی نہ تیل تھا جن میں
وہ دیئے آپ نے جلائے ہیں

فیصلہ ہم سے یہ نہیں ہوتا
آپ اپنے ہیں یا پرائے ہیں

آپ بہتر ہیں ساری دنیا سے
جو برے وقت کام آئے ہیں

شخصیات

بے نظیر مولانا — مولانا شوکت علی نظیر

بہت کم ایسے عالم ملیں گے جن کے قول و فعل میں مطابقت ہو۔ حضرت مولانا شوکت علی نظیر صاحب ایسے ہی لوگوں میں سے ایک ہیں۔ مہندرگڈا تعلقہ شری وردھن ضلع رائے گڑھ کے باشندہ مولانا شوکت علی صاحب نے ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں سے مکمل کرنے کے بعد ملک کے نامور دینی ادارہ دیوبند سے عالم و فاضل کی ڈگری حاصل کی۔

فارغ التحصیل ہونے کے بعد مدرسہ ڈابھیل میں درس و تدریس کا کام شروع کر دیا اسکے بعد جامع مسجد بمبئی میں نائب امام مقرر ہوئے۔ وہیں سے محمدیہ ہائی اسکول بمبئی (بھنڈی بازار) میں بحیثیت دینیات، مراٹھی اور اردو نیز عربی کے مدرس کے طور پر خدمات شروع کیں۔

۱۹۶۰ء سے ۱۹۹۲ء تک یہ خدمات نہایت خوش اسلوبی سے انجام دیں۔ ان ۳۲ سالوں میں ہائی اسکولوں میں ہونے والے اتار چڑھاؤ کو دیکھا مگر اپنے برتاؤ میں کوئی فرق آنے نہیں دیا۔ نہایت پابندی کے ساتھ اور بچوں کے ساتھ نہایت شفقت کے ساتھ پیش آئے۔

آپ نے نہ صرف یہ کہ بچوں کو زیور علم سے آراستہ کیا بلکہ سال بہ سال کئی سو بچوں کے لئے یونیفارم، جوتوں، کاپیوں، کتابوں اور فیس کا بھی انتظام کیا ہے۔ بچوں کو عملی طور پر دین کی سمجھ عطا کی اور بارہا بچوں کو نہلایا دھلایا ان کے کپڑے بھی دھو کر دیئے ہیں۔

ہزاروں بچے آپ سے فیض پاکر آج نہ صرف زندگی کے عملی میدان میں اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں بلکہ معیاری اخلاق کے حامل ہیں۔

مولانا شوکت صاحب ۱۰ اپریل ۹۲ء میں محمدیہ ہائی اسکول سے سبکدوش ہو گئے ہیں۔ ہمیشہ لوگوں کو کچھ نہ کچھ دینے والے ہاتھوں نے اس موقع پر بھی اپنی روایت کو برقرار رکھا اور اسی الوداعی تقریب میں مولانا محترم نے اسکول میں زیر تعلیم ہر بچہ کو ایک ایک قلم اور اپنے ساتھی اساتذہ کو ایک ایک سوٹ پیس (کپڑا) تحفۃً پیش کیا...

(منجانب عثمان حسن قاضی، واشی)

اسلامی شعار

از:- مولانا عبدالسلام ججو، مدرس مدرسہ حسینیہ عربیہ شری وردھن

اسلام ہی وہ دین ہے کہ جس نے صرف عقائد ہی کی تعلیم نہیں دی بلکہ ہر انفرادی اور اجتماعی مسائل کا حل بھی پیش کیا، جس طرح مذہبی امور کی تعلیم دی اسی طرح سیاسی اور معاشی ضروریات کی طرف رہنمائی فرمائی۔ یہی وجہ ہے کہ بندہ پر لازمی ہے کہ وہ "اسلامی قانونِ حیات" کا پابند ہو اور خداوند قدوس کے حضور میں اظہارِ عبدیت کرے!

ع بندہ آمد از برائے بندگی۔ زندگی بے بندگی شرمندگی

شانِ عبدیت یہی ہے کہ بندہ غلام بن کر زندگی گزارے۔ اور معبودِ حقیقی کا مطالبہ بھی بندہ سے یہی ہے۔ اور مقصودِ پیدائش بھی یہی ہے کہ یہ بندہ بندگی کے ساتھ زندگی اپنائے۔ ارشاد تعالیٰ ہے "وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ ط نہیں پیدا کیا جن اور انسان کو۔ مگر یہ کہ وہ عبادت کریں۔

ضرورت اس امر کی تھی کہ بندہ کی جانچ ہو کہ کس درجہ کی بندگی اور اطاعت و فرمانبرداری کرتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو مکلف بنایا اور چند عبادات کو فرض فرمایا جو کہ بندہ کی ضمانت ہوگی۔ اور یہ عبادات ایک ہی نوع کی نہیں بلکہ اس کی انواع مختلف ہیں اور انکی ادائیگی کا اظہار جدا جدا ہے۔ ہر عبادت اپنے ساتھ ایک حقیقت لئے ہوئے ہے یہی نہیں بلکہ بہت سی مصالح اور فوائد جو کہ خود انسان کے ساتھ وابستگی رکھتے ہیں ان عبادت میں پائے جاتے ہیں۔

قربانی اور عبادات: جیسا کہ گزشتہ سطور سے معلوم ہوا کہ دنیا میں بندہ آزاد نہیں چھوڑا گیا بلکہ یہ اس امر کا مکلف بنایا گیا کہ تاحیات مکمل طور پر خدا کا فرمانبردار ہو اور اپنی ہر عزیز چیز کو حتی کہ جان عزیز کو بھی خدا کے حوالے کردے۔ یہ سپردگی اس حقیقت کا اعتراف ہے کہ ہمارے پاس جو کچھ ہے وہ خدا کا دیا ہوا ہے۔ جس طرح بندہ مومن پر نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج جیسی عبادات کو فرض فرمایا اور یہ عبادات اپنی شرائط کے ساتھ ادا کرنا لابدی قرار دی گئی ہیں۔ اسی طرح ایک مقدس فریضہ قربانی بھی ہے۔ قرآن کریم کی سورۃ کوثر میں نماز کا حکم فرمایا تو اسی حکم کے ساتھ دوسرا حکم قربانی کا بھی ارشاد فرمایا۔ فَصَلِّ الآیۃ جس طرح ہر عبادت کے ذریعے تقرب خداوندی حاصل ہوتا ہے اسی طرح قربانی بھی ذریعہ اور وسیلہ ہے قربتِ خداوندی حاصل کا۔

قربانی اور اسلامی شعار: ہر قوم، ملت، مذہب کے کچھ بنیادی اصول اور انکی علامات ہوتی ہیں۔ یہی علامات اور اصول اور ضوابط اس کی جڑوں کو مستحکم بناتی ہیں۔ اور جب کوئی جماعت اپنی اس بنیادی چیز کو خیرباد کردیتی ہے تو اس کا وجود خطرہ میں پڑ جاتا ہے۔ اگر تاریخ اقوامِ عالم پر نظر ڈالی جائے گی تو اس کا بخوبی حال معلوم ہوجائیگا۔ جب بھی کسی امت نے اپنے بنیادی اصول کو چھوڑا اور اپنے مذہبی شعار سے منہ موڑا تو اسکی اجتماعیت باقی نہ رہ سکی شیرازہ منتشر ہوا، دوسری قوموں نے اس پر نگاہ ڈالنا شروع کردیا" یہی وجہ ہے کہ "دینِ اسلام" نے دو امر کی تعلیم دی ہے اولاً یہ کہ اسلامی شعار کو مکمل طور پر اختیار کرنا اور دوسروں کے شعار سے مکمل طور پر پرہیز کرنا اگر ان دو میں سے کوئی بھی ایک پہلو ہمارا کمزور ہوگیا تو یقیناً وہ خسرانِ عظیم میں مبتلا ہوگا۔

" دین اسلام " نے چند شعائر کی تعلیم فرمائی ہے ان میں ایک خاص قسم کی قربانی کو بھی شعائر اسلام میں سے ہونا بتلایا ہے اللہ تعالیٰ کے اوامر اور شعائر کی وقعت اور عظمت کا قلب میں آجانا تقویٰ ہے۔ کہ جس قدر اللہ تعالیٰ کیساتھ تعلق ہوگا اور اس کی قربت حاصل ہوگی اسی قدر تقویٰ ہوگا، تقویٰ خداوند قدوس کا محبوب بناتا ہے۔ فرمایا "وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَائِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ط اور جس نے اللہ کے شعائر کی تعظیم کی پس بیشک یہ قلوب کے تقویٰ (کی علامت) میں سے ہے۔

تشریح: درحقیقت جبتک انسان کے قلب میں خدا کا خوف نہ ہوگا اسوقت تک اوامر الٰہی کی عظمت و پیروی نہیں ہو سکتی۔"

ان عبارات سے واضح ہوگیا کہ قربانی بھی دوسری عبادات کے ساتھ شعائر اسلام میں شامل ہے۔ جس طرح اذان، جماعت، جمعہ، عبادات میں سے ہیں اور شعار بھی اسی طرح قربانی عبادت بھی ہے اور شعار اسلام بھی، قول ثانی کے تحت ہر وہ عبادت جو بطور علَم (نشان و علامت) کے ادا ہو۔ وہ اسلامی شعار میں داخل ہے ......

مضمون نگار حضرات سے .....

گذارش ہے کہ فل اسکیپ کاغذ کے ایک طرف اپنا مضمون صاف اور خوش خط تحریر فرمایئے۔ مسودہ کے آخر میں اپنا نام اور پتہ ضرور لکھئے۔ صرف غیر مطبوعہ تخلیقات ارسال فرمایئے۔ مضامین کی نقل اپنے پاس ضرور رکھئے۔ ادارہ

مدرسہ حسینیہ عربیہ شریوردھن کے سالانہ جلسہ عام پر تاثرات

از: ایچ جی مقری

بچپن میں ہم اپنے بزرگوں سے سنتے تھے کہ دینی مسائل کے معاملے میں ہمارے آس پاس کے دیہات کے لوگ شریوردھن کا رخ کرتے تھے اس وقت شریوردھن دینی تعلیم کا ایک مرکز سمجھا جاتا تھا بعد میں یہ سلسلہ منقطع ہوا۔

مورخہ ۱۵ر فروری ۹۲ء کو عربی مدرسے کا افتتاح کی تقریب پر جناب علی ایم شمسی جناب فقیر محمد مستری اور خاکسار کو دروالی تعلقہ مانگاؤں ضلع رائے گڈھ کے جلسہ عام کیلئے مدعو کیا گیا تھا۔ اس پروگرام میں ہم تینوں نے شرکت کی دوسرے روز چونکہ پندیری ہائی اسکول کے رات کے پروگرام میں ہم تینوں کو شرکت کرنی تھی۔ ہم نے طے کرلیا کہ ۱۶ فروری کے شریوردھن کے جلسے میں شرکت کرکے شام میں پندیری چلے جائیں۔ اس لیے ہم تینوں شریوردھن کیلئے روانہ ہوئے۔ جناب علی ایم شمسی مدنی مجلس کے ممبر ہیں۔ میں اور فقیر محمد مستری صاحب دونوں پہلی مرتبہ اس سالانہ جلسے میں شریک ہوئے۔ مولانا شوکت علی اور مولانا عبدالسلام تلیائی صاحب کئی بار سالانہ جلسے میں شرکت کی مخلصانہ دعوت دیتے رہے۔ ہماری آمد پر یہ دونوں بہت ہی خوش ہوئے۔ مولانا عبدالسلام تلیائی صاحب نے جو مذکورہ ادارے کے صدر ہیں۔ ہم دونوں کو ہر شعبہ میں لیجاکر معلومات دی۔ یہ دیکھکر بیحد خوشی ہوئی کہ مدرسے کا انتظام نہایت ہی عمدہ طریقے سے انجام پارہا ہے۔

سالانہ جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ پوری مسجد کھچا کھچ بھری ہوئی تھی۔ کامیاب طالب علموں کو انعامات دیئے گئے ۶ عالم طلبا کی دستار بندی مولانا ابرار احمد صاحب کے مبارک ہاتھوں سے ہوئی۔ نظامت کے فرائض مولانا شوکت علی صاحب نے خوش اسلوبی سے انجام دیئے۔

مدرسہ کی بنیاد کے سلسلے میں معلومات دیتے ہوئے مدرسے کے صدر مولانا عبدالسلام صاحب نے کہا کہ مولانا سید حسین مدنی کو غالباً ۱۹۶۴ میں انجمن اسلام جنجیرہ مروڈ نے ایک زمانے سے اپنے حلقے کی خدمت میں کوشاں ہے اور اس وقت (اردو میڈیم کے ہائی اسکول چلا رہے ہیں) عید میلاد کیلئے مدعو کیا تھا۔ اسی جلسے میں شریوردھن سے جناب عبدالرشید کردمے، جناب عبدالرحیم بروڈ اور دیگر حضرات نے شرکت کی تھی اور مولانا کو شریوردھن آنے کی دعوت دی تھی۔ اس دعوت پر مولانا شریوردھن تشریف لائے۔ مغرب کی نماز کے وقت آپ نے کہا کہ جو حافظ یہاں ہو وہ امامت کرے مگر لوگوں نے کہا ہمارے یہاں کوئی حافظ نہیں ہے۔ تھوڑی دیر کی خاموشی کے بعد مولانا نے فرمایا مجھے یہاں علم کی خوشبو آرہی ہے اور فرمایا کہ یہاں عربی مدرسے کی بنیاد ڈالی جائے۔ مولانا کا ارشاد گرامی اس مدرسہ کی بنیاد کا سبب بنا۔ اور اسی لئے مدرسے کا نام مدرسہ حسینیہ رکھا گیا اور اس وقت جناب عبدالرحیم بروڈ، عبدالعزیز ملاک، جناب محی الدین صاحب جلمانی نے اپنے بچوں کو بھیج کر اس کا آغاز کیا۔

میں بانیانِ مدرسہ کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے کوکن کی ایک زبردست کمی کو پورا کیا ہے۔ اللہ کا کرم اور وہاں کے کارندوں کی دوڑ دھوپ اور سخت محنت سے ایک خوبصورت عمارت قائم کی گئی اور اب پورا کوکن اس سے مستفیض ہورہا ہے۔ اس ادارے سے آج تک ۲۱۲ حفاظ اور

۱۲ عالم فارغ ہو چکے ہیں۔ ایک زمانہ تھا کہ رمضان میں
تراویح کے لئے یو پی کے حافظوں کو بلایا جاتا تھا مگر آج
نقشہ بدل گیا ہے۔ مدرسہ حسینیہ کے طفیل کافی تعداد میں
کوکن کے حفاظ ملتے ہیں اور وہ دیہاتوں میں بھی جا کر تراویح
پڑھاتے ہیں۔

میں نے اپنی رائے پیش کی کہ چند ہنر مندی (صنعت و حرفت)
کے کورسیس شروع کیے جائیں۔ میری اس رائے پر مجھے یہ
معلومات دی گئی کہ سلائی اور خطاطی کے کورسیس شروع
کر دیئے گئے ہیں اور عنقریب واچ ریپیرنگ کا کورس بھی
شروع کیا جا رہا ہے۔

ہم سب کا فرض ہے کہ مدرسہ ہٰذا کی دامے درمے
قدمے سخنے مدد کریں۔ تاکہ یہ ادارہ ترقی کرے
اور پورا کوکن اس سے مستفیض ہوتا رہے۔ دعا ہے
کہ اللہ پاک اس ادارے کو قائم دائم رکھے نیز عہدیداران
اور منیجنگ کمیٹی کے ارکان کو صحت و تندرستی سے رکھے
اور اسی طرح اس ادارے کی خدمت کرتے رہیں۔ اس دعا
کے ساتھ اپنے تاثرات ختم کرتا ہوں۔۔۔۔

ایچ۔ بی مقدم بمبئی

نقش کوکن

کسی کی ذاتی ملکیت نہیں ہے بلکہ نقش
کوکن پبلیکیشن ٹرسٹ (رجسٹرڈ)
ای ۳۰۰۶ کی ملکیت میں ہے۔

اردو کا واحد پرچہ جو مہاراشٹر میں ٹرسٹ کے
زیر اہتمام پچھلے تیس سالوں سے جاری
ہے

تبصرہ

کتاب کا نام : موم کے پنکھ
مصنف کا نام : مشتاق رضا
ناشر : تکمیل پبلیشرز
سن اشاعت : ۱۹۹۲ء
قیمت : ۳۰ روپے

فیض احمد بوبنکر، ۱۰۳ پربھو آلی، بھیونڈی، مومن پبلیکیشنز، روم نمبر ۲ چودھری چال، چودھری محلہ، کلیان تکمیل پبلیکیشنز، گلزار نگر، نیبی پیر روڈ بھیونڈی

زیر تبصرہ کتاب مشتاق رضا کے افسانوں کا پہلا مجموعہ ہے جو اردو اکادمی مہاراشٹر کی مالی اعانت سے شائع کیا گیا ہے۔

یہ پندرہ کہانیوں پر مشتمل مجموعہ شروع سے آخر تک قاری کی توجہ کو اپنی گرفت میں لے لیتا ہے اور مشتاق رضا کے اپنے گردوش سے متعلق مشاہدوں میں قاری بھی ساتھ ساتھ چلتا نظر آتا ہے اور پیچ پیچ مانوس اشیاء اور آشنا چہرے بھی گرمیٔ احساس سے پگھل کر معنی مفہوم کے نئے سانچوں میں ڈھلتے نظر آتے ہیں۔ بیشتر کہانیاں دلچسپ بھی اور معنی خیز بھی ہیں۔

سلیس اور رواں زبان میں موجودہ دور کے مسائل اور عصر حاضر کے انسان کی سوچ سے جڑی ہوئی یہ کہانیاں سبق آموز بھی ہیں۔ حالات کی ستم ظریفی کے شکار انتہائی پست طبقے کے انسانوں میں بھی انسانیت کی اعلیٰ قدروں کے پنپنے کی چند چونکا دینے والی مثالیں نظر آتی ہیں۔

مختصر یہ کہ مجموعہ صوری اور معنوی حسن سے قابل دید ہے اور اگر مشتاق رضا اسی لگن سے لکھتے رہے تو یقیناً ایک روز ان کا شمار اردو کے اچھے افسانہ نگاروں میں ہوگا۔

تبصرہ نگار (ڈاکٹر سید عبدالشکور قادری)

شادی خانہ آبادی

★ نقش نواز (دیرینہ خریدار) جناب عبدالرزاق داؤد ٹانکے متوطن ممبکہ تعلقہ کھیڈ کی دختر نسرین کا عقد مسعود کھیڈ کے جناب عبدالرحمٰن داؤد تلے کے فرزند جمیل احمد کے ساتھ ۱۳ مئی ۹۲ء کو کھیڈ میں بخوبی انجام پایا۔

(موت کا بقیہ)

عبداللہ مقادم مرحوم

محگاؤں، رتناگیری کے سابق ڈپٹی سرپنچ اور سوشل ورکر جناب عبداللہ یوسف مقادم کا ۲۰ مئی ۹۲ء کو انتقال ہوا

بشیر قاضی کا انتقال

دفتر نقش کوکن کے پڑوس میں جناب قاضی عبدالبشیر ملک کا ۲۰ مئی ۹۲ء کو انتقال ہوا مرحوم بجو علی ٹن فیکٹری سے سبکدوش ہو گئے تھے اور عارضہ قلب میں مبتلا تھے۔

واگلو خاندان کو صدمہ

جناب علی میاں واگلو (متوطن راجہ پور) کی اہلیہ حیات بی طویل علالت کے بعد ۱۶ مئی ۹۲ء کو بمبئی میں انتقال ہوا
نامہ نگار علی میاں ٹرنیکر

اخبار واذکار

مُرتّبہ

ف بن عہای

نیروبی میں قرأت کا مقابلہ

حسب سابق کوکنی مسلم کلب نیروبی مشرقی افریقہ کے زیر اہتمام ماہِ رمضان المبارک میں کوکنی مسلم ایسوسی ایشن ہال میں قرأت کا مقابلہ انعقاد پذیر ہوا جس میں تمام شرکا کی افطاری کا انتظام کیا گیا تھا۔ تین ججز سید نظر، شمسو دلوی اور محمود خان نے بخوبی جانچ کے بعد مندرجہ ذیل بچوں کو کامیاب قرار دیا۔ سیکنڈری اسکول کی شبانہ دلوی، جماعت ہفتم تا ہشتم، ساجد باہور جماعت پنجم تا ششم، جاوید ناٹیکر، عرفان کھرس اور ندیم سید

جماعت سوم و چہارم: فرحانہ بغدادی، ظہیر ناٹیکر، اور عظیم کھمیٹے۔

جماعت اول و دوم: رمیز سمناکے، سہیل پرکار اور ثمیر قادری۔

نرسری کلاس: عادل سنگرار اور شاذمہ مقری ...

بزم شعر و ادب کوکن (بمبئی)

بزم کی ماہانہ نشست اور عید ملن ملاجلا پروگرام مورخہ ۱۸ اپریل ۹۲ء ماہنامہ نقش کوکن بمبئی گورڈن ہال اپارٹمنٹ میں جناب قیصر رتناگردی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ نظامت کے فرائض سعید کنول نے انجام دیئے۔

جناب قیصر رتناگردی، مہر مہسلائی، عاقل باغی، محمود الحسن ماہر، شاداب رتناگروی، واحد محسن، خطیب شہابی، آغاز کیفی، سعید کنول اور حمید قاضی صاحب نے اپنے کلام بلاغت نظام سے سامعین کو محظوظ کیا۔

آئندہ نشست مورخہ ۱۶ مئی ۱۹۹۲ء کو محمود الحسن ماہر صاحب کی صدارت میں منعقد ہوگی۔ تمام شعراء کرام اور ادب نواز حضرات سے شرکت کی پرخلوص استدعا ہے۔ مصرعہ طرح

ہر کوئی اجنبی سا لگتا ہے

سعید کنول

سکریٹری بزم شعر و ادب کوکن (بمبئی)

کوکن مسلم ورلڈ فاؤنڈیشن کا سالانہ انتخاب

۱۲ اپریل ۹۲ء کو ہنڈون اسلامک سینٹر لندن میں کوکنی مسلم ورلڈ فاؤنڈیشن کا سالانہ جلسہ جناب بہاء الدین پرکار کی صدارت میں انعقاد پذیر ہوا۔ آغاز مولانا عبد المنعم نذیر صاحب کی تلاوت قرآن سے ہوا۔

چیئرمین بیرسٹر عبد القادر پرکار نے استقبالیہ تقریر کی۔ فاؤنڈیشن کے سکریٹری جناب عبد اللہ مقادم نے فاؤنڈیشن کی سرگرمیوں پر روشنی ڈالی۔ برطانیہ سے اردو انگلش میں شائع ہونے والا اس ادارہ کے مجلہ کوکن لنک کو دنیا بھر میں پھیلے کوکنی برادران نے بیحد پسند فرمایا۔ ادارہ کے خازن جناب عبد الکریم بجلے نے آمد و خرچ کا گوشوارہ برائے سال ۹۲-۱۹۹۱ء پیش کیا ہے جسے بالاتفاق رائے منظور کیا گیا۔ جناب عثمان مجوانے کی ولولہ انگیز تقریر کے بعد انتخاب عمل میں آیا جو حسب ذیل ہے:

بیرسٹر عبد القادر پرکار، چیئرمین۔ جناب سید علی قادری، نائب چیئرمین۔ جناب عبد اللہ مقادم، سکریٹری۔ جناب عثمان مجوانے، نائب سکریٹری۔ جناب عبد الکریم بجلے، خازن۔ جناب ابراہیم برڈے، نائب خازن ... اراکین مجلس انتظامیہ: جناب بہاؤ الدین پرکار، عبد الغنی مجوانے، ابراہیم ساد حسن پرکار اور معظم بغدادی .....

نیک خواہشات کے ساتھ
عید الضحیٰ مبارکباد
مارکو
انجینئرنگ ورکس
۷ - سیتا پھل واڑی مجگاؤں بمبئی ۱۰
فون : ۳۷۲۴۶۳۳

نقش کوکن آپ کا
پرچہ ہے اس کے خریدار
بنئے اور دوستوں کو خریدار
بنائیے

عرفان بھورے تھانہ ضلع پریشد تعلیمی کمیٹی کے ممبر منتخب

عرفان محمد شید بھورے کو تھانہ ضلع پریشد تعلیمی کمیٹی کا دوسری بار ممبر منتخب کیا گیا ہے۔

عرفان بھورے بھیونڈی تعلقہ کے مہاپولی گاؤں میں پیدا ہوئے انہوں نے ایم کام تک تعلیم حاصل کی بچپن ہی سے وہ سماجی فلاح و بہبود کے کاموں میں حصہ لیتے آئے ہیں۔ انہیں سماجی خدمات کی وجہ سے وہ بہت جلد تھانہ ضلع کی مقبول ترین ہستیوں کی صف میں شامل ہو گئے۔

معصوم بچوں نے ڈرامہ کا اول انعام

انڈین ایجوکیشن سوسائٹی کی نیو انگلش اسکول باندرہ بمبئی کی جونیئر کے جی کی طالبہ کریم جاوید پاوجی (متوطن مرڈ ججیرہ ضلع رائے گڑھ) نے انگلش ڈرامہ

جو نار کلا کیندر کے زیر اہتمام اسٹیٹ اسکولز مقابلوں میں اوپن گروپ میں پیش کیا گیا تھا کیندر کے ۱۲۰ ڈراموں

[illegible] میں کے تب سے پہلے دو میں [illegible] نے [illegible] لیا تھا)
[illegible] اور اسے کلا کیندر کی [illegible] سے نوازا گیا۔ کریم پاوجی نے اس ڈرامہ میں بوڑھی نانی کا رول کیا تھا جسے بے حد سراہا گیا اور اسے بھی ایک ٹرافی دی گئی۔

فردوس مسلم ویلفیر سوسائٹی یو اے ای کا پہلا سالانہ اجتماع

فردوس مسلم ویلفیر سوسائٹی یو اے ای کا پہلا سالانہ اجتماع ۲۰ مارچ ۹۲ء کو سوسائٹی کے صدر جناب عبدالرحیم داؤد پرکار کے زیر اہتمام منعقد ہوا فردوس گاؤں کے تقریباً ۶۵ باشندگان جو متحدہ عرب امارات کے مختلف ریاستوں میں مقیم ہیں نے اس پروگرام میں حصہ لیا۔ گذشتہ ۱۵ سال کے دوران یہ پہلا موقع تھا جس میں فردوس گاؤں کے اتنی تعداد میں لوگوں نے ایک ساتھ سیر و تفریح کا لطف اٹھایا۔ دوبئی شارجہ سے مسافی ہوتے خور فکان اور فجیرہ کا سفر طے کر کے لوگوں نے پورے دن کا مزہ لیا۔ تمام ممبران سوسائٹی نے جو اس اجتماع میں حاضر تھے سے ہر سال انشاءاللہ آئندہ سالوں میں اس طرح کے اجتماع منعقد کرنے کا عزم ظاہر کیا۔ کمیٹی ان حضرات جن ممبروں نے اس اجتماع کو کامیاب بنانے میں مدد کی کمیٹی ان کی ممنون و مشکور رہے۔ (عبدالرحیم داؤد پرکار صدر)

مدرسہ انوار العلوم جلگاؤں کی نئی عمارت کا افتتاح

۱۲ اپریل ۱۹۹۲ء حضرت مولانا صدیق احمد صاحب باندوی کے مبارک ہاتھوں مہرون (جلگاؤں) میں مدرسہ کی نئی عمارت دار التعلیم کا افتتاح عمل میں آیا اس موقعہ پر شہر کی معزز شخصیات موجود تھیں۔ موصوف نے حاضرین سے ارشاد فرمایا کہ اس علاقہ میں کئی اسکولس، کالجز، ہسپتالیں اور لائبریریاں ہوں گی مگر دینی تعلیم کا یہ واحد مرکز ہے جہاں سے داعیان حق پیدا ہوں گے۔ پھر دعا پر یہ مبارک مجلس اختتام پذیر ہوئی۔ دو منزلہ یہ عمارت [illegible] مربع فٹ پر مشتمل ہے اس میں ۱۰۰ طلبہ کے تعلیم و قیام کی گنجائش ہے۔

(محمد اشفاق انصاری)
ناظم مدرسہ انوار العلوم۔ مہرون جلگاؤں

شام غزل

انجمن بزم ادب [illegible] کے زیر اہتمام بروز اتوار دو شام غزل کا پروگرام کرناٹک [illegible] ہال ماٹونگا میں ہوا جس کا مقصد ہوٹل بس خریدنا اور ڈانگوسٹ سینٹر قائم کرنا ہے۔

پروگرام میں ہے پورے مشہور غزل گائیکی آرٹسٹ جناب احمد حسین اور محمد حسین نے سامعین کو رات ۱۲ بجے تک اپنی جادو بھری آواز سے محظوظ کیا

مینجنگ ٹرسٹی مرزا بیگ نے ٹرسٹ کے کارگذاری پر روشنی ڈالی۔

مہمان خصوصی میں جناب انور آزاد (آزاد بلڈرز) اشفاق بٹ، ظہیر شیخ، شفیق غنام موجود تھے۔

اس کار خیر میں جو صاحب تعاون دینا چاہتے ہیں وہ مندرجہ ذیل فون پر رابطہ قائم کریں:

فون نمبر: ۶۲۳۶۲۸۹

رہائش فون: ۶۲۳۱۲۸۶

جناب مرزا بیگ (چیئرمین)

اپیل کنندہ: مبین عبد الطیف دابی

ساتھ بنسالہ اندھیری،

ریاض انجم : وقت ہم سے کبھی وفا کرے
ایسا لمحہ عجب نہیں آتا۔

تبسیر احمد شاد : دل کی حالت عجیب ہوتی ہے
شب نامہ بران کا جب نہیں آتا

نعیم الدین شیخ : ایسے روٹھا کہ سنم خوابوں میں
بھول کر بھی تو اب نہیں آتا۔

حفیظ الرحمن حفیظ : کون انسان اس سے بچ پایا
داغ دامن پہ کب نہیں آتا

خان یوسف امام : طور تو اب بھی ہے موجود مگر
کیوں نظر سب کو رب نہیں آتا

حیدر رضوی : کچھ حقیقت تو بتاؤ اے لوگو
شکوہ کچھ بے سبب نہیں آتا

جھنجھرہ مرڈ میں طرحی نشست

۷ اپریل ۹۲ء کی شب میں انجمن فروغ ادب جھنجھرہ کے زیر اہتمام جناب فرحان خطیب کے دولت کدہ بنام گل بنگلہ، جناب نثار طالب کی صدارت میں ایک طرحی نشست کا انعقاد کیا گیا۔

جناب شبیر احمد شیخ صدر انجمن فروغ ادب نے مہمان و حاضرین کا پرتپاک خیر مقدم کیا اس کے بعد جناب ریاض انجم، حفیظ الرحمن حفیظ، شبیر احمد شاد، خان یوسف امام، نعیم الدین شیخ، حیدر رضوی وغیرہ نے سامعین کو اپنے کلام سے محظوظ کیا۔

مصرعہ طرح: پر سخن تا بہ لب نہیں آتا۔

منتخب

شعری نشست کے حصہ ثانی کی صدارت جناب لقمان خان پٹھان (پرنسپل) نے فرمائی۔ جس میں مندرجہ بالا شعراء نے اپنا پسندیدہ کلام پیش کیا۔

جناب عبد الرزاق خطیب (ایس ایم)، شناء اللہ عارف، راشد فہیم، سعید قادری، شکیل احمد، ابو الحسن مٹی والا عمائدین شہر کے علاوہ کثیر تعداد میں اہل ذوق حضرات اور محبان اردو نے شرکت فرمائی۔ سامعین انتہائی جوش و خروش کے ساتھ شعرائے حضرات کو داد و تحسین پیش کرتے ہوئے باذوق ہونے کا ثبوت دے رہے تھے۔

جناب عبد الرزاق خطیب اور جناب لقمان خان پٹھان نے انجمن کی کارکردگی پر مسرت و طمانیت کا اظہار کیا اور انجمن کی کاوشوں کو سراہا۔

دونوں نشستوں کی نظامت کے فرائض جناب اسمٰعیل پودلے نے انجام دیے۔ جناب نعیم الدین شیخ سکریٹری انجمن ہذا کے شکریہ کے ساتھ رات ایک بجے اس شعری نشست کا اختتام ہوا۔

اگلی نشست مورخہ ۲۶ اپریل ۹۲ء کو محلہ پیٹھ میں منعقد ہوگی۔ شرکت کی درخواست ہے

خان یوسف امام

(پروپیگنڈہ سکریٹری)

بزم اردو قطر کا مزاحیہ طرحی مشاعرہ

بزم اردو قطر نے اس بار عید ملن کے موقع پر ایک طرحی مزاحیہ مشاعرہ "آج کل پیتل کو بھی سونا بنا دیتے ہیں لوگ" کا انعقاد کیا۔

مہمان خصوصی کے لئے جناب خوشنود بخاری جن کا حسن سمت بھی ان کے ساتھ تھا۔ ڈاکٹر احمد صاحب پرنسپل انگلش اسکول، وائس پرنسپل آئیڈیل انڈین اسکول، جناب عارف صاحب کے نام تجویز کیے گئے تھے۔

بزم کے جنرل سکریٹری عزیز ہاشمی نے مشاعرہ کی نظامت فرمائی۔ قاضی فراز احمد نے استقبالیہ تقریر کے بعد استاد گرامی خلش بڑودوی صاحب کے لئے دعائے خیر کی۔

قطر کے تمام نمائندہ شعراء نے اس میں حصہ لیا اور کامیاب غزلیں کہیں۔ بزم کے سکریٹری شعراء کی غزلیں لے کر

ایک کتابچہ مرتب کر رہے ہیں۔
(توازن احمد)

ضلع رائے گڈھ میں امدادی میچ

ہندوستانی ٹیم کے ساؤتھ افریقہ دورے سے قبل کھیلے جانے والے ذوالفقار پرکار امدادی میچ اب وانکھیڈے اسٹیڈیم کے بجائے پہلی مرتبہ ضلع رائے گڈھ میں کھیلا جائے گا۔ گیارہ اکتوبر کو کھیلا جانے والا یہ میچ محمد اظہر الدین کی کپتانی میں ہوگا جبکہ ریسٹ آف انڈیا کی نمائندگی سنیل گاوسکر کریں گے۔

یہ تاریخی میچ رائے گڈھ مسلم ایجوکیشن سوسائٹی کے زیر اہتمام ہونے والا ہے جس نے خصوصاً اس میچ کے لئے مہسلہ میں اسٹیڈیم تیار کرنے کی ذمہ داری لی ہے۔

ایک خصوصی تقریب میں نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے چیرمین اور مدیر نقش کوکن ڈاکٹر عبدالکریم نائیک وزیر اعلیٰ مہاراشٹر شری سدھاکر راؤ نائیک کو قرآن مجید بطور تحفہ پیش کر رہے ہیں۔ پس منظر میں وزیر اوقاف پروفیسر جاوید خاں صاحب بھی نظر آرہے ہیں۔

داخلہ جاری

مدرسہ مدینۃ العلوم شافعی بانکوٹ ضلع رتناگری کے درجہ حفظ و قرأت میں داخلہ جاری ہے خواہشمند طلباء اور ان کے والدین سرپرست رجوع کریں۔ اس کے علاوہ بچوں کی انگریزی اور فارسی کی ابتدائی تعلیم کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔ طلباء کے قیام و طعام کا پورا انتظام مدرسہ کے ذمہ ہے۔

رابطہ کا پتہ: عنایت اسحاق: ذکرہ سکریٹری
دفتر شکیل احمد مدرسہ مدینۃ العلوم شافعی بانکوٹ تعلقہ منڈنگڈ ضلع رتناگری (مہاراشٹر)

ماہنامہ نقش کوکن بمبئی

ویڈیو فون

پتہ چلا ہے کہ امریکہ میں ایک ایسا ٹیلی فون بازاروں میں آگیا ہے جس پر بات کرنے والے ایک دوسرے کو نہ صرف سن سکتے ہیں بلکہ دیکھ بھی سکتے ہیں۔ اس میں ویڈیو کمپیوٹر لگا ہوا ہے۔

کثیر الاولاد

چلی کی ایک عورت کو دنیا میں سب سے زیادہ بچوں کو جنم دینے والی قرار دیا گیا ہے اس کی پیدائش ۱۹۲۵ء میں ہوئی تھی ۱۹۴۳ء میں اس نے شادی کی اور ۱۹۸۰ء کو پہنچنے تک اس نے ۵۴ بچوں کو جنم دیا تھا۔ پانچ زچگیوں میں اس نے تین تین بچوں کو جنم دیا تھا۔ اس کے ۵۴ بچوں میں سے ۱۴ مر گئے ہیں زندہ ۴۰ بچوں میں ۲۴ لڑکے اور ۱۶ لڑکیاں شامل ہیں۔

اسی طرح دوسرے نمبر پر چین کی ایک عورت ہے جس کی فی الوقت عمر ۵۵ سال ہے اس کے اب تک ۴۰ بچے پیدا ہوئے ہیں جن میں ۳۶ زندہ ہیں
(صداقت) جون ۱۹۹۲ء

نقش نواز

ماہنامہ نقش کوکن کے خریداران کرین حضرات
وخواتین نے پچھلے مہینہ میں نقش نوازی کا ثبوت دیا
ادارہ ان کا شکر گذار ہے۔

درون ھند سالانہ خریدار

جناب عبدالرب رآنی غزالی ——— اندھیری
مسلم مہیلا شکشن و کلیان منڈل، ——— کولہاپور
جناب کے ایم دلوی ——— ماہم
محمد زبیر نظام الدین ٹولکر — — گوریگاؤں
جناب عبدالمجید ایچ ایم بزرگ ——— کرلا۔ ممبئی
جناب تسلیم پوگلے ——— ماہم
ایڈوکیٹ عبدالستار شیخ ——— کسیڈ
جناب سیف اللہ ایچ زرف ——— بورلی مانڈلہ
ڈاکٹر حامداللہ ندوی ——— ملاڈ
جناب عبدالوہاب حاجی اسماعیل سوداگر — بورلی مانڈلہ

درون ھند لائف ممبر

جناب رضوی (الیجف ٹی بولس) ..... بمبئی ۹
جناب ابوسلیم اعظمی .... قلابہ

بیرون ھند سالانہ خریدار

جناب یونس عباس کھوت . . . . ابوظہبی

مبارکباد

حالیہ الیکشن میں ضلع پریشد رائے گڑھ پر کانگریس
کا قبضہ ہوا اور کسان مزدور پارٹی جو پچھلے ۱۲ سالوں
سے پریشد پر قابض تھی۔ اقتدار سے محروم رہ گئی۔ ان
حالات میں مور بہ گاؤں سے نوجوان رہنما، کسان مزدور
پارٹی کے امیدوار گاؤں کے سرپنچ جناب اسلم ابراہیم
راؤت نے باد مخالف میں بھی اپنی کامیابی کی جوت جلائے
رکھی اور فتح ونصرت پائی اس کے لئے ہم انہیں دلی
مبارکباد دیتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ انہیں اور
بھی اعزازات، نوازشات اور کامیابیاں عطا فرمائے۔
اس باعزم و باصلاحیت نوجوان سے ملک قوم و
ملت کو بہت امیدیں وابستہ ہیں۔ اللہ انہیں توفیق دے
ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

اقبال حسن ڈونگو
دوحہ قطر

کل ہند مسلم مراٹھی ساہتیہ سمیلن

۱۵ اور ۱۶ جون ۹۲ء کو ناگپور میں کل ہند مسلم
مراٹھی ساہتیہ سمیلن کا انعقاد عمل میں آرہا ہے۔ مہاراشٹر
کے معروف شاعر و کوی، خلیل مومن صاحب اس
سمیلن کی صدارت فرمائیں گے۔ ریاست مہاراشٹر اور
ریاست کے باہر سے مراٹھی کے مسلم ادباء و شعراء کی کثیر
تعداد کی شرکت متوقع ہے۔ تفصیلات کے لئے پروفیسر
آئی جی شیخ۔ اکیڈمی بک ہاؤس، سوموار پیٹھ۔
کولہاپور ۴۱۶۰۰۲

محمد اشرف

یہ ہیں جناب محمد اشرف یونس جعفر آبائی وطن مورا تعلقہ ماگاؤں ضلع رائے گڈھ، حال مقیم ایک برن انگلینڈ نے ۱۹۶۱ء میں باڈمن فیلڈ پالی ٹکنک سے بی اے (آنرز) کی ڈگری حاصل کرکے دوران ملازمت تعلیمی سلسلہ جاری رکھتے ہوئے لندن سے جنوری ۱۹۹۲ء میں چارٹرڈ اکاونٹ میں (A.C.M.A) کی اعلیٰ ڈگری حاصل کر چکے ہیں۔ ایک برن کی کوکنی برادری میں یہ سند حاصل کرنے والے آپ پہلے نوجوان ہیں۔

علاوہ ازاں یونس جعفر کے بڑے برخوردار محمد اقبال نے ۱۹۸۰ء میں ایک برن کالج سے کمپیوٹر میں نیشنل ہائر ڈپلومہ حاصل کرنے کے بعد دنیا کی معروف اور بین الاقوامی بارکلیس بینک BANK BARCLAYS میں کمپیوٹر ڈیزائنر ہیں اعلیٰ عہدے پر فائز ہیں اور ان کی اکلوتی دختر نسیم نے نرس کا کورس مکمل کرکے کیپ ٹاؤن ساؤتھ افریقہ کے مشہور دندان ساز DENTIST ڈاکٹر ابراہیم کرجیکر سے بیاہی جا چکی ہیں اور ان کے سب سے چھوٹے برخوردار محمد سلیم ۱۹۹۱ء میں PH.D یعنی پی ایچ ڈی کے ڈاکٹر بن چکے جن کا تعارف گذشتہ دنوں اسی ماہنامہ کے ایک شمارہ میں شائع ہو چکا ہے۔

قابل ذکر امر یہ ہے کہ یونس جعفر صاحب حکومت تنزانیہ مشرقی افریقہ کی منسٹری آف کمیونیکیشن میں ۱۹ سال کیا شر [illegible] رہ چکے ہیں۔ اسی طرح یہ پورا خاندان ایک تعلیم یافتہ خاندان ہے۔

مرسلہ ابراہیم بغدادی
انگلینڈ

ڈاکٹر نائیک (جونیئرز) کا لندن میں شاندار استقبال

دو نوجوان سیاح ڈاکٹر محمد نائیک اور ڈاکٹر ذاکر نائیک (فرزندان مدیر اعلیٰ نقش کوکن ڈاکٹر عبدالکریم نائیک کے فرزندان) امریکہ، انگلستان و دیگر یورپی ممالک میں تعلیمی دورہ کرتے ہوئے لندن پہنچے تو کوکنی مسلم ورلڈ فاؤنڈیشن نے ان کے اعزاز میں عشائیہ سے تقریب کا انعقاد کیا۔ جناب ابراہیم پرکار نے تلاوت قرآن سے تقریب کا آغاز کیا اور سکریٹری جناب عبدالستار مقدم نے فاؤنڈیشن کی [illegible] سے صاحبان اعزاز کو واقف فرمایا۔ سابق صدر جناب سعد الدین پرکار نے بین الاقوامی سطح پر فاؤنڈیشن کی اہمیت پر تقریر کی۔ فاؤنڈیشن کے چیئرمین [illegible] عبدالقادر پرکار نے صاحبان اعزاز کا استقبال فرمایا اور تعارف پیش کیا۔ یہ دونوں نوجوان ڈاکٹر فاؤنڈیشن کے بنیادی اراکین ہیں۔ آخیر میں نائب سکریٹری جناب عثمان مجوانے کے اظہار تشکر کے بعد پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

اطلاعاً عرض ہے کہ ۱۰ رمئی ۱۹۹۲ء کو لندن میں کوکنی مسلم ورلڈ فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام قوالی اور غزلوں کا شاندار پروگرام ہونے والا ہے۔

(نامہ نگار عثمان مجوانے لندن)

بورلی میں الوداعی جلسہ

۹ رمئی ۹۱ء کی صبح فل پرائمری اردو اسکول بورلی تعلقہ مروڈ ضلع رائے گڈھ میں گروپ گرام پنچایت کے سرپنچ حسین اسمٰعیل داؤد صاحب المعروف باپو شیٹھ کے زیر صدارت جماعت ہفتم کے طلبہ کے اعزاز میں الوداعی جلسہ انعقاد پذیر ہوا۔

صدر مدرس [illegible] بھارتی نے کامیاب طلبہ کو دلی مبارکباد دیتے ہوئے اسکول کی سابق معلمہ محترمہ حمیدہ تیونیکر کی خدمت میں شاندار خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ اسکول صرف چوتھی جماعت تک تھا۔ محترمہ حمیدہ صاحبہ نے نہ ستائش کی تمنا نہ صلہ کی پرواہ کرتے ہوئے ۵، ۶، ۷ جماعتوں کا تن تنہا خون جگر سے آبیاری کی اور اسے فل پرائمری اسکول کا روپ دیا۔ نتیجہ میں صرف ڈیڑھ سو مکانات پر مشتمل گاؤں

بمبئی مرکنٹائل کوآپریٹیو بینک کی جانب سے سماج کے غریب ترین طبقے کے لوگوں کو قرضوں کی فراہمی، بیواؤں اور بے سہارا خواتین [illegible] سلائی مشین دلا کر امداد کرنا، بمبئی میں ٹیکسی ڈرائیوروں [illegible] مالی مدد، کاغذ پورہ میں دستی کاغذ سازی کی امداد [illegible] اور [illegible] پروگرام [illegible] کاموں کا ذکر کیا۔

شری رام راؤ آدِک نے بینک کے سیکولر کردار اور طریقہ کار پر خوشی کا اظہار کیا۔ [illegible] سے انہوں نے یاد دلایا کہ [illegible] کی زندگی بھی سیکولرزم کا نمونہ تھی اور ان کا سپہ سالار بھی ایک مسلمان تھا۔ انہوں نے کہا [illegible] نکتہ چینی اور تنقید سے نہ ڈرے کیونکہ یہی اس کی ترقی کی نشاندہی ہے۔ انہوں نے کہا جو کام کرتے ہیں ان پر ہی نکتہ چینی کی جاتی ہے۔

بینک کے ڈائرکٹر جناب محسن کنڈواکر نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔

مراسلات صاف، خوشخط اور کاغذ کے ایک طرف لکھے جائیں اور ان پر مراسلہ نگار کا نام اور پورا پتہ درج ہو

ہوشیار! ہوشیار! ہوشیار!

رائے گڈھ، رتناگیری اور سندھو درگ اور تھانہ ضلع کے تمام مسلمان بھائیوں اور بہنوں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ کسی شخص نے جامع مسجد ناگوٹھنے کے نام سے رسید بکس چھپوائے ہیں اور وہ چندہ وصول کر رہا ہے۔ وہ مسجد کی تعمیری امداد کے لئے عطیہ وصول کر رہا ہے۔ اس طرح کی چند رسیدیں ہماری نظروں سے گذریں۔ اس میں سکریٹری عبدالصمد ادھیکاری کے ہاتھ سے لکھا ہوا ملا۔ فی الحال ناگوٹھنہ میں مسجد کا کوئی تعمیری کام نہیں ہو رہا ہے اور نہ ہی میں جامع مسجد کا سکریٹری ہوں۔ لہذا اسی اعلان کے ذریعہ میں واضح کرنا چاہتا ہوں کہ اگر کوئی بھی ایسا شخص آپ کو دکھائی دے جو کہ جامع مسجد ناگوٹھنہ کے نام سے رسید پھاڑ رہا ہے تو فوراً اس شخص کو پولس کے حوالے کر دیں۔ یا فون نمبر 2025 اور 2019 پر اطلاع کریں۔ عین نوازش ہوگی۔

آپکا مخلص
عبدالصمد ادھیکاری
ناگوٹھنہ

داپولی کے طلبہ کیلئے ٹرافیز

پچھلے سال نیشنل ہائی اسکول داپولی گولڈن جوبلی تقریب ہوئی جس کا افتتاح سابق وزیر اعلیٰ مہاراشٹر بیرسٹر عبدالرحمٰن انتولے صاحب نے کیا تھا اور ادارہ اکبر علیز کے جناب فخرالدین خوراکی والا بطور مہمان خصوصی شریک محفل تھے اسی موقع پر نیشنل ہائی اسکول داپولی کے طلبہ کیلئے ہر سال تین ٹرافیز کا اعلان کیا گیا تھا۔

(۱) بیگم زہرہ بائی انتولے ٹرافی

اس اسٹوڈنٹ کو جو سال کا بہترین اسٹوڈنٹ گردانا جائے۔

(۲) شیخ طاہر بھائی خوراکی والا ٹرافی

اس طالب العلم کو جو ایس ایس سی امتحان میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرے۔

(۳) حسینہ بائی شیخ طاہر بھائی خوراکی والا ٹرافی

اس طالبہ کو جو ایس ایس سی امتحان میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرے۔

یہ خبر ہمارے ایک نقش نواز کی یاد دہانی پر شریک اشاعت ہے۔

انتخاب نو

کوکن کالونی بلدیہ ٹاؤن کراچی

جمعیت المسلمین کا سالانہ انتخاب عمل میں آیا جس میں جناب عبدالمجید پٹیل صدر، جناب بشیر احمد فقیہ جنرل سکریٹری چنے گئے۔

نامہ نگار
آصف سوائیل

چور کی داڑھی میں ......

چور کی داڑھی میں تنکا یہ کہاوت تو سنی تھی، لیکن چور کی داڑھی میں سونا نہیں سنا تھا۔ یہ ایک ایسا ہی قصہ ہے جس میں ایک سردارجی نے محکمۂ کسٹم کو بھٹکانے کی ناکام کوشش کی اور اپنی داڑھی بھی گنوا بیٹھے۔

گذشتہ مہینہ مدراس میں ہوائی اڈہ پر جب مسافروں کے سامان کی جانچ ہو رہی تھی، متعلقہ کسٹم افسران کو ایک مسافر (جو کہ سردارجی تھا) کہ داڑھی پر شک آیا کہ اس سکھ کی داڑھی زیادہ قرینہ سے کیوں سجی ہے؟ افسران کو مشکوک دیکھ کر اس کے چہرے پر بھی پریشانی کی لکیریں ابھر آئیں تو متعلقہ کسٹم افسر نے داڑھی جانچنے کا حکم دیا اور یہ راز کھلا کہ قرینہ سے سجی داڑھی میں ایک لاکھ روپیہ کا سونا اور پانچ پانچ سو کے ۱۴ ہندوستانی کرنسی نوٹ چھپا رکھے تھے

(صداقت)

استحصال

برما کے ارکان علاقہ کا پرانا نام تھاروہنگ جہاں ۱۷۸۴ء تک مسلمانوں کی حکومت تھی۔ یہ مسلمان عرب، ہند و منگول سور بنگال وغیرہ حکومت سے تعلق رکھتے تھے۔ تقریباً آٹھویں صدی میں یہ یہاں آباد ہوئے۔ ۱۹۴۸ء میں برما آزاد ہوا۔ تب سے لے کر اب تک ہر سرکار نے ان پر ظلم ڈھایا ہے۔ ان پر تیرہ مرتبہ مسلح کارروائی کی گئی ہے ۱۹۷۸ء میں تین لاکھ روہنگی مسلمان بھاگ کر بنگلادیش آئے تھے۔ بین الاقوامی دباؤ کے بعد برما سرکار نے انہیں واپس بلا لیا تھا۔ ۱۹۸۲ء کے ایک قانون کے مطابق انہیں دوسرے درجہ کا شہری کا درجہ دیا گیا تھا۔ لیکن فوجی حکومت نے ان کا دوسرا درجہ بھی چھین لیا فوجی حکومت انہیں خالص برمی مانتی ہی نہیں۔

کوکن ریلوے پروجیکٹ

گوا کے وزیر اعلیٰ روی نائیک نے کہا ہے کہ ہائی کورٹ کی گوا بنچ نے ریاست میں کوکن ریلوے کارپوریشن پروجیکٹ کی منظوری کا فیصلہ دے دیا

اخباری نامہ نگاروں سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ بڑے پیمانے پر بانٹے گئے کوکن ریلوے پروجیکٹ کے خلاف چند مٹھی بھر خود غرض افراد نے عدالت میں پٹیشن داخل کیا تھا جسے عدالت نے منسوخ کردیا

وزیر اعلیٰ نے مزید کہا کہ دفاعی نکتہ نظر سے اس ریلوے پروجیکٹ کی بہت اہمیت ہے۔ کاروار کے علاقے میں سی برڈ نامی انڈین نیوی پروجیکٹ کے لئے ضروری ہے کہ اسے منسلک کرنے کے لئے خشکی کا کوئی راستہ ہو۔

ایل اینڈ ٹی کے تحت جو ۵ وائیڈ کٹس زیر تعمیر ہیں یہ منگلیشور۔ ڈنگنی تھمال رتناگیری میں ہیں ان کی تعمیر کے ٹھیکہ کی مدت ۱۵ ماہ ہے ان وائیڈ کٹس کی تعمیر میں ایک جدید ترین تکنیک کا استعمال کیا جا رہا ہے۔ جسے ملک میں پہلی بار استعمال کیا گیا ہے کوکن ریلوے پروجیکٹ کی ۸ سرنگیں رتناگیری کے جنوبی حصہ میں واقع ہیں۔

ان سرنگوں کی مجموعی لمبائی ۲۸۵۰ میٹر ہے۔ ان سرنگوں کی تعمیر میں ایل اینڈ ٹی نے جدید ترین مشینوں ماہر تکنیکی عملہ کو مقرر کیا ہے اور اس کام کو انتہائی سرعت اور نفاست کے ساتھ مکمل کیا جا رہا ہے

کوکن ریلوے پروجیکٹ کا زیادہ تر کام ساحلی علاقوں پر ہو رہا ہے جس کے لئے وہاں کے موسمی حالات اور جغرافیائی حالات کو ملحوظ رکھتے ہوئے ایل اینڈ ٹی کے ماہرین شب و روز اپنے کام میں مصروف ہیں۔

ڈاکٹر اتورے کو اعزاز

مہاراشٹر ہائی اسکول چیپون کے ایس ایس سی امتحان میں شریک طلبہ کے لئے دئے گئے الوداعی جلسہ کی صدارت سوسائٹی کے صدر جناب کے ایس حسینی نے انجام دی۔ اس موقعہ پر ہائی اسکول کے سابق طالب العلم خالد اتورے کی بی ایچ ایم ایس کی سند حاصل کرکے ہومیوپیتھک ڈاکٹر بننے پر انہیں دلی مبارکباد پیش کرتے ہوئے اعزاز عطا کیا گیا۔

ہائی اسکول کے طلبہ، اساتذہ سوسائٹی کے عہدیداران وغیرہ نے اس موقعہ پر

رہنمایانہ تقریریں کی نظامت کے فرائض
جناب ابراہیم آذر نے انجام دیے

پورنگڈھ کا ونگھودری پل کی تعمیر

ساحل کوکن کے باندرے پر رتنا گیری کے قریب پورن گڈھ کھاڑی پر بنائے جانے والے پل کی تعمیر زور و شور سے جاری ہے۔ اس پل کی تکمیل کے بعد گاؤں کھیڑی اور پورن گڈھ کے علاوہ رتناگیری اور راجہ پور رستے مزید قریب آجائیں گے اس پل کی لمبائی ۵.۲۶۳، ۱ میٹر ہے۔ جبکہ اس پر بنے راستے کی چوڑائی ساڑھے سات میٹر ہے۔ اب تک اس پل کی لاگت پر ۱۰۶ لاکھ روپے خرچ ہوئے ہیں کل تخمینہ ۱۶۱ لاکھ روپے کا ہے۔ اندازہ ہے کہ پل سنہ ۱۹۹۴ء میں مکمل ہوجائے گا پل کے نیچے کھاڑی میں آمدورفت کے لئے ۹ میٹر اونچائی رکھی گئی ہے۔

رتناگیری ضلع پریشد کمیٹی چناؤ میں حسین خان اور علی میاں قاضی کی شمولیت

رتناگیری ضلع پریشد کی مختلف کمیٹیوں کے چیرمین اور سبھا پتی حضرات کا چناؤ اتفاق رائے سے عمل میں آیا۔
تعلیمی اور مالیاتی کمیٹی کے چیرمین حسین خان، آدم خان فدا ایک چن لئے گئے ہیں۔
سبھا پتی حضرات کا اتفاق رائے سے چناؤ ہونے کے بعد نامزد ممبران کی تقرری بھی عمل میں آئی۔ صحت عامہ کمیٹی پر علی میاں قاضی (رتناگیری) کا تقرر عمل میں آیا۔

ماہنامہ نقش کوکن بمبئی

مہسلہ تعلقہ پنچایت سمیتی کے قادری نائب بن گئے

مہسلہ تعلقہ پنچایت سمیتی کے سبھا پتی کی حیثیت سے شری انیس ڈی، شندے اور نائب سبھاپتی کے عہدہ پر محترم مدبر حسین قادری کا اکثریتی رائے سے چناؤ عمل میں آیا۔

کھیڈ ہائی اسکول کی مجلس انتظامیہ میں ڈاکٹر جوانی کا انتخاب

چیریٹی کمشنر بمبئی کی ہدایت پر معاون چیریٹی کمشنر رتناگیری کے انسپکٹر کی موجودگی میں منعقدہ جلسہ میں مقادم ہائی اسکول کھیڈ ضلع (رتناگیری) کی مجلس انتظامیہ میں جوائنٹ سکریٹری کے طور پر ڈاکٹر جوانی بالاتفاق رائے منتخب ہوئے۔
ڈاکٹر جوانی ضلع (رتناگیری) کے ویدیے منڈل، کوکن آیورویدیہ پریشد مہاراشٹر اسٹیٹ ویدیے منڈل اور مانو دل میرج وغیرہ تنظیموں سے بھی وابستہ ہیں۔

سریوردھن میں اعزازی جلسہ

۲ر مئی سنہ ۱۹۹۲ء کو سریوردھن ضلع (رائےگڑھ) میں عزت مآب بیرسٹر انتولے صاحب کے زیر صدارت رائےگڑھ ضلع پریشد کے صدر شری سنیل جی تٹ کرے اور ان کے معاون عہدیداران و عمر رسیدہ رہنما شری جے رام مانوسکر جناب سیف الدین تھتے جناب بشیر سیٹھ نقی، شری نارائن شگون سیٹھ ایڈوکیٹ آر. وی. ددشی پنچایت سمیتی اور نگر پریشد کے عہدیداران و ممبران کے اعزاز میں جلسہ انعقاد پذیر ہوا۔
اس اعزازی جلسہ میں رائے گڑھ ضلع کانگریس کمیٹی کے صدر دتا جی راؤ کھانویلکر سابق ریاستی وزیر شری بی. ایل. پاٹل ارین بینک مہاڈ کے چیرمین ایڈوکیٹ سدھاکر راؤ ساونت اور ایم. ایل. اے شری اشوک سیٹھ صاحب بطور مہمان خصوصی رونق افروز تھے۔
(نامہ نگار۔ نوکل بھارتی)

نیشنل ہائی اسکول ہرنی کی توسیع شروع کردی گئی ہے

ہرنی ایجوکیشن اینڈ ویلفیر سوسائٹی نے نیشنل ہائی اسکول، ہرنے کے لئے مزید چار کمروں کے تعمیر کا کام ۱۶ اپریل سے ہنگامی طور پر شروع کیا ہے تاکہ رتناگیری مراٹھی اور اردو کے جی کلاسس کا ہائی اسکول کے ہی احاطہ میں بیٹھنے کا انتظام کیا جاسکے۔
سوا تین لاکھ روپیہ کی لاگت کا تخمینہ

بحوالہ جون ۱۹۹۲ء

ہے۔ لہٰذا مخیر حضرات سے گذارش ہے کہ
اس کار خیر میں اپنا مالی تعاون پیش کریں

(سکریٹری عبدالغنی عثمان پادسکر)
معرفت نیشنل ہائی اسکول ہرنی

ہرنی بازار محلہ جامع مسجد کی تعمیر شروع

ہرنی تعلقہ داپولی ضلع رتناگیری میں بازار محلہ کی جامع مسجد کی تعمیر کا کام شروع ہو چکا ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ امید ہے کہ امسال کے آخر تک مسجد مکمل ہو جائے گی۔ اس سے قبل بندر محلہ اور ذاکر کی جامع مسجد تعمیر ہو چکی ہیں۔ اس طرح پانچ سال کے عرصہ میں بازار محلہ کی مسجد تیسری نئی مسجد ہوگی۔ یاد رہے کہ ہرنی میں مسلم باشندگان کی آبادی تقریباً دو ہزار ہے جو کہ قلعہ آبادی کا ۱۰ فیصد ہے۔ یہاں تقریباً ۵۰۰ کرسچن بھی آباد ہیں

اس گاؤں میں پرتگال کے زمانہ کا گرجا گھر ہے علاوہ شیواجی کے وقت کا مندر، ایک بڑا قلعہ اور ایک بحری قلعہ شامل ہے۔ یہاں اس وقت مراٹھی کے علاوہ اردو اور انگریزی ذریعہ تعلیم کے ہائی اسکول بھی جاری ہیں۔

بارہویں کے نتائج ۴ جون کو

مہاراشٹر اسٹیٹ بورڈ آف ہائر سیکنڈری بارہویں کے نتائج ۴ جون ۹۲ء کو ظاہر کرے گا۔ ۴۳۷۹۹۵ طلباء شریک امتحان ہوئے تھے۔

بجگاؤنکر جناب کو ایک اور اعزاز

ریاست مہاراشٹر میں لسانی اقلیت کے مدرسین اور ان کے رفقائے کار کی انجمن قائم کرنے کی دیرینہ ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے کولہاپور، سانگلی، ستارا، اچل کرنجی، رتناگیری، کولابہ وغیرہ متعدد اضلاع میں لسانی اقلیت کے مدرسین سرگرم عمل تھے بالآخر ان کی سعی جمیل کامیاب ہوئی اور ایک تنظیم تشکیل پائی جسے رجسٹرڈ بھی کرایا گیا ہے۔ اسی تنظیم کے نائب صدر کے عہدہ پر ضلع رتناگیری میں ہمانے اردو اسکول نمبر ایک کے ہیڈ ماسٹر مدرس جناب عبدالمجید داؤد بجگاؤنکر منتخب ہوئے ہیں۔

جناب عبدالمجید بجگاؤنکر کی درسی، تنظیمی اور سماجی خدمات کی قدر کرتے ہوئے ضلع پریشد رتناگیری نے انہیں آدرش شکشک کا اعزاز اس سے پہلے عطا کیا ہے۔ نیز ضلع میں کئی فلاحی تنظیموں میں جناب بجگاؤنکر عہدیدار ہیں اور اپنی بے لوث خدمات سے مقبول و ہردلعزیز ہیں۔ مہاراشٹر کے لسانی اقلیت سے مدرسین کی انجمن نے اپنے لیے ایک موزوں عہدیدار (نائب صدر) کا انتخاب کیا ہے۔

واشی ریلوے کا افتتاح

۹ مئی کو صدر جمہوریہ شری آر وینکٹ رمن نے سنٹرل ریلوے پر ۲۸۷ کروڑ روپے کی لاگت سے ۱۱ کلومیٹر طویل مانخورد بیلاپور ریل تک کا افتتاح کیا جو کہ جزیرہ نما بمبئی کو قریبی شہر نئی بمبئی واشی سے جوڑتی ہے۔

واشی سے بمبئی بندر جانے والی پہلی لوکل ٹرین میں مسافر کھچا کھچ بھرے ہوئے تھے اور ان کے چہرے خوشی سے چمک رہے تھے

صدر جمہوریہ نے مذکورہ ریل پر دبیٹ کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ مہاراشٹر کے دیہی علاقوں کے مقابلوں میں شہروں میں زیادہ آبادی ہے اور نئی بمبئی ایک جدید شہری مرکز بن کر ابھرے گا۔ فی الحال نئی بمبئی کی آبادی ۶ لاکھ ہے لیکن توقع ہے کہ یہ آبادی ۲۰ لاکھ سے تجاوز کر جائے گی۔

ملک میں پہلی ٹرین ۱۶ اپریل ۱۸۵۳ء کو وی ٹی سے تھانے کے لئے روانہ ہوئی جس کا فاصلہ ۳۴ کلومیٹر تھا اور اس کے بعد ۱۹۲۵ء میں دوبارہ بمبئی کو شرف حاصل ہوا اس وقت بمبئی سے کرلا تک پہلی الیکٹرک ٹرین چلی تھی۔

مانخورد بیلاپور ریل سروس سے بمبئی اور نئی بمبئی میں رابطہ پیدا ہو گیا ہے صدر جمہوریہ نے کہا کہ یہ ریل لنک

وزارت ریلوے ریاستی سرکار اور سڈ کو کی شترکہ کوششوں کا نتیجہ ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مختلف تنظیموں کی شترکہ کوشش ایک تعمیراتی رخ اختیار کر سکتی ہے۔

عمر قاضی کانگریس میں شامل

مہاراشٹر جنتا دل کے سابق جنرل سکریٹری عمر قاضی دوبارہ کانگریس پارٹی میں شامل ہوگئے۔ اس کا اعلان بمبئی ریجنل کانگریس کمیٹی کے صدر مرلی دیورا نے کیا۔ انہوں نے کہا کہ عمر قاضی کے ساتھ متعدد جنتا دل ورکرس بھی کانگریس میں شامل ہوئے ہیں عمر قاضی کانگریس کے سابق ایم ایل اے بھی کانگریس کے نائب صدر اور مہوپیک کے چیرمین رہ چکے ہیں۔

خود بدلتے نہیں نمبرات بدل دیتے ہیں۔

مہانگر ٹیلیفون نگم بمبئی بھی کس شانِ بے نیازی کے ساتھ نمبرات بدلنے کا اعلان کرتی ہے اور لوگوں کے سامنے مشکلات کا ایک پہاڑ کھڑا کر دیتی ہے اسے دیکھ کر یہی کہنے کو جی چاہتا ہے کہ "ہماری جان گئی۔ آپ کی ادا ٹھہری۔" نگم نے منجملہ تمام جو نمبر بدل ڈالے ہیں وہ اس طرح ہیں۔ پہلے جو نمبر ۸۶ سے شروع ہوتے تھے وہ اب ۲۷۶ سے شروع ہوں گے اگلے ۴ عدد جوں کے توں قائم رہیں گے اس لحاظ سے ذیل کے نمبرات خیال میں رکھئے۔

شروع کے ۸۶ نمبر اب ۳۷۶ ہو گئے ہیں

پرانا	نیا
۳۷ " "	۳۰۷ " "
۳۹ " "	۳۰۸۰ " "
۳۲ " "	۳۴۲ " "
۳۳ " "	۳۴۳ " "
۳۴ " "	۳۴۴ " "
۸۹ " "	۳۰۹ " "

شروع کے ۸۵۱ نمبر اب ۳۷۱ ہو گئے

پرانا	نیا
۸۷۲ " "	۳۷۲ " "

اس تبدیلی کا جن پر اثر ہوا ہے ان کے نام اور نئے نمبر آپ نوٹ کر لیجئے۔

نقش کوکن	۳۷۴۹۶۸
آئی آر ایف	۳۷۶۴۹۶۸
ڈونگری کلینک	۳۷۶۱۵۷۲
"	۳۷۱۹۱۹۴
مبارک کاپڑی (دفتر)	۳۷۱۰۹۹۹

کوکنی ملٹی پرپز کوآپریٹیو سوسائٹی نیروبی

نیروبی مشرقی افریقہ کے چند باعزم جوان بڑی دیر سے اس کوشش میں تھے کہ اشتراک باہمی کی بنیاد پر کثیر المقاصد سوسائٹی قائم کی جائے بالآخر ان کی کوشش رنگ لائی اور مذکورہ بالا ادارہ قائم ہوا ہے جسے وزارت کوآپریٹیو ڈیولپمنٹ میں رجسٹرڈ کیا گیا ہے۔ ۱۱ اپریل ۹۲ء کو کوکنی مسلم ایسوسی ایشن ہال نیروبی میں منعقدہ میٹنگ میں اس ادارہ کی تشکیل کا اظہار کر دیا گیا۔

درج ذیل حضرات اس کے بانیان میں شامل ہیں۔

چیرمین جناب عبدالرؤف سنگرالہ، وائس چیرمین جناب بہاؤالدین کیٹس، سکریٹری جناب شیخ اسماعیل (نمائندہ نقش کوکن)، خازن جناب اشفاق قاضی

مختلف کمیٹیوں پر درج ذیل حضرات فائز ہیں۔

انویسمنٹ: جناب حنیف سنگرالہ، جناب حبیب پرکار، جناب شبیر پرکار

ایجوکیشن: جناب اصغر خان اور رحمۃ طاہرہ سمنا کے

پروائزری: جناب شیخ اسمٰعیل جناب آصف خان اور جناب شفیع بغدادی۔

برطانیہ میں کوکنی ٹیم کے والی بال

۲۲ رمئی ۹۲ء کو برمنگھم انگلینڈ بین البلاد والی بال مقابلوں میں برطانیہ کے تمام شہروں سے کوکنی ٹیموں نے لیا۔ طوفان والی بال کلب جو ۱۹۸۲ء میں برمنگھم میں عالم وجود میں آیا تھا نے نہ صرف کوکنی ٹیموں سے اپنی شجاعت کا لوہا منوایا ہے بلکہ دیگر اقوام میں بھی یہ چار سالوں سے متواتر نتیجہ پا رہا ہے اس ٹورنامنٹ میں بھی فاتح ر

غنی غازی کا شاندار استقبال

مہاراشٹر اسٹیٹ اردو اکیڈمی کی
جانب سے بچوں کے محبوب ادیب اور
...دن اردو صحافی جناب غنی غازی کو
...نت کا اول انعام دیئے جانے پر نقش
...ن ٹیلنٹ فورم کے اراکین اپنے محبوب
...تی فورم کے رکن غنی غازی کو مبارکباد
...نے ۲۶ اپریل ۹۲ء کو اپنے دفتر میں
...ع ہوئے تو فورم کے چند ممتاز نوجوں
...شرکت سے پروگرام نے ایک شاندار
...سے اعزاز کی شان اختیار کی۔ ڈاکٹر عبدالقدوس
...نی پرنسپل مہاراشٹر کالج نے نشست
...صدارت فرمائی اور پرنسپل جناب محمد سہیل
...نڈ والا، علی ایم شمسی صاحب پرنسپل جناب
...ن اے واحد، ڈاکٹر حامد اللہ ندوی،
...عبدالشکور قادری، جناب فیاض احمد
...نی پروفیسر عبدالعلیم مختار سے جناب
...ملا (امیدوار رہنما) جناب عبدالعزیز زرنشہ
جناب شرف کمال، جناب داؤد علی
سیو دھنکر، جناب عبدالغنی یادگار جناب
اختر راہی وغیرہ نے فورم کی دعوت کو
شرف بخشا اور رونق افروز محفل ہوئے
کیپٹن نفیس ندیم نے ایک
...سے دفتر میں مہمان ممتاز ہوں
کی تشریف آوری پر اللہ رب العزت کا شکریہ
ادا کیا اور جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔
جناب مبارک کاپڑی نے فورم میں غازی
صاحب کی خدمات اور صحافت کے میدان
میں ایک نئے انداز اور رویہ پر روشنی ڈالی،
فورم کے چیئرمین ڈاکٹر عبدالکریم نائیک نے
حاضرین کا خیر مقدم کیا، جناب شرف کمال،
جناب علی ایم شمسی اور جناب سہیل لوکھنڈ والا کی
تقاریر کے بعد پرنسپل ڈاکٹر شمسی صاحب صدر جلسہ
کے ہاتھوں فورم کی جانب سے غنی غازی کو شال
پیش کی گئی اور معزز مہمان پرنسپل لوکھنڈ والا
صاحب کے ہاتھوں سپاس نامہ پیش کیا گیا۔ لوکھنڈ والا
صاحب نے بھی اپنی جانب سے ایک شال غنی غازی
صاحب کو پیش کی۔

خصوصی اعزاز کے حصول کے بعد پہلی بار نقش
دکن فورم کی مجلس میں تشریف آوری پر جناب سہیل
لوکھنڈ والا کو کونسلر چنے جانے پر مبارکباد دیتے
ہوئے جناب اے بی مقدم (ایف و ر ڈ میڈیا) نے تحفہ
پیش کیا۔ ڈاکٹر حامد اللہ ندوی کو اردو ریسرچ سینٹر میں
ریسرچ افسر مقرر ہونے پر مبارکباد دیتے ہوئے جناب
ابراہیم سنڈیلکر (سکریٹری) نے تحفہ پیش کیا۔ جناب نیاز شیخ
نفیس کو اردو اکیڈمی کا سکریٹری چنے جانے پر مبارکباد
دیتے ہوئے نوجوان صحافی جناب مبارک کاپڑی (ایڈوائزر)
نے تحفہ پیش کیا اور جناب این اے واحد عازم سفر
حج کو بھی خاص اس جلسہ میں شرکت کے لیے دیور
سے ممبئی تک سفر کرنے کی خوشی میں استقبال کرتے
ہوئے ڈاکٹر عبدالکریم نائیک (چیئرمین) نے ہدیہ
پیش کیا۔

صاحب اعزاز غازی صاحب نے والہانہ
انداز میں جذبات سے بھرپور مگر مختصر تقریر کی اور ڈاکٹر
شمسی صاحب نے فورم کی سرگرمیوں کو سراہتے ہوئے ہمت
افزا خطبہ صدارت دیا۔ جناب ابراہیم سنڈیلکر کے اظہار
تشکر کے بعد یہ خصوصی نشست اختتام پذیر ہوئی۔

ایس ایس حسین کا ناسک میں تبادلہ

سید شہزاد حسین جوائنٹ ایم ڈی سڈکو نئی ممبئی کا ناسک میں بطور کلکٹر تبادلہ ہوگیا ہے۔

حسین صاحب دو سال تک نئی ممبئی میں رہے دریں اثناء آپ نے مسلمانوں کے دیرینہ مسائل نہایت خوش اسلوبی سے سلجھائے۔ طبیعت میں ملنساری اور اپنے فرائض کے ساتھ ایمانداری آپ کا شیوہ رہا۔ آپ کی روانگی پر نئی ممبئی کے مسلمانوں نے واشی میں ایک الوداعی تقریب منعقد کی تھی جس کا اہتمام ہدایت الاسلام ٹرسٹ (رجسٹرڈ) نیرول نے کیا تھا۔ ٹرسٹ کے سکریٹری جناب ذاکر پرکار نے اس موقعہ پر کچھ یادگاری تحفے پیش کئے۔

پروگرام کی صدارت جناب اسحاق خان (نیرول) نے فرمائی تو کپتان فقیر محمد مستری (مدیر نقش کوکن) نے نظامت کے فرائض انجام دیئے۔

نئی ممبئی کی سرکردہ مسلم شخصیتیں پروگرام میں موجود تھیں۔

ممبئی میں کل ہند آموں کی نمائش

۲۷ رمئی ۹۲ء کو وزیر اعلیٰ مہاراشٹر شری سدھاکر راؤ نائیک نے یشونت راؤ چوہان پرتیشٹھان ہال ممبئی میں آل انڈیا آموں کی ایک شاندار نمائش کا افتتاح فرمایا۔ اس موقعہ پر ایک سوئنیر کا بھی اجراء عمل میں آیا وزیر مملکت برائے زراعت شری روہیداس پاٹل بھی اس موقعہ پر موجود تھے۔ اس نمائش کا انعقاد حکومت مہاراشٹر نے کیا تھا۔

جس میں ملک کی ہر ریاست سے آئے ہوئے بہترین آموں کو نمائش میں آراستہ کیا گیا۔ تقریباً ایک ہزار آموں کی مختلف قسمیں یہاں دیکھنے کو ملیں۔

خصوصاً ریاست آندھرا پردیش کا ہاتھی دانت نامی آم کم و بیش ناریل کے برابر تھا۔ اس نمائش مقابلہ میں بہترین پھل ہونے کا انعام الفانسو نامی آم کو دیا گیا جو کوکن کے ضلع سندھو درگ کے ناندگاؤں کنکولی سے نمائش میں پیش کیا گیا تھا۔

پروفیسر زہرہ موڈک کو پی ایچ ڈی کی ڈگری

برہانی کالج آف کامرس اینڈ آرٹس کے شعبۂ اردو کی صدر پروفیسر مسز زہرہ عبدالرحمٰن موڈک کو ممبئی یونیورسٹی نے ان کے مقالے "اردو شاعری میں سراپا نگاری" پر پی ایچ ڈی کی ڈگری عطا کی ہے۔ یہ مقالہ ڈاکٹر آدم شیخ کی زیر نگرانی لکھا گیا

ESTD. 1936
ہجری ۱۳۵۵ھ
قائم شدہ ۱۹۳۶
بفضلہ
بہترین مٹھائیوں اور بیکری مصنوعات سے
وابستہ نام — سلیمان عثمان
ہماری مصنوعات کے پس پشت ہے — خصوصی لذت، نفاست،
اعلیٰ معیار، خوشنما پیکنگ اور ساٹھ سالہ تجربہ
ساتھ ہی خدا کے فضل اور معزز گاہکوں کی کرم فرمائی کے سبب ہمیں
حاصل ہوئے ہیں ڈو ڈو گولڈ میڈل اور شیلڈ۔
چند خاص مصنوعات: افلاطون، ڈرائی فروٹ برفی، ڈرائی ڈیٹ برفی
انجیر پاک، اخروٹ پاک، انڈا پاک، بادام کا زعفرانی حلوہ، بادامی حلوہ،
سوہن حلوہ، بادامی سوہن حلوہ، کاجو قتلی، کاجو رول، پلک کیک...
اس کے علاوہ کاجو بسکٹ اور دیگر کئی قسم کے بسکٹ خستہ نان خطائیاں۔
تحفہ یا سوغات کیلئے جدید و دلکش پیکنگ
شیریں رواج، شیریں مزاج
سلیمان عثمان مٹھائی والے
۱۶۷-۱، ابراہیم مرچنٹ روڈ، بمبئی ۲، فون ۳۷۵۰۰۵۹، ۳۷۵۷۹۶۶
سلیمان عثمان بیکری: ۲۳، محمد علی روڈ، نزد جامع مسجد بمبئی ۳ فون ۳۴۱۷۸۴۲
Fax: 009122-6341635 Telex: 011-79341 BARI IN

شادی خانہ آبادی

★ کوکن کے معروف شاعر اور سابق
پولس انسپکٹر جناب آدم نصرت (شرگاؤ نکما) کی
دختر سلمیٰ تبسم کی شادی (اندھیری بمبئی کے
ڈیل اور شوکل درکر) جناب نورالدین
بانگر کے فرزند منیر احمد کے ساتھ ۱۵ رمئی
۹۲ء کو رتناگیری میں انجام پائی۔

★ ایشیا پاٹروں کے جناب شریف
قاضی کی بھانجی شہناز بنت محمود اسمٰعیل قاضی
کا عقد مسعود جناب مقصود عبداللہ قاضی کے
ساتھ ۱۰ رمئی ۹۲ء کو شافعی مسجد چارنل
روڈ گری بمبئی میں انجام پایا۔

★ بمبئی کے راشننگ انسپکٹر جناب
عبدالقادر تابے کی دختر نسرین کی شادی
عبدالقادر عباس تابے کے ساتھ ۱۰ رمئی
۹۲ء کو کرجی تعلقہ کھیڈ ضلع رتناگیری میں
انجام پائی۔

★ ماریا انٹرپرائزیز کے جناب
عبدالرزاق ٹمیں کے فرزند محمد زبیر (جو
نیشنل ایگزیکٹو میجسٹریٹ بمبئی ہیں) کا عقد
مسعود آسیہ بنت عبدالرشید گگنبار کے
ساتھ ان کی قیام گاہ بھاجی اپارٹمنٹس
... میں انجام پایا۔

★ جناب ابراہیم تھلینے (جو نیروبی
افریقہ سے نقل مکان کرکے ہوسٹن
میں سکونت پذیر ہو گئے ہیں) کے
... عبدالغنی کی شادی عرفانہ بنت ابراہیم
... مرحوم کے ساتھ ۱۰ رمئی ۹۲ء
ماہنامہ نقش کوکن بمبئی

کو بمبئی میں انجام پائی۔

★ پنہالجہ ضلع رتناگیری کے جناب
یوسف خان ابراہیم خان کی دختر یاسمین
کی شادی سید عبدالرحمٰن (متوطن یوسرہ)
کے فرزند سید عبدالغنی کے ساتھ ۱ رمئی ۹۲ء
کو قیصر باغ ڈونگری میں انجام پائی۔

★ جناب عبداللہ ریاض الدین
پوگلے (گوولکوٹ چپلون) کے فرزند
ارجمند تسلیم کا عقد دلشاد بیگم دختر محمد خان
محبوب خان دلوائی (مرحوم) کے ساتھ
بروز اتوار ۱۰ رمئی کو بحسن خوبی انجام پایا۔
تقریب نکاح کا مدار ہوٹل (کرلا۔ بمبئی)
میں منعقد ہوئی اور شام کو استقبالیہ
رضوی کالج باندرہ بمبئی دیا گیا۔
(نامہ نگار ابراہیم پوگلے)

★ کوسہ ممبرا میں کوکن کے جانے
مانے سوشل ورکر احمد میاں یونس سروے
کے ماموں زاد بھائی اسمٰعیل اسحاق پوگلے
کی شادی نزرینہ بنت عبدالغنی احمد باغکری
کے ساتھ ۲۶ راپریل ۹۲ء کو نیشنل کالج ہال
باندرہ میں انجام پائی۔

★ نئی بمبئی میں نقش کوکن کے نمائندہ جناب
محمود حسن قاضی کے ماموں زاد بھائی ابراہیم پوگلے
کی بھانجی نازنین کی شادی تگولی جنوبی کرناٹک
میں ۲۶ راپریل ۹۱ء کو انجام پائی۔

★ کراچی سے موصولہ شادی کی خبر۔
جناب عبداللہ ابراہیم کھارکر (متوطن سارنگ تعلقہ
داپولی) کے فرزند الطاف کی شادی ۸ رمئی ۹۲ء
کو کراچی کے مقامی ہال میں فیض النساء بنت
(مرحوم) عبدالرحمٰن پرکار کے ساتھ انجام پائی۔ (نامہ نگار انس سوائیب)

إنا للہ وإنا الیہ راجعون

موت کی خبریں

ہیریکر خاندان کو صدمہ

فلم ساز ہدایت کار اور کہانی نویس جناب نظیر ہیریکر کی دختر اور ریاض ہیریکر وانسپکٹر ڈی این نگر پولس اسٹیشن کی بھتیجی بے بی معصومہ پکنک پر جاتے ہوئے علی باغ کے قریب ایک حادثہ میں ہلاک ہوگئی۔ معصومہ ٹیلیویژن اور فلموں میں بھی اداکاری کیا کرتی تھی۔

(نامہ نگار محمود زین الدین ماپارا)

حوابی مالم مرحومہ

جناب محمد عبدالرحمن مالم متوطن پندلہ راجہ پور ضلع رتناگیری کی شریک حیات حوابی کا ۱۹ اپریل ۹۲ء کو طویل علالت کے بعد بمبئی میں انتقال ہوگیا۔

(نامہ نگار علی میاں عباس کرنگر)

ہاشم ناخوا کی حادثاتی موت

ہاشم حسن ناخوا متوطن نوشیرہ ضلع رتناگیری ۱۹ اپریل ۹۲ء کو ممبرا اسٹیشن کے سامنے ایک رکشا اور ٹیمپو کے تصادم میں فوت ہوگئے۔

نامہ نگار
(مبین حاجی)

ابراہیم نائک کا انتقال

۹ مئی ۹۲ء کو جناب ابراہیم عبدالرحمن نائک مصطفےٰ ازازی چال بمبئی میں انتقال کر گئے (ان کا وطن یا دیگر تفصیلات بتانے سے نامہ نگار قاصر)

(نامہ نگار مبین عبداللطیف حاجی)

مرلی دیورا کو صدمہ

۴ مئی کو بمبئی ریجنل کانگریس کمیٹی کے صدر شری مرلی دیورا ایم پی کی ماں گنگی بائی طویل علالت کے بعد چل بسیں وہ ۸۱ سال کی تھیں۔ پسماندگان میں مرلی دیورا سمیت پانچ لڑکے دو لڑکیاں ہیں۔

نقش کوکن کا سابق کارکن غیاث الدین کی دادی فاطمہ بی احمد موکمی متوطن راجہ پور بعمر ۷۰ سال طویل علالت کے بعد ۲۴ اپریل ۹۲ء کو بمبئی میں انتقال ہوگیا۔

ارشاد قاضی کو صدمہ

رتناگیری کی مدار انجینئرنگ کمپنی کے مالک جناب ارشاد عیسیٰ قاضی کی والدہ عمر کی ۷۵ ویں سال میں ۶ اپریل ۹۲ء کو راہی عدم ہوگئیں۔

شرف کمالی کو صدمہ

کوکن کے معروف شاعر و ادیب جناب شرف کمالی کی والدہ کا ۶ مئی ۹۲ء کو عالم ضعیفی میں بعمر ۱۰۴ سال باندرہ بمبئی میں انتقال ہوگیا۔ تدفین جوہو قبرستان میں عمل میں آئی۔ نماز جنازہ مولانا مختار احمد ندوی صاحب نے پڑھائی۔

عثمان مسورکر مرحوم

رتناگیری کے جناب عثمان حسن مسورکر (عمر ۵۰ سال) جو امام باڑہ چال ڈونگری بمبئی ۹ میں رہتے تھے یکم اپریل ۹۲ء کو انتقال کر گئے۔

(نامہ نگار مبین حاجی)

سعید بوبیرے نہیں رہے

جناب محمد سعید بوبیرے متوطن واندری تعلقہ مانگاؤں ضلع رائے گڑھ کا ۱۱ مئی ۹۲ء کو جیب ہسپتال بمبئی میں (جہاں وہ زیر علاج تھے) انتقال ہوگیا۔ ان کی عمر ۶۵ سال کی تھی۔ میت گاؤں لیجا کر سپرد خاک کی گئی۔

رتناگیری کے نائیک خاندان کو صدمہ

ڈاکٹر عبدالکریم نائیک کے چھوٹے بھائی حاجی عبدالمجید نائیک (جو S.T. کی ملازمت سے سبکدوش ہونے کے بعد رتناگیری میں سکونت پذیر تھے) کی رفیقہ حیات کا طویل علالت کے بعد ۷ مئی ۹۲ء کو رتناگیری میں انتقال ہوگیا۔

مسز بیکری والا کو صدمہ

فاروق ہائی اسکول (کرلا)

جونیورسٹی کی پرنسپل محترمہ زیب النساء
بکری والا کی ماموں زاد بہن سعیدہ
عبدالستار چھاپرہ کا ۵ ر مئی ۹۲ء کو دل
کا شدید دورہ پڑنے سے انتقال ہوگیا

کوسموس والوں کو صدمہ

نقش کوکن کے بہی خواہ ادارۂ
کوسموس کے جناب حاجی عبدالمجید تار محمد
میمن اوران کے بھتیجہ الیاس اقبال میمن
کا ۳ ر مئی ۹۲ء کو بمبئی گوا ہائی وے پر
پین سے قریب کار حادثہ میں انتقال
ہوگیا۔

حسین نورکیر کو صدمہ

نقش کوکن کے دیرینہ سرپرست
انڈیا آٹو ورکس کے مالک حسین احمد نوریکر
کی والدہ عزیزہ بی کا یکم مئی ۹۲ء کو بعمر
۷۵ سال انتقال ہوگیا۔
اسی سانحہ ارتحال کے ہفتہ عشرہ
بعد حسین بھائی کے چچازاد بھائی جناب
عبدالرحمٰن عثمان نوریکر ۱۱ ر مئی ۹۲ء کو
طویل علالت کے بعد بعمر ۶۰ سال راہی
عدم ہوگئے۔

فقیہ غیاث الدین مرحوم

۲ ر مئی ۹۲ء کو جناب فقیہ
غیاث الدین خطیب کا بعمر ۸۰ سال
...ار ضلع رائے گڈھ میں انتقال ہوا۔

لندن سے موصولہ موت کی خبر

راقم الحروف کے آبائی وطن
موضع گونڈگھر تعلقہ مہسلہ ضلع رائے گڈھ
کی معروف شخصیت جناب محمود محمد طاہر
حرگے ۲۰ ر مارچ ۹۲ء کو اسی سال
کی عمر میں رحلت فرما گئے۔ مرحوم کی
تقریباً پچاس سالہ زندگی گاؤں کی مسلم
جماعت کی تعمیر و ترقی میں گذری تھی انہیں
کی زیر نگرانی ۱۹۵۴ء میں نل کا اجراء
۵۷ تا ۱۹۵۸ء میں مسجد کی تعمیر ۵۸ تا ۶۲ء
میں اردو ہائی اسکول گونڈگھر کی عمارتوں
کی تعمیر ۱۹۶۸ء میں وضو خانہ کی تعمیر اور
۱۹۷۱ء میں کیتون چال کی تعمیر انجام پاگر
مرحوم کا سب سے بڑا کارنامہ ۱۹۵۵ء
میں مسجد سے ملحقہ زمین پر محرم کی تقریبات
کے دوران لوگوں سے چندہ اکٹھا کرکے
دو آم کا باغ ،، لگانے کا منصوبہ ہے جو
آج معقول آمدنی کا ذریعہ بنا ہوا ہے
اللہ پاک انہیں غریق رحمت کرے۔
مرسلہ ۔ ابراہیم بغدادی
انگلینڈ

ماہنامہ نقش کوکن بمبئی

حفیظ بی بغدادی کا انتقال

جناب محمد غلام حسین بغدادی (مقیم
ناگپاڑہ ڈاکیارڈ روڈ بمبئی ۱۰) کی اہلیہ حفیظ بی
کا ۲۵ ر اپریل ۹۲ء کو انتقال ہوگیا۔
(نامہ نگار مبین حاجی)

ملا برادران کو صدمہ

مجگاؤں ڈاک بمبئی کے جناب یوسف
ملا کی والدہ اور سلطان باڑی والے

کی خوشدامن مریم بی متوطن راجہ
پور کا طویل علالت کے بعد گودریج کالونی
وکھرولی میں ۳۰ ر اپریل ۹۲ء کو انتقال
ہوگیا۔
(نامہ نگار مبین حاجی)

جناب عباس سارنگ کو صدمہ

جناب عباس سارنگ کے برادر
نسبتی عبداللطیف سارنگ کا بعمر ۵۷ سال
بنگلور میں انتقال ہوگیا۔ مرحوم شریف
الیکٹرک کمپنی میں اکاؤنٹنٹ (سابق) تھے۔

قادر بھاٹکر کو صدمہ

محکمہ ڈاک کے ریٹائرڈ پوسٹ ورکر
جناب عبدالقادر بھاٹکر کا جوان فرزند ۹ مئی
۹۲ء کو کاسنہ کے پاس دریائے داشتنی
میں غرقاب ہوگیا۔

طاہر بھاٹکر کو صدمہ

جناب نسرت کمالی کی والدہ کی
رحلت اور قادر بھاٹکر کے فرزند کی
غرقابی کا غم ابھی تازہ ہی تھا کہ کوکن
بینک چپلون برانچ کے افسر ساجد بھاٹکر
اور سمان الیکٹرونک چپلون کے
مالک محمد بھاٹکر کی نانی صاحبہ (طاہر
بھائی کی خوشدامن) کا وسط مئی ۹۲ء
میں انتقال ہوگیا

(بقیہ صفحہ ۳۳ پر)

posed it. The Minister of State for Home Mr. M. M. Jacob has also ordered an inquiry into the activities of the Organisation.

However, the Kerla Jamaat Coordination Committee has opposed such a move of the Government saying that it would arouse communal passions in the country.

Meanwhile, the Students Islamic Movement of India (SIM) has said that the BJP is brewing trouble in the Muslim dominated parts of Malapuram, and demanded an inquiry and stern action against the culprits *

The newly elected executive committee members of the Kokan Muslim World Foundation at their first meeting in London : seated (left to right) Abdul Kadir Parkar, Ibrahim Sawant, Bahauddin Parkar, Ibrahim Parkar; standing (left to right) Moazam Ali Baghdadi, Gani Hajwane, Dr. Zakir Abdul-Karim Naik (Special Guest Invitee of Bombay to the meeting alongwith his brother Dr. Mohammed Naik), Abdulla Mukadam, A. Karim Bijle and Usman Hajwane.

KOKAN MUSLIM WORLD FOUNDATION, LONDON

In May issue of Naqshe Kokan, the report of AGM and the list of the Managing Committee is published. Usmany Hajwane, the Dy. Secretary reports that when Dr. Mohammed Naik and Dr. Zakir Naik, Indian founder life members of KMWF, London were on tour in U. K., they were given the reception on 10th May at his residence on behalf of the Foundation. Most of the Directors and the Managing Committee members attended. It was a small informal welcome function in the honour of both the doctors. Function started with the tilawat of holy Qur'an by Janab Ibrahim Parkar. Barrister Abdul Kadir Parkar, the Chairman of the Function gave the welcome and introductory speech and appealed to all Kokni muslims all over the world to join the Foundation to create more affection and integration in the community. Mr. Abdulla Mukadam, Secretary of the foundation read the report and gave past progress of the Foundation. Mr. Bhauddin Parkar, the Former Chairman of the Foundation stressed the international importnce of KMWF and its implementation in his emotional speech. Both the guests thanked the majlis and promised their co-operation and co-ordination to the foundation. In the end, Mr. Hajwane, thanked the guests and announced the programme of Qawali and Gazals to be held by the Foundation on 30 th May, 1992 The function ended on a happy and cordial note.

MARRIAGE

* **Nasira** D/o. Abdulla Abdul-Gafoor Nakhawa to **Moinuddin** S/o. late Umer Yakub Metkar on 21st May 1992 in Bombay.

* **Aslam** S/o. Shafiq Husain Modak (Mistry) to **Nazima** D/o. Yusuf Mohamed Kazi on Sunday 24th May 1992 in Bombay.

* **Rizwan** S/o. late Abubakar I. Lala to **Rehana** D/o. Mr. Nazir Kazi on 31st May 1992 in Bombay.

* **Saher** D/o. Mr. Akhtar Imam to **Fareed** S/o. Nawab Alam Himmati on 22nd May 1992 in Bombay.

* **Nilofer** D/o. A. [illegible]koor Kadiri to **Mohammed Salim** S/o. Mr. Ismail Muhimtule on 30th May, 1992 in Bombay.

* **Munir Ahmed** S/o. Advocate Nuruddin Bhatkar to **Salma Tabassim** D/o. Adam (Nusrat) Shirgaonkar in Ratnagiri.

* **Nazima** D/o. Shafi Kazi of Ratna Sea Foods to **Mansoor** S/o. Kamaruddin Kazi on 24th May 1992 in Ratnagiri.

* **Abdul Gani** S/o, Mr. Ibrahim Khalfe (formerly of Nairobi and now settled in Houston, U S. A.) to **Irfana** D/o. late Ibrahim Bawa Sawant of Bombay in Bombay on 10th May, 1992.

* **Kifayatullah** (Kiffey) S/o. Hasan K. Dalvi To **Shahin** D/o. Ibrahim I. Mullaji on Sun, 24th May 1992 in London.

ing in various parts of East Africa. May the Festival prosper as the years roll on (Amen).

Nairobi, 7th May, 1992. (SHEIKH ISMAIL)

KOKAN MULTI - PURPOSE CO-OPERATIVE SOCIETY, NAIROBI

A handful of Kokni Muslim youth have long been trying to establish a Co-operative society in Nairobi, Kenya. A society, known as the Kokan Multi-purpose Co-operative Society, was formally launched, following its registration by the Ministry of Co-operative Development, at its first general meeting held on 11th April, 1992 at the Kokni Muslim Association Hall. Following are some of those who will go down n the history as the founding members of the Society :

Chairman : Mr. Rauf Sangrar, **Vice Chairman :** Mr. Bhauddin Khares, **Secretary :** Mr. Shakil Sheikh, **Treasurer:** Mr. Ashfaque Kazi. **Members of the various committees : Investment :** Messrs. Hanif Sangrar, Habib Parkar, Shabbir Parkar. **Education :** Mr. Asghar Khan and Ms. Tahira Samnakay. **Supervisory :** Messrs. Sheikh Ismail, Asif Khan and Shaffi Bagdadi

TOOFAN VOLLEYBALL TOURNEY AT BIRMINGHAM

The Toofan Volleyball club held its annual intercity Kokni Volleyball Tourmament in Birmingham on 22nd May, 1992. Kokni teams from all over Britain participated in this annual event. Toofan Volleyball Club was formed in Birmingham in 1982 as on outcome of a similar event in Leicester. Over the years it has not only participated in Kokni tournaments but has also entered competitions on an open level with other communities. During the last three to four years they have won almost all major kokni tournaments and today are respected for their sportmanship as well as their character.

(Reported by Faruq Mhatey and Abdul Rashid Khalfey, Birmingham)

ALL INDIA MILLI COUNCIL FORMED

On 23rd and 24th of May, Ittehad Millat Conference was held in Bombay. More than 500 muslim delegates from all the States of India attended the Conference. Delegates included cross sections of different Jamats, anjumans including Personal law board, Jamiatul Ulema, Jamate Islami, Ahle Hadis, Shia Jamat, Bhori Jamat and others. Prominent personalities among the delegates were Maulana Ali Mian Nadvi, Maulana Mujahidul Islam Al-Qasimi, Ibrahim Suleman Sait (M. P.), Mr. Gulam Mahmood Banatwala, Prof. Dr.F. Manzoor Alam, Maulana Mukhtar Ahmed Nadvi, Maulana Zillur Rahman, Mr. A. Y. Shaikh, Sayed Kalbe Abbas and others, and most of them spoke on the problems of muslims in India and how to solve them amicably and peacefully, the progress of the country, welfare of the minorities in general and muslims in particular. After the lectures, discussions, questions and answers, an unanimous resolution was passed to form an All India Milli Council in India with a Committee of about 200 representatives from all parts of the country. At present, Majahidul Islam Al-Qasimi has been appointed as the Conven or. Sugggestions and inquires can be had from the Convener, P. O. Box No. 9725, Jamia Nagar, New Delhi.

MINORITIES COMMISSION BILL PASSED

The Lok Sabha on May 12 and the Rajya Sabha on May 14 passed National Minorities Commission Bill, giving the Commission statutory status. All the members of the Parliament except the BJP members supported the Bill.

Terming the Bill 'ill-conceived and retrogate', the BJP leader Mr. L. K. Advani said instead of solving any problem it would create new ones. Later on before voting on the Bill, the BJP members walked out of the Parliament.

JAMIA STIR CONTINUES

The students' agitation in Jamia Millia Islamia on the Pro-Vice Chancellor Prof. Mushirul Hasan's remark in favour of lifting the ban from Salman Rushdie's "The Satanic Verses" is now at its climax. Five persons including an administrative staff undertook fast-unto-death on May 12.

In a joint statement on May 14, the Muslim leaders, Syed Shahbuddin, Maulana Mohammed Shafi Moonis, Ibrahim Sulaiman Sait, Syed Ahmed Hashmi, P. M. Saied and Saifuddin Soz have criticised the VC and urged Mr. Hasan to resign as he has lost confidence in the Jamia. However, they have appealed to the students to call off the agitatation and help in bringing the situation to normalcy.

ISS IN KERALA

There is much ado about the activities of the newly formed Islamic Sevak Sangh (ISS) in Kerala. The Kerala Chapter of RSS has op-

3. 'Husenabai Shaikh Taherbhai Khorakiwala' Trophy to be presented to the girl student who has secured the highest marks in the S. S. C. Exams.

EDUCATIONAL AID PROMISED BY TALIB

I. Y. Talib, Ex-President, The Bombay Association of Heads of Secondary Schools, Retd. Principal, Farooq Sattar Ommerbhoy High School for Boys has been active even after his retirement. Through his Association he has urged the higher authorities in Educational Department by sending 26 suggestions for implementation. We cannot publish the details due to lack of space but those who are interested in that paper or in any other educational aid, they should contact or write to him on his following address :

Nishat Nivas, 1st Floor, 303, Shastri Marg - Kurla, Bombay - 400 070.

GOVERNOR'S VISIT TO KOKAN KRISHI VIDYAPEETH

Shri Subramaniam, Governor of Maharashtra and the Chancellor of Kokan Krishi Vidyapeth, Dapoli, visited the K. K. Vidyapeeth recently. In his address to the staff and students of the University, he said that a total Green Revolution is needed to take the country on the path of progress. Agricultural Scientists should strive hard to meet the increasing needs of the poulation by way of optimum utilisation of the Natural Resources like land, water and sunlight. The world has come closer because of modern communication media and is experiencing the explosion of knowledge. The teachers in Agricultural should study the new phase so as to upgrade their knowledge and should try their best to give the latest knowledge to the students. Dr. S. B. Kadrekar, the Vice Chanceller, K. K. V. Dhapoli, gave a brief account of the University's work, and assured the great scope for the students of Kokan region in this University.

7TH EAST AFRICAN SPORTS FESTIVAL

A grand reception-cum-music party held at the Aga Khan Diamond Jubliee Hall, Mombasa, on 19th April marked the end of the highly successful 7th East African Kokni Muslim Sports Festival staged during the Easter holidays. Nairobi's Kokani Muslim Club reigned supreme by winning three of the five events with Tawaqal S. C., Dar-es-salaam, and Kokani Jamat S. C., Mombasa, claiming one each.

Mombasa, the hosts, made a promising start by beating Dar-es-salaam 3-0 at badminton and then holding the same opponents to a 1-1 draw in football on the opening day. However, they later lost their volleyball match 2-0 against Nairobi.

The second day's programme began with a cricket match which provided a thrilling finish as Dar-es-salaam pipped the host club by 7 runs. Mombasa clinched the badminton title by beating Nairobi 3-1 and Nairobi shocked Dar-es-salaam with a well-merited 2-0 victory in football. In a junior football match, Kenya beat Tanzania. Nairobi registered an easy 3-0 win against Dar-es-salaam to retain the table tennis title, but lost their volleyball encounter 2-0 to the same counterparts.

On the third and final day Nairobi, the holders and pre-festival favourities, had no difficulty in beating Dar-es-salaam by 9 wickets at cricket. Nairobi also won the hard-fought football decider when they edged Mombasa by the odd goal in three. Earlier, in the volleyball final, Dar-es-salaam had made sure of at least one trophy by beating Mombasa 2-1. Dar es salaam were also awarded the trophy for the most disciplined club in the Festival.

The following players recevide individual awards :

Best all-round player : Abdul Wahab Mukadam (Mombasa)

Best football player : Abdul Razaq (Nairobi)

Best table tennis player : Hanif Parkar (Nairobi)

Best cricket player : Sajid Bahoor (Nairobi)

Best badminton player : Abdul Wahab Mukdam (Mombasa)

Best volleyball player : Shakil (Dar-es-salaam).

About 300 Kokani Muslims had assembled in Mombasa, some to participate in and others to witness the Festival. Apart from its sporting and recreational value, the Festival provided the unique opportunity of fostering brotherhood amongst the community members resid-

reduced the cost of the railway birdge.

* The total cost of this Railway Bridge is about Rs. 40 Crores.

* Railways started the construction of this Railway Bridge in 1986 and completed the same in 1991 through M/s AFCONS.

Mankhurd-Belapur Railway Project :

Mankhurd-Belapur Railway Project is a unique example where State Govt./CIDCO is sharing the cost with Railways for the first time in the history of Railway Development in India. It is an extension of harbour line of Central Railway from Mankhurd, which establishes prime link to New Bombay.

Commuter Railway System For New Bombay :

Commuter Railway System proposed for New Bombay consists of six corridors covering West-East, North-South and Central areas of the City Direct access from residential to job centres, convenient interchange facility from one corridor to another, easy to follow routes are the main features of the proposed Railway System in the New City, each corridor is designated by a different colour code for the convenience of commuters on the pattern of the prevailing system in other progressive cities of the world. The total length of all the corridors is about 157 kms.

PURNAGAD BRIDGE

On the western shore of Kokan is situated a village Purnagad. In between Purnagad and Gaon khadi the new bridge is being built by the Government. The length of the bridge will be about 327 mts. and the breadth of the way of the bridge will be 7.5 mts. So far Rs. 26 lakhs are spent and the total cost will be about Rs. 61 lakhs. It is expected to be completed by 1994 This project will bring more economical, commercial and transport progress. The length below the bridge is 9 mts. which is enough for the Sea transport.

JAME MASJID HARNAI (RATNAGIRI)

Harnai is a village in Dapoli taluka of Ratnagiri District. The construction of Jame Masjid in Bazar Mohalla Harnai has already been started and the construction is expected to be completed by the end of the year. Before this, two more Jame Masjids at Bunder Mohalla and Nawa Nagar Mohalla have been built. In last 5 years Jame Masjid Bazar Mohalla will be the 3rd mosque in Harnai which is a village which has got muslimn population of about 2000 which is 20% of the total population. The village has also got one Urdu High School.

PHURUS (KHED, RATNAGIRI) UAE SOCIETY

The first function of the Phurus Muslim UAE Society was held on 20th Mach, 1992 at Phurus under the Presidentship of Mr. Abdul Rahim Dawood Parkar. About 65 persons attended the function in full spirit and enthusiasm. In last 25 years, this was the first auspicious occasion with many representatives coming from Dubai, Sharjah, Abu Dhabi and other places of UAE. All enjoyed the full programme of the function. The Society expects to keep such get-together and annual gathering functions every year. All present had good interaction and sharing and thanked each other for their presence.

(Report : Abdul Rahim Dawood Parkar)

QUIZ ON KHULFA-E-RASHIDEEN

DR. (MRS) ROKHIYA JAFERI SIDDIQUE, M.B.B S. has recently complied a small booklet in English in the form of historical QUESTIONS & ANSWERS (QUIZ) on four Khalifas after our prophet. This book is very useful for English knowing students in particular and others in general. For obtaining a copy write to. ***BAZME SUALIHAT***

4/1, Alexandra Street, Richmond Town, Bangalore 560 025.

TROPHIES FOR NATIONAL SCHOOL STUDENTS

At the Golden Jubilee Celebrations of the National High School, Dapoli, inaugurated by Janab. A. R. Antulay and which F. T. Khorakiwala was the Chief Guest, following trophies were announced :

1. 'Begum Zohrabai Antulay' Trophy - to be awarded every year to the Best Student of the School.
2. 'Shaikh Taherbahi Khorakiwala' Trophy -- to be presented to the boy student who has secured the highest marks in the S. S. C. Exams.

NEWS/HAPPENING

THE MANKHURD BELAPUR RAILWAY PROJECT: It was inaugurated by Hon. Shri R. Venkatraman, President of India on 9th May 1992. Its importance could be highlighted in terms of :

New Bombay :

New Bombay is being developed as a counter magnet to Bombay to reduce the growing congestion and deterioration in civic amenities in Bombay, located just across the Bombay harbour. New Bombay covers an area of 344 sq. kms., about 3/4th the size of Bombay. Planning and development of the new city is entrusted to the CITY & INDUSTRIAL DEVELOPMENT CORPORATION OF MAHARASHTRA (CIDCO) as New Town Development Authority. It is envisaged that by the year 2001, New Bombay should have a population of about 20 lakhs and job for about 7.5 lakhs, which otherwise would have gone to Bombay.

Basic tenet of New Bombay Development Plan is a series of nodal settlements strung along a Mass Rapid Transit (MRT) line in the form of Commuter Railway System. The spread of node is decided by the walking distance considered reasonable from Commuter Railway Station and scale economics determining the threshold size for better social amenities. On this basis each node is expected to have 1 to 2 lakh population.

The Central Business District (CBD) of New Bombay is located in the central part around a lake of about 4 km dia. Major wholesale market, industrial estate are evenly distributed in outer areas of the city. The intervening areas are for predominantly residential purposes. Such a land use pattern will minimise the average travel distance in city. While the centroid of most of the nodes would be directly accessible by the commuter rail system, when fully completed, the feeder service to the Railway Stations would be in the form of Bus Service, preferably Electric Trolley Buses.

Mankhurd-Belapur Railway Line :

Mankhurd-Belapur Railway line is a part of East-West corridor (Red Corridor) connecting Bombay and New Bombay. This is an extension of harbour line of Central Railway to connect the CBD of Bombay to CBD of New Bombay. Reversal facilities being developed at Wadala would directly connect Western Railway (North of Bombay) corridors to New Bombay.

Mankhurd-Belapur Railway Project is a fine example of co-operative efforts of Ministry of Railways, Govt. of Maharashtra and CIDCO for providing commuter railway service to the new growth centre in the Bombay Metropolitan Region. 67% of the total project cost, estimated at Rs. 287 crores is being shared by CIDCO and balance by the Ministry of Railways. The actual construction of the Railway System is also being done jointly by the MTP (R) and CIDCO.

Railway Station-Cum-Commercial Complexes

For the first time in the country a novel method for utilisation of air space over the railway stations located in New Bombay on Mankhurd-Belapur Railway line has been made use of. Each Railway Station cum Commercial Complex is a fine public building with all amenities, blended with aesthetics and environment.

All railway Stations shall have double discharge platforms connected by subways for easy access and quick disposal.

All Railway Stations shall have spacious parking and circulation area for public transport, taxi, auto, scooter, bicycle and car.

Commercial Complexes consist of shops and offices fully segregated from commuter traffic.

Vashi Railway Station is the gateway station for New Bombay and it is one of the largest complex being developed in New Bombay.

Thane Creek Railway Bridge :

Thane Creek Railway Bridge of 1.8 km length has been constructed by using precast, prestressed bc girders of 53 mt. span, which has never been tried earlier in this country. For launching each girder, weighing about 850 tonnes advantage has been taken of tidal variation in the creek, which has considerably

PERSONALITIES

BHAUDDIN PARKAR

Born in Furus (India) Bhauddin Parkar went to East Africa in 1984 and started his career in a Bank. After sufficient experience, he joined the Commercial Organisation in 1956 as an Assistant Manager and retired as a Chairman and Managing Director in 1978. During this period, he received professional training in Black and White, Colour Photography, Cinematography and Reprography in Germany and Belgium.

He travelled extensively in East Africa, Central Africa, Southern Africa, Middle East, Central Asia, Far East, Europe and America. He worked as an honorary member in various institutions in East and Central Africa and was also Vice-Chairman of the Malawi Chamber of Commerce. He came to UK in 1978 and started his own business. His son Mushtaque is a leading investment & insurance consultant in London. Mr. Parkar is a founder member of Kokan Muslim World Foundation and the past Chairman of the Foundation. He has always been held in high and affectionate esteem by the Kokan Community as well as his associates in Britain . His integrating dynamic approach for community development is appreciable.

OUR INSTITUTIONS

ANJUMAN-I-ISLAM
BOMBAY
(ESTD. 1884)

Anjuman-i-Islam, Bombay, is the premier Educational and Social Institution of India, with 34000 students (boys and girls) on its rolls.

Amongst the founder members of Anjuman-i-Islam was late Justice Badruddin Tyebji, the first Indian Judge of Bombay High Court and third President of Indian National Congress.

From a Modest beginning, the Anjuman-i-Islam has grown into the present size of a University with 38 different educational and social institutions, engaged in imparting knowledge to educationally backward Muslims of India along with the students of different communities.

Amongst its prestigious institutions are -

(1) M. H. Saboo Siddik Institute of Engineering & Technology where about 3000 boys and girls are acquiring technical and scientific knowledge.

(2) Akbar Peerbhoy Girls Polytechnic is unique as far its courses are concerned, where nearly 750 girls are acquiring technical knowledge, which will helps them to be self supportive.

(3) Anjuman's Akbar Peerbhoy College of Commerce, its College of Education, the Public School at Panchgani and Urdu Research Institute have acquired name and fame and have set high standards of education.

The two Girls orphanages A. D. Bawla Girls' orphanage of Versova, Bombay and VM & DM PM Girls' orphanage of Pune are the model orphanages of which not only Anjuman but our nation can feel proud of. With a staff of 1600 consisting of all communities and nearly 40 percent of our students belong to different communities - Anjuman has maintained its rich traditions of SECULARISM & NATIONAL INTEGRITY.

The futureprojects of Anjuman are -

(1) Institute of Business Management. (2) College of Pharmacy (3) College of Nursing. (4) College of Catering and (5) a Medical College.

Anjuman is marching ahead with firm determination to spread Knowledge and is praparing our youth for future leadership & to accept responsiblities of reconstruction of our Nation.

is performed at the Grand Mosque (al Masjid al-Haram), and in Mina, Muzdalifah, and Arafat, which are places directly adjacent to Mecca and Arafat is the farthest from Makkah; on one side of it rises a small hill called the Mount of Mercy (jabal rahmah). The whole plane is suitable for the standing (waquf) at Arafat. Mina, is close to Makkah and here pillars (satans) are located which are stoned during the Hajj. Muzdalifah lies between Mina and Arafat. Hajj and/or Umrah starts with intent (an-niyah) and with a dress of ihram. Ihram is nothing but a costume of two seamless, unsewn pieces of simple white cloth. Most visitors from abroad put ihram on in Jeddah although it may be put on in one's country of departure. Muslims are supposed to know all the rituals of Hajj before performing it. Moallims do guide and help the pilgrims in performing the rituals.

Hajj is a journey to the heart. The yearly flood of hajjis from the remotest and all places of Islam has been a remarkable means of spiritual renewal for distant communities which are brought closer to the manifest centre of Islam. There is no event on earth that can compare with it. Besides its contribution to social get-together it has been a journey of learning and for inter-change of ideas for many scholars The journey to Makkah has been the turning point of their intellectual careers because of exchange and sharing of thoughts and Islamic studies. Before the II World War, it was adventurous experiences of journey and also the difficulties faced to fulfil the Hajj, 20 to 30 thousand hajjis used to go every year from other parts of the world. But these days due to the facilities more than 2 million Hajjis come from all over the world as if it is the international conference of all the cross-sections of the muslim societies. There is no other example of such a huge crowd gathered at one place for spiritual rites in the whole world.

In Islamic Shariah, there are only two authentic festivals - one is called 'Id-u-Fitr" and the other "Id-ul-Azha". Besides, all other festivals comonly known in muslims are either followed as traditions or they are the product of socio cultural activities In fact, they don't relate to Islamic teachings at all.

Id-ul-Fitr is celebrated immediately after the end of fasting month i. e. on 1st of Shawal, a day to celebrate the month long fasting. Fasting on the day of Id is prohibited. Muslims, on this day offer thanks-giving prayers to Allah, and organise get-togethers.

"Id-ul-Azha" means Id of sacrifice. This second Id is commonly known as Baqar Id, which is a misnomer. Its real name is Id-ul-Azha which means Id of sacrifice. This Id is celebrated on the 10th of the last lunar month called Zul-Hajj. On this day, muslims offer congregational thanks-giving prayer. After that they slaughter their animals and they share their meat with the fellow-men, and celebrate the great name of Allah over the sustenance He gave them from animals (fit for food).

According to Islamic principles, none of these two festivals are meant for amusement or social entertainment evils. Instead, both the festivals are meant for social obligations. The month of Ramzan is for training sabar and tolerance. Idu-ul-Fitr is celebrated to get pleasure after successfully going through the tedious training course of tolerance for the whole month. The day of Id is to make promise to lead a righteous and sober life and not the day to indulge in Social excesses or evils.

Idul Azha teaches a great lesson in lif, which is to sacrifice for the sake of Allah. It teaches us to look beyond self and give importance to the service to human righteousness, and teaches the lesson of service before self. Without sacrifice a man cannot achieve anything. The sacrifice of a goat is symbolic and the meat of the sacrificed goat is among relatives, friends and poor. Again, Quran says it is not the flesh or the blood of goat that reaches to God, but it is your intentions and motivations that reach God. Therefore, in every action, a good intention is obligatory. Therefore, the real happiness of Idul Azha lies in being generous and in being ready to sacrifice in the way to Allah. Sacrifice is a necessity for real holistic success and development.

Naqshe Kokan

English Supplement

44, Jail Road (East), Dongri,
Bombay - 400 009 (India) .Phone : 864968

Editor	Dr. Abdul-Karim Naik
Associate Editor	Capt. F. M. Mistry
Consultant Editors	A. Kays & Prof Yusuf Khan

OUR HONORARY REPRESENTATIVES

U.K.	I. BAGDADI • U HAJWANE
SAUDI ARABIA:	SAYEED KAZI • MOH ALI S MUKADAM
BAHRAIN	: A RAZZAK SARDAR
DUBAI	: SIDDIKA U KHERETKAR
PAKISTAN	: BOMBAYWALA • KAMRUDDIN
DOHA QATAR	: HASAN KAREEM CHOUGLE
EAST AFRICA	: SHEIKH ISMAIL • SAHIR SHIWI KAZI
SOUTH AFRICA	: HASSAN SAYED • A. R OSMAN
BOMBAY	: E.A.G. CHAUGULE • ALI SALEH

ANNUAL SUBSCRIPTION IN INDIAN RUPEES

India	Rs. 60/-
Pakistan	Rs. 200/-
Gulf	Rs. 250/-
Other countries	Rs. 350/-
South Africa for 5 Years	Rands. 180/-

EDITORIAL

ID MUBARAK

We wish all our readers, contributors, representatives, staff and well wishers ID MUBARAK. May Allah shower happiness and peace on all of us on this joyous occassion.

KA'BAH, HAJJ AND ID-UL-AZHA

Ka'bah is a unpretentious cube-like building known as Baitullah also. It is situated in Makkah, the central city of peace and securiy. "And (remember) when We made the House a Place of assembly for men and a place of safety..." (Al-Qur'an 2:125)

Having made the First House of Worship at Makkah and having declared it the city of peace and security for its residents as well as visitors, God then imposed a duty on the believers to pay a visit for pilgrimage or Hajj to it: "....Pilgrimage thereto is a duty men owe to God, those who can afford the journey. But if any deny faith, God stands not in need of any of His creatures". (3:97)

Al-Hajj, is one of the "five pillars" of Islam and is an elaborate series of rites requiring several days for their accomplishment, performed at the Grand Mosque of Mecca and in the immediate environs of the city.

The hajj is obligatory upon those who can "make their way' (3:97) to Makkah. That is to say that the requirement is absolute, but incumbent upon those whose health and means permit it, who, in doing so, do not compromise their responsibilities towards their famillities.

Hajj is expressed by three ideas i.e. Al-Hajj, Al-Umra and Al-Ziyarah. Umrah consists essenntially of 7 rounds (TAWAFS) of the Ka'bah and 7 courses (SAEE) partly walked and partly run between Safa and Marwah. Al-Ziyarah is a customary visit not a rite of visiting the tomb of Prophet in Madina. Ziyarah is also applied to the visiting of any holy place. Some believe that 40 salat (prayers) i.e. 5x8 days of continuous prayers are olligatory to fulfil the Hajj. Quran says that a founder of the rites of pilgrimage is Abraham (Q 22:26-30). The Hajj

اشاعت کا ۳۰ واں سال

ماہنامہ

نقش کوکن بمبئی

اردو / انگلش

رکن انڈین لنگویجیز نیوز پیپرس ایسوسی ایشن

جلد نمبر ۳۰ | شمارہ ۷ | جولائی ۱۹۹۲ء

مدیر: ڈاکٹر عبدالکریم نائیک

معاون مدیر: فقیر محمد مستری / مبارک کاپڑی

ملکیت: نقش کوکن پبلی کیشن ٹرسٹ (رجسٹرڈ نمبر E 3006

سالانہ: ساٹھ روپے ـ تاحیات: چھ سو روپے

خط و کتابت اور ترسیل زر کا پتہ، نقش کوکن ۵۶ ٹرمانڈیل اسٹریٹ (نارتھ) ڈونگری، بمبئی ۴۰۰۰۰۹ فون: ۸۶۴۹۶۸

مقام طباعت: ربانی پرنٹرس، بائیکلہ، بمبئی ۴۰۰۰۲۷

پرنٹر پبلشر: ڈاکٹر عبدالکریم نائیک

تاریخ اشاعت: یکم جولائی ۱۹۹۲ء

کتابت: ذبیر احمد، شبیر احمد

اس ماہ کے

نقوش

انسان کی زندگی میں ہر طرح کے دور آتے ہیں. خوشی کے بھی، رنج کے بھی. خوشی کے موقع پر تقریبات ہوتی ہیں. شادی بیاہ، عقیقہ، ختنہ، بسم اللہ، ختم قرآن، امتحان میں کامیابی، بیرون ملک روانگی، وطن میں آمد، حج و زیارت . . . ان سب سے یادیں جُڑی ہوتی ہیں. اور ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے. رنج کے موقع پر سوگ ہوتا ہے، وفات، چہلم، فاتحہ، قرآن خوانی . . . ان سب سے یادیں جُڑی ہوتی ہیں اور ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے.

ایک موسم آتا ہے، دوسرا جاتا ہے: باراں، گرما، خزاں، سرما، بہار. ان سب سے یادیں جُڑی ہوتی ہیں اور یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے. تہواروں کا دور مدام چلتا ہے؛ عید، بقرعید، محرم، شب براءت، میلاد النبی، ماہِ رمضان . . . ان سب سے یادیں جُڑی ہوتی ہیں اور ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے.

بھائی کی شادی میں تو تمام طرح کی مٹھائیاں تھیں. دوست کے ہنی مون پر افلاطون. قرآن خوانی میں نان خطائی. باراں میں برفی. سرما میں گاجر کا حلوہ. رمضان میں مالپوہ. عید میں شیر خُرما.

اور ہر مٹھائی سے لُطف اندوز ہونے کے بعد سوال پُوچھا جاتا ہے کہ "بھئی مٹھائی کہاں سے خریدی؟" تو

سلیمان مٹھائی والے کا نام بے ساختہ زبان پر آجاتا ہے. یعنی ہر مٹھائی کے ساتھ سلیمان مٹھائی والے کی یاد جُڑی ہوتی ہے. اسی لئے جب کبھی مٹھائی کا ذکر چھڑتا ہے، سلیمان مٹھائی والے کی بات ہوتی ہے. سلیمان مٹھائی والے ہمہ اقسام، ہمہ اصناف، ہمہ رنگ، ہمہ اشکال، ہمہ اجناس اور ہمہ مواقع مٹھائیاں بناتے ہیں.

آیئے، اپنی یادوں کی یاد میں کوئی مٹھائی نوشِ جان فرمایئے.

جب کبھی مٹھائی کا ذکر چھڑتا ہے سلیمان مٹھائی والے کی بات ہوتی ہے

سُلیمان مٹھائی والے

شاہوں کے شایانِ شان مٹھائیاں بنانے والے

مینارہ مسجد

۳۱ ایف/جی محمد علی روڈ بمبئی ۴۰۰۰۰۳

فون: ۸۵۵۵۸۵۸۱/۸۵۵۳۲۳۳

حقیقی عمل

میکسم گورکی ایک روسی ادیب نے ایک جگہ بتایا ہے کہ محنت ہی کلچر کی بنیاد ہے۔ اس سلسلہ میں وہ لکھتا ہے کہ — اگر ہر آدمی اپنی تھوڑی سی زمین میں پوری محنت کرے تو ہماری دنیا کتنی حسین ہو جائے۔

یہ بات صد فی صد درست ہے۔ ہر آدمی کے قریب اپنے عمل کا ایک ممکن دائرہ ہوتا ہے۔ اس کے اختیار میں ہوتا ہے کہ یہاں وہ اپنی پوری محنت صرف کرے اور اس کو آخری نتیجہ تک پہونچائے۔ اگر ہر آدمی اپنے اس ممکن دائرہ میں محنت کرنے لگے تو بیک وقت ساری دنیا میں بہت سے نتیجہ خیز عمل شروع ہو جائیں گے۔ اور جب یہ تمام عمل اپنے انجام کو پہونچیں گے تو تعمیر و ترقی کی ایک پوری دنیا ہر طرف کھڑی ہوئی نظر آئے گی۔

مگر انسان کا حال یہ ہے کہ وہ اپنی "تھوڑی زمین" پر عمل کرنے کے لیے تیار نہیں ہوتا۔ وہ دوسروں کی "بڑی زمین" کو اپنا نشانہ بناتا ہے۔

جس سماج میں لوگ ایسا کریں وہاں لوگوں کے الفاظ سے تو ساری فضا گونج رہی ہوگی، مگر عمل کا سارا میدان صحرا کی طرح بے فصل پڑا رہے گا۔

اجزاء کے جمع ہونے سے ہی ایک کل بنتا ہے اس لیے اشخاص کا انفرادی طور پر عمل کرنا، نتیجہ کے اعتبار سے، سب کا عمل کرنا ہے۔ انفرادی سرگرمی، اپنے انجام کے لحاظ سے اجتماعی سرگرمی کا جزء ہے۔ جزء پر عمل کی بات کرنا پروگرام ہے، کل پر عمل کی بات کرنا صرف نعرہ ہے۔ جزء اپنے قبضہ میں ہوتا ہے۔ کل پر محنت کرنا کسی ایک شخص کے لیے عملی طور پر ممکن نہیں۔ پروگرام وہ ہے جو ممکن ہو۔ جو ممکن نہیں وہ پروگرام بھی نہیں۔

اصلی معیار

قرآن میں بتایا گیا ہے کہ حضرت مریم کے یہاں جب حضرت مسیحؑ کی ولادت ہوئی اور وہ اشارۂ ربانی کے مطابق بچہ کو لیکر یہودیوں کی بستی میں آئیں تو یہودی علماء ان کے گرد جمع ہو گئے۔ انھوں نے کہا کہ اے مریم! تم نے بڑا طوفان کر ڈالا۔ اے ہارون کی بہن! نہ تمہارا باپ کوئی برا آدمی تھا اور نہ تمہاری ماں بدکار تھی۔ (مریم ۲۷-۲۸)

یہودی علماء کے اس کلام سے بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ حق پسند لوگ تھے۔ وہ لوگوں کو برائی سے روکنے والے اور انھیں نیکی کا حکم دینے والے تھے۔ اسکے باوجود وہ اللہ کے یہاں حق پسند مانے نہیں گئے۔ اس کے بجائے وہ خدا کی نظر میں ملعون ٹھہرے اور عذاب کے مستحق قرار پائے۔

اس کی وجہ یہ تھی کہ انھوں نے "حضرت مریمؑ" کے خلاف تقریر کرنے میں تو حق پسندی کا مظاہرہ کیا تھا مگر جب خود اپنے آپ کو حق پسند بنانے کا وقت آیا تو وہ اپنے آپ کو حق پسند بنانے پر راضی نہ ہو سکے۔ دوسرے کے معاملہ میں وہ بظاہر مصلح تھے، مگر اپنی ذات کے معاملہ میں وہ سرکش اور مفسد بن گئے۔

ان کی ذات کا یہ امتحان اس وقت ہوا جب کہ حضرت مسیحؑ جو کہ ابھی نومولود بچہ کی حیثیت سے ماں کی گود میں تھے، اچانک معجزۂ الٰہی کے تحت بول پڑے اور اپنے بارہ میں سچے نبی ہونے کا اعلان کیا۔ اس معجزاتی واقعہ نے حضرت مریمؑ کی برات اور حضرت مسیحؑ کی نبوت دونوں کو آخری حد تک ثابت کر دیا۔ مگر یہودی علماء نے نہ حضرت مریمؑ کی پاک دامنی کا اعتراف کیا اور نہ حضرت مسیحؑ کی نبوت کا ۔۔۔۔ باقی ص ۱۹ پر

قرآن کریم کے مقاماتِ نزول

غارِ حرا: پڑھ اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا انسان کو خون کے لوتھڑے سے، پڑھ اور تیرا رب بڑی عزت والا ہے۔ جس نے قلم کے ذریعہ سکھایا انسان کو وہ کچھ سکھایا جو وہ نہ جانتا تھا (العلق ۹۶ - ۱تا۵)

(مکہ مکرمہ سے تین میل شارع عرفات پر جبل النور کی بلندیوں میں) وہ بابرکت غار جس کی تنہائیوں میں ہادی عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعثت سے قبل خلوت گزینی، عبادت اور غور وفکر کے کئی دور گزارے اور جس کی خلوتوں میں اللہ تعالٰی کے آخری کلام کی پہلی وحی نازل ہوئی۔

کوہِ صفا: (بیت اللہ کے سامنے وہ پہاڑی جہاں حجاج کرام "سعی" کرتے ہیں) وہ پہاڑی جس کے دامن میں حضرت ہاجرہ اپنے لختِ جگر ننھے اسماعیل (علیہ السلام) کیلئے پانی کی تلاش میں باربار دوڑی تھیں تاآنکہ انہیں حضرت اسماعیل کے قدموں میں زم زم کا چشمہ ابلتا ہوا نظر آیا۔ یہ پہاڑی "اللہ کا نشان" بنی اور ہر زائرِ حرم کیلئے حضرتِ ہاجرہ کی یاد تازہ کرنے کیلئے یہاں سعی کرنا (دوڑنا، لازم قرار پایا) ارشاد ربانی ہے۔

ترجمہ: "بیشک صفا و مروہ اللہ کے نشانات ہیں۔ پس جو کوئی خانہ کعبہ کا حج یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی حرج نہیں کہ وہ ان کے درمیان طواف کرے اور جو کوئی خوشی سے کوئی نیکی کرے سو اللہ قدرداں اور جاننے والا ہے

(البقرہ ۲ = ۱۵۸)

ماہنامہ نقش کوکن بمبئی

دارِ ارقم: (مکہ مکرمہ میں بیت اللہ سے متصل حضرت ارقم کا مکان) دعوت اسلامی کا مرکز اولین جہاں حلقہ بگوش اسلام ہونیوالے اولین صحابہ جمع ہوتے۔ داعی برحق سے اسلام کی تعلیم حاصل کرتے اور چھپ چھپ کر بحضورِ حق سجدہ ریز ہوتے۔ اس مختصر سے گھر میں حضرت عمرؓ نے اسلام قبول کیا تھا اور انکی شمشیر برہنہ جو ظالم بدہن داعی اسلام کو ختم کرنے کیلئے اٹھی تھی یہیں آکر جہادِ حق کیلئے وقف ہوگئی۔

مسجد جن: (مکہ مکرمہ کی ایک تاریخی مسجد) قرآن مجید کے انتیسویں پارہ میں ایک مشہور سورۃ الجن ہے جس کا نمبر ۷۲ ہے۔ "عامل" حضرات اس کے ورد وظیفے کرتے ہیں۔ مگر تعلیمات قرآنی کے دلدادہ اس میں عبرت اور موعظت کے بے پایاں خزانے پاتے ہیں۔ سورۃ جن نزول کے اعتبار سے مکی سورۃ ہے۔ اس سورۃ مبارکہ کا نزول جس مقام سے منسوب تھا وہاں مسجد جن تعمیر کردی گئی ہے۔ سورۃ کی ابتدا ان الفاظ سے ہوتی ہے:

ترجمہ: کہہ دیجئے کہ مجھے وحی ہوئی ہے کہ جنوں میں سے کتنے ہی لوگ تھے جنہوں نے توجہ سے بات سنی۔ پھر کہنے لگے ہم نے سنا ہے ایک قرآن عجیب کہ سمجھاتا ہے نیک راہ سو ہم اس پر ایمان لائے اور ہم ہرگز کسی کو اپنے رب کا شریک نہ کریں گے (الجن ۷۲ = ۱ تا ۲)

مسجد قبا: (مدینہ منورہ سے چار میل دور تاریخ اسلام کی اولین مسجد) داعی برحق صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے جاں نثار صحابہ اپنا گھربار اور سب کچھ چھوڑ کر مکہ مکرمہ سے ہجرت کرکے

مدینہ منورہ نکل کھڑے ہوئے۔ شہر سے ایک منزل پہلے قبا کی
بستی والوں نے اس خانماں برباد قافلہ کو اپنا مہمان بنایا۔ اس
چند روزہ قیام میں قافلہ سالار نے یہاں عبادات الٰہی کیلئے
پہلی مسجد کی بنیاد رکھی۔ اس کے بارے میں ارشاد الٰہی ملاحظہ
ہو: ترجمہ: " البتہ مسجد اوّل دن سے جس کی بنیاد پرہیزگاری
پر رکھی گئی وہ زیادہ لائق ہے کہ آپ اس میں کھڑے ہوں،
اس میں ایسے لوگ ہیں جو پاکیزگی کو پسند کرتے ہیں اور
اللہ پاک رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ (التوبہ ۹: ۱۰۸)

وادی بدر: (مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ کے درمیان)
اولین معرکہ حق و باطل کا میدانِ کارزار جہاں تین سو تیرہ
بے سروسامان مجاہدین حق ایک ہزار کیل کانٹے سے لیس
کفار سے بھڑ گئے۔ فتح و نصرت الٰہی نے اہل ایمان و صبر کے
حق میں فیصلہ دیا ـــــ اس بارے میں قرآن حکیم کا بیان ہے:
ترجمہ: "اور تحقیق اللہ نے بدر میں تمہاری جبکہ تم
کمزور تھے، سو اللہ سے ڈرو، تاکہ تم شکر گزار ہو جاؤ۔"
آل عمران (۳: ۱۲۳)

جبل احد (مدینہ منورہ کے شمال میں تاریخی پہاڑ) وہ
تاریخی پہاڑ جس کے دامن میں تاریخ اسلام کا دوسرا بڑا معرکہ
ہوا۔ اس درّہ پر مامور تیر اندازوں سے مخبر صادق صلی اللہ
علیہ وسلم کے حکم کی تعمیل میں مجتہدانہ غلطی سرزد ہوئی جس کی
وجہ سے جیتی ہوئی جنگ کا نقشہ ہی بدل گیا۔ دامنِ احد
میں رحمت عالم کے دندان مبارک شہید ہو گئے۔ عم رسول
حضرت امیر حمزہ اور دوسرے متعدد صحابہ کرام "رضوان
اللہ علیہم اجمعین" شمع رسالت پر قربان ہو گئے۔ دشمنوں
نے افواہ اڑا دی خاکم بدہن سرورِ کائنات شہید ہو گئے
ہیں۔ اس سے ساتھیوں کے دل بیٹھنے لگے۔ ارشاد الٰہی
ہوا: ترجمہ: "اور محمد تو رسول ہیں۔ ان سے پہلے بھی
رسول ہو گزرے ہیں وہ اگر مر گئے یا قتل کر دیئے گئے تو
کیا تم اپنے پاؤں لوٹ جاؤ گے؟ اور جو اپنی ایڑیوں
کے بل لوٹ گیا اس نے اللہ کا ہرگز کچھ نہیں بگاڑا، اور
اللہ عنقریب شکر گزاروں کو جزا عطا کرے گا۔"

مقامِ خندق: (مدینہ منورہ میں غزوہ احزاب کا
کا مقام) ۵ھ قریش مکہ اور کفار عرب کے متحدہ عساکر
چاروں طرف سے جمع ہوئے۔ اس طوفانی حملہ کو روکنے کیلئے
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کے ساتھ مل کر بیس
دن کی قلیل مدت میں مدینہ منورہ کے گرد وسیع و عریض
خندق کھود دی۔ کم و بیش مزید بیس دن کفار کا محاصرہ
جاری رہا۔ صحابہ کرام نے اس موقع پر بڑی پامردی
کا مظاہرہ کیا۔ قرآن کریم میں اس کی تصویر کشی ان
الفاظ میں ہوئی ہے:
ترجمہ: اور جب مومنوں نے (کفار عرب کے لشکروں)
کو دیکھا تو پکار اٹھے یہ وہی ہے جس کا وعدہ ہم سے
اللہ اور اس کے رسول نے کیا تھا اور سچ کر دکھایا
اللہ اور اس کے رسول نے اور ان کے اندر
یقین و جذبہ اطاعت اور بڑھ گیا۔

مکی زندگی میں ۱۲ سال اور ہجرت کے
بعد مدینہ منورہ میں بھی ۱۶ ماہ تک نماز میں
قبلہ اوّل مسجد قبلتین کے اندر عین دوران
نماز مسجد اقصیٰ کے بجائے بیت اللہ کی طرف
رُخ کر کے نماز پڑھنے کا حکم نازل ہوا۔ سب
کے رخ قیامت تک کیلئے خانہ کعبہ کی
طرف پھر گئے ـــــ

کوکنی مسلم ورلڈ فاؤنڈیشن

پوسٹ بکس : ۱۰۳۵
لندن ای ۱۷ - ۹ ایس کیو - انگلینڈ

گذشتہ چھ سالوں میں ادارۂ ہٰذا بفضلِ تعالیٰ ایک مستحکم ادارہ بن گیا ہے اور قوم کی خدمت میں زیادہ اعتماد کے ساتھ چل پڑا ہے۔ چونکہ ہر سچا کام مقدس ہوتا ہے۔ محنت خواہ ہاتھوں کی مزدوری کی شکل میں ہو یا ذہنی کاوش کی صورت میں۔ اگر اس میں مقصد کے ساتھ خلوص نیت اور سچائی ہو تو اسے تقدس اور پاکیزگی حاصل ہوتی ہے۔ یہی وہ واحد راستہ ہے جو انسان کو اپنی منزل مقصود سے ہمکنار کرتا ہے۔

کوکنی مسلم ورلڈ فاؤنڈیشن: دنیا بھر کے کوکنی مسلمانوں کا ایک ادارہ ہے جس سے آج تک بڑی تعداد میں کوکنی حضرات اپنا مستقبل سنوار چکے ہیں۔ مستحق حضرات سے گزارش ہے کہ وہ فاؤنڈیشن کے سیکریٹری سے رابطہ قائم کریں۔ ہم اپنی قوم کی فلاح و بہبود، تعلیم و ترقی اور بھلائی کے لئے ہر وقت آپ کی خدمت میں حاضر ہیں۔

دنیا کے تمام کوکنی مسلمانوں سے التماس ہیکہ جو حضرات فاؤنڈیشن کے ممبر بننے سے محروم رہے ہیں وہ برائے کرم لائف ممبرشپ حاصل کر کے اس قوم کی ترقی و ترویج کے نیک کام میں ہاتھ بٹائیں جس سے اپنی قوم میں اتحاد و اتفاق پیدا ہو۔

آپکا تعاون ھی قوم کی ترقی کا ضامن ہے۔

عثمان جوانے	عبداللہ مقدم	بیرسٹر عبدالقادر پرکار
پبلسٹی انچارج	سیکریٹری	چیئرمین

رجسٹرڈ آفس: ۲۸ ویسٹ ایونیو روڈ - لندن E 17 - 9SE - فون: 081. 521-090

کچھ "بسم اللہ الخ" اور ۷۸۶ کے سلسلے میں

قاضی احمد فراز دوحہ قطر

عبد الماجد عبد الصمد نرویل. از سعودی عربیہ صاحب نے یقیناً اچھے جذبات کے تحت ہی مضمون لکھا ہے. خوب سے خوب تر کی تلاش ضروری ہے. خود عبد الماجد صاحب نے دیکھا ہوگا بہت سے حضرات اشتہارات پر بسم اللہ کی مکمل تحریر لکھ دیتے ہیں جو بعد میں بیروں تلے یہ اوراق رُلتے رہتے ہیں قطر میں جب کبھی پوسٹ آفس کا کوئی سرکیولر، کوئی بیان نکلتا تھا. اس پر بسم اللہ مکمل لکھا دیکھا و پڑھا گیا. پوسٹ بکس کے اطراف واکناف لوگوں نے پڑھ کر پھینکے ہوئے یہ اوراق قدموں تلے چلے جاتے ہیں۔ ایک دن ہمارے مولانا یونس ملا جی چند ایک اوراق اٹھا کر مدیر یا ڈائرکٹر پوسٹ کے پاس لے گئے ان سے کہا کہ آپ نے اس پر "بسم اللہ" لکھوائی ہے اور ان اوراق کی دُرگت باہر دیکھ لیتے تو اچھا تھا. اس سے اچھا ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم سرکیولر پر یا نوٹس پر نہ لکھوائی جائے تاکہ اسم اللہ کی بے حرمتی نہ ہو انھوں نے یہ بات قبول کی کہ اب ایسا نہیں ہوتا. عوامی نوٹس وغیرہ پر بسم اللہ نہیں لکھوائی جاتی. دیوار پر لگنے والے کاغذات پر پابندی سے لکھا جاتا ہے. اسی قسم کے حالات تمام شرق الاوسط میں ہیں مگر ان حضرات کو ابھی بسم اللہ کی بے حرمتی کا خیال نہیں آیا. جہاں تک "ہری کرشنا" کا اور ۷۸۶ کا تعلق ہے. ابھی ہندی، مراٹھی میں عربی کے حروفِ ابجد کا حساب کتاب شروع نہیں ہوا ہے. حساب لگایا جائے تو اور بھی کئی چیزوں کے اعداد ۷۸۶ تک پہنچائے جا سکتے ہیں گرو نانک نے بھی حضورؐ کے نام کے حروف پر حساب لگایا تھا جو اہم جذبے کی تحت ہی تھا. ہمارے بزرگانِ دین نے ۷۸۶ کے اعداد بسم اللہ کی جگہ لکھنے کی روایت اسی لئے رکھی ہے کہ بسم اللہ کے کلمات، اللہ کا نام اور اس کی صفات. قدموں تلے بھی نہیں نجس اور گندے ہاتھوں سے بھی دور رہیں. آپ، ہم بھی کبھی یہ دعویٰ نہیں کر سکتے کہ ڈاکیا ہو یا خود خطوط لکھنے، پڑھنے والا ہمیشہ پاک و صاف ہو کر ہی خطوط سے پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھے گا پڑھے گا.

۷۸۶ لکھنے کی نیت بسم اللہ الخ... لکھنے کی نیت ہوتی ہے. وہ علم الاعداد کا ماہر تو نہیں ہوتا. پھر اللہ بھی نیت دیکھتا ہے. (اِنما الاعمال بالنیۃ)

علم الاعداد کے ماہرین نے قرآن کو کمپیوٹرائزڈ کر کے عام اور نئے ماحول میں اس کو دیکھنے پڑھنے اور پرکھنے کی دعوت دی ہے. اگر یہ بدعت ہے تو حضورؐ کے دور میں بھی قرآن کی منزلیں مقرر تھیں. ماہ رمضان کی ستائیسویں شب تک قرآن مکمل ہو جاتا تھا. تیس سیپارے میں بھی بعد از حضورؐ قرآن کے حصے کئے گئے ہیں.

واللہ اعلم بالصواب

بسم اللہ .... الخ کے عوض ۷۸۶ کا استعمال اللہ جانے کس دماغ کی پیداوار ہے یا کسی پرانے حکیم کے جمع تفریق کا حل.

فاتحہ اور ان اللہ کے مسائل نے ہمیں کورٹ کچہریوں تک پہنچا ہی دیا اور کہیں مسجد کو تالا لگانے پر مجبور کیا. اللہ جانے ۷۸۶ کا مسئلہ نقش کوکن کے صفحات سے نکل کر کہاں ختم ہو جائے. !

خدا کرے یہ نا اتفاقی جڑ نہ بنے. خدا ہمیں سوچنے سے زیادہ سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے

آمین

نور محمد آدم وارطکر

بحرین

عطاءاللہ خان جمل

نقش نواز جناب عطاءاللہ علی سرفراز خان جمل نے جوہانسبرگ ساؤتھ افریقہ سے ہمیں ایک خط بھیجا جس میں انہوں نے اپنے ایک دوست ابراہیم عبداللہ کے خط کے جواب میں دعاؤں پر بحث کی ہے۔ جمل صاحب کی یہ خواہش ہے کہ ان کا جوابی خط نقش کوکن میں بھی جگہ پائے تاکہ قارئین بھی اس سے مستفید ہوں۔

جو حضرات پسندیدگی یا ناپسندیدگی کا اظہار کرنا چاہیں وہ براہ راست جمل صاحب کو خط لکھیں اور اس کی ایک نقل (زیروکس کاپی) نقش کوکن کو بھی ارسال کریں۔ ——— ادارہ۔

۱۱ شعبان ۱۴۱۲ھ / ۱۵ فروری ۱۹۹۲ء

محترم جناب ابراہیم بھائی عبداللہ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ نے "ماہ رمضان کی ۳۰ دعائیں"، تصحیح و تنقید کیلئے ارسال کئے تھے وہ پیش خدمت ہیں۔ آپ میری صاف گوئی پر ناراض نہ ہوں۔ اللہ میاں فرماتے ہیں: وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا آپ دعا فرماتے ہیں کہ

(۱) "بغیر حساب و کتاب کے جنّت میں داخل فرما"

یہ "دعا"، قرآن کے سراسر خلاف ہے! اگر اللہ میاں حساب کتاب نہ لیں، تو پھر روز قیامت کی کیا معنی؟ جنت وجہنم چہ معنی دارد؟ اللہ میاں کو انبیاء ورسل، قرآن، انجیل، توریت و دیگر مصاحف بھیجنے کی کیا ضرورت تھی؟

ایسی واہیات "دعاؤں" سے ازراہ کرم کنارہ کشی اختیار فرمائیں!

صدیوں سے مسلمان دعائیں مانگتے چلے آرہے ہیں۔ انکی دعائیں کیوں ثمر بار نہیں ہوتیں؟ عرب اور اسرائیلی جنگ کے وقت تمام دنیا کے مسلمانوں نے گلے پھاڑ پھاڑ کر دعائیں مانگیں۔ لیکن آخر فتح یہودیوں کی اور شرمناک شکست ہوئی مسلمانوں کو!

کیوں؟ اس کی کیا وجہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی دعاؤں کو کیوں رد کر دیا۔ اور غیر مسلموں کو فتحمندی و کامرانی سے سرفراز؟ سوال غور طلب ہے! اس سوال کا جواب آپ دے سکتے ہیں ابراہیم بھائی؟

محترم! آپ اپنا قیمتی وقت صرف دعاؤں میں ضائع مت کیجئے۔ مصلّے پر بیٹھ کر محض دعا سے اور تسبیح پھرانے سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ دعا کے ساتھ دوا بھی ہے اور "تقدیر" کیساتھ تدبیر ہے۔ لیکن دوا اور تدبیر پہلے ہے.....

اس کے بعد دعا اور "تقدیر"!

اللہ عزوجل قرآن پاک میں عمل پر زور دیتا ہے۔ اور بقول اقبالؒ

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنّم بھی

صرف دعاؤں سے زندگی نہیں بنتی، ابراہیم بھائی!

ہم کاہل، سست، بے عمل، سہل نگار مسلمان دعائیں مانگ مانگ کر اپنے آپ کو اللہ میاں کی آنکھوں میں بھکاری ثابت کر رہے ہیں۔ اللہ پاک کہتے ہیں کہ عمل کرو۔ ہم کہتے ہیں کہ ماہ رمضان کی ۳۰ دعائیں پڑھ کر ہم انتظار کریں گے۔ اللہ میاں ضرور یہ ۳۰ دعاؤں کو قبول فرمادے گا۔ اور ہمیں خوشحال و فارغ البال کردیگا۔

(۲) ”ایک لمحے کیلئے بھی ہمیں دنیا کے حوالے نہ فرما“

یہ درخواست بھی قرآنی تعلیم کے متضاد ہے۔ اللہ رب العزت تو ہمیں قرآن میں یہ دعا سکھاتے ہیں کہ: اَللّٰھُمَّ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً ط یا اللہ ہمکو اس دنیا میں اچھی چیزیں عطا فرما، اور آپ کہتے ہیں کہ ”ایک لمحے کیلئے بھی ہمیں دنیا کے حوالے نہ فرما“! کیا بات ہے ابراہیم بھائی؟

محترمی! میری آپ سے ازتہِ دل گزارش ہیکہ ان فضول دعاؤں کے بجائے آپ لوگونکو قرآن پر عمل کرنیکی رغبت دلائیں کیونکہ اللہ و رسول کو عمل پیارا ہے۔ جبتک ہم عمل پیرا نہ ہوں اور خود اپنی زبوں حالی کو بدلنے کی کوشش نہ کریں، وہاں تک کچھ نہیں ہوسکتا۔ نہ تو دعائیں ہماری خستہ حالت کو بدلنے میں کارگر ہوسکتی ہیں نہ تو لمبی لمبی بے معنی نمازیں۔ ہم جیسے ہیں ویسے ہی رہیں گے!

میں صرف ایک ہی دعا آپ کیلئے لکھ دیتا ہوں۔ ابراہیم بھائی۔ اس دعا کو نہ صرف رمضان کے مبارک مہینے میں بلکہ تمام زندگی۔ عمر بھر تک خود بھی پڑھیں اور آپ کے دوستوں کو اور خویش و اقارب کو بھی پڑھنے کی تاکید فرمائیں اور پڑھنے کے بعد اس پر عمل کریں! وہ دعا مندرجہ ذیل ہے:-

”یا اللہ! ہمکو قرآنی احکام پر عمل کرنیکی توفیق و ہدایت عطا فرما“

اللہ جل جلالہ ہماری حالت کبھی نہیں بدلیگا جہانتک ہم خود اپنی حالت بدلنے پر آمادہ نہ ہوں۔ قرآن بہ بانگ دہل کہہ رہا ہے:

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی۔ آپکا دعا گو عطاء اللہ علی سرفراز خان جمل

پی او بکس نمبر ۲۲، جاہنسبرگ ۲۰۰۰ (ساؤتھ افریقہ)
ماہنامہ نقشِ کوکن بمبئی

کوکنی غزل

شرف کمالی
باندرہ

تیشی ہے زبر سنکھیا اچیا یار لوکاں چی
پن کھری ضرورت ہے اُملا چار لوکاں چی
آس پاس گردی ہے شاندار لوکاں چی
عام دار لوکاں چی خاص دار لوکاں چی
قوم چیا ترقی لا مال پن ضروری ہے
قوم لا ضرورت ہے مال دار لوکاں چی
آج اپلی پوراں پن وناونا اُتارپھرتانت
گاروان انار استانت بیلدار لوکاں چی
تعلقہ کچہری لا "کای دیا" (فائدہ) نی کام کرا
لازمی ہے من دھرنی کام دار لوکاں چی
اَوگتی پڑی زہیلی، پرگتی ضروری ہے
سرزمین اپچی ہے جاں نثار لوکاں چی
کوکنا چا پانی ہے، رب چی مہربانی ہے
پن زمین ادسار ہے بے شمار لوکاں چی
اپلیا سگلیا لوکاں لا کاما چو ہے کنٹالو
بولیا لا لوٹنڈا ہانت کیں ہزار لوکاں چی
دارو جیا دِشا چو اُشل تیکرے لوٹنڈ پھرواشرق
تاروال بُرائی ہانت بے بچار لوکاں چی

جلیل سازؔ ناگپور

جلانے کب تلک قلبِ تپاں کو
بیاں کرنا پڑا دردِ نہاں کو
ہمیں بے آشیاں کر دو مگر ہم
لہو دیتے رہیں گے گلستاں کو
نہ تھا کوئی دعائیں دینے والا
دیارِ غیر میں روئے ہیں ماں کو
پٹکتے ہیں سر اپنا جام و مینا
ہوا کیا غیرتِ پیرِ مغاں کو
تن آسانی بھی انساں چاہتا ہے
اٹھا کر دہر کے بارِ گراں کو!
اڑانیں آسماں میں بھرنے والے
کسی دن بھی تو اپنے دل میں جھانکو
اٹھے گا اب نہ ہم سے بارِ ہستی
جہاں والے سنبھال اپنے جہاں کو
نکھر آئے گی منزل کی بشارت
مَلو چہروں پہ گردِ کارواں کو
ہوں جس میں غالبؔ و اقبالؔ و حسرتؔ
مٹا سکتا ہے کون ایسی زباں کو
انھیں ملنا پڑا اے سازؔ آخر
اٹھا کر ہر حجابِ درمیاں کو

طنز ومزاح (کوکنی)

وقار قادری

نماجی

عیدے چیادِ ساتے نھاؤن دھوُن
سگلیات پہلے مشید یت گیلے
منگ باقی ورس بھر تیکرے نائے پھر کلے

یاھوم

روزو بھلے ہی تیاتی نائے دھرلین
پن رمضانات ایک یٹیم نائے گھیتلین
ماتر عید چو خطبو ائیکلین
انی یا ھوم گھیتلین

رکشا

خدا خدا کرون لو کو یٹ لاگیلو
پن ڈرا فانی جو پیسوا ئیلو
لو بائیکو چیا رکشا لاگیلو

پائی

بائیلا کئے مانگنی آئیلی
بابا انی بوا لاتی غریبا چی زھیلی
شیوٹی ازون بائے گھرات بیسون رہیلی

مڑو

لائبریری کی شروعات کیسے ہوئی ؟

لائبریری یا دار المطالعہ کے معنی ہیں وہ جگہ جہاں مختلف مضامین کی کتابیں یکجا رکھی ہوں اور مطالعہ کے لیے فراہم کی جاتی ہوں۔ اب سے تقریباً ۵۰۰۰ سال پہلے میسو پوٹامیا (موجودہ عراق) میں لوگ چونے یا چکنی مٹی کے ٹکڑوں پر نکیلی چھری سے لکھا کرتے تھے۔ ان ٹکڑوں کو آگ میں پکا کر وہ لوگ کسی محفوظ جگہ رکھ دیتے تھے۔ دراصل اس محفوظ جگہ کو ہی دنیا کی پہلی لائبریری سمجھنا چاہیئے۔ محکمۂ آثار قدیمہ نے کھدائی کے دوران مندروں اور دوسری عبادت گاہوں سے ایسے ہزاروں ٹکڑے برآمد کئے ہیں۔ خصوصاً مندروں کے پجاری ایسی لائبریریوں کے سربراہ ہوا کرتے تھے۔ قاہرہ کے قریب اسکندریہ لائبریری کو عیسیٰ مسیح سے ۲۰۰ سال قبل کی لائبریری مانا جاتا ہے۔ اس لائبریری میں سات لاکھ سے زائد چینی مٹی کے ایسے ٹکڑے رکھے ہیں جن پر نہ جانے کس زمانے میں لکھا گیا تھا۔

روم میں جولیس سیزر کے زمانے میں پہلی لائبریری شروع کی گئی تھی۔ چوتھی صدی تک روم میں ۲۸ لائبریریاں بن چکی تھیں۔ عیسائی پادری نایاب نسخوں کی نقل کر کے چرچ میں محفوظ رکھا کرتے تھے۔ اٹلی اور جرمنی میں بھی مہنگی کتابیں لائبریریوں میں محفوظ رکھنے کا رواج کافی پہلے سے تھا۔ خود ہمارے ملک میں ٹیکسلا اور نالندہ یونیورسٹیوں میں ایسا انتظام تھا۔

واشنگٹن کی لائبریری آف کانگریس سنہ ۱۸۰۰ء میں قائم کی گئی تھی۔ یہ آج دنیا کی سب سے بڑی لائبریری مانی جاتی ہے اس لائبریری کا کل احاطہ ۲۷۔۳۲ مربع کلو میٹر ہے۔ اس میں ڈیڑھ کروڑ کتابیں اور ۶ کروڑ نایاب نسخے ہیں لیکن روس کا کہنا ہے کہ ماسکو میں لینن گراڈ لائبریری میں دو کروڑ کتابیں ہیں۔

آج تقریباً سب ہی ملک میں بڑی بڑی قومی لائبریریاں ہیں۔ کلکتہ میں ہندوستان کی سب سے بڑی قومی لائبریری ہے، جہاں ہندوستان میں شائع شدہ ہر زبان کی ہر کتاب کے نسخے ملتے ہیں۔

داسی کا بقیہ

صفحہ ۲۹ سے آگے

ہیں۔

(۴) نئی ریلوے لائن چونکہ تھانہ کھاڑی پل پر سے گزر کر نئی ممبئی تک آئی ہے اس لیے نئی ممبئی والوں کے لیے ریلوے سفر میں ٹول ٹیکس مہنگا ثابت ہو رہا ہے۔

اخبار

اختر راہی

(ایک قطرہ ایک سمندر کا ایک ورق

میں نے
تم نے
اور سبھوں نے
اپنے استادوں سے سیکھا
دین و مذہب کی کتابوں میں پڑھا
اور بزرگوں سے سُنا
"جھوٹ، چوری، ڈکیتی ہے گنہ"
خونِ ناحق جرم ہے
ابنِ آدم پر تشدد ہے حرام
بنتِ حوا پر مظالم پاپ ہے"

○

ایک دن
صبح — جب میں نیند سے جاگا
تو میرے چھوٹے بیٹے نے کہا
دیکھئے بابا!
یہ اخباروں کی تازہ سرخیاں
"جاں بلب ہیں تشنہ کامانِ وطن
آب و دانا کے لئے پھرتا ہے انساں کو بکو
ملک میں ارزاں ہے پانی سے لہو
گرم قتل و خون کا بازار ہے
آدمیت سے ہی آدم زاد کو انکار ہے"

○

اور میں
اخبار کی ان سُرخیوں سے یوں پریشاں ہوں
کہ میں
بچوں کو مکتب بھیجنے سے قبل اُن سے کیا کہوں
وہ کہوں جو اپنے مذہب کی کتابوں میں پڑھا۔
وہ کہوں جو اپنے استادوں سے سیکھا۔
وہ کہوں جو اپنے پُرکھوں سے سنا
یا میں اُن کے ہاتھ میں یہ آج کا اخبار دوں
اور کہوں
جھوٹ ہے سب
عظمتِ آدم کا قصہ
سچ یہی ہے
جو کہ اِس اخبار میں ہے۔

قلم

یہ قلم امانتِ زندگی اسے تیغِ زورِ بیاں کہو
جو چلے تو گردشِ وقت ہے، جو رُکے تو نبضِ جہاں کہو
کرے قصۂ غمِ دل رقم یہ سُنائے درد کی داستاں
یہ زبانِ سوزِ نہاں بھی ہے اسے نطقِ کون و مکاں کہو

اختر راہی

از:- ابراہیم بغدادی (انگلینڈ)

موجودہ دور میں پڑوسی کا مفہوم کسی گاؤں، یا محلہ اور قصبہ سے لینا شاید درست نہیں ہوگا جبکہ اس ترقی یافتہ دور میں ان ذرائع و ابلاغ سے دنیا ایکدوسرے کے اتنے قریب آچکی ہے جس پر ملک کے کسی ایک گوشے کا گماں ہوتا ہے کیا امریکہ اور افریقہ، ایشیا یوروپ اور اسٹریلیا، ان تیز رفتار نقل و حمل کی بدولت انسان ایک ہی جست (اڑان) میں ایک سے دوسرے براعظم میں جا داخل ہوتا ہے۔ جو دنیا کے لفظی معنی "قریب ترین" کی ترجمانی کرتے ہیں۔ رہی سہی کسر ان نشر و اشاعت نے پوری کر دکھائی ہے۔ جنھیں چالو (ON) کرتے ہی ریڈیو اور ٹیلی ویژن کی صدائیں (پروگرام) دنیا کے حالات و افکار سے روشناس کرانے سے نہیں تھکتے بلکہ موجودہ ان جدید (CABLE) اور سٹیلائٹ (SATELITE) کے ذریعہ پردہ ٹیلی ویژن پر دنیا اتنی سکڑ کر رہ گئی ہے جیسے ع "ہوتا ہے شب و روز تماشا مرے آگے" کی تمثیل سے کم نہیں ہوتے اور ٹیلیفون کی خدمات محتاج بیان نہیں جس نے دنیا کے تمام نزدیک و دور کے فاصلے توڑ کر اس کی حیثیت صرف ایک فنگر ٹیپ (FINGERTIP) پر مرکوز ہو کر نوع انسان کو باہمی گفت و شنید میں مشغول کر دیا ہے۔ نہ جانے آنیوالے دور میں اور کیا کیا اور کونسی ایجادات عمل میں آئیں گی جو ساری دنیا کو ایک کنبہ کا حیثیت دلانے میں معاون و مددگار ثابت ہوں گی۔ مختصر بقول شخصے ع محو حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائیگی۔

علاوہ انسان کی باہمی ہمدردی، محبت، خلوص اور ایثار کا کہنا کیا ہے جو اپنے کسی ہم نفس کا کسی قدرتی آفات، مثلاً آندھی ہو یا طوفان! سیلاب اور زلزلہ، قحط ہو یا خشک سالی، وبا ہو یا بیماری یا کسی ملک کے غیر منصفانہ حالات اور سرحدی تنازعے!! خبر پاتے ہی ساری عالمی برادری ایک لخت حرکت میں آکر ان مصیبت زدگان کی امداد کیلئے دوڑ پڑتی ہے۔ کیا خوراک اور غلہ کپڑے اور کمبل، ادویات اور طبی و مالی امداد سے لے کر احتیاطی باہمی (RESCUE WORKER) کا عملہ! اور ضمن ریلیف FAMINE - (RELIEF) کا انتظام!! نیز دیگر ضروریات زندگی کا ساز و سامان لے کر آن واحد میں جائے حادثات پر پہنچ جاتے ہیں اسوقت نہ کوئی مذہبی تعصب حائل ہوتا ہے اور نہ ہی کوئی جغرافیائی تنگ نظری!! بلکہ ہر کوئی اپنی مقدور بھر حیثیت سے ان بے کسوں کو بچانے کے درپے ہوتا ہے جیسے ممتا سے اپنے لخت جگر کی بے بسی دیکھی نہیں جاتی ـــــ بہر حال ان تمام مدلل حقائق کے باوجود انسان ایکدوسرے کا دشمن کیوں ہے؟ کیوں وہ نفرت اور عداوت سے ایکدوسرے سے دور بھاگے جا رہا ہے!! اور اس قرابت و ہمدردی کے باوجود ان جنگی اسلحہ اور گن بارود کی دوڑ کیا معنی؟؟ آیا سماج میں کون سے ایسے خوفناک محرک پل رہے ہیں جو کبھی فرقہ وارانہ فسادات، مذہبی فرقوں، لسانی جھگڑوں، رنگ و نسل کا تضاد، مذہبی اور علاقائی تعصب کو ہوا دے کر دنیا میں خون خرابہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں! شاید اس کے پس پردہ ان عیار اور خود غرض عناصر کی روزی روٹی کا مقصد کارفرما ہوگا یا ہوس اقتدار کی بھوک!! جو ان شر انگیزوں کی بدولت حل کرنیکی سعی کی جا رہی ہے۔ اگر یقیناً ایسے لوگوں کا مقصد حیات صرف روٹی کے چند ٹکڑوں تک محدود ہو تو ایسے لوگ ہرگز اشرف المخلوقات کہلانے کے مستحق نہیں ہو سکتے۔ بلکہ عظمت انسانیت کے ماتھے پر بدنما

بقیہ صفحہ ۱۸ اپر

غزلیں

محمود حسن قاضی (داسنی)

رسمِ الفت میں قلب مضطر ہے
صبر کے ساتھ جبر دل پر ہے
زندگی کے حساب کی خاطر
موت ہے اِس کے بعد محشر ہے
ایک کُتا وفا کی ہے تصویر
جانور آدمی سے بہتر ہے
کیا کہیں ایک جاہلِ مطلق
شہر میں آج اپنا لیڈر ہے
زندگی درد بن گئی کیسے ؟
یہ معمہ سمجھ سے باہر ہے
خدمتِ خلق اور حق کے لیے
جان حاضر ہے زر نچھاور ہے
کر مصیبت کا سامنا محمود
بے بسی موت کے برابر ہے

نعیم الدین شیخ
مروڈ جنجیرہ

عید کا دن کب نہیں آتا
بام پر چاند جب نہیں آتا
ایسے روٹھا صنم کہ خوابوں میں
بھول کر بھی وہ اب نہیں آتا
عہدِ نو کا کرشمہ تو دیکھو !!
یار بھی بے سبب نہیں آتا
بس یہی اک سبب ہے ذلت کا
ہم کو کوئی کسب نہیں آتا
جانِ جاں حُسن بجز محبت کے
یاں تو جینے کا ڈھب نہیں آتا
غم اٹھانا ہے شیخ کی فطرت
حرفِ شکوہ بہ لب نہیں آتا

ٹونگل بھارتی
مانڈلہ

تیرے نین کے نرم شراروں کی گود میں
ہے خندہ زن حیات بہاروں کی گود میں
دھن وان سُکھ سے سوتے ہیں پھولوں کی سیج پر
کاٹتے ہیں اُف نصیب کے ماروں کی گود میں
بعدِ سحر بھی جاگے نہ پروانے نیند سے
کچھ ایسی نیند آئی شراروں کی گود میں
کشتی بھنور میں ڈوبی تو کچھ غم نہیں مجھے
موجیں بھی آکے ڈوبیں کناروں کی گود میں
شوقِ جمال میں وہ گئے طور پر مگر
موسیٰ نے ہوش کھو گیا نظاروں کی گود میں
قدموں کی چاپ بھی نہ ہو اس چال سے چلو
سوئے ہیں غم کے مارے مزاروں کی گود میں
ٹونگل ہے تیرے حُسن کی رعنائیوں میں گم
اور گم ہے تو کسی کے اشاروں کی گود میں ۔

وہ راستے میں جو پتھر دکھائی دیتا ہے
مسافروں کا مقدر دکھائی دیتا ہے
وہاں وہاں سے چلے آرہے ہیں سنگِ ستم
جہاں جہاں سے میرا گھر دکھائی دیتا ہے
یہ کس نے آگ لگائی ہے میری آنکھوں میں
دھواں دھواں سا سمندر دکھائی دیتا ہے
کہاں کہاں سے میرے قتل کی خبر پھیلی
کہاں کہاں سے میرا سر دکھائی دیتا ہے
وہ آسمان کے جیسا ہے بھیڑ میں ناصر
جہاں سے دیکھو برابر دکھائی دیتا ہے

ریحان ناصر
ناگپور

ہماری کوئی برانچ نہیں
بفضلہ
بہترین مٹھائیوں اور بیکری مصنوعات سے
وابستہ نام — سلیمان عثمان
چند خاص مصنوعات : افلاطون ، ڈرائی فروٹ برفی ، ڈرائی ڈیٹ برفی
انجیر پاک ، اخروٹ پاک ، انڈا پاک ، بادام کا زعفرانی حلوہ ، بادامی حلوہ ،
سوہن حلوہ ، بادامی سوہن حلوہ ، کاجو قتلی ، کاجو رول ، پلک کیک ...
اس کے علاوہ کاجو بسکٹ اور دیگر کئی قسم کے بسکٹ خستہ نان خطائیاں ۔
شیریں رواج ، شیریں مزاج
سلیمان عثمان مٹھائی والے

او بی سی سرٹیفکیٹ کے حقدار کون ہیں۔؟

طلبہ کو چاہیئے کہ اسکولوں اور کالجوں میں داخلے کے وقت اپنی ذات / جماعت بھی درج کروائیں۔ دیکھا گیا ہے کہ عام طور سے ذات / جماعت کے خانے میں صرف مسلم لکھواتے ہیں یا وہ ویسے ہی خالی چھوڑ دیتے ہیں۔

جن بچوں کا اسکولوں یا کالجوں میں داخلہ ہو چکا ہے اور ان کے والدین یا سرپرست نے کسی بناء پر اسکول جنرل رجسٹر میں ذات / جماعت درج نہیں کرایا ہے تو انہیں چاہیئے کہ وہ اس بابت صدر مدرس یا پرنسپل سے رابطہ قائم کریں اور ان کی ہدایت کے مطابق ذات / جماعت کا کالم پُر کروانے کا انتظام کریں۔ اسی خانہ پُری کی بنیاد پر ہی OBC او بی سی سرٹیفکٹ حاصل کیا جا سکتا ہے

او بی سی سرٹیفکیٹ حاصل ہونے پر کیا فائدے ہیں:

* : مختلف تعلیمی کورسس میں کم نمبروں پر بھی داخلہ ممکن ہے۔
* : مختلف سرکاری وغیر سرکاری نوکریوں کے حاصل کرنے میں بھی سہولت ہے۔
* : برسر روزگار او بی سی کی بنیاد پر جلد ترقی کے بھی حقدار ہو سکتے ہیں۔
* : بنک اور دیگر سرکاری و نیم سرکاری اداروں سے قرضہ جات بھی آسان قسطوں پر دستیاب ہو سکتا ہے۔
* : سرکاری و نیم سرکاری مکانات کم قیمت پر بآسانی مل سکتے ہیں۔
* : سرکاری و نیم سرکاری اداروں کی جانب سے معاشی اور دیگر امداد کے بھی حقدار ہو سکتے ہیں
* : یاد رہے مسلمانوں کے علاوہ دیگر فرقے خاص طور سے ہندو اس سہولت کا بھرپور فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

۱۲ / جولائی سنہ ۱۹۸۶ء کے مہاراشٹر سرکار کے گزٹ کے مطابق کل ۲۰۱ (دو سو ایک) ذات / جماعت پیشے کے اعتبار سے او بی سی فہرست میں شامل کی گئی ہیں جن میں ذیل کی ذات / جماعت میں مسلم وغیر مسلم دونوں شامل ہیں۔ قوس میں دیا گیا نمبر سرکاری گزٹ میں اس ذات / جماعت کا نمبر ہے۔

(۴) بڑھیا (۱۱) بہشتی (۳۱) بڑھئی (۳۰) ڈھولی (۳۷) گڈریا (۵۷) جلاہا (۷۷) کھاٹک / کھٹک (۹۲) لوہار (۱۱۱) نقاشی (۱۲۵) دھوبی (۱۳۲) رنگاری (۱۳۳) رنگریز (۱۳۵) رنگریج (۱۳۹) سنگ گر (۱۴۸) سپیرا رناتھ۔ (۱۵۴) سنار (۶۵) ستار (۶۷) بنجارا (۲۶۲) نیلگر (۱۷۷) بنجارا (۱۸۱) تیلی (۱۸۲) مالی (۱۹۱) مومن (۱۹۲) فقیر۔ بندر والا۔

کچھ لوگوں کو غلط فہمی ہے کہ انصاری، قریشی یا منصوری ہونے پر او بی سی سرٹیفکیٹ حاصل ہو جائے گا۔ ایسا بالکل نہیں ہے۔ ۲۸ / فروری سنہ ۱۹۸۶ء کے ایک حکم کے مطابق او بی سی سرٹیفکیٹ جاری کرنے کا اختیار ضلع کلیکٹر اور تحصیلداروں کو دے دیا ہے اور انہیں سخت ہدایت دی ہے کہ جن لوگوں کی اسکول خارجہ سرٹیفکیٹ یا کسی سرکاری کاغذ پر فہرست میں دی گئی ذات / جماعت درج ہوں انہیں کو او بی سی سرٹیفکیٹ جاری کیا جائے۔

اس لیے انصاری برادری ذات / جماعت جولاہا یا مومن لکھوائیں۔ قریشی حضرات کھٹک اور منصوری حضرات بنجارا لکھوائیں۔ بھلے ان کا نام خاندانی نام / سرنیم کچھ بھی ہو۔

او بی سی سرٹیفکٹ کیسے حاصل کریں ؟

سرکاری او بی سی سرٹیفکٹ حاصل کرنے کے لیے مندرجہ ذیل اسناد و کاغذات ضروری ہیں :

A : درخواست فارم جو کلکٹر یا کسی تحصیل دار کی آفس سے بلا معاوضہ حاصل کیا جاسکتا ہے ۔

B ۔ والد / سرپرست کا ذات / جماعت کا سرکار سے حاصل کردہ سرٹیفکٹ یا اسکول کی خارجہ سرٹیفکٹ جس میں ذات / جماعت کا اندراج ہو اور کورٹ سے حاصل کردہ اقرار نامہ ایفی ڈیوڈ۔

C ، اگر وہ بچہ یا بچی جس کی او بی سی سرٹیفکٹ بنانا ہے ، اسکول یا کالج میں زیر تعلیم ہے تو اسکول یا کالج کا تصدیق نامہ بونا فائیڈ سرٹیفکیٹ اس میں بھی ذات / جماعت درج ہو۔

D : متعلقہ ذات / جماعت کے رجسٹرڈ ادارہ کی جانب سے تصدیق نامہ (سرٹیفکٹ) ، ادارہ اسی مقصد کے لیے قائم کیا گیا ہو۔

E : دو اسپیشل ایگزیکیٹو مجسٹریٹ (ایس . ای ایم) جنہیں کچھ لوگ .J.P بھی کہتے ہیں ان کی جانب سے تصدیق نامہ کہ بچہ / بچی متعلقہ ذات / جماعت کی ہے ۔

F : راشن کارڈ کے اول و آخر صفحات کا زیروکس بشرطیکہ راشن کارڈ تقریباً پندرہ سال پرانا ہو یا ایسا ہی کوئی سرکاری کاغذ جس سے درخواست گذار کا مسلسل پچھلے پندرہ سالوں سے مہاراشٹر میں رہنا ثابت ہو۔

ان تمام کاغذات کو ترتیب وار لگا کر متعلقہ کلکٹر یا تحصیلدار کی آفس میں درج کر دیں ۔ کاغذات پورے اور صحیح ہونے پر تقریباً ایک ماہ کے اندر او بی سی سرٹیفکٹ حاصل ہو جائے گا ۔

اگر درخواست فارم کسی بنا پر نامنظور ہو جائے تو متعلقہ آفس ضرور بہ ضرور وجہ لکھ کر دے گا اور وجہ نہ لکھ کر دیں تو درخواست گذار کو چاہیئے کہ وجہ لکھ کر مانگیں ۔

یاد رہے کہ سرکاری گزٹ میں ۱۹۱ سیریل نمبر پر مومن ذات / جماعت دی گئی ہے یہ مومن بنکر برادری سے تعلق رکھنے والے ہیں نا کہ ان کوکنی اور چلیا برادری سے متعلق ہے جو مسلمان کی جگہ مومن لکھتے ہیں۔

۲۸ / فروری ۱۹۸۷ء سے قبل کورٹ کے میٹروپلیٹین مجسٹریٹ یا ایڈیشنل میٹروپلیٹین مجسٹریٹ کو ان سرٹیفکٹ کے جاری کرنے کا اختیار تھا ۔ ان کے ذریعہ جاری کردہ تمام سرٹیفکٹ مہاراشٹر سرکار کے خط نمبر 7013 / 30117 / 1088 / SVS مطابق ۲۹ ستمبر ۱۹۸۸ء ہر جگہ متعلقہ کاموں کے لیے قابل قبول قرار دیا ہے ۔

اس ضمن میں کسی قسم کی دشواری ، پریشانی یا مزید معلومات آپ انصاری ویلفیئر سوسائٹی کے دفتر واقع باغ انصار ۱۹ / نئی چال ، روم ۲۳ تیسری گھیلا بائی اسٹریٹ مدنپورہ ، ممبئی / ۴۰۰۰۰۸ میں سکریٹر انصاری محمود پرویز سے رابطہ قائم کریں ۔

(بشکریہ اردو ٹائمز)

عبرت کا صفحہ ۱۴ کا بقیہ

داغ ہیں ، حالانکہ باعث "عبرت" ایسے شرپسندوں اور خود غرض عوامل سے کہیں زیادہ اعلیٰ و افضل اس کائنات کو بارونق اور سبزہ زار بنانے والے یہ خوشنما اور خوبصورت ، رنگ برنگی اور بھانت بھانت کے درخت ، جھاڑیاں ، گھاس اور پودے (نباتات) ہیں جو بغیر کسی چھینا جھپٹی ، لوٹ کھسوٹ ، ملاوٹ اور دہشت گیری سے بے نیاز ایکدوسرے کے شانہ بشانہ اور باہوں میں باہیں ڈال کر اپنی محنت وجد وجہد سے زمین سے خوراک سے غذا اور پانی حاصل کر کے سرسبز و شاداب زندگی گزار رہے ہیں اور دنیا کو بھی فائدہ پہنچا رہے ہیں ۔۔ ۔ ۔

ماہنامہ نقش کوکن ممبئی

پرنسپل ڈاکٹر منشی کا دورۂ ایران

انجم عباسی

مہاراشٹر کالج کے پرنسپل، ڈاکٹر عبدالقدوس منشی حال ہی میں بیرونی ممالک کے دورے پر سے لوٹے ہیں وہ مملکت ایران کی خصوصی دعوت پر ایران چلے گئے تھے. جمہوریۂ ایران کی مشہور انقلابی شخصیت، حضرت امام خمینی کی تیسری برسی کے موقعہ پر منعقدہ تقریبات میں شرکت کی غرض سے منشی صاحب جون کے اوائل میں تہران تشریف لے گئے تھے.

نقش کوکن کے نمائندے کی حیثیت سے میں نے ان سے ملاقات کی. منشی صاحب حسب عادت، بڑے تپاک سے ملے. میں نے ان سے مذکورہ دورے کے تعلق سے مختلف سوالات کئے. منشی صاحب کا تبسم اور خوشگوار لہجہ، کھنکتی آواز، جوابات کے کنزس پر رنگ بکھیرتا علمی تبحر اور غور و فکر کا تعمق اور اس پر پُرکشش اور قدآور شخصیت، ــــ مہاراشٹر کالج کی پرنسپل شپ کی مسند پر بیٹھے تو ذرا کچھ اور بھی جچنے لگے. جواں مردی کی لیاقت نے جلد ہی ایک عالم کو گرویدہ بنا دیا. جس محفل میں بیٹھے، اپنے شعور و آگہی سے "قدآور" ہی رہے. اب ایسی شخصیت، مملکت ایران کی خصوصی دعوت، پر ہفتہ بھر ایران میں قیام کرے تو وہاں کے حالات کو چھان پھٹک کر صحیح تجزیہ پیش کر سکتی ہے. اس لیے میں نے اپنا پہلا سوال ان کے سامنے صفحۂ قرطاس پر رکھا ــــ

"حضرت امام خمینی کی تین سالہ برسی کے موقعہ پر آپ جیسی شخصیت کو بلانے کا کیا مقصد تھا.؟"

"حکومت ایران نے دنیا کے کئی مسلم اکابرین اور مفکرین کو بلایا تھا تاکہ وہ ایک پلیٹ فارم پر جمع ہوں اور ایک دوسرے سے متعارف ہوں. اس بار روسی مسلمانوں کی تعداد زیادہ تھی ــــ امام خمینی کی تین سالہ برسی کے موقعہ پر سمینار اور خصوصی نشستوں کا اہتمام کیا گیا تھا. تمام مندوبین فارسی یا انگریزی میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے تھے. ایران اور تمام اسلامی ممالک کے درمیان ثقافتی، علمی اور تہذیبی میدان میں ہم آہنگی پیدا ہو، اسی غرض سے حکومت ایران کا یہ ایک مثبت اقدام تھا ــ مجھے خوشی ہے کہ مجھے حکومتِ ایران کی دعوت پر دو بار ایران جانے کا شرف حاصل ہوا اور ہر بار بڑے خوشگوار اثرات لے کر لوٹا ہوں."

"خوشگوار اثرات کی اک ذرا وضاحت ہو تو بہتر" یہ میری التماس تھی. منشی صاحب کا پُرجوش لہجہ فضا میں گونجنے لگا. "ہم جتنے بھی مدعوین تھے، حکومت کے مہمان تھے، ہمیں مختلف مقامات پر لے جایا گیا، وہاں تبادلۂ خیال کرایا گیا. ایک خصوصی طیارے کے ذریعہ تہران سے مشہد بھی لایا گیا. مختلف مکاتب فکر کے لوگوں سے ملاقاتیں ہوئیں ان کے خیالات سے استفادہ حاصل ہوا. ایران کی ثقافتی، علمی اور تہذیبی تحریکات سے ہمیں روشناس کرایا گیا اور جمہوریۂ ایران کا ایک جامع تصور ہمارے سامنے پیش کیا گیا ــ"

میرا اگلا سوال تھا، "جمہوریۂ ایران کے وجود کے بعد ایران میں کون سی تبدیلیاں آپ نے محسوس کیں.؟"
جواب بڑا تفصیل طلب تھا مگر منشی صاحب نے بڑے اجمال سے کام لیتے ہوئے فرمایا: "امام خمینی اور ان کے پیروؤں نے ایران میں تہذیبی انقلاب بھی لایا ہے. ایران میں جتنی خواتین رہتی ہیں وہ کسی بھی ملک کی ہوں یا کسی بھی مذہب کی ہوں، ایران کے تہذیبی قوانین کے مطابق مخصوص انداز کے برقعے میں ملبوس رہتی ہیں. شاہ کے دورِ حکومت میں یہاں کی عورتوں کے لباس میں جو امریکی اثرات تھے وہ بالکل ختم ہو گئے ہیں. عورتیں ہر شعبے میں

کام کر رہی ہیں۔ سر کے بال کھُلے چھوڑنے اور اپنے جسم کی نمائش سے احتراز کرتی ہیں۔ یہ سب امام خمینی کے دور کا فیضان ہے۔ اسلامی ممالک سے ایران کے ثقافتی، تہذیبی اور اقتصادی تعلقات بھی زیادہ گہرے ہو گئے ہیں۔ مختلف سمینار اور تقاریب میں مختلف ممالک کے مندوبین کو بلا کر ملی اور سماجی ہم آہنگی پیدا کرنے کے تعلق سے مثبت اقدامات اٹھائے گئے ہیں۔ ملت کی شیرازہ بندی کے پیش نظر مختلف منصوبے زیر عمل ہیں۔ صنعتی طور پر ابھی ایران ایک مستحکم اور ترقی یافتہ ملک کی حیثیت سے ابھر رہا ہے — آج کے جمہوری دور میں جمہوری اقدار کا تحفظ وقت کا سب سے بڑا تقاضا ہے اور ایران اس ضمن میں کافی صحت مندی کے ساتھ آگے بڑھ رہا ہے"۔

منشی صاحب کا رواں دواں لہجہ جب ساکت ہوا تو میں نے منشی صاحب سے اجازت لے لی — دورۂ ایران کے تعلق سے جو کچھ سمیٹنا تھا وہ میں اپنی زنبیل میں ڈال چکا تھا۔ میرے ساتھ کچھ Limitations تھے اور منشی صاحب کے ساتھ مشغولیتیں — ابھی کچھ ہی دنوں پہلے درگا دیوی مارگ میونسپل اردو اسکول کے صدر مدرس جناب عبدالسلام سے شرفِ نیاز حاصل ہوا وہ اپنی خوبصورت کتابت اور حسنِ انتظام کی وجہ سے ڈپارٹمنٹ میں مشہور ہیں۔ انھوں نے اپنے مدرسے میں سرنامے کے طور پر دو شعر بڑے اچھے انداز میں لکھ دیئے ہیں: ؎

یوں چلو جیسے بیاباں میں ہوا چلتی ہے
یوں رہو جیسے گلستاں میں صبا رہتی ہے

؎ ایسے رہا کرو کہ کریں لوگ آرزو !!
ایسے ملا کرو کہ زمانہ مثال دے

منشی صاحب سے رخصت لیتے ہوئے مجھے وہ دو شعر یاد آ گئے۔ میں منشی صاحب سے بارہا ملا تھا کالج کے طلبہ کے ساتھ ان کے ہمدردانہ رویے، شفقت اور خلوص سے میں واقف تھا۔ ان کے حسنِ انتظام، انکسار اور ماتحتوں سے مخلصانہ برتاؤ سے بھی متاثر تھا۔ میں منشی صاحب کو الوداع کہہ رہا تھا اور ان اشعار کی مہک اور حلاوت میرے رگ و پے میں اتر رہی تھی —

شوقؔ (علیگ)

نوٹ: "عنوان" سرودِ رفتہ" کے تحت ہم ہر ماہ اس صفحہ پر اردو کے مشاہیر شعراء کا کلام سلسلہ وار شائع کرتے رہیں گے۔ جو قارئین کی دلچسپی کا باعث ہوگا۔

(ادارہ)

نیند

رہگذارِ کہکشاں پر تھک کے تارے سو گئے
اوڑھ کر ایک نور کی چادر ستارے سو گئے
رات کی آغوش میں گردش کے مارے سو گئے
سارا عالم سو رہا ہے ایک میں بیدار ہوں
میں ربابِ زندگی کا اک لرزتا تار ہوں

معبدوں میں مندروں میں اور صنم خانوں میں نیند
محفلوں میں نیند، محلوں میں شبستانوں میں نیند
مفلسوں کے جھونپڑوں میں نیند، ایوانوں میں نیند
سارا عالم ....

ساحلوں پر ہو گئے خاموش ملاحوں کے گیت
جنگلوں میں کھو گئے آوارہ چرواہوں کے گیت
راہ رو بھی اب نہیں گاتے گذرگاہوں کے گیت
سارا عالم ....

بند سارے قصر و ایواں کے دریچے ہو گئے
گاتے گاتے مندروں کے بھی پجاری سو گئے
دن کے نغمے رات کی خاموشیوں میں کھو گئے
سارا عالم ....

بام و در سے جھانکتی تھیں شام تک کیا نازنیں
اب کسی کو ہوش بھی کافر جوانی کا نہیں
کس غضب کی نیند ہے دامن کہیں آنچل کہیں
سارا عالم ....

مسندوں پر ساکنانِ قصر سارے سو گئے!
راستوں پر سینکڑوں قسمت کے مارے سو گئے
اس کنارے سو گئے، کچھ اس کنارے سو گئے
سارا عالم ....

رند بھی ہیں خوابگاہِ دہر میں زہاد بھی
سینکڑوں نمرود بھی ہیں سینکڑوں شداد بھی
ایک ہی زنجیر میں آہو بھی ہیں صیاد بھی
سارا عالم ....

شدتِ احساس سے آنکھوں میں نیند آتی نہیں
بزمِ گیتی کی گراں خوابی مجھے بھاتی نہیں
اب جہاں میں ہوں قیامت بھی وہاں آتی نہیں
سارا عالم ....

رُباعی

یہ خورشید و قمر کیا دیکھتے ہو
فضائے بحر و بر کیا دیکھتے ہو
یہ جس کے حکم سے سب ہو رہا ہے
اُدھر دیکھو اِدھر کیا دیکھتے ہو

امجد حیدرآبادی

سو سال سے بھی پہلے کی بات ہے کہ فرانس نے اپنے دوست ممالک کی مدد سے آسٹریلیا کی فوج پر حملہ کر دیا۔ بڑی خون ریز لڑائی ہوئی۔ جس کے نتیجہ میں طرفین کے ۴۰ ہزار سپاہی زخمی ہوئے۔ پورا میدانِ جنگ لاشوں اور زخمیوں سے اٹا پڑا تھا۔ لڑائی بند ہونے کے آثار نظر نہ آتے تھے کہ رحمت خداوندی نے فریقین کو جنگ بند کر دینے پر مجبور کر دیا۔ یعنی بارش اور ہوا کا ایک بھیانک طوفان آگیا اور جنگ رک گئی۔

ایک خدا ترس انسان جین ہنری ڈونان نے جب جنگ کی ان تباہ کاریوں اور ہولناکیوں کو دیکھا تو اس کا دل رو پڑا۔ اب اس کے سامنے بس ایک مقصد تھا کہ وہ کسی طرح ان تڑپتے ہوئے زخمی سپاہیوں کی مدد کرے انہیں موت سے بچالے۔ ظاہر ہے وہ تنہا کچھ نہیں کر سکتا تھا اس نے قریب کے قریوں کے لوگوں سے ملکر انسانیت اور بھائی چارے کا واسطہ دے کر اس بات پر راضی کیا کہ وہ زخمی سپاہیوں کی خبر گیری میں اس کا ہاتھ بٹائیں "ہم سب بھائی ہیں" اس کے نعرے نے لوگوں کے دلوں میں محبت کا جذبہ پیدا کیا۔ اس طرح تین سو لوگ اور بہت سی خواتین بھی اس کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے میدانِ جنگ میں آکر زخمی سپاہیوں کی مرہم پٹی اور طبی امداد کا کام کرنے لگیں، لڑائی ختم ہوگئی، لیکن ڈونان کی بے چینی ختم نہ ہوئی وہ اب ایک ایسی باقاعدہ تنظیم کا خواب دیکھنے لگا جو عالمی پیمانے پر زخمی سپاہیوں کی مدد کرے۔ ۱۸۶۱ء میں اس نے ایک کتابچہ چھپوا کر ملک بھر میں تقسیم کیا باشعور طبقہ چونک پڑا۔ اور سبھوں نے ایسی سوسائٹی کی ضرورت کو محسوس کیا۔ آخر ڈونان نے اپنے ساتھیوں کی مدد سے ایک کمیٹی بنا ڈالی۔ جنیوا میں کانفرنس بلائی، ۱۷ ملکوں کے ۲۳ نمائندے نے ۱۸۶۳ء کی کانفرنس میں شرکت کی جلسے میں اغراض و مقاصد پر غور و خوض کر کے ایک عالمی قانون بنایا گیا۔ اس طرح ۱۸۶۴ء میں ریڈ کراس سوسائٹی وجود میں آئی اور آج تک اس قانون کی پابندی ہوتی ہے۔

آج جبکہ ترقی یافتہ اور سائنسی دور میں جنگ کے نتائج اور زیادہ تباہ کن ثابت ہو رہے ہیں۔ ہمیں ڈونان کی اس عظیم خدمت اور اس کی اہمیت کا احساس ہوتا ہے۔ ریڈ کراس سوسائٹی آج بھی بلا تفریقِ قوم و ملت انسانیت کی خدمت اسی طرح کر رہی ہے اور ڈونان کا نعرہ "ہم سب بھائی ہیں" آج پہلے سے کہیں زیادہ اہم معلوم ہوتا ہے۔

جاوید دروے

"ترکش کے تیر"

اُس بلڈنگ کے سارے کرایہ دار پریشان ہیں۔
بلڈنگ بس عارضی سہاروں پر کھڑی ہے۔
اور کسی بھی وقت گر سکتی ہے۔
تم اس محکمے کے انجینئر ہو۔ قابل ہو
تم نے اس بلڈنگ کا معائنہ کیا، اور اُسے بے خطر قرار دیا۔ ایسا کیوں؟
میں نے وہ کیا ہے جو میرا محکمہ کہتا ہے۔
تمہارا محکمہ لوگوں کی جانیں لے لیگا، یہ کیوں نہیں سوچتے؟
وہ سوچوں گا تو، محکمہ میری ملازمت لے لیگا۔ میں جان سے جاؤں گا، وہ کون سوچے گا۔؟

ھم آپ کے پڑوس میں مکان بنوا رہے ہیں۔
پھر؟
ہم آپ سے اس تعاون کی امید کریں گے، کہ آپ اپنے مکان کے گرد احاطے کی دیواریں اونچی کرالیں۔ کھڑکیوں کے پٹ ڈھنگ کے کرادیں۔ اُن پر پردے بھی چڑھادیں اور خاموشی کا خیال رکھیں۔
تعجب ہے! ہم خیال رکھیں؟ اخلاق اور انسانی ضابطوں کے ساتھ، ہم اپنے مکان میں رہ رہے ہیں۔
آپ بُرا نہ مانیں ہم یہ سب محض اس لیے کہہ رہے ہیں کہ ہم پُرسکون ماحول کے عادی رہے ہیں۔
وہ سب ٹھیک ہے مگر ایسی مریض ذہنیت کے ساتھ تم کسی کے پڑوسی بن کر کہاں جی پاؤگے۔ اور پھر ایسی جگہ اور ایسا ماحول تو شاید آپ کو کسی قبرستان ہی میں مل سکے۔
تو کیا ہم قبرستان میں جاکر رہیں؟
جاکر رہو!! مگر میرا خیال ہے، تمہیں وہاں بھی جگہ نہیں ملے گی۔

آپ نے اس بار ایک بُرے آدمی کو ووٹ دے کر اچھا نہیں کیا۔
تو کیا میں کسی بھلے آدمی کو ووٹ دیکر، اُسے بُرا بنا دیتا؟
مطلب؟
مطلب یہ کہ ہم آج کسی بھلے آدمی کو ووٹ دے کر منتخب کریں، تو وہ بُروں کی صحبت میں جاکر بُرا ہی بن جائیگا۔
تو تمہاری اس منطق کا مطلب یہ ہوا کہ، منتخب ہوکر آئے ہوئے لوگ بُرے ہوتے ہیں؟
یہ تو میں نہیں کہتا۔ مگر آج ایک بھلا آدمی منتخب ہو ہی نہیں سکے گا۔ لوگ باگ اُسے ایسی راہ بتائیں گے کہ وہ اپنی اصلیت کھودے گا اور اہلیت بھی۔

ھمارے شہر میں ہریش نامی ایک پسماندہ طبقے کے لڑکے کو میڈیکل میں داخلہ مل رہا تھا،
پھر؟
اُس نے انکار کر دیا اُسے اِس میں دلچسپی نہیں ہے۔
یہ تو عجیب بات ہوئی، بلکہ غلط ہی ہوئی نا؟
بہت غلط ہوئی صاحب، اِس لیے کہ اُس لڑکے کے باپ نے لڑکے کی ضد سے مایوس ہوکر خودکشی کر لی۔
کیسا کلجگ ہے؟
کلجگ ہی سمجھو۔ ادھر ہمارے شہر میں ہمارے ایک جانکار کا لڑکا بہت ہی اونچے نمبروں سے کامیاب ہوا۔ مگر اُسے نہ میڈیکل میں داخلہ ملا نہ کسی ٹیکنیکل کالج میں۔
اوہ! پھر؟
پھر کیا ہونا تھا، اُس لڑکے نے مایوس ہوکر خودکشی کر لی۔

تم فوج میں کیوں بھرتی ہونا چاہتے ہو ؟
اس لیے کہ مجھے اپنے ملک کی سیوا اور حفاظت کرنی ہے۔
یہ تو ٹھیک ہے، مگر ایسی سیوا اور حفاظت کا موقع اُسوقت ملتا ہے، جب ہمارے ملک پر بیرونی حملہ ہو رہا ہو۔
پھر میں کیا کروں ؟
کیوں نہیں ؟
آپ ملک کے اندر ہی ہونے والے مسلسل اندرونی حملوں کا مقابلہ کیجئے۔

آپ نے ایک بہت بے تکلف ای این ٹی سرجن دوست کی ڈسپینسری میں، میں جب داخل ہوا شہر کی ایک طرم خاں شخصیت باہر نکلی۔ میں نے ڈاکٹر سے کہا ! کمال ہے یار، میں تو سمجھ رہا تھا، تیرے یہاں بس ہم جیسے گنگو تیلی ہی آیا کرتے ہیں مگر اب راجہ بھوج بھی آنے لگے ہیں۔
ڈاکٹر ہنسا اور کہا، جسے تم راجہ بھوج سمجھ رہے ہو، راجہ بھوج تو دُور کی بات ہے وہ گنگو تیلی بھی نہیں ہو سکتے۔ کچھ دن قبل ایک بینک اسکینڈل میں ان صاحب نے جس طرح اپنی ناک کٹوائی، وہ تو تم جانتے ہو۔ پھر اتفاق سے اِن کے کان میں خرابی پیدا ہوئی جسے اُن کے ڈاکٹر نے غلط علاج سے اور خراب کر دیا تو میرے پاس آ گئے میں نے اُن کا کان بچا لیا ہے۔
اور ناک ؟ میں نے پوچھا۔
کٹی ناک کے لیے تو میں کچھ کرنے سے رہا۔ ڈاکٹر نے مُسکرا کر جواب دیا۔

اُردو کیوں پڑھیں، کیوں پڑھائیں ؟

اردو ایک زندہ، ترقی کرتی اور پھیلتی ہوئی زبان ہے یہ نہیں کہ وہ کل تک کارآمد تھی اور آج ناکارہ ہو گئی۔ وہ تب بھی کارآمد تھی جب ایک حاکم قوم نے انگریزی کو سرکاری زبان کی حیثیت سے رائج کیا تھا۔ سارے دفتری کام کاج، اعلا تعلیم تہذیبی سرگرمیوں اور تقاریب میں ہر جگہ انگریزی کا بول بالا تھا۔ اردو بولنے والوں نے اسوقت ہتھیار نہیں ڈالے۔ انھوں نے انگریزی کے ذریعے لائے ہوئے عناصر سے تقویت حاصل کی اور اردو کو نئے موضوعات، نئے مضامین، نئے افکار و خیالات کے اظہار کا اہل بنایا۔ اب تو ہم کو اپنے ہی وطن کی زبانوں کے ساتھ قدم ملا کر چلنے کا موقع ہے۔ اردو نے نئے عناصر کو جذب کرنے کی جو زبردست لچک حاصل کی ہے وہ اب بھی اس میں موجود ہے۔ وہ ایک بہتا ہوا دھارا ہے جو سب کو سمیٹ کر چلتا ہے۔ حالات سے مایوس ہونے کی ضرورت نہیں۔ زبانوں کو فروغ ملتا ہے تو اپنے بولنے والوں سے، اور نقصان پہنچتا ہے تو انھیں بولنے والوں سے۔ اگر ہم خود اردو کو پورے اعتماد کے ساتھ اپنائے رہیں گے تو حالات اس کا کچھ بگاڑ نہیں سکتے۔ ہم خود اپنی تہذیبی وراثت سے محبت کرنا سیکھیں اور اپنی وراثت کی خود قدر کریں تاکہ دنیا بھی اس کی قدر کرے۔

(سید حامد حسین، بھوپال)

اختصار آج کے عہد کی مانگ ہے۔

آپ اپنی تخلیقات یا روداد ایسے مختصر مگر پُر اثر چھوٹے مگر جامع بنا کر پیش کریں کہیں ایسا نہ ہو کہ طوالت کی بنا پر شائع ہونے سے رہ جائے۔

(ادارہ)

برطانیہ میں کوکنیوں کی جدّوجہد کا آغاز

قلمکار: عثمان جیوانی
(انگریزی میں)
مترجم: محمد علیم نختارے

خطۂ کوکن، ہندوستان کے مغربی ساحلی پٹی کے صوبۂ مہاراشٹر کا ایک حصّہ ہے۔ یہاں کے باشندے کوکنی کہلاتے ہیں۔ عام طور سے مقامی لوگ مچھیرے، کسان یا سمندری تجارت میں حصہ لینے کی وجہ سے ملاّح کہلاتے تھے۔ بعض علمی اور تکنیکی قابلیت وصلاحیت کے حصول کے بعد منتخب میدانوں سے منسلک ہوگئے اور کئی ایک لوگوں نے زندگی میں اعلیٰ مقام اور کامیابی کے لیے دنیا کے مختلف حصوں مثلاً افریقہ، مشرقِ وسطیٰ، یوروپ اور امریکہ کی طرف ہجرت کی۔

اپنے مادرِ وطن سے دُور رہنے کے باوجود کوکنی حضرات جہاں کہیں بھی اقامت پذیر ہوئے وہ اپنی پوری زندگی میں اپنی تہذیب وروایات، زبان اور مذہب کو اپنائے ہوئے تھے۔ اسی طرح وہ اپنے اجداد سے مسلسل تعلق برقرار رکھے ہوئے تھے۔ ماہ نامہ نقشِ کوکن پچھلے ۲۸ر سالوں سے اس کے دنیا بھر میں پھیلے ہوئے قارئین کے مابین تعلقات کی ہم آہنگی کو استوار کرنے میں بہت اہم رول ادا کرتا آرہا ہے۔ اس نے محبت واخوت کا رابطہ قائم رکھا ہے اور اس کے متعلقین کو مقصد شناسی کے ساتھ یکجا رکھا۔ یہ میگزین کوکنیوں کی مجموعی آواز ہے چاہے انکا انفرادی جغرافیائی محل وقوع کچھ کیوں نہ ہو۔ اس نے اس خلا کو بھی پاٹنے کی اہم خدمت انجام دی ہے جو جغرافیائی حدود کی بدولت قاری کے مابین پیدا ہوا ہے۔

برطانیہ: ایک ایسی جگہ ہے جہاں کوکنیوں کی ایک بڑی جماعت سکونت پذیر ہے۔ ان میں سے کئی ایک لوگ مشرقی افریقہ کے ممالک سے ۱۹۷۰ء میں اس وقت ہجرت کر گئے جب وہ ممالک آزاد ہوئے اور چونکہ انھیں برطانوی شہریت حاصل تھی اس لیے انھیں برطانیہ میں داخل ہونے کی اجازت ملی۔ اس بنا پر کوکنیوں کی زیادہ تعداد ہندوستان کے باہر برطانیہ میں بھی ہے۔

جہاں کہیں بھی کوکنیوں کی ایک جماعت نے سکونت اختیار کی وہاں مختلف جگہوں پر کئی ایک کوکنی جماعتیں اور کلب قائم کیے گئے۔ ان ایسوسی ایشنس کے اغراض ومقاصد مقامی لوگوں کو منظم کرنا، انھیں ترقی کی طرف گامزن کرنا اور ان کے مفادات کی حفاظت کرنا ہیں۔ بنیادی طور پر یہ آرگنائزیشن سماجی ثقافتی اور مذہبی ہیں جو کہ مقامی کوکنیوں کی ضرورتوں کو پورا کرتی ہیں لیکن یہاں کوئی ایسی تنظیم نہیں جس کے حدود کی وسعت مقامی حدود یا ان مقامی لوگوں کے ماوراء پھیلی ہو اس لئے یہ محسوس کیا گیا ہے کہ اس خلاء کو وسیع بنیاد کے ایک مشترکہ پلیٹ فارم کے قیام کے ذریعے پُر کیا جائے جسے مرکزی طور پر مربوط کرنے والی تنظیم کی صورت میں استعمال کیا جائے جو دنیا بھر کے کوکنیوں کی تمام مشترک ضروریات، آرزوؤں، تمناؤں اور مفادات کو مجسم طور پر پیش کرسکے۔ ایسے ایک ادارہ کی تشکیل العمل ہونے کے امکانات پر غور وخوض کرنے کے لیے ۱۹ر ستمبر ۱۹۸۲ء کو لندن میں ایک میٹنگ طلب کی گئی جس کی صدارت ڈاکٹر عبدالسلام پٹھان صاحب نے کی۔ بہت غور وخوض اور بحث ومباحثہ کے بعد متفقہ طور پر یہ طے پایا کہ ایک ادارہ کی تشکیل کی جائے جو کہ کوکنیوں کی عالمی سطح پر نمائندگی کرے اور مستحق طلباء کے لیے اعلیٰ تعلیمی مواقع فراہم کرے۔ جناب عبدالغنی پاؤسکر جو کہ ہندستان سے اس میٹنگ میں شرکت کے لیے بحیثیت اعزازی مہمان تشریف لے گئے تھے' انھوں نے اس ادارہ کا خاکہ پیش کیا جسے تمام شرکاء نے پسند کرکے منظوری دی۔ بیرسٹر عبدالقادر پرکار صاحب نے اس ادارہ کا نام "کوکنی مُسلم ورلڈ فاؤنڈیشن" تجویز کیا۔ اس فاؤنڈیشن نے اب پانچ سال مکمل کر لیے ہیں۔ اس کے

قیام سے اب تک اس نے نہ صرف ترقی کی ہے بلکہ اپنے
لیے صحیح مقام متعین کرلیا ہے۔ اگر اس کی کارکردگی پر تبصرہ
کیا جائے تو یہ کہنا مناسب ہوگا کہ ہمیں اس کی کارکردگی پر
فخر محسوس ہوتا ہے۔ باوجود اس کے کہ مشکلات اور سخت
ترین حالات درپیش تھے۔ متعدد عملی مشکلات اور محدود
وسائل کے باوجود اس ادارے نے کارہائے نمایاں انجام
دیئے ہیں۔ اس کامیابی کے لیے ہم اللہ رب العزت کے
شکرگزار ہیں کہ جس نے ہم پر اپنی عنایتوں اور کرم کی بارش
کی۔ یہ فاؤنڈیشن اب ایک معروف ادارہ ہے جو کہ دنیا بھر
کے کوکنیوں میں جانا پہچانا جاتا ہے۔ اس کا ایک انفرادی
مقام ہے کہ اس کے ممبران دنیا کے تمام حصوں کی نمائندگی کرتے
ہیں۔ اس کی یہ کامیابی اس کے ممبران کی پُرخلوص تعاون
و مدد کے بغیر ناممکن ہے۔ ان پانچ برسوں کے دوران اس
کے تمام ڈائرکٹروں نے اپنے آپ کو اس کے لیے مخلصانہ
طور پر وقف کردیا۔ اور اپنی ذمہ داریاں جاں نثاری اور عزائم
کی پختگی سے نبھائیں اس میں کسی شک وشبہ کی گنجائش
نہیں کہ انھوں نے انتھک جدوجہد اور بہت ہی خلوص سے
اپنے اعزازی فرائض کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا اور یہ ثابت
کردیا کہ ان کے بغیر اس حد تک کی کامیابی ناممکن تھی جس تعلق
سے ہر کوئی باخبر ہے۔ ان کی کوششوں اور کاوشوں نے ایسے
ایک نیا رُخ عطا کیا ہے اور صحیح تاسیس کا جواز پیش کیا ہے
جسے دنیا کے مختلف گوشوں میں رہنے والے کوکنیوں نے سراہا
ہے۔ اور قابلِ ستائش سمجھا۔

تمباکو نوشی کے مُضر اثرات

تمباکو نوشی کا رواج دنیا میں سب سے پہلے غرب الہند
(ویسٹ انڈیز) کے باشندوں میں تھا۔ ابتدائی طور پر اس کا
استعمال مذہبی رسومات میں اور کبھی کبھی ادویاتی مقاصد کے
لیے کیا جاتا تھا مگر بعد میں چل کر یہ عام مستعمل ہوگیا اور آج لوگ
اس کا استعمال متعدد طریقوں سے کرنے لگے ہیں۔ جن میں
بیڑی، سگریٹ، سگار، پائپ، چلم، حقہ پان اور سُرتی وغیرہ
میں شامل ہیں۔

ہمارے ملک میں جہاں ایک طرف غریبی کا بول بالا ہے
جہاں کی ۴۰ فیصدی آبادی ایسی ہے جس کو فقط ایک وقت کی روٹی
میسر ہوتی ہے، جہاں کروڑوں بے روزگار ہیں، جہاں کی نصف
آبادی اب بھی ناخواندہ ہے اور ایک تہائی آبادی خطِ افلاس
سے بھی نیچے اپنی زندگی گذر رہی ہے، وہاں دوسری طرف
تمباکو نوشی کا یہ عالم ہے کہ تقریباً ۹۰ فیصدی لوگ اسے کسی نہ
کسی شکل میں ضرور استعمال کرتے ہیں۔

تمباکو نوشی کی خواہش نہ تو فطری ہوتی ہے اور نہ ہی ورثے
میں ملتی ہے بلکہ یہ انسان کی ناسمجھی کی ہی ضمنی پیداوار ہے
لوگ اس کی شروعات عموماً شوقیہ کرتے ہیں مگر بعد میں اس
کے عادی ہوجاتے ہیں۔ تمباکو نوشی کا استعمال مختلف
طبقے، مزاج اور عمر کے لوگ مختلف وجوہات کی بنا پر کرتے ہیں۔

تمباکو نوشی ایک ایسا رواج ہے جو آنکھوں کے لیے
نفرت، ناک کے لیے مکروہ اور جسمانی نظام کے لیے تکلیف دہ
تو ہے ہی لیکن دل اور پھیپھڑوں کے لیے خطرناک ہے۔ یہ دیکھا
گیا ہے کہ سگریٹ پینے والوں کو پھیپھڑوں کا، پائپ پینے والوں
کو کینسر اور سگار پینے والوں کو منہ کا کینسر زیادہ ہوتا ہے۔
پان میں یا سُرتی کی شکل میں کھائی جانی والی تمباکو سے معدے
میں زخم، منہ اور گلے کا کینسر، بھوک کی کمی اور آنکھوں کے پردے
کی کمزوری کی شکایت ہوجاتی ہے۔

ص ۳ کا بقیہ

... دوسروں کے سامنے تقریر کرنے میں
مصلح اور حق پسند نہیں بناتا۔ مصلح اور حق پسند
صرف وہ ہے جو اپنی ذات کے معاملہ میں
مصلح اور حق پسند ثابت ہو۔

جناب اسمائیل محمود ہرزک کا آبائی وطن ہرکول تعلقہ مانگاؤں ضلع رائے گڑھ ہے۔ آپ بمبئی کارپوریشن میں بحیثیت اردو مدرس بیس سال تک رہے۔ دس سال ڈپٹی صدر مدرس اور فی الحال تین سال سے صدر مدرس کی حیثیت سے دیونار میونسپل اردو اسکول میں فرائض انجام دے رہے ہیں۔ جہاں ڈیڑھ ہزار طلبہ تعلیم پا رہے ہیں۔ اور ۲۷ ٹیچر آپ کی زیرِ نگرانی کام کر رہے ہیں۔

آپ ایک اچھے معلّم ایک بہترین منتظم اور اچھے سوشل ورکر ہیں۔ بمبئی جیسے اتنے بڑے شہر میں آپ محکمہ کی جانب سے پانچ اردو اسکول قائم کرانے میں کامیاب رہے ہیں۔ جس سے بخوبی آپ کی علم دوستی کا اندازہ ہوتا ہے۔

اردو زبان کے ساتھ ساتھ آپ کو انگریزی اور مراٹھی زبانوں پر بھی عبور حاصل ہے۔ اساتذہ کی ٹریننگ کلاسیس جو محکمہ چلاتا ہے۔ خصوصًا انگریزی اور مراٹھی کے جناب ہرزک صاحب اُن کلاسوں میں رہبر کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں۔ "نئی تعلیمی پالیسی" کی ٹیچروں کی ٹریننگ کے لیے مئی ۱۹۸۹ء میں آپ بحیثیت (Resource Person) لیکچرار تھے۔

"Population Education" کی ٹیچرس ٹریننگ میں بھی آپ نے بحیثیت لیکچرار کام کیا۔ انگریزی کی ٹریننگ کلاس میں بھی آپ نے رہبر کی حیثیت سے کام کیا۔ یہ سارے تعلیمی خدمات آپ اپنی ملازمت کو بحسن وخوبی انجام دیتے ہوئے سرانجام دیتے رہے ہیں۔ آپ کی قابلیت کو مدنظر رکھتے ہوئے محکمہ نے یہ تمام ذمہ داریاں آپ کو سونپی ہیں۔

آپ "رائے گڑھ ضلع وکاس منڈل" کے سرگرم رکن ہیں۔

آپ ٹیچرس یونین کے نائب سیکریٹری ہیں۔ جو بمبئی میونسپل کارپوریشن میں تمام زبانوں کے ٹیچروں کی سب سے بڑی یونین ہے۔ "شکشک سبھا"

آپ دیونار میونسپل کالونی میں سکونت پذیر ہیں۔ آپ اس علاقے کے تمام مذاہب کے لوگوں کی "امن کمیٹی" کے ممبر ہیں۔ ۱۹۸۴ء کے فسادات کے دوران آپ نے اس علاقہ میں امن کے سلسلے میں کافی کوششیں کیں۔

جناب ہرزک صاحب کی بے لوث تعلیمی اور سماجی خدمات کے طفیل "روٹری کلب چمبور" نے آپ کو "مثالی ٹیچر" کے ایوارڈ سے نوازا ہے۔ کوکن کے اس مایۂ ناز سپوت کو ہم دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔...

مضمون نگار: عبد الرزاق دھاسکر

حاجی عبدالسلام راول کا دورۂ برطانیہ

نشیمن بلڈرس پرائیویٹ لیمٹیڈ کے مینیجنگ ڈائریکٹر اور نقشِ کوکن کے دیرینہ بہی خواہ حاجی عبدالسلام راول اپنے بیٹے ڈاکٹر عرفان کو ساتھ لیے ۵ مئی ۹۲ء کو برطانیہ کے دورہ پر گئے تھے۔

ڈاکٹر عرفان لوئی میڈیکل کالج (احمد نگر) میں ایم بی بی ایس کے آخری سال میں زیرِ تعلیم ہیں۔ یہ کالج پونہ یونیورسٹی سے ملحق ہے۔

برطانیہ میں دورہ کا مقصد اعلیٰ تعلیم کے سلسلہ میں معلومات حاصل کرنا تھا۔

شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی
گورنمنٹ منظور شدہ
ایر کنڈیشن شوروم
ڈونگری جیل روڈ، غلام محمد بلڈنگ، ڈونگری بمبئی ۴۰۰۰۰۹
فون: ۳۷۶۸۷۱۷/۳۷۶۵۸۹۷
۳۷۲۳۰۹۲
خوش آمدید
خوش آمدید
۵۱ برس سے آپ کی سیوا کر رہا ہے۔ ایک بھروسے کا نام
شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی جویلرس
تجربہ کار کاریگروں کے ہاتھوں سے بنے ہوئے قدیم و جدید فیشن پر سونے کے
کے ڈی ایم کے زیورات ——— عید ہو یا دیوالی، شادی ہو یا جنم دن —
کسی بھی خوشی کے موقع پر سونے کی دنیا میں ایک ہی چمکتا ستارا
پتہ: شاہ بھورمل جویلرس
گورنمنٹ منظور شدہ
ایر کنڈیشن شوروم
ڈونگری جیل روڈ، مرچنٹ بلڈنگ، دوکان نمبر ۲ بمبئی ۴۰۰۰۰۹
مزید پیش کش
ہمارے یہاں سے خریدے ہوئے (کے۔ ڈی۔ ایم۔) K.D.M. کے زیورات آپ جب بھی
بیچنا چاہیں ہم بازار کی قیمت پر واپس لیتے ہیں:۔

محمود حسن قاضی ۔ واشی

نئی ممبئی

روٹی، کپڑا اور مکان: انسان کی بنیادی ضرورتیں ہیں۔ ممبئی کی آبادی جس تیز رفتاری سے بڑھتی جارہی ہے اور ریاستی حکومت کے سامنے جو ایک سنگین مسئلہ بنا ہوا ہے اس کو کچھ حد تک کم کرنے کے لیے سٹی اینڈ انڈسٹریل ڈیولپمنٹ کارپوریشن (سڈکو) (CIDCO) کا قیام سنہ ۵۶ء میں عمل میں آیا۔ یہ ریاستی حکومت کا ایک ایسا خود مختار ادارہ ہے جس کا بنیادی مقصد شہر ممبئی کی گنجان آبادی کو منصوبہ بندی کے ساتھ مضافات میں منتقل کرکے اِس میں رہائش پذیر شہریوں کو بنیادی سہولتوں کی فراہمی کرنا ہے۔

اِس مطابق سب سے پہلے سڈکو نے نئی ممبئی کی تشکیل کا کام شروع کیا۔ نئی ممبئی کا رقبہ ۳۴۴ ر کیلو میٹر ہے۔ اور فی الوقت اِس کی آبادی سات لاکھ کی ہے۔ مگر اس صدی کے آخر تک وہ بیس لاکھ تک پہونچ جائے گی۔ نئی ممبئی میں ممبئی پونہ ہائی وے پر آباد واشی نیرول، بیلاپور، کلمبولی، نیو پنویل اور تھانہ بیلاپور روڈ پر آباد کوپر کھیرنا اور ایرولی ان شہروں کو شامل کیا گیا ہے۔ اِن شہروں کے علاوہ مضافات کے ۷۰ ر دیہاتوں کو بھی اِس پروجیکٹ میں شامل کیا گیا ہے۔

اِس وقت نئی ممبئی میں مختلف میڈیم کے اہم ر ہائی اسکول، ۱۷ ر کالج، ۱۵ ر دواخانے، ۷ ر پولیس اسٹیشن ۳۰ ر شاخیں مختلف بینکوں کی اور ۱۴ ر پوسٹ آفیس ہیں۔ اِس کے علاوہ مسجد، مندر اور چرچ و گردوارے بھی قائم ہیں۔

اپنی منصوبہ بند تعمیرات، اور خوشنما بلڈنگوں، بنگلوں اور راستوں، میدانوں، پارکوں کی وجہ سے یہ شہر ممبئی کے بہتر متبادل ثابت ہو رہے ہیں۔

بڑھتی ہوئی آبادی کے پیشِ نظر میونسپل کارپوریشن کا قیام عمل میں آیا ہے۔

نئی ممبئی اور ممبئی تھانہ کے درمیان آمد و رفت کا ذریعہ .S.T اور .B.E.S.T کی بسوں کے ذریعے بنا ہوا ہے روزانہ تقریباً ۲۸۴ ر بسیں مسافروں کو لانے لے جانے کا کام کرتی ہیں۔ روزانہ ڈھائی لاکھ مسافر اوسطاً سفر کرتے ہیں۔ پھر بھی یہ سروس ناکافی ثابت ہو رہی ہے مگر ۹ ر مئی سنہ ۹۲ء سے مانخورد تا واشی ریلوے لائن جاری ہونے سے نئی ممبئی کی تاریخ میں ایک نئے باب کا آغاز ہوا ہے۔ مانخورد سے تھانہ کریک کے پل سے ہوتے ہوئے یہ ریلوے لائن واشی کے بعد شان بارہ جوئی نگر، نیرول اور بیلاپور کو ملا دے گی۔ یہ کام بھی مرکزی حکومت کی ریلوے بورڈ ۳۳ فی صد اور سڈکو کی ۶۷ ر فیصدی مالی تعاون سے تیزی کے ساتھ جاری ہے۔ اِس طرح مستقبل میں ۱۵۷ ر کلومیٹر ریلوے لائن بچھانے کا منصوبہ ہے۔ بقول: ع

" جہاں بجتی ہے شہنائی وہاں ماتم بھی ہوتے ہیں "

نئی ممبئی کی سہولیات و مراعات اور شاندار رہائش کے ساتھ ساتھ کچھ خرافات، اذیات اور تکلیفات کا بھی شمول ہے۔ مثلاً:

(۱): دَلدل کی زمین کی نمی کی وجہ سے اس علاقہ میں کافی مچھر ہیں۔ اور زنگ آلودگی کافی ہوتی ہے۔ ملیریا ایک عام بیماری بنی ہوئی ہے۔

(۲)۔ گورنمنٹ کا کوئی خیراتی اسپتال نہ ہونے کی وجہ سے صحتِ عامہ کا مسئلہ پیچیدہ ہے۔ بڑی بڑی رقمیں پرائیویٹ علاج میں لگتی ہیں۔

(۳) تھانہ بیلاپور روڈ پر واقع بہت سی چھوٹی بڑی کیمیکل کمپنیاں دِن رات فضائی آلودگی اور بدبو پھیلاتی

مسلم مہیلا منڈل کولہاپور کا مُراسلہ

کولہاپور میں فروغِ تعلیم اور ثقافتی امور کے لیے قائم کردہ بزمِ نسواں جو "مسلم مہیلا شیکشنک و سانسکرتک وکاس منڈل کولہاپور" کے نام سے رجسٹرڈ ہے اور جس کے عہدیداروں میں محترمہ سعیدہ بیگم شیخ بی کام صدر۔ محترمہ خورشید بانو دیسائی نائب صدر، محترمہ انیسہ مجاور بی کام سکریٹری اور محترمہ گلشن مومن خان ہیں۔ ہمیں ایک مراسلہ بغرضِ اشاعت بھیجا ہے تاکہ ان کی خدمات اور سرگرمیوں سے قارئینِ نقشِ کوکن واقف ہو جائیں۔ (ادارہ)

مغربی مہاراشٹر کا ایک بڑا شہر کولہاپور جہاں مسلمانوں کی آبادی کم و بیش پچیس ہزار ہوگی اردو زبان کے لحاظ سے بہت ہی پچھڑا ہوا علاقہ ہے۔ شکستہ حال میں چل رہی چار پانچ پرائمری اسکولیں اور ان پرائمری اسکولوں کے بل بوتے پر چل رہا واحد اردو ہائی اسکول ان اداروں کے علاوہ اردو کو فروغ دینے والی ایک بھی تجویز وجود میں نہیں ہے۔ یہاں تک کہ نصاب کی کتابیں بھی پچاس میل دور میرج شہر سے منگوائی جاتی ہیں۔

دو سال ہوئے اردو کے لیے اور قوم کی تعلیم کے لیے ہمیشہ بے قرار رہنے والے ہمارے مہیلا منڈل کے خیرخواہ جناب امداد علی شیخ نے اپنی ذاتی کوشش سے اردو ڈی ایڈ کالج کولہاپور میں شروع کرنے کا خواب دیکھا شری ولاس راؤ دیشمکھ جو اس وقت وزیر تھے، آپ نے سو فیصد ڈی ایڈ کالج دینے کا وعدہ کیا مگر افسوس کہ منسٹری بدل گئی اور نئے منسٹر نے ڈی ایڈ اور بی ایڈ کالجوں پر پابندی عائد کردی۔ اور اس طرح ان کا خواب شرمندۂ تعبیر نہ ہو سکا۔ مگر آپ نے مہاراشٹر اسٹیٹ اردو اکیڈمی کا اردو کلاس کولہاپور میں شروع کرنے میں کامیابی حاصل کرلی۔

اس وقت کولہاپور میں "بزمِ ادب" کے نام سے اردو کلاس جاری ہے۔ اردو کی نصابی اور ادبی کتابیں یہاں مہیا ہیں۔ لائبریری ہے۔ اس طرح چھوٹے موٹے پروگرام اردو کو فروغ دینے کے سلسلہ میں جاری ہیں۔

منڈل کی یہ کوشش رہی ہے کہ خواتین کو اسلام نے جو درجہ عطا کیا ہے اس سے انہیں واقف کرائیں ان کو اپنے گھریلو آمدنی میں کچھ ہاتھ بٹانے کے لیے چھوٹے موٹے کاروبار سے آشنا کرائیں جون ۹۲ء سے ایک ہوم سائنس کا ششماہی سرٹیفکٹ کورس شروع کرنے کا بھی فیصلہ کیا گیا ہے۔

کوکن سے کولہاپور پڑھنے کے لیے آنے والی خواتین کے لیے ہوسٹل شروع کرنے کا ارادہ ہے جہاں نہ صرف رہن سہن اور کھانے پینے کا عمدہ انتظام ہو بلکہ روزہ نماز کی پابندی کرنے ملیگی۔

ہم چاہیں گے کہ کوکن کے باشندوں تک ہمارا یہ پیغام نقشِ کوکن کے ذریعہ پہنچایا جائے۔

ہم یہ بھی درخواست کرتے ہیں کہ قومی اور مذہبی امور کو لوگ سمجھیں اور ہمیں تعاون دیں۔ ہمارے کام میں ہاتھ بٹائیں۔ ہمارے کئی پروجیکٹ مالی دشواری کی بنا پر ادھورے رہ گئے ہیں اگر کوئی خدا کا بندہ یا بندی ہمارے اس کارِ خیر میں ہمارا ہاتھ بٹانا چاہیں تو ہم ان کا استقبال کریں گے۔ والسلام

مراسلہ نگار: آپ کی بہو بیٹیاں
مسلم مہیلا شیکشنک و سانسکرتک وکاس
منڈل، کولہاپور

اخبار و اذکار

ایچ ایس سی کے نتائج

مہاراشٹر اسٹیٹ بورڈ آف سکنڈری اور ہائر سکنڈری ایجوکیشن کے زیر اہتمام مارچ ۹۲ء منعقد ہونے والے بارہویں جماعت (ایچ ایس سی) کے امتحانات کے نتائج ۸۹ر۶۵ فیصد رہے۔

رویا رئیل کالج ماہم سائنس کا طالب علم ابو رواد سنت نارنے بمبئی ڈویژنل بورڈ میں اول پوزیشن حاصل کی اس طالب علم نے ۶ سو میں سے ۵۷۴ (۶۷ / ۱۵) فیصد نمبر حاصل کئے

پورے مہاراشٹر میں اول

لاتور احمد پور کی بینا کشی سبھاش راؤ ۹۷ فیصد نمبر حاصل کر کے مہاراشٹر بھر میں اول آئی ہے۔

اس سال مارچ میں منعقد ہوئے بارہویں کے امتحانات میں کل ایک لاکھ ۱۷ ہزار ۱۲ طلبہ نے شرکت کی تھی جس میں سے ۷۷ ہزار ۶۰ ۱ طلبہ کامیاب ہوئے ہیں بمبئی ڈویژن کے امتحانات میں کامیاب لڑکوں کا فیصد ۶۱ء۵۹ اور لڑکیوں کا ۷۴ء۵۰ فیصد رہا ہے

واشی نئی بمبئی کا عبدالقادر عارف اور بمبئی کی فاطمہ نبات والا میرٹ لسٹ میں

فادر اگنیل ملٹی پرپز اسکول اور جونیئر کالج واشی (نئی بمبئی) کے سائنس کے طالب علم عبدالقادر عارف ہپت اللہ ۶ د طلبہ کی میرٹ لسٹ میں ۳۱ ویں نمبر پر ہیں انہوں نے ۹۳ فیصد مارکس (۵۵۸) حاصل کئے ہیں۔

شعبہ سائنس کی میرٹ لسٹ میں ۲۵ نام ہیں جن میں جے ہند کالج چرچ گیٹ کی طالبہ فاطمہ قیصر نبات والا نے ۶۷ء ۱۹ فیصد (۵۳۸) نمبر حاصل کئے ہیں۔

اردو میں سب سے زیادہ یعنی ۸۶ فیصد انجمن اسلام جونیئر کالج بدلاپور کلیہ کی سائنس کی طالبہ ام حبیبہ محمد ابراہیم انصاری نے حاصل کئے عربی میں برہانی کالج مجگاؤں کے تبیر عابد علی بالوجی نے جو کامرس کے طالب علم ہیں ۷۹ نمبر حاصل کئے اور انجمن اسلام جونیئر کالج بدلاپور کی طالبہ نسیمہ محمد یوسف کیننگ والا نے فارسی میں ۸۴ مارکس حاصل کئے۔

بھیونڈی کی شیخ حنا اقبال نے فش پروسیسنگ ٹیکنولوجی میں مجموعی طور پر سب سے زیادہ ۹۴ نمبر حاصل کئے ہیں۔

باندرہ اردو ہائی اسکول کے اقبال احمد محمود نے میڈیکل لیب ٹیکنولوجی کلنک اور پیتھولوجی میں سب سے زیادہ ۸۵ مارکس حاصل کئے ہیں اس سال اردو کے امتحان میں ایک ہزار ۸۹۳ امیدواروں میں سے ایک ہزار ۸۶۷ کامیاب ہوئے ہیں۔ اس طرح کامیاب طلبہ کا فیصد ۸۵ر۹۲ رہا۔ عربی مضمون لے کر ۱۰۸ طلبہ امتحان میں شریک ہوئے تھے جن میں ۱۰۴ کامیاب ہوئے جبکہ فارسی کے ۱۰۶ طلبہ میں ۱۰۱ کامیاب ہو سکے ہیں۔

صوفیہ کالج میں فلسفہ کی طالبہ یاسمین مشتاق کشمیری نے ۸۵ فیصد نمبر حاصل کئے ہیں۔

کلیان میونسپل کارپوریشن

حکومت مہاراشٹر نے اپنے ایک اعلامیہ کے ذریعہ کلیان میونسپل کارپوریشن کے کمشنر مسٹر یو پی ایس مدان کو امبرناتھ میونسپل کونسل کا منتظم (ایڈمنسٹریٹر) مقرر کیا ہے امبرناتھ میونسپل کونسل کا قیام ۱۴ اپریل ۱۹۹۱ء کو عمل میں آیا تھا پہلے یہ میونسپلٹی کلیان کارپوریشن میں ضم کر دی گئی تھی مگر عوام کے احتجاج پر مہاراشٹر میونسپلز قانون ۶۵ء کے تحت اس کی الگ حیثیت برقرار رہ گئی ہے

اسی طرح بدلاپور، کل گاؤں پر

مشتمل نئی میونسپلٹی کا قیام بھی عمل میں آیا ہے جاری کی ہے کہ کلیان میونسپل کارپوریشن کے ملازمین کا عارضی اور مشروط طور پر امبرناتھ میونسپلٹی میں تبادلہ کیا جاسکتا ہے

"ننھے بین الاقوامی آرٹسٹ"

گذشتہ دنوں مارشیش اور امریکہ میں منعقد ہونے والے پندرہ سال سے کم عمر والے بچوں کی نباتی تصویروں کے انٹرنیشنل مقابلے میں شرکت کے تحت چترکلا نکیتن مہاودیالیہ پونہ نے ایک مصوری کے مقابلے کا اہتمام کیا جس میں سیکرڈ ہارٹ کانونٹ ہائی اسکول کے دو ہونہار نونہال ریحان دادا روے اور رشاداب رفیق کڈالکر کی نباتی تصویروں کو منتخب کیا گیا۔ مارشیش اور امریکہ کے مقابلوں کے نتائج ابھی ظاہر نہیں ہوئے ہیں۔

الوداعی جلسہ

۲۵ را پریل ۹۲ء کو نل پرائمری اردو اسکول بورلی پنجتن تعلیقہ شریوردھن ضلع رائے گڈھ میں جناب محمد تقی عبدالشکور دروگے کے زیر صدارت جماعت ہفتم کے کامیاب طلبہ کے اعزاز میں الوداعی جلسہ منعقد ہوا۔

صدر مدرس مثالی استاد جناب عبدالرحمٰن حسن سولکر نے خیر مقدم کرنے کے بعد شکتی دستار دھیکاری عمر پاکر صاحب کے ہاتھوں جماعت ہفتم کے طلبہ کو انعامات دئے گئے۔ جناب نور محمد حسن پنگار کر نے اول تا سوم نمبر سے کامیابی حاصل کرنے والے طلبہ کو بالترتیب ۵۱، ۲۱ روپئے نقد عنایت کئے۔ جماعت ہفتم کے طلبہ نے بھی اپنی استانی جنابہ نورجہاں نور محمد سولکر کی خدمت میں ٹی سیٹ تو اسکول کے لئے اعلیٰ قسم کی کرسی تحفتاً پیش کی۔

بعد ازاں جماعت المسلمین بورلی پنجتن کے صدر نور محمد پنگار کر، سکریٹری عبدالحمید پردیسی، نائب صدر امتیاز یوسف الڈے، خازن عبدالحمید میٹھاگرے مولوی منظور احمد صاحب، نظیر احمد جوگلے وغیرہ نے اسکول کے طلبہ کی تعداد کو مدنظر رکھتے ہوئے آئندہ تعلیمی سال کے اوائل میں اردو ذرائع تعلیم کا ثانوی مدرسہ قائم کرنے کا متفقہ آراء سے طے کیا۔

(نامہ نگار نوگل بھارتی)

علی باغ سے کشتی سفر کا افتتاح

این کے کنسٹرکشن پرائیویٹ لمیٹیڈ کی طرف سے منعقدہ ایک تقریب میں تیز رفتار سے چلنے والی لانچ کا افتتاح کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ سدھاکر راؤ نائیک نے کہا گیٹ وے آف انڈیا سے علی باغ کے سفر سے بمبئی کی بھیڑ بھاڑ کم ہو سکتی ہے۔ اپنے بہترین منصوبوں کو مدنظر رکھتے ہوئے دیگر کشتی کے مالکان بھی علی باغ سے گیٹ وے کے درمیان مسافروں کے لئے اپنی خدمت پیش کریں گے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ علی باغ اور گیٹ وے کے درمیان کشتی کا سفر شروع ہونے سے نہ صرف رہنے کا مسئلہ حل ہوگا بلکہ سیاحت کے اعتبار سے علی باغ، کوکن وغیرہ کے دیگر حصوں میں ہونے والے ترقیاتی پروگرام سے بھی ملکی وغیر ملکی سفیر متاثر ہوں گے

سڑک راستے سے علی باغ جانے کے لئے تین گھنٹے درکار ہیں جبکہ کشتی سے یہ سفر صرف ایک گھنٹے میں طے ہوگا۔ اس لانچ میں تیس مسافر بیک وقت سفر کر سکتے ہیں۔ مختلف وزراء افتتاحی تقریب میں شریک تھے۔

ڈاکٹر انڈرے کے اعزاز میں جلسہ

۱۷ رمئی ۱۹۹۲ء کو ایس ایس ہائی اسکول ہوربہ تعلقہ مانگاؤں ضلع رائے گڈھ میں معروف سرجن ڈاکٹر عبدالرحیم انڈرے کو راجیو گاندھی گولڈ میڈل فار سرجری کا اعزاز ملنے کی خوشی میں محمد اسحاق داؤد ہرنیکر صاحب کے زیر صدارت اعزازی جلسہ انعقاد پذیر ہوا۔

حافظ یعقوب دھنسے کی تلاوت

ے بعد سبھاش ہیرالال صاحب کے ہاتھوں صاحب اعزاز کو گلہائے عقیدت پیش کیے گئے۔ ڈاکٹر محمد قاسم راؤت ڈاکٹر سیف الدین وصفی شے علی اکبر جلگاؤکر ایڈوکیٹ قاسم حافظ مانگاؤں کے تحصیلدار نائیک صاحب اور سلیمان اناکر صاحب نے ڈاکٹر اندرزے کی خدمات پر روشنی ڈالی۔

(نامہ نگار نوگل بھارتی)

یہ ناہیدہ کون ہیں

ہمیں ۲۲ رمئی ۹۲ء کو انگریزی میں لکھا ایک پوسٹ کارڈ موصول ہوا ہے جس میں مکتوب الیہ کا نام ناہیدہ ایس (یا ناہید اے ایس بھی ہوسکتا ہے) لکھا ہوا ہے کہ آپ نے جس خریداری کے نام تجدید خریداری کا خط بھیجا ہے وہ یہاں نہیں رہتا۔ لہٰذا اس کے نام ماہنامہ نقش کوکن کی ترسیل روک دی جائے۔

مگر اس پڑھی لکھی خاتون (یا صاحب) نے کارڈ پر نہ اپنا پتہ لکھا ہے نہ ہی اس خریدار کا نام لکھا جس کے نام ہمارا Renewal card بھیجا گیا تھا۔ اب ہم یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ کس کے نام پرچہ کی ترسیل روک دیں۔

دوسرا سوال یہ بھی ہے کہ جب وہ خریدار وہاں نہیں رہتا تو ہر ماہ ملنے والا پرچہ کیوں نہیں لوٹایا گیا۔

(منیجر)

ماہنامہ نقش کوکن بمبئی

دلیپ کمار کے نام سے قائم کردہ ڈی فارمیسی کالج النَد ضلع گلبرگہ

خسرو چیریٹیبل ٹرسٹ گلبرگہ کے زیر نگرانی کرناٹک میں دلیپ کمار ڈی فارمیسی کالج بمقام الند ضلع گلبرگہ شروع کیا گیا ہے۔ جو فلمی دنیا کی مشہور ہستی دلیپ کمار کے نام سے موسوم ہے۔ تعلیمی سال ۹۳-۱۹۹۲ء کے لیے داخلوں کا آغاز بھی ہو چکا ہے اس کورس سے دلچسپی رکھنے والے طلبہ جناب محمد اشفاق احمد چیف ٹرسٹی خسرو چیریٹیبل ٹرسٹ مومن پورہ گلبرگہ سے رابطہ قائم کریں۔

بی کام میں کامیابی

کوکن مرکنٹائل کوآپریٹیو بینک کے چیرمین جناب علی ایم شمسی کی بیٹی نیلم نے بی کام کے امتحان میں کامیابی حاصل کی ہے۔ کاپی پریس جا رہی تھی کہ یہ خبر ملی لہٰذا تفصیلات اگلی اشاعت میں۔

خلیفہ ضیاء الدین کو فیفا میڈل

ایشیا میں فٹبال کی قدآور و منفرد شخصیت مسٹر خلیفہ ضیاء الدین کو ۱۲ رجون کو ہانگ کانگ میں منعقدہ ایشین فٹبال کنفیڈریشن کے اجلاس میں فیفا میڈل پیش کیا گیا۔

بمبئی میں درس و تدریس سے تعلق رکھنے والے انجمن اسلام ہائی اسکول بوری بندر کے سابق پرنسپل مسٹر ضیاء الدین کو ایشین فٹبال کنفیڈریشن میں ان کی ۳۰ سالہ طویل خدمات کے اعتراف میں انہیں یہ اعزاز دیا گیا ہے۔

خلیفہ ضیاء الدین تقریباً اتنی ہی مدت تک ہندوستانی فٹبال کے بھی روح رواں رہے۔ فٹبال سے والہانہ لگاؤ رکھنے والے صوفی صفت خلیفہ ضیاء الدین کی محنت ہے کہ ایشیا اور ہندوستان میں فٹبال کو اس کا جائز مقام ملا۔

خلیفہ ضیاء الدین نے ۱۹۵۲ء میں فیفا (انٹرنیشنل ڈی فٹبال ایسوسی ایشن) کی میٹنگ میں ایشین فٹبال کنفیڈریشن کی تاسیس میں کلیدی رول ادا کیا تھا۔ اور موصوف ہی ۱۹۷۴ء سے ۱۹۸۸ء تک اے ایف سی کے سینئر نائب صدر رہے۔ ایشین فٹبال کنفیڈریشن کی بے مثال خدمت کے اعزاز میں انہیں ۱۹۸۶ء میں اسی فیڈریشن کا تاحیات نائب صدر بنایا گیا۔

قارئین کو یاد رہے کہ جب یہ آل انڈیا فٹبال فیڈریشن کے سکریٹری تھے ہندوستانی ٹیم نے ایشیائی کھیلوں میں ۲ مرتبہ گولڈ اور ایک مرتبہ برونز میڈل حاصل کیا۔

ہندوستان اولمپکس کے سیمی فائنل میں پہنچنے والی پہلی ایشیائی ٹیم تھی اور ایشین یوتھ فٹبال چمپئین شپ میں ایران کے ساتھ مشترکہ چمپئین رہی۔

انہیں کے عہد صدارت میں ہندوستان کے فٹبال شائقین کو ورلڈ کپ کی ٹیموں کی فن و تکنیک کا مظاہرہ دیکھنے کو ملا کیونکہ انہیں کے دور میں نہرو انٹرنیشن فٹبال چمپئین شپ کا آغاز ہوا تھا۔ کلکتہ کے مسٹر اشوک گھوش اس وقت سکریٹری تھے مسٹر اشوک گھوش کو اے ایف سی کا ایوارڈ ملے گا۔

مسٹر خلیفہ ضیاء الدین نے برسوں تک ویسٹرن انڈیا فٹبال ایسوسی ایشن کی تمام ذمہ داریاں بھی بحسن خوبی انجام دی غرض کہ ان کی خدمت اور کارہائے نمایاں کا احاطہ کسی مختصر مضمون میں ممکن نہیں ہے خلیفہ ضیاء الدین بہترین منتظم کے ساتھ ساتھ ایک بہترین انسان بھی ہیں۔

سرکھوت ہومیوپیتھک اسپتال کا افتتاح

ونی پرار تعلقہ مانگاؤں ضلع رائے گڈھ کے جناب عبدالستار حاجی محمد یوسف سرکھوت جو سی ایٹ ٹائر کمپنی بھانڈوپ میں پچھلے تیس برسوں سے بحیثیت ڈیولپر کے کام کر رہے ہیں اس لئے قابل تعریف ہیں کہ انہوں نے اپنے محدود بلکہ مسدود وسائل کے باوجود اپنی زوجہ لطیفہ کی مدد سے اپنے تینوں فرزندان، ابراہیم، اشتیاق اور فاروق کو ڈاکٹر بنایا جو ایک متوسط مسلم خاندان کے لئے باعث فخر ہے۔ ان کے بڑے فرزند ڈاکٹر ابراہیم سرکھوت کرلا (ممبئی) میں مطب کرتے ہیں۔

سنیچر ۳۰ رمئی ۹۲ء کو وی ٹی پرار میں جدید طرز کا تمام سہولتوں سے آراستہ اسپتال سرکھوت ہومیوپیتھک کا افتتاح ضلع پریشد رائے گڈھ کے صدر شری سنیل تٹکرے کے ہاتھوں انجام پایا اس پروقار تقریب میں ضلع رائے گڈھ کے متعدد ڈاکٹر، وکلاء، اور معزز شہری شریک تھے۔ چونکہ اسی علاقے میں یہ پہلا ہومیوپیتھک اسپتال ہے اس لئے عوام نے نہایت ہی گرم جوشی سے اس اسپتال کا استقبال کیا۔

بمبئی یونیورسٹی کے نئے وائس چانسلر ڈاکٹر کرنک

بمبئی یونیورسٹی کے نئے وائس چانسلر ڈاکٹر ششی کانت دتاترے کرنک نے ۵ مئی سے اپنے عہدے کا چارج سنبھالا اس سے قبل وہ یونیورسٹی کے پرو وائس چانسلر تھے۔

۲۶ ر دسمبر ۱۹۳۹ء کو مہسلہ ضلع رائے گڈھ میں آپ نے آنکھ کھولی۔ اعلیٰ تعلیم بمبئی یونیورسٹی سے مکمل کی چنانچہ ایم اے ایل ایل بی اور پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد اپنی تدریسی زندگی کا آغاز کیرتی کالج سے کیا جہاں تاریخ اور سیاسیات کے استاد کی حیثیت سے آپ کا گزر ہوا۔ ۱۹۷۱ء میں یونیورسٹی کے شعبہ تاریخ سے منسلک ہونے کے بعد آپ نے ہند و بیرون ہند میں ایک معتبر تاریخ داں کی حیثیت سے اپنا لوہا منوایا۔ مئی ۱۹۸۹ء میں آپ یونیورسٹی کے پرو وائس چانسلر مقرر کئے گئے۔

ڈاکٹر کرنک کے بارے میں بتایا جاتا ہے کہ ان کا سب سے بڑا کارنامہ یونیورسٹی کے شعبہ امتحانات کا اعتبار بحال کرانا ہے۔ انہوں نے نتائج کی پرواہ کئے بغیر اپنی تمام تر صلاحیتیں اس شعبے کو صاف ستھرا اور رشوت خوری سے پاک شعبہ بنانے میں صرف کر دیں جن کے نتیجے میں گذشتہ ستمبر انہیں قتل کرنے کی دھمکیاں دی گئیں، اور حکومت نے ان کی حفاظت کیلئے پولس تحفظ بہم پہنچایا۔

ڈاکٹر کرنک انڈین کاؤنسل آف سوشل سائنس ریسرچ اور دکن ایجوکیشنل سوسائٹی کے علاوہ انڈین ریسرچ فاؤنڈیشن اور اندرا گاندھی اوپن یونیورسٹی سے بھی وابستہ رہے۔

کھارانبولی جنجیرہ مروڈ میں تہنیتی جلسہ

مسلم معاشرہ میں فروغ تعلیم کے پیش نظر جناب ثناء اللہ عبدالرحمن گھرٹکر ساکن دوحہ قطر نے جناب امان اللہ عبداللہ گھرٹکر (صدر بزم اسلام دوحہ قطر) جناب ظہیر احمد کلبکر (سکریٹری۔ بزم اسلام دوحہ قطر) جناب نظیر شرف الدین دانگارے نیز اراکین بزم اسلام دوحہ قطر کے تعاون سے اپنے آبائی قصبہ کھارانبولی جنجیرہ مروڈ میں ۲۳ مئی ۱۹۹۲ء کو ایک تہنیتی جلسہ کا انعقاد کیا۔ جلسہ کی قیادت جناب لقمان خان پٹھان (پرنسپل انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج آف سائنس مروڈ) نے کی اور مہمان خصوصی کے فرائض شری پی ایس جادھو (بلاک ایجوکیشن آفیسر مروڈ) نے انجام دیے۔

مندرجہ ذیل طلباء قصبہ میں اول، دوم، سوم، نمبر سے کامیاب قرار دیے گئے انہیں اعزازات سے نوازا گیا۔

نمبر شمار	طلباء	
۱	ثاقب مشتاق مختیار	جونیئر کے جی
۲	شاہیان امیر دھنشے	״
۱	مطیع مسعود دانگارے	سینیئر کے جی
۱	تابش اسلم دانگارے	جماعت اول
۲	احمد ظہیر کلبکر	״
۳	آفرین اقبال دھنشے	״
۱	شہناز نذیر دانگارے	جماعت دوم
۲	مزمل عبدالقادر الڈے	״
۳	یمناز عبدالسلام تبلے	״
۱	توصیف اسلم دانگارے	جماعت سوم
۲	مدثر عبدالسلام تبلے	״
۳	شکیل محمد سعید کلبکر	״
۱	ندیم سلیم فاروقی	جماعت چہارم
۲	نوشین عبداللہ کرکیکر	״
۳	تحسین بشیر تبلے	״

نمبر شمار	طلباء	
۱	نوشین بشیر تبلے	جماعت پنجم
۲	وسیم عبدالقادر الڈے	״
۳	یاسر عطاء اللہ پینکر	״
۱	صبیحہ ثناء اللہ گھرٹکر	جماعت ہفتم
۱	داؤد عبدالقادر تبلے	جماعت ششم
۲	مسیحا ثناء اللہ گھرٹکر	״
۳	صادق بشیر تبلے	״
۱	عاتق عنایت اللہ نادرا	جماعت نہم
۲	مبشر علی دھنشے	״
۱	ثاقب نذیر دانگارے	ایس ایس سی
۲	شرمین نذیر دانگارے	״
۳	خالد سیف الدین تبلے	״
۱	مبین عبداللہ گھرٹکر	ایچ ایس سی
۲	علی عبداللہ گھرٹکر	״

نیز دینی تعلیم کے ذہین طلباؤں کو بھی دینی کتب عنایت کیے گئے۔

جذام کے نئے ٹیکے کی تیاری

نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف امیونولوجی نے جذام کی روک کے لئے ایک ایسا ٹیکہ تیار کیا ہے جس سے جسم کی قوت مدافعت کو بڑھا کر اس بیماری سے تحفظ حاصل کیا جاسکتا ہے۔ گذشتہ دنوں مرکزی حکومت کے بائیو ٹکنالوجی کے سکریٹری نے کہا کہ تجربات کے بعد ماہرین کو اس ٹیکے سے حیرت انگیز نتائج برآمد ہوئے ہیں۔ آپ نے حوالہ دیا کہ عالمی ادارہ صحت نے بھی ایسا ہی ایک حفاظتی ٹیکہ تیار کیا ہے۔ لیکن وہ ٹیکہ ہندوستان کی اس نئی ایجاد کے مقابلہ میں کافی مہنگا ہے۔ یہ ٹیکہ ایک ننھے خوردبینی جرثومے سے تیار کیا گیا ہے۔ جسے اب تک انسانی جسم سے باہر پیدا نہیں کیا جاسکا ہے۔ بقول ان کے یہ نیا ٹیکہ آئندہ دو یا تین سال تجارتی پیمانے پر حاصل کیا جاسکے گا۔

سنگاپور میں اردو

۱۹۴۷ء میں جب کرہ ارض دوسری جنگ عظیم کی لپیٹ میں آیا تو برطانوی جنرل ہیڈ کوارٹرز میں کرنل مجید ملک، ضمیر جعفری، چراغ حسن حسرت اور ابن سعید بھی موجود تھے جن کی مساعی کے باعث یہاں اردو صحافت اور ادب نے فروغ پایا۔ روزنامہ "جوان" کے نام سے ایک اخبار رومن اردو میں شائع ہونا شروع ہوا۔ چراغ حسن حسرت اس کے مدیر تھے۔ سنگاپور میں قیام کے دوران ضمیر جعفری نے ملایا کے مختلف گیتوں کو اردو میں منتقل کیا۔ دوسری جنگ عظیم کے موقع پر لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے سنگاپور ریڈیو سے برصغیر کے فوجیوں سے اردو میں خطاب کیا۔ چراغ حسن حسرت اردو کی تقریر کو رومن اردو میں لکھا۔ لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے کئی گھنٹوں کی مشق کے بعد اسے ریڈیو سنگاپور سے پیش کیا۔ بعض خفیہ پیغامات اردو میں پیش کئے گئے تاکہ دشمن کے ماہرین انہیں آسانی سے نہ سمجھ سکیں۔ ۱۹۴۶ء میونسپل ہال میں یوم اقبال اور ایک مشاعرہ بھی منعقد کیا گیا جس میں جان نثاری، ڈاکٹر منشی اور راولپنڈی کے بیرسٹر نذیر بلال، ڈاکٹر جمعہ اور جنوبی ہند کی منسٹر مبرم نے شرکت کی۔ انھیں اردو شاعری سے بے پناہ لگاؤ تھا اور یہ آزاد ہند حکومت کی وزیر تھیں۔

(بشکریہ "اردو اخبار")

دیوا آگر (شیوردھن) میں شاندار کرکٹ ٹورنمنٹس

الصامت انٹرنیشنل کے مینیجنگ ڈائرکٹر جناب غلام محمد بیس امام کے سربراہی میں ان کے وطن دیوا آگر میں سہ روزہ شاندار کرکٹ ٹورنمنٹس ۸، ۹ اور ۱۰ مئی سنہ ۹۲ء کو منعقد ہوئے جن میں اضلاع کوکن اور بمبئی شہر کی ۳۲ ٹیموں نے حصہ لیا۔ یہ چوتھا سالانہ ٹورنمنٹ تھا۔ جسے جناب غلام محمد بیس امام نے قومی یکجہتی اور بھائی چارگی کو بڑھاوا دینے کی غرض سے اپنے صرف خاص سے منعقد کیا تھا۔ فائنل مقابلہ میں بزم ملت مرڈ جنجرہ کی ٹیم نے اپنے کیپٹن شاہد کردی کی رہنمائی میں اپنی حریف ٹیم ہوش ایون، دیوا آگرہ کو شکست دے کر کشتی شیلڈ اور ٹرافی کے ساتھ نقد ۵ ہزار روپئے کا انعام حاصل کیا جب کہ ہارنے والی ٹیم کو تین ہزار روپئے کا نقد انعام اور ٹرافی پیش کئے گئے۔ مین آف دی میچ بزم ملت کے ٹیم کے شعیب نور الدین ملک کو قرار دیا گیا اور انھیں بھی نقد انعام سے نوازا گیا۔

جناب سید احمد کو ڈاکٹریٹ

حکومت مہاراشٹر کے سابق وزیر جناب سید احمد ایم ایل اے اور رکن مہاراشٹر اسٹیٹ اردو اکیڈمی کو بمبئی یونیورسٹی نے ان کے مقالے اردو کی انقلاب شاعری ۱۸۵۷ء تا ۱۹۴۷ء پر پی ایچ ڈی کی ڈگری عطا کی ہے۔ سید احمد نے یہ تحقیقی مقالہ ڈاکٹر آدم شیخ صاحب کی رہنمائی میں پیش کیا۔

مین آف دی سیریز کے نقد انعام کا مستحق مہوش ایونن کے کپتان کلیان کو قرار دیا گیا۔ اور انہیں بھی نقد انعام دئے گئے۔

انعامات کی تقسیم مہاراشٹر کے سابق وزیر داخلہ جناب ولاس راؤ ساونت کے ہاتھوں سے ہوئی۔ محترمہ نیلوفر غلام محمد پیش امام نے بزم ملت کی ٹیم کی شاندار کامیابی پر مبارکباد پیش کرتے ہوئے بزم کو اپنی جانب سے ۵۰۰ روپے کا عطیہ پیش کیا۔ ان ٹورنمنٹس میں مشہور فلمی اداکار محمود، شہباز خان، اور دیگر کئی فلمی شخصیتیں بہ نفس نفیس دیوا آگر میں موجود تھیں اور کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کر رہی تھیں۔ دور دور سے کرکٹ کے شائقین ہزاروں کی تعداد میں ان مقابلوں کو دیکھنے کے لئے آئے تھے۔ بزم ملت کے سکریٹری راشد فہیم ٹیم کے منیجر عرفان فوجدار جناب نذیر احمد فہیم اور دیگر اراکین اپنی ٹیم کو مبارکباد دینے کے لئے موجود تھے۔

ان مقابلوں کے انعقاد اور اس کی کامیابی کے لئے جناب جاوید پیش امام، جناب علی محمد پیش امام، اور ساحل اسپورٹس کلب کے اراکین نے انتہائی کوششیں کیں۔ قومی یکجہتی اور نوجوانوں میں بھائی چارگی کے جذبات پیدا کرنے کے نیک مقصد سے ان سالانہ کرکٹ ٹورنمنٹس اپنے صرف خاص سے اہتمام کرنے پر عوام کے ہر طبقہ میں جناب غلام محمد پیش امام کی خدمات کو سراہا جا رہا ہے۔

تنویر احمد خان اور ان کے ساتھیوں نے قاضی فراز احمد کا لکھا ہوا بزم کا ترانہ پیش کیا۔ محمد صدیق صابری اور امجد علی نے کلام اقبال ترنم سے سنایا۔

قطر میں علامہ اقبال سیمینار اور مشاعرہ

۲۱ مئی ۱۹۹۲ء کو شیرٹن ہوٹل دوحہ قطر میں بزم اردو قطر کے زیر اہتمام علامہ اقبال سیمینار کا انعقاد ہوا۔ جس میں ہندوستان سے جگن ناتھ آزاد، پاکستان سے پروفیسر اصغر سودائی اور مصری ماہر اقبالیات ڈاکٹر محمد السعید جمال الدین نے شرکت کی۔

ہاشم داؤد کی تلاوت کلام و ترجمہ سے پروگرام کا آغاز ہوا۔

معروف افسانہ نگار شمیم حیدر نے نظامت کے فرائض انجام دئے۔ بزم کے صدر جمشید الحسن رضوی نے مہمانوں کا استقبال فرمایا۔

بزم اردو قطر کے زیر اہتمام علامہ اقبال سیمینار کی یہ تقریب میں سیمینار کے بعد دوسرا اہم پروگرام ہے۔

بزم اردو قطر

سیمینار کے دوسرے دن ۲۱ مئی ۱۹۹۲ء کو اسی لان پر علامہ اقبال کے مصرع طرح:-

ع- "تو شاہیں ہے بسیرا کر پہاڑوں کی چٹانوں پر"

پر ایک مشاعرہ منعقد ہوا۔ جس کی صدارت پروفیسر اصغر سودائی نے کی اور شمیم حیدر نے اپنے مخصوص انداز میں اس کی نظامت کی۔ اس مشاعرہ میں اپنے طرحی اور غیر طرحی کلام کے ساتھ حصہ لینے والے شعراء ہیں

ڈاکٹر جگن ناتھ آزاد، پروفیسر اصغر سودائی، ڈاکٹر خلیل الرحمٰن راز، قاضی فراز احمد، عزیز شمشی، وحید بخش غیاث، محمد ممتاز راشد، رشید نیاز، خوشنود بخاری، شعبد شرجی، عتیق انظر، محمد صدیق، امجد علی سرور، جاوید احسن فلاحی، قاضی

عوامی شکایات کے ازالہ کے لئے سرکاری کمیٹیوں کی تشکیل

غنی غازی اندھیری تحصیل کی کمیٹی کے ممبر مقرر

حکومت مہاراشٹر نے جناب غنی غازی کو اندھیری تحصیل تکرار نوارن سمیتی کا ممبر مقرر کیا ہے حکومت مہاراشٹر کے جی۔ آر مجریہ ۲۲ رجون کے مطابق بمبئی مضافاتی ضلع کے پالک منتری پروفیسر جاوید خان کی سفارش پر اندھیری کرلا اور بوریولی تحصیلدار کے لئے سہ رکنی تکرار نوارن سمیتیاں تشکیل دی گئی ہیں جن کو اختیار حاصل ہوگا کہ وہ تحصیلدار کی صدارت میں سرکاری مشنری کی سست روی، بدعنوانیاں، رشوت خوری، اور غیر فعالی کے خلاف عوامی شکایات کو سن کر فوری طور پر ان کے ازالہ کے لئے اقدامات کریں۔

کرلا تحصیل کی کمیٹی میں مبارک خان (چمبور) اور بوریولی تحصیل کی کمیٹی میں احمد سوداگر (ملاڈ) شامل ہیں۔

خیال رہے کہ جناب غنی غازی حکومت مہاراشٹر کی راشننگ ویجی لنس کمیٹی کے بھی ممبر ہیں جب کہ انہیں اسی سال مہاراشٹر اردو اکاڈمی نے صحافت کے ریاستی ایوارڈ سے نوازا ہے۔

کردہ میں حسائی کرکٹ ٹورنامنٹ کا انعقاد

کردہ تعلقہ داپولی ضلع رتناگیری میں ۱۲ رمئی تا ۲۰ رمئی تک حسائی کرکٹ ٹورنامنٹ کا انعقاد کیا گیا۔ مقابلے میں اطراف اکناف کے گاؤں کی کل پندرہ ٹیموں نے حصہ لیا۔ فائنل مقابلے میں برونڈی کی آزاد کرکٹ کلب کی ٹیم نے مروڈ کی مدینہ کرکٹ کو شکست دی۔

اول اور دوم آنے والی ٹیموں کو رقمی اور اعزازی کپ کے روپ میں انعامات کی تقسیم گاؤں کے سرپنچ نشری دھر شنکر توڑنکر کے ہاتھوں عمل میں آئی۔ مین آف دی میچ اویناش برونڈکر، بہترین بلے باز ودیک ساوی اور بہترین گیند بازی کا انعام عارف برونڈکر کو دیا گیا۔ (نامہ نگار بشارت حسین مقدم)

مہاراشٹر اسٹیٹ اردو اکادمی

اکادمی کے زیر اہتمام ۲۹ رجون ۹۲ء کی شام مہاراشٹر کالج ہال میں جلسہ تقسیم انعامات منعقد ہوا جس میں ۱۹۹۱ء میں شائع ہونے والی بہترین کتابوں اور ادبی، صحافتی خدمات کے لئے درج ذیل انعام یافتگان کو انعامات دئے گئے

معین احسن جذبی، بشر نواز، سلام بن رزاق محمد ایوب واقف، تبسم احمد حکیم، علی امام نقوی، غلام دستگیر شہاب، آغا مرزا بیگ، قیصر عثمانی عصمت جاوید، مشتاق مومن، وکیل نجیب غنی غازی، محمد عبدالسمیع، محمد طلحہ قریشی، محمد ایوب انصاری، فروغ انصاری،

انعامات جناب مجروح سلطان پوری کے ہاتھوں تقسیم کئے گئے۔ اکادمی کے چیرمین اور وزیر حکومت مہاراشٹر پروفیسر جاوید خان صاحب صدر نشیں تھے۔

نظامت کے فرائض اکادمی کے ممبر سکریٹری جناب فیاض احمد فیضی نے انجام دئے۔ اکادمی کے سابق چیرمین اور مہاراشٹر کالج کے پرنسپل ڈاکٹر عبدالقدوس منشی بھی شریک محفل ہوئے۔

صابو صدیق انسٹی ٹیوشن انجینئرنگ و ٹیکنالوجی

۲ جون ۹۲ء کو ڈاکٹر ممتاز لطیفی ہال میں جز وقتی شبانہ کورسیز کا جلسہ تقسیم اسناد اور صنعتی نمائش کا اہتمام کیا گیا نمائش کا افتتاح مسٹر جی ایم کالے صاحب ڈائرکٹر انجینئرنگ سرویز اور پروجیکٹ بمبئی میونسپل کارپوریشن کے ہاتھوں ہوا۔

بیچ میں کل ۱۷۰ اور کورسیز طلبہ نے داخلہ لیا جس میں ایک سو تیس ۱۳۰ طلبہ کامیاب ہوئے کامیاب شدہ ۱۳۰ طلبہ میں اٹھاسی ۸۸/ طلبہ نے فرسٹ کلاس اور بیالیس ۴۲ طلبہ نے سیکنڈ کلاس میں نمایاں کامیابی حاصل کی۔

انسٹی ٹیوٹ کے ڈائرکٹر جناب ڈاکٹر قادر حسین صاحب نے مہمانوں کا خیر مقدم کیا۔ انھوں نے مزید فرمایا کہ اب تک دو ہزار طلبہ کامیاب ہو کر مختلف کارخانوں میں ملازم ہیں۔ یا خود اپنا ذاتی کاروبار کر رہے ہیں۔

جناب جی ایم کالے صاحب نے کامیاب شدہ طلبۂ میں اسناد تقسیم کئے۔

صدر انجمن اسلام ڈاکٹر جناب اسحٰق جمخانہ والا صاحب نے اوّل اور دوم درجہ سے کامیاب ہونے والے کو انعامات سے نوازا۔

طلبہ کی جانب سے تیار کئے گئے ماڈلز مہمان خصوصی کی خدمت میں ڈاکٹر قادر حسین صاحب نے پیش کیا۔

شادی کی خوشیوں میں نقش کوکن کو بھی شریک کیجئے

لوگ شادی کے موقع پر ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں روپیہ خرچ کرتے ہیں۔ دلکش و دلاویز خوبصورت قیمتی کارڈ بھیج کر جہاں اپنے دوست احباب و اعزا و اقربا کو شادی میں شرکت کی دعوت دیتے ہیں۔ (ہم شکر گذار ہیں کہ) ابھی خوبصورت دعوت نامہ کے ذریعہ نقش کوکن کے کارکنان کو بھی مدعو کیا جاتا ہے اسی امید پر کہ مدیر نقش کوکن اسی شادی کا ذکر اشاعت زیر ترتیب میں کرے۔

گرانی کے اس دور میں جہاں اتنا سارا روپیہ خرچ کیا جاتا ہے دعوت نامہ کے ساتھ نقش کوکن کو چھوٹی سی رقم بطور عطیہ ارسال کی جائے تو اسی سے خوشیاں دو بالا ہونگی۔ ہم بھی خوش ہوں گے اور شکر گذار بھی اور آپ کو بھی ایک قومی ادارہ کی سرپرستی کرنے کا فخر حاصل ہوگا اور خوشی بھی۔

نقش کوکن آپ کا پرچہ ہے۔ قوم کا آرگن ہے اسی کی کفالت فرمائیے۔

- ادارہ -

ملی کونسل

آل انڈیا مسلم کونسل کی تشکیل کے سے امید بندھی ہے کہ اب شاید اس بہانے مسلمانوں کی رہنمائی ہو سکے۔ اور ایک بہتر قیادت عمل میں آ سکے جس کے فقدان کا احساس ہر ذی شعور مسلمان کو ہے۔

آئے دن مختلف پلیٹ فارموں پر مختلف دینی سماجی اور سیاسی جماعتیں عالم وجود میں آتی ہیں اور بلند بانگ دعوے کرکے کچھ دن اپنی بہادری دکھلا کر معدوم پڑ جاتی ہے۔ گذشتہ چند چند برسوں سے اکثر مسلمانوں کا عقیدہ جماعت سازی پر سے تقریباً اٹھ سا گیا ہے۔ مناسب قیادت اور قائد نہ ہونے کی شکایت سننے میں آ رہی ہے۔ مسلمان اس سلسلے میں حق بجانب ہیں کیوں کہ لیڈر شپ نہ ہونے کی وجہ سے جو تکلیف مسلمانوں نے ان حالیہ چند برسوں میں اٹھائی ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔

مذکورہ کونسل کی تشکیل کی کانفرنس میں جو اغراض و مقاصد پیش کئے گئے ہیں وہ انتہائی عرق ریزی اور غور فکر کا نتیجہ ہیں۔ ضروری ہے کہ ان کو عملی جامہ پہنانے کے لئے خلوص دل سے کام کیا جائے۔

اتحاد و ملت اور اصلاح معاشرہ میں جان توڑ کوشش کی جائے تو نا ممکن نہیں کہ ہم ایسی روش پر گامزن ہو جائیں جو ہمیں خیر امت ثابت کرے۔

نقش نواز

ماہنامہ نقش کوکن کے خریدار بن کر جن حضرات و خواتین نے پچھلے مہینہ میں نقش نوازی کا ثبوت دیا ادارہ ان کا شکر گذار ہے۔

درونِ ہند سالانہ خریدار

جناب اسماعیل محمود دہرزک	گونڈی بمبئی
جناب محمد علی شمس الدین پرکار	تیسگی
جناب ایچ آئی صحیح بوبے	کرلا بمبئی
جناب شفیع محمد عبدالکریم شیخ	مرول
محترمہ نازنین زنیق وستا	کھیڈ
محترمہ ممتاز نظیرالدین قاضی	دے پارلے
ڈاکٹر حسن محمد فقیہ	داابھول

درون ہند لائف ممبر

جناب محبوب عالم ایوب جوگے	کامبلہ مہاڈ
محترمہ پروفیسر زہرہ موڈک	بمبئی نمبر ۱۰
جناب محمد اقبال آدم جلگاؤنکر	نالاسوپارہ

بیرون ہند سالانہ خریدار

جناب محبوب عالم ایوب جوگے	مکہ مکرمہ

بیرون ہند لائف ممبر

جناب عادل شجاع الدین قاضی	دوبئی
جناب سراج الدین سلیمان دمشقے	دوبئی
جناب الطاف ابراہیم دادرکر	دوبئی

مشتاق انتولے منتخب

ریاستی قانون ساز کونسل نے لئے کوکن کے جواں عمر و جواں عزم رہنما جناب مشتاق انتولے (سابق وزیر اعلیٰ مہاراشٹر) بیرسٹر عبدالرحمٰن انتولے کے داماد کا انتخاب عمل میں آیا ہے۔

۲۶ رجون ۹۲ء کو ریاستی قانون ساز کونسل کی الیکشنوں کے لئے ۱۱ امیدوار میدان میں تھے انتخاب جیتنے والی اہم شخصیتوں میں کونسل کے چیرمین جے ایس ٹلک وزیر داخلہ ایس بی چوہان کے صاحبزادے اشوک چوہان جناب مشتاق انتولے سابق ریاستی وزیر سیلینن ڈی سلوا اور مدھوکر کامتیکر شامل ہیں۔

مریم بی محمد صاحب قاضی ٹرسٹ اسکالرشپ

ادارہ ہذا کی جانب سے ہائی اسکول اور کالج میں زیر تعلیم ہونہار اور ضرورت مند طلباء وطالبات کو اسکالرشپ دی جائے گی۔

خواہش مند طلباء وطالبات اپنی درخواستیں مارکس شیٹ کی مصدقہ زیراکس کاپی کے ساتھ ذیل کے پتوں پر مورخہ ۳۱ رجولائی ۹۲ء تک بذریعہ ڈاک یا دستی طور پر روانہ کریں۔ تاخیر سے موصول ہونے والی درخواستوں پر غور نہیں کیا جائے گا۔

پتے:
(۱) ڈاکٹر اقبال۔ اے۔ قاضی
۱۹ رکیڈل روڈ، ماہم، بمبئی ۴۰۰۰۱۶

(۲) ایڈوکیٹ نثار۔ اے۔ قاضی، ۵۰ر کیڈل شاپنگ سینٹر، ناگپاڑہ بمبئی ۸

درخواست کی منظوری کی اطلاع بذریعہ ڈاک دی جائے گی۔

بارھویں کامیاب بچوں کے لئے کوکن والوں کے وظیفے

کوکن کی جن شخصیتوں اور اداروں نے ایچ ایس سی بورڈ کو ایک رقم مختص کردی ہے تاکہ ان کی تجویز کردہ مضامین میں کثیر ترین نمبرات حاصل کرنے والے کامیاب بچوں کو براہ راست بورڈ وظیفہ دے اس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

برائے سائنس — ڈاکٹر عبدالکریم نائیک کی جانب سے۔

برائے مراٹھی — کوکن مرکنٹائل کو اپریٹیو بینک کی جانب سے۔

برائے اردو (شعبہ سائنس میں) نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کی جانب سے۔

برائے عربی — رحمانی فاؤنڈیشن کی جانب سے۔

ایس ایس سی (مارچ ۹۲) کا نتیجہ۔

میریٹ لسٹ میں دو مسلم

۲۴ جون ۹۲ء کو نتیجہ ظاہر ہوا تو بمبئی میں نتائج کا فیصد ۵۴،۴۳ آیا جو گذشتہ سال سے زیادہ ہے ریاست میں تمام چھ ڈویژن میں بمبئی کا فیصلہ زیادہ ہے اور ناگپور کا نتیجہ سب سے کم یعنی ۲۰،۵۱ نیصد رہا۔

بمبئی میونسپل کارپوریشن کے زیر اہتمام پارک سائٹ دکھرولی اسکول میں زیر تعلیم طالب العلم شہزاد عثمانی نے ۷۴ نمبر حاصل کئے اور اس طرح ۹۲.۴۳ فیصد کے ساتھ میریٹ لسٹ میں تیرھواں نمبر حاصل کیا ہے۔ ان کی ڈاکٹر بننے کی خواہش ہے۔

اردو مضمون میں سب سے زیادہ انجمن خیر الاسلام اردو ہائی اسکول مھاگری تھانہ کا طالب العلم محمد ثاقب علی احمد نے ۹۱ نمبر حاصل کئے، عربی مضمون میں انجمن اسلام ہائی اسکول کرلا بمبئی کے طالب العلم محمد عامر محفوظ حسن نے سب سے زیادہ ۹۲ نمبر حاصل کئے فارسی میں اوّل نمبر آنے والا خوش نصیب رفیع الدین فقیہ ہائی اسکول بھیونڈی کا طالب العلم نیاز بن محمد مومن ہے اسے ۹۳ نمبر ملے ہیں۔

• پوری ریاست میں اورنگ آباد کا بھن جادھو اوّل رہا اسے ۹۶ فیصد نمبر ملے ہیں دوسرے نمبر پر اوت محل کا ضیاء افتخار حنیف خان نے ۹۴،۸۵ فیصد نمبر حاصل کئے ہیں۔

اس سال گیارہ لاکھ سینتیس ہزار چار سو چواہتر ۱۱۳۷۴۷۴ طلبہ شریک امتحان ہوئے تھے جن میں سے پانچ لاکھ دو ہزار ایک سو ستائس کامیاب ہوئے اسطرح کامیابی کا فیصد ۴۳۲،۰۵ رہا۔ میریٹ لسٹ میں ایک سو چار طلبہ کے نام آئے جن میں بمبئی اعظمی کے ۴۲ ضلع تھانہ کے ۲۷ اور ضلع رائے گڈھ کے ۳ ہیں۔ خیال رہے کہ ضلع رتناگری اور ضلع سندھودرگ اب کولہاپور ڈویژن میں شامل ہیں۔ کل ریاست کو ۶ ڈویژن میں تقسیم کیا گیا ہے۔ وہ اسطرح ہیں (۱) بمبئی (۲) پونہ (۳) ناگپور (۴) امراوتی (۵) کولہاپور اور (۶) اورنگ آباد۔

کامیاب طلبہ

ایس ایس سی کا نتیجہ ظاہر ہوتے ہی جن کامیاب طلبہ نے یا ان کے عزیزوں نے اسمائے گرامی اور حاصل کردہ فیصد نمرات سے ہمیں آگاہ فرمایا ان کے نام درج ذیل ہیں۔

(۱) فوزیہ اسماعیل دادن — ۸۲
(۲) سمیر امیر الدین کردیگر — ۶۵
(۳) ناظمہ یوسف مقدم — ۶۷
(۴) عرفان روشن خان — ۶۱
(۵) الطاف حسن مقدم — ۵۲
(۶) ثمینہ نظر نائیک — ۶۷
(۷) ریحان رفیق قاضی — ۷۲
(۸) سہیل رفیق دھامسکر — ۶۲
(۹) عتیقہ حنیف عمرانی — ۶۰
(۱۰) تحسین حسینی تانابی — ۶۵
(۱۱) منیرہ حسن شیخ — ۵۵
(۱۲) صبا محمود دیاہو — ۸۹

بیوہ میں اردو ہائی اسکول

۱۴ جون ۹۲ء کو بیوہ تعلقہ گوہاگر ضلع رتناگری میں اردو ہائی اسکول کا شاندار افتتاح عمل میں آیا جناب الحاج ابو سیئہ دلوالی (ڈائرکٹر کوکن بنک چپلون) نے تقریب کی صدارت فرمائی۔ اس موقعہ پر پنچایت کے صدر چندر کانت بانت بھی موجود تھے۔ سکریٹری جناب گلزار جمال خان

نے سوسائٹی کی کارگذاریوں سے حاضرین کو مطلع فرمایا۔ ایڈوکیٹ جناب عبدالغنی خان نے شکریہ ادا کیا۔

رابطہ عالم اسلامی کی دعوت پر ڈاکٹر عبدالکریم نائیک کی مقامات مقدسہ کی زیارت

امسال رابطۂ عالم اسلامی نے دنیا بھر سے مسلم زعماء دانشوروں کو حج بیت اللہ کے موقعہ پر خصوصی دعوت پر بلایا تھا تاکہ مقامات مقدسہ کی زیارت اور فریضۂ حج کی ادائیگی کے ساتھ مندوبین سے رابطہ قائم ہو۔ ہندوستان سے ۲۰/۲۵ لوگوں کو بلایا گیا تھا جن میں بمبئی سے مدیر نقش کوکن ڈاکٹر عبدالکریم نائیک ان کے فرزندان ڈاکٹر محمد نائیک صدر اسلامک ریسرچ فاؤنڈیشن اور ڈاکٹر ذاکر نائیک سیکریٹری اسلامک ریسرچ فاؤنڈیشن صرف تین حضرات مدعو تھے۔ اسلامک ریسرچ فاؤنڈیشن کے ذریعہ کی جاتی والی قرآن تعلیمات پر عالمی خدمات کے پیش نظر انھیں یہ دعوت دی گئی تھی۔ قارئین کو غالباً یاد ہوگا کہ اسلامک ریسرچ فاؤنڈیشن کا افتتاح رابطہ عالم اسلامی کے سیکریٹری ڈاکٹر عبداللہ نصیف صاحب کے ہاتھوں سے ہوا تھا۔

انجمن اسلام سے بھارتی ودیا بھون ہٹ گیا

بھارتیہ ودیا بھون نے انجمن اسلام کی عمارت چھوڑنے کے فیصلے کا اعلان کر دیا۔

انجمن اسلام کی عمارت میں بھارتیہ ودیا بھون کو راجندر پرساد انسٹی ٹیوٹ آف کمیونیکیشن اینڈ مینجمنٹ کے صدر دفاتر اور اس کے جنوبی بمبئی کے کالج پران لال دیوکرن نانجی کالج آف کمیونیکیشن اینڈ مینجمنٹ کی کلاسیس چلانے کے لئے انجمن اسلام کے صدر ڈاکٹر اسحاق جمخانہ والا نے جس ڈھنگ سے بھارتیہ ودیا بھون کو جگہ دی اور جس طرح راجندر پرساد انسٹی ٹیوٹ کے تیس سالہ جشن اور پران لال دیوکرن نانجی کالج کے افتتاح کی رسم سرانجام دی گئی اس پر بمبئی کے ہی نہیں سارے مہاراشٹر میں مسلمانوں کے تمام اداروں نے ناراضگی کا اظہار کیا تھا۔ جس میں مسلم علاقوں میں ایک روز بند بھی شامل ہے۔

بھارتیہ ودیا بھون نے مسلمانوں کے جذبات کا احترام کرکے اب یہ کلاس جی پی او سے قریب واقع بائی کیمی بائی بائی اسکول بورا بازار اسٹریٹ میں منتقل کی ہیں اور اس طرح ایک تنازعہ ختم ہوا۔ مگر ہنوز ڈاکٹر جمخانہ والا کے تعلق سے لوگوں میں غم و غصہ باقی ہے جنہوں نے قوم کی مرضی جانے بغیر انجمن کے کمرہ بھارتیہ ودیا بھون جیسے مسلم دشمن ادارہ کو دینے کی کوشش کی تھی۔ اور قوم کی امانت میں خیانت مجرمانہ کے مرتکب ہوتے۔

ٹل اسٹار انگلش اسکول کا شاندار نتیجہ

۱۹۶۶ء میں قائم کردہ گھاٹ کوپر ایجوکیشنل ویلفیر سوسائٹی چراغ نگر کے زیر اہتمام جناب احمد عمر خاں بانی صدر مذکورہ سوسائٹی نے ۱۹۷۲ء میں ٹل اسٹار انگلش اسکول کی بنیاد ڈالی اور مذکورہ سوسائٹی کے وہ ۱۸ سال تک صدر رہ چکے ہیں۔ اس سال اس اسکول سے ۲۱ طلبا نے ایس ایس سی امتحان میں شرکت کی اور سبھی کامیابی سے ہمکنار ہوتے جن میں ۲ طلباء نے تو ۸۸ فیصد اور ۸۶ فیصد نمبر حاصل کئے ۱۲ طلباء فرسٹ کلاس میں اور ۱۲ سیکنڈ کلاس میں اور باقی پاس کلاس میں آئے اس نمایاں کامیابی پر اسکول کی پرنسپل سودیش رانی مبارکباد کی مستحق ہیں

بمبئی میونسپل کارپوریشن میں مسلم کونسلروں کی تعداد

کانگریس آئی کے کونسلرز

سید محمد ہارون محمد ہادی	وارڈ نمبر ۲
رمضان علی شیخ	وارڈ نمبر ۴۰
ایڈوکیٹ نور جہاں خاں	" " ۱۲۹
ایم ای پٹیل	" " ۱۴۶
اسماعیل محمد مکوانہ	" " ۱۱۴
آمنہ محمد سید	" " ۳۷
گلزار شیخ	" " ۹۸
محمد حنیف خاں	" " ۱۲۱
سارا بھائی مٹھائی والا	" " ۱۵
موسیٰ بنیر والا	" " ۲۸
ساجدہ کنیز اکبر	" " ۸۱
خان محمد بستی والا	" " ۱۰۰
ناصر علی صدیقی	" " ۱۷۰

جنتا دل کے کونسلرز

فیاض احمد خان	وارڈ نمبر ۲۵
ایڈوکیٹ ناظم قاسمی	" " ۳۲
بیگم تعلیم النساء	" " ۱۱۷
ٹیچر رضیہ	" " ۱۸۲

آزاد کونسلرز

فیروز مستری	وارڈ نمبر ۱۷۵

مسلم لیگ کے کونسلرز

پرنسپل محمد سہیل لوکھنڈ والا	وارڈ نمبر ۷
یعقوب جان محمد سیمین	" " ۱۴
ایڈوکیٹ یوسف ابراہانی	" " ۶
حمیدہ ایم مستری	" " ۹
شاہدہ خان نظامی	" " ۳۰

اسلامی نیا سال

دنیا بھر سال نو کا استقبال حسب توفیق کیا جاتا ہے اور امید کی جاتی ہے کہ نیا سال اچھا گزرے گا! عموماً یکم جنوری کو دنیا میں سال کا پہلا دن خیال کیا جاتا ہے آپ بھی یقیناً یہی خیال کرتے ہوں گے! اب اگر کوئی ۱۱ر دسمبر یا اپریل، مئی کے کسی دن یا ستمبر کے کسی ہفتے سے سال نو آغاز کرے تو آپ غالباً اسے اچنبھے سے دیکھیں گے لیکن یہ دلچسپ حقیقت ہے کہ دنیا بھر میں یکم جنوری کو سال نو کا آغاز نہیں سمجھا جاتا چینیوں نے جنوری فروری کے درمیان سال نو کا وقت مقرر کر رکھا ہے جب کہ بدھ حضرات مارچ اپریل سے شبھ برس کا آغاز کرتے ہیں۔ یہودیوں میں ستمبر اکتوبر کے دوران نیا سال شروع ہوتا ہے اور مصر اور ایران کے لوگ عہد قدیم میں ۲۱ر ستمبر سے نئے سال کا جشن مناتے رہے ہیں۔ یونانی حضرات کے نزدیک ۲۱ر ستمبر کا سال کا پہلا مبارک دن ہوتا ہے اور مسلمانوں کا ہجری سال اپنی جگہ دھیرے دھیرے بدلتا رہتا ہے۔

ریاست میں ۵۰۰ نئے ہائی اسکول

مہاراشٹر میں جاری تعلیمی سال کے دوران تقریباً پانچ سو نئے ہائی اسکول کھولے جائیں گے۔ یہ اعلان وزیر مملکت برائے تعلیم تپنگ راؤ کدم نے ایک پریس کانفرنس میں کیا انہوں نے بتایا کہ ریاست کے ۳۱ اضلاع سے نئے ہائی اسکولوں کے لیے ۳۵۰۱ عرضیاں موصول ہوئی ہیں جن کی چھان بین کرنے کے بعد ماسٹر لسٹ کے لحاظ سے منظوری دی جائے گی شری کدم نے کہا کہ اب نئی ہائی اسکول کو ایک سال مکمل ہونے کے بعد ہر سال پچیس ہزار روپئے کی عبوری مالی امداد دی جائے گی لیکن شہری علاقوں میں ۵ سال تک اور دیہی و پسماندہ علاقوں میں چھ سال تک اگر پرائیوٹ اسکولس سرکاری شرائط اور قوانین و ضوابط کی پابندی نہ کریں تو ان کی سرکاری منظوری مسترد کر دی جائے گی۔

بارہویں کے کامیاب طلبہ

جونیئر کالج (بارہویں) میں زیر تعلیم طلبہ و طالبات اس امید میں رہتے ہیں کہ جیسے ہی نتیجہ ظاہر ہو وہ حسب دل خواہ کورس میں داخلہ لیں اور انجینئر یا ڈاکٹر بننے کے اپنے ارادہ کو مضبوط کریں۔ اس کوشش میں بہت کم لوگ نقش کوکن کو اپنے نتائج سے مطلع فرماتے ہیں لہٰذا جو نتیجے ہمارے پاس آئے انہیں ہم زیب قرطاس کرتے ہیں۔

(۱) نرگس امیر الدین کر دیکر۔ میڈیکل میں داخلہ
(۲) شائستہ عبد الشکور لانبے
(۳) ثمینہ عبد الصمد مقدم
(۴) سعینہ یوسف خان ۷۱ فیصد مہاراشٹرا کالج میں اول

درج بالا تمام طالبات شعبہ سائنس میں زیر تعلیم رہیں گی۔

ماہنامہ نقش کوکن بمبئی

انجمن اسلام جنجیرہ

آئی ٹی آئی مروڈ رائگڈھ میں داخلہ

حکومت ہند سے الحاق و حکومت مہاراشٹر سے منظور شدہ ضلع رائے گڑھ کے واحد اقلیتی ادارہ میں جاری چارٹ ذیل آئی۔ ٹی۔ آئی کورس میں داخلہ کے لیے چھپے ہوئے پروفارما میں درخواستیں مطلوب ہیں۔

میکانک موٹر وہیکل: دو سالہ۔ ڈیزل میکانک۔ ایک سالہ
الیکٹریشن۔ دو سالہ اور ویلڈر: ایک سالہ۔

داخلہ فارم انسٹی ٹیوٹ کے دفتر سے بذات خود دس روپیہ یا بذریعہ منی آرڈر بارہ روپیہ کی ادائیگی پر حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ مکمل درخواستیں ۲۰، جولائی ۹۲ء تک اسناد کی مصدقہ نقول کے ساتھ قبول کی جائیں گی۔

داخلہ کے خواہشمند امیدوار کا الیکٹریشن کورس کے لیے دسویں جماعت کامیاب جبکہ باقی ماندہ کورس کے لیے دسویں جماعت کے سالانہ امتحان میں شریک ہونا نیز سبھی کورسس کے لیے ۱۵ تا ۲۵ سال کے درمیان کا ہونا لازمی ہوگا۔

مذکورہ تاریخ تک موصول ہوئے درخواست میں درج خط و کتابت کے پتہ پر (امیدواروں کو مقررہ تاریخ کو انٹرویو کے لیے) دفتر سے مکتوب روانہ کیے جائیں گے۔

تفصیلی معلومات کے لیے کسی بھی کام دن دفتر ہٰذا میں بالمشافہ ملاقات کر سکتے ہیں۔

نوٹ: داخل شدہ بیرونی امیدواروں کے لیے بورڈنگ ہاؤس کا معقول انتظام ہے۔

مختار احمد خاں
پرنسپل

طبیہ کالج بمبئی

طبیہ کالج و اسپتال کا قیام سنہ ۱۹۴۰ء میں عمل میں آیا تھا جب کہ فیکلٹی آف آیوریودک اینڈ یونانی سسٹم آف میڈیسن کے تحت ۴ سالہ ڈپلومہ کورس ڈی، یو۔ ایس۔ ایف کے نام سے چلا کرتا تھا۔ جو چند سالوں کے بعد بند کر دیا گیا تھا۔

سنہ ۱۹۶۹ء میں مہاراشٹر فیکلٹی آف آیوریودک اینڈ یونانی سسٹم آف میڈیسن کے تحت چار سالہ ڈی۔ یو۔ ایم۔ ایس کورس کا اجراء کیا گیا۔

سنہ ۱۹۷۰ء میں انجمن خیر الاسلام ٹرسٹ نے اس کالج کو اپنے دست نگر میں لے لیا۔ جب کالج اپنے ابتدائی مراحل میں تھا۔

سنہ ۱۹۷۸ء میں کالج حسرت موہانی چوک پر واقع بیت الامان بلڈنگ میں منتقل کر دیا گیا اور سنہ ۱۹۷۷ء و سنہ ۱۹۷۸ء میں کالج میں سی۔ سی۔ آئی۔ ایم کا نافذ کردہ کامل طب و جراحت۔ بی۔ یو۔ ایم۔ ایس کا ½ ۵ سالہ ڈگری کورس یونیورسٹی آف بمبئی کے الحاق کے ساتھ جاری ہوا۔

طب یونانی کے فروغ اور اس کی تعلیم کے لئے مہاراشٹر میں اپنی نوعیت کا یہ پہلا ادارہ بمبئی میں ہے جسے گورنمنٹ آف مہاراشٹر کی سرپرستی بھی حاصل ہے۔ اور اب یہ کالج تمام متعلقہ شعبہ جات اور اسپتال کے اپنی بہترین کارکردگی کے ذریعہ فن طب اور عوام الناس کی خدمت میں لگا ہوا ہے۔

شادی خانہ آبادی ★ ذاکرہ — کمال

★ ادا — سلیم

ہندی اور مراٹھی کے فلمساز اور نقش کوکن کے سرپرست جناب روپ قادری کی دختر ادا کی شادی سلیم بن جمال کھوت کے ساتھ انجام پائی اسی سلسلہ میں ایک شاندار استقبالیہ تقریب ریڈیو کلب بمبئی میں ۳۱ رمئی ۹۲ء کی شام منعقد کی گئی تھی جس میں فریقین کے رشتہ داروں کے علاوہ کوکن کی ممتاز شخصیتیں عمائدین شہر اور فلمی دنیا کے افراد کثیر تعداد میں شریک تھے۔

★ نیلوفر — محمد سلیم

انجمن اسلام اردو ریسرچ سینٹر کے ریسرچ افسر اور ادارہ نقش کوکن کے بہی خواہ ڈاکٹر عبدالشکور قادری (مہلائی) کی دختر نیلوفر کی شادی جناب اسماعیل مہمطولے کے فرزند محمد سلیم کے ساتھ ۳۰ رمئی ۱۹۹۲ء کی شام قیصر باغ بمبئی میں انجام پائی۔

★ نازنین — رفیق

جدید لب و لہجہ کے شاعر رفیق دستا کا عقد مسعود جناب یوسف حسین مہسکر کی دختر نازنین کے ساتھ ۲۰ رمئی ۹۲ء کو کرلا۔ رتناگری میں انجام پایا۔

نامہ نگار — (انور پرکار)
ماہنامہ نقش کوکن ممبئی

دفتر نقش کوکن کے منیجر جناب عبدالمطلب تیوی کے برادر نسبتی جناب کمال احمد مکاندار کا عقد مسعود ذاکرہ بی بنت عبدالرحمن بہ مارے کے ساتھ ۲۴ رجون ۹۲ء کو اسٹیشن مسجد باندرہ بمبئی میں انجام پایا۔

۲۸ رجون ۹۲ء کو ان کے دولت کدہ واقع سوپارہ ضلع تھانہ میں استقبالیہ کی تقریب انجام پائی۔

★ فرزانہ — شیخ علی

گونڈی (بمبئی) حلقہ کے سوشل ورکر جناب عبداللطیف چوگلے (متوطن بہردلی تعلقہ کھیڈ) کی دختر فرزانہ کا عقد مسعود شیخ علی عبدالقادر سروے کے ساتھ ۱۴ رجون ۹۲ء کو لوٹس کالونی میں انجام پایا۔

★ حاجی علی میاں حسن مقادم کے فرزند افضل کا عقد شاہین بنت عبدالقادر عمر قاضی کے ساتھ ۱۴ رجون ۹۲ء کو بجگاؤں مسجد میں انجام پایا۔

نیشنل ہائی اسکول ہرنئی کا نتیجہ

ادارہ ہذا کی چوتھی بیچ کا ایس ایس سی کا نتیجہ ۶۹ فیصد رہا جبکہ ۱۶ طلبہ شریک امتحان تھے۔ زرینہ اسحاق ٹھمان نے ۶۷ فیصد مارکس لے کر ہائی اسکول میں اول نمبر رہی دلشاد حسین میاں پادسکر دوسرے نمبر پر رہی۔

کوکن کے اردو ہائی اسکولوں کے نتیجے

جون کے آخری ہفتہ میں ایس ایس سی کا نتیجہ ظاہر ہوا لہذا کوکن کے اردو ہائی اسکولوں کے نتائج ملنے میں سخت تاخیر ہوئی وہ اس شمارہ میں شریک اشاعت نہیں ہو سکے۔ انشاء اللہ اگلی اشاعت میں موصولہ نتائج شامل کئے جائیں گے

نسبت

بازار محلہ ہرنئی تعلقہ داپولی ضلع رتناگیری کے جناب عبدالغنی وجو الدین پادسکر فی الحال ساکن کویت (خلیج العرب) کی دختر اور جناب عبدالغنی عثمان پادسکر کی بھانجی محسنہ بی کام کی نسبت جناب وزیر سلیمان پربھولکر ساکن انہاوڑے کے فرزند دلاور پربھولکر جو فی الحال ہندوجہ ہسپتال میں کیمسٹ کے عہدہ پر فائز ہیں ۲۸ رمئی ۱۹۹۲ء کو ہرنئی میں عمل پذیر ہوئی۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

موت کی خبریں

شریف قاضی کو صدمہ

الثانیہ یوز کے جناب شریف قاضی کے عزیز جناب احمد کامانظی متوطن مجگاؤں رتناگیری کا ۲ جون ۹۲ء کو انتقال ہوگیا۔

احمد دادن کا انتقال

جناب فاروق دادن کے والد احمد داؤد خان دادن کا ۱۵ مئی ۹۲ء کو مختصر سی علالت کے بعد بمبئی میں انتقال ہوگیا۔ نامہ نگار مبین حاجی

علی صاحب مالم کو صدمہ

نقش کوکن کے دیرینہ خیرخواہ اور ادارہ بمبئی میکانیل ورکس کے مالک جناب علی صاحب مالم کے داماد قاسم علی بھری کا ۴ جون ۹۲ء کو ناٹک بندرگاہ مجگاؤں بمبئی میں انتقال ہوگیا۔ نامہ نگار علی میاں رنکر

ابراھیم مقدم کو صدمہ

۱۱ مئی ۹۲ء کو سرداں تعلقہ شریوردھن ضلع رائے گڈھ میں جواں سال سماجی کارکن ابراھیم حسین مقدم المعروف باپو کی والدہ کا ضعیفی میں انتقال ہوگیا۔ نامہ نگار نوگل بھارتی۔

نیویل ضلع رائے گڈھ کے جناب عبدالمجید حسن میاں ڈولارے کا نیویل محلہ سپنویل میں ۲۰ مئی ۹۲ء کو ناگہانی طور پر انتقال ہوگیا۔ نامہ نگار متین ڈولارے۔

غنی ٹلا کا انتقال

جماعت المسلمین محلہ واڑی بندر مجگاؤں کے سرگرم رکن جناب عبدالغنی چھوٹو میاں ٹلاے ۲ مئی ۹۲ء کو اچانک انتقال کر گئے۔ نامہ نگار مبین حاجی

بیگم شیرلی ڈیکروز کا انتقال

سابق میونسپل کونسلر آر ڈیکروز کی زوجہ شیرلی ڈیکروز ۲۹ مئی ۹۲ کو انتقال کر گئیں۔ نامہ نگار مبین حاجی۔

جناب چاندہ شیوردھنکر کا انتقال

ہرنئی ایجوکیشن اینڈ ویلفیر سوسائٹی کے صدر جناب داؤد علی شیوردھنکر کے بھائی جناب عبداللہ عرف چاندہ شیوردھنکر صاحب کا ۳۰ مئی ۱۹۹۲ کی صبح بمبئی میں انتقال ہوا آپ ضلع پریشد رتناگیری کے محکمہ تعلیم کے علاوہ کئی سال تک گلف میں برسر روزگار رہے۔

اک دیا اور بجھا

انجمن ترقی اردو ہند کے بہت پرانے اور سرگرم رکن جناب سری نیواس لاہوٹی کا ۲۹ مئی ۱۹۹۲ء کو حیدرآباد میں انتقال ہوگیا۔ مرحوم اردو اور ہندی کے مشہور ادیب تھے۔ انھیں ہندی، اردو، تلگو اور انگریزی چاروں زبانیں بہت اچھی آتی تھیں۔

انتقال

مجگاؤں ڈاک کے ریٹائرڈ مستری جناب عبداللہ خان کی شریک حیات اور عثمان خان کی بھابھی آمینہ بیگم کا ۳ جون ۹۲ء کو حرکت قلب بند ہوجانے سے انتقال ہوگیا۔ نامہ نگار مبین حاجی

اشرف منیار مرحوم

بازار محلہ ہرنئی کے جناب اصغر حسن میاں منیار مقیم دوحہ قطر کے بھائی اشرف منیار کا ماہ مئی ۹۲ء میں ان کے وطن ہرنئی میں انتقال ہوگیا۔

خیرالنساء دابھیلکر کا انتقال

بازار محلہ ہرنئی کے جناب زکریا اور حسن میاں ڈوگلکر کی بہن خیرالنساء دابھیلکر کا طویل علالت کے بعد انتقال ہوگیا۔

ڈاکٹر خلیل میمن کو صدمہ

ڈاکٹر خلیل میمن کے بھائی جناب نور محمد عیسیٰ میمن کا ۱۲ جون ۱۹۹۲ء کو مکہ مکرمہ میں انتقال ہوگیا آپ حج بیت اللہ کے لئے تشریف لے گئے تھے۔

شفیع ابوبکر بلبلے مرحوم

۲۶ جون ۹۲ء کو شفیع صاحب کا چکاگو (امریکہ) میں طویل علالت کے بعد انتقال ہوگیا

down, and leading Muslim families arrested. Men are being driven out of their houses and women molested.

In this era of human freedom the Muslims of Burma are living as slaves. in their own lands. We appeal to our brothers across the world to exert pressure on the government to stop the genocide and grant us the rights enjoy by all other tribes in Burma. The military must be forced to respect human freedom

We pin our hopes, after Allah, on our brothers in Islam

A Burmese Muslim Qassim

MUSLIMS READY TO TALK TO BJP

Maulana Abul Hasan Ali Miya Nadwi has said that the Muslims religious leadership is prepared to enter into a dialogue with the BJP, provided the party makes the first move. "If the BJP calls us with dignity, the Muslims will definitely participate in a dialogue", he said

The widely-venerated scholar and theologian said that the community was besieged by a tremendous feeling of insecurity. "There is a common feeling that the protection we require is not being given. Quam mein itminan ya aman nahim hai (There is no peace in the community, ".

All-India Babri Masjid Action Committee (AIBMAC) leader Javed Habeeb feels that a dialogue with the BJP must go beyond the Masjid and include other issues as well. The political and religious leaders will sit together to discuss the issue for the first time.

Naib Imam of Delhi's Jama Masjid and vice chairman of the AIBMAC Syed Ahmed Bukhari said: "Talks with the BJP will help in maintaining peace. We are not in favour of confrontation. Today a certain security of life exists. We should look to strenghtening this.

SHAMIR, P.M. ISRAEL, DEFEATED

Opposition Labour Leader, Yitzhka Rabin, secured stunning upsetting victory in Israel's general election held recenlty, sweeing aside Prime Minister, Yitzhka Samir after 15 years of right wing rule

P.L.O. leader, Arafat, welcoming the victory of Rabin said that it is the victory against the terrorism of Shamir. Shamir has secret agenda to-drag on peace talks for 10 years during which mass settlement would have made Israel rule of the occupied west irreversible. Defence Minister, Mr. Moshe told the newspaper that Shamir is wrong. He urged the settlement with the palestinian over the west bank and easter occupied Gaza strip.

* * *

MARRIGES

* ADA D/o Diredor & Producer Roop Kader married SALIM s/o Mr. Jamal Khot married on 31-5-92 in Bombay Radio Club.

* **KAMAL AHMED MAKANDAR** Brother inlaw of ABDUL PATVI and MOHD ALI SHAIKH married **ZAKIRA BEE** D/o A Rahim Barmare married in Bombay BandraMasjid on 24-6-92

OBITUARIES

* Dr Khali Isa Memon's older brother Noor Mohammed died of sun stroke in Makkah on 12.6 92 He had performed Hajj and on the last day of the Hajj he was admitted to the hospital. Dr. Khalil memon had gone to Makkah to bring the body of his brother

* Mr Mohammed shafi Abu Bakar Balbale a Coumputer Engineer from Ratnagiri District died in Chicage on 26.6.92. He was suffering from polymyelitis since two years His family,mother and other relatives are settled in America only. His in - law Mr. Bilal Madhu had been to see him twice during his illness. He came to Bombay last month Shafi died in young age and is a great loss to the family and the community as he was holding a very good post in Chicago.

* Abdullah alias Chanda shiverdhankar, brother of Janab Dawood Ali Shivardhankar (President, Harnai Education And Welfere Society), died on 30th May. He was associated with the education Department Zilla Parishad, Ratnagiri.

***

M.S. Urdu Academy

The Maharashtra State Urdu Academy held its annual award function for literary and jounalistic services in Urdu at the Maharashtra College Hall on Monday at 5.30 p.m. Mr. Moin Ahsan Jazbi, renowned poet and freedom fighter from Aligarh is to be given an award of Rs. 30,000 for his services to Urdu literature, while Mr. Bashar Nawaz, a poet from Aurangabad, is to get Rs. 25,000. Noted writer Salam Bin Razak is to get Rs. 15,000 for bringing together Marathi and Urdu.

HAJI ABDUS SALAM RAWAL LEAVES FOR BRITANIA

Haji Abdus Salam, Managing Director, Nasheman Builders Pvt. Ltd., left for U.K. on 5th May, along with his son Dr. Irfan. Dr. Irfan is a final year student of Loni Medical College (Ahmednagar) and is keen to prosecute higher education in U.K.

SNDT to hold growth-oriented courses for public

THE department of continuing and adult education and extension work, SNDT, Women's Univestiy, is offering a number of programmes for men and women, which are directed towards their social and economic growth.

A series of such programmes planned are as follows :

* Elementary course in family marriage therapy-July 13;
* Conversational English - July 26;
* Course in Journalism - July 29;
* Interior Decoration - August 3, entrance exam on July 22;
* Textile designing - August 3, enterance on July 15;
* Travel and Tourism - August 24;
* Para Legal Training (Marathi) - August 3 and
* Post-Master's Diploma in Adult and Continuing Education August 17.

Function in the honour of Dr. Undre

On the occasion of beging honoured with Rajiv Gandhi Gold Medal for Surgery, Dr. Abdul Rahim Undre a function was held at S. S. High School, Morba, Tal. Mangaon, Dist. Raigarh, under the presidentship of Mohammed Ishaq Dawood Harnekar.

After recital of 'qirat' by Haafiz Yaqub Dhanse, a bouque was presented to the honoured guest by the hands of Subhash Hazare. Dr. Saifuddin Dhanse, Ali Akbar Jalgaonkar, Advocate Qasim Haafiz, Mr. Naik (Tahsildar, Mangaon) and Suleman Attar highlighted the services rendered by Dr. Undre.

Reporter, Navgul Bharti

DILIP KUMAR D. PHARMACY COLLEGE

The Faru Charitable Trust, Gulbarga, Karnataka, dedicated its D. Pharmacy College to the famous cine-artist, Dilip Kumar. Admissions for the current academic year 1992-93 have been started. Interested candidates may contact Janab Mohammed Ashfaq Ahmed, Chief Trustee, Faru Charitable Trust, Mominpura, Gulbarga.

Mr Dilip Kumar's name is recommenled for the member of Rajya Sabha by P.M

EDUCATIONAL HELP

The United Muslims Educational & Welfare Centre Kausa Bombay have decided to give free books and educational help to the needy students of the locality The book distribution programme was inaugurated on Sunday the 31st May, 1992 under the presidentship of Janab Naeem Khan Saheb, the Mayor of Thane Municipal Corporation

Rohingya tragedy

Rohingyas, the first inhabitants of the Arakan area, have been living under persecution since 1753. Their sufferings in the past 50 years alone will prove how badly they need the help and sympath. of their brothers.

Eighty-thousand were massacred by Mogh (Buddhist) militants in 1942; All the inhabitants of central Arakan were uprooted.

In the period between 1962 and 1978, half the lands owned by muslims were seized and distributed to Buddhist settlers. Muslims were banned from traveling from one town to another. They were forced to provide food and labor. free, to the military round the year. All religious activities were banned and Waqf properites nationalized.

The anti-Muslim operation in 1974-1978 caused a refugee exodus to Bangladesh - 100.000 in 1974 and more than 300,000 in 1978. In 1978, more than 50,000 died in the refugee camps of Bangladesh and the hails and concentration camps of Burma, due to cholera and malnutrition.

In 1983, the Rohingyas were made third-class citizens. They were denied political and property rights. Every Muslim village is now encircled by militant Buddhist settlements.

Now. all those studying in religious schools are being arrested and tortured without any charges. Mosques are burned

NEWSHAPPNING

MUSHTAQUE ANTULAY WINS COUNCIL SEAT

In the recent biennial election for 10 seats in the State Legislative Council, the Congress won 7 while BJP, Shiv Sena and the Pesants and Workers Party (PWP) secured one seat each.

The son in law of the Former Chief Minister, Mr. A. R. Antulay, Mr. Mushtaq Antulay was elected in the 4th round from the Congres Party. Being Young and active the public has more confidence in Mushtaq Antulay. Other Congress candidates elected are the former Minister Mr. Madhukar Kimatkar, Mr. S. B. Chavan's son Ashok, Chairman of the State Legislative Council, Mr. Jayes Tilak, Former Minister Mr. Hasmukh Upadya and Mrs. Celin D'Silva. Other opposition candidates Mr. Dharamachand Chordia (BJP), Mr. Ramesh More (Shiv Sena) and Mr. D B. Patil (PWP) got elected in the first round.

AMBULANCE AND MOBILE CLINIC IN KURLA

Sponsored by AICMEU's Bait-Al-Zakat, Bombay, AMBULANCE & MOBILE CLINIC of HILAL-E-AHMAR Health Service Scheme was inaugurated on Sunday, the 21st June, 1992 at Anjuman-i-Islam, Kurla, by the hands of Dr. A. Karim Naik. The function was presided by Baba-e-Qaum, Janab M. Yusuf Patel and was graced by many prominent personalities and Councillors including Mr. Raj Hans, Mr. Firoz Mantri and Mr. Nasir Siddiqui Dr. Salim Zariwala, the Secretary, M.B.A. thanked AICMEU and briefed the audience about the ambulance and clinic. In the end, Dr Abdul Karim Naik handed over the keys of the Ambulance to Hilal-e-Ahmar on behalf of AICMEU. Dr. Rahmatullah, the General Secretary, Dr A Mubin Khan Nadvi and Dr. Shaikh Mohammed Ismail, the Conveners, worked hard to make the function a great success Hilal-e-Ahmar Health Service Scheme is managed by Mr. Shaikh Mohammed Sultan, Mr. Shafique Ahmed, Dr. Abdullah, Mr. Syed Shahabuddin, Mr. Dilair Khan, Dr. Zikrullah Khan, Dr. Sharfuddin and Dr. Ibrahim Saurathia.

INAUGURATION OF SARKHOT HOMEOPATHIC HOSPITAL

On 30th May, 1992, a modern hospital named "SARKHOT I.M.F. HOMEOPATHIC HOSPITAL" has been inaugurated by Shri Sunil Tatkare, the Zilla Parishad President, Dist. Raigarh. The function was attended by doctors, advocates and prominent personalities. This being the first homeopathic hospital in the area, the people warmly welcomed its establishment.

In this connection the name of Mr. Abdul Sattar Haji Mohammed Yusuf Sarkhot who is noteworthy, besdies his depleted resources, gave good education to his three sons and made them doctors. His eldest son, Dr. Ibrahim Sarkhot is having a dispensary in Kurla (West), Bombay.

KHALIFA ZIAUDDIN GETS FIFA MEDAL

Khalifa Ziauddin, the ex-Principal of Anjuman-i-Islam, Bombay, was presented FIFA MEDAL at a function organised by Asian Football Confederation at Hong Kong recently. besdies, his teaching career he has prominently played a keyrole in the foundation of Asian Football Confederation and has been a Senior Vice-President of A. F. C. since 1974 to 1988. It was because of his unfailing zeal and efforts that Soccer got its due place in India and Asia.

LADY TRUSTEE OF MOSQUE

A muslim woman, trustee of the mosque Mrs. Gulshan Farooq Pathan, aged 37 old was only child of Late Mr. Chand Rehman Pathan. According to the Trust Deed, the heir of Chand should become the Trustee of the mosque at village Hivare Narayangaon in Junner Taluka, Pune Dist, upon her father's death in 1967. The mosque is 200 years old, After Chand Pathan's his death, muslim family rejected Mrs. Gulshan's request to accept her as a Trustee. She went to the district High Court and then to High Court to prove her right.

The development is significant since it is said to be the first case of its kind in the state of a muslim woman, becoming a trustee of the mosque which is not a practice among the section of muslims. Mrs. Gulshan fought the battle with a strong support of her husband, who is a primary school teacher in the village. Advocate Momin also encouraged to fight her case. Adv. Momin cited the judgement of the Madras and Delhi High Courts which held that opposition in the religious institutions could be held by woman and that special law ("Public Trust Act" in the present case) prevail over the general provision.

The prectice of religion is too poor in Australia even among the christians. The same is the case with Muslim but there is a feeling of Muslim faternity. Different Muslims association are grouped again country wise and religious teaching and Qur'an reading, praying are conducted at mosque centres. Main income of Mosques and Muslim Association are Halal collections

I had met Imam of Perth Mosque and also the Presidents of Muslim Associatios in Perth and disussed the detalis of Muslims living in Perth and Australia. His Excellency AkbarKhaleeli the eminent Indian Ambassador inugrated our programme and it was quiet interesiing to hear his experience and knowledge in his personal conversation with me

Mr. Imbichammad intends to make AIMES more active in Bombay AIMES has got a room of its own in Bombay and it is decided in the last Annual General Meeting held at Bangalore that this room could be made an Information Centre for the Muslims and should be office for the educational activity of AIMEs. Dr.A.A. Munshi is one of the Vice Presidents and Mr. A.Y Shaikh, Thana, is one of the Seceretaries of AIMES The General Secretray , Mr Imbichammad wants to do the membership in Bombay and other parts of Maharashtra and those who are interest should concaet Dr. A.A. Munshi, Mr A.Y Shaikh or Dr A.M Naik or writer to Mr. Imbichammad.

ISLAMAIC PERSONALITY

MAULANA ABDUL KARIM PAREKH SAHEB is a well known figure in Islamic World and is widely acclaimed as a distinguished commentator of Holy Quran. By profession he is a successful timber businessman, at the same time, since the last four decades he is engaged in the mission of spreading the message of ALMIGHTY i.e, QURAN, his efforts in this field bears a great impact on younger generation as well as educated people and elites.

To the challanges given by modern age to Islam, Maulana Saheb deals them with Quranic approach along with scientific reasoning, enough to satisfy any inquisitive mind. Despite Islam Maulana has a deep knowledge of all other religions such as Hinduism, Christianity Judiasm, Jainism, Buddhism and Sikhism etc. Thats why he is very oftenly called to address All Religious Meets, Conferences and Seminars etc.

Besides Hindi, Urdu, Marathi, English, Arabic, Gujrati and Sindhi Maulana has a good command over Sanskrit language His speeches in cludes a fine composition of Urdu, Hindi and Sanskrit words which gives a listnor an interesting variety.

An auther of so many works and articles such as VIGYANYUG MEIN ISLAM DHARAM (Hindi), KORANIC KOSH (Hindi - Arabic - Urdu) THE HEAVENSS ABOVE US (Urdu English) JEWS AND MUSLIMS IN THE LIGHT OF HOLY QURAN in common man's dialect, and a number of articles on Humanity and allied subject published in various periodicals. Associated with a no. of local and national social and cultural bodies like Member of CITIZEN'S PEACE COMMITTEE Chairman SECULAR SOCIETY OF INDIA, Member, CENTRAL INDIA INSTITUTE OF MEDICAL SCIENCES, ALL INDIA MUSLIM MAJLIS MUSHWARAT, ALL INDIA MUSLIM PERSONAL LAW BOARD (Treasurer) NADWA COLLEGE, Luknow, and ALLIGARH MUSLIM UNIVERSITY etc.

To spread message of Humanity and Quran Maulana has toured Nepal, Bangla Desh, Pakistan U. A. E. and Saudi Arabia. Ther are more than 2,000 (two thousand) cassettes of Maulana's Quranic and other public discourses.

Sprots

Waqar Yunis - Fastest Bowler

The right of Paskitan fastest bowler, Waqar Yunis is reated No1. Boweler in the world in the computer reating. His strength as a bowler lies in his ability to make the ball swing through the air . His most dangerous ball is as "toe - crusher" which swings into the bastman's foot . He recoverded his stress facture recently and he is back on his toes. Raised as a strict muslim, Waqar does not eat pork, smoke or drink

He is also interested in gymnastic exercises. Imran nurtured the young ace's talents and took him under his wing and coached him before bringing the youngest to England. Waqar's fast deliveries travel at 90 mph. ***

constant stream of information is crucial and vital for the mental development of a child

The more the child finds out the more it discovers laws of everyday life that it had not noticed before The more it waits to know, the more receptive its sense organs become to the phenomena of the surrounding world Thus due to an uninterrupted stream of information a child acquires love for knowledge This is an invaluable gift parents could give their child Producing exactly opposite characteristics would mean lack of curiosity and finally indifference in a child leading to limited acitivity and large periods of boredm

A marked demarcation between work and play can alienate a child Janusz Korezak, A Polish educator wrote, "No one can tell whether a child gets more from looking at the blackboard or looking out of the window." What is more useful — the logical world squeezed onto the blackboard or the world floating by on the other side of the window pane? One must not tie down a child's soul but must rather pay attention to the laws of the natural development of every child, to its peculiarities, aspirations and demands Once the desire to know to discover is developed in a child the desire to worrk follows soon The hands aid the young discoverer cum Explorer and soon the joy of labour is revealed to the child One could begin with encouraging children to have pets Gift one to your child and observe for weeks the child's involvement From a shimmering fish to a twittering pair of birds, to a cat or a dog Caring for the needs of a pet, its feeding, bathing and cleanliness will instill a sense of responsibility, a discipline and compassion in a young heart

The pet is stransormed into a friend and soon into a confidante Another device for bringing a child close to nature is by relating fairy tales But will the laws of nature hinder the fairy tale? No, quite the reverse, it facilitates the telling Children know that a fish cannot talk, frogs don't dance under mushrooms mountains don't move, nor does and old woman live on the moon. But, through fairy tales and fantasies, the child's tender heart discovers nature They capture the mind of the child and strenghen his thought processes

The stimuli of the thought processes is path to the world of speech A child thinks in images lead to thoughts, thoughts to questions, and questions to speech The beauty of nature will lead the child gently to kindness, to wholeness, to be a thinker and worker Acquiring knowledge is not all - how you acquire knowledge will further enhance and enrich his personality Erase the world 'impossible" from your child's vocabulary, tell him good is possible and evil is possible and discretion is possible too

***

FOREIGN TOUR OF T.P.I.

Mr T P Imbichammad, the General Secretary of All India Muslim Educational Society (AIMES), had been to Australia along with his wife Mariyam from April 2nd to May 7 leading a good will delagation of Rotary, to meet Muslim leaders and Associations The Muslim population in perth is only 7 to 8000 people of different origin namely Turky, Indonesia, Malaysia, India and Pakistan etc There are also Muslims from China and Asian countries though they are not many The day they arrived was Idul Fitr and they managed to go to the perth Mosque with the help of their friend Dr Siddique who is an eminent Agricultrist scientist settled in Perth a decade ago. the Mosque was quite crowded with almost 1500 people.Both men and women were offering prayers The mosque is situated in perth down Town area After Namaz and Qutuba, Lunch was served for all who were assembled there There are few other mosques in Perth itself and people of different nationals attend the prayer in their respective mosques.

In other words for Muslims of Indonessian or Malaysian origin go to one mosque while Turkish or Asian go to different other Mosques.

way, for the same end The discarding of normal dress and putting on the same kind of dress is product not only of a feeling of universal brotherhood but of universal equality too. His dress demonstrably obliterates all marks of distinctions based on wealth or lack of it, or on worldly position, The rich and poor, the ruler and the ruled the master and the servant, the high and the low, all become equal There is no royalty of all to God There is no aristocracy, but humility and devotion

***

Your child's personaliy in your hands

by Uneza Akhtar

Rudyard Kipling once wrote, "Give me only the first six years of a child and keep the rest " So did Lev Tolstory maintain that from birth to the age of five year, the child acquires much more for his reason, feelings, will and character than he does for the rest of his life

A person will be what he becomes before the age of five so say the modern psychologists. Advancing this theory further a child's character formation begins whilst he is stil in the womb A pregnant mother should avoid stress and anxiety and is even advised to sing lullaby to her unborn child

So what are these six years about? This special world that every child has and which almost every adult fails to comprehend To understand the manysidal spiritual life of a child one must know that children have their very own ideas of good and bad, kindness, beauty, right and wrong. These clash with the set ones that adults have formulated. Once you force your idea on a child it is like a stone crashing into his multi coloured world. You are then an outsider, never a friend guarding him through the tinted glass of suspicion, both wary of each others motives, both losers. But the child is a bigger loser.

Childhood is the age when the foundation is laid. Yet this is precisely the age when poarents systematically damage the child's psyche by infringing into the spiritual world making him conform to role models. Role models of good child, a well behaved child Notions of Kindness, bravery and heroism are thrust on them. Parents have good motives, but these get too set a child must wear shoes all the time and must not soil his clothes. Beside good motives this suits the convinience of the parents Adults are generally victim of the opinion of relatives and friend "What will they say about our child?" So childhood is held at stake

Children have a natural inclination to play in mud, sand and water One has only to observe their intent look and their delight when they are playing with sand. Being bare foot for a while will not harm the child but robbing him of his love for nature will. The child encouraged to love nature, to observe nature, to listen to its music will find a powerful educator in nature.

Stamping gleefully on an ant, pulling apart a butterfly's wings or raiding a nest, pushing a younger sibling and laughing at a fat or lame person is not an uncommon behaviour in a child. Children can be embarrassed by their own kindness and can be totally unconcerned by their own cruelty But an awareness to be instilled in them should be done gently How many of us whould more than glance at a painting, read a book, listen attentively to the strains of music? We admire for an instant, yet true admiration needs to be cultivated. Similary, a child will open its mind to the mysteries of nature by a convincing logic, patience and example Facts as a plant has life, animal-human qualities as devotion, caring for its young ones, its instincts for survival, presented to a fertile mind with imagination will please and inform.

Tell him that honey is made by bees, tadpoles turn into frogs, caterpilars studenly become butterflies. Tell him how finely a spider spins a web, how industrious is the ant. Apython can swallow a baby deer. Tell him how a crow deviously lays eggs in a koyals nest. Sunflowers face then sun, how the tailor bird weaves its nest. A seed encapsultes a tree. Demonstrate how a seed fertilises striking roots and shoots. This

course will be suitable to his personality. He should know his aptitude, liking, his own socio-economic condition and he should feel happy and comfortable while doing these courses otherwise he gets frustration and in frustration he may be addicted to the anti social habits drug addiction etc , or may get involved in the anti social group which may attract him more. There should be rapport between parents and children and also teachers and the students. Many times communication gap makes the student listen to their friends and not the experts Instead of asking the person who knows, they ask the person who is known to them. Experts will help you to know thyself and from knowing thyself you can choose the course which will make you more healthy, wealthy and wise

Socio-Cultural aspects of Haj

Dr Mozammel

Our Gracious and Benevolent Creator has not enjoined any act of worship which does not carry innumerable spiritual, moral, social cultural and material benefits The institution of Hajj carries numerous spiritual, moral social, cultural and material benefits. It is the final and one of the finest institutions of Islam, a fundamental duty, an obligatory, at least in a lifetime, upon every male or female, who is mentally, financially and physically fit

The very location of the institution of Hajj both in the Hijra calendar and in the sequence of rituals indicates its level which is highest in respect of spiritual, moral, social cultural and material matters The placement of Jahi at the end of the calendar year means its highest order in spirituality. Similary, in the sequence of order of Iman, it comes at the end. i e after belief in One Allah, the performance of regular ritual prayers, fasting during the month of Ramadhan and the giving of fixed alms. (Zakat).

Hajj has been declared to be the highest form of worship. It combines in itself features of all the other forms of worship. The first purpose is to seek Allah's pleasure and represesent conselves humbly before Him as His creatures and bondsmen The main purpose of Hajj is the intense and unstinted love for Allah which is ingrained in the heart of man and which is desirable both under Divine Law and intellect .

"..While with the faithful, their most intense love is for God Alone.. " (Al-Baqara 165)

Secondly, it signifies complete surrender and obedience to the Will of God, performing the rituals as Prophet Ibrahim (peace be on him) did.

The pilgrimage like a practical course of training It offers enoromous opportunities to all Muslims to understand their religion better They learn by meeting, talking and imitating a fellow Muslim. The lectures given during this period in the Haramain makes them enlightened about the principles of Islam as well as their practice.

This is one of the reason that Shah Waliullah has written that Hajj is the best means to protect the Ummah from aberrations If any "schism" infiltrate they may not continue for long If anybody comes for Hajj from any place he will come to know of deviations. if any

In addition to the value of pilgrimage as a required individual act of piety, the institution exercises a strong social influence on the unity and general interests of Muslim community The pilgrimage annualy gives the members of the community of Islam a chance to come together, to become acquainted with each other and to discuss matters of mutual interests to them It renews the bonds of brogherhood and brings about good will and genuine amity between the members of the Faith when a Muslim meets his brother in this Holy Land.

It is a wholesome demonstration of the Universality of Islam and the broherhood and equality of the Muslims. From all walks of life, from all trades and clans and from every corner of the globe the Muslims assemble at Makkah in response to the Call of Allah. They dress in the same way, observe the same supplications at the same time in the same

Naqshe Kokan

English Supplement
44, Jail Road (East), Dongri
Bombay - 400 009 (India) •Phone 864168

Editor **Dr. Abdul-Karim Naik**
Associate Editor **Capt F. M. Mistry**
Consultant Editor **A. Kays & Prof. Yushf Khan**

OUR HONORARY REPRESENTATIVES

U.K.	I BAGDADI • U HAJWANE
SAUDI ARABIA	SAYEED KAZI •MOH ALII MUKADAM KHAIL AHMAD EBRAHIM WANGDE
BAHRAIN	A RAZZAK SARDAR
DUBAI	SIDDIKA U KHERETKAR
PAKISTAN	BOMBAYWALA • KAMRUDDIN KAZI
DOHA QATAR	HASAN KAREEM CHOUGLE
EAST AFRICA	SHEIKH ISMAIL • SAHIR SHIWI KAZI
SOUTH AFRICA	HASSAN SAYED • A R OSMAN
BOMBAY	E A G CHAUGULE • ALI SALEH
KHED-RATNAGIRI	DR. FAIZ AHMED BARDAY • I Y SOLKAR

SUBSCRIPTION IN INDIAN RUPEES

Inland	Rs. 60/-	p a.
Pakistan	Rs 200/-	p a.
Gulf	Rs. 250/-	p a
Other countries	Rs 350/-	p.a
South Africa for 5 Years	Rands 200/-	p.a.

EDITORIAL

STUDENT; KNOW THY SELF

Eevery year, when the S S C and H S.C. results are out a student is confused and confounded to select his career in prosecuting his further education July is a month of queries for the academic carret Schools and colleges are open and there are queues for admission and every student finds it difficult to get a school, a college or the course of his choice only Every student expects that he should get better school and better course Even partents are involved in anxiety to satisfy the wishes and will of the student Sometime the student is involved in anxiety to follow the wishes and wills of the parents Many times, parents want to send their students to the popular or demanded courses i e medical engineering and commerce depending upon their information and it becomes a vicious circle to find as to which particular course should be given to the student. No two students are idential. Every student has got some positive points to choose some course at different levels. If he cannot go for degree course, he can go for he Diploma course, if not Diploma Course, he can go for Certificate Course or other training courses and he can show his talent in near future. This is very important to avoid future frustration in his life. The choice to select a particular course is very important in students life and that can be done by having full knowledge of one's aptitude & ability. The student should try to analyse himself through introspection and through the help of his teachers and consultants

Concept of eduction has now much changed and is changing with the changing of world that new courses have come in, new avenues have opened and in technical the mass communication courses and personality development courses have changed the outlook of the academic courses and therefore with all these new avenues a student should find out by knowing himself as to which particular

اشاعت کا ۳۰ واں سال

ماہنامہ نقش کوکن بمبئی

اردو / انگلش

رکن انڈین لنگویجیز نیوز پیپرس ایسوسی ایشن

جلد نمبر ۳۰ ..... | شمارہ ۸ | اگست ۹۲ء

مدیر: ڈاکٹر عبد الکریم نائیک

معاون مدیر: فقیر محمد مستری / مبارک کاپڑی

اعزازی نمائندے

ابراہیم بغدادی (انگلینڈ)
سید حسن (ساؤتھ افریقہ)
اقبال کاپڑی و صدیق کھیر ٹکر (دوبئی)
قمر الدین قاضی (پاکستان)
عبد الرزاق سردار (بحرین)

شیخ اسماعیل (ایسٹ افریقہ)
ابراہیم وانگڑے (سعودی عربیہ)
حسن عبد الکریم چوگلے (دوحہ قطر)
فرمان علی پانگر (ابوظہبی)

بمبئی: ابراہیم چوگلے فون: 6260757 ۔ نئی بمبئی: محمود حسن قاضی
کھیڈ: ڈاکٹر فیض احمد برڈے ۔ رتناگری: آئی وائی سولکر عبد المجید دائی بھگاؤنکر

ملکیت: نقش کوکن پبلیکیشن ٹرسٹ (رجسٹرڈ نمبر E 3006

سالانہ: ساٹھ روپے ۔ تاحیات: چھ سو روپے

خط و کتابت اور ترسیل زر کا پتہ: نقش کوکن ۵۶ ڑانڈیل اسٹریٹ (نارتھ) ڈونگری، بمبئی ۔ ۴۰۰۰۰۹ فون: ۸۶۴۹۶۸

مقام طباعت: برہانی پرنٹرس، بائیکلہ، بمبئی ۴۰۰۰۲۷

پرنٹر پبلشر: ڈاکٹر عبد الکریم نائیک

تاریخ اشاعت: یکم اگست ۹۲ء

کتابت:

اس ماہ کے

نقوش

انسان کی زندگی میں ہر طرح کے دور آتے ہیں۔ خوشی کے بھی، رنج کے بھی۔ خوشی کے موقع پر تقریبات ہوتی ہیں۔ شادی بیاہ، عقیقہ، ختنہ، بسم اللہ، ختم قرآن، امتحان میں کامیابی، بیرون ملک روانگی، وطن میں آمد، حج وزیارت ... ان سب سے یادیں جُڑی ہوتی ہیں۔ اور ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔ رنج کے موقع پر سوگ ہوتا ہے، وفات، چہلم، فاتحہ، قرآن خوانی ... ان سب سے یادیں جُڑی ہوتی ہیں اور ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔

ایک موسم آتا ہے، دوسرا جاتا ہے: باراں، گرما، خزاں، سرما، بہار۔ ان سب سے یادیں جُڑی ہوتی ہیں اور یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔ تہواروں کا دور مدام چلتا ہے، عید، بقرعید محرم، شب برات، میلاد النبی، ماہِ رمضان ... ان سب سے یادیں جُڑی ہوتی ہیں اور ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔

بھائی کی شادی میں تو تمام طرح کی مٹھائیاں تھیں۔ دوست کے ہنی مون پر افلاطون۔ قرآن خوانی میں نان خطائی۔ باراں میں برفی، سرما میں گاجر کا حلوہ۔ رمضان میں مالپوہ۔ عید میں شیر خرما۔

اور ہر مٹھائی سے لطف اندوز ہونے کے بعد سوال پوچھا جاتا ہے کہ "بھئی مٹھائی کہاں سے خریدی؟" تو سلیمان مٹھائی والے کا نام بے ساختہ زبان پر آجاتا ہے۔ یعنی ہر مٹھائی کے ساتھ سلیمان مٹھائی والے کی یاد جُڑی ہوتی ہے۔ اسی لیے جب کبھی مٹھائی کا ذکر چھڑتا ہے، سلیمان مٹھائی والے کی بات ہوتی ہے۔ سلیمان مٹھائی والے ہمہ اقسام، ہمہ اصناف، ہمہ رنگ، ہمہ اشکال، ہمہ اجناس اور ہمہ مواقع مٹھائیاں بناتے ہیں۔

آیئے، اپنی یادوں کی یاد میں کوئی مٹھائی نوش جان فرمایئے۔

جب کبھی
مٹھائی کا ذکر چھڑتا ہے
سلیمان مٹھائی والے کی بات ہوتی ہے

سلیمان مٹھائی والے

شاہوں کے شایانِ شان مٹھائیاں بنانے والے

مینارہ مسجد

۳۶ ایف/جی محمد علی روڈ، بمبئی ۴۰۰۰۰۳

فون: ۸۵۵۸۵۸۱/۸۵۵۳۲۳۳

ذکر و فکر

مولانا وحید الدین خان

معیار کو بلند کرنا

قدیم عرب میں برابر کی اخلاقیات کا رواج تھا۔ ان کی زندگی کا اصول یہ تھا کہ جو شخص جیسا کرے، اس کے ساتھ ویسا ہی کیا جائے۔ یعنی اچھا سلوک کرنے والے کے ساتھ اچھا سلوک اور برا سلوک کرنے والے کے ساتھ برا سلوک۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ نے انکے اس تصورِ اخلاق کو بدلا۔ مساویانہ اخلاق کے بجائے آپ نے ان کو بلند اخلاق کی تعلیم دی۔ آپ نے فرمایا:

"جو شخص تمہارے ساتھ برا سلوک کرے، اس کے ساتھ تم اچھا سلوک کرو۔"

آپ کی ایک سنت یہ بھی ہے کہ لوگوں کے شعور کو بلند کیا جائے۔ ان کے اخلاق کو اونچا کیا جائے۔ ان کی حالت کو ہر اعتبار سے اوپر اٹھانے کی کوشش کی جائے۔

انسان کے انسانی معیار کو بلند کرنا، فکری، علمی، اخلاقی حیثیت سے اس کو اوپر اٹھانا، اہم ترین کام ہے۔ اسی میں فرد کی بھلائی ہے اور اسی میں پورے معاشرہ کی بھلائی بھی۔ یہ عین سنتِ رسول ہے اور اس کو زندہ کرنا سنت رسول کو زندہ کرنا ہے۔

حرفِ آخر

یہ دنیا مقابلہ کی دنیا ہے۔ مقابلہ کی یہ صورت حال ہمیشہ باقی رہے گی، کیوں کہ اس کو کسی "دشمنِ اسلام" نے قائم نہیں کیا ہے بلکہ اس کو خود خدا نے اپنی دنیا میں قائم کیا ہے۔ اس لئے مخالفین کی سازش اور فساد کو لے کر اس کے خلاف فریاد کرنا سراسر احمقانہ ہے۔ اس قسم کی فریاد کسی کے کچھ کام آنے والی نہیں۔

اس دنیا میں کرنے کا کام صرف یہ ہے کہ حالات کو سمجھا جائے۔ "مخالفین" کے منصوبوں کو جان کر ان کے خلاف حکیمانہ انداز میں جوابی منصوبہ بندی کی جائے۔ مخالف حالات کو اپنے موافق بنانے کی کوشش کی جائے۔ ہر پیش آنے والے عسر کو یسر کی طاقت سے زیر کیا جائے۔ اس دنیا میں کامیابی اس شخص کے لئے ہے جو مشکل کو اپنی غذا بنا سکے، جو ناکامی کو کامیابی میں تبدیل کر سکے۔ جن لوگوں کے اندر یہ صلاحیت نہ ہو، ان کے لئے صرف یہ انجام مقدر ہے کہ وہ حالات کے خلاف بے فائدہ احتجاج کرتے رہیں، یہاں تک کہ تاریخ کے قبرستان میں ہمیشہ کے لئے دفن ہو جائیں۔

جلیان والا باغ کا بقیہ صفحہ ۹ سے آگے

چل گئیں۔ اس بے رحم گورے افسر نے جانچ کے دوران لکھا تھا کہ اس کے پاس اور گولیاں ہوتیں تو وہ ان کا بھی استعمال کرتا اور کہ وارننگ دینا یا زخمیوں کی مدد کرنا اس کا کام نہیں تھا۔

شہید اودھم سنگھ نے اپنے بچپن میں اس سفاکانہ قتلِ عام کو اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا اور اس کا بدلہ لینے کا عہد کیا تھا جس کو اس نے سالوں بعد اپنی جوانی میں پورا کر کے دکھایا اس نے اس سارے فساد کی جڑ سر مائیکل اوڈائر کو گولی سے اڑا دیا۔ (پی، این، الیف)

دشوارئ فراق

ماہنامہ نقش کوکن کو یہ فخر حاصل ہے کہ گذشتہ ۳۴ سالوں سے باقاعدگی کے ساتھ بلا ناغہ شائع ہونے والا مہاراشٹر کا واحد اردو پرچہ ہے۔

ان تیس ۳۴ سالوں میں علم و ادب، معاشیات، سماجیات، اخلاقیات، مذہب و ملت، تعلیم و تدریس کے مختلف اور متعدد گوشوں میں اس پرچہ کے بکھرے ہوئے صفحات پر صاف ستھرے اور روشن ابواب والفاظ نے قارئین کرام کی بھرپور رہنمائی کی ہے۔ تنقیص و تضحیک کی بادِ مخالف کے باوجود اپنی بے لوث خدمت کی شمع کو روشن رکھا۔ بلکہ شمع کی لو تیز کرتے رہے۔ یقین جانئے ہوشربا گرانی حالات حاضرہ کے تیز و تند جھونکے اس شمع کی لو کو پھڑپھڑانے یا ٹمٹمانے پر مجبور نہ کرسکے۔ اس لئے کہ یہ جن ہاتھوں میں ہے وہ ہاتھ اسے پرچہ نہیں بلکہ تحریک سمجھکر چلا رہے ہیں اور قارئین جانتے ہیں کہ یہ تحریک کامیاب ہے۔

بیرونی ممالک میں قیام پذیر ہمارے کوکنی حضرات کی نئی نسل اردو سے نابلد ہے۔ انگریزی میڈیم سے تعلیم حاصل کر رہی ہے۔ لہٰذا خطۂ کوکن سے ان کی ذہنی وابستگی کے لئے ہم نے انگریزی ضمیمہ شروع کیا تاکہ کوکن کی (ان کے مادرِ وطن کی) خبریں ان بچوں تک پہونچ سکیں۔ اس امید پر کہ "پیوستہ رہ شجر سے امیدِ بہار رکھ" وہ خریدار نبیں گے۔

مگر نتیجہ میں خریداروں کی تعداد بڑھ نہیں پائی۔ البتہ اخراجات کا بوجھ ضرور بڑھ گیا۔ انگریزی کی خاطر شرح خریداری بڑھاکر اردو داں خریداروں پر اس کا بارِ گراں ڈالنا بھی کسی طرح مناسب نہیں ہے۔ لہٰذا یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ انگریزی ضمیمہ بند کر دیا جائے۔ اب تو ہماری یہ حالت ہے کہ ؏

تارے گنے، دعائیں کیں روئے تمام رات
دشوارئ فراق کو آساں نہ کرسکے

ماہنامہ نقش کوکن بمبئی

معیارِ تعلیم

اللہ تبارک وتعالٰی کا شکر و احسان ہے کہ مسلم برادری کا ایک طبقہ چالیوں سے نکل کر فلیٹوں میں آگیا ہے۔ ایک ذرا مالی طور پر آسودہ ہوتے ہی پہلی تبدیلی جو ان میں دیکھی گئی وہ بچوں کا اسکول ہے۔ جو بچے اردو پڑھتے تھے وہ اب انگریزی میں زیر تعلیم ہوئے، کونونٹ کے انگلش اسکولوں کی پڑھائی ان بچوں کے کتنی پلے پڑ رہی ہے یہ کوئی نہیں دیکھتا بس بچہ بن ٹھن کر اسکول جاتا ہے۔ یہی معیار سمجھا جاتا ہے۔

سماج اور تعلیمی ادارے یہ نہیں دیکھتے کہ تعلیم مکمل کرنے سے پہلے اسکول چھوڑنے والے طلباء کی تعداد میں اضافہ کیوں ہو رہا ہے؟ قابل طلباء کی حوصلہ افزائی اور رہنمائی کے لیے کیا اقدامات کئے جاسکتے ہیں۔؟

تعلیم اردو میں ہو یا انگریزی میں اگر دماغ روشن نہ کرسکے تو اس کا کیا علاج؟ ان کے پاس آسان حل یہی ہے کہ عطیات جمع کرکے مستحق (اور بسا اوقات غیر مستحق) طلباء کو کاپیاں، کتابیں اور یونیفارم تقسیم کئے جائیں۔ اس کے لیے کسی وزیر یا تدبیر کی صدارت میں جلسے منعقد کئے جائیں بس ہوگئی چھٹی۔

اب اگلے سال تک کچھ کام نہیں اس وقت جب ہم بیدار ہوں گے تو دیکھینگے کیا کرنا ہے۔

اگست ۹۲ء

سرودِ رفتہ

ظفر گورکھپوری

بھارت ماتا اپنے شہیدوں کی سمادھی پر

اے جگر پارو میرے بچو میرے آنکھوں کے نور
اے دُلارو اے سکونِ زندگیٔ ناصبور
چھوڑکر ماتا کو اپنے ہوگئے ماتا سے دُور
کچھ تو بتلاؤ کیا تھا کونسا میں نے قصور
چل دیۓ تم گود سے اٹھکر پرائے ہوگئے
خاک کی آغوش میں چپکے سے جاکر سوگئے

تم تو کہتے تھے کہ ماں اب ہم نہیں چھوڑینگے ہاتھ
جس جگہ بھی تم رہوگی ہم رہیں گے ساتھ ساتھ
تم نہیں تو کیا بہاریں کیا چمن کی کائنات
بوجھ ہے کندھوں کے اوپر اب بڑھاپے کی حیات!
پاؤں زنجیروں سے نکلے جب تو بال و پر گئے
لوریاں زندہ ہیں لیکن سننے والے مرگئے

وہ تمہارا عزم تھا جس سے سلاسل گل گئے
رات کے گھنگھور بادل چاندنی میں ڈھل گئے
آہ جب آئیں بہاریں تم چمن سے ٹل گئے
جگمگایا تو چمن لیکن نشیمن جل گئے!
آج میں زندہ ہوں لیکن زندہ لاشوں کی طرح
دیکھتی ہوں قبر بیٹوں کی تماشہ کی طرح

کون ایسی ماں ہے بتلائے کوئی سنسار میں
جس کی ممتا جی رہی ہو سایۂ تلوار میں
اپنے بچے دفن کرکے خاک کے انبار میں
جو پرو دئے چاند تارے آنسوؤں کی دھار میں
مسکرا کے کھالے جو برچھی دلِ برباد پر
گولیوں کے زخم دیکھے سینۂ اولاد پر

میں وہ ماں ہوں برف کی سل بن گیا جس کا جگر
برچھیوں پر جس نے دیکھے ہوں جواں بیٹے کا سر
آہ وہ پرتاپ، رانا اور وہ ٹیپو وہ ظفر
آہ وہ پیارا بھگت جو مسکرایا دار پر
کہہ رہا تھا ماں لو اپنی جان گنوا دیتا ہوں میں
اب تمہارے دودھ کی قیمت چکا دیتا ہوں میں

آج میں آزاد ہوں آزاد ہے میرا نظام
اپنے بچوں کی بدولت ہوگئی میں شادکام
حشر تک جیتی رہوں گی لکشمی بیٹی کا نام
لے لوائے جلیانوالہ باغ کی روحوں سلام
میں تمہیں کیا دوں ندامت کے سوا کچھ بھی نہیں
بس محبت ہے محبت کے سوا کچھ بھی نہیں

بہادر شاہ ظفر

افلاس میں بھی دن کاٹے مگر اُف نہ کیا
سو طرح کے دکھ جھیلے مگر اُف نہ کیا
رکھے ہوئے تھے سرِ طشت جو خونیں!
شہزادوں کے سر دیکھے مگر اُف نہ کیا

فضا ابن فیضی

ادریس ابراہیم پٹوی

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ قرآن کوئی نیا دین نہیں سکھاتا بلکہ وہ دین سکھاتا ہے جو انسانوں کا قدیم دین ہے۔ لوگوں نے اس دین کو بدل کر اپنی اپنی مرضی کے دین بنا لئے اور الگ الگ امت بن بیٹھے وہ سب غلط ہیں۔ قرآن مجید انسان کو اس کا اصلی دین سکھانا چاہتا ہے۔ یہ جو دنیا میں مختلف دین رائج ہو گئے ہیں اور لوگوں نے الگ الگ اعتقاد گھڑ کر ان کے مطابق عمل شروع کر دیئے ہیں۔ ان کا فیصلہ اس دنیا کی زندگی ختم کر دینے کے بعد کیا جائے گا۔ دنیا میں اللہ تعالیٰ نے یہ قاعدہ مقرر کر دیا ہے کہ دین حق کو رسولوں پر وحی بھیجکر صاف اور واضح کر دیا جائے لیکن اس پر کسی کو زبردستی نہ چلایا جائے جو چاہے اپنی خوشی سے اس پر چلے یا نہ چلے البتہ مرنے کے بعد قیامت کے دن صحیح اور غلط کا فیصلہ کر دیا جائے گا اور دونوں گروہ اپنا اپنا ٹھکانا اپنے اپنے عمل کے مطابق پائیں گے۔ صحیح عمل والے جنت میں رہیں گے اور غلط عمل والے دوزخ میں جلتے رہیں گے۔

لوگ

(محمود حسن قاضی۔ واشی نئی ممبئی)

ڈھونگی بن گئی ساری دنیا ڈھونگی بن گئے لوگ
ہاتھ میں مالا، سر پہ صافہ جوگی بن گئے لوگ
کہلانے کو لیڈر، ہمدرد اور مسیحا سب کچھ ہیں
عصمت، عزت اور عظمت کے بھوگی بن گئے لوگ

غزلیں

تسنیم انصاری
مقیم: راجیواڑی (دہاٹی)

لبِ ہر موجِ تلاطم سے پکارا جاؤں
اب ضروری ہے سمندر میں اتارا جاؤں!
آئینہ خانے سے اک بار پلٹ آیا ہوں
جرأتیں لاؤں کہاں سے کہ دوبارا جاؤں
میری آنکھوں سے کسی اور کے آنسو ٹپکیں
میں کسی اور کی قسمت سے گزارا جاؤں
مجھ میں سناٹا ہے، تنہائی ہے، ویرانی ہے
میں بھلا کیسے سرِ بزمِ دل آرا جاؤں
پتھروں میں کہاں شیشے کی ادا ہوتی ہے
ہاں! اگر میں کسی پتھر میں اتارا جاؤں
کبھی اقرار کی خوشبو بھی ملے گی تسنیم
یہ ضروری نہیں ہر بار نکارا جاؤں

نوگل بہاری - دردولی، رائیگڑھ

کہنے کو آدمی ہے مگر آدمی نہیں
انسانیت ذرا سی بھی چھو کر گئی نہیں
کیوں دے رہے ہو اپنی محبت کا واسطہ
ہرگز کروں گا کوئی بھروسہ کبھی نہیں
دروازے بند کر لو دریچوں کے ساتھ ساتھ
نارِ فساد شہر میں اب تک بجھی نہیں
تم مجھ کو پاس آ کے مناؤ نہ اسطرح
اب مجھ کو ساتھ رہنے کی کوئی خوشی نہیں
خوش فہمیوں میں کھو رہا ہیں تمام عمر
شادی کے واسطے کوئی لڑکی ملی نہیں
سب کچھ تباہ کر دیا نوگل نے آپ ہی
ماں اور بہن کے سر پہ بھی چھتری رہی نہیں

مغل اقبال اختر چپلون

ساتھ اپنے بھی وہی نقشِ پیمبر ہوگا!
جب مقابل کسی فرعون کا لشکر ہوگا!
چھاؤں ہوگی، نہ کوئی دھوپ کا منظر ہوگا
ریگ زاروں میں کہاں کوئی سمندر ہوگا
وقت کا وہ بھی کسی روز سکندر ہوگا!
ذات میں اپنی اگر آدمی لشکر ہوگا
خوف کیا ہوگا سلگتے ہوئے گردابوں کا!
بے خطر کود پڑا کوئی شناور ہوگا
آؤ خوابوں میں بسر کر لیں شبِ غم اختر
"صبح ہوگی تو وہی رزق کا چکر ہوگا"

عظیم انور تومالوی

دل بدل جاتے ہیں انداز بدل جاتے ہیں
دوست پھر جاتے ہیں جب کام نکل جاتے ہیں
عہدِ الفت کو نبھانے کی وہ تیری قسمیں!
یاد آتی ہیں تو غم اشک میں ڈھل جاتے ہیں
تم نے جو زخم دیئے دل میں چھپا رکھے ہیں
آہ بھی کرتے ہیں کچھ اور سنبھل جاتے ہیں
جانے کیوں لوگ ٹھہرتے ہی نہیں محفل میں
آ بھی جاتے ہیں اگر آج تو کل جاتے ہیں
دوستو کا میرے کیا حال کہوں اے انور
زر نہیں پاس تو کترا کے نکل جاتے ہیں

کوکنی شاعری

کائے کریا چا؟

سترف کمالی (باندرہ)

کوبری لا بجری چی قیمت   ہنشیا چاکی رریاچا
ہے مہانگے نی ٹاٹھ حقیقت   ہنشیا چاکی رریاچا
بایکا ہانت بازارات بھٹکت   ہنشیا چاکی رریاچا
دون پاد لار ایلی ہے قیامت   ہنشیا چاکی رریاچا
جکرے نکرے گردیچ گردی   تیانت پُھا بایکاچی ادی
ایس ٹی چو پرداس مصیبت   ہنشیا چاکی رریاچا
ایلیا لا ہنستیل نالو کاں   کریا ہوواں نی کریا ہو واں
گھردں گھری بایکاچی حکومت   ہنشیا چاکی رریاچا
قائدِ اعظم، نہرو، گاندھی   پیدا زھیلے کھیڑو پاری!
گھراں گھراں شیزتے ہے سیاست   ہنشیا چاکی رریاچا
شیفارلے ہانت ہرشد مہتا   پیسو کاں نیکت   لاٹھیوا
لفریاچاہے ناؤں شرافت   ہنشیا چاکی رریاچا
ایکی گیلی، نیکی میلی   ایلیا ہاتانت ایلی بیلی!
کسلی شان انی کسلی عزت   ہنشیا چاکی رریاچا
ٹھیک ہے تجو سالو ہرلو   امچو سالو منسٹر زھیلو
ہے نادان ہاتانت قیادت   ہنشیا چاکی رریاچا
نائی ہنشیا چانا رریاچا   سانگوں شرف کائی کریاچا!
اللہ تعالیٰ جی نیکی کریاچی   میدانات اُتریاچا

ساقی نوڑیلوی

وہ سرشکِ چشم جس کو قطرۂ شبنم کہا
گوہرِ عرفانِ غم کو حیف کس نے غم کہا

خاک و باد و آب و آتش کا مرکب ہی تو ہے
خالقِ عالم نے جس کو پیکرِ آدم کہا

خود تخیل نے تراشے سیکڑوں اصنامِ حُسن
اُن کو ہی مبہوت ہو کر خالقِ عالم کہا

مُدعائے دل بیاں کرنے کی جرأت تھی کہاں؟
جو زباں سے کہہ نہ سکتے تھے بہ چشمِ نم کہا

فرقِ ہست و نیست جو کچھ ہے وہ ظاہر ہی میں ہے
اہلِ باطن نے کب اس کو موجبِ ماتم کہا؟

خُلد کی نیرنگیاں ہوں یا جہنم کے عذاب
مرحبا ساقیؔ کہ تم نے سب کو پیچ و خم کہا

جلیانوالہ باغ — تاریخ کا سنہرا ورق

پنجاب کے عوام گورنر سرمائیکل اوڈائر کے جابرانہ طرزِ حکومت سے نالاں ہی تھے کہ ہندوستانیوں کا عرصۂ حیات تنگ کرنے والے رولٹ ایکٹ سے وہ ایک دم آگ بگولہ ہوگئے۔ دہلی وغیرہ شہروں میں ۳۰ر مارچ سنہ ۱۹۱۹ء کو جنگی ہڑتال ہوئی تو لاہور، امرتسر کے شہریوں نے بھی ۶ار اپریل کو ہڑتال منائی جس کا گورے حکمرانوں نے بہت بُرا مانا۔ عوام کی مخالفت کو کچلنے کے لئے انہوں نے ۱۰ر اپریل کو عظیم لیڈر ڈاکٹر ستیہ پال اور ڈاکٹر سیف الدین کچلو کو نظر بند کرکے دھرم سالہ بھیج دیا۔ اپنے لیڈروں کی رہائی کے لئے امرتسر کے عوام جب ڈپٹی کمشنر کے بنگلہ کی طرف جارہے تھے کہ پولیس نے گولی چلادی جس سے ۱۲ نہتے لوگ شہید ہوگئے۔ اس سے عوام میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی۔ اس جوابی جارحیت میں ایک انگریز بنک منیجر مارا گیا اور کئی سرکاری عمارتوں کو نذرِ آتش کردیا گیا۔

برطانوی سامراج اور ہندوستانی عوام دونوں کی ہی بدقسمتی سے امرتسر کے نوجوان ڈپٹی کمشنر کو یہ سب کچھ راس نہیں آیا اور اس نے کمشنر لاہور سے فوجی کمک کی مانگ کردی۔ اس کے نتیجہ میں جنرل ڈائر نے فوجیوں کے ساتھ جالندھر سے مارچ کرکے ۱۱ر اپریل کی رات امرتسر پہونچ کر رام باغ میں مورچہ جمالیا۔ اس نے صورتِ حال کا جائزہ لیا اور جلوس پر پوری پابندی لگوادی۔ یہ منادی بھی کروادی گئی کہ کوئی بھی شہری بغیر اجازت نہ تو باہر جائے اور نہ ہی رات ۸ بجے کے بعد گھر سے باہر نکلیں گے۔

۱۳ر اپریل (اتوار) بیساکھی کا تہوار تھا جو کہ پنجاب میں بڑے ہی جوش و خروش سے منایا جاتا ہے۔ اس دن دُور دراز سے لاتعداد لوگ ہری مندر کے تالاب میں اشنان کرنے آتے ہیں، اس کے مدِ نظر جلیانوالہ باغ میں رولٹ ایکٹ اور لیڈروں کی گرفتاری کے خلاف عام جلسہ کی اطلاع دی گئی۔ یہ باغ ہری مندر کے پاس ہی گنجان آبادی میں نئے پرانے مکانوں سے گھری ایک جگہ تھی جہاں اکثر میٹنگیں ہوا کرتی تھیں۔ گنتی کے پیڑ اور ایک سوکھا کنواں اس کے بیچوں بیچ واقع تھے۔ نابھہ دربار کے ہمپت سنگھ جل اس کے مالک تھے اس لئے باغ کا نام بنتے بگڑتے جلیانوالہ باغ ہوگیا تھا۔ ایک چوڑا راستہ اور کئی تنگ گلیاں اس باغ سے آنے جانے کے راستے تھے یہیں جلسہ کے لئے ہزاروں مرد عورت شام تک جمع ہوگئے جس کی خبر ملتے ہی جنرل ڈائر غصہ سے تلملا اٹھا اور اس نے ہجوم کو حکم عدولی کا سبق سکھانے کی ٹھان لی۔

امرتسر پہنچنے پر اس کے پاس کل ۱۱۴۶ سپاہی تھے جن میں ۴۷۰ گورے اور باقی ہندوستانی تھے۔ جب اس نے باغ کی طرف کوچ کیا تو اس کے پاس صرف ۲۰۰ سپاہی تھے لیکن جب وہ باغ میں داخل ہوا تو اس کے ساتھ صرف ۹۰ر ہندوستانی سپاہی تھے جن میں ۵۰ر بلوچی رائفلوں سے اور ۴۰ گورکھا کھکھریوں سے لیس تھے۔ دو بکتر بند گاڑیوں سے اس نے باغ کا خاص راستہ روک دیا تھا۔ اور باقی سپاہیوں سے شہر اور باغ کی گھیرا بندی کرادی تھی۔ باغ میں پہنچتے ہی اس نے بلوچ سپاہیوں کو جان سے گولی مارنے کا حکم دیا جس کے نتیجہ میں دس منٹ تک اندھا دھند گولیوں کی بارش ہوئی۔ اس سے ۳۷۹ معصوم ہندوستانی شہید ہوگئے جب کہ ۱۲۰۰ر بری طرح سے زخمی ہوئے۔ لوگ جان بچانے کے لئے مکانوں کی دیواروں کی طرف لپکے تو مارے گئے اور کنوئیں میں کودے تو مرے۔ کئی لوگ اپنے گھروں میں بیٹھے بٹھائے مارے گئے۔ یہ قتلِ عام اس وقت بند ہوا جب سپاہیوں کی پوری ۱۶۵۰ گولیاں

بقیہ صفحہ ۲۰ پر

غزل

از
انیس لوکھنڈے

۱۵/۵ آکاش اپارٹمنٹ، اگری پاڑہ، بمبئی ۱۱

خود کا خود کوئی کارساز نہیں
کوئی محمود خود ایاز نہیں

فن کو حاصل عروج کیسے ہو؟
دل میں جب سوز اور گداز نہیں

ہم نے سمجھا ہے ہم نے جانا ہے
کوئی دُنیا میں دلنواز نہیں

اب تو ہر ایک جانتا ہے یہ
آپ سا کوئی حیلہ ساز نہیں

سادہ لوحی کی یہ حقیقت ہے
مجھ کو خود اپنے فن پہ ناز نہیں

شکوہ بے مہری کس سے کیجئے گا
دلستاں اپنا دلنواز نہیں

آئینہ کارِ نیک و بد ہے یہاں
یہ نہیں ہو تو امتیاز نہیں

وادیٔ عشق ہے انیس کٹھن!
اس میں صرف طول اور فراز نہیں

دیارِ غیر میں بیوی کا خط

ابراہیم احمد پٹھان انجرلوی

●

ملا ہے جب سے خط پیارے کہ چھٹی پا رہے ہو تم
مرے خوابوں پہ صبح و شام اکثر چھا رہے ہو تم
جب آ ؤ گے وہ دن میرے لئے دن عید کا ہو گا
عجب منظر مرے دلبر، تمہاری دید کا ہو گا
میں ایئرپورٹ پر آؤں گی اپنی جان کو لینے
سوزوکی وین بھی لاؤں گی اس سامان کو لینے
کلر ٹی وی تو ڈبے ہی سے میں پہچان جاؤں گی
فرج بھی ساتھ لے آئے تو تم کو مان جاؤں گی
تمہارے ٹھاٹھ دیکھوں گی تو یہ دل مسکرائے گا
کھلیں گے بکس جب گھر میں تو یہ دل گنگنائے گا
مجھے کچھ چاہیئے کپڑا، نئے کرتے بنانے کو
کوئی دس بیس گز کے تھان بھی ہو دینے دلانے کو
مرے بھیا کی راڈو واچ اب کے بھول نہ جانا!
مری تو خیر ہے، باجی کی ساڑھی بھول نہ جانا!
یہ کیا لکھا کہ ایگریمنٹ بس یہ آخری ہو گا!
تمہارا سال مسقط میں فقط یہ آخری ہو گا!
خدا کے واسطے پیارے کبھی ایسا نہ تم سوچو
کرو گے کام کیا آکر، ذرا مرے صنم سوچو
گذارہ لیں گے کچھ دن اور جھوٹی آن کی خاطر
وہاں کے غیر ملکی قیمتی سامان کی خاطر
مرے دلبر مری باتوں پہ تھوڑا غور کر لینا
اب ایگریمنٹ تم دو سال کا اِک اور کر لینا

●

زندگی چھاؤں میں کم دھوپ میں زیادہ گذری

زہرہ کڈالکر سے ڈاکٹر زہرہ موڈک تک

رتناگری سے قریب ساکٹری گاؤں آم کے باغات، چاول کے کھیت اور کاجو کیلئے بہت مشہور ہے خوبصورت مناظر بھی اس کی شہرت میں اضافہ کرتے ہیں لیکن یہاں ایک ایسی شخصیت بھی ہے۔ جن کے نام سے ساکٹری کی قدر و منزلت اور بڑھ جاتی ہے مشہور بزرگ عبداللہ کڈالکر جن کی علمیت اور دین داری کا دور دور تک چرچا ہے گاؤں کے لوگ نیک اور جفاکش ہیں لیکن تعلیم سے دور ہیں عربی کی تعلیم حاصل کرنے کیلئے وہ اپنے بچوں کو حضرت کے پاس بھیجتے ہیں اور خود بھی علم دین اور فیض پانے چلے آتے ہیں۔ اسی دینی ماحول میں ایک بچی پیدا ہوتی ہے، عبداللہ صاحب کو اپنی یہ نواسی بہت عزیز ہے ان کی درویش صفت نگاہوں نے دیکھ لیا کہ اس بچی کی پیشانی دور دور تک روشن ہے، آنکھوں میں پھیلا ہوا آسمان معصوم ہونٹوں پر کھلتا ہوا مستقبل اور نام رکھا گیا زہرہ، چمکیلا روشن سیارہ جو دلیری اور ہمت کی علامت ہے۔ وقت تیز رفتاری کیساتھ لہلہاتے ہوئے کھیتوں سے گذرتا رہا نانا کی محبت بھری گود ہی پہلا مدرسہ تھی جہاں عربی کی تعلیم ملی۔ ملک آزاد ہوا۔ گاؤں نے شہر کی جانب ہجرت کی تلاش روزگار نے نئی بستیاں آباد کیں، بچھڑے ہوئے ساحل ایک دوسرے سے ملے ہواؤں نے کشتی کا رخ بمبئی کی طرف کر دیا۔ والد یوسف کڈالکر کو ہاشمیہ اسکول میں نوکری ملی اردو پڑھاتے تھے مراٹھی میں شعر کہتے تھے وہ ایک ● کامیاب معلّم تھے۔ شاعر و ادیب بھی، معلم پہلے زمانے میں صرف معلم نہ تھا بلکہ دیگر علوم و فنون میں بھی اسے مہارت تھی۔ نانا کی تعلیمات اور والد کی تربیت اور کموجعفر اسکول کے اساتذہ کی رہنمائی نے زہرہ کڈالکر کو برق رفتار بنا دیا اور یوں کہ اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا ہی نہیں اندریہ اسٹریٹ کی شکستہ چال نما بلڈنگ نے گھر کی تنگ دستی کو مدتوں باہر نہ آنے دیا۔ پڑھائی کے اہم ترین میٹرک کے سال میں ایک ناگہانی مصیبت والد پر فالج بن گری اور سارا خاندان مفلوج ہو گیا۔ وہ زبان جو کبھی علم زبان کی بابت بتاتی تھی اب لڑکھڑانے لگی کامیاب معلّم کی بلند آواز بکھر گئی بس اسی دن اس معلّم کی بیٹی نے عہد کیا کہ وہ اپنی تہذیب کو گونگی نہ ہونے دے گی وہ بھی زبان کی استاد بنے گی اس کی آواز بھی کلاس روم میں گونجے گی جو زبان کھو گئی اسے زہرہ نے تلاش کرنے کا عزم کیا اور پڑھائی کی عمر میں پڑھانا شروع کیا، اب یہی آمدنی کا ذریعہ تھا پہاڑ جیسے دن بہر حال کٹتے رہے کاپی کتابیں مفت حاصل کرنے کیلئے گھنٹوں فلاحی اداروں کے سامنے

قطار میں کھڑے رہ کر اپنی باری کا انتظار کیا تب کہیں جا کر کتابوں کو سمجھنے کا ہنر آیا۔ تعلیم کی اہمیت کا اندازہ ہوا۔

زندگی چھاؤں میں کم دھوپ میں زیادہ گذری۔ سفر جاری رہا۔ خوبصورت جنگل بل کھاتی شرمانی سڑک جس کے دونوں جانب لمبی لمبی جھاڑیاں، سورج کو چھپانے کی ادھوری کوشش کرتے ہوئے چھوٹے چھوٹے ٹیلے اسی راستے سے گذر کر زہرہ کڈا لکر اسماعیل یوسف کالج پہنچیں اور زندگی کے روشن باب کا آغاز اسی کالج کے خوبصورت کیمپس میں ہوا۔ زندگی میں جو مختلف رنگ ہیں اسماعیل یوسف کالج کے خوبصورت لان سے ماخوذ ہیں۔ لہراتے ہوئے پتوں کی صدا آواز بنی۔ خوبصورت پھول جاذب شخصیت، درختوں کی چھاؤں خواب و خواہش کا احساس۔ آئی وائی کالج نے عزت بھی دی اور شہرت بھی، شعلہ بیان مقرر، میرٹ اسکالر فرسٹ کلاس فرسٹ، اردو میں گولڈ میڈل نیشنل اسکالرشپ پڑھائی کیساتھ ساتھ کالج کی ادبی سرگرمیوں میں بھی زہرہ اپنی موجودگی کا احساس دلاتی رہی۔ زندگی جی، ڈرامے لکھے اداکاری کی، زندگی سیکھی، زمانے سے بحث کرنے والے تمام مکالمے یاد کئے شب و روز کی اسکرپٹ کو غور سے پڑھا اور حالات کا اسکرین پلے تیار کیا۔ سین بدلتے رہے والد کی جگہ ہاشمیہ اسکول میں پڑھانے لگی ساتھ ہی پیھر والی نائٹ اسکول میں بھی ملازمت کی اسکول میں بچوں کو پڑھایا اور گھر میں بھائیوں کو۔

بی اے کے فوراً بعد بمبئی کے سڈنہم کالج میں بحیثیت اردو لکچرر تقرر ہوا۔ ایم کے بعد برہانی کالج کے شعبۂ اردو سے وابستہ ہو گئیں، پہلودار شخصیت، دل کو موہ لینے والی آواز نے بہت جلد مقبول اور مثالی لیکچرر بنا دیا۔ اور زندگی کا سب سے بڑا خواب شرمندہ تعبیر ہوا

پڑھانے کا اندازہ شعور متاثر کن کہ جو ایک بار کلاس میں آتا بس آتا ہی رہتا۔

زندگی کے پرخار راستے میں ایک موڑ ایسا آیا کہ ایک ہم سفر سے ملاقات ہو گئی۔

والد کی مسلسل علالت نے ایک مہربان کو اس گھرانے سے قریب کر دیا نام ہی عبدالرحمٰن تھا۔ نیوی میں آفیسر تھے اور شخصیت بھی گہرے سمندر کی طرح ہواؤں کا رخ پہچاننا، کشتیوں کو بھنور سے بچانا۔ تھکے ہوئے مسافروں کو منزل تک پہنچانا عبدالرحمان موڈک کا مشغلہ تھا وہ مشہور زمانہ محمد بابا موڈک کے فرزند تھے جو برٹش کے زمانے میں بحری بیڑے کے چیف کمانڈر تھے اور مختلف اعزازات و خطابات حاصل کر چکے تھے ان کی ہمت اور دلیری نے ہی اپنے بیٹے کی تربیت کی تھی۔

راہ کو آسان بنانا ضروری تھا اسطرح زہرہ کڈا لکر زہرہ موڈک بن گئیں اور "سائیکٹری" کی دلہن "دکرڈوی" بیاہ دی گئی۔

گھر سے بے انتہا پیار اور کالج سے حد درجہ محبت! زندگی کی ابتدا میں تقریر اظہار کا ذریعہ بنی، بعد کے زمانے میں یہی کام تحریر سے لیا روز و شب کو افسانہ بنایا اور حالات کو کہانی۔ کبھی آواز ریڈیو پر گونجی اور کبھی انداز ٹی وی پر نظر آیا۔ تنقیدی مضامین لکھے، بمبئی یونیورسٹی میں ایم اے کے طلبا کو تحقیق کے نکات سمجھائے۔

سیمنار و سمپوزیم میں شرکت کی۔ بحث و مباحثے میں حصہ لیا۔

نظیر کو ناپسند کرنے والوں سے جنگ کی، اقبال

کو تسلیم کرنے والوں کو عزت دی، خفا ہونے والوں سے ہمیشہ ناراض رہیں کبھی کسی کو نہیں منایا۔ بے باکی و بے خوفی نے بعض اوقات رسوا بھی کیا۔ مزاج میں حسب ضرورت نری ہے انا کچھ زیادہ ہے۔ تیور کبھی ہیں غرور کہیں کہیں زیب دیتا ہے۔ مصلحت پسندی اور سیاسی بازی گری کبھی راس نہ آئی اپنی غلطی پر پشیماں بھی ہوئیں لیکن تنہائی میں آنسو بہائے کبھی اظہار نہیں کیا۔ دل آئینے کی طرح صاف مگر زبان پر اکثر و بیشتر غصہ رہتا ذراسی بات پر چہرہ سرخ ہو جانا اور سرخ چہرہ پل میں بدل جانا۔

اور اب حالات بدل چکے ہیں زندگی سے دھوپ تقریباً رخصت ہو چکی ہے چھاؤں کا موسم ہے زہرہ موڈک برہانی کالج میں شعبۂ اردو کی صدر ہیں، سماج میں ایک باوقار اور ذمہ دار خاتون کا درجہ ہے۔" اردو شاعری میں سراپا نگاری کے موضوع پر بمبئی یونیورسٹی نے ڈاکٹریٹ کی ڈگری دی ہے زندگی میں وہ سب کچھ ہے جس کی خواہش تھی اور جو نہیں ہے اس کی خواہش بھی نہیں۔ جن بھائیوں کو پڑھایا ان میں آج ایک ڈاکٹر ہے اور ایک انجینیئر۔ ایک بیٹی ہے جو ڈاکٹر بننے جا رہی ہیں اور دو ذہین بیٹے ہیں جو ترقی کی راہوں پر گامزن ہیں، موڈک صاحب ریٹائرڈ ہو چکے ہیں اور خدمت خلق میں مصروف ہیں۔ والد والدہ گاؤں میں خوش اور مطمئن ہیں کیونکہ انہیں پتہ ہے کہ ان کی بیٹی زہرہ اپنے نانا عبداللہ کڈالکر اور سسر محمد بابا موڈک کا نام روشن کر رہی ہے!

ڈاکٹر زہرہ موڈک جوانی میں بوڑھی معلوم دیتی تھیں اب حالات سرسبز ہیں تو چہرے پر بلا کی شادابی ہے، صحیح عمر کا پتہ ہی نہیں چلتا۔

"سچ تو یہ ہے کہ کوکن کے آموں کی مٹھاس، چاول کی خوشحالی اور کاجو کا نشہ زہرہ موڈک کی شخصیت میں بااثر تہذیب آواز، مزاج اور کامیابی بن کر آئے ہیں" اپنے مضمون سے بے انتہا محبت، طلبہ سے والہانہ پیار اور حسن سلوک ہی انکی کامیابی کا راز ہے ان کی خوبصورتی کا راز ہنوز معلوم نہ ہو سکا!!

ابھی پچھلے مہینہ پروفیسر زہرہ موڈک صاحبہ کو بمبئی یونیورسٹی نے ڈاکٹریٹ کی سند عطا کی۔ خوشی کے اس موقع پر بطور مبارکباد ہمارے ایک کرم فرما نقش نواز جو خود بھی پروفیسر ہیں۔ شاعر ہیں ادیب ہیں کا لکھا ہوا یہ مضمون نذر قارئین ہے۔

(ادارہ)

بقیہ صفحہ ۲۹ سے آگے اس فن کی تعلیم دیتے رہے ہیں ۱۹۷۶ء میں استاد میاں بھائی پیکا نے اپنے ماہر فن سیاہ گرو فرزند تار کو دستار خلافت سے نوازہ اور مصدقہ طور پر انہیں خطۂ کوکن میں اس فن کی باضابطہ تعلیم و تشہیر کیلئے خلیفہ و استاد نامزد کر دیا ہے۔ یہ فن اپنی بے پناہ افادی پہلوؤں کی بنا پر وقت کی اہم ضرورت رہا ہے۔ یہ فن نوجوانوں میں تعمیر صحت کے شوق و دلچسپی کو اعتماد حوصلہ اور راست جوانمردی سے سرشار کرتا ہے۔

● نامہ نگار جاوید دروے

تاریخ کا ورق

۱۵۲۷ء ظہیر الدین محمد بابر ہندوستان میں مغلیہ سلطنت کی بنیاد رکھنے میں مصروف تھا۔ پانی پت کی جنگ سے فراغت ہو چکی تھی ۔۔۔۔ اور اب مؤرخ جنگ کنوہ کا عنوان لکھ رہا تھا۔ حالات ابتر تھے ۔۔۔۔ راجپوتوں کے زبردست ریاستی اتحاد کا مقابلہ مشکل نظر آ رہا تھا نجومیوں نے فوج میں بد دلی پھیلائی ہوئی تھی۔ غزنی سے کمک پہنچی تو تھی ۔۔۔۔ مگر صرف پانچ سو افراد۔ یہ امدادی قافلہ اپنے ساتھ ۔۔۔۔ بابر کی پسندیدہ غزنی کی شراب بھی لایا تھا۔ بابر اور اس کے سردار جنگ پانی پت کے تجربات کو بروئے کار لانے کی کوششوں میں مصروف تھے۔ لیکن ۔۔۔۔ رانا سنگرام سنگھ بھی غیر معمولی طاقت کے ساتھ سامنے تھے۔ یکایک بابر نے رانا کے مقابلے کیلئے ۔۔۔ خدا کی مدد حاصل کرنے کا فیصلہ کیا ۔۔۔ اور غزنی کی ۔۔۔۔ نئی انگوری شراب زمین پر لنڈھا دی گئی۔ شراب نوشی کے بیش قیمت برتن توڑ ڈالے گئے ۔۔۔۔ اور انکے ٹکڑے غریبوں میں تقسیم کر دیئے گئے ۔۔۔ یہ توبہ ۔۔۔ یہیں پر ختم نہ ہوئی۔ فوج کے دیگر تین سو سرداروں نے بھی ۔۔۔ بابر کی پیروی کی۔ اور یوں ۔۔۔۔ توبہ انفرادی حیثیت سے نکل کر اجتماعی سطح پر پہنچ گئی۔ پھر دنیا نے دیکھا ۔۔۔۔۔ ایک زبردست جنگ کے بعد ۔۔۔ رانا سانگا کا وسیع و عریض لشکر ۔۔۔۔ دوپہر کی برف کی مانند پگھل کر غائب ہو چکا ہے ۔۔۔ اور ۔۔۔ مؤرخ نے کنوہ کی جنگ کا باب ختم کیا ۔۔۔۔ برصغیر میں مغلیہ سلطنت کے استحکام کا فیصلہ ہو گیا ۔۔۔ !!

یہ تاریخ اسلامی کا انوکھا واقعہ نہیں ۔۔۔ مختلف اوقات میں ۔۔۔ بار بار ایسا ہوتا رہا ہے ۔۔۔ میدان جنگ میں انبیاء و رسل کی جیت ۔۔۔۔ صحابہ کرام اور اولیاء عظام کی کامیابیاں تاریخ کا حصہ بن چکی ہیں ہم نے محض ایک شرابی بادشاہ کی مثال لکھی ہے ۔۔۔ جس نے خدا کی مدد حاصل کرنے کا نسخہ پا لیا تھا ۔۔۔ توبہ ۔۔۔۔ رجوع الی اللہ ۔۔۔۔ !!

انفرادی توبہ ۔۔۔ انفرادی مسئلے کا حل ہے اجتماعی توبہ درکار ہوتی ہے۔ آج امت مسلمہ پر کڑا وقت آن پڑا ہے ۔۔۔ خلیج کی موجودہ جنگ میں مسلمانوں کی تباہ کاری ۔۔۔ معمول کی خبر ہے۔ یہود اور عیسائی ۔۔۔ مسلمانوں کی شہ پر ۔۔۔۔ مسلمانوں کی مدد سے ۔۔۔ مسلمانوں کو قتل کر رہے ہیں۔ لیکن مسلمانوں کیلئے ۔۔۔۔ خدا کی مدد نازل نہیں ہو رہی ۔۔۔ !!

یہود و نصاریٰ کی سازشوں سے نمٹنے کا صرف ایک ہی طریقہ ہے ۔۔۔۔ توبہ کے ذریعے نصرت الٰہی کا حصول ۔۔۔ مسلمان رہنما ۔۔۔۔ اور مسلمان خواص ۔۔۔۔ آج اپنی بد عملیوں سے توبہ کر لیں۔ کل کا دن ان کے دشمنوں کے زوال کا نقطہ آغاز ثابت ہوگا ۔۔۔ !

مگر کیا ۔۔۔ کوئی ہے ؟ ۔۔۔۔ جو تاریخ کی اس کھلی پکار پر لبیک کہے ۔۔۔۔ !!!

نمازیں ہیں تیری بے کیف و بے ذوق
تجھے پھر سربلندی کیا عطا ہو؟
تماشہ ہے تیرے سجدوں کا عالم
کہ جیسے مرغ دانہ چن رہا ہو

(صولت علوی)

شیریں اور خوشبودار پھل کیلا

اللہ تعالیٰ نے طرح طرح کے لذیذ خوشبودار اور مفید پھل ہمارے لئے پیدا کئے ہیں۔ اس میں کچھ پھل سدا بہار قسم کے ہوتے ہیں۔ سب سے خاص بات یہ کہ قدرت نے ہر موسم میں الگ الگ قسم اور خواص کے پھل پیدا کئے ہیں۔ ان پھلوں میں کیلا، انگور، آم، سنترہ، انار، سیب، لیچی، آڑو، پپیتا، امرود، انناس خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ آج کے اس مضمون میں ہم کیلے کے خواص اور اس کی اہمیت کے بارے میں کچھ خاص باتوں کا ذکر کریں گے۔

کیلا ہر قسم کی آب و ہوا میں پیدا ہوتا ہے لیکن دوسری جگہوں کے مقابلے میں جنوبی ہندوستان میں اس کی پیداوار بکثرت ہوتی ہے۔ مہاراشٹر، آندھرا، کیرالا، بنگال اور بہار میں کیلا خوب پیدا ہوتا ہے۔ بنگال اور بہار میں پیدا ہونے والے کیلے سائز کے اعتبار سے بہت چھوٹے مگر اپنی خوشبو اور ذائقے کے اعتبار سے بہت منفرد ہوتے ہیں۔ بہار میں حاجی پور کا چھوٹا کیلا جو سائز میں صرف ۳، ۴ انچ کا ہوتا ہے، اپنی مہک (خوشبو) اور شیرینی کے لئے پورے ملک میں مشہور ہے اسی طرح بھساول کا کیلا جو سائز میں حاجی پور کے کیلے سے تقریباً دوگنا بڑا ہوتا ہے، اپنے ذائقہ اور بھینی بھینی خوشبو کے لئے بڑا مشہور ہے۔ پکنے کے بعد بھی اس کا چھلکا ہرے رنگ کا ہی رہتا ہے۔ جبکہ حاجی پور کے کیلے کا چھلکا پکنے کے بعد پیلا ہوتا ہے۔

اپنے خواص کے اعتبار سے یہ ایک بڑا قیمتی اور لاجواب پھل ہے۔ اس کا گودا ملائم اور شیریں نیز خوشبودار ہوتا ہے۔ اس کو چھیلنا انتہائی آسان ہے۔ اس میں بیج یا گٹھلی نہیں ہوتی۔

غذائیت کے اعتبار سے یہ ایک مکمل ترین پھل ہے اور اس میں وٹامن بھی بڑی مقدار میں ملتے ہیں۔

چھوٹے بچوں کی نشو و نما کے لئے کیلا لاجواب پھل ہے۔ اور اس کے اندر ایسے تمام اجزاء موجود ہیں جو بچوں کی نشو و نما کے لئے ضروری ہیں۔ یہ ہڈیوں کو مضبوط کرتا ہے۔ پکے ہوئے کیلے کے چھوٹے ٹکڑے کرلیں اور ان پر ذائقہ اور ضرورت کیمطابق نمک مرچ اور زیرہ چھڑک دیں۔ اس کے بعد لیموں کے تھوڑے سے عرق میں تھوڑی سی شکر ملاکر اس کو کیلے میں ملادیں اور پھر اس کو استعمال کریں اس سے جسم میں پھرتی اور رونق آتی ہے۔

اگر دودھ میں کیلے کو بلاکر استعمال کیا جائے تو بچوں میں بہت مفید ہے۔ خربوزے کے تھوڑے سے بیج لے کر اسی مقدار میں کیلا لے کر پیس لیں اور یکجا کریں اور چہرے پر لیپ کرنے سے چہرے پر شگفتگی آتی ہے اور یہ لیپ چہرے کے تمام داغ دھبوں کو مٹا دیتا ہے۔

رائے عامہ

قارئین کے موصولہ خطوط کا اقتباس

★ بلا مبالغہ نقش کوکن اپنی نوعیت کا واحد اردو رسالہ ہے جو اردو والوں اور بالخصوص مسلمانوں کو درپیش مسائل کا احاطہ کرتا ہے خطہ کوکن کسی زمانہ میں مہاراشٹر کا سب سے زیادہ پسماندہ علاقہ سمجھا جاتا تھا آپ جیسے مخلصین قوم کی مسلسل جدوجہد اور انتھک کاوشوں کے نتیجہ میں آج کوکن ہر معاملہ میں بالخصوص تعلیمی میدان میں پورے مہاراشٹر پر سبقت لے جا چکا ہے۔ آپ نقش کوکن کے بیشتر صفحات کو تعلیمی مسائل اور علاقے میں آئے دن جاری تعلیمی سرگرمیوں کیلئے وقف کر چکے ہیں جو بلاشبہ ایک مستحسن اقدام ہے۔

نقش کوکن ٹیلنٹ فورم تعلیمی حلقوں میں ایک مقام افتخار حاصل کر چکا ہے داپولی میں منعقدہ تعلیمی سیمنار + ورکشاپ کے ہر طرف چرچے ہیں۔ خدا آپ لوگوں کے حوصلوں کو توانائی عطا فرمائے۔

ڈاکٹر محبوب راہی
پرنسپل غلام نبی آزاد کالج
بارسی ٹاکلی۔ ضلع اکولہ

★ ماہ فروری ۹۲ء کے نقش کوکن میں کالم "اقوال زرین" حد درجہ پسند آیا۔ گذارش ہے کہ اسے جاری رکھئے۔

رمضان المبارک کا مہینہ بیت چکا اسکے بعد روزہ، نماز اور تلاوت کی فضیلت شائع ہوئی۔ پڑھنے والوں میں ایسے بھی ہونگے کہ یہ فضیلت پہلے چھپ کر آتی تو ممکن، اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتے (ارشاد گرامی قابل قدر ہے انشاء اللہ اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں گے۔ (ادارہ)

عبد اللطیف محمد حسین گھارے
بورلی مانڈلہ تعلقہ مروڈ
ضلع رائے گڈھ

★ جولائی ۱۹۹۱ء کے شمارہ میں "اسلامی تہوار" کے عنوان سے جو مضمون چھپا ہے اسمیں یہ تجویز پیش کی گئی ہے کہ ہم ذی الحجہ کے دس دن کیلئے تقویم بھول جائیں اور سعودی حکومت کیساتھ یکجہتی کا مظاہرہ کریں۔ اور اسی روز عید منائیں جس روز سعودی حکومت میں ہو۔

مضمون نگار موصوف اور دیگر قارئین کی توجہ میں سورہ یونس ایک ۵ کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں جسمیں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو بلکہ ساری انسانیت کو ہدایت دی ہے کہ خدا کی صنعت مستحکم اور مربوط ہے اور چونکہ شمس و قمر اس کی صنعت میں ہیں جو اس کے اندازہ کے مطابق گردش کرتے ہیں پھر ہمیں کیا حرج ہے کہ دنوں کا کیا بلکہ برسوں کا حساب کر سکتے ہیں جیسا کہ آیت شریفہ میں مذکور ہے۔

رویت ہلال کا ذکر قرآن میں کہیں نہیں ہے کاش مسلمانان عالم اس اللہ کی صنعت پر عمل کریں اور جو تنازعہ برسوں سے چل رہا ہے۔

عبد الغنی خان گردہ
ایڈوکیٹ کرلا۔ بمبئی

★ کوکن مسلم ورلڈ فاؤنڈیشن نے "کوکن لنک" نامی ایک رسالہ شائع کیا جسے نہ صرف برطانیہ بلکہ دنیا بھر کے اراکین کے نام بذریعہ ڈاک بھیجا گیا۔

چونکہ ہر سچا کام مقدس ہوتا ہے محنت خواہ ہاتھوں کی مزدوری کی شکل میں ہو یا ذہنی کاوشوں کی صورت میں کاوش چھوٹی ہو یا بڑی، اگر اس میں مقصد کی سچائی ہے تو اسے تقدس اور پاکیزگی حاصل ہوتی ہے۔ کوکن لنک کے تعلق سے آپ کی رائے جاننا چاہوں گا۔

(رسالہ بہت پسند آیا معلومات افزا ہے۔ اس لئے اس کے دو تین مضامین کا اردو میں ترجمہ کرکے ہم

نے نقش کوکن میں چھپوا لیا ہے۔

برطانیہ میں ذہن کو کئی حضرات ہندوستان (کوکن) سے آتے وقت فتنہ ذہنیت ساتھ لے کر آئے۔ دنیا کا ہر نیک کام انہیں برا لگتا ہے کسی بھی کام میں انہیں برائی کے علاوہ کچھ نظر ہی نہیں آتا۔ رسالہ کوکن لنک کی اشاعت کے بعد انہوں نے اس رسالہ میں بھی کچھ غلطیاں نظر آنے لگیں۔ اور اب کوکنی مسلم ورلڈ فاؤنڈیشن جو اپنی عمر کے چھ سال پورے کر چکا ہے اسمیں بھی انہیں کچھ خامیاں نظر آنے لگیں۔ بس ان کا کام ہے فتنہ کرنا۔

آپ تینوں حضرات (ڈاکٹر عبدالکریم نایک، فقیر محمد مستری اور مبارک کاپڑی) سے التماس ہے کہ ایک اچھے رسالہ نقش کوکن کا سہارا لیکر فاؤنڈیشن یا کوکن لنک کے تعلق سے فتنہ بڑھانا چاہیں گے۔ تو اس پر دھیان رکھئے۔ خبیث ذہنیت کے مراسلہ سے اپنے پرچہ کو پاک و صاف رکھئے۔

عثمان حجوانے
پبلسٹی افیسر لندن

★ اپریل ۹۲ء کا عید نمبر سادہ اور بجھا بجھا سا لگا۔ سب سے بڑھکر اسمیں اسلامی معلومات کا کالم سرے سے غائب تھا۔ ہر صفحہ پر تاریخ اور نام ماہنامہ نقش کوکن بمبئی غائب تھا۔

لیکن اندر مضامین بہت اچھے تھے۔ بہت پسند آئے امید کرتا ہوں کہ آئندہ اسلامی معلومات کا کالم جاری رکھینگے

(کالم نویس بمبئی سے باہر چلے گئے ہیں، اس لئے یہ سلسلہ منقطع ہو گیا ہے۔ انشاء اللہ ہم کوشش کریں گے کہ اسے جاری کیا جائے۔ (ادارہ)

نبی الدین شیخ
معرفت سید مہتاب احمد حسینی، اسبوڑی
بمبئی

★ ماہنامہ نقش کوکن کا ماہ جون ۱۹۹۲ء کا شمارہ نظر نواز ہوا۔ شمارے کے صفحہ ۱۲ پر نقش کوکن کی ڈائری کے تحت شاعری کے کالم میں غزل پڑھکر تعجب سے بڑھکر رنج ہوا کیونکہ یہ غزل میری پیدائش سے میری محترم دادا جان جناب شیخ ہارون برق صاحب کی زبان سے سنتی آرہی ہوں۔ یہ غزل دادا جان کے کہنے کے مطابق ان کے دوست جناب عبدالرؤف، غزل خواں کی گائی ہوئی غزل ہے جسکی ریکارڈ بھی نکل چکی ہے۔ یہ غزل غزل خواں موصوف نے لگ بھگ (ساٹھ) ۶۰ سال پہلے ایک احباب کی نشست میں شولاپور میں گائی تھی اور اسکی ریکارڈ کا بھی ذکر کیا تھا۔ مقطعہ کا شعر کے سوا باقی تمام اشعار ہو بہو اور لفظ بلفظ پرانے ہیں۔ اور یہ ریکارڈ حیدرآباد کے حکمران عالی جناب عثمان الدولا کی خاص پسندیدہ ریکارڈوں میں تھی آپ نے سب باتیں بتلائیں گانے والوں اور اسے پسند کرنیوالوں کا ذکر کیا مگر یہ نہیں لکھا کہ یہ غزل کس کی لکھی ہوئی ہے۔ (ادارہ) دادا جان کو اس قدر افسوس ہوا کہ انہوں نے مجھ سے کہا کہ میں آپ کو یہ معلومات فراہم کروں تاکہ اس طرح کی کوئی غم و تاسف رسالہ کو (؟) بات نقش کوکن میں نہ دہرائی جائے۔ کیونکہ نقش کوکن ایک معیاری اور حقیقت پسند مضامین کا مخزن ہے اس کی شہرت اور مقبولیت پر ایسی باتوں سے کوئی حرف نہ آئے۔ اگلے شمارے میں براہ کرم اس موضوع پر اظہار خیال کریں۔

نیاز کیش
مس الماس آرا ایم شیخ

★ نقش کوکن موصول ہو رہا ہے ادبی، دینی سماجی اور سیاسی معلومات کے اعتبار سے نقش کوکن کا ہر شمارہ منی سائیکلو پیڈیا سے کم نہیں۔ خداوند آپ کی جہد و سعی مسلسل کو قبول عام کی سند عطا فرمائے۔

جلیل ساز
مومن پورہ۔ ناگپور

"فن سپاہ گری کے ممتاز فنکار"

استاد میاں بھائی پرکار، بانکوٹ

قصبۂ بانکوٹ۔ ضلع رتناگیری کے جناب محمد حسن لطف الدین پرکار عرف استاد میاں بھائی پرکار ۲۵ جنوری ۱۹۹۲ء کو انتقال ہوا۔ مرحوم وجیہہ شخصیت کے مالک اور کوکن کے معزز و متمول گھرانے کے فرد تھے۔ جسے حکومت انگلیشیہ نے سندوں اور جاگیروں سے نوازہ تھا۔

جنگ و جدل کے مختلف فنون کے تعلق سے سپاہ گری کا فن اپنی دلاویز خصوصیات اور افادیت کے اعتبار سے عوام الناس میں ہمیشہ ہی کافی مقبول اور محبوب فن رہا ہے، یہ فن، ورزش بھی ہے، کھیل بھی، کرتب بھی اور عظیم فن بھی ہے۔ اس فن کو حاصل کرکے ایک فنکار اپنی جسمانی چستی پھرتی اور فنی کرتب گاری سے ناظرین و شائقین کو مسحور و متاثر تو کرتا ہی ہے مگر اس کے علاوہ اس فن کے بل بوتے پر اپنی حاضر دماغی سے ہنگامی پرخطر حالات میں پورے اعتماد سے اپنا دفاع بھی کر سکتا ہے۔ فن سپاہ گری میں لاٹھی، بانا، شمشیر و خنجر زنی، چاقو اور بھالا جیسے ہتھیاروں کا حیرت انگیز طور پر استعمال اس کی باضابطہ تعلیم شامل ہے علاوہ جوڈو اور کراٹے کی بنیادی تعلیم اور اصولوں کا بھی اس فن میں شمول ہے۔

استاد میاں بھائی پرکار نے اپنی جواں سالی کے دوران ہندوستان گیر شہرت کے مالک اور مشہور استاد حاجی عبدالحمید سے فن سپاہ گری میں مکمل مہارت حاصل کرلی۔ ۲۴ جون ۱۹۴۱ء کو ناگپاڑہ نیبرہڈ ہاؤس میں مجاہد ملت مولانا محمد الیاس صاحب کی صدارت میں ایک عظیم جلسۂ تہنیت کا اہتمام ہوا۔ اور استاد حاجی عبدالحمید صاحب کے ہاتھوں استاد میاں بھائی پرکار کو خطۂ کوکن کیلئے بطور خلیفہ دستار خلافت پہنا کر، فن سپاہ گری کی باوقار مصدقہ سند سے نوازہ گیا۔

اسکے بعد اپنی قوم کے تئیں اپنے نیک جذبات کی بحالی کیساتھ، زندہ دل و جری نوجوانان قوم کی تشکیل و تعمیر کیلئے استاد میاں بھائی پرکار پوری سنجیدگی اور پابندی سے اس فن کو کوکن میں مشہور کرنے پر جٹ گئے۔ قصبہ بانکوٹ میں کئی سالوں تک وہ نوجوان شائقین کو اس فن سے بہرہ ور کرتے رہے، علاوہ کوکن کے کئی سارے قصبوں کے نوجوان بھی اس فن سے مستفید ہوئے ہیں۔

مرحوم استاد میاں بھائی پرکار کے انتقال سے خطہ کوکن ایک عظیم سپاگر سے محروم ہوگیا۔ جس کی تلافی ناممکن ہے تاہم ان کے فرزندان، جو اپنے استاد پدر محترم سے فن سپاہ گری میں مہارت حاصل کرچکے ہیں، آج بھی اپنے والد بزرگوار کے نقش قدم پر چل کر اسی کو قومی خدمات کے جذبات سے سرشار رہ کر فرزندان قوم

ہوش میں آئے تو کیا دیکھا

فیاض اسماعیل پاڈسکر

• فیاض صاحب مسلم نونہالوں کی اخلاقی تربیت کرنے ان میں تعلیم دین کا ذوق شوق پیدا کرنے اور ان کی اصلاح کو صحیح راہ دکھانے کیلئے مختلف و متعدد طریقے اختیار کرتے رہے ہیں۔ زیر نظر مضمون بھی اس سلسلہ کی ایک کڑی ہے جو اپنے ننھے منے قارئین کی دلچسپی کیلئے پیش ہے۔ (ادارہ)

دنیا کمانے والوں کے ـــــ چہرے سے رونق اڑتے دیکھا
صبر و شکر کرنیوالوں کو ـــــ دنیا میں باوقار دیکھا
حسد میں جلنے والوں کو ـــــ تنگدستی میں دیکھا
جھوٹ بولنے والوں کو ـــــ ایمان سے دور ہوتے دیکھا
غصے میں رہنے والوں کو ـــــ عقل کی محرومی میں دیکھا
لوگوں سے امیدیں رکھنے والوں کو ـــــ ناامید اور پریشاں دیکھا
لوگوں سے سوال کرنے والوں کو ـــــ بے عزتی کے عالم میں دیکھا
گناہوں میں جینے والوں کو ـــــ پریشانی کے دلدل میں دھنستے دیکھا
بندوں کے حقوق جھٹلانے والوں کو ـــــ اپنے حق پہ روتے دیکھا
ناجائز کمائی پر پلنے والوں کو ـــــ مصیبتوں کے جال میں پھنستے دیکھا
والدین کے فرمانبرداروں کو ـــــ ترقی کی منزل چھوتے دیکھا
ماں باپ کے نافرمانوں کو ـــــ اولاد کے ظلم و ستم سہتے دیکھا
اللہ کے نافرمانوں کو ـــــ اپنے ہی سائے سے ڈرتے دیکھا
بندوں کے حق ادا کرنیوالوں کو ـــــ دنیا میں شہرت پاتے دیکھا
استاد کی خدمت کرنیوالوں کو ـــــ خدمت گذاروں کے سائے میں دیکھا
دولت کی نمائش کرنیوالوں کو ـــــ مفلسی کی آغوش میں گرتے دیکھا
علم کی نمائش کرنیوالوں کو ـــــ جاہلوں کی مجلس سجاتے دیکھا
اللہ کے حقوق ادا کرنیوالوں کو ـــــ دنیا سے بے خوف گذرتے دیکھا

اخبار و افکار

مرتبہ
ف بن صاد

کوکن کی تعلیمی پسماندگی دور کرنا میرا اولین فرض ہے۔ ڈاکٹر کرنک

یہ درست ہے کہ کوکن کے کچھ اشخاص نے نامساعد حالات میں بھی ملکی اور بین الاقوامی سطح پر بڑا نام پیدا کیا ہے لیکن کوکن کے عام آدمی کو یہاں کے مخصوص حالات کی وجہ تعلیم سے مستفید کرنے کی سرگرمیاں بڑی تاخیر سے شروع ہوئیں۔ اس لحاظ سے کوکن کا علاقہ تعلیمی اعتبار سے پسماندہ رہا ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس پسماندگی کو دور کرنے کو ترجیح دینا اور اس کے لئے کوشاں رہنا میرا اولین فرض ہے۔ حکومت اور یونیورسٹی کے موجودہ قوانین کی پابندی۔ کوکن کے مخصوص جغرافیائی سماجی اور اقتصادی حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے یہاں کے مسائل حل کرنے کے لئے ایک علیحدہ نقطۂ نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ میرا تعلق کوکن ہے اس لئے اپنائیت کے جذبے سے یہاں کے مسائل پر غور کرنا میری ذمہ داری ہے۔ ان خیالات کا اظہار بمبئی یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر ششی کانت کرنک نے داپولی کے ورا ڈکر بیلوسے کالج میں ان کے اعزاز میں منعقد شدہ ایک جلسہ میں کیا۔

بمبئی یونیورسٹی کے وائس چانسلر کی حیثیت سے ذمہ داری سنبھالنے کے بعد ڈاکٹر کرنک پہلی بار تشریف لائے تھے اس تقریب میں کالج کے اساتذہ۔ آفس کے عملہ اور طلباء کے علاوہ عمائدین شہر کی بڑی تعداد موجود تھی۔ ڈاکٹر کرنک نے نہایت بے تکلفی کے انداز میں کالج کے مسائل اور یونیورسٹی کے معاملات پر گفتگو کی

ماہنامہ نقش کوکن بمبئی

کویت میں محفلِ مشاعرہ اور شامِ غزل

۲۷ مئی کو پاکستان آرٹس سرکل کے صدر جناب محمد کمال اظہر نے اپنی رہائش گاہ پر ایک پر تکلف عشائیہ کا اہتمام کیا جس میں سفیر پاکستان۔ جناب کرامت اللہ غوری، اقبال ہادی زیدی لاجسٹک سیل۔ سفارت خانہ پاکستان کے ایڈوائزر اور لیبر اتاشی میاں محمود۔ کویت یونیورسٹی کے پروفیسرز کے علاوہ ڈاکٹر ریاض مہر۔ ڈاکٹر مسعود عالم شمس اور بہت سے مقتدر اصحاب نے شرکت فرمائی۔

عشائیہ کے بعد محفلِ مشاعرہ کا انعقاد ہوا۔ جس میں کویت کے جو معتبر شعراء شریک ہوئے ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

(۱) محترم کرامت اللہ خاں غوری۔

(۲) جناب باقی احمد پوری۔

محترمہ عابدہ کرامت، نور پرکار، محمد کمال اظہر، رشید میواتی، مسرت جبیں زیبا، فیاض وردک، اور مسرور عابدی،

مشاعرے کی نظامت محمد کمال اظہر نے بہت ہی خوبصورت انداز میں کی۔

محفلِ مشاعرہ کے بعد شامِ غزل کا آغاز ہوا۔ اس شامِ غزل کے دو فنکار جن کا تعلق پاکستان آرٹس سرکل سے ہے خوبصورت آواز میں غزلیں پیش کرتے ہیں، جناب معین الدین خاں اور سید ظفر، اس شامِ غزل کی خصوصیت یہ تھی کہ تمام سازندے کویتی حضرات تھے۔ ان سازندوں کی شرکت ہی کسی بھی پروگرام کی کامیابی کی ضمانت ہے معین الدین خان نے جگر مرادآبادی، پروین شاکر اور سلیم کوثر کی غزلیں پیش کیں۔ سید ظفر نے گیتوں کے علاوہ ابن انشاء کی معروف غزلوں سے ایک سماں باندھ دیا۔ اور یہ محفل ۲ بجے رات اپنے اختتام کو پہنچی۔

(رپورٹ پروفیسر سید تسلیم اکبر)

سو مساجد کا شہر سنگاپور

جنوبی شرقی ایشیا میں واقع سنگاپور ایک ایسا جزیرہ ہے۔ جہاں تیرھویں صدی کے آغاز میں اسلام داخل ہوا تھا۔ ہجری ۶۶ھ میں عرب تاجروں کی ایک کشتی ساحل پر ٹھہری اور وہاں کے بادشاہ کو اسلام کی دعوت دی۔ بادشاہ نے اسلام قبول کیا اور اس کے بعد ساری بستی بھی مشرف بہ اسلام ہوگئی لیکن جب ۱۹۱۹ میں اس جزیرہ پر انگریزوں کا قبضہ ہوگیا تو سنگاپور کا دروازہ چینی مہاجرین کے لئے کھل گیا اور رفتہ رفتہ مسلمان اقلیت میں آگئے اور ۱۹۸۱ء کی مردم شماری کے مطابق ۱۵ لاکھ آبادی میں صرف چار لاکھ مسلمان تھے۔

آج ۹۱ نمائندوں کی مجلس میں صرف دس ممبر مسلمان ہیں اور یونیورسٹی اور کالجوں میں فارغ التحصیل مسلمان لڑکوں کا اوسط ۷ء۲ فیصد سے زیادہ نہیں ہے اسی طرح بڑے عہدوں پر سوائے ایک وزیر کے شاذ و نادر ہی کوئی دکھائی دیتا ہے۔

سنگاپور میں سو مساجد ہیں جس میں قدیم ترین مسجد تیرھویں صدی عیسوی کی ہے اور خوبصورت ترین تاریخی مساجد کا نام مسجد السلطان اور مسجد جولیا ہے۔

شمیم حیدر کے اعزاز میں ایک شام

پچھلے مہینہ بزم اردو قطر کے سابق سکریٹری۔ مشہور افسانہ نگار۔ اور ماہنامہ نقش کوکن ممبئی ناظم مشاعرہ شمیم حیدر کے اعزاز میں شیزان ہوٹل میں عشائیہ کے ساتھ ایک شام منائی گئی۔

صدارت ڈاکٹر افتخارالدین نے کی نظامت بزم کے جنرل سکریٹری عزیز ہاشم نے فرمائی۔ شمیم حیدر فن اور شخصیت پر قاضی فرازاحمد نے مقالہ پڑھا۔ ڈاکٹر خلیل الرحمٰن راز نے ان کے افسانوں پر تبصرہ کیا اور خوشنود بخاری نے ان کا خاکہ پیش کیا۔

ہاشم دادرکر کی تلاوتِ کلامِ پاک سے پروگرام کا آغاز ہوا۔

شمیم حیدر نے "وقت" کے عنوان سے ان کا شہرۂ آفاق افسانہ بھی سنایا۔ امجد علی سرور، قاضی فرازاحمد، عزیز ہاشمی، عاطر صدیقی عتیق انظر، ڈاکٹر خلیل الرحمٰن راز، صدر محترم افتخارالدین نے اس کار میں بھی اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے فنکار کو داد دی۔

(رپورٹ قاف احمد)

نقش کوکن کی خریداری کے معنی نقش نوازی ہے

صحافیوں کیلئے سرکاری کمیٹی غنی غازی ممبر مقرر

حکومت مہاراشٹر نے صحافیوں کی رہائش کے مسئلہ کو حل کرنے کے لئے پروفیسر جاوید خان کی صدارت میں ایک کمیٹی تشکیل دی ہے جناب غنی غازی کو صحافیوں کی اس سرکاری کمیٹی کا ممبر مقرر کیا ہے یہ کمیٹی ضرورتمند صحافیوں کو سرکاری مکانات کی فراہمی کے انتظامات کرے گی۔

ریاستی سرکار کے جی آر نمبر اے ڈی ایل ۱۰۹۲۔ ۷۔ ۲۳ کے مورخہ ۳۰ رجون ۱۹۹۲ء کے بموجب صحافیوں کا رہائش کا مسئلہ حل کرنے کے لئے وزیر اعلیٰ کی ایماء پر یہ کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جس کے چیرمین پروفیسر جاوید خان (وزیر ہاؤسنگ) وائس چیرمین سکریٹری ہاؤسنگ نوین کمار اور ممبر سکریٹری ہاؤسنگ بورڈ کے ایکزیکیٹیو انجینئر ہوں گے اس کمیٹی میں اردو کے جواں سال صحافی غنی غازی کو ممبر مقرر کیا گیا ہے۔

خیال رہے کہ غنی غازی کو گذشتہ مہینہ مہاراشٹر اردو اکاڈمی نے صحافت کے اول انعام سے نوازا ہے۔ غنی غازی رائٹنگ ڈیویلپمنٹ کمیٹی اور ایوارڈ کمیٹی کے ممبر ہیں۔ دونوں کمیٹیاں حکومت مہاراشٹر کی تشکیل کردہ ہیں۔

انجمنِ تعلیم کھیڈ کا انتخابِ نو

چیریٹی کمشنر (مہاراشٹر) بمبئی کی ہدایت پر اسسٹنٹ چیریٹی کمشنر رتناگیری کے انسپکٹر کی موجودگی میں منعقد جلسہ میں بزم تعلیم کھیڈ کا جو انتخاب نو عمل میں آیا اسی کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

صدر ۔ جناب حاجی رحمان خان محمد خان مہاڈک

نائب صدر۔ جناب عبداللہ شہاب الدین پٹیل
جنرل سکریٹری ۔ جناب یٰسین احمد خطیب
جوائنٹ سکریٹری ۔ جناب ڈاکٹر حسن میاں داؤد جوانی
خازن ۔ جناب حنیف علی صاحب گھنسار
چیرمین میجنگ کمیٹی ۔ جناب احمد عبدالکریم مقدم
وائس چیرمین ۔ جناب عبدالقادر حاجی محمد اسحاق پونریک۔
چیف ایگزیکیٹیو آفیسر ۔ جناب حسن میاں جمال الدین پوسٹی۔
ممبران ۔ جناب شمس الدین بشیر علی زودکر۔ جناب محمد شریف محمد حسن منیار، جناب رؤف ابراہیم دلسپائی، جناب مرشد اسماعیل کروڈیکر، جناب فرید عبداللہ خان۔ مہاڈیک، جناب منصور محمد ملاجی، جناب حسن میاں اسماعیل کونچالی، جناب عمر عبداللہ کھنڈیکر، جناب شاہ نواز حاجی غلام رسول غزالی، جناب ابراہیم داؤد ڈاورے، جناب محمد عثمان رفاعی۔

ٹیلنٹ فورم کے مقابلے

نقش کوکن ٹیلنٹ فورم ہر سال کوکن میں اردو ذریعہ تعلیم کے ہائی اسکولوں کے درجہ ہشتم ، نہم ، اور دہم کے طلبہ وطالبات کے درمیان تقریری، جنرل نالج اور انگریزی زباندانی کے مقابلے منعقد کرتا ہے امسال اس میں ریاضی کا مقابلہ بھی شامل کیا گیا ہے۔ جہاں تک ہماری معلومات ہے ہم سبھی ہائی اسکولوں کو داخلہ کے لئے سرکولرز بھیجتے ہیں مگر جو نئے نئے ہائی اسکولز عالم وجود میں آئے ہیں اور ہمیں ان کا نام و پتہ معلوم نہیں ہوتا۔ انہیں ہمارا اسکولرز نہیں ملتا اور وہ اس بدگمانی میں رہتے ہیں کہ ہمیں دعوت نہیں ملی تو ہم کیوں حصہ لیں۔ مگر ایسا نہ کریں۔

اس اعلان نامہ کے ذریعہ میں کوکن کے تمام اردو ہائی اسکولوں کے صدر مدرسین سے التماس کرتا ہوں کہ وہ اگر انہیں سرکولر نہ ملا ہو تو فوراً ہمیں مطلع فرمائیں ۔ بالخصوص نئے ہائی اسکولز اپنے وجود سے ہمیں مطلع فرمائیں ٹیلنٹ فورم نہایت بے لوثی کے ساتھ اردو تعلیم اور متعلمین کی خدمت کا جذبہ لے کر سامنے آیا اس سے تعاون فرمائیں۔

(سکریٹری) ابراہیم سند ملکر

نیلم شمسی

کوکن مرکنٹائل کوآپریٹیو بینک کے چیرمین جناب علی ایم شمسی صاحب کی دختر نیلم شمسی نے امسال برہانی کالج بمبئی سے بی کام میں کامیابی حاصل کی ہے یہ شمسی صاحب کی دوسری دختر ہے جس نے گریجویشن کیا ہے۔ پہلی بیٹی صبیحہ نے بی اے کی سند حاصل کر کے ایم اے میں داخلہ لیا تھا کہ ڈاکٹر منصور مستری کے ساتھ رشتۂ ازدواج میں بندھ گئی۔ شمسی صاحب کی تیسری دختر بینظیر امسال بی اے کے فائنل میں ہے۔

مس نیلم نے انجمن اسلام گرلز ہائی اسکول بلاسس روڈ سے ایس ایس سی کا امتحان درجۂ اول میں کامیاب کیا تھا۔ دوران تعلیم سوشل سروس کا سرٹیفکٹ بھی آپ حاصل کر چکی ہیں۔ بی کام کے ساتھ ہی آپ نے کمپیوٹر ٹریننگ بھی مکمل کر لی ہے سلائی و امور خانہ داری میں تربیتی کورس مکمل کیا ہے۔ شمسی صاحب کے تین فرزند ہیں سب سے بڑے عادل شمسی جب ایس ایس سی میں کامیاب ہوئے تو ۷۸ فیصد نمبر حاصل کئے تھے اب الیکٹرانکس کے ڈپلوما کے فائنل میں ہیں ایک اور بھائی ناظم شمسی نے آرکیٹکٹ اور انٹیریر ڈیزائنگ کا کورس لیا ہے اور سب سے چھوٹا بھائی ظفر حصول علم کے ساتھ ہی تبلیغی جماعت کے کام میں بھی دلچسپی رکھتا ہے

ترنگا پرچم الٹا لہرانے پر ہیڈ ماسٹر گرفتار

ریاستی وزیر پروفیسر جاوید خان نے ریاستی اسمبلی کو بتایا کہ ضلع رتناگیری کے کھیڈ تعلقہ کے کھوپی گاؤں میں ایک انگریزی میڈیم اسکول کا ہیڈ ماسٹر اور ڈپٹی ہیڈ ماسٹر کو یکم مئی کو یوم مہاراشٹر کے موقعہ پر اسکول

احاطہ میں قومی پرچم کو الٹا لہرانے پر حراست میں لے لیا گیا ہے۔

سفینہ خان

مہاراشٹر کالج سے ریٹائرڈ پرنسپل یوسف خان صاحب (متوطن رتناگیری) کی دختر سفینہ خان نے ہائر سکنڈری امتحان کے شعبۂ آرٹس میں ۷۰ء ۷۰ نمبر حاصل کر کے مہاراشٹر کالج میں اول پوزیشن پائی۔ اس ہونہار طالبہ کو تاریخ میں ۸۲ نمبر ملے ہیں۔

شاہ فیصل پٹیکر

ڈی ایم ایچ منڈل انگلش ہائی اسکول داپولی کے طالب العلم شاہ فیصل حاجی عمر پٹیکر متوطن نے امسال سکنڈری اسکول بورڈ کے امتحان میں ۷۰ فیصد مارکس حاصل کی۔ اس طرح ماسٹر فیصل نے اپنے ہائی اسکول میں اول پوزیشن حاصل کرلی ہے۔ سلسلۂ تعلیم جاری رکھتے ہوئے اس طالب علم نے ولسن کالج بمبئی میں شعبۂ سائنس میں داخلہ لیا ہے۔

شبانہ بارگیر

سینٹ جوزف ہائی اسکول اگری پاڑہ بمبئی ۱۱ کی طالبہ شبانہ حمید علی بارگیر (متوطن راجہ پور ضلع رتناگیری) نے ایس ایس سی مارچ ۹۲ء کے امتحان میں ۲۸ء۸۴ فیصد نمبرات کے ساتھ کامیابی حاصل کی۔ انگریزی ذریعۂ تعلیم کی اس طالبہ نے ریاضی میں ۱۴۷ اور سائنس میں ۱۴۵ نمبر حاصل کئے ہیں۔

ڈاکٹر پرتاپ راؤ ساولی کو اعزاز

کوکن کرشی ودیا پیٹھ (کوکن زرعی یونیورسٹی) داپولی کے سابق وائس چانسلر ڈاکٹر پرتاپ راؤ ساولی کو پھلوں کی پیداوار میں غیر معمولی اضافہ کی سعی بلیغ کو مدنظر رکھ کر وسنت راؤ نائیک کرشی سنشودھن بمبئی کی جانب سے گیارہ ہزار روپیہ بطور اعزاز و انعام عطا کیا گیا ہے۔

ڈاکٹر ساولی داپولی یونیورسٹی میں ۱۹۷۷ء - ۸۷ء دس سالوں تک وائس چانسلر رہے اور کئی تحقیقی و ترقیاتی منصوبے روبعمل لائے۔ سنتے ہیں کہ ڈاکٹر ساولی کو پھر اس عہدہ پر واپس لانے کی کوشش کی جارہی ہے۔

شاندار یوک منڈل چپلون کا شاندار مجلہ

ادارہ ہذا نے اپنی ساتویں سالانہ رپورٹ اور آمد و خرچ کا گوشوارہ ایک شاندار مجلہ کے روپ میں پیش کیا ہے جو خوبصورت بھی ہے اور معلومات آفریں بھی۔ ادارہ کی کوشش قابل تقلید ہے۔

داپھول میں فرقہ وارانہ فساد

داپھول تعلقہ داپولی ضلع رتناگیری میں اقلیتی فرقہ کی ایک لڑکی اور پسماندہ طبقہ کے ایک لڑکے کے معاشقہ میں مقامی اکثریتی سماج کے لوگوں کی دخل اندازی نے فساد کا بیج بویا اور حالات اس قدر کشیدہ ہوگئے کہ پولیس کو فوری طور پر مداخلت کرنی پڑی تھی۔ محرم کے لئے تعینات ایس آر پی دستہ داپھول سے داپولی روانہ ہوا دیکھو نکہ عاشورہ

پرامن طور پر منایا جاچکا تھا) لیکن ایس آپی کے ہٹتے ہی حالات نے فساد کا روپ اختیار کیا داپولی اور رتناگری پولیس مراکز کو خبر کر دی گئی، مگر معقول پولیس کمک پہنچنے تک زخمیوں کی تعداد ۲۵ سے تجاوز کر چکی تھی۔ اقلیتی فرقہ کے تقریباً دس مکانات نذر آتش کر دئے گئے، جس میں جانی مالی نقصان کی کوئی خبر نہیں ملی آتشزنی کے علاوہ لوٹ مار کے وارداتوں میں تقریباً سوا دو لاکھ روپے کا نقصان ہوا ہے ۴۰۔ لوگوں کو گرفتار کیا گیا ہے۔ سپرنٹنڈنٹ آف پولیس شری باگول داپولی میں اپنا خیمہ جمائے ہوئے ہیں تاکہ فساد زدہ علاقہ پر کڑی نظر رکھیں۔

جناب امیر الدین کردیکر

کوکن مرکنٹائیل کوآپریٹیو بنک لمیٹیڈ کے جنرل منیجر اور چیف ایگزیکیٹیو افسر جناب امیر الدین عثمان کردیکر متوطن سائی تعلقہ مانگاؤں ضلع رائے گڑھ انڈین بنکس ایسوسی ایشن کی مجلس انتظامیہ کے رکن چن لئے گئے ہیں۔

بنکنگ سیکٹر میں اور خصوصی طور پر ماہنامہ نقش کوکن بمبئی

انہیں کوآپریٹیو بنکنگ کا وسیع تجربہ ہونے کی قدر کرتے ہوئے ۷ / جولائی ۶۹۲ کو موصوف اسی کمیٹی پر چن لئے گئے ہیں۔

اس سے قبل موصوف اس ایسوسی ایشن کی کوآپریٹیو بنکس کمیٹی کے ممبر رہ چکے ہیں۔

جناب اے یو کردیکر نے امبیڈکر کالج مہاڈ سے کامرس میں گریجویشن کیا ای ایس انگلش اسکول توڑیل جہاں آپ ایس ایس سی میں زیر تعلیم تھے XI میں شریک امتحان ۲۷ طلبہ میں آپ واحد طالب العلم تھے جو کامیابی سے ہمکنار ہوئے تھے۔ گریجویشن کے بعد آپ نے اس مادرِ علمی میں بطور معلم خدمت انجام دے کر ادارہ کے تئیں اپنی عقیدت کا اظہار کیا تھا۔

خدمتِ خلق کا جذبہ آپ کے دل میں بچپن سے ہی موجزن رہا ہے۔ کالج میں حصول تعلیم کے دوران آپ اسٹوڈنٹ کونسل کے سکریٹری تھے۔ ایک وقت ایسا آیا کہ کالج میں اردو بند ہونے کو تھا مگر آپ کی جدوجہد سے وہ باقی رہا اور آج بھی اس کالج میں شعبۂ اردو قائم ہے۔ انجمن حمایت الاسلام مہاڈ کے دارالاقامہ مسلم بورڈنگ میں جب آپ قیام پذیر تھے تو بورڈنگ کے نگراں رہے۔ آپ ہی کی کوششوں سے وہاں ادبی سرگرمیوں کا انعقاد عمل میں آیا اور آپ کی کوشش اور نگرانی میں خستہ حال بورڈنگ کی عمارت مرمت کروائی گئی بلکہ اسے نئی زندگی عطا کی گئی۔

بمبئی آنے پر آپ کچھ دنوں B.E.S.T کے اکاؤنٹ سیکشن میں سروس پر تھے۔ اور کوکن بینک کی ابتدا ہی سے (جبکہ وہ رتناگری مرکنٹائیل کوآپریٹیو بنک تھی) آپ اس کے منیجر رہے ہیں۔ کوآپریٹیو بنکنگ کا اچھا علم ہے۔ آپ ہی کی سربراہی میں بینک کی متعدد شاخیں قائم ہوئی ہیں اور آپ بھی ترقی پاکر اب جنرل منیجر بلکہ C.E.O. بن گئے ہیں۔

ضلع سندھودرگ ہیڈ کوارٹر پروجیکٹ کی گرانٹ منظور

وزیر اعلیٰ شری سدھاکر راؤ نائیک نے نئے تشکیل کردہ ضلع سندھودرگ کے ضلع کے صدر مقام اور اس میں ایڈمنسٹریٹیو آفس کے تعمیر کے لئے ۱۰.۵ کروڑ روپئے کی گرانٹ منظور کرنے کا اعلان کیا۔

شری پروین بھوسلے اور وزیر مملکت برائے بندرگاہ اور ماہی گیری کی قیادت میں سندھودرگ کے ملازمین وفد کے ساتھ شری آر بی دلوی صدر سندھودرگ ضلع پریشد شری باپو صاحب پربھو گاؤنکر سابق وزیر ریاست مہاراشٹر۔ شری مورار راؤ رانے، شری شیواجی راؤ کوہل اور دیگر افراد شامل تھے۔

نقش کوکن خرید کر پڑھئے

کوکن کے اردو ہائی اسکولوں میں
ایس ایس سی مارچ ۹۲ء کے نتائج

مہاراشٹر اردو ہائی اسکول، کڈوئی

ادارہ ہذا سے امسال ایس ایس سی میں کل ۳۰ طلبہ شریکِ امتحان ہوئے۔ جن میں ۷ امتیازی درجہ ۱۲ اول درجہ اور ۱۰ دوم درجے میں کامیاب ہوئے۔ اس طرح کل نتیجہ ۹۶.۶۷٪ رہا۔

ہونہار طالبعلم محمد تصدیق عبدالرزاق کھوت نے ۸۴ فیصد نمبرات حاصل کر کے نہ صرف اپنی جماعت میں بلکہ اپنے امتحان کے مرکز میں اول نمبر حاصل کیا ہے۔ عظیم منصور جولے نے ۸۷.۱۴٪ نمبرات حاصل کر کے دوم نمبر اور ثمینہ اقبال کھوت نے ۸۰٪ نمبر حاصل کر کے سوم نمبر حاصل کئے ہیں۔

خوشی کے اس موقع پر کڈوئی کی ایک بزرگ اور مخیر ہستی جناب کیپٹن اسماعیل غلام حسین جولے صاحب نے ایک بڑی رقم ہونہار طالب علموں میں تقسیم کی۔ یہ انعامات جماعت پنجم تا دہم اول، دوم اور سوم آنیوالے ہر طالب علم، سال کا مثالی طالبعلم اور مثالی طالبہ، ایس ایس سی کے امتحان میں "انگریزی، حساب، سائنس" مضمون میں اوّل آنیوالے طلبہ میں بانٹے گئے۔

نیشنل اردو ہائی اسکول، نلوچہ

امسال اس ہائی اسکول کا رزلٹ پچاس فیصد رہا۔ کل ۳۲ طلباء شریک امتحان ہوئے تھے۔

ذیل کے تین طلبہ نے درجہ اول حاصل کیا۔

(۱) ارشد عبدالرشید ٹیل ۶۸ فیصد۔
(۲) ابوالشہد عبداللطیف ۶۵ فیصد۔
(۳) فاروق محمود سلطان ۶۰ فیصد۔

مسلسل چوتھی بار مضمون سائنس کا نتیجہ صد فیصد رہا۔ جناب ابرار احمد خان سائنس اور جناب اختر شاہ ہندی پڑھاتے ہیں۔ امسال پہلی مرتبہ ادارہ میں ایک خاتون ٹیچر محترمہ عزیزہ قاضی کا تقرر عمل میں آیا ہے۔

مضامین کا فیصد نتیجہ حسب ذیل ہے۔

اردو ۹۰٪، انگریزی ۹۰٪، مراٹھی ۸۰٪، ریاضی ۸۰٪، سائنس ۱۰۰٪، ہندی ۱۰۰٪، سوشل سائنس ۱۰۰٪

بیگم عزیزہ داؤد نائیک گرلز ہائی اسکول رتناگری:

ادارہ ہذا میں ایس ایس سی کا رزلٹ ۱۰۰ فی صد رہا۔ ۳۲ بچوں نے شرکت کی تھی ۱۳ بچے ڈسٹنکشن میں ۱۸ بچے فرسٹ کلاس اور ایک طالبعلم نے سکینڈ کلاس میں کامیابی حاصل کی۔ ناصر حسین مستان نے ۸۵.۴۳ فیصد مارکس حاصل کئے اور اسکول میں اوّل رہا۔ قابلِ ذکر امر یہ ہے کہ تمام مضامین میں طلبہ نے صد فی صد کامیابی حاصل کی ہے۔

حاجی ایس ایم مقدم ہائی اسکول، کھیڈ

مارچ ۱۹۹۲ء میں ہونیوالے ایس ایس سی کے امتحان میں اسی ادارہ کے ایک ہونہار طالبعلم کھوت جاوید یونس نے ۸۹.۴۳ فیصد نمبرات حاصل کئے اور کھیڈ سینٹر اول رہے۔ واضح رہے مذکورہ طالبعلم نے ہی ہندی مراٹھی مضمون میں ۸۴ فیصد نمبرات حاصل کئے اور کولہاپور ڈویژنل بورڈ میں اوّل آئے۔

اسی طرح نصرت عبدالرحمٰن خان

مہا ڈیک نے ۸۰٫۲۱ فیصد نمبرات اور جاوید احمد ناگ کرنے ۸٫۷ فیصد نمبرات حاصل کر کے بالترتیب اسکول میں دوم و سوم نمبر پہ رہے۔

حاجی داؤد امین ہائی اسکول کالسہ

ادارہ ہٰذا سے شریکِ امتحان کل ۳۲ طلباء و طالبات میں سے ۲۳ کامیابی سے ہمکنار ہوئے۔ ۲ طلباء امتیازی نمبرات سے ۵ اول درجہ، ۱۴ دوم درجہ اور ۲ پاس کلاس میں کامیاب ہوئے۔ اس طرح اسکول کا مجموعی نتیجہ ۸۷٫۱۷ فیصد رہا۔

ادارہ ہٰذا کے ایک ہونہار طالب علم آصف عبدالحمید پرکار نے اعلیٰ کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ۸۸٫۲۸ فیصد نمبرات حاصل کر کے نہ صرف اسکول میں اول مقام حاصل کیا بلکہ اسکول کے ابتک کے نتائج میں سب سے زیادہ نمبرات حاصل کرنیکا ریکارڈ بھی قائم کیا ہے۔

اسی طالب علم نے اردو مضمون میں ۹۰ نمبرات حاصل کر کے کولہاپور بورڈ میں اس اول آنیکا شاندار اعزاز بھی حاصل کیا۔ بایں ہمہ اس طالبعلم نے حساب، و سائنس مضامین میں ۱۴۶ اور ۱۴۳ و انگریزی میں ۸۷ نمبرات حاصل کر کے اسکول میں ان مضامین کے لئے نیا ریکارڈ بھی قائم کیا۔

اس ادارے کی ایک اور ہونہار طالبہ جمیلہ حسن پرکار نے ۸۱ فیصد نمبرات حاصل کر کے دوم آنے کا اعزاز حاصل کیا۔ اسکول کے نتائج کی تاریخ میں طالبات میں سب سے زیادہ نمبرات حاصل کرنے کے اعزاز بھی انہیں حاصل ہے۔ فاطمہ داؤد پرکار نے ۷۴٫۱۴ فیصد اور عظمت محمد صالح پرکار نے ۷۰٫۸۵ فیصد نمبرات حاصل کر کے بالترتیب تیسرا، چوتھا مقام حاصل کیا۔ آصف عبدالحمید پرکار وہ طالب علم ہے جس نے نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے زیر اہتمام منعقدہ تقریری مقابلوں میں گزشتہ دو سالوں میں اوّل نمبر حاصل کیا تھا۔۔۔

سنٹرل اردو ہائی اسکول ساونت واڑی

ادارہ ہٰذا کا نتیجہ ۹۱٫۶۶ فی صد نکلا۔ جس میں تین طلباء نے ڈسٹنکشن حاصل کیا، تین نے فرسٹ کلاس اور بقیہ نے سکینڈ ڈویژن حاصل کیا۔

نکہت نذیر خان

شعیب رمضان مُلا

عمران سراج درویش

مِس نکہت نذیر خان ۸۴٫۲۸ فیصد
مارکس حاصل کر کے اوّل نمبر پر رہیں۔
دوسرے نمبر پر شعیب مُلّا رہے۔
جنہیں ۸۴ فیصد مارکس ملے عمران
درویش ۸۳٫۲۸ فیصد نمبر لے کر
تیسرے نمبر پر رہے۔

فیصد نتیجہ کے اعتبار سے مندرجہ
بالا اسکول ضلع سندھودرگ میں دوم
اور تعلقہ ساونت واڑی میں اول نمبر
رہا۔ ادارے کی اس شاندار کامیابی
پر صدر مدرس، اساتذہ، طلبار،
والدین اور ممبران انتظامیہ میں خوشی
کی لہر دوڑ گئی ہے۔۔۔

جرمن پیرکار ہائی اسکول، بانکوٹ

ادارہ ہذا سے ۳۶ طلبہ شریک
امتحان ہوئے۔ ۲۳ نے کامیابی
حاصل کی۔ کامیابی کا نتیجہ ۸۸٫۶۴%
فیصد رہا۔ گذشتہ سال کا نتیجہ
۶۵ فیصد رہا۔ امتیازی نمبروں سے
کامیاب ہونیوالے ۲۔
درجہ اول میں کامیاب ہونیوالوں کی
تعداد ۶۔
درجہ دوم میں کامیاب ہونیوالوں کی تعداد
۱۳ درجہ سوم میں کامیاب ہونیوالوں
کی تعداد ۲ ہے
پرکار راشد لیاقت ۸۶٫۴۲% فیصد
نمبر حاصل کر کے اسکول میں اول رہے

راشد لیاقت پرکار کو اسکول
میں اوّل آنے کی وجہ سے مندرجہ
ذیل انعامات سے نوازا گیا (۱) صوفی
بانکوٹی انعام ۵۱/- روپیہ (۲)
کنکٹے انعام ۸۱/- روپیہ اسی
طرح سائنس میں اول آنے کی وجہ
سے اسماعیل یوسف مقری کھانولکر
انعام کے حقدار ہوئے۔ راشد لیاقت
پرکار حساب میں اول آنیکی وجہ سے
بلی انعام کے حقدار رہے۔۔۔

فوزیہ اسماعیل دادن

پچھلے سال نقشِ کوکن ٹیلنٹ فورم
نے پہلی بار انگریزی زباندانی کا
مقابلہ شروع کیا تھا۔ دیہی علاقہ
میں یہ پہلا تجربہ تھا لہٰذا خود ہمیں
خدشہ تھا کہ مقابلہ میں وہ تیزی
نہیں ہوگی جو تقریری مقابلہ اور
جنرل نالج مقابلہ میں نظر آتی ہے۔
مگر کلیان سینٹر میں درجہ نہم
کی ایک طالبہ نے جس خود اعتمادی
اور تندہی کے ساتھ انگریزی جواب
دیئے اس سے ہمیں حیرت بھی ہوئی
اور خوشی بھی اور یہ خیال گذرا کہ غالباً
یہ لڑکی کبھی انگریزی اسکول میں
زیر تعلیم رہی ہوگی۔ مگر آج جب
ایس ایس سی امتحان میں اس کی
نمایاں کامیابی اور اس کا
Bio Data
ہمارے سامنے آیا تو پتہ چلا کہ
ابتدائی تعلیم انجمن اسلام گرلز
اسکول بلاسس روڈ اور ثانوی
تک آئیڈیل ہائی اسکول رائوڑی،
تھانہ میں ہوئی ہے۔ یہ بھی پتہ
چلا ہے کہ ان تمام مدارج میں وہ
ہمیشہ اوّل نمبر سے کامیاب ہوتی
رہی ہے اور ان ایس ایس سی
امتحان میں بھی اس نے اسی روایت
کو برقرار رکھا اور ۸۳٫۸۵ فیصد
نمبر حاصل کئے ہیں۔

یہ ہونہار طالبہ فوزیہ دادن
متوطن تروڑ ضلع سندھودرگ
ہے اور کوکن مرکنٹائیل کوآپریٹیو
بنک کے ڈائریکٹر جناب اسماعیل
قاسم دادن کی دختر ہے۔

دورانِ تعلیم اس ہونہار طالبہ نے
انٹر اسکول ہی نہیں بلکہ انٹر ڈسٹرکٹ
تقریری مقابلوں میں حصہ لیکر کئی مرتبہ
اپنے اسکول کو فرسٹ یا سیکنڈ پرائز
حاصل کر کے دیئے ہیں۔ ان انعامات
کے علاوہ انگریزی زباندانی کے

ضلعی سطح پر تھانہ ضلع میں نقش کوکن ٹیلینٹ فورم کا انعام اور فائنل مقابلہ میں بھی حاصل کردہ انعام شامل ہیں۔۔۔

نجمہ ہپت اللہ تیسری بار راجیہ سبھا کی ڈپٹی چیئرمین

راجیہ سبھا کے ڈپٹی چیئرمین کے انتخاب میں کانگریس کی امیدوار محترمہ ڈاکٹر نجمہ ہیبت اللہ اکثریت سے چن لی گئیں انہوں نے اپنے قریب ترین حریف اپوزیشن کی مشترکہ امیدوار رینوکا چودھری کو ۹۵ کے مقابلے ۱۲۸ ووٹوں سے شکست دی۔ اس طرح ڈاکٹر نجمہ ہیبت اللہ نے مسلسل تیسری مرتبہ راجیہ سبھا کے ڈپٹی چیئرمین کیلئے منتخب ہوکر ایک نیا ریکارڈ قائم کیا۔ ڈاکٹر نجمہ ہیبت اللہ پہلی مرتبہ ۱۹۸۵ء میں چن کر آئی تھیں اور پھر ۸۸ء میں دوسری مرتبہ اور تیسری مرتبہ اب چن کر آئی ہیں۔

ایس ایس سی فیل طلباء کیلئے

عام طور پر ایس ایس سی یا میٹرک کے امتحان میں فیل ہونیوالوں کو نان ایس ایس سی کہا جاتا ہے، لیکن ان میں ایسے طلباء کا بھی شمار ہوتا ہے جو ساتویں آٹھویں یا نہم تک پڑھتے ہیں یا انہوں نے اپنا تعلیمی سلسلہ منقطع کر دیا ہے۔ جو لوگ ایس ایس سی کا امتحان دیکر ناکام ہوتے ہیں وہ تھوڑی سی کوششوں کے بعد کامیابی سے ہمکنار ہو سکتے ہیں۔ جن کو تعلیمی سلسلہ جاری رکھنے میں دلچسپی نہیں ہے ان کیلئے بہت سے کورسیز ہیں۔ کچھ کورسیز ایسے ہیں جن سے بہ آسانی ملازمت مل سکتی ہے اور کچھ کورسیز ایسے ہیں جن میں کامیابی کے بعد وہ اپنا روزگار شروع کر سکتے ہیں۔

نان میٹرک نوجوانوں کے لئے ٹیکنیکل کورسیز میں مہارت حاصل کرنا ضروری ہے اگر انہوں نے ان میں مہارت حاصل کی تو ملازمت کا حصول ناممکن نہیں ہے۔ آج گھر گھر میں ٹی وی، فریج، موٹر سائیکل، اسکوٹر، کپڑا دھونے کی مشین استعمال ہوتی ہے اس لئے آئی ٹی آئی میں یہ کورسیز سکھائے جاتے ہیں۔ آئی ٹی آئی یعنی انڈسٹریل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ۔ ریاستی حکومت نے ہر ضلع اور تحصیل میں I.T.I قائم کی ہے کچھ تو خاص طور سے لڑکیوں کیلئے ہیں مہاراشٹر میں I.T.I کی تعداد ۹۸ ہے اس میں ٹریننگ کے بعد کامیابی حاصل کرنیوالوں کو جونیئر سرٹیفکیٹ دیئے جاتے ہیں وہ تمام کارخانوں میں قابل قبول ہیں یعنی انکو ملازمت ملنے میں کام آئیں گے۔۔۔۔

خدیجہ داوت کی ایل ایل بی میں کامیابی

راجپوڑہ (رتناگری) کی معروف ہستی الحاج ابراہیم داوت کی صاحبزادی اور شاہ جی لاء کالج (کولھاپور) کی طالبہ خدیجہ داوت نے شیواجی یونیورسٹی کے مئی ۹۲ء میں لئے گئے ایل ایل بی (جنرل) امتحان میں دوسرے درجہ میں کامیابی حاصل کی ہے۔ رتناگری شہر میں قانون کی ڈگری حاصل کرنیوالی وہ پہلی مسلم خاتون ہیں۔ اپنی تعلیم کے بعد وہ وکیل

بننے کی خواہش مند ہے۔

خدیجہ داوت کی ابتدائی اور ثانوی تعلیم الخُبر (سعودی عربیہ) میں اردو میڈیم میں ہوئی۔ بعدازاں رتناگری کے گوکھلے کالج سے بی ایس سی کامیاب ہوئی۔ پوسٹل ایجوکیشن کے ذریعہ آکسفورڈ کالج آف ایجوکیشن کلکتہ سے۔ الیکٹرانکس اینڈ ٹیلی کمیونیکیشن انجینئرنگ کا کورس بھی مکمل کیا ہے۔۔

ایس ایس سی کامیاب بچوں کیلئے کوکن والوں کے وظیفے

کوکن کی جن شخصیتوں اور اداروں کی جانب سے ایس ایس سی بورڈ کو ایک رقم مختص کردی گئی ہے تاکہ ان تجویز کردہ مضامین میں کثیر ترین نمبر حاصل کرنیوالے کامیاب بچوں کو براہ راست بورڈ وظیفہ دے۔ اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(۱) کوکن مرکنٹائیل کوآپریٹیو بنک کی جانب سے مراٹھی میں ۸۹ نمبر حاصل کرنے والے۔ ڈاکٹر بیڈیکر ودیامندر تھانہ کی طالبہ نیناد امودر پاٹھک کو

(۲) نقش کوکن ٹیلینٹ فورم ماہنامہ نقش کوکن بمبئی

(۳) کوکن مرکنٹائل کوآپریٹیو بنک

(۴) بزم نسواں مہاراشٹر

(۵) انجمن اسلام جنجیرہ مروڈ۔ ان تمام اداروں سے اُردو میں ۹۱ نمبر حاصل کرنیوالے انجمن خیرالاسلام ہائی اسکول کرلا کے طالبعلم محمد شعیب علی محمد کو۔

(۶) رحمانی فاونڈیشن کی جانب سے عربی میں ۹۲ نمبر حاصل کرنیوالے انجمن اسلام کرلا ہائی اسکول کے طالبعلم محمد عامر محفوظ حسن کو۔

(۷) ڈاکٹر عبدالکریم نائیک صاحب کی جانب سے ریاضی (میتھمیٹکس) میں ۱۵۰ نمبر حاصل کرنیوالے بال موہن ودیامندر دادر کے طالبعلم دکشت راجشری بھالچندر کو۔

پروفیسر خان پرنسپل بن گئے

مہاراشٹر کالج بمبئی سے سبکدوش پروفیسر یوسف نہار صاحب (متوطن رتناگری) جو نقش کوکن ٹیلینٹ فورم کے ساتھیوں میں سے ایک ہیں جنجیرہ مروڈ ضلع رائیگڈھ میں قائم کردہ انتی منڈل آرٹس اینڈ کامرس کالج میں بطور پرنسپل مقرر کئے گئے ہیں۔ شہر بمبئی کے ایک نامور کالج میں طویل خدمت کا تجربہ اور مراٹھی زبان وادب سے واقفیت جو دیہی علاقہ کے لئے بہت ضروری ہے پروفیسر خان صاحب کے لئے اس نئی تقرری میں معاون ثابت ہوگی۔

حاجی ایس ایم مقدم ہائی اسکول کھیڈ کی انتظامیہ کمیٹی:

چیئرمین اسکول کمیٹی:
احمد عبدالکریم مقدم

وائس چیئرمین:
عبدالقادر حاجی محمد اسحاق پوتریک

سکریٹری:
رضوان احمد عثمان (ہیڈ ماسٹر)

ممبر حسن میاں داؤد جوانی
" یاسین احمد خطیب
" نظیر عبدالکریم مقدم
" شمیم محمد خان مہاڈیک
" ایم یو قاضی
" عبدالقادر محمد حسین منیار

خط وکتابت میں اپنی خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے

کوکن کے اردو ہائی اسکولوں میں
ایس ایس سی مارچ ۹۲ء کے
نتائج کا بقیہ

کھوپولی میونسپل کونسل اردو سکینڈری اسکول

ادارہ ہٰذا کا امسال رزلٹ ۸۳ء۲۳ فیصد رہا۔ شہناز حسن جلگاؤنکر نے اب تک تمام سابقہ نمبرات حاصل کرنے والوں پر سبقت حاصل کی۔ ہے اسکول میں دوسرے نمبر پر اسماعیل، عبدالرحمٰن اور تیسرے نمبر پر عاصمہ اقبال پٹویکر آئی۔۔

انجمن اسلام اردو ہائی اسکول، ونی پیرار:

۲۵ طلبہ شریکِ امتحان ہوئے جن میں سے ۱۲ کامیاب ہوئے مندرجہ ذیل تین طلبہ فرسٹ کلاس میں آئے۔ (۱) جلیل عبدالستار سرکھوت ۶۷ فیصد (۲) بدرالنساء محمد شریف سرکھوت ۶۵ فیصد (۳) فیصل محمد شریف سرکھوت ۶۲ فیصد باقی طلبا سیکنڈ کلاس میں آئے۔۔

مستری ہائی اسکول رتناگری

ادارہ ہٰذا کا امسال نتیجہ ۹۷ء۵۷ فیصد رہا۔ ۶۹ طلبہ شریکِ امتحان ہوئے تھے جن میں سے ۴۰ نے کامیابی حاصل کی، راجپوڑے کی مہر نگار عبدالمجید بڈے ۸۶ء۷۱ فیصد نمبر حاصل کر کے ادارہ میں اول رہی۔ کرلا کا طالبعلم نجیب اسماعیل سوکر ۸۲ فیصد نمبر حاصل کر کے دوسرے نمبر پر رہا۔ اور فردوس بیگم عبدالستار مجگاؤنکر (متوطن ساکھرتر) نے ۷۶ء۲۸ فیصد نمبر حاصل کئے اور تیسرے نمبر پر رہی۔

کامیاب طلبہ میں ۳ نے امتیازی نمبرات حاصل کئے تو ۱۶ درجہ اول میں ۱۷ درجہ دوم اور ۴ پاس کلاس میں کامیاب ہوئے۔۔

"ساوتری" کا شاندار رزلٹ

حسب سابق امسال بھی ساوتری ماہیمک ودیا مندر امبیت ضلع رائیگڈھ کے اردو میڈیم طلبا کا نتیجہ ۶۰٪ فی صد رہا۔ اطراف کے اردو میڈیم اسکولوں میں ساوتری ماہیمک ودیا مندر امبیت کا رزلٹ ہی سب سے اچھا رہا۔
اختر عبدالشکور جھٹام نے ۶۸ فیصد، اعظم عبدالشکور جھٹام نے ۶۴ فی صد اور عبدالسلام ابراہیم جھٹام نے ۵۹ فی صد نمبر حاصل کئے۔
اسکول میں سب سے زیادہ نمبر کماری ساریکا مانگلے (مراٹھی میڈیم) نے ۷۸ فی صد حاصل کر کے پہلا مقام پایا۔ (عبدالرحیم نستر امبیت)

انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکولز

انجمن کے ماتحت جاری تمام ہائی اسکولوں میں انجمن اسلام ایگریکلچرل ہائی اسکول مرُوڈ کا نتیجہ سب سے اچھا رہا۔ ۸۲ طلبہ شریک امتحان ہوئے تھے جس میں ۳۶ نے کامیابی پائی۔ کلاب آصف اقبال حسن ۷۱ء۸۵ فیصد مارکس حاصل کر کے اول نمبر رہا۔ جواد سعداللہ عرب ۶۳ء۷۱ فیصد کے ساتھ دوم نمبر پر رہا اور مزمل عبدالحق سرزک کو ۶۲ء۸۵ فیصد مارکس ملے وہ تیسرے نمبر پر آیا۔ طالبات میں فاطمہ احمد ملک نے ۶۲ء۷۱ نمبر پائے اور سرفہرست رہیں۔ کامیاب ہونیوالوں میں سب سے کم عمر طالب ندیم مقبول کوکاٹے ہے اس کی عمر ابھی ۱۵ سال ہے اس نے بھی ۶۲ء۷۱ فیصد نمبر حاصل کئے۔۔

مہاراشٹر کے وزیر مالیات وپلاننگ شری رام راؤ آدک نے بمبئی مرکنٹائل کو آپریٹو بینک کی سنتا کروز برانچ بلڈنگ کا افتتاح ۸ مئی ۹۲ء کو کیا۔ تصویر میں انکے ہمراہ چیرمین غلام غوث وائس چیرمین شری تورل (دائیں طرف) منیجنگ ڈائرکٹر جے۔ ٹی بھیرانی۔ ممتاز ماہر طبیات ڈاکٹر لکھا والا (بائیں طرف) نیز اسی تصویر میں دیگر ڈائرکٹران عہدیداران اور سینیر ہوٹرت دیکھے جاسکتے ہیں

فاروق ہائی اسکول جوگیشوری

بمبئی میمنس ایجوکیشنل سوسائٹی کے زیر اہتمام چلنے والے فاروق ستار عمر بھائی ہائی اسکول برائے طلبہ، جوگیشوری میں زیادہ تر طلبہ امتیازی درجہ فرسٹ کلاس اور سکینڈ کلاس میں کامیاب ہوئے۔ اس طرح اسکول کا مجموعی نتیجہ ۸۴٫۴۲ فیصد رہا۔ اردو اور ہندی مراٹھی (کمپوزٹ کورس) مضامین کا نتیجہ صد فی صد رہا۔ دونوں اسکولوں کے طلبہ وطالبات میں اول آنیوالے طالب علم عبدالقیوم نے ۸۳٫۴۲ فیصد مارکس حاصل کئے۔

دوم آنیوالے طالبعلم عتیق احمد عرفانی نے ۸۲٫۵۷ فیصد مارکس اور سوم آنیوالے طالب علم کلیم اللہ خان نے ۸۰٫۴۲ فیصد مارکس حاصل کئے۔

اسکول کی نمایاں کامیابی کے لئے اسکول کمیٹی کے چیئرمین محمد یوسف پٹیل (بابائے قوم) اعزازی جنرل سکریٹری آدم نوراراکین انتظامیہ، چیف ایکزیکیٹو افیسر ابراہیم خان طالب پرنسپل شرف الدین شیخ، تمام اساتذہ کرام اور کامیاب طلبہ بھی مبارکباد کے مستحق ہیں۔

اردو ہائی اسکول مہاپولی بھیونڈی

اسکول ہذا سے کل ۲۳ طلباء وطالبات شریک امتحان ہوئے جن میں سے ۱۷ نے کامیابی حاصل کی۔ ان میں ۸ اول درجے میں اور ۹ دوسرے درجے میں کامیابی حاصل کی۔ اس طرح اسکول کا کل نتیجہ ۷۴ فیصد رہا۔

صنوبر اسلم ٹھانول ۷۱ فیصد نمبرات حاصل کر کے سرفہرست رہیں۔ نیز رفیعہ عارف پٹیل ۶۷ فیصد) حمید خان ۶۶ فیصد دوسرے اور تیسرے نمبر پر رہے۔

انجمن اسلام ہائی اسکول دیرال

دیرال (گوتچرپاڑہ) تعلقہ دسئی ضلع تھانہ کے اس ہائی اسکول کی یہ پہلی کوشش ہے۔

۲۴ بچے شریک امتحان ہوئے تھے گیارہ نے کامیابی حاصل کی امتیازی نمبروں سے کامیاب ہونے والوں کی تعداد ۴ ہے۔ کنیز فاطمہ اسکول میں اول آئیں۔

(اسماعیل حولدار صدر انجمن)

خبریں

مہینہ کی بیس تاریخ کے بعد موصول ہونے والی خبریں اگلے مہینہ میں شریک اشاعت ہوتی ہیں۔ لہذا جس قدر ممکن ہوسکے اپنی خبریں جلد بھیجا کریں۔ ادارہ

انجمن اردو ثانوی اور اعلیٰ ثانوی مدارس کا قیام

کولہاپور بورڈ آف سیکنڈری اینڈ ہائر سیکنڈری ایجوکیشن کے وجود میں آتے ہی اس حلقہ کے تمام اردو ثانوی مدارس کی ایک انجمن بنام انجمن اردو ثانوی و اعلیٰ ثانوی مدارس کا قیام عمل میں آیا۔

۱۲ جولائی ۹۲ء کو جواہر ہائی اسکول میرج ضلع سانگلی میں اس حلقہ کے پانچوں اضلاع، کولہاپور، سانگلی ستارہ، رتناگری، اور سندھودرگ کے اردو ثانوی و اعلیٰ ثانوی مدارس کے مدرسین اعلیٰ صاحبان کی ایک مجلس ہوئی جس میں ان پانچوں اضلاع کے اردو ثانوی مدارس کے بیشتر مدرسین اعلیٰ نے شرکت فرمائی۔

جلسہ کی صدارت محترمہ حمیدہ آڈٹے صدر معلمہ، بیگم عزیزہ داؤد نائیک گرلز ہائی اسکول رتناگری نے فرمائی۔

انجمن کے کارکنان عملہ کی اسطرح تشکیل ہوئی۔

(۱) صدر انجمن: جناب مصطفیٰ ایچ تانداد صدر مدرس جواہر ہائی اسکول میرج۔

(۲) نائب صدر انجمن: محترمہ حمیدہ آڈٹے صاحبہ صدر معلمہ، بیگم عزیزہ داؤد نائیک گرلز ہائی اسکول ضلع رتناگری۔

(۳) سکریٹری: جناب عبدالکریم ایس مکاندار صدر مدرس، اینگلو اردو ہائی اسکول اورواڈا ضلع کولہاپور

(۴) جوائنٹ سکریٹری: جناب حسن میاں وییلے صدر مدرس واگھوٹے اردو ہائی اسکول، واگھوٹے ضلع رتناگری

(۵) خازن: جناب اقبال مومن۔ صدر مدرس، حضرت محبت سلیمان ہائی اسکول اسلام پورہ ضلع سانگلی۔

(۶) اراکین: جناب شیخ صاحب۔ مدرس اعلیٰ، سینٹرل اردو ہائی اسکول ساونت واڑی ضلع سندھودرگ

" محبوب جمعدار مدرس اعلیٰ ایچ کے ڈی اردو ہائی اسکول۔ کراڈ

" اسمٰعیل بیپاری مدرس اعلیٰ ڈاکٹر ذاکر حسین اردو ہائی اسکول اچرہ کولہاپور

" محمد اقبال مجاور مدرس اعلیٰ جے سنگھ پور اردو ہائی اسکول جے سنگھ پور کولہاپور

" داؤد حسن غیبی مدرس اعلیٰ رائزنگ ہائی اسکول زاسنگے۔ ضلع رتناگری۔

" اے اے ہیرگی مدرس اعلیٰ انجمن خیر الاسلام ہائی اسکول، مہابلیشور

بی اے کے نتائج کا اعلان

بمبئی یونیورسٹی کے زیر اہتمام بی اے تھرڈ ایئر فائنل کے امتحانات کے نتائج کا اعلان ہوا ہے امسال ۱۲۰۲۱ طلباء امتحان میں شریک ہوئے نتائج ۸۲.۶۲ فی صد رہے ۱۱۵۰ طلباء فرسٹ کلاس، ۵۶۴۰ سکنڈ کلاس اور (۲) ۲۷۶۶ پاس کلاس کامیاب ہوئے۔

وائس چانسلر ڈاکٹر ایس ڈی کارنک میرٹ لسٹ میں آنے والے طلباء کو یونیورسٹی کی ۱۳۵ ویں سالانہ تقریب میں انعامات تقسیم کریں گے

ہریانی کالج کے طالب علم طاہر قطب الدین نے عربی کی میرٹ لسٹ میں پہلا مقام حاصل کیا۔ ۶۰۰ مارکس میں سے ۴۲۸ نمبر حاصل کئے۔ اس کے علاوہ مہاراشٹر کالج کی مسز فاطمہ کنیز کو فارسی میں ۴۳۹ نمبر اور شبانہ سید نے ۴۱۱ نمبر لے کر میرٹ لسٹ میں مقام حاصل کیا اس کے علاوہ سینٹ زیویرس کالج کی مسز مہر لکڑاوالا نے قدیم ہندوستانی تہذیب میں ۴۱۱ نمبر حاصل کئے۔

نشیمن اسپورٹس کلب کی تعلیمی امداد

نشیمن اسپورٹس کلب، نشیمن کالونی کوسہ ضلع تھانہ میں رہنے والے نوجوان کا ایک ادارہ ہے جو ہر سال غریب اور مستحق بچوں کو تعلیمی امداد دیتا ہے۔ سال گذشتہ کی طرح امسال بھی تقریباً ڈیڑھ سو بچوں میں بیس ہزار روپئے کی کتابیں، بیاضیں اور دیگر ضروری سامان تقسیم کیا گیا۔

کلب کے صدر زبیر ابراہیم اول ہیں جنرل سکریٹری مشتاق عبدالغفور شیخ اور خازن زبیر سید ہیں۔ کلب کے اس کار خیر کی تحسین ہو رہی ہے۔

۵

کھوپولی میں فری اردو کوچنگ کلاس کا افتتاح :

انجمن ترقی اردو ہند (کھوپولی) شاخ کی بنیاد فروری ۱۹۹۲ء کو رکھی گئی، افتتاحی جلسے کی صدارت جناب مجروح سلطانپوری صاحب نے کی، مہمان خصوصی جناب یوسف ناظم صاحب اور محترمہ سلمہ صدیقی صاحبہ اس جلسے میں موجود تھے، اردو کو فروغ دینے کی غرض سے کھوپولی ضلع رائیگڈھ کے جیسے غیر اردو علاقے میں انجمن ترقی اردو ہند (کھوپولی) نے بہت سے کام کئے ہیں اور کر رہی ہے۔ جس میں خاص طور پر ۲۰ جون ۱۹۹۲ء کو فری اردو کوچنگ کلاس کا افتتاح کیا گیا۔ جس کی صدارت روٹری کلب آف کھوپولی کے صدر مشرا صاحب نے کی، مہمان خصوصی کیپٹن جمادار صاحب موجود تھے، انجمن ترقی اردو ہند (کھوپولی) کے صدر رچرڈ جان تھے جنہوں نے مہمانوں کا تعارف کروایا۔ سکریٹری جناب اقبال حسین ٹھوکیرے نے انجمن اور فروغ اردو پر روشنی ڈالی، کنوینر محترمہ صادقہ نواب نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ اس وقت فری اردو کوچنگ کلاس میں ۶۵ طلبہ زیر تعلیم ہیں...

شاندار یوک منڈل کے سمر نیر کا افتتاح

بہادر شیخ چپلون کے شاندار یوک منڈل نے اپنے مجلہ (SOUVENIR) کا افتتاح جناب حاجی ابراہیم شمس الدین بیبل کے ہاتھوں کیا۔ چپلون نگر پریشد کے نگر سیوک جناب سدھیر ہریش چندر شندے نے صدارت فرمائی اس جلسے کے مہمان خصوصی بہادر شیخ کے حاجی عباس عبدالرحمٰن وانگڑے اور جناب حسن جمال الدین وانگڑے تھے۔

تلاوتِ قرآنِ پاک کے بعد منڈل کے سابق صدر جناب شرد شندے نے جلسے کے مقاصد سے لوگوں کو آگاہ کرایا۔ انہوں نے اپنی تقریر میں کہا کہ یہ منڈل صرف بہادر شیخ ہی تک محدود نہ رہا بلکہ پورے رتناگری ضلع میں شاندار یوک منڈل کا نام پھیلا ہوا ہے۔ جس وقت منڈل کی جانب سے کرکٹ کے مقابلے منعقد کئے جائیں اس وقت رتناگری ضلع کے ہر تعلقے کی ٹیمیں آتی ہیں اس وقت تقریباً حصہ لینے والی ٹیموں کی تعداد ۸۰ تک ہوتی ہیں۔ بہت ہی کم عرصہ میں منڈل نے کافی کام انجام دیئے ہیں اور بہت کام انجام دینا ہے۔

اس جلسے میں منڈل کی جانب سے بیڈمینٹن، کھیلوں کے انعامات دیئے گئے۔ بیڈمینٹن کے نمبر ایک کھلاڑی افتخار حسین کنڈلیک کو جناب ابراہیم بیبل کے ہاتھوں سے اور دوسرے نمبر کے کھلاڑی منور حسین وانگڑے کو جلسے کے صدر جناب سدھیر شندے صاحب کے ہاتھوں انعامات دیئے گئے۔

جناب حاجی ابراہیم بیبل صاحب نے ۱۰۰۱/- روپئے حسن جمال الدین وانگڑے صاحب نے ۵۰۰/- روپئے، عبدالروف علی وانگڑے نے ۵۰۰/- روپئے اور جناب بشیر قاسم وانگڑے نے ۲۵۰/- روپئے عطیہ کے طور پر منڈل کو دیئے۔

کرڈوئی میں اعزازی تقریب

مہاراشٹر اردو ہائی اسکول کرڈوئی کی تاریخ کا یہ ایک حسین باب ہے کہ ۵ جنوری کو اسکول کے ہال میں سابق طلبہ نے ہائی اسکول کے

کئی سالوں سے چلے آرہے بہترین رزلٹ کو مدنظر رکھتے ہوئے ۔ ہیڈ ماسٹر واساتذائے کرام کیلئے اعزازی تقریب منعقد کیا۔

اس محفل کے منتظم اعلیٰ سابق طالبعلم جناب ڈاکٹر انصار جولے (ایم بی بی ایس) نے اپنے دوستوں عبدالرزاق کھونسیل، حارث محمود موڑک، عرفان امین وا گلے اور گاؤں کی معزز شخصیتوں کے تعاون سے اس جلسے کی کارانی کیلئے کام کیا۔

جناب جوسٹ شیلکر (ڈی۔ ایڈ) کی سرپرستی میں تلاوتِ قرآن پاک سے تقریب کا آغاز ہوا اس اجتماع کی غرض وغایت بیان کرتے ہوئے ڈاکٹر انصار جولے نے ادارہ کے شاندار ماضی، دل خوش کن حال اور خوش آئند مستقبل پر روشنی ڈالی نیز دور حاضر کے چیلنج کو والدین کے گوش گذار کروایا۔

سابق طالبہ محترمہ دلنواز خطیب نے اس ادارے میں تعلیم پانے پر فخر کرتے ہوئے ان والدین کو للکارا جو دنیا کی چکاچوند سے خیرہ ہوکر اپنے بچوں کو انگلش اسکولوں میں داخلہ دلوانے کیلئے شہروں کی طرف دوڑتے ہیں اور پڑھائی کے لئے بھاری رقمیں خرچ کرتے ہیں جبکہ بمبئی، کولہاپور اور کوکن کے دور دراز علاقوں سے طلبہ اسی تعلیمی ادارے کی طرف بڑی اُمیدیں لئے بھاگے چلے آتے ہیں۔ اسی دوران دو سابق طالبات نسیمہ خطیب اور شہر بانو کی تقریریں ہوئیں۔ موجودہ جماعت دہم کے طالب علم عرفان اقبال نے اپنی تقریر میں اساتذہ سے حد درجہ عقیدت کا اظہار کیا۔

مہمانِ خصوصی محترمہ موڑک فاطمہ (معاون مدرس، قصبہ ہائی اسکول و دختر جناب موسیٰ موڑک، سابق ایم ایل اے) نے اپنی عالمانہ تقریر میں طلبہ کی ابھی کیفیت کو بڑے فنکارانہ انداز میں بیان کیا۔ اس موقعہ پر جناب منصور جولے نے سال حال کے دہم جماعت کے طلبہ میں اول، دوم اور سوم نمبر آنیوالے طلبہ کے لئے بالترتیب ۱۵۱، ۱۰۰ اور ۵۰ روپئے کے انعام کا اعلان کیا اور ۷۰۰ روپئے ہدیتاً ادارے کو پیش کیا۔

قرب وجوار کی ہائی اسکولوں سے اساتذہ کرام اور مقامی ڈاکٹر حضرات نے حاضر ہو کر جلسے کی رونق بڑھائی۔

کرڈوئی تحتانوی مدرسے کے معاون مدرس جناب نظیر منیجکر نے نظامت کے فرائض بڑی خوبی کے ساتھ انجام دیئے اور لگ بھگ تین گھنٹے سامعین کرام کو اپنی جادو بیانی سے مسحور کئے رکھا ۔۔۔۔

مختار فجندار کی کامیابی

انگلستان میں ہمارے نقش نواز جناب محمد ایوب فجندار کے فرزند ممتاز احمد فجندار نے بزنس ایڈمنسٹریشن میں نیشنل ڈپلوما کا امتحان امتیازی شان کے ساتھ پاس کیا ہے تاہم اس سلسلہ میں آپ اعلیٰ تعلیم جاری رکھے ہوئے ہیں ۔۔۔۔

ڈاکٹر شرما صدر جمہوریہ منتخب

نائب صدر جمہوریہ ڈاکٹر شنکر دیال شرما ملک کے ۹ ویں صدر منتخب ہوگئے انہوں نے اپنے حریف لوک سبھا کے سابق ڈپٹی اسپیکر پروفیسر جی جی سویل کو ۱۳ جولائی ۹۲ء کو ہوئے صدارتی انتخاب میں شکست دے دی۔

بہار اور جن ریاستوں میں بی جے پی کی حکومت ہے ان کو چھوڑ کر تمام ریاستوں میں ڈاکٹر شرما کے حق میں کراس ووٹنگ کی گئی

بچوں کی کابینہ

۱۰ جولائی ۱۹۹۲ء کو آدرش ہائی اسکول، کرجی میں بچوں کی کابینہ کے عام انتخابات میں دس عہدوں کیلئے کل تیس طلبہ نے حصّہ لیا۔

بچوں نے تین دن تک فرصت کے اوقات میں بچوں سے ووٹ مانگے، تقریریں کیں۔ انتخابات کے نتائج کا اعلان ۱۱ جولائی کو کیا گیا۔ جسمیں دس طلبہ درج ذیل عہدوں کیلئے منتخب ہوئے۔

پرکار ماجد احمد (وزیراعظم)
پرکار غوثیہ شریف (باغ سیر و تفریح)
پرکار جاوید مشتاق (سائنس کلب)
پرکار نوشاد زین الدین (مالیات)
حمدولے داؤد عبداللہ (لائبریری)
حمدولے شاداب صلاح الدین (تنظیم)
ہنولے امام جعفر باشاہ (بزمِ ادب)
حمدولے نسیم محمد سلیم (کھیل)
حمدولے ثمیر یوسف (کوآپریٹیو اسٹورس)
پرکار یاسمین رفیق۔

الیکشن کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کیلئے رفیق پرکار، عبدالمنان، محمد اقبال، اساتذہ نے بھرپور کوشش کی۔ ہیڈ ماسٹر عالیجناب اے ڈی حمدولے اور قاضی سر نے کامیاب بچوں کی ہمت افزائی کے ساتھ دلی مبارکباد پیش کی۔۔۔

نقش کوکن بستی

کامیابی:

مارچ ۹۲ء کے ایس ایس سی امتحان کا ظاہر ہونے کے بعد نئی ممبئی کے جن طلباء نے اپنے نام ہم تک پہنچائیں وہ درج ذیل ہیں۔

پروین محمود قاضی، نیو بامبے ہائی اسکول ۵۸ فیصد
عفیفہ عبدالغفور کاسو سیکریڈ ہارٹ ۶۹ فیصد
سہیل عبدالرزاق بغدادی سیکریڈ ہارٹ ۷۰ ″
زبیر عبدالحمید مانڈلیکر ماڈرن ہائی اسکول ۵۲ فیصد
محبوب پٹیل، سائی ناتھ ۸۲ فیصد
ندیم عثمان خان سینٹ زیوئرس ۴۲ فیصد
روبینہ اسد علی شیخ، نیو بامبے ہائی اسکول
ناصر اسماعیل خان۔ واشی انگلش ہائی اسکول ۳۸ فیصد
ظہیرہ ابراہیم آئی ای ایس ۴۶ فیصد
منیرہ کمال الدین شرف (باندرہ) ۶۸ ″
مہ لقا غلام نبی شیخ بھیکن آئی سی، ایل واشی ۷۳ فیصد

بارھویں میں کامیاب

اشتیاق عبدالغفور کاسو ماڈرن کالج ۷۷ فیصد
محمد ابوبکر سروے ماڈرن کالج ۲۶۵، فیصد
صابر کلام مقدم آئی سی ایل ۵۷ فیصد
ثمینہ عبدالصمد مقدم ایس این ڈی ٹی ۵۷ فیصد

فرسٹ ایئر کامرس
تسنیم محمود قاضی ماڈرن کالج
فرسٹ ایئر سائنس
سلوی صمد مقدم ایس این ڈی ٹی
سکینڈ ایئر آرٹس
کوثر محمود قاضی ماڈرن کالج
پروین محمود حجوانے
سلطان جعفر سید۔ آئی سی ایل۔
عمیمہ فضل ماسٹر۔ ماڈرن کالج۔
گیارھویں: آصف نور محمد مقدم آئی سی ایل ۶۳ فیصد

بی کام (فائنل)

ثمیرہ عثمان مالم۔ ماڈرن کالج واشی
اشفاق داؤد مستری۔ برھانی کالج
مظفر یونس قاضی۔ برھانی کالج

مجروح سلطانپوری کو اقبال سمّان

۱۹۹۲ء کیلئے ریاست مدھیہ پردیش کا ادبی ایوارڈ "اقبال سمّان" اس مرتبہ اردو کے ترقی پسند غزل گو مجروح سلطانپوری کو دیا گیا ہے۔

ریاستی حکومت نے یہ فیصلہ چار رکنی اعلیٰ اختیاری جیوری کے مشورے پر کیا ہے۔ واضح رہے کہ "اقبال سمّان" ہر سال کسی شاعر یا ادیب کو دیا جاتا ہے جو ایک سپاس نامے اور ایک لاکھ روپئے نقد پر مشتمل ہے۔

رتناگیری / سندھودرگ ضلع کے مسلم طلبہ کو وظیفے

کوکنی مسلم ایجوکیشن سوسائٹی رتناگیری کی بمبئی سب کمیٹی نے ۹۳-۹۲ء تعلیمی سال کے لئے درج بالا اضلاع کے مندرجہ ذیل طلبہ کو حسب قابلیت وظیفے دینا طے کیا ہے چنانچہ خواہشمند طلبہ ذیل کے پتے پر خود آکر یا اپنا پتہ لکھا ہوا لفافہ جس پر ایک روپیہ کا ڈاک لگا ہوا ہو بھیج کر درخواست نامہ حاصل کریں۔

عرضیاں موصول کرنے کی آخری تاریخ ۳۰ ستمبر ۹۲ء ہوگی۔

(۱) بمبئی عظمیٰ کے ہائی اسکولوں میں ہشتم سے دسویں تک تعلیم پانے والے (۲) بمبئی عظمیٰ کے صنعتی اور حرفتی اداروں میں تعلیم پانے والے (۳) ریاست مہاراشٹر کے کسی بھی انجینئرنگ یا میڈیکل کالج میں تعلیم پانے والے (۴) بمبئی عظمیٰ کے اور رتناگیری / سندھودرگ ضلع کے جونیئر اور ڈگری کالجوں میں تعلیم پانے والے۔

یادداشت: ہائی اسکولوں کے ضمن طلبہ کو ۵۰ فیصد یا زیادہ نمبر ملے ہوں وہی عرض کریں۔

مندرجہ بالا وظیفوں کے علاوہ المرحوم پروفیسر دادرکر صاحب کی یاد میں پانچ سو روپے اس طالب العلم یا طالبہ کو دئے جائیں گے جو عربی یا اردو یا حساب یا سائنس میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کر چکا ہے

ایم ڈی مستری
سکریٹری

اسکالرشپ کمیٹی

۷۷، اوپیرا ہاؤس بمبئی ۴۰۰۰۰۴

ڈاکٹر فریدہ وانگڑے کے دواخانہ کا افتتاح

ڈاکٹر مس فریدہ عبدالقادر وانگڑے متوطن بہادر شیخ چپلون مقیم کرلا بمبئی کے شفاخانے کا افتتاح ۱۴ رجون ۹۲ء کو ڈاکٹر کاظم عباس (MBBS) کے ہاتھوں انجام پایا۔

محترمہ خالدہ صاحبہ وائس پرنسپل (انجمن خیرالاسلام کرلا) نے اپنی تقریر میں محترمہ ڈاکٹر فریدہ وانگڑے کی ذہانت کے بہت سے ثبوت دیتے ہوئے کہا کہ انھوں نے انجمن خیرالاسلام (کرلا) کا برسوں کا ریکارڈ توڑ کر نئے ریکارڈ قائم کئے

پروفیسر جناب محترم یوسف کینکر نے بھی ڈاکٹر فریدہ وانگڑے کی ذہانت پر روشنی ڈالی۔

جناب صحیح بولے حسین اسحاق (میونسپل اردو اسکولس انسپکٹر) نے ڈاکٹر فریدہ کی طالب علمی کے زمانے کے بے شمار کارناموں کی سراہانہ کی۔

افتتاحی تقریب کے اختتام پر ڈاکٹر صاحبہ کے والد جناب عبدالقادر وانگڑے نے اس تقریب میں شرکت کرنے والے حضرات کا شکریہ ادا کیا۔

تلولی میں نئے اردو ہائی اسکول کا افتتاح

یکم جولائی ۹۲ء کو موضع تلولی تعلقہ بھیونڈی ضلع تھانہ میں اقراء ایجوکیشن اینڈ ویلفیر سوسائٹی تلولی کے زیر اہتمام صغری بی بی محمد یوسف رئیس ہائی اسکول کا افتتاح بدست ایڈوکیٹ گرونا تھ ٹاورے چیرمین لینڈ ڈیولپمنٹ کوآپریٹیو بینک لمیٹیڈ ہوا جلسہ کی صدارت مولانا عطاء اللہ خاں صاحب امیر جمعیت اہل حدیث بھیونڈی نے کی۔ جبکہ جاوید فرید صاحب چیرمین اقرا ایجوکیشن سوسائٹی اور عبدالوہاب بائی اعزازی جنرل سکریٹری مہمان خصوصی کی حیثیت سے شریک ہوئے۔

آخر میں ایڈوکیٹ گرونا تھ ٹاورے نے پیش آنے والی قانونی دشواریوں کو حل کرنے کا یقین دلایا اور ماسٹر لسٹ میں اس ہائی اسکول کا نام داخل کرنے کا یقین دلایا۔

آخر میں مولانا نیاز احمد اصلاحی نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ ماسٹر عبداللہ صاحب کے دعائیہ کلمات پر جلسہ کا اختتام ہوا۔ ماسٹر جمیل احمد مقری نے نظامت کے فرائض انجام دئے۔

محمد یسین مرکر
اقراء ایجوکیشن اینڈ ویلفیر سوسائٹی

محترمہ رضیہ قاضی

فروری ۹۲ء میں پنچایت سمیتی کے انتخابات میں رتناگری تعلقہ پنچایت سمیتی پر جو خاتون امیدوار جیگڑھ حلقہ سے چن کر آئی ہیں وہ ہیں محترمہ رضیہ ابو قاضی صاحبہ آپ نے اپنے حریف امیدوار شیوسینا کی چترلیکھا گاندھی کو تقریباً ڈیڑھ ہزار ووٹوں سے شکست دی۔

یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ پنچایت کی تاریخ میں محترمہ رضیہ قاضی صاحبہ اولین مسلم خاتون ہیں جو پنچایت سمیتی کی رکن چن لی گئی ہیں۔

محترمہ قاضی صاحبہ اپنے حلقہ میں مہیلا منڈل، بال واڑی، تعلیم بالغان جیسے سرگرمیوں میں پچھلے کئی سالوں سے سرگرم عمل ہیں اور آپ کی کامیابی انہیں خدمات کا نیک صلہ ہے آپ سیٹھوڑہ کے ڈاکٹر ابو قاضی کی رفیقہ حیات ہیں۔

ایم پی سی سی کے نائب صدر اور اور رتناگری کی معروف شخصیت جناب ایم ڈی نائیک صاحب کی ایما پر آپ نے اس انتخاب میں حصہ لیا اور کامیاب ہو کر نائیک صاحب کے اعتماد کو پورا کر دکھایا ہے۔ محترمہ جس طریقے سے عوامی مسائل میں دلچسپی لیتی ہیں اس سے امید ہے کہ تعلقہ پر بلکہ ضلع پریشد تک اپنے حلقے کے مسائل حل کرالیں گی۔

بے روزگاروں کے لئے (DIC) کی امداد

ڈسٹرکٹ انڈسٹریل سینٹر تھانہ کی جانب سے تعلیمیافتہ بے روزگاروں کو امداد دی جارہی ہے یہ امداد دس ہزار تا ۳۵ ہزار روپئے کے درمیان ہے جن نوجوان نے ایس ایس سی یا ۱۰۲۰۱ کا امتحان پاس کیا ہے جن کی عمر ۱۸ تا ۳۵ سال اور سالانہ آمدنی دس ہزار تک ہے انہیں امداد دی جائے گی۔

تھانہ میں کلکٹر آفس کے احاطہ میں پنچایت سمیتی کے دفتر میں DIC کے انسپکٹر مسٹر B.D سوار ہر بدھ کو صبح ۱۱ تا ۲ بجے تک موجود رہتے ہیں ان سے تفصیلی معلومات مل سکتی ہے ضرورت مند نوجوان دفتر فوزان سے لاوڑی تھانہ بھی رابطہ قائم کرسکتے ہیں۔

تھانہ DIC کے ایڈیشنل جنرل منیجر مسٹر د نائیک کا بملے کا تبادلہ ناگپور کے دفتر میں اسی عہدہ پر ہوا ہے ان کی جگہ شری M C پاٹھک آگئے ہیں۔

جرنلزم (صحافت)

جن نوجوان کو اخبارات میں صحافی کی حیثیت سے کام کرنے میں دلچسپی ہے انہیں جرنلزم کا کورس مکمل کرنا چاہئے خبروں کا حاصل کرنا اور انہیں ترتیب وار لکھنا صحافی کا کام ہے۔ بڑے اخبارات میں جرنلزم کا کورس مکمل کرنے والوں کو ہی ملازمت دی جاتی ہے اس میں گریجویشن کے بعد داخلہ ملتا ہے دو سالہ کورس ہے۔

(۱) بھون کالج آف جرنلزم چوپاٹی بمبئی
(۲) کے سی کالج، ونشا واچھا روڈ بمبئی
(۳) صوفیہ کالج آف جرنلزم بھولا بھائی دیسائی روڈ بمبئی ۲۶

ملت نگر میں ایمبولنس کا افتتاح

ملت ایجوکیشن اینڈ ویلفیر سوسائٹی کے زیر اہتمام ۱۲ جولائی ۹۲ء کو بمبئی مرکنٹائل کوآپریٹیو بینک کے چیرمین جناب غلام غوث کے ہاتھوں ایک ایمبولنس کا افتتاح انجام پایا

اس موقع پر سوسائٹی نے ایک خوبصورت سوونیر شائع کیا تھا جس کا اجراء شریمتی نرملا بھارگو میونسپل کونسلر کے ہاتھوں ہوا۔ شری جگموہن کپور میونسپل کونسلر کے ہاتھوں سوونیر کا لکی ڈرا نکالا گیا اور پانچ خوش نصیب حضرات نے ان کے ہاتھوں سے

انعامات وصول کیے۔

ڈاکٹر اے ایس خان نے جلسہ کی نظامت فرمائی۔

بھائیتی اردو اسکول میں

بھائیتی اردو اسکول رتناگیری میں مستحق و نادار طلبہ وطالبات میں یونیفارم اور بیامنی تقسیم کرنے کا پروگرام زیرِ صدارت جناب عبداللطیف علی ملا انعقاد پذیر ہوا۔ جماعت المسلمین بھائیتی کے صدر جناب قاسم احمد بھاٹکر اور اسکول کمیٹی کے چیرمین جناب ملا جناب اس پروگرام میں شریک تھے۔

ابتدا میں اسکول کے صدر مدرس جناب عبدالمجید مجگاؤنکر نے حاضرین کا استقبال کیا اور علم دوستی اور مستحقین کا امداد کرنے کے جذبۂ خیر کی بھرپور سراہنا کی۔ اس موقعہ پر ۲۸ مستحقین کو یونیفارم اور بیامنی فری تقسیم کی گئی۔

بھائیتی کے جناب اسماعیل سولکر کرلا کے جناب عبدالحمید یوسف سولکر نیز دوحہ قطر فرینڈس سرکل و نورالدین محمد بورکر کے تعاون کے لیے صدر مدرس مجگاؤنکر صاحب نے شکریہ ادا کیا۔

مراسلات کاغذ کے ایک طرف صاف خوشخط اور دو سطروں کے درمیان جگہ چھوڑ کر لکھیے۔ اخیر میں اپنا نام و پتہ لکھنا نہ بھولیے۔

موت کی خبریں

انا للہ و انا الیہ راجعون

بدلاپور کی کوہاری فیملی حادثہ کا شکار

۵ رجولائی ۹۲ء کو ایک پرائیویٹ بس اور ایمباسڈر کار کے درمیان ٹکر ہوجانے کی وجہ سے بدلاپور کے کوہاری فیملی کے تین افراد موقعہ واردات پر ہی ہلاک ہوگئے۔ علاوہ اس کے چار افراد کی حالت نازک بتائی جاتی ہے۔

بدلاپور کی یہ فیملی ایمباسڈر کار میں تھی ممبرا سے کچھ فاصلے پر کلیان شیل پھاٹا کے قریب حادثہ ہوا۔

معتبر ذرائع سے ملی جانکاری کے مطابق فواد کوہاری، یاسر فہیم کوہاری (عمر ۲۱) ارم نجیب کوہاری (عمر ۱۶) اور بلقیس نعیم کوہاری (عمر ۴۵) چار لوگ ہلاک ہوگئے۔ علاوہ اس کے شکیلہ نجیب کوہاری (عمر ۳۵) فیاض کوہاری (عمر ۲۵) اور عنایت کوہاری (عمر ۶۰) کو فوراً بمبئی کے ہندوجا ہسپتال میں بھرتی کیا گیا جہاں ان کی حالت اب ٹھیک بتائی جاتی ہے۔

کالستہ کے پرکار خاندان کو صدمہ

پرکار ایجنسی کے مالک جناب محمد عبدالقادر پرکار کی والدہ زینت بی کا ۹ رجولائی ۹۲ء کو بعمر ۶۵ سال ان کے وطن کالستہ ضلع رتناگیری میں انتقال ہوگیا۔

ڈاکٹر مہاتے اور ساونت برادران کو صدمہ

"ہیسٹ" دواساز کمپنی کے جناب ایچ ایف ساونت اور رجگاؤں حلقہ کے جوان عمر ڈاکٹر عزیز ساونت کے پدر بزرگوار جناب فقیر محمد باوا ساونت متوطن واہیٹ ۱۳ رجون ۹۲ء کو دل کا شدید دورہ پڑنے سے راہیٔ عدم ہوگئے۔

مرحوم نقش کوکن کے بہی خواہ ڈاکٹر علی مہاتے مقیم ساؤتھ افریقہ کے خسر تھے۔

سحر دہلوی نہیں رہے۔

بزرگ اردو شاعر کنور مہندر سنگھ بیدی سحر دہلوی کا ۱۷ رجولائی ۹۲ء کو ۸۳ سال کی عمر میں دہلی میں انتقال ہوگیا۔

وہ ایک آئی اے ایس افسر تھے ۱۹۷۹ء میں ریٹائر ہوئے تھے۔

رتناگیری کے قاضی و مغل برادران کو صدمہ

جناب ادریس عمر مغل کی ہمشیرہ اور جناب عیسیٰ عبداللہ قاضی کی اہلیہ آمنہ بی کا یکم جون ۹۲ء کو بمبئی میں ناگہانی طور

پر انتقال ہوگیا۔ مرحومہ امسال عازم سفرِ حج تھیں اور ۴ر جون ۹۲ء کو اس راہ پر نکلنے والی تھیں۔

علالت کے بعد انتقال کر گئے۔ مرحوم خدا ترس بزرگ تھے۔

ان کے وطن ماکھزن میں رحلت فرما گئے۔

داؤد ھانگلے کا انتقال

بندر محلہ ہرنئی داپولی کے جناب قطب الدین اور جناب ماہر ہانگلے مقیم سعودی عربیہ کے والد جناب داؤد عبدالغفور ہانگلے کا ۵ر جولائی ۹۲ء کو انتقال ہوگیا۔

بیگم ڈاکٹر نائیک کو صدمہ

مدیر نقش کوکن ڈاکٹر عبدالکریم نائیک کی زوجہ محترمہ رقیہ نائیک کے عم محترم جناب اسماعیل دادا عمرانی کا ۷ر جولائی ۹۲ء کو بعمر پچھتر سال بمبئی میں انتقال ہوا۔

ابراہیم سلیمان سیٹھ کی اہلیہ کا انتقال

انڈین یونین مسلم لیگ کے صدر الحاج ابراہیم سلیمان سیٹھ (ممبر پارلیمنٹ) کی اہلیہ یاسمین بیگم ۷ر جولائی ۹۲ء کو بنگلور کے ایک پرائیویٹ نرسنگ ہوم میں مختصر سی علالت کے بعد بعمر ۶۳ سال انتقال کر گئیں۔

انوارے برادران کو صدمہ

گونڈمی اسٹیشن کے پاس صادق ہوٹل کے مالک عبدالرحمن انوارے اور کھیڈ ضلع رتناگری میں ریڈی میڈ کپڑوں کے تاجر جناب محمد انوارے کی والدہ حاجو بی (متوطن آڑہ) اپنے تیسرے فرزند غلام محی الدین کے پاس بمبئی آئی تھیں کہ دل کا شدید دورہ پڑنے سے یکم جولائی ۹۲ء کی شب میں راہی عدم ہوگئیں۔

زینب بی کھارکر کا انتقال

موضع سارنگ تعلقہ داپولی میں جناب حسن عباس مقدم کی خوشدامن اور شاعر عزیز آزادی کی بہن محترمہ زینب بی عمر کھارکر یکم جولائی ۹۲ء کی شب میں انتقال کر گئیں۔ مرحومہ عرصہ سے علیل تھیں۔ پنچایت راج کے اولین دور میں ایک خاتون ممبر کی حیثیت سے مرحومہ سارنگ گاؤں کی گرام پنچایت میں کافی فعال تھیں۔

ھنواری خاندان کو صدمہ

مرحوم خلیل ھنواری (دسیل ٹیکس) کے بھائی معین ھنواری کا ۲ر جولائی ۹۲ء کو حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال ہوگیا۔

شیخ اسماعیل شیخ چاند کا انتقال

بمبئی میونسپل کارپوریشن کے دیونار مذبح خانہ کے افسر جناب سید بہاؤالدین خطیب کے خسر جناب شیخ اسماعیل شیخ چاند ۱۹ر مئی ۹۲ء کو ماون ضلع رتناگری میں انتقال کر گئے۔

آئی وائی سولکر کو صدمہ

مستری ہائی اسکول رتناگری کے ریٹائرڈ پرنسپل اور رتنا سی فوڈ کے ایڈیشنل منیجر جناب آئی وائی سولکر کی خوشدامن لطیفہ اسماعیل مقادم ۲۱ر جون ۹۲ء کو بعمر ۷۷ سال انتقال کر گئیں۔

شوہر کے بعد ۱۳ سالوں تک ۹ بچوں کو پال پوس کر بڑا کیا۔ آخر وقت میں تین چار سال فالج کی وجہ سے صاحب فراش تھیں۔

خلش بڑودوی کا انتقال

۶ر اپریل ۹۲ء کو اردو کے معروف شاعر خلش بڑودوی طویل علالت

ڈاکٹر عزیز کو صدمہ

خلافت کمیٹی کے سکریٹری ڈاکٹر ایم اے عزیز اور سابق وزیر حکومت مہاراشٹر جناب عبدالعظیم کے والد محترم ۲۹ر جون ۹۲ء کو اورنگ آباد میں طویل

حمید کھوت کو صدمہ

نقش کوکن کے سرپرست ادارہ ماھا ہوئسٹ کے پارٹنر جناب حمید کھوت کے پدر بزرگوار جناب محمد صاحب کھوت ۴ر جولائی ۹۲ء کو ضعیف العمری میں

کے بعد بعمر ۶۵ سال بڑودہ میں انتقال کر گئے۔ ان کا کلام گجرات کی اردو شاعری کی نمائندگی کرتا تھا۔ موصوف کے کئی شعری مجموعے شائع ہو چکے ہیں۔

شراب ہندی پیمان کا شعری کارنامہ گجرات کی اردو شاعری میں یادگار رہے وہ گجرات اردو اکادمی کے رکن بھی تھے۔ مجموعۂ کلام زخمہ کے خالق کوکن کے معروف شاعر قاضی فراز احمد جو قطر میں مقیم ہیں مرحوم کے حلقہ تلامذہ سے رکن ہیں۔

ڈاکٹر عمر پالٹے مرحوم

دابوڑی تھانہ اور مضافات کی معروف شخصیت اور ہفتہ وار "اپنا ملک" کے مالک و مدیر ڈاکٹر عمر عباس پالٹے کا وسط جون ۹۲ء میں انتقال ہو گیا۔

ناراض نہ ہوں

آپ کے حلقہ کی کوئی خبر، رپورٹ تذکرہ، رحلت یا اسی قبیل کی کوئی خبر نقش کوکن میں شائع نہیں ہوئی ہے تو سمجھ لیجئے کہ ادارہ اس سے بے خبر ہے۔ عدم اشاعت پر ناراض نہ ہوں۔ ہمارے باضابطہ نامہ نگار نہیں ہیں جو ہمیں خبریں پہنچائیں ۔۔ لہٰذا آپ ہی اپنی خبر کارڈ یا انلینڈ لیٹر پر لکھ کر سپردِ ڈاک کریں۔ ادارہ

نقش نواز

ماہنامہ نقش کوکن کے خریدار بن کر جن حضرات و خواتین نے پچھلے مہینہ میں نقش نوازی کا ثبوت دیا ادارہ ان کا شکر گذار ہے۔

درونِ ہند سالانہ خریدار

جناب عبدالرزاق یوسف مقادم	آشٹی
جناب عبدالحمید آئی پرکار	چمبور
جناب نوشاد علی قاسم انوارے	بانکوٹ
مس ناہیدہ عبدالقادر رکھانگی	بمبئی ۱۰
جناب اختر حسین بورکر	جوگیشوری
جناب محمد اسلم عباس شیخ	بمبئی ۹
جناب اے اے ملا	واشی
لائبریری جماعت المسلمین	
(منجانب ڈاکٹر اقبال وانڈیکر)	پیٹھ مروڈ

درونِ ہند لائف ممبر

جناب عبداللہ عثمان کاسو	بمبئی ۸
جناب شاد قادر میاں ڈھینکر	ہرنئی
جناب معین الدین صدیق اکبر ملا	سوپارہ

بیرونِ ہند سالانہ خریدار

جناب سید شبیر احمد	لندن
	آسٹریلیا

The language itself is being promoted by the Urdu classes it runs on a weekly basis for adults and children at the Habibia Orphanage building.

Mr. Sayed said this year's "outdoor seminar" was one of the most successful and was a fitting occasion to mark Bazme-Adab's 10th anniversary. It neatly summed up Bazme-Adab's various activies

_ Sayed Hasan (Captown)

NEWS from EAST AFRICA

TAJUDIN PARKAR ORATORICAL CONTEST

Mr. Saeed R. Samnakay, Consultant Urological Surgeon, chaired the 28th Tajudin Parkar Oratorical Contest held on 10th July, 1992 at Jamhuri High School, Nairobi, Kenya.

One of the most popular inter-secondary school oratorical contests in English, it is named after the late illustrious Tajudin Sheikh . Ahmed Parkar, a dedicated educationist and a pioneer labour leader in the country.

Representatives from twelve different schools participated in this year's contest which was won by Miss Mariam Nawe of Arya Girls' Secondary School. Sadaf Khan of St. Mary's School and Miss Mwara Kungu of Loretu convent were adjudge second and third, respectively, by the judges namely Mrs. Maria Nyaga, Mr. Ralph Palmer and Mr Kuldeep Nayer.

- Sheikh Ismail (Nairobi)

CONGRATULATIONS

ATA-UL QADEER SIDDIQUI

Master Ata-ul Qadeer Siddiqui s/o Hafiz Ziya-ul Qadder Siddiqui, student of S.F.S. Junior College, Nagpur has obtained 100% marks in Chemistry in H.S.C. Examination of March 1992. He has scored 98% in Medical group and 94% in Engineering group. As per his desire to be a doctor and sincere efforts associated with the proper guidance of his elders, he succeeded with flying colours. He has taken admision in Government Medical College Nagpur. We wish him success in every field of life.

* Dr. Khaliduddin Shujauddin Tumandar, after experience at hospitals started his own practice dispensary on Friday 26th June, 1992 at 52/1, Shastri Nagar, Kalyan Road, Bhiwandi, Dist. Thane.

OBITUARY

FAKIR MOHAMED SAWANT died in Bombay on 13-6-92 of heart attack in old age. He was the father of Hasan Sawant and Dr A. Aziz Sawant and fatherinlaw of Dr. Ali Mahate of Cape Town.

Respected father of Dr. M. A. Aziz died in his old age in Aurangabad on 26-6-92. Dr M. Aziz is politically active in Janta Dal and takes kech interest in the educational field of Muslims. Dr M. A. Aziz is the secretary of Khilafat - Committee and active member of A.K.I and Maharashtra College local Committee

Anwar Khan 44 yrs. old died suddenly of heart attack on 9-7-92. in Bomaby He was religious, hardworking and generous He was the proprietor of SHABAB Enterprise and the elder brother of WAHID KHAN, the president of Bombay Aman Committee.

medicine i.e. MBBS, DENTISTRY, PHARMACY, FISHERIES. FORESTRY, FOOD TECHNOLOGY, COMPUTER SCIENCES AND COMMUNICATON INCLUDING MEDICAL BACHELOR DEGREE IN UNANI AND AYURVEDIC MEDICINES.

Applicants for the scholarship :

Should have passed intermediate science examination or its equivalent with distinction in English, Mathematics, Science, Physics, Biology and Chemistry. Students from rural areas and economically backward families will be given preference.

Inquires and SCHOLARSHIP application forms are available, free of cost from :

STUDENTS ISLAMIC TRUST
2035, Qasim Jan Street, Delhi-110006

Last date to reach applications October 5, 1992

SHAHEEN URDU HIGH SCHOOL
(HAMDARD WELFARE TRUST)

Shaheen Urdu High School has been started from June, this year, with the 8th standard by the Bharat Nagar Welfare Society, at Bharat Nagar, Bandra (East), Bombay. The need for starting an Urdu Medium Girls School at Bharat Nagar was felt because the only Municipal Urdu Medium Girls School of the locality has classes upto seventh standard only. Parents are reluctant to send their girls to Mahim or Bandra (West), as a result of which many girls discontinue studies. Shaheen Urdu High School has been established in this 'backward' area to benefit girls and its application for permission has been received favourably by the Directorate of Education, Government of Maharashtra.

Hamdard Welfare Trust has 'adopted' Shaheen Urdu High School and has decided to support it actively. Shaheen Urdu High School urgently requires funds for constructing additional classrooms, desks and benches, teaching aids and of course for payment of salaries to teachers etc. Donations by payee's account cheque/draft in favour of 'BHARAT NAGAR WELFARE SOCIETY' may be sent to Hamdard Welfare Trust, C/o. Barkat Investment Corporation, 4 Sayeed House, 1st Floor, 63/65, V. S. Marg, Mahim, Bombay-400016. For more details and active participation in the project please contact IRFAN MERCHANT, President. Hamdard Welfare Trust on telephone 6428286.

NEWS from SOUTH AFRICA

Bazme - Adab seminar

STARTING off as an organisation promoting the Urdu language, Bazme Adab (Cape) has grown during its ten year existence to draw in its members to discuss topics ranging from culture to current affairs.

Tracing the growth of its activities was chairman Hassan Sayed who spoke at Bazme - Adab's annual 'outdoor seminar" held at Langebaan on Sunday April 12.

The two guests this year were PAC's Ebrahim Desai who spoke on the political future of South Africa, and UCT Islamic Studies lecturer Ebrahim Moosa who looked at the role of Muslims in a future South Africa.

Entertainment was provided by Shamsu Parker and his group, Saaz-e-Rangeen, who presented ghazals.

A lively mushaira by members of Bazme-Adab was also part of the activity; Mutalib Parker and Jamal Mukadam presenting their own compositions, Gulzar Khan reciting Allama Iqbal's poetry, Mr. Khalife the poetry of Sharaf Kamalie and Ebrahim Dalwie of Hairat Koknie presented Naats.

Mr. Sayed explained that Bazme-Adab was not only confined to literary activities but "we have broadened our base and have managed to involve more members by looking at issues that touch us on a day-to-day basis."

The first ten years of Bazme, Mr. Sayed said, saw the organisation playing host to a number of personalities, in literary and other fields.

Bazme-Adab (cape) also held a successful National Convention in Cape Town on Urdu and this was followed by two of its memvers attending an international Urdu conferencein Mauritius.

NEWS HAPPNING

S I O STATE CONFERENCE

Student Islamic Organisation of India (SIO) , Andhra Pradesh, is to hold its First State Conference at Hyderabad in November 1992. The theme of the Conference will be "No Way But Islam." Preliminary work has been started and a temporary offiice has also been established at 499, Puranii Haveli, Hyderabad, Ph 527516.

"AAB -E- GAUHAR"

The collection of Mr Bartar Madrasi's quatrains -- Aab-e-Gauhar -- was released on June 27 during the 15-day 75th poetic concert organised under the auspices of Tamil Nadu Urdu Literary Association, Madras. A number of Urdu poets participated in the concert.

M A A S NEWSLETTER

MAAS Newsletter is published bimonthly by thê Muslim Association for the Advancement of Science from Aligarh.

It's Chief Editor is Dr. M. AFZAL and Editor is Dr. YASMEEN.

MAAS aims to promote the Education of Science and Technology among Muslim students. The students at Ph D. level in particular deserve special attention of well-wishers as they facing are several financial hurdles and it is likely that if proper care is not taken, annual output of the Muslim Ph.D's may significantly drop.

Post graduate Science students and the scientists are advised to subscribe the paper and keep rapport with its activities

The convenor of the newly constituted scholarship commitee of Mass is Prof. Mohamed Iqbal, Dean. Faculty of Science, Jamia Hamdard, Delhi • and Prof. Hamiduddin & Dr. Mohamed Afzal of Aligarh are the members.

AID.FOR Ph.D. STUDENTS IN ISLAMIC ECONOMICS

The Center for Research in Islamic Economics, King Abdul Aziz University, Jeddah is offering financial assistance for Ph.D. students in Islamic Economics, kindly contact : CRIE , P. O . Box 16711, Jeddah 21474. Saudi Arabia.

DR. ABUL KALAM ELEVATED

Dr. A.P.J. Abul Kalam, the leading scientist of Indian missile programme, has been appointed Scientific Adviser to the Defence Minister. He replaces Dr. V S Arunachalam, who is proceeding on sabbatical for two years.

Dr. Kalam would also concurrently hold the charge of Secretary, Department of Defence Research Development and Director - General DRDO

A M U Court

Prof. Ali Mohammed Khusro, an eminest economist and former member of the Planning Commission, has been elected new Chancellor of Aligarh Muslim University He was V.C. of AMU in the Past

NEWS : NORTH AMERICA

The Islamic Society of North America (ISNA). Canada chapter in mid May its annual conference at the University of Toronto.

The theme of the conference was the New World Order and Muslim Ummah.

The highlight of the conference was Br Yusuf Islam. His lectures were well attended.. He emphasized the need for educating our children and preserving our Islamic identity.

ANNOUNCEMENT I D B SCHOLARSHIP PROGRAMME

The ISLAMIC DEVELOPMENT BANK is please to announce 100 SCHOLARSHIPS for students belonging to the MUSLIM COMMUNITY OF INDIA, for study in a recognised university / college in the field of

Naqshe Kokan

English Supplement

44, Jail Road (East), Dongri,
Bombay - 400 009 (India) Phone : 3764968

Editor	**Dr. Abdul-Karim Naik**
Associate Editor	**Capt. F. M. Mistry**
Consultant Editor	**A. Kays & Haider Pathan**

OUR HONORARY REPRESENTATIVES

U K	I. BAGDADI * U HAJWANE
SAUDI ARABIA	SAYEED KAZI * MOH ALIH MUKADAM
	KHAIL AHMAD * EBRAHIM WANGDE
BAHRAIN	A RAZZAK SARDAR
DUBAI	SIDDIKA U KHERETKAR
PAKISTAN	BOMBAYWALA * KAMRUDDIN KAZI
DOHA QATAR	HASAN KAREEM CHOUGLE
EAST AFRICA	SHEIKH ISMAIL * SAHIR SHIWI KAZI
SOUTH AFRICA	HASSAN SAYED * A R. OSMAN
BOMBAY	E A.G. CHAUGULE * ALI SALEH
KHED-RATNAGIRI	DR. FAIZ AHMED BARDAY
	* I.Y SOLKAR

SUBSCRIPTION IN INDIAN RUPEES

Inland	Rs. 60/- p a.
Pakistan	Rs 200/- p a
Gulf	Rs 250/- p a
Other countries	Rs. 350/- p.a.
South Africa for 5 Years	Rands 200/-p.a.

EDITORIAL

President Sharma : A Multifaceted Personality

President Shankar Dayal Sharma is a rare combination of scholar and politician always ready to handle sensitive and delicate jobs throughout his career spanning over four decades.

A multifaceted personality, Sharma who became as the Ninth President on July 25, 1992 carries into Rashtrapati Bhavan a rich varied experience in government administration and political management.

Chief Minister of erstwhile Bhopal, president of the Indian National Congress and a central minister, 74-year old Sharma had stayed in the super league of Indian politics most of his career before being sent as Governor of Andhra Pradesh by the late Indira Gandhi in 1984. Indira Gandhi had in fact chosen him to do the delicate job of assuaging the feelings of the Telugu Desam Government of N.T. Rama Rao, hurt by the previous governor Ram Lal's act in dismissing it. Sharma did that job with aplomb and consummate finnese. He became Vice President without contest in August 1987.contest in August 1987.

Suave, soft -spoken and erudite, Sharma has had a long innings in public life and is one of the few surviving old guards who plunged into the freedom movement at the call of Mahatma Gandhi.

As Governor and later as Vice President, Sharma travelled the length and breadth of the country many times and kept in touch with breadth of the people.

Sharma finds recreation and relaxation in writing on various subjects of national and international interest, study of languages, history, art and culture and comparative religion.

As a Head, Nation expects righteous guidance from him.

اشاعت کا ۳۰ واں سال

ماہنامہ نقش کوکن بمبئی

اردو / انگلش

رکن انڈین لنگویجیز نیوز پیپرس ایسوسی ایشن

جلد نمبر ۳۰ — شمارہ ۹ — ستمبر ۱۹۹۲ء

مدیر: ڈاکٹر عبدالکریم نائیک

معاون مدیر: فقیر محمد مستری / مبارک کاپڑی

اعزازی نمائندے

ابراہیم بغدادی (انگلینڈ)
سید حسن (ساؤتھ افریقہ)
اقبال کاپڑی و صدیقہ کھرٹکر (دوبئی)
قمرالدین قاضی (پاکستان)
عبدالرزاق سردار (بحرین)

شیخ اسماعیل (ایسٹ افریقہ)
ابراہیم وانکڑے (سعودی عربیہ)
حسن عبدالکریم چوگلے (دوحہ قطر)
فرمان علی پانکر (ابوظہبی)

بمبئی: ابراہیم چوگلے فون: 6260757 — نئی بمبئی: محمود حسن قاضی
کھیڈ: ڈاکٹر فیض احمد برڈے — رتناگری: آئی وائی سولکر عبدالمجید دائی / مجگاؤکر

ملکیت: نقش کوکن پبلی کیشن ٹرسٹ (رجسٹرڈ نمبر E 3006)

سالانہ: ساٹھ روپے — تاحیات: چھ سو روپے

خط وکتابت اور ترسیل زر کا پتہ: نقش کوکن ۵۶ ٹنڈیل اسٹریٹ (نارتھ) ڈونگری، بمبئی ۴۰۰۰۰۹ فون: ۳۷۶۹۴۹۶۸

مقام طباعت: ربانی پرنٹرس، بائیکلہ، بمبئی ۴۰۰۰۲۷

پرنٹر پبلشر: ڈاکٹر عبدالکریم نائیک

تاریخ اشاعت: یکم ستمبر ۹۲ء

کتابت: شبیر احمد، جاوید ندیم

اس ماہ کے نقوش

انسان کی زندگی میں ہر طرح کے دور آتے ہیں۔ خوشی کے بھی، رنج کے بھی۔ خوشی کے موقع پر تقریبات ہوتی ہیں۔ شادی بیاہ، عقیقہ، ختنہ، بسم اللہ، ختم قرآن، امتحان میں کامیابی، بیرون ملک روانگی، وطن میں آمد، حج وزیارت... ان سب سے یادیں جڑی ہوتی ہیں۔ اور ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔ رنج کے موقع پر سوگ ہوتا ہے، وفات، چہلم، فاتحہ، قرآن خوانی... ان سب سے یادیں جڑی ہوتی ہیں اور ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔

ایک موسم آتا ہے، دوسرا جاتا ہے: باراں، گرما، خزاں، سرما، بہار۔ ان سب سے یادیں جڑی ہوتی ہیں اور ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔ تہواروں کا دور مدام چلتا ہے: عید، بقرعید، محرم، شب براءت، میلاد النبی، ماہِ رمضان... ان سب سے یادیں جڑی ہوتی ہیں اور ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔

بھائی کی شادی میں تو تمام طرح کی مٹھائیاں تھیں۔ دوست کے ہنی مون پر افلاطون۔ قرآن خوانی میں نان خطائی۔ باراں میں برفی، سرما میں گاجر کا حلوہ۔ رمضان میں مالپوہ۔ عید میں شیرخُرما۔

اور ہر مٹھائی سے لُطف اندوز ہونے کے بعد سوال پُوچھا جاتا ہے کہ "بھئی مٹھائی کہاں سے خریدی؟" تو سلیمان مٹھائی والے کا نام بے ساختہ زبان پر آجاتا ہے۔ یعنی ہر مٹھائی کے ساتھ سلیمان مٹھائی والے کی یاد جُڑی ہوتی ہے۔ اسی لیے جب کبھی مٹھائی کا ذکر چھڑتا ہے، سلیمان مٹھائی والے کی بات ہوتی ہے۔ سلیمان مٹھائی والے ہر اقسام، ہمہ اصناف، ہمہ رنگ، ہمہ اشکال، ہمہ اجناس اور ہمہ مواقع مٹھائیاں بناتے ہیں۔

آیئے، اپنی یادوں کی یاد میں کوئی مٹھائی نوشِ جان فرمایئے۔

جب کبھی
مٹھائی کا ذکر چھڑتا ہے
سلیمان مٹھائی والے کی بات ہوتی ہے

سلیمان مٹھائی والے

شاہوں کے شایانِ شان مٹھائیاں بنانے والے

مینارہ مسجد

۳۱ ایف/حجی محمد ہاشمی روڈ، بمبئی ۴۰۰۰۰۳

فون ۸۵۵۵۸۵۸۱/۸۵۵۳۲۲۳

ستمبر ۹۲ء

ذکر و فکر

مولانا وحید الدین خان

تاریخ کا اشارہ

انتقام کا خاتمہ پشیمانی کا آغاز ہے۔ انتقام جب اپنے آخری حد پر پہونچتا ہے تو وہ پشیمانی اور اعتراف بن جاتا ہے ـــ یہ قدرت کا اٹل قانون ہے، اور تاریخ میں اس کی مثالیں کثرت سے موجود ہیں۔

انفرادی سطح پر اس کی ایک مثال حضرت عمر بن الخطابؓ کا واقعہ ہے۔ ابتداءً وہ اسلام کے منکر اور دشمن تھے۔ ان کو معلوم ہوا کہ ان کی بہن اور بہنوئی نے اسلام قبول کر لیا ہے وہ ان کے گھر گئے۔ ان کے قبول اسلام پر ان کو اتنا غصہ تھا کہ وہ ان کو بری طرح مارنے لگے۔ یہاں تک کہ چوٹ کی وجہ سے ان کے جسم پر خون بہ پڑا۔ عمر بن الخطابؓ نے جب اپنی بہن کے جسم پر خون دیکھا تو ان کا غصہ ٹھنڈا ہو کر شرمندگی میں تبدیل ہوگیا۔ انھوں نے بہن سے قرآن مانگا۔ پشیمانی کی نفسیات میں جب انھوں نے قرآن کو پڑھا تو وہ ان کے دل میں اتر گیا۔ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا۔

اجتماعی سطح پر اس معاملہ کی ایک مثال تاتاریوں کا واقعہ ہے عباسی دور کے آخر میں تاتاری قبائل موجودہ روس کے پہاڑی علاقوں سے نکلے۔ بعض اسباب کے تحت ان کے اندر مسلمانوں کے خلاف انتقامی جذبہ جاگ اٹھا تھا۔ انھوں نے سمرقند سے لیکر بغداد تک بے شمار مسلمانوں کو قتل کیا۔ مسجدوں کو ڈھایا اور مسلم بستیوں کو ویران کر دیا۔ تاتاریوں نے جب یہ سب کچھ کر لیا تو ان کا غصہ ٹھنڈا ہوگیا۔ اب ان کے اندر ندامت اور اعتراف کا جذبہ جاگ اٹھا۔ مسلم آبادیوں کے کھنڈر کو دیکھ کر ان کے دل کے اندر ایمان کی دنیا تعمیر ہونے لگی مسلمانوں کے عقائد اور ان کی زندگی کے آداب نے ان کو اپنے طرف کھینچنا شروع کیا۔ یہاں تک کہ دھیرے دھیرے بیشتر تاتاریوں نے اسلام قبول کر لیا۔

ہندوستان میں بھی شاید یہی تاریخ دہرائی جانے والی ہے مسلمانوں کے خلاف یہاں جس شدت کے ساتھ انتقامی جذبہ بھڑک اٹھا ہے، وہ ابدی طور پر جاری رہنے والا نہیں۔ وہ لازماً اپنی حد پر پہنچے گا۔ اور جب وہ حد پر پہنچے گا تو عین قدرت کے قانون کے تحت پشیمانی اور اعتراف کا دور شروع ہو جائے گا۔ اس کے بعد دوبارہ لوگ دیکھیں گے کہ جو لوگ اسلام کے دشمن تھے، وہ اسلام کے دوست بن گئے ہیں۔ انتقام کی شدت بتا رہی ہے کہ وہ دن اب شاید زیادہ دور نہیں۔

اسلام کا انکار خود اپنا انکار ہے، اور کون ہے جو خود اپنے انکار کا تحمل کر سکے۔

تعمیر کی فتح

صبح کو وہ سو کر اٹھا تو کمرہ میں چڑیا کا انڈا ٹوٹا ہوا پڑا تھا۔ جس نے چھت کی لکڑی میں ایک گوشہ پا کر وہاں اپنا گھونسلا بنا رکھا تھا۔ اس گھونسلے کی وجہ سے کمرہ میں ہر وقت چڑیوں کا شور رہتا۔ تنکے گرتے رہتے۔ آدمی نے فرش پر ٹوٹا ہوا انڈا دیکھا تو

جگہ کا عطیہ مرحوم ایم اے پرکار (جرمن) صاحب کے ایصالِ ثواب کے لئے

تو اُس نے گھونسلا اجاڑ کر پھینک دیا۔

اگلے دن پھر چڑیاں دوبارہ چھت کی لکڑی میں تنکے جمع کر رہی تھیں۔ دوسرا گھونسلا انھوں نے اس سے کم مدت میں بنا لیا جتنی مدت میں انہوں نے پہلا گھونسلا بنایا تھا۔ چڑیوں کی اس جسارت پر اس کو غصہ آیا اور اس نے دوبارہ ان کا گھونسلا اجاڑ کر پھینک دیا۔ وہ سمجھتا تھا کہ اس نے چڑیوں کے اوپر فتح پالی ہے۔ مگر اگلے دن پھر گھونسلے کا مسئلہ اس کے سر پر موجود تھا چڑیوں نے جب دیکھا کہ ان کا بنا بنایا گھونسلہ اجاڑ دیا گیا ہے اور انڈے ٹوٹ چکے ہیں تو انہوں نے رونے میں یا فریاد کرنے میں وقت ضائع نہیں کیا۔ انہوں نے ایسا بھی نہیں کیا کہ باہر جاکر دوسری ہم جنس چڑیوں کو ڈھونڈیں اور ان کے ساتھ متحدہ محاذ بنا کر گھر پر حملہ کریں۔ اس کے برعکس وہ خاموشی سے باہر نکل گئیں اور ایک ایک تنکا لا کر دوبارہ گھونسلہ بنانا شروع کر دیا۔

اب یہی روزانہ کا قصہ ہوگیا۔ چڑیاں روزانہ گھونسلہ بنانا شروع کرتیں اور آدمی روزانہ اس کو اجاڑ دیتا۔ مگر چڑیاں ان چیزوں سے بے پرواہ ہو کر اپنا کام کئے جا رہی تھیں آدمی کی نفرت کا جواب چڑیوں کے پاس صرف خاموش عمل تھا۔ آدمی کی تخریب کا مقابلہ ہر بار وہ نئی تعمیر سے کرتی تھیں چڑیوں کا دشمن طاقت ور تھا مگر طاقت ور دشمن کا توڑ انہوں نے اپنے لگاتار عمل میں ڈھونڈھ لیا تھا۔

آخر نفرت پر خاموش عمل غالب آیا۔ چڑیوں کی مسلسل تعمیر نے آدمی کی مسلسل تخریب پر فتح پائی۔ آدمی تھک چکا تھا۔ اس نے چڑیوں کا گھونسلا اجاڑنا چھوڑ دیا۔ اب گوریا نے اپنے گھونسلے کو مکمل کرکے پھر اس میں انڈے دے دئے ہیں۔ وہ ان کو سینے میں مشغول ہے تاکہ وہ اپنی اگلی نسل پیدا کرے اور پھر اپنا کام کرکے اڑ جائے۔ اب آدمی کو "چوں چوں" کی آواز میں یہ قیمتی پیغام سنائی دیتا ہے:—

"ہر حال میں اپنی تعمیری جد وجہد میں لگے رہو تم کامیاب ہوگے"

ماہنامہ نقشِ کوکن بمبئی

اُستاد:

جب تک ہم استادوں کا معیار بلند نہ کریں ہم تعلیم کے معیار کو بہتر نہیں بنا سکتے۔ ہم نے ان کی مالی اور سماجی حالت کو سُدھارنے اور عام ذہنی واخلاقی معیار کو بلند کرنے کے لئے کچھ ذرائع اختیار کئے ہیں لیکن وہ ہرگز کافی نہیں۔ ابھی ہمیں بہت کچھ کرنا ہے۔ لوگ بے سوچے سمجھے استادوں کے خلاف تلخ اور بے فیض نکتہ چینی کرتے رہتے ہیں۔ جس سے ان کی ہمت شکنی ہوتی ہے۔ مانا کہ ان میں سے بعض کی تعلیم ناقص ہے اور بہت سے اس مقدس پیشے میں مجبور ہو کر آئے ہیں لیکن ان میں کچھ ایسے بھی تو ہیں جنھوں نے احساسِ فرض اور قومی خدمت کا قابلِ تعریف جذبہ دکھایا ہے۔ ان کی مناسب قدر کرنا قوم کا فرض ہے

(مولانا ابوالکلام آزاد)

آزاد ہیں ہم

ہندوستان میں سماجی اور معاشرتی تبدیلیاں جس تیزی سے آرہی ہیں مسلمانوں نے ابھی ان کا نوٹس نہیں لیا ہے۔ خواص اپنے کاموں میں مشغول ہیں اور عوام اپنی دلچسپیوں میں مصروف ہیں۔ ان میں ویسے بھی مسائل سمجھنے کی صلاحیت کم ہے۔

گذشتہ ۲۲ سال میں زبردست تبدیلی آئی ہے۔ انتہائی پست طبقہ تعلیم کے میدان میں آگے بڑھا ہے۔ دفتری ملازمتوں اور کلیدی عہدوں میں اس کا تناسب جس تیزی سے بڑھا ہے۔ گذشتہ ایک ہزار سال کی تاریخ میں اس کی کوئی نظیر نہیں ہے ہندوؤں کے اعلیٰ ذات کے لوگوں نے بوجہ مجبوری اور بادلِ نخواستہ اپنی ساری انا کے باوجود اس تبدیلی کو نہ صرف محسوس کیا بلکہ راستہ دینا بھی شروع کر دیا ہے۔ یہ سمجھتے ہوئے بھی کہ حالات کا دھارا ان کے خلاف ہے۔

لیکن مسلمانوں نے ابھی تک کسی قسم کا نہ کوئی سبق لیا ہے اور نہ کسی قسم کی اپنے رویہ میں تبدیلی کی ہے۔ وہ اب بھی 'پدرم سلطان بود' کا نعرہ لگا کر اپنی انا کی تسکین کر رہے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ انھیں اگر کوئی فکر ہے تو ملازمتوں کی یا پھر ایسے مسائل کی جو جذباتی ہیں۔

مسجد کے مسئلہ میں بہت حساس ہیں۔ لیکن نماز کے مسئلہ میں ان کا رویہ بیگانگی اور بے حسی کا ہے۔ شادی بیاہ کے مسئلہ میں انتہائی غیور اور شاہ خرچ۔ لیکن تعلیمی اداروں اور تعلیم کے مسئلہ میں انتہائی بے حس اور لاپرواہ — برادری کے مسئلہ میں فعال لیکن عام مسلمانوں کے مسئلہ میں بے فکر۔ ذاتی اغراض کے سلسلہ میں بڑے ہوشیار، لیکن ملی تقاضوں کے سلسلہ میں بے شعور اور لاپرواہ بھی۔

ملک کا نقشہ تبدیل ہو رہا ہے۔ تمام اکائیاں خواہ نسلی ہوں یا لسانی۔ اپنی انفرادیت اور تشخص اور اپنے حقوق و مفادات کے لئے پوری طرح سرگرم ہیں۔ لیکن مسلمانوں کے پاس نہ کوئی باقاعدہ پروگرام ہے نہ کچھ فکر۔ ڈرائنگ روم سے لے کر چائے خانوں تک صرف باتیں ہی باتیں ہیں۔

پورے پورے شہر خالی پڑے ہیں۔ جہاں ایک مخلص فعال اور متحرک شخصیت کا تلاش کرنا مشکل ہے زعم یہ ہے کہ سارا عالم زیر و زبر ہو کر ہمارے قدموں میں آجائے گا۔ ساری دنیا میں ہماری بالادستی قائم ہو جائے گی۔ اور ہمارا سکہ رائج ہو جائے گا۔

ایسا ممکن ہے اگر ہمارا رویہ واقعی تبدیل ہو جائے گا اور ہم گردوپیش کے بدلتے ہوئے حالات میں کلیدی رول ادا کرنے کے لئے تیار ہو جائیں گے۔ مگر نہیں! ہم آزاد ہیں اور ان سارے تکلفات سے آزاد رہنا چاہتے ہیں۔

تحریکِ آزادی کی چند جھلکیاں

جنگِ آزادی کی تحریک آہستہ آہستہ بڑھتی رہی

۸ راگست ۱۹۲۵ء کو شاہجہاں پور میں انقلاب پسندوں کا ایک جلسہ ہوا جس کی صدارت رام پرشاد بسمل نے کی۔ جس میں انقلاب کے لئے درکار سرمایہ حاصل کرنے کی غرض سے خزانہ لے جانے والی ٹرین کو لوٹنے کا تہیہ کیا گیا۔ یہ کام **اشفاق اللہ** خان کے سپرد ہوا۔ اور کاکوری میل کو لوٹ لیا گیا۔ اشفاق اللہ خان اور رام پرشاد بسمل گرفتار کر لئے گئے۔ کاکوری کیس چلا۔ اشفاق اللہ خان کو فیض آباد جیل میں پھانسی دیدی گئی۔

☆ ۱۹۳۹ء میں جب دوسری جنگِ عظیم چھڑی اور وائسرائے نے مجلس قانون ساز سے مشورہ کئے بغیر اعلان کیا کہ ہندوستان جنگ میں شریک ہے، جو دراصل دستور کی خلاف ورزی تھی تو کانگریسی وزارتوں نے احتجاج کے طور پر استعفیٰ دے دیا۔ اس وقت حکومت نے تحریر و تقریر پر پابندیاں لگا دیں۔ تمام بڑے بڑے کانگریسی رہنما گرفتار کر لئے گئے لیکن جب برطانوی حکومت، ہٹلر کی متواتر فتح سے گھبرائی تو ہندوستان کو جنگ کے بعد نو آبادیاتی درجہ دینے کی بات کہی اور ۱۹۴۱ء میں ہندوستان کی آزادی کا وعدہ کیا گیا اور گرفتار شدہ رہنماؤں کو رہا کر دیا گیا لیکن آزادی کی وضاحت نہیں کی گئی۔ جنگ کے معاملے میں تعاون سے انکار پر کرپس مشن آیا۔ لیکن ناکام رہا۔ اس کے بعد ہی "**انگریزو بھارت چھوڑو**" کی تحریک شروع ہوئی۔ اگست ۱۹۴۲ء میں تحریک کے شروع ہوتے ہی تمام لیڈر گرفتار کر لئے گئے۔ گاندھی جی کی گرفتاری رات میں ہوئی۔ اسی لئے شمیم کرہانی نے کہا،

تم جیل جسے لیجاتے ہو وہ درد کا مارا ہے دیکھو
مظلوم، اہنسا کا حامی، بے بس دکھیارا ہے دیکھو
بیچین سا اسکی آنکھوں میں پچھلے کا ستارہ ہے دیکھو
کچھ دیر ذرا سو لینے دو

قلعۂ احمد نگر میں کانگریسی رہنما نظر بند کئے گئے تھے۔

☆ ۱۹۴۵ء میں جب جنگ ختم ہو گئی تو وزارتی مشن ہندوستان آیا۔ ۱۹۴۶ء میں آزادی کی تحریک لمحہ بہ لمحہ اپنی منزل کے قریب ہوتی جاتی تھی کہ جہازیوں کی بغاوت نے انگریزوں کے چھکے چھڑا دیئے۔ اسی وقت انگلستان کے وزیر اعظم اٹیلے نے اعلان کیا کہ ۱۹۴۷ء میں حکومت ہندوستانیوں کے سپرد کر دی جائے گی۔

اور آخر کار وہ دن آپہنچا جس کے لئے سینکڑوں، ہزاروں ہندوستانیوں نے قید و بند کی تکلیفیں سہیں اور پھانسیوں پر چڑھ گئے۔ ۱۴ر اور ۱۵ر اگست کی درمیانی رات ہندوستانیوں کے لئے سورج سے زیادہ روشن تھی۔

☆ غدر ۱۸۵۷ء ملک کی پہلی جنگ آزادی تھی۔ اس میں ہندوستانیوں کو شکست کا سامنا ہوا اور برطانوی سامراج کو فتح۔ اس کے بعد ہندوستان براہ راست برطانیہ کے زیرِ نگیں آیا۔ یوں تو عملاً ساٹھ ستر برس پہلے ہی ہندوستان پر فرنگی راج مسلط ہو چکا تھا لیکن ۱۸۵۷ء کے بعد باقاعدہ طور پر اس ملک کو غلام بنا لیا گیا۔ اس کے ساتھ ہی آزادی کی طویل جنگ شروع ہوئی۔ اس میں مسلح بغاوتوں سے لے کر سول نافرمانی، ستیہ گرہ اور عدم تشدد تک کے طریقے شامل تھے۔

۱۵ر اگست ۱۹۴۷ء کو جب ہندوستان کے افق پر آزادی کا سورج طلوع ہوا تو یہ صرف اہلِ ہند کے ہی لئے روشنی کا پیغام نہ تھا بلکہ تمام غلام ملکوں کے لئے نوید جانفزا تھا۔

ہندوستان کی
جنگِ آزادی اور مسلمان

بیسویں صدی عیسوی سے ہماری قومی جد وجہد کا آغاز ہوا جس میں اردو نے کلیدی رول ادا کیا۔ پنجاب کے سیف الدین کچلو اور بھگت سنگھ نے انقلاب زندہ باد کا نعرہ لگایا۔ چکبست اور اقبال نے حب الوطنی سے سرشار نظمیں لکھ کر آزادی کی فضا میں مزید گرمی پیدا کر دی۔ خصوصًا اقبال کا شہرۂ آفاق ترانہ " سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا " ملک کے گوشے گوشے میں گایا جانے لگا۔ رفتہ رفتہ سودیشی تحریک زور پکڑتی چلی گئی۔ محمد علی جوہر کے اردو اخبار ھمدرد اور انگریزی اخبار کامریڈ، ابوالکلام آزاد کے الہلال اور لوکمانیہ تلک کے کیسری نے عوام میں زبردست جوش وخروش پیدا کر دیا۔ عوام انگریزوں کے سامنے اپنے مطالبات رکھتے چلے گئے۔ اور انگریز انھیں بڑی بیدردی سے ٹھکراتے چلے گئے۔ ایسے خطرناک دور میں کانگریس کی صدارت ممبئی کے بدرالدین طیب جی نے سنبھال کر ہندوستانیوں کے حوصلے بلند کر دیئے۔ یوں تو جدید ہندوستان کی تعمیر میں سرفروشانِ ملک ہر شہر و ہر دیہات میں موجود تھے لیکن وہ جنھیں عالمی تاریخ بھی فراموش نہیں کر سکتی ان میں ایک طرف سرِ فہرست: محمد علی جوہر، مہاتما گاندھی، شوکت علی، ڈاکٹر انصاری، جواہر لال نہرو، لوک مانیہ تلک، اشفاق اللہ خاں، حکیم اجمل خان، ڈاکٹر امبیڈکر، دادا بھائی نوروجی، حسرت موہانی وغیرہ تو دوسری طرف سید محمد، کلکتہ کے امیر علی، علی گڑھ کے ظفر علی خاں، بارہ بنکی کے رفیع احمد قدوائی جیسے رہنمائے قوم بھی انگریزوں سے ہر طرح سے ٹکرانے کے لئے تیار تھے جس کے لیے انھوں نے گھر بار چھوڑا اور کئی کئی بار جیل کی تنگ و تاریک کوٹھیوں میں مہینوں گذار دیئے۔

اپریل سنہ ۱۹۱۹ء کو جلیانوالہ باغ کا المناک واقعہ پیش آیا جس نے انگریزوں کے خلاف، ان کی بربریت کے خلاف میدان تیار کر دیا۔ محمد علی جوہر نے خلافت تحریک شروع کی، اس کی بدولت گاندھی جی کو ملک گیر شہرت نصیب ہوئی۔ سنہ ۱۹۲۰ء میں ابوالکلام آزاد اور گاندھی جی نے ترکِ موالات کی تحریک شروع کی۔ لیکن افسوس چورا چوری کے ڈر سے اچانک گاندھی جی نے عین اُس وقت بند کا اعلان کیا جب یہ تحریک بام عروج پر تھی۔ جس سے طلباء میں زبردست انتشار پیدا ہو گیا سنہ ۱۹۲۱ء کو پھر مکمل آزادی کا نصب العین بنایا گیا۔ انقلابیوں نے سوراج کے گیت گنگنائے۔ پشاور کے قصہ خوانی بازار میں غیور پٹھانوں نے خان عبدالغفار خان کی قیادت میں اپنی جانیں نچھاور کر کے انگریزوں کے دماغوں پر سنہ ۱۸۵۷ء کی یاد تازہ کر دی۔ مارچ سنہ ۱۹۱۲ء کو سول نافرمانی کی تحریک شروع ہوئی۔ انگریزوں نے گول میز کانفرنس کا انعقاد شروع کیا۔ لندن میں ہونے والے ایک کانفرنس میں محمد علی جوہر نے انگریز حکمرانوں کے روبرو صاف الفاظ میں کہہ دیا: " آزادی لے کر جاؤں گا یا پھر یہیں مر جاؤں گا "

اور واقعی ایسا ہی ہوا یہ عظیم ترین رہنما وہیں انتقال کر گیا۔ ان کی عظمت کا اعتراف گاندھی جی ان الفاظ میں کیا کرتے تھے:

" میں محمد علی جوہر کے کوٹ کی جیب میں رہتا ہوں " سنہ ۱۹۴۲ء کو ہندوستان چھوڑدو تحریک شروع ہوئی۔ تمام لیڈروں کو قید کرنا شروع ہوا تو سبھاش چندر بوس کسی طرح روپوش ہو کر فرار ہو گئے۔ لیکن ملک کے دوسرے لیڈران آزادی کی خاطر ہر خوف سے آزاد ہو کر انگریزوں سے ہر طرح سے نپٹنے کے لئے تیار تھے اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے ہندوستانی عوام کی جد وجہد رنگ لائی۔

آزادی کا وہ پودا جس کا بیج سراج الدولہ نے بویا تھا، جس کی جڑوں کو ٹیپو سلطان نے اپنے خونِ دل سے سینچا تھا اور مضبوط و مستحکم کر دیا تھا۔ جس کو پروان چڑھانے میں احمد اللہ بہادر خان جیسے جیالوں نے کوئی کسر اٹھا نہ رکھی تھی، اور جس کی حفاظت کی

خاطر محمد علی جوہر نے اپنی ساری زندگی وقف کر دی تھی اب اس لہلہاتے ہوئے پودے کو ابو الکلام آزاد اور گاندھی جی جیسے رہنماؤں کی سرپرستی میں کون اجاڑ سکتا تھا۔ رفتہ رفتہ اس کا شباب نکھرنے لگا۔ یہاں تک کہ اس کی خوبصورت بالیوں سے پھلوں کی میٹھی میٹھی خوشبو صاف محسوس کی جانے لگی جس کی لذت پہ یقیناً صرف ہندوستانیوں کا حق تھا۔

اور پھر بالآخر ۱۴ر اگست سنہ ۱۹۴۷ء کی آدھی رات کو آزادی ہند کا نقارہ بجا اور ملک کے ہر فرد کے چہرے پر خوشیاں ہی خوشیاں رقص کرنے لگیں۔ انہیں حالات میں ملک تقسیم ہوا جنہیں پاکستان عزیز تھا وہ پاکستان چلے گئے اور ہم ہندوستان کی سرزمین سے ایسے چمٹے رہے جیسے شیر خوار بچہ اپنی ماں کے سینے سے چمٹ جاتا ہے۔ ہر ہندوستانی چاہے وہ ہندو ہو یا مسلمان سکھ ہو یا عیسائی، پارسی ہو یا بدھسٹ ہر ایک کی زبان پر بس ایک ہی نغمہ تھا:

چھوڑو کل کی باتیں، کل کی بات پرانی
نئے دیش میں لکھیں گے ہم ملکر نئی کہانی
ہم ہندوستانی، ہم ہندوستانی ——

مگر افسوس فرطِ مسرت کے یہ آنسو ابھی پوری طرح چھلکنے بھی نہ پائے تھے کہ ناتھو رام گوڈسے نے پدرِ قوم گاندھی جی کو قتل کر کے ملک کی فضا کو مکدر کر دیا۔ خوشیاں غم میں بدل گئیں اور سارا ہندوستان آنسوؤں سے ڈوب گیا۔ یہ آنسو خشک بھی نہ ہونے پائے تھے کہ تنازعۂ کشمیر نے سر ابھارا۔ ایسے نازک وقت میں بریگیڈیر عثمان جیسے بہادر نے دشمنوں کے سارے حملوں کو پسپا کر کے ہندوستانی سرحدوں کی حفاظت کی۔

ابھی ہم جنگِ چین سے پوری طرح سنبھلنے بھی نہ پائے تھے کہ ایکبار پھر ہندوستانی عوام مادرِ وطن کی خاطر پاکستان کے مقابل میدانِ جنگ میں کود پڑے۔ حوالدار عبدالحمید کا کارنامہ اس جنگ کا عظیم کارنامہ تھا جس نے دشمنوں کے پٹنٹ ٹینکوں کو تباہ کر کے نہ صرف ان کے منصوبوں پر پانی پھیر دیا بلکہ ہندوستانیوں کی جرأت و عظمت کا بھی بھرم رکھ لیا۔

تاریخ گواہ ہے کہ ہم نے وطنِ عزیز کی خاطر اپنے جان و مال تو کیا اپنی اولادوں کو بھی قربان کرنے سے گریز نہیں کیا۔ اس پر بھی اگر اہلِ وطن ہماری قربانیوں کو نظر انداز کرتے رہیں گے، ہماری وفاداریوں کو شک کی نگاہ سے دیکھتے رہیں گے اور ہمیں اطمینان سے جینے کے حق سے محروم کرنے کی سازشیں کرتے رہیں گے تو کرتے رہیں۔ ہمارا لہو تو وطنِ پاک کی عزت و حرمت کی خاطر ہمیشہ ہی پانی کی طرح بہتا رہا ہے۔ بہتا رہے گا۔

مولانا محمد علی جوہر ہندوستان کی آزادی کا عظیم مجاہد

از:- عادل صدیقی

مولانا محمد علی جوہر جدوجہد آزادی کے ایسے مجاہد تھے جنہوں نے وطنِ عزیز کیلئے اپنا سب کچھ قربان کر دیا۔ ہندوستان انکی سیاسی بصیرت کا آج بھی مرہونِ منّت ہے۔ وہ ایک بہترین صحافی صفِ اوّل کے مقرّر، اچھے ادیب اور ایک اچھّے انسان تھے۔ انہوں نے برطانوی سامراج کی جڑیں ہلا دیں۔ مگر دنیا کے دانشوروں کی ہمدردیاں ہندوستان کی تحریکِ آزادی کیلئے حاصل کیں۔

مولانا محمد علی ۱۰ دسمبر ۱۸۷۸ء کو ریاست رامپور میں پیدا ہوئے۔ ۱۸۹۸ء میں علی گڑھ سے بی اے کی ڈگری حاصل کی اور ۱۹۰۲ء میں لنکن کالج آکسفورڈ سے بی اے آنرز پاس کیا۔ اس تعلیم نے انہیں ہر ایک سے بے تکلف اور بے محابہ گفتگو کرنے کی جرأت پیدا کی۔ ہندوستان واپس آنے پر مولانا محمد علی ابتداءً رامپور میں ڈائریکٹر تعلیمات اور ریاستی ہائی اسکول کے پرنسپل کی حیثیت سے کام کرنے لگے۔ ریاست میں انہوں نے بہت سے تعلیمی اصطلاحات نافذ کیں ۱۹۰۶ء میں ریاست رامپور کی ملازمت سے استعفیٰ دے کر ریاست بروڈہ میں ملازمت کرلی۔ اسی دوران آل انڈیا مسلم لیگ کا پہلا اجلاس ڈھاکہ میں منعقد ہوا۔ مولانا محمد علی نے اس اجلاس میں شرکت کی۔ اس اجلاس نے مولانا محمد علی کو ملک کے سیاسی مطلع پر ابھرنے کا موقعہ دیا۔

جنوری ۱۹۱۱ء میں کلکتہ سے انگریزی ہفتہ وار "کامریڈ" شائع کیا۔ اور ۱۹۱۲ء میں اردو روزنامہ "ہمدرد" کا اجراء کیا اس سے قبل وہ ہندوستان اور برطانوی جریدوں میں اپنے مضامین کی وجہ سے شہرت پا چکے تھے۔ کامریڈ کے ایڈیٹر کی حیثیت سے انکی صلاحیتیں منظرِ عام پر آسکیں۔ مولانا محمد علی روانی اور بے ساختگی سے انگریزی لکھتے۔ ان کے پاس ذخیرۂ الفاظ بھی وافر تھا اور طنز و مزاح کا سرمایہ بھی۔

مئی ۱۹۱۵ء میں ایک نہایت ہی سخت اداریہ انگریزوں کیخلاف لکھا۔ اس کی پاداش میں مولانا کو نظر بند کر دیا گیا اور "کامریڈ" اور "ہمدرد" کی ضمانتیں ضبط ہوگئیں ان کے ساتھ ان کے بھائی مولانا شوکت علی کو بھی نظر بند کر دیا گیا۔ چھندواڑہ اور بیتول میں مسلسل چار برس کی قید کے بعد ۲۸ دسمبر ۱۹۱۹ء کو دونوں بھائیوں کو رہا کر دیا گیا۔

وہ اپنے بے پناہ طرز استدلال سے بڑی سے بڑی شخصیت کو محوِ حیرت کر دیتے تھے۔

مولانا نے تن من دھن سے تحریکِ آزادی میں شریک رہے انہوں نے سب سے پہلے خلافت کمیٹی کے اجلاس میں گاندھی جی کی عدم تعاون کی تحریک منظور کرائی۔ اس سلسلے میں دسمبر ۱۹۲۰ء میں ناگپور میں انڈین نیشنل کانگریس کا مشہور تاریخی اجلاس قابلِ ذکر ہے۔ ناگپور کانگریس کے بعد محمد علی، شوکت علی اور گاندھی جی نے پورے ملک کا دورہ کیا۔ گاندھی جی نے تحریکِ خلافت کی پوری حمایت کی اور محمد علی نے تحریک

عدمِ تعاون کیلئے لوگوں میں جوش پیدا کیا۔ ہندو مسلم اتحاد کا ایک دلکش نظارہ دیکھنے کو مل رہا تھا۔ بچے بچے کی زبان پر یہ مشہور گیت تھا ؂

بولیں اماں محمد علی کی : جان بیٹا خلافت پہ دیدو

گاندھی جی اور مولانا محمد علی کی کوششوں کا یہ اثر ہوا کہ عوام کے دلوں میں آزادی کی تڑپ پیدا ہوئی اور انگریزوں کا ڈر ان کے دل سے کافور ہو گیا۔ مولانا محمد علی کا بڑا کارنامہ یہی ہے کہ انہوں نے برصغیر کے طول و عرض میں عام بیداری کی لہر دوڑا دی۔

۱۹۲۱ء میں مولانا کو فوج کے ورغلانے کے جرم میں گرفتار کر کے قیدِ بامشقت کی سزا سنائی۔

اسی زمانے میں اماں بی اور بیگم محمد علی نے ملک بھر کا طوفانی دورہ کر کے رائے عامہ کو بیدار کیا۔ تحریک عدم تعاون اور تحریکِ خلافت نے ملک میں اک آگ سی لگا دی۔

محمد علی جب کانگرس میں آئے تو قوم کی قوم کو ساتھ لے کر آئے۔ محمد علی جیل گئے تو یہی آگ قوم پر گلزار ہو گئی۔ سیکڑوں نہیں ہزاروں مسلمان، اچھے عالی خاندان وذی مرتبہ گریجویٹ اور وکیل، بیرسٹر، ڈاکٹر، عالم، فاضل ہنسی خوشی خلافت کا کلمہ پڑھتے ہوئے جیل بھرتے چلے گئے۔

۲ اکتوبر ۱۹۲۶ء کے "ہمدرد" کے ایک مضمون میں انہوں نے قومیت کو مشترکہ ورثہ قرار دیا ہے۔ انہیں لوگوں سے شکایت تھی جو مغرب سے درآمد کی ہوئی قوم پرستی یا نظریۂ قومیت کو اصل قومیت سمجھتے تھے وہ بار بار یہ سوال کرتے کیا قومیت کے عفریت نظاہر انکی آنکھوں نے گذشتہ جنگ کی ہولناکیوں کی نقش کو کیے صورت میں نہیں دیکھے؟

خلافت کی تحریک سرسید اور مولانا ابوالکلام آزاد کے درمیان ایک پل تھی۔ تحریک خلافت نے علی گڑھ کے طلبہ اور اساتذہ کو تحریک عدم تعاون میں شریک ہونیکا موقع دیا اور انکو ہندو مسلم اتحاد ہر قیمت پر عزیز تھا۔

لندن میں گول میز کانفرنس کے افتتاح کے موقع پر مولانا نے جو تقریر کی اس کا شمار دنیا کی اہم ترین تقریروں میں ہوتا ہے اور وہ ہندوستان کی تاریخ آزادی کا ایک روشن باب ہے۔ اس تقریر کے دوران اپنی خرابیٔ صحت کا ذکر کرتے ہوئے مولانا نے کہا تھا "آج میں جس مقصد سے یہاں آیا ہوں وہ یہ ہے کہ میں اپنے ملک کو اسی حالت میں واپس جا سکتا ہوں جب کہ میرے ہاتھ میں آزادی کا پروانہ ہوگا۔ ورنہ میں ایک غلام ملک میں واپس نہیں لوٹوں گا۔ میں ایک پرائے ملک میں جو اگر آزاد ہے مرنے کو ترجیح دوں گا اور اگر آپ نے مجھ کو ہندوستان کی آزادی نہیں دی تو پھر یہاں آپ کو میری قبر کیلئے جگہ دینی پڑے گی"

انہوں نے جو کہا وہ کر دکھایا۔ ۴ جنوری ۱۹۳۱ء کو شمع آزادی کے اس پروانے نے دیارِ غیر میں جان دے دی۔ اور ۲۳ جنوری کو بیت المقدس کے صحن میں سپرد خاک کر دیئے گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ؕ

ان کے دامن پہ ہیں کچھ تازہ لہو کے چھینٹے
دیکھنے والوں کو تصویر نظر آتی ہے

کمال احمد صدیقی

سرودِ رفتہ

اعجاز صدیقی

نوٹ: عنوان "سرودِ رفتہ" کے تحت ہم ہر ماہ اس صفحہ پر اردو کے مشاہیر شعراء کا کلام سلسلہ وار شائع کرتے رہیں گے۔ جو قارئین کی دلچسپی کا باعث ہوگا۔
(ادارہ)

قدم ملا کے چلو

یہ خضرِ وقت سے پیغامِ وقت آیا ہے
علاجِ مرحلۂ دردِ سخت آیا ہے
سکونِ امن و مسرت کا راز پایا ہے
سحر کے ساز پہ کرنوں نے گیت گایا ہے
یہ دُور دُور ہو کیوں پاس پاس آ کے چلو
قدم ملا کے چلو

کہیں پہ صوبہ پرستی و فرقہ پنداری
کہیں بنامِ مذاہب جنونِ غداری
یہ اختلافِ سیاست یہ شورِ ناداری!
کہیں زبان کے جھگڑے کہیں دل آزاری
تمام آج کی یہ شورشیں مٹا کے چلو
قدم ملا کے چلو

بھڑک رہی ہے دماغوں میں آگ نفرت کی
سلگ رہی ہیں نئی بھٹیاں کدورت کی
بہت ہی سست ہیں نبضیں خلوصِ نیت کی
ہر ایک ذرہ پہ رکھ دو جبینِ محبت کی
دلوں کو آئینۂ دوستی بنا کے چلو
قدم ملا کے چلو

بہت سے دورِ غلامی میں داغ کھائے ہیں
غموں کے بوجھ دلِ زار پہ اٹھائے ہیں
بڑے دنوں میں اب آزادیوں تک آئے ہیں
اور آج پھر وہی گمراہیوں کے سائے ہیں
مزہ تو جب ہے جو کھویا ہے اس کو پا کے چلو
قدم ملا کے چلو

نہ شہر کی کوئی تخصیص ہے نہ بن کی ہے
نہ خارزار کی شرط اور نہ کچھ چمن کی ہے
نہ شیخ کی ہے رعایت نہ برہمن کی ہے
یہاں تو بات فقط گوشۂ وطن کی ہے
جہاں اندھیرے ہیں شمعیں وہیں جلا کے چلو
قدم ملا کے چلو

طریقے اور بھی ہیں احتجاج کے لوگو!
تقاضے کہتے ہیں کچھ اور آج کے لوگو!
یہ روز و شب ہیں بڑے کام کاج کے لوگو!
قریب خود کو کرو لوک راج کے لوگو!
رہو خموش مگر داستاں بنا کے چلو
قدم ملا کے چلو

رخِ حیات کو جرأت کی سرخیاں دے دو
دلوں کو حوصلۂ عزمِ جاوداں دے دو
سبک خرام امیدوں کو کارواں دے دو
روش روش کو امنگوں کی داستاں دے دو
قدم قدم پہ نئے ولولے جگا کے چلو — قدم ملا کے چلو

شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی
گورنمنٹ منظور شدہ
ایئر کنڈیشن شوروم
ڈونگری جیل روڈ، غلام محمد بلڈنگ، ڈونگری بمبئی ۴۰۰۰۰۹
فون: ۳۷۶۸۷۱، ۳۷۵۸۹۷
۳۷۲۳۰۹۲
خوش آمدید
خوش آمدید
۵۱ برس سے آپ کی سیوا کر رہا ہے۔ ایک بھروسے کا نام
شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی جویلرس
تجربہ کار کاریگروں کے ہاتھوں سے بنے ہوئے قدیم و جدید فیشن پر سونے کے
کے ڈی ایم کے زیورات ــــــ عید ہو یا دیوالی، شادی ہو یا جنم دن ــــ
کسی بھی خوشی کے موقع پر سونے کی دنیا میں ایک ہی چمکتا ستارا
پتہ:- شاہ بھورمل جویلرس
گورنمنٹ منظور شدہ
ایئر کنڈیشن شوروم
ڈونگری جیل روڈ، مرچنٹ بلڈنگ، دوکان نمبر ۲ بمبئی ۴۰۰۰۰۹
مزید پیش کش
ہمارے یہاں سے خریدے ہوئے (کے، ڈی، ایم،) K.D.M. کے زیورات آپ جب بھی
بیچنا چاہیں ہم بازار کی قیمت پر واپس لیتے ہیں:۔

"بانیٔ انقلاب زندہ باد"

مولانا حسرت موہانی

از: سید حیات وارثی

● غزل کے ممتاز و منفرد شاعر، دلدادۂ تصوف اور کمیونسٹ نظریات کے حامی قائد آزادی مولانا سید فضل الحسن حسرت موہانی کی ولادت ۱۸۸۰ء قصبہ موہان ضلع اناؤ میں ہوئی۔

مولانا حسرت کا نسبی سلسلہ حضرت امام علی رضاؓ سے مل کر حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے مل جاتا ہے۔ مولانا حسرت کے بزرگوں میں حضرت شاہ وجیہہ الدین محمد قدس سرالمونیر بہت پائے کے بزرگ گزرے ہیں۔

مولانا حسرت موہانی کے والد سید اظہر موہانی کو اپنی دادی صاحبہ سے ضلع فتحپور تحصیل کھجوہ میں ورثے کے طور پر تین گاؤں ملے تھے جنکی آمدنی پر اس خاتون کا انحصار تھا۔

مولانا کی تعلیم کا آغاز ایک مکتب سے ہوا جہاں سے انہوں نے قرآن کریم کے علاوہ فارسی اور عربی کا درس حاصل کیا۔ ۱۸۹۴ء میں انہوں نے مڈل کا امتحان امتیاز کے ساتھ پاس کیا۔ ۱۹۱۲ء میں علی گڈھ گئے اور بی اے کا امتحان پاس کیا مولانا کو طالب علمی کے زمانے سے قومی سیاست میں دلچسپی تھی۔ ملک کی آزادی کے خواب دیکھتے تھے۔ ۱۹۲۹ء میں انہوں نے نیشنلزم کے نظریات کو خیرباد کہہ کر کمیونزم کو اپنایا۔ کانپور میں ہونیوالی آل انڈیا کمیونسٹ پارٹی کانفرنس کی صدارت مولانا نے کی۔ وہ کارل مارکس کے معاشی نظام کو پسند کرتے تھے۔ انہوں نے کارل مارکس اور لینن پر کئی نظمیں کہیں۔ لیکن حسرت مولانا عبدالباری فرنگی محلیؒ کے دامن ارادت سے بھی وابستہ تھے اس لئے وہ مشرقی تہذیب اور مسلم معاشرے سے کبھی بے تعلق نہ ہو سکے بال گنگادھر تلک سے حسرت کے خصوصی تعلقات تھے۔ انہوں نے بال گنگادھر تلک کے کہنے پر کانگریس میں شمولیت اختیار کی۔ ۱۹۳۸ء تک وہ کانگریس کے چند بڑے لیڈروں سے نظریاتی اختلاف کی وجہ سے کا حسرت موہانی مسلم لیگ میں شامل ہو گئے۔ وہ ملک کی تقسیم کے سخت خلاف تھے اسی لئے تقسیم وطن کے سوال پر محمد علی جناح سے بھی ان کا اختلاف ہوا اور مولانا نے مسلم لیگ سے بھی کنارہ کشی اختیار کر لی۔ اور دوبارہ کانگریس میں شامل ہو گئے۔ ۱۹۴۰ء کراچی کانگریس کے اجلاس میں جس کی صدارت مولانا ابوالکلام آزاد کر رہے تھے اس اجلاس میں مولانا حسرت موہانی نے ایک پُرجوش تاریخی خطبہ دیا اور پہلی بار "انقلاب زندہ باد" کا نعرہ انکی زبان سے نکلا۔ یہی وہ انقلابی نعرہ تھا جس نے ہندوستان کے حریت پسندوں کے حوصلے بلند کر دیئے۔ اور اس نعرے کی گونج سے غیر ملکی حکمرانوں کے ایوان تھرتھرا اٹھے۔

مولانا حسرت موہانی نے آزادیٔ وطن کے لئے کئی بار قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔

۱۹۰۸ء میں، انکو پہلی بار دو سال قید بامشقت کی سزا ہوئی دوسری بار ۱۹۱۶ء میں مولانا ابوالکلام آزاد اور نثار احمد شیروانی کے ساتھ دو سال جیل میں گزارے اور تیسری مرتبہ ۱۹۲۱ء میں حسرت موہانی کو ۲۲ سال کی سزا سنائی گئی۔ مگر صرف دو سال کے بعد رہا کر دیا گیا۔

جب ملک کی تقسیم عملی طور پر تمام سیاسی رہنماؤں نے تسلیم کر لی تو مولانا حسرت موہانی نے ملکی تقسیم کا ایک نقشہ تیار کیا تھا اس نقشے کے اعتبار سے پاکستان ملک کی ایک ریاست کا درجہ حاصل کرتا ملک کا نہیں، انہوں نے مشرقی پاکستان (۲) مغربی پاکستان (۳) مرکزی ہندوستان (۴) جنوبی مشرقی ہندوستان (۵) اور جنوبی مغربی ہندوستان۔ ان کے اس نقشے کو تسلیم نہیں کیا گیا۔ لیکن پورے منصوبے کو غور سے دیکھنے کے بعد یہ بات پوری ذمہ داری سے کہی جا سکتی ہے کہ مولانا حسرت موہانی تعصب اور فرقہ پرستی کو ملک سے ہمیشہ کیلئے اکھاڑ پھینکنا چاہتے تھے۔ انہوں نے اپنی بصیرت سیاسی سے تقسیم کی تباہ کاریوں کو بہت پہلے ہی محسوس کر لیا تھا۔ اس لئے اس مرد قلندر نے تقسیم کے منصوبے کو کبھی قبول نہیں کیا

بچ گیا تو چار

• حجام جو بہت تیز استرے سے جلدی جلدی شیو کر رہا تھا۔ گاہک سے پوچھنے لگا "آپ کتنے بھائی ہیں" گاہک نے جواب دیا "استرے سے بچ گیا تو چار ہوں گے ورنہ تین ہی سمجھو" ۔۔

لہسن

ہندوستان میں گھریلو پکوان میں اس کا جتنا زیادہ استعمال ہوتا ہے اتنا دنیا کے کسی بھی ملک میں نہیں ہوتا۔ حکیموں کے لئے یہ ایک ایسا ہتھیار ہے جو اکثر دواؤں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ لہسن میں نمک، لوہا، تانبہ اور کئی قسم کے وٹامنس اس میں موجود ہیں کے ویسے یہ گرم ہے اور گرم مزاج والوں کے لئے اس کا زیادہ استعمال مفید نہیں ہے۔ فالج اور معدہ کی خرابی کیلئے لہسن ایک بہترین علاج ہے۔ ابھی حال میں جو تحقیقات ہوئے ہیں اس کے مطابق بلڈ پریشر والوں کیلئے لہسن فائدہ مند ہے۔

قدیم زمانے میں چہرے کا رنگ نکھارنے کیلئے لہسن کا استعمال کیا جاتا تھا۔ ہیضہ میں لہسن کی ایک پھانک کھا لینا بیماری کو ختم کرنے کیلئے کافی ہے۔ پیٹ کے کیڑے مارنے کے لئے بھی صرف لہسن کھا لینا کافی ہے معدہ کے تمام امراض اور قلب کو طاقتور بنانے میں لہسن کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔ جنوبی ہند میں لہسن کا استعمال زیادہ ہے۔ آجکل یورپ اور امریکہ میں بھی اس کا استعمال ہونے لگا ہے اور اس کے کیپ سول بننے لگے ہیں۔۔۔

یہ شمارہ

آپ کو کس حد تک پسند آیا؟
اپنی رائے ضرور لکھئے اور اپنے مشورے سے نوازئیے۔
ساتھ ہی آج ہی۔
اپنے صرف اپنی دوستوں کو خریداری قبول فرمانے کیلئے بطور خاص توجہ دلا کر تعاون فرمائیے۔ ادارہ

کوکنی شاعری

پچھلے چند مہینوں سے ماہنامہ نقشِ کوکن میں چھپ رہی جناب شرف کمالی کی کوکنی شاعری نے لوگوں کو بہت متاثر کیا ہے۔ قدردانی، مبارکبادی اور ہمت افزائی کے متعدد خطوط اور ٹیلیفون نقشِ کوکن کے دفتر میں آئے اور براہِ راست شرف صاحب کو بھی ملے شرف صاحب کہنہ مشق اور قادر الکلام شاعر ہیں۔ ان کی کوکنی شاعری نہ صرف شعریت سے بھرپور ہوتی ہے بلکہ کوکنی بولی کے ایسے الفاظ کا وہ برملا استعمال کرتے ہیں جو خطۂ کوکن کے لئے عام فہم ہوں۔

اضلاع تھانہ، رائے گڑھ، رتناگری اور سندھودرگ کا علاقہ "کوکن" ہے۔ خیال رہے کہ یہاں ہر بیس پچیس میل کے فاصلہ پر کوکنی زبان کا لب ولہجہ بدل جاتا ہے۔ کہیں کہیں الفاظ بھی بدل جاتے ہیں اور اس طرح پورے خطہ کوکن کی بولی میں یکسانیت نہ ہونے کی وجہ سے کوکنی حضرات جب ملتے ہیں تو آپسی بول چال میں کوکنی کا نہیں بلکہ اردو کا استعمال کرتے ہیں۔ صرف وہی لوگ جنہیں معلوم ہے کہ ان کے درمیان "بولی" میں کچھ فرق نہیں ہے، آپس میں کوکنی بولنے لگتے ہیں۔

شرف صاحب نے نوآموز قلمکاروں کو بھی اس طرف متوجہ کیا کہ وہ کوکنی میں شاعری فرمائیں۔ اور اس طرح ہمیں کئی رشحاتِ فکر موصول ہو رہی ہیں جو کوکنی میں ہیں۔ ان میں پیش کردہ موضوعات اور اصلاحی خیالات قابلِ قدر ہیں مگر شعریت سے خالی، قافیہ اور ردیف کی قید سے آزاد صرف کوکنی الفاظ کے ذخیرہ کو ہدیۂ قارئین کرکے ہم ان کی شاعری کا مذاق اڑانا نہیں چاہتے ــــ لہٰذا گزارش کرتے ہیں کہ وہ اپنا کلام شرف صاحب کے پاس بغرضِ اصلاح بھیجیں تاکہ اس کی فنی غلطیاں درست ہو جائیں۔

(ادارہ)

عربی مدرسے مذہبی مدرسے نہیں ہو سکتے اگر.....

از: سید سلیمان ندویؒ

ہمارے سلف صالحین کی مجلسِ تعلیم اور تزکیہ دونوں نبویؐ طریقے کی جامع تھیں۔ اب مدارس صرف تعلیم کا مظہر رہ گئے ہیں اور تزکیہ کا نور ہماری درسگاہوں سے مٹتا جا رہا ہے۔ اب نبوی صلعم طریق مدرسہ اور خانقاہ میں بٹ گیا ہے۔ مدرسہ تزکیہ (قلب اور نفس کی پاکی اور صفائی) کے نور سے اور خانقاہیں تعلیم کے نور سے خالی ہیں۔

بڑی ضرورت ہے کہ ان دونوں خصوصیتوں کو پھر ایک چہاردیواری میں جمع کیا جائے اس کے بغیر عربی مدرسے مذہبی مدرسے نہیں کہے جا سکتے۔ اور نہ ان کے فارغین کے ذریعے مسلمانوں کی ہدایت کا کام ہو سکتا ہے۔ اس لئے ضرورت ہے کہ نصابِ تعلیم میں بھی اس پہلو پر زور دیا جائے۔ اور تربیت میں اس پر سختی سے عمل کیا جائے جو علم و عمل دونوں کے جامع ہوں۔ اور خصوصیت کے ساتھ اہلِ دل کی صحبتوں اور کتابوں کے مطالعہ کا شوق ان کے دل میں پیدا کیا جائے۔

نقشِ کوکن

کسی ایک شخص کی ملکیت نہیں [illegible]

میں اردو کا واحد [illegible]

زیرِ اہتمام پچھلے تیس سالوں سے [illegible]

شخصیات

مولانا عبدالحکیم صاحب نرویل مرحوم

از عبد الرزاق پٹیل - پنویل

تقسیم ملک سے قبل اور اس کے کئی سال بعد تک "شرف الدین الکتبی واولادہ" عربی کتب کی طابع ناشر اور تاجر کمپنی ہی نہ تھی بلکہ ایک ایسی تنظیم جو ملک بھر میں اپنی مثال آپ تھی۔ یہاں سے دعوت و تبلیغ اور احیائے دین کے لئے ٹھوس کوششیں ہوتی تھیں۔ اس سلسلہ کی ایک کڑی اس کے ہفتہ واری اجتماعات یا مذاکرات ہوتے تھے جن کا اہتمام عبدالحکیم صاحب نرویل فرمایا کرتے تھے۔ یہ دکان اور پریس ان کی خاندانی میراث تھی۔

مولانا عبدالحکیم صاحب نرویل بھمڑی کے ایک قدیم نوائط خاندان کے چشم و چراغ تھے۔ پچھلے سو سال سے بھی زیادہ عرصہ سے ان کے خاندان کے بزرگ قلم دین، اسلامی تمدن اور عرب ثقافت کے علمبردار ہیں۔ مولانا عبدالحکیم صاحب عجیب وغریب باکمال بزرگ تھے، وہ عربی، فارسی، اردو اور انگریزی میں یکساں مہارت رکھتے تھے۔ گو کنی ان کی مادری بولی تھی، مگر وہ گجراتی، مراٹھی، کچھی اور ملیالی زبانیں سمجھتے اور بولتے تھے۔ وہ بے حد خوش نویس تھے۔ اور اپنے دونوں ہاتھوں سے یکساں طور پر خوبصورت اور خوشخط لکھا کرتے تھے۔ بولتے وقت لکھنا اور لکھتے وقت بولنا، ایک زبان میں پڑھکر دوسری زبان میں سنانا ایک ایسا عجوبہ تھا جس کے سحر سے میں آج تک نہیں نکل سکا۔ وہ عربی پڑھتے جاتے تھے اور اردو میں اس طرح سناتے تھے جیسے کوئی اردو عبارت پڑھ رہے ہوں۔ قرآن حدیث، تجوید اور تاریخ میں انہیں کمال حاصل تھا، جدید علوم پر قدرت رکھتے تھے، اسی وجہ سے ہفتہ واری مذاکرات میں ان کی موجودگی انسائیکلو پیڈیا یا اسلامیکا یا اسلامک کمپیوٹر کے مترادف رہا کرتی تھی۔ وہ ہومیو پیتھک ڈاکٹر بھی تھے، اپنے ٹیلیفون کی طرف اشارہ کرکے کہا کرتے تھے: ڈاکٹری کا ایک فائدہ یہ ہے باقی اللہ اللہ۔

ہفتہ واری اجتماع ہر ہفتہ اتوار کے دن صبح دس بجے شروع ہوا کرتے تھے۔ (یہ سلسلہ غالباً ۱۹۳۹ء سے شروع ہوا اور ۱۹۶۲ء تک چلتا رہا) یہ بیحد سادہ مگر نہایت سنجیدہ ہر قسم کے تصنع اور تکلف سے پاک، دراصل مولانا کے طبیعت کی لطافت، ان کی شستگی، شائستگی، ان کا گاندھی واد اور کھدر پوشی یہاں ہر جگہ جھلکتی تھی۔ عام طور پر ایک چھوٹا سا تکلف برتا جاتا تھا جب علامہ شبیلی (حجازی نجدی) سفیر مملکت عربیہ سعودیہ تشریف لاتے، اس وقت عربی قہوہ، یا بغیر دودھ کی چائے جس میں ہری پتی ڈالی گئی ہو اس کو ری، یا کوکنی چائے کا طویل دور چلتا تھا، جس کے لئے نہایت قیمتی خوبصورت بلوری فنجان استعمال ہوتے تھے۔ دوکان کی ساگوانی بڑی میز کے ایک طرف تین بھاری بھرکم آبنوسی کرسیاں اور میز کی دوسری طرف پندرہ بیس چھوٹی بڑی کرسیاں ہوتی تھیں ایک چھوٹا سا مائک ہوتا تھا جس کا منہ سڑک کی طرف مڑا ہوتا تھا۔

مولانا عبدالحکیم میرے والد مرحوم کے شاگردوں میں سے تھے، والد صاحب کی تاکید اور مولانا عبدالسمیع خاں نکہت شاہجہانپوری (موازنہ صلیب ہلال) کی وجہ سے ان اجتماعات میں میرا جانا ناگزیر تھا۔ ہائی اسکول کی تعلیم کے دوران میں سو بانی ہاسٹل میں رہتا تھا۔ اتوار کے دن ہوسٹل سے باہر جانے کی اجازت تھی مگر میرے لئے اتوار تو بھاگ دوڑ کا

دن رہا کرتا تھا۔ بھلا ان ٹراموں کا جو اُن دنوں چلتی تھیں اور دو پیسہ کے آدھے ٹکٹ میں ایک سرے سے دوسرے تک کہیں بھی لے جاتی تھیں اور آج کل جیسی بھیڑ بھی نہ ہوتی تھی۔

نکہت صاحب ان دنوں انجمن اسلام میں فارسی پڑھاتے تھے۔ ہر سنیچر کو وہ کوئی ایسی ذمہ داری سونپتے تھے کہ اتوار کے دن صبح پہلے ان کے مکان پر جانا ضروری ہو جاتا تھا۔ پھر ان کے پیچھے پیچھے "مشرف الدین" یا "اولادہ" پہنچنا یہ حضرات صرف "شرف الدین" یا صرف "اولادہ" ہی کہا کرتے تھے۔

میں جب بھی نکہت صاحب کے مکان پر گیا، علامہ شبلی (نجدی حجازی) کو وہیں پایا۔ شبلی مرحوم ان دنوں سعودی عرب کے کونسل جنرل تھے وہ ایک جید عالم، مدیر اور سفیر، خوش پوش اللسان تھے۔ ساتھ ہی ساتھ اردو میں شعر کہتے تھے۔ عربی کی مشہور قطعات اور کبھا دنوں کا اردو منظوم ترجمہ کرکے بہت خوش ہوتے تھے۔ نکہت صاحب اور شبلی صاحب کا ملنا عرب و عجم کا سنگم یا دجلہ و فرات کے اتصال سے کم نہ تھا۔ یہ دونوں حضرات بلا ناغہ "شرف الدین" تک پیدل ہی چلتے تھے۔ یہ ان دنوں کی بات ہے جب عرب خصوصاً سعودی دولتمند کم اور محترم، محبوب اور معزز زیادہ تھے "شرف الدین" پہنچنے کے بعد علامہ شبلی کے انداز میں قدرے فرق آتا تھا وہ بے اختیار عربی بولنے اور عرب تکلفات برتتے تھے۔ جسے میں اپنے بچپن کے باوجود بھی محسوس کرتا تھا۔ علامہ شبلی صاحب مولانا عبدالحکیم صاحب کے بہنوئی تھے، اور ان دونوں میں بے حد محبت و انسیت تھی۔

ان نشستوں کی بدولت اکابرین امت، علمائے کرام شاعر، ادیب، مصنف اور محقق یکجا آجایا کرتے تھے آسمانِ علم و ادب کے درخشندہ چاند ستارے تھے جو کبھی یہاں چمکتے تھے۔ کیسے کیسے لوگ نہ تھے جو یہاں نہ آئے۔ حافظ علی بہادر خان جو بخاری صاحب سے ترکی بولتے تھے، علامہ شبلی (حجازی نجدی) ڈاکٹر عبداللطیف (اساس تہذیب اسلامی) ڈاکٹر یوسف کوکن (امام ابن تیمیہ) علامہ امین الدولہ احمد یار جنگ (المبسوط) مولانا غلام محمد خطیب (جامع مسجد) معین الدین حارث، مولانا عبدالصمد، قاضی ہمہ فقیہ عبدالرزاق سعید بن عمر، قاضی اطہر مبارکپوری، مصطفےٰ فقیہ، مولانا اکرمی صاحب (بھٹکل) اور میرے والد مولانا عبداللطیف کوکن، کے لئے یہ جگہ ایک (Intellectuals Club) محققین کی بارہ داری تھی۔ اہلحدیث حضرات کے لئے یہ مقام مرکزی حیثیت رکھتا تھا۔ اہلحدیث کے علاوہ، احرار، خاکسار، جمعیۃ العلماء کے اکابرین کے لئے "شرف الدین الکتبی و اولادہ" دفتر رابطہ بنا ہوا تھا۔ فلسطین، سیریا (شام) کے مجاہدین مصر و سعودی عربیہ کے اخوان کے لئے شرف الدین باب الہند تھا۔ یہ کوکن اور بھٹکل کے شوافع کے لئے دارالافتاء اور سلطنت آصفیہ کے عروب کے لئے دریچہ تھا۔ اس جگہ کی بڑی قدر و منزلت تھی۔ شاہِ حجاز و نجد سلطان عبدالعزیز بن سعود کا جلوس جب محمد علی روڈ سے گذرا تو دوکان کے سامنے رکا اور سلطانِ مملکتِ سعودیہ کی گلپوشی یہیں کی گئی تھی۔

قرآن و حدیث، فقہ، ادب، اسلامیات "تاریخ"، سیاست، معاشرت، معاشیات، عمرانی کی تدریس، تبلیغ، طباعت و اشاعت کا ایسا مرکز تھا جہاں ماضی، حال اور مستقبل جمع ہو جاتے تھے۔ جہاں صرف للّٰہیت تھی خلق اللہ کی خدمت اور آخرت کی فکر یہاں مذاکرات کے لئے کوئی موضوع پہلے سے مقرر نہیں ہوتا تھا۔ کوئی سوال کرتا: ما قال اللہ تعالیٰ فیہا۔ یا ما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیہ؟ اور کوئی بزرگ مائک کے سامنے بیٹھ جاتے اور ابرِ نیساں برس جاتا اور قلوب کے صدف دُر ہائے شہوار سے بھر جاتے طاق علم سے نور کی ضیا، باری ہوتی اور اذہان کو منور کرتی۔ (عفر اللہ عنہم ونور اللہ نور السموٰت والارض مرقدھم)

کوکنی غزل

شرف کالا

نماز ہے، نہ دین ہے، نہ ایمان ہے
تری پن شیکاسن مسلمان ہے
خرافات چی لاٹ ایلی، بلا!
حقیقت جیا باربات طوفان ہے
ہے درپیش ملک عدم چا سفر
کر انسان دنیات مہمان ہے
ہے نائب خدا پاک جو بے گمان
بگھا، کائی انسان چی شان ہے
شرارت ہے ایک شرم چی وارتا!
کہ انسان جیا دل، انی گھان ہے؟
لڑائی ہے رحمان انی رام چی!
ایودھیات شیطان حیران ہے
قیادت، سیادت، انی اسلے لوک
خدا پن کتا اور مہربان ہے
سپاری ہے افضل سشری ور دھنی!
بنارس چا مشہور اگر پان ہے
جہنم جیا آگیت زلن خاک ہو
تجھیا کرنی چا ہنچ بھگتان ہے
شرف شاعری ہے دلاچی کتھا!!
تجھی کوکنی پن کتی جھان ہے

سانیٹ

قاضی فراز احمد

تم نے کیسی نظم کہی ہے جس میں پیار کا نام نہیں
زندانوں کا شور سنایا زنجیروں کی بات لکھی
خاروں کا تو ذکر ہے لیکن برگ و بار کا نام نہیں
زخمِ دل کا حال کہا ہے تعزیروں کی بات لکھی

تخریبوں کے منظر نامے تعمیروں کی بات لکھی
نرم و نازک چہرے غائب تاریکی ہی تاریکی!
آندھی اور طوفان کے منظر دلگیروں کی بات لکھی
قدروں سے انسان ہے غائب تاریکی ہی تاریکی

باغی سوچیں اور مصائب تاریکی ہی تاریکی!!
اشعاروں میں کرب ہے اتنا دل لفظوں کے کانپ گئے
ظلمت میں ہے نور کا نائب تاریکی ہی تاریکی
حرف سیاہ تو ٹھہر گئے ہیں اور اجالے ڈھانپ گئے

شبدوں کے بیمار پکھیرو معنی کے یہ سرد قفسی
حرفوں کے یہ زخمی چہرے مطلب میں ہے غم کاری

انٹرویو

محمود حسن قاضی

ڈاکٹر مسز رخسانہ عزیز مہاتے ایم ڈی

(واشی نئی ممبئی میں نقش کوکن کے نمائندۂ خصوصی اور نامہ نگار جناب محمود حسن قاضی نے لیا ہوا انٹرویو)

پچھلے مہینہ جب میں اپنے لڑکے عمران کو لے کر ڈاکٹر عزیز مہاتے کے مطب میں پہونچا تو وہاں ڈاکٹر (مسز) رخسانہ عزیز مہاتے صاحبہ کو موجود پایا۔ چونکہ ڈاکٹر عزیز کسی مریض کو دیکھنے چلے گئے تھے اور ڈاکٹر رخسانہ ابھی ابھی اپنے کنسلٹنگ روم سے فارغ ہو کر لوٹی تھیں لہٰذا میں نے رسمی گفتگو کے بعد جناب فقیر محمد مستری کی ہدایت کے مطابق نقش کوکن کے لئے اُن سے کچھ معلومات پوچھ ہی لی۔

سوال:۔ ڈاکٹر صاحبہ! قارئینِ نقش کوکن کی طرف سے میں آپ کو خصوصی کامیابی کے لئے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ البتہ یہ بتایئے کہ فی الوقت آپ نئی ممبئی میں کون سی طبی خدمات انجام دے رہی ہیں؟

جواب: شکریہ (میں فی الحال ایم، جی، ایم (M.G.M.) کالج کے ہاسپٹل کوکن بھون اور واشی سکٹر ۲ نئی ممبئی میں نسوانی امراض کے ماہر معالج کی حیثیت سے کام انجام دے رہی ہوں۔ اور سہ پہر میں ۳ تا ۵ بڑمان و یا پارکیندر سکٹر ۱۲ واشی میں زنانہ امراض کی پرائیویٹ کنسلٹنٹ ہوں۔

سوال: آپ کی تعلیم ایس ایس سی تا ایم ڈی۔ کس کس جگہ ہوئی اور کب کب ہوئی۔؟

جواب: (۱): میں نے ایس ایس سی امتحان سینٹ میری ہائی اسکول ملنڈ ممبئی سے پاس کیا۔ اُس وقت میرا فیصد ۸۰٪ رہا تھا۔

(۲): ایچ۔ ایس۔ سی میں نے رُوپیا کالج ممبئی سے پاس کیا۔ اسوقت PCM میں مجھے ۸۹٪ مارکس ملے تھے۔

(۳): میں نے ایم۔ بی۔ بی۔ ایس (M.B.B.S.) گرانٹ میڈیکل کالج (جے جے اسپتال) ممبئی سے پاس کیا۔ سکنڈ ایم۔ بی بی۔ ایس میں مجھے پیتھالوجی میں ڈسٹنکشن ملا تھا۔

(۴): میں نے ایم۔ ڈی مارچ سنہ ۱۹۹۲ء میں پاس کیا۔

۵: ڈی۔ جی۔ او اپریل سنہ ۱۹۹۲ء میں کیا۔ (۶) ڈی۔ آئی۔ سی اور جی بھی اپریل سنہ ۱۹۹۲ء میں ہی کیا۔ یہ تمام امتحانات میں نے پہلی ہی کوشش میں کامیاب کئے۔

سوال: آپ کو کس شعبۂ امراض میں دلچسپی رہی اور خصوصی مہارت حاصل کی۔؟

جواب: مجھے زنانہ امراض میں دلچسپی رہی اور انہیں شعبۂ امراض میں میں نے مہارت حاصل کی ہے۔

سوال: آپ کی اتنی بڑی کامیابی کے پیچھے کس کا ہاتھ ہے؟ کس نے آپ کی ہمت افزائی کی؟

جواب: الحمدللہ! شروع میں میرے والدین کی ہمت افزائی اور تعاون میری محنت میں شامل رہی۔ پھر شادی کے بعد میرے شوہر ڈاکٹر عزیز مہاتے اور سسرال والوں کا تعاون ملا۔ بزرگوں کی دعائیں شاملِ حال رہیں۔ میں اِن سب کی ممنون ہوں۔

سوال: آپ کی پیدائش، بچپن اور شادی کے بارے میں کچھ بتایئے۔؟

جواب: میری پیدائش میرے آبائی وطن مجگاؤں۔ رتناگری

میں ہوئی۔ بچپن میرا مجگاؤں ڈاک کالونی ممبئی میں
گذرا، کیوں کہ میرے والد جناب اسماعیل عبداللہ قاضی
مجگاؤں ڈاک میں ملازم تھے۔ فی الحال وہ قطر (گلف)
میں برسرِ روزگار ہیں۔ ایم۔ بی۔ بی۔ ایس (M.B.B.S.)
کے بعد میری شادی ڈاکٹر عزیز مہاتے صاحب سے ہوئی
جو فی الوقت یہاں (دانتی میں) جنرل پریکٹشنر کے طور
پر خدمات انجام دے رہے ہیں۔ میری ایک سالہ بچی "صبا"
بھی ہے۔

سوال: آپ کا مستقبل کا کیا منصوبہ ہے؟ ۔ آپ کی کیا
آرزو ہے۔؟

جواب: (صرف مسکرا کر رہ گئیں) آگے اللہ کی مرضی کیطرف
اشارہ تھا۔

سوال: اگر آپ برا نہ مانیں تو ایک سوال پوچھوں؟ کیا آپ
دیگر ڈاکٹروں کی طرح شہر میں روپیہ کمانے کے پیچھے لگے
رہنا پسند کریں گی۔؟ یا اپنے گاؤں کے دیہی علاقے
میں غریبوں کی طبی خدمت انجام دینے میں بھی دلچسپی
رکھتی ہیں۔؟

جواب: (بلا جھجک) اگر مجھے دیہی علاقے میں غریبوں کیخدمت
کا موقع ملے تو وہ میں بخوشی انجام دوں گی۔ یہ میری
خوش قسمتی ہوگی۔

اتنی دیر میں ڈاکٹر عزیز مہاتے وزٹ سے لوٹ آئے
انہوں نے میرے لڑکے کا معائنہ کرکے دوائی دی۔ اور مجھے
وہاں سے لوٹنا پڑا۔

لنگڑی مرغی

ایک شخص مرغی خریدنے گیا۔ مرغی دیکھی تو دوکاندار سے
کہنے لگا: "یہ مرغی تو لنگڑی ہے؟"
دوکاندار نے جواب دیا: "آپ کو اسے پکاکر کھانا ہے
یا اس سے ڈانس کروانا ہے؟"

ہندوستان چھوڑ دو ۔ تحریک آزادی

پچاس سال بعد وہی دن وہی تاریخ

وہی لاٹھیاں

۹ راگست ۱۹۴۲ء کو "بھارت چھوڑو آندولن"
کے وقت ممبئی کے گوالیا ٹینک پر آزادی کے متوالوں پر انگریز
حکومت کی تنخواہ دار ہندوستانی پولیس نے بے تحاشہ لاٹھیاں
برسائی تھیں۔ اسی دن کی یاد میں ۹ راگست ۹۲ء کو جب
بے شمار لوگ پچاس سال پہلے کے اس دن کو یاد کرنے اکٹھا
ہوئے تو اتفاق دیکھئے کہ پچاس سال قبل ۹ راگست
کو اتوار تھا اور اس بار بھی اتوار ہی تھا۔ اس بار حکومت
ہندوستانیوں ہی کی ہے اور پولس بھی ہندوستانی ہے اور
لاٹھیوں سے پٹنے والے بھی ہندوستانی ہی ہیں۔

مرنال گورے، پرمیلا ڈنڈوتے، پردومن بدیکا اور شرد
راؤ، ڈاکٹر جی۔ جی۔ پاریکھ، ایکناتھ کھوپڑے جیسے
سوشلسٹوں کو پولس نے اس وقت روک لیا جب
وہ ہر سال کی طرح جنگ آزادی کے شہیدوں کو
خراجِ عقیدت پیش کرنے جارہے تھے۔ پولس
نے سوشلسٹوں کو اس لئے کرانتی میدان تک جانے نہیں
دیا کہ وہاں سے کانگریسی ورکروں کا جلوس جانے
والا تھا۔ کتنی عجیب بات ہے کہ پچاس سال پہلے بھی
۹ راگست کو لاٹھی، گولی چلی تھی اور اس بار لاٹھی چلی (کچھ دیر اور
مزاحمت ہوتی تو شاید گولی بھی چل جاتی) مطلب یہ کہ حکومت
کرنے والوں کے چہرے بدلے ہیں لیکن ان کی ذہنیت
یکساں ہے۔

ماخوذ

جاوید دروے

" آزادی ہی آزادی "

" ھندوستان میں تو کئی ساری قومیں بستی ہیں۔ مگر ہمارے ریڈیو اور ٹی وی تو اکثر ایک ہی قوم کے رسم و رواج تہوار، تاریخ، اُس کی عظیم شخصیتوں کے متعلق ہی بتاتے رہتے ہیں۔ ایسے کیوں؟ "

یہ سب نادانستہ طور پر ہو جاتا ہے۔ ہاں نادانستہ طور پر ہی ہوتا ہوگا! میں بوڑھا انسان کیا جانوں۔ مگر یہ سیکیولرزم، آزادی اور جمہوریت کیا ہوتی ہے۔؟

آج کئی سالوں بعد تمہیں یہ سب پوچھنے کا خیال کیسے آیا؟

خیال کیا آیا! آپ نے یاد دلایا تو ہمیں یاد آیا۔

تو سنو! سیکیولر حکومت اُسے کہتے ہیں، جہاں حکومت کے معاملات میں مذہب کو دخل نہیں ہوتا۔ ہر فرد کو اپنے مذہب کی پابندیوں کو نبھانے کا اختیار ہوتا ہے۔ جمہوریت جہاں عوام کی حکومت ہوتی ہے، عوام کے لئے ہوتی ہے اور عوام کے ذریعہ ہوتی ہے۔

جیسے ہمارے یہاں ہے۔"

" ہوگی! ہم کیا جانیں! ہم تو تم سے پہلی بار یہ سن رہے ہیں۔"

" اور آزادی کا مطلب تو تم جانتے ہی ہو۔"

" ہاں وہ تو ہم ٹھیک سے جانتے ہیں۔ اور اچھی طرح دیکھتے بھی رہے ہیں۔ آزادی اور بس آزادی۔ ہر جگہ آزادی، ہر سمت آزادی، ہر چیز کی آزادی، ہر طرح کی آزادی، بس آزادی اور آزادی۔"

" آزادی کی تعریف "

آزادی سے پہلے تو ملک میں امن و آشتی، ترقی، خوشحالی، بھائی چارگی اور اتحاد رہا۔ فسادات، تشدد، لاقانونیت، بے روزگاری، قلت اور مہنگائی نہیں رہی۔ ایسی غیر محفوظ اور بدحال زندگی نہیں رہی۔ یہ وہ آزادی نہیں جس کا تصور اور خواب مہاتما گاندھی، جواہر لال نہرو اور ابوالکلام آزاد نے دیکھا تھا۔ یہ وہ آزادی نہیں، جس کے لئے ہزاروں محبانِ قوم نے اپنا گھر بار اور جانیں قربان کردیں۔ آزادی کے بعد ملک کی پوری تصویر ہی بدل گئی ہے۔ اور مسلسل بگڑتی جارہی ہے۔

مگر آزادی بہر حال آزادی ہے۔ آزادی زندگی ہے تو غلامی موت کے مترادف ہے۔

مجھے لگتا ہے آپ جدید دَور کے پیشِ نظر آزادی کی تعریف اور اس کی تشریح میں کچھ اس طرح نئی تبدیلی کرالیں کہ آزادی مٹھی بھر سیانے ڈگڈگی بجانے والوں کے لئے شہنشاہیت اور باقی سارے بندوں کے لئے رجائیت ہے۔

" وقت گذاری "

تم تو کہتے تھے تمہیں تدریسی پیشے سے دلچسپی نہیں ہے بلکہ کسی دوسری، بہتر ملازمت کی کوشش کر رہے ہو۔

ہاں! کوشش تو بہت کی۔ مگر کب تک کرتا؟ جب تک بہتر ملازمت نہیں ملتی، وقت گذاری کے لئے یہی سہی۔

دوست! تدریس محض پیشہ نہیں، عبادت ہے۔ اسے مجبوری اور وقت گذاری کا آلہ کار نہ بناؤ۔ ایسا سوچ کر تم اس مقدس پیشے اور طلبا سے انصاف نہیں کر پاؤ گے۔

ارے یار تم بھی کیسا فلسفہ لے بیٹھے۔ ملازمت پاکر میں انصاف کرنے کے لئے اکیلا منصف بن جاؤں تو یہ ملازمت مجھے مجرم بنادیگی۔

تمہیں نہیں! تمہارے طلبا، کو مجرم بنادیگی۔ اور ہم تم اپنے بچوں

کے کمزور تعلیمی معیار اور اُن کی بے راہ روی کا رونا روتے رہیں گے۔
تو کیا اس کے لئے تم مجھ اکیلے ہی کو ذمہ دار قرار دیتے ہو؟
صرف تمہیں نہیں، بلکہ اُن سب کو جنہیں بچوں کی تعلیم اور انکا مستقبل سے اپنی بھلائی عزیز ہے۔

"تلاش"

تعجب ہے تم نے اب تک شادی نہیں کی۔ مطلب اتنے سالوں کے انتظار اور کوشش کے باوجود تمہیں اپنے معیار کی رفیق حیات نہیں ملی؟
ملی تھی۔ اور مجھے بہت پسند بھی آئی تھی۔
پھر؟
اُس نے نا کر دی۔
وہ کیوں؟
اُسے معیاری شوہر کی تلاش تھی۔

"مجبوری"

تم فیملی پلاننگ کے منسٹر تھے۔ اُس وقت تمہارے نو بچے تھے۔ اُس کے باوجود تمہیں اصرار کر کے فیملی پلاننگ کی وزارت دی گئی۔
اصل میں دوسرے ممبران کی مجبوری تھی، جو انہوں نے مجھے مجبور کیا۔
کیسی مجبوری ـــــ؟
اُن میں ہر ایک کے مجھ سے زیادہ بچے تھے۔

"سب سے بڑا جھوٹ"

فیصل! میرے اور سارے شاگردوں کے مقابلے میں تم کو تعلیم سے کبھی دلچسپی نہیں رہی۔ اور جنہیں اپنے درخشاں مستقبل اور تعلیم سے بے پناہ دلچسپی رہی جو بہت زیادہ باصلاحیت بھی تھے، وہی آج مجھے زندگی کی راہوں میں بھٹکے نظر آتے ہیں مگر چند ہی برسوں میں تمہارا یہ بڑا کاروبار، یہ بنگلہ یہ گاڑیاں اور یہ ٹھاٹ دیکھ کر تو مجھے خوشی بھی ہو رہی ہے اور حیرت بھی۔
سر! حیرت کیسی؟ کامیاب زندگی کو دبوچ لینے کے لئے ہر ایک کا اپنا انداز اور حوصلہ ہوتا ہے۔ انسانی قدروں والا فضول فلسفہ نہیں۔
فضول فلسفہ؟
ہاں! مطلب یہی سر کہ آج کامیابی کی منزل تک جانیوالا اور آسان راستہ، رسک یا جوکھم، سے ہو کر گذرتا ہے۔ راستی اور سچائیوں سے ہو کر جانے والا راستہ اتنا طویل اور حوصلہ شکن ہوتا ہے کہ آپ کو اُسے طے کرنے کے لئے کئی جنم لینا ہوں گے۔ سر! آپ میرے مُدرّس رہے ہیں میں آپ کا احترام کرتا ہوں، مگر آپ مدرّس ہی رہے۔ آپ کے خیالات اور نظریات سے بغاوت کرنے والے آج منسٹر ہیں، بڑے بڑے بزنس مین اور سماج کے کرتا دھرتا نامور لیڈر ہیں۔ کیا یہ سچ نہیں ہے۔
نہیں فیصل، یہ سچ نہیں ہے۔ اتنے بڑے اور اس قدر ذلیل جھوٹ کو سچ نہیں کہو۔
یہ زندگی کا سب سے بڑا جھوٹ ہے۔ اور اس جھوٹ کی قیمت دیئے بِنا کسی کو چھوٹ نہیں ہے۔ یہ میرا ایمان ہے۔

"اقلیت۔ اکثریت"

بچو! ملک ایک مسافر بردار جہاز کی طرح ہوتا ہے جو ایک دُور دراز منزل کی طرف رواں دواں ہے۔ سفر کی سلامتی کی پہلی ضمانت یہ کہ جہاز کے عملے اور مسافروں کے بیچ ربط باہم اور اپنایت کا جذبہ ہو۔ اُس کے بعد ہی جہاز کی سلامتی، مسافروں کی خوشنودی اور سفر کے اطمینان بخش طور پر گذر جانے کی امید کی جا سکتی ہے۔
اگر بدقسمتی سے کسی بات پر مسافروں اور جہاز کے عملے کے بیچ ناچاقی اور غلط فہمی پیدا ہو جائے تو جہاز کے لئے یہ خطرے کا پہلا سگنل ہوگا۔ اُس کے بعد اگر جہاز

کے مسافر اپنی تعداد کے اعتبار سے خود پر اکثریت کا لیبل
چسپاں کر کے اپنی ہر بات منوانے اور عملے کو اقلیت قرار
دیکر، ان کی تعداد بہت کم جان کر، انھیں ڈرانے اور
تنگ کرنے کی کوشش کریں، تو صورتِ حال انتہائی نازک
ہو سکتی ہے۔ جہاز کا عملہ مایوس اور ہراساں ہو جائے گا۔ اپنی
ذمہ داریوں کو ٹھیک سے پورا نہیں کر پائے گا۔ جہاز پر افراط
اور تفریط، خوف و ہراس پیدا ہوگا۔ بے شمار مسائل اٹھ
کھڑے ہوں گے۔ نتیجہ میں سب کی جانوں کے لئے شدید
خطرہ۔ پھر ممکن ہے جہاز سمندر کی بے پایاں وسعتوں
میں بپھری ہوئی لہروں کا شکار بن کر ڈوب جائے۔ ان
حالات میں جہاز کے سبھی لوگ اپنے بیچ کسی بھی قسم کا
نفاق، رنجش اور غلط فہمیوں کو اپنے قریب نہ ہونے دیں۔
وہ متحد و متفق ہو کر رہیں تاکہ وہ جہازی عملہ مسافروں کے
سلامتی کے لئے اپنی اہلیت کو ثابت کر سکیں۔ مسافروں
اور جہاز کے عملے کے بیچ مفاہمت اور اپنائیت پر مبنی
رابطہ ہی جہاز کی سلامتی اور خوشگوار سفر کی ضمانت دے
پائے گا۔ ہمیں اپنی منزل تک لے جائے گا۔

قحط

قحط میں موت ارزاں ہوتی ہے اور
قحط الرجال میں زندگی۔ مرگ انبوہ کا جشن ہو
تو قحط، حیاتِ بے مصرف کا ماتم ہو تو قحط الرجال
ایک عالم موت کی ناحق زحمت کا، دوسرا
زندگی کی ناحق تہمت کا۔ ایک سماں حشر کا، دوسرا
محض حشرات الارض کا۔ زندگی کے تعاقب میں
رہنے والے قحط سے زیادہ قحط الرجال کا غم
کھاتے ہیں۔

رتناگیری

NAIK ICE AND COLD STORAGE

"NAIK BRAND"

فش پروسیسنگ فیکٹری اور جدید طرز سے آراستہ آئس پلانٹ اور کولڈ اسٹوریج
نائیک مارکہ سی فوڈ، شرمپس اور لوبسٹر کے برآمد کار

فون۔ دفتر:۔ ۲۱۱۵/۲۸۵۳ رہائش:۔ ۲۱۵۱ کیبل:۔ NAIKFOOD

غزلیں

شباب للت (شملہ ہماچل)

لہو دیا میں نے جس کی خاطر وہ شخص مجھ کو رُلا کے خوش تھا
جو میرے جینے کی روشنی تھی اُسے وہ ظالم بُجھا کے خوش تھا

پلک جھپکنے کی دیر میں بس نصیب نے ڈور کاٹ ڈالی!
تپنگ رنگین خواہشوں کی میں آسماں میں بڑھا کے خوش تھا

تری غلط بخشیوں سے ہم نے تمام پردے اٹھا دیئے ہیں
ہزار حیلوں سے چاہے اپنی تو دھاندلی کو چھپا کے خوش تھا

گذشتہ شب کی رفاقتوں کی نہ پوچھئے داستانِ رنگیں
وہ شعلہ رُخ شمعِ انجمن تھا میں اپنا دامن جلا کے خوش تھا

ترے جرائم کی داستانیں اُسی نے دوشِ ہوا پہ لکھدیں!!
سمجھ کے ہمراز جس کو اپنے تو کارنامے سنا کے خوش تھا

لطیف مالیگانوی، گوریگاؤں

مضطرب موج ہوں ہر وقت مچلنا ہے مجھے
عزم سے بادِ مخالف کو پلٹنا ہے مجھے

بن کے اک شمع اسی بزم میں جلنا ہے مجھے
آندھیاں لاکھ چلیں پھر بھی سنبھلنا ہے مجھے

راہ پُر خار سہی عزم جواں ہے لیکن!
آبلے پیر میں ہیں جان کے چلنا ہے مجھے

عقل پر جن کے تعصب کے پڑے ہیں پردے
اُن کے فرسودہ خیالوں کو بدلنا ہے مجھے

گرچہ اربابِ ستم مجھ کو دباتے ہیں لطیف!
موجِ دریا ہوں بہر حال اچھلنا ہے مجھے

مظہر کردھنڈوی

مسرت ھم سے برھم ہوگئی ہے
میسّر دولتِ غم ہوگئی ہے

وفا، اخلاص اور الفت کی لذت
جہاں سے آج کل کم ہوگئی ہے

تمہارے چہرۂ تاباں کے آگے
ستاروں کی چمک کم ہوگئی ہے

بیاں روادِ اُلفت کرتے کرتے
"کسی کی آنکھ پُرنم ہوگئی ہے"

وطن کے ذرہ ذرہ میں اے مظہر
شہیدوں کی دفا ضم ہوگئی ہے

ایم اقبال پٹیل، کرجی

تمہیں کیا خون میں لت پت سروں سے ڈر نہیں لگتا!
اذیت ناک، خونی منظروں سے ڈر نہیں لگتا!

ہر اک رستے کی منزل خون، آنسو اور بربادی
چلے جاتے ہو ایسے راستوں سے ڈر نہیں لگتا!

میں جنگل چھوڑ کر پچھتا رہا ہوں، آج تک، تم کو
بتاؤ شہر کے اِن حادثوں سے ڈر نہیں لگتا!

یہ کیسے لوگ ہیں، خوشیاں مناتے، ناچتے گاتے
اِنہیں معصوم، بے بس، بے گھروں سے ڈر نہیں لگتا!

ڈھٹائی سے چلے جاتے ہو شیشے کے مکانوں میں
تمہیں سچ کہنے والے آئینوں سے ڈر نہیں لگتا!

ہمارے گرد ہے اقبال کی ہالہ اونچی سوچوں کا!
ہمیں ان چھوٹے موٹے پتھروں سے ڈر نہیں لگتا

قطر کے سوشیل ورکر
جناب عبداللہ گھر ٹکر

قطر میں گذشتہ بیس سال تک باشندگان کوکن اور بمبئی کے لوگوں کی خدمت کرنے والے جناب عبد اللہ گھر ٹکر اس بار آٹھ سال کے بعد جب پھر لوٹ کر (بطور مہمان) قطر آئے تو ان کے اعزاز میں انڈین ایمباسی کے فرسٹ سیکریٹری عالیجناب ایل، آر جعفری صاحب کی صدارت میں جناب ثنا ر اللہ گھر ٹکر کی قیامگاہ پر ۲۴ر جون کو ایک رنگا رنگ پروگرام منعقد کیا گیا۔ پہلے اجلاس میں تلاوت کلام اللہ کے بعد قاضی فراز احمد نے مہمان خصوصی عبداللہ گھر ٹکر کے تعلق سے گذشتہ بیس سالہ خدمات سے حاضرین کو متعارف کیا۔ جس میں "بمبئی اسپورٹس کلب" کے مختلف کارہائے نمایاں، قطر میں "برٹش کراؤن" نامی ٹینکر کی تباہی کے بعد بچنے والے انڈین ورکروں کی مدد کرنا نیز مرنے والوں کی تجہیز و تکفین اور ان کے پسماندگان کی مدد کرنا، اس کے علاوہ انڈین لوگوں کو پاسپورٹ کی دشواریاں حل کرنے میں مدد دینا۔ (ان دنوں خلیج میں صرف بغداد میں انڈین ایمباسی تھی) اور مسقط میں جارج ڈی فیئر" کا دفتر تھا۔

اردو کلاس کا اجرا اور کرکٹ ٹورنامنٹ انڈور گیم وغیرہ بھی آپ کی مساعی کا نتیجہ ہیں۔

سنہ ۱۹۸۰ء میں قطر سے وطن جانے کے بعد صاحب موصوف نے جنجیرہ مروڈ میں رہ کر اپنی جماعت کی جو خدمت کی اس کے لئے جماعت کے صدر چنے گئے۔ اس وقت آپ نے تعلقہ پیمانے پر جماعتوں کو منظم کیا۔ وہاں بھی بطور صدر تین سال تک عہدہ پر فائز رہے اور اچھی کارکردگی دکھائی۔

انجمن اسلام مروڈ کے لئے دو کمروں کا کام اپنی جانب سے کروایا اور اسی کی ترقی کے کئی کاموں میں بھرپور حصہ لیا مروڈ کی ٹیکنیکل اسکول کی کئی مشکلات دور کیں اور آج بھی اس کی ترقی کے لئے کام کر رہے ہیں مگر اپنی حیثیت اور سرپرستی سے ذاتی فائدہ اٹھانے کی کوشش کبھی نہیں کی۔ کئی عربی مدارس کی سرپرستی کر رہے ہیں۔ بمبئی میں اپنی انجمن کی سرپرستی کے علاوہ دیگر کئی اداروں اور جماعتوں کے اعزازی ممبر ہیں۔

پروگرام کے دوسرے حصہ میں ملک قاضی نے گیت پیش کئے۔ اور سالم حبیب اور ان کے صاحبزادے عدنان سالم نے غزلیں پیش کیں۔ مجلس میں خواتین کی تعداد بھی کافی تھی۔ عشائیہ کا خاص اہتمام کیا گیا تھا۔ جناب جعفری صاحب اور عبداللہ گھر ٹکر نے اظہار خیال کیا۔ قاضی فراز احمد نے سب کی فرمائش پر نظم "بمبئی دیکھی" سنائی نظامت جناب ثناء اللہ گھر ٹکر نے بحسن وخوبی انجام دی۔

(نامہ نگار قاف احمد)

آپ بھی لکھئے

آپ بھی اپنی یادوں / ملاقاتوں کو تحریر کا روپ دے کر ہمیں ارسال کر سکتے ہیں۔ زندگی کے سفر میں (بالخصوص خطۂ کوکن کے) بہت سے لوگ ملتے ہیں ان میں سے کسی فرد کا شاندار کردار دل پر گہرا نقش چھوڑ جاتا ہے۔ ایسے ہی کسی فرد کے ساتھ گذرا ہوا اپنی زندگی کا کوئی یادگار واقعہ ہمیں لکھ بھیجئے کرداروں کی تفصیل اور ماحول کی عکاسی میں اپنے مشاہدہ کو ضرور شامل کیجئے گا۔ چھوٹی چھوٹی جزئیات واقعہ کو دلچسپ بنا دیتی ہیں۔

—(ادارہ)—

ناریل کے خول

ناریل کا درخت مختلف خواص پر مشتمل ایسا ہمہ گیر درخت ہے جس سے گوناگوں استعمال کی مصنوعات حاصل کی جاتی ہیں۔ ناریل کا استعمال بھارت میں تمام سماجی، ثقافتی اور مذہبی رسومات اور تقریبات میں کیا جاتا ہے۔ ناریل کا خول متعدد صنعتوں کے لئے قیمتی خام مال ہے

اب یہ خول مغرب میں اہم مواقع پر توجہ کا مرکز بن گیا ہے اسپین میں بارسیلونا اولمپکس کے دوران ناریل کے یہ خول آئس کریم اور سلاد کے لئے کنٹینروں کا کام دے گیا۔

مغرب کے لوگ، جہاں تک ممکن ہے، مصنوعی اشیاء کی جگہ ایسے کنٹینروں کے استعمال کو، جن کو بار بار استعمال میں لایا جاسکے، فروغ دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ناریل کے خول سے تیار کئے گئے برتن یوروپ میں خوراک اور مشروبات کی منڈیوں میں قدرتی کنٹینروں کے طور پر شروع کئے جا رہے ہیں۔

جرمنی، نیدرلینڈ اور آسٹریا جیسے یوروپی ممالک، بظاہر بے کار اشیاء کے استعمال کی روک تھام کرنے اور کنٹینروں کے استعمال کی حوصلہ افزائی کرنے کے سلسلے میں جن کو بار بار استعمال میں لایا جاسکے، قانون وضع کرنے کی کارروائی کر رہے ہیں۔ مختلف سائز والا یہ واحد قدرتی کنٹینر ہے جو پائیدار بھی ہے اور سخت بھی۔

ناریل کے خول کو ایک قیمتی ضمنی پیداوار سمجھا جاتا ہے جس کا استعمال ایکٹیوٹیڈ کاربن تیار کرنے کے سلسلے میں کیا جاسکتا ہے۔ مذکورہ کاربن پانی، دوائیں اور چینی کی صفائی کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

بیڑیاں اور ایکٹیوٹیڈ کاربن تیار کرنے والے لوگ اس کوئلے کے بڑے صارفین میں سے ہیں۔

ملک میں ناریل کے خول کی موجودہ پیداوار کا تخمینہ سالانہ ہزار تا سات ہزار میٹرک ٹن تک لگایا گیا ہے۔ آٹھ تا دس ہزار خول کا وزن اندازۃً ایک میٹرک ٹن ہوتا ہے ان تمام امکانات کو مدنظر رکھ کر یہ کہا جاسکتا ہے کہ خول کے کنٹینروں کی مانگ برابر جاری رہے گی۔ اور اس سے یقیناً ملک میں ناریل کی صنعت کو فروغ حاصل ہوگا۔

(تحریک آزادی) کے صفحہ ۶ کا بقیہ

ہندوستان کی آزادی کے بعد افریقہ اور ایشیا کے دوسرے کئی ممالک جن میں انڈونیشیا اور الجزائر بھی شامل ہیں۔ یوروپی طاقتوں کے پنجۂ استبداد سے آزاد ہوتے چلے گئے۔ انڈونیشیا عوام نے ولندیزیوں (ڈچ) کے خلاف طویل جنگِ آزادی کے بعد اپنے ملک کو آزاد کرالیا۔ اسی طرح الجزائر نے سات برس تک خونریز مسلح جنگ کے بعد فرانس کے چنگل سے اپنے ملک کو آزاد کرایا۔

آئینۂ عالم

جموں و کشمیر: پھلوں کی پیداوار میں سرفہرست

جموں و کشمیر کو بجا طور سے بھارت میں میوؤں کا باغ کہا جاسکتا ہے۔ کشمیر میں پھلوں کی پیداوار ۴۷ ۱۹ میں صرف پچاس ہزار ٹن تھی جو بڑھ کر اب آٹھ لاکھ ٹن تک پہونچ گئی ہے۔ مختلف بلندیوں اور ہواؤں کے درمیان گوناگوں طبعیاتی خصوصیات کا حامل ایک تغیر پذیر علاقہ ہونے کی وجہ سے جموں و کشمیر میں متعدد پھلوں کی افراط ہے۔ جن میں سیب ناسپاتی، آلوچہ، چیری، خوبانی، آڑو، اخروٹ، بادام، آم وغیرہ شامل ہیں۔

کشمیر میں معتدل پھلوں کی کاشت کی تاریخ بہت قدیم ہے، جو تقریباً ۳۰۰۰ سال (۱۰۰۰ قبل مسیح) پرانی ہے جنگلات خودرو اور دیسی پھلوں نیز میوؤں کے درختوں سے بھرے ہوئے تھے۔ دورِ وسطیٰ میں انگور اور دیگر پھلوں کی کاشت اننت ناگ میں رنبیر بلورہ کریوا (مارتن پیٹو) کے مقام پر بڑے پیمانے پر کی جاتی تھی۔ پیٹو کا علاقہ اب وادی میں سیب کی کاشت والے ابتدائی علاقوں میں سے ایک علاقہ ہے۔ مغلوں سے کافی پہلے، کشمیر حکمرانوں نے وادی میں باغات اور میوؤں کے باغات بنوائے تھے۔ سلطان زین العابدین نے اپنے زمانۂ حکومت میں کاشت کے لئے پھلوں کے درختوں کی بہت سی نئی اقسام درآمد کی تھیں۔ قلم لگانے کا فن بھی مرکزی ایشیا سے شروع کیا گیا تھا۔

ترقی کا عذاب

ٹھیک ۵۰۰ سال قبل، کرسٹوفر کولمبس نئی دنیا کی تلاش میں نکلا تھا۔ تب سے لے کر اب تک انسان اس کرۂ ارض کے تقریباً ہر ایک حصے پر اپنے قدم رکھ چکا ہے بلکہ اس سے بھی کہیں آگے یعنی چاند پر بھی جا پہنچا ہے۔ آئندہ چند دہوں میں اس کے قدموں کے نشان دوسرے سیاروں پر بھی نظر آئیں گے۔ خلائی اسٹیشن، خلا میں اڑنا، گہری خلائی کھوج اور خلائی گاڑیاں، جو ایک زمانے میں محض خیالی تھیں، آج حقیقت بن گئی ہیں۔ گذشتہ تین دہوں میں خلائی ٹیکنولوجی نے مواصلات، ٹیلی ویژن، اور ریڈیو نشریات، موسمیات، وسائل کے بارے میں سروے اور ان کے انتظام وغیرہ کے لئے مصنوعی سیارے فراہم کرکے ہماری زندگی پر زبردست اثرات مرتب کئے ہیں۔

بلاشبہ انسان نے اپنی کوششوں کے تقریباً تمام شعبوں میں زبردست کامیابی حاصل کی ہے لیکن اس کے لئے اسے بھاری قیمت چکانی پڑی ہے۔ ہمارے اس کرۂ ارض پر آج کل شدید دباؤ ہے۔ سبزہ خطرناک حد تک غائب ہوتا جارہا ہے، بارشوں کا معاملہ غیر یقینی ہوگیا ہے جس کے نتیجے میں کبھی سیلاب آجاتے ہیں تو کبھی قحط پڑجاتا ہے۔ تیزابی بارشوں میں بڑے پیمانے پر اضافہ ہوا ہے اوپری فضا میں اوزون کی پرت، جو تبفشی رنگ کی بہت تیز شعاعوں سے ہمارا تحفظ کرتی ہے، ختم ہوتی جارہی ہے، پینے کے پانی کی قلت ہوتی جارہی ہے۔ اور اس میں آلودگی بڑھتی جارہی ہے۔ گرین ہاؤس گیسوں میں اضافہ ہورہا ہے اور یہاں تک کہ ہوا بھی جس میں ہم سانس لیتے ہیں، ناقابلِ برداشت ہوتی جارہی ہے۔ مختصر یہ کہ اس کرۂ ارض پر زندگی کو خطرہ لاحق ہے۔

اندرا آواس یوجنا

مکان انسان کی بنیادی ضرورتوں میں سے ایک ہے اور

صحت مند زندگی اور حفظانِ صحت کے لئے کلیدی اہمیت رکھتا ہے۔

اکتوبر سنہ ۱۹۷۱ء میں بے زمین کھیت مزدوروں کو تعمیرِ مکانات کے لئے زمین الاٹ کرنے کی اسکیم شروع کی گئی تھی ۸۶ - ۱۹۸۵ء میں اندرا آواس یوجنا شروع کی گئی۔ یہ پروگرام دیہات میں بے زمین لوگوں کے لئے روزگار کی ضمانت کے پروگرام کے ایک حصے کے طور پر شروع کیا گیا۔ اندرا آواس یوجنا کے تحت شیڈولڈ کاسٹ میں غریب ترین لوگوں کے لئے رہائشی مکانات کی تعمیر کا پروگرام شامل ہے۔ آزاد کرائے گئے بندھوا مزدوروں اور شیڈولڈ ٹرائب کے لوگوں کو بھی اس سے فائدہ پہنچایا گیا۔ اب یہ پروگرام جواہر روزگار یوجنا کے تحت آگے بڑھ رہا ہے۔

کانڈلہ

گجرات کے کچھ ضلع میں ملک کے مغربی انتہائی سرے پر واقع کانڈلہ ایشیا کا پہلا آزاد تجارتی علاقہ ہے جو ۱۱۰۰ کروڑ روپئے سے بھی زیادہ کی مالیت کا غیر ملکی زرِ مبادلہ کما کر گذشتہ ۲۶ برس میں بھارتی معیشت کے لئے قابلِ قدر خدمات انجام دیتا رہا ہے۔

کانڈلہ کے آزاد تجارتی علاقے میں جو ۲٫۲۵ ہیکٹر رقبے میں پھیلا ہوا ہے، ۱۲۵ سے زیادہ صنعتی یونٹ ہیں۔

ملبوسات کی صنعت اس علاقے میں دیگر چیزوں کے مقابلے میں بہت زیادہ مقبول ہے۔ اس علاقے میں ۳۰ سرکاری یونٹ کام کر رہے ہیں۔ اس صنعت میں خواتین کو سب سے زیادہ تعداد میں روزگار ملا ہوا ہے۔ ملبوسات کے ایک یونٹ سے ایک ہزار سے بھی زیادہ خواتین کارکنان کو روزگار فراہم ہوتا ہے جو ایک منٹ میں تقریباً ایک سو جین تیار کرتی ہیں۔

یہاں کی مصنوعات ۵۰ سے زیادہ ممالک کو برآمد کی جاتی ہیں۔ یہ علاقہ نئے صنعتکاروں کو متعدد ترغیبات اور رعایات کی پیشکش کرتا ہے جو گذشتہ عرصہ میں بتدریج فراہم کی گئی ہیں۔ ریاستی حکومت نے بھی اہم ترغیبات دی ہیں۔ خاص خاص رعایات میں سرمایہ جاتی امداد دینا، تمام پیداواری ساز و سامان پر ریاستی فروخت ٹیکس کی چھوٹ اور اسٹیمپ محصول کی ادائیگی کی چھوٹ شامل ہیں۔

اس علاقے کے قریب کانڈلہ کی بندرگاہ ہے جو صرف چار کلومیٹر کے فاصلے پر ہے اور جس سے اس علاقے کو بہت فائدہ ہے۔ یہ بندرگاہ بھارت کی ایک سرکردہ جدید بندرگاہ ہے، جس کا نمبر مال کی نقل وحمل کے لحاظ سے چوتھا ہے۔ کانڈلہ کے آزاد تجارتی علاقے سے سامان کی برآمدات کے لئے کنٹینروں کی نقل وحمل کی کافی سہولیات ہیں۔ یہاں سے اب مستقل طور سے امریکہ، کناڈا، برطانیہ، یوروپ، افریقہ، روس، جاپان، جنوب مشرقی ایشیا اور مغربی ایشیائی ممالک کے لئے کنٹینروں کی نقل وحمل ہوتی ہے۔

یہ علاقہ چونکہ وسط مشرقی منڈی کے لئے قریب ترین بندرگاہ کی سہولت فراہم کرتا ہے اس لئے بھارت اور غیر ممالک کے سرمایہ کاروں دونوں ہی اس علاقے کی اس خوبی سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ مقابلتاً کم اجرتوں پر غیر ہنرمند اور ہنرمند مزدوروں کی آسانی سے دستیابی، پیداواری جگہوں کی دستیابی، بندرگاہ کی قربت اور پیش کردہ متعدد ترغیبات اس علاقے کو برآمدات پر مبنی بہت سے یونٹ قائم کرنے کے لئے ایک قابلِ انتخاب جگہ بنا دیتی ہیں۔ اس علاقے میں چھ کثیر ملکی کمپنیوں اور ملک کے سرکردہ صنعتی ایوانوں کی موجودگی اس حقیقت کی مظہر ہے۔

دوستی

دوستی جتنی پرانی ہو نبھاتے رہیے
ہر نیا دوست نیا زخم دے جائے گا

اخبار واذکار

مرتبہ: ... بن صاد

نئی پنویل میں جونیئر کالج کا افتتاح

نئی پنویل کی بڑھتی ہوئی آبادی کے پیش نظر سدھاگڈھ ایجوکیشن سوسائٹی کے زیر اہتمام جونیئر کالج کا افتتاح عمل میں آیا۔ اس موقعہ پر سوسائٹی کے نائب صدر مسٹر جی پالیوال نے پانچ لاکھ روپیے کا عطیہ دیا۔ ان کے اس گرانقدر عطیہ پر حاضرین نے خراجِ تحسین پیش کیا۔ کالج کا افتتاح پنویل میونسپلٹی کے قائم مقام صدر پرشرام جیتکر کے ہاتھوں ہوا۔ اس سوسائٹی کے نگرانی میں ضلع رائیگڈھ میں نو ہائی اسکول جاری ہیں۔ یہ جونیئر کالج الکا پہلا کارنامہ ہے ۔۔۔۔

ہندی مسلمانوں کی امریکی تنظیم

ہندوستان کی مختلف ریاستوں کے تقریباً چھ سو مسلمان جو امریکہ (یو ایس اے) کی ۳۰ ریاستوں میں قیام پذیر ہیں ان میں بیشتر نہایت اعلیٰ تعلیم یافتہ سائنسداں، یونیورسٹی میں پروفیسرز، ڈاکٹرز، انجینئرز، چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ اور تاجر پیشہ لوگ ہیں۔ ۱۹۷۰ء کے عشرے سے وہاں جاکر آباد ہوئے۔ انہوں نے اپنی فلاح و بہبود کیلئے ایک انجمن ایسوسی ایشن آف انڈین مسلمز آف امریکہ، واشنگٹن (ڈی سی) قائم کی ہے۔ پتہ ذیل میں درج ہے۔

۱۹۹۱ء میں اس ایسوسی ایشن نے دو سود مند اقدام کئے۔ ایک تو یہ کہ انہوں نے ایک ریلیف فنڈ قائم کیا تاکہ ہندوستان میں فسادات سے متاثرین اور قدرتی آفات کا شکار ہونے والے مسلمانوں کو مدد بہم پہنچائی جائے۔ دوسرا یہ کہ نوجوان کو شادی کے لئے مناسب جوڑوں کی معلومات دیجائے۔

ایسوسی ایشن ہندوستانی ہندوؤں، سکھوں، عیسائیوں کے ساتھ مل کر مختلف مواقع پر سماجی اجتماع منعقد کرتی ہے تاکہ ان کا آپس میں ربط باہم قائم ہوجائے۔ پتہ ہے۔ پوسٹ بکس ۱۰۶۵۴۔ سلور سپرنگ، میری لینڈ ۲۰۹۰۴ (یو ایس اے)

حنیف پورکر۔ مہاڈ ضلع

رائیگڈھ میں سماجی خدمات بالخصوص فلاحی اور تعلیمی سرگرمیوں میں پیش پیش رہنے والے بے لوث کارکن ڈاکٹر محمد شفیع پورکر (سکریٹری انجمن حمایت الاسلام مہاڈ) کے فرزند حنیف پورکر نے امسال بارہویں (سائنس) امتحان میں مجموعی اعتبار سے ۸۳ء۷۷ فیصد نمبرات کے ساتھ کامیابی حاصل کی۔ موصوف فجندار جونیئر کالج وہور میں زیر تعلیم تھا۔ مسٹر حنیف پورکر جب ایس ایس سی امتحان میں کامیاب ہوا تھا تو اسے ۸۶ فیصد نمبر ملے تھے۔ اس سال نقش کوکن ٹیلینٹ فورم کا مراٹھی مضمون کا بیسٹ اسٹوڈنٹ انعام بھی موصوف کے حصہ میں آیا تھا۔ موصوف سلسلہ تعلیم

نقش کوکن سے

جاری رکھتے ہوئے اب انجینئرنگ کالج میں داخلہ کا خواہشمند ہے۔ اللہ اس کے ارادوں کو کامیاب کرے (آمین)۔۔۔

غلام محمد مومن وومنز ڈگری کالج کا شاندار نتیجہ

بھیونڈی میں طالبات کا علیحدہ کالج غلام محمد مومن ومنز ڈگری کالج کے پہلے بیچ نے بمبئی یونیورسٹی کے بی اے فائنل امتحان چھیانوے فیصدی حاصل کر کے شاندار کامیابی حاصل کی ہے جبکہ یونیورسٹی کا مجموعی فیصد ۷۰٪ ہے۔

واضح ہو کہ غلام محمد مومن وومنز ڈگری کالج کا یہ پہلا بیچ تھا۔ کل ۷۳ طالبات امتحان میں شریک ہوئیں۔ ۷۰ طالبات کامیاب اور تین ناکام ہوئیں۔ سلیمان بلڈنگ کوٹر گیٹ کی ہونہار طالبہ تسنیم عادل اختر مومن نے یونیورسٹی میں تیسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ کالج کی آٹھ طالبات کو امتیازی نمبروں سے اور چالیس طالبات کو فرسٹ ڈویژن کے ساتھ کامیابی ملی۔۔۔

نقش کوکن سے

ڈاکٹر شنکرن کا تبادلہ

تھانے میونسپل کارپوریشن کے کمشنر ڈاکٹر ڈی کے شنکرن کا تبادلہ کوکن کے ڈویژنل کمشنر کی حیثیت سے ہوا اور انکی جگہ محکمۂ مالیات کے اسسٹنٹ سکریٹری مسٹر وی ایس ساکھلکر کا تقرر عمل میں آیا۔۔۔

تقرریاں:

★ ڈاکٹر زیڈ اے قاسم کی انڈین سائنس کانگریس (نئی دہلی) پر ۱۱ جنوری ۹۲ء بطور صدر تقرری عمل میں آئی ہے۔

★ ڈاکٹر بشیر الدین احمد جامعہ ملیہ اسلامیہ نئی دہلی کے ۳ فروری ۹۲ء سے وائس چانسلر مقرر ہوئے ہیں۔

★ لیفٹننٹ جنرل جمیل محمود کا ۲۰ فروری ۹۲ء سے بطور آفیسر کمانڈنگ آف ایسٹرن سیکٹر کاریس نئی دہلی تقرر عمل میں آیا ہے۔

★ ڈاکٹر خلیق انجم ۲۷ فروری ۹۲ء سے جامعہ اردو علیگڑھ نئی دہلی کے وائس چانسلر مقرر ہوئے ہیں۔

★ سب سے پرانا اخبار!

سویڈن آفیشل جنرل کو دنیا کا قدیم ترین اخبار قرار دیا گیا ہے جو کہ ۱۵۶۱ء سے شائع ہو رہا ہے۔۔۔

بزمِ ادب کیپ کی سالانہ آؤٹنگ

۱۲ اپریل ۱۹۹۲ء کی صبح حبیبیہ کالج سے تقریباً ساٹھ اردو قدرداں کے لئے لاکثری بس لانگابان (کیپ) کے لئے روانہ ہوئی۔

لانگابان وہ بحری کنارہ ہے جہاں لوگ شہر کی بھاگ دوڑ اور شور وغل سے دور گاؤں کی سمندری پُرسکون فضاؤں میں اپنی چھٹیاں بتاتے ہیں۔ اس پرسکون فضا میں کامریڈ جناب ابراہیم دیسائی نے جو کئی برسوں سے حریت اور حقوقِ انسانیت کی خاطر حکومت افریقہ سے لڑتے رہے "نئے افریقہ کا مستقبل" پر بحث کی۔ مولانا ابراہیم موسیٰ (لیکچرر اسلامیات یونیورسٹی کیپ) نے "نیا افریقہ اور مسلمان" پر روشنی ڈالی اور جناب حسن سید صدر بزم ادب کیپ نے جلسے کی غرض وغایت کے فرائض انجام دیئے۔ اردو گیت وغزل اور آخر میں مشاعرہ ہوا۔ جناب ابراہیم دلوی نے مرحوم حضرت حیرت کوکنی کی غزل سنائی۔ کولھا (مہاراشٹر) سے آئے مہمان جناب ابراہیم خلیفے نے شاعر کوکن حضرت شرف کمالی کی "نقش کوکن" اپریل میں چھپی تازہ کوکنی غزل سے محفل کو گرمایا۔ مطلب زاہد اور جمال الدین جمال نے اپنے کلام سنائے اور اردو ذوق بڑھایا۔۔۔

سکریٹری بزم ادب کیپ (نامہ نگار محمد عمر خلیفے، جمال الدین جمال)
ستمبر ۹۲ء

ڈاکٹر جاوید مہاڈیک کی کامیابی،

کھیڈ ضلع رتناگری کے نوجوان جاوید عبداللہ خان مہاڈیک نے الامین میڈیکل کالج بیجاپور سے ایم بی بی ایس کی ڈگری حاصل کی ہے۔ ڈاکٹر جاوید نے مقادم ہائی اسکول کھیڈ سے درجہ نویں کا امتحان پاس کر کے انجمن اسلام ہائی اسکول، کرلا بمبئی سے ایس ایس سی کا امتحان پاس کیا اس وقت آپ نے ۸۰ فیصد نمبر حاصل کئے تھے۔ بارہویں کا امتحان آپ نے رویاریل کالج بمبئی سے پاس کیا تو آپ کو ۸۳ فیصد نمبر ملے تھے۔

عمر کے ۲۲ ویں سال میں آپ ڈاکٹر بن گئے۔ اور سلسلۂ تعلیم جاری رکھتے ہوئے ایم ایس کرنے کا ارادہ ہے...

بدرالنساء سنگے عالمہ بن گئیں

چپلون کے معروف و مقبول سماجی کارکن اور سابق میونسپل کونسلر جناب طاہر سنگے کی دختر بدرالنساء نے جامعۃ الصالحات مالیگاؤں سے عالمہ کا کورس مکمل کر لیا ہے۔ چپلون تعلقہ میں عالمہ ہونیوالی آپ اولین خاتون ہیں۔ اپنی تعلیم و تربیت کا اوروں کو بھی فیض نقش کوکے پہنچے اس سلسلہ میں محترمہ کچھ کوشش کر رہی ہیں...

صبا یاہو:-

برہانی کالج بمبئی میں شعبۂ کامرس کی لکچرار پروفیسر مسز یاہو کی دختر صبا محمود یاہو نے امسال ایس ایس سی امتحان میں ۸۸ء۷۱ فیصد نمبر حاصل کئے...

شمع سلیمان یاہو:

ریزرو بنک آف انڈیا کے افسر اور کوکن مرکنٹائیل کوآپریٹیو بنک کے پبلک ریلیشن کمیٹی کے رکن جناب محمود یاہو کی بھتیجی شمع سلیمان یاہو نے امسال بی کام کا فائنل امتحان درجۂ اول میں کامیاب کیا سلسلۂ تعلیم جاری رکھتے ہوئے آپ نے چارٹرڈ اکاؤنٹنسی میں داخلہ لیا ہے...

ای ایس انگلش اسکول (اردو میڈیم)

توڑیل:- ضلع رائیگڈھ کے ادارۂ درج بالا سے امسال ایس ایس سی امتحان میں ۸۳ بچے شریک امتحان ہوئے تھے ۵۲ نے کامیابی حاصل کی اس طرح کامیابی کا فیصد ۶۲ء۶۵ رہا۔

ضمیر فیروز خان دیشمکھ نے ۸۲ء۵۷ فیصد نمبر حاصل کئے۔ وہ ہائی اسکول میں سرفہرست رہا۔ دوم نمبر پر رفیق مقادم ہے جس نے ۷۵ء۸۵ فیصد نمبر حاصل کئے۔

طالبات میں زینت عبدالمجید دیشمکھ اول آئیں اس نے ۶۷ء۲۵ فیصد نمبر حاصل کئے۔ دوسرے نمبر پر فاطمہ علی خان دیشمکھ رہیں جسے ۶۶ء۸۵ فیصد نمبر ملے۔

جونیئر کالج انگلش میڈیم (آرٹس)

کامیاب امیدوار ا نتیجہ ۴۵ء۴۵ فیصد رہا۔ سید نشاط نظام الدین اول حاصل کردہ مارکس ۸۳ء۵۷ فیصد، خدیجہ حسین خان دیشمکھ دوم ہا حاصل کردہ مارکس ۵۰ء۵۷ فیصد یہ ایچ ایس سی کا پہلا بیچ تھا۔ یہاں اکثریت طالبات کی ہے...

سوشل ورک:- سوشل ورک یعنی سماجی خدمت کا جذبہ قدرت کا عطیہ ہے اسے سائنٹیفک طور پر حاصل کرنے کے لئے درج ذیل کورسیز کی تعلیم دی جاتی ہے۔

بیچلر آف سوشل ورک

(B.S.W) بارہویں کے بعد داخلہ۔ مدت دو سال۔ پتہ:۔ اسکول آف سوشل ورک، نرملا نیکیتن، نیو مرین لائن بمبئی ۲۰

ڈپلوما ان سوشل ورک

(D.S.W) گریجویشن کے بعد داخلہ ۲ سالہ کورس۔ پتہ:۔ ٹاٹا انسٹی ٹیوٹ آف سوشل سائنس، چیمبور، بمبئی ۸۸ (۲) نرملا نیکیتن بمبئی ۲۰۔

ماسٹر آف سوشل ورک

(M.S.W) گریجویشن کے بعد دو سالہ کورس (۱) نرملا نیکیتن بمبئی ۲۰ (۲) کروے انسٹی ٹیوٹ آف سوشل سائنس کروے نگر، پونا۔

ایم اے ان سوشل ورک

گریجویشن کے بعد داخلہ دو سالہ کورس (ٹاٹا انسٹی ٹیوٹ آف سوشل چیمبور)۔

بی ایڈ فزیکل ایجوکیشن

جن نوجوانوں کو جسمانی ورزش اسپورٹس وغیرہ میں دلچسپی ہے وہ یہ کورس مکمل کر کے پی۔ٹی انسٹرکٹر بن کر اسکول میں ملازمت حاصل کر سکتے ہیں یہ ایک سالہ کورس ہے (۱) گورنمنٹ کالج آف فزیکل ایجوکیشن کاندیولی بمبئی میں داخلہ ملتا ہے۔

کریئر ماسٹر: بی اے کے بعد اس کورس میں داخلہ ملتا ہے جو ایک سالہ ہے اسکول کے بچوں کو فنی اور تجارتی کورسیز کی معلومات فراہم کرنے کے لئے کریئر ماسٹر مقرر کیا جاتا ہے۔ یہ کورس انسٹی ٹیوٹ آف اوکیشنل گائیڈنس اینڈ سلیکشن۔ مہاپالیکا مارگ بمبئی ۱ میں سکھایا جاتا ہے۔

ڈپلوما ان اوکیشنل گائیڈنس

بی اے / بی ایڈ یا کریئر ماسٹر کے بعد اس میں داخلہ مل سکتا ہے۔ یہ کورس یک سالہ ہے۔ سینٹ زیویرس انسٹی ٹیوٹ آف ایجوکیشن، ۵ا نیو مرین لائنس بمبئی ۲۰ میں داخلہ حاصل کریں۔

ڈپلوما ان لنگوسٹکس

اس زمانہ میں، مختلف زبانوں پر عبور حاصل کرنیوالوں کی مانگ ہے، بڑے بڑے اخبارات، سفارت خانے، غیر ملکی کونسل وغیرہ میں ان کو بلایا جاتا ہے۔ بی اے یا کسی بھی شعبہ کی سند حاصل کرنے کے بعد یہ دو سالہ کورس ہے یہ کورس بمبئی یونیورسٹی میں پڑھایا جاتا ہے۔

دلنواز خطیب کی کامیابی

موضع کرڑوئی تعلقہ سنگمیشور ضلع رتناگری کی محترمہ دلنواز امین خطیب نے امسال ڈی ایم ایل ٹی (بیتھالوجی) کا امتحان درجہ اوّل میں پاس کیا۔ اس سے قبل جب ایس ایس سی کا امتحان آپ نے گوکٹے کالج، رتناگری سے پاس کیا ہے جہاں اپنے کلاس میں وہ اول آئی تھیں۔

آپ نے جب ایس ایس سی کا امتحان پاس کیا تھا تو نقش کوکن ٹیلینٹ فورم کے زیر اہتمام وہ کوکن میں سائنس کی بہترین طالبہ قرار دی گئی تھیں ــــ حصول تعلیم (D.M.L.T) کے دوران آپ نے نقش کوکن کی کافی مدد کی ہے۔۔

مبارکباد

موضع وڈولی تعلقہ مانگاؤں ضلع رائے گڈھ کے رئیس جناب آدم عبدالرحمٰن مانڈلیکر کے فرزندِ ہونہار قمرالدین نے شیواجی یونیورسٹی کولہاپور سے۔ ایم کام کا امتحان سکینڈ کلاس سے کامیاب کیا۔ وڈولی میں ایم کام ہونے والے یہ پہلے امیدوار ہیں۔ اللہ تعالیٰ قمرالدین صاحب کو مزید ترقی دے۔۔

ارونا آصف علی کو نہرو ایوارڈ

۸ اگست کو ممتاز مجاہد آزادی اور سماجی وسیاسی کارکن محترمہ ارونا آصف علی ۱۹۹۱ء کے جواہر لال نہرو ایوارڈ برائے بین الاقوامی مفاہمت کیلئے منتخب ہوئی ہیں۔۔۔

ہمدرد اسٹڈی سرکل

یہ ادارہ مسلم طلباء کو یو پی ایس سی کے تحت ہونے والے آئی آئی اے ایس، آئی ایف ایس اور دیگر شعبہ جاتی امتحانات کی تیاری کے واسطے کوچنگ دینے کیلئے جدید ترین اور بہترین سہولیات سے مزین ہے۔ یہ شاندار کمپلیکس پچاس کمروں پر مشتمل ایک جدید طرز کے ہاسٹل، لائبریری معہ ریڈنگ روم، لیکچر ہال اور گروپ ڈسکس روم، کانفرنس روم، ڈائننگ ہال، اور تفریحی مشاغل کیلئے کلب وغیرہ پر مشتمل ہے۔

سرکل کے ڈائریکٹر عثمان ایم ادہمی کے بقول اس ادارہ کو مرکزی وزارت بہبود کی منظوری حاصل ہے اور اسے سالانہ تین لاکھ روپے گرانٹ ملتی ہے۔ یہ مرکزی حکومت کی اس اسکیم کا حصہ ہے جو خصوصیت سے تعلیمی طور پر پسماندہ اقلیتی طبقات کیلئے شروع کی گئی ہے۔ پندرہ کروڑ روپیہ کی نقش کی رقم سے لاگت سے تعمیر کردہ یہ کمپلیکس ہمدرد فاؤنڈیشن کی دین ہے۔

کوچنگ دینے والے پینل میں ملک کے ممتاز اور سرکردہ علمی شخصیات کی خدمات حاصل کی گئی ہیں۔ ان میں سابق وائس چانسلر پروفیسر اے۔ ایم خسرو، مسٹر ایم امین، وائس چانسلر جامعہ ہمدرد، پروفیسر ایس۔ این۔ سنہا، مسٹر اے آر بلگرامی، مسٹر ایس کے رام، اسٹاف سلیکشن کمیشن کے سکریٹری، مسٹر ایس سی متل، ٹریڈ فیئر اتھارٹی آف انڈیا کے سکریٹری مسٹر موسیٰ رضا وغیرہ قابل ذکر ہیں۔۔۔

جنید عبدالصمد اکئے کی کامیابی

رائیگڈھ: (بذریعہ ڈاک) انجمن اسلام جنجیرہ سائنس جونیئر کالج مہسلہ ضلع رائیگڈھ کے طالب علم جنید عبدالصمد اکئے نے امسال بارہویں جماعت میں ۷۰ فیصد مارکس لیکر کالج میں اول مقام حاصل کیا۔ خاص طور پر سائنس اور حساب میں ۷۷ فیصد مارکس حاصل کر کے ایک ریکارڈ بنایا ہے۔ جنید مہسلہ تعلقہ کے ممتاز سوشل ورکر جناب عبدالصمد اکئے کا فرزند ہے اس کی اس نمایاں کامیابی پر ادارہ انجمن اسلام جنجیرہ اور اہل مہسلہ نے مبارکباد پیش کی۔

(نامہ نگار۔ شکیل احمد، مہسلہ)

ثمینہ سید ظہیر قادری اول

رائیگڈھ: (بذریعہ ڈاک) انجمن اسلام جنجیرہ اردو ہائی اسکول مہسلہ ضلع رائیگڈھ کی طالبہ ثمینہ سید ظہیر قادری نے امسال دسویں کے امتحان میں ۷۱ فیصد نمبر حاصل کر کے اسکول میں اوّل مقام حاصل کیا اس کے علاوہ سائنس اور انگلش میں ڈسٹنکشن حاصل کیا ہے۔۔۔

(مراسلہ: شکیل احمد مہسلہ)

ڈاکٹر نوید عالم کی ایم بی بی ایس میں کامیابی

رائیگڈھ (بذریعہ ڈاک) انجمن اسلام جنجیرہ جونیئر کالج آف سائنس مہسلہ ضلع رائیگڈھ کے طالبعلم نوید عالم لقمان خان پٹھان نے امسال ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کے امتحان میں کامیابی حاصل کی۔

نوید عالم پہلا طالب علم ہے جو اس دیہی علاقے کے جونیئر کالج سے اول نمبر سے کامیاب ہو کر ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کی اعلیٰ جماعت تک پہنچا۔ نوید عالم اپنی اس شاندار کامیابی میں اپنے والد لقمان خان پٹھان پرنسپل انجمن اسلام جنجیرہ جونیئر کالج، جناب عبدالرحمٰن دفعدار، کالج کے چیئرمین اور اسٹاف کو شامل کرتا ہے۔ نوید عالم کی اس شاندار کامیابی پر ادارہ انجمن اسلام جنجیرہ مبارکباد پیش کرتا ہے۔۔۔

(مراسلہ: شکیل احمد)

ستمبر ۹۲ء

شادی خانہ آبادی

☆ فاطمہ ۔ عاقل

ایڈوکیٹ عبدالرحمٰن عبداللطیف (متوطن گھاٹیولا ۔ رتناگیری) کی دختر فاطمہ کی شادی عاقل بن عبدالقادر لامباتے کے ساتھ ۲۳ اگست ۹۲ء کو بمبئی میں انجام پائی ۔۔۔۔ ..

☆ شبنم ۔ امتیاز

کوکن مرکنٹائل کوآپریٹیو بنک کے ڈائریکٹر اور پٹیل اینڈ کمپنی، بمبئی کے جناب عبدالرحمٰن حسین پٹیل عرف سرنگ کی دختر شبنم کا عقد مسعود امتیاز عبدالرحمٰن جمعدار کے ساتھ ۱۵ اگست ۹۲ء کو جامع مسجد بمبئی میں بحسن و خوبی انجام پایا ۔۔۔۔

خورشید منشی

دیرینہ نقش نواز (لائف ممبر) جناب عبدالقادر منشی کے فرزند خورشید کا عقد ۱۴ اگست ۹۲ء کو جامع مسجد بمبئی میں انجام پایا ۔ قابلِ ذکر امر یہ ہے کہ اسی کے بعد جشن استقبالیہ کا تکلف بھی نہیں برتا گیا ۔ یہ سادہ مگر پُر وقار تقریب باعثِ ستائش تھی اور قابلِ تقلید بھی ۔۔۔ ..

☆ جبیں ۔۔۔ بشیر

جناب داؤد حسن پرکار (سرپنچ) نقش کوکن سے کی دختر جبیں کی شادی فروس گاؤں (تعلقہ کھیڈ) کے جناب حسین صلاح الدین پرکار کے پوتے جناب بشیر کے ساتھ ۲۸ مئی ۹۲ء کو انجام پائی ۔۔۔ ..

☆ ریاض ۔۔۔ نرگس

پروفیسر اے اے قاضی اور پرنسپل رشیدہ قاضی صاحبہ کے بھانجے ریاض راج فرزند محمد اقبال راج اور خالدہ راج مقیم بریڈ فورڈ کی شادی نرگس خان کے ساتھ ۲۷ جون ۹۲ء کو نہایت تزک و احتشام کے ساتھ بریڈ فورڈ میں انجام پائی ۔۔۔ ..

ڈرائنگ کے مقابلوں میں آدرش ہائی اسکول کی کامیابی :

"چتر لیلا نیکیتن" پونا کے زیر اہتمام منعقدہ ڈرائنگ کے مقابلوں میں آدرش ہائی اسکول، کرجی کی جانب سے کے ۲۲۴ طلبہ نے شرکت کی جن میں ۹ کو "بیچ رنگی اسناد" سے اور جوگلے عاشق ابراہیم کو "نقرئی تمغہ" سے نوازا گیا ۔ طلبہ کی تعداد نتائج اور کام کے معیار کو مدنظر رکھتے ہوئے "چتر لیلا نیکیتن" کی جانب سے معاون مدرس جناب اقبال پٹیل صاحب کو "بہترین آرٹ ٹیچر" کی سند اور خاص "تحفہ" سے نوازا گیا ۔۔۔ ..

انجمن اسلام باندرہ کی طالبات کو میرٹ اسکالرشپ :

۱۹۹۱ء کے اسکالرشپ امتحان میں انجمن اسلام گرلز ہائی اسکول باندرہ کی دو طالبات شیخ شگفتہ عبدالسلام اور غزالہ نبی جان کو کامیاب شدہ طالبات میں امتیازی حیثیت پانے پر حکومتِ مہاراشٹر کی جانب سے میرٹ سرٹیفکیٹ اور نقد اسکالرشپ سے نوازا گیا ۔ پرنسپل رشیدہ قاضی صاحبہ، معلمات، طالبات اور والدین کو دلی مبارکباد ۔۔۔۔ ..

صحافیوں کی انجمن کا قیام

۱۶ اگست ۹۲ء کو نئی بمبئی اخباری نامہ نگار اور صحافیوں کے انجمن کی تشکیل عمل میں آئی اور اسی کا پہلا اجلاس نیو بمبئی ہائی اسکول سیکٹر ۲ میں منعقد ہوا ۔

انجمن کے صدر شری دیپک گوجر نے اپنے خطبۂ صدارت میں نئی بمبئی میں مقیم سبھی زبانوں کے صحافیوں سے اپیل کی کہ وہ مقامی مسائل کو اپنے اخبارات کے ذریعہ اعلیٰ حکام تک پہنچانے کا نیک فریضہ انجام دیں ۔

اردو کے نامہ نگار جناب اقبال کوارے شریک جلسہ تھے ۔ انجمن کے سیکریٹری شری بالاجی سونار نے سارا انتظام و انصرام کیا اور حاضرین کا استقبال فرمایا ۔ موسلا دھار بارش کے باوجود کافی

تعداد میں لوگ شریک جلسہ ہوئے اور
ایک دوسروں کا تعارف حاصل کیا ۔۔

مسٹر نارائنن نائب صدر منتخب

۱۹ ر اگست ۹۲ء کو مسٹر کے آر
نارائنن جن کے بارے میں عام اتفاق
رائے تھا ملک کے ۹ ر ویں نائب صدر
منتخب ہوئے ۔

مسٹر نارائنن نے سفارت، صحافت،
تعلیم اور سیاست کے میدانوں میں
قابلِ تحسین خدمات انجام دی ہیں ۔

ایک معمولی خاندان (پسماندہ طبقہ)
میں پیدا ہونے والے مسٹر نارائنن پہلے شخص
ہیں جو نائب صدر جمہوریہ کے عہدۂ جلیلہ
تک پہنچے ہیں ۔ اسمیں انکی قابلیت
اور مقبولیت کا بڑا دخل ہے ۔۔

سیّد عبدالغفور کو ایک اور اعزاز

حائی رٹی سیل نئی ممبئی کے صدر
اور نور الاسلام ٹرسٹ (واشی) جس نے واشی میں ایک
عظیم الشان "مسجدِ نور" تعمیر فرمائی ہے) کے
جنرل سکریٹری جناب حاجی عبدالغفور
نقش کوکنے

سید مومن تلوجہ ضلع رائیگڈھ کو نئی ممبئی
میونسپل کارپوریشن کی صلاح کار کمیٹی
کا رکن نامزد کیا گیا ہے ۔

ابتک نئی ممبئی میں گرام پنچایت کا
عمل دخل تھا مگر اب اسی علاقہ کی
وسعت کو ملحوظ خاطر رکھ کر حکومت
مہاراشٹر نے یہاں میونسپل کارپوریشن
تشکیل دی ہے ۔ سڈکو کے مینجنگ
ڈائریکٹر اس کے اولین ایڈمنسٹریٹر مقرر
ہوئے تھے مگر اب ایک کمشنر کی تقرری
عمل میں آئی ہے ۔ اور کمشنر کو مقامی
مسائل مثلاً آب رسانی، راستوں
کی مرمت، بی ایس ٹی بسوں کی آمد
و رفت، تعمیرات، صاف صفائی وغیرہ
میں صلاح کار کے طور پر پانچ رکنی
کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جس میں سابق
ایم ایل اے جناردھن گوری، حلقہ
کے معروف سیاسی رہنما شری ہری ونش
سنگھ، شری شنکر بابوے، شری
سدام دھمل ہیورکر اور جناب سیّد
عبدالغفور شامل ہیں ۔

یہ کمیٹی میونسپل کارپوریشن کا انتخاب
عمل میں آنے تک سرگرم عمل رہے گی ۔
اور اسی کے لئے اس کا ماہانہ میٹنگس
منعقد ہوا کریں گی جہاں وہ آئندہ کے
منصوبوں کا نفاذ بھی کرے گی ۔

آپ انجمن اسلام ممبئی کے زیر اہتمام
ترنبھے میں چلائے جانے والے اردو
ہائی اسکول کی لوکل کمیٹی کے چیئرمین ہیں
نیز حمایت الاسلام ٹرسٹ نیرول اور
مسجد ٹرسٹ کلمبولی کے سرپرست و نیویل
ایجوکیشن سوسائٹی کے رکن ہیں ۔

نور ویلفیئر سوسائٹی (جس نے حلقہ
میں ایک ایمبولینس گاڑی کا انتظام کیا)
کے آپ صدر ہیں ۔ کاروباری اعتبار
سے بلڈر ہیں اعتماد بلڈر نامی ادارہ
کے آپ پارٹنر ہیں اور سیاسی اعتبار
سے تھانہ تعلقہ کانگریس (آئی) کے
خازن ہیں ۔

تلوجہ کے باشندہ عبدالغفور صاحب
یہاں پچھلے چودہ سال سے سکونت پذیر
ہیں اور نئی ممبئی کے ابتدائی دنوں سے
موجودہ صورتحال تک ترقی کا ہر دوران
کا دیکھا بھالا ہے لوگوں سے کافی
شناسائی و رسائی ہے لہٰذا انکی
ذات سے اس خطہ کو اور خطہ کے
لوگوں کو فیض پہنچ سکتا ہے ۔ خدا انہیں
کامیاب کرے ۔۔

مقادم بہنوں کی بی اے میں کامیابی

رتناگیری ضلع کے ریٹائرڈ اے
ڈی ای آئی جناب علی میاں عبدالقادر
مقدم کی دختران قرۃ العین اور صبیحہ
نے ڈی بی جے کالج چپلون سے
امتیازی نمبروں کے ساتھ بی اے

کا امتحان پاس کیا۔
ان دو بہنوں کو دلکوٹ کی اوّلین خواتین گریجویٹ ہونے کا شرف حاصل ہے۔ سلسلۂ تعلیم جاری رکھتے ہوئے اب یہ دونوں بہنیں ایم اے کرنے کا ارادہ کئے ہوئے ہیں۔۔
نامہ نگار: جمال یوسفی

رائیگڈھ ضلع تقاریر اور نعت خوانی مقابلہ

۱۲ ستمبر ۹۲ء صبح دس بجے بزم سیرت مور بہ تعلقہ مانگاؤں کے زیر اہتمام ایس ایس اردو ہائی اسکول و جونیئر کالج مور بہ میں کل ضلع رائیگڈھ تقاریر و نعت خوانی کا انعامی مقابلہ منعقد کیا جا رہا ہے جس میں ضلع ابتدائی و ثانوی اردو مدارس کے طلبہ حصہ لیں گے دعوت نامے تو بھیجے جا چکے ہیں اگر کسی وجہ سے کسی کو دعوت نامہ نہ ملا ہو تو پتہ ذیل پر رابطہ قائم کرے۔
انصاری عبدالعزیز عبدالمجید سکریٹری
بزم سیرت مور بہ مقام پوسٹ مور بہ تعلقہ مانگاؤں ضلع رائیگڈھ۔
پن ۴۰۲۱۱۷ (نامہ نگار: اشفاق بھارتی)

کامیابی

"بیوٹی ہوم" کے مالک اور کوکن کے معروف سماجی کارکن لائن عبدالکریم قاضی کی دختر فیروزہ قاضی ایچ ایس سی امتحان میں ۸۰ فیصد نمبر کے ساتھ کامیاب ہوئی ۔۔۔۔۔۔۔ ۔۔

نائیک گرلز ہائی اسکول میں پروگرام

بیگم عزیزہ داؤد نائیک گرلز ہائی اسکول رتناگری میں "یوم آزادی" کے موقع پر مجاہدۂ آزادی محترمہ آشا تائی پاتھرے نے قومی پرچم لہرایا۔
بعد ازاں تقسیم انعامات کا پروگرام منعقد کیا گیا۔ اسکول کے سابق طالب علم معین الدین برادو نے رتناگری پالی ٹیکنک میں میکینیکل انجینئرنگ کا ڈپلومہ اول نمبر سے کامیاب کیا لہٰذا اس کے والد کا اعزاز ضلع پریشد کے سبھاپتی پرندا پارکر کے ہاتھوں کیا گیا۔
اس کے بعد مختلف مقابلوں کے انعامات تقسیم کئے گئے ۔۔۔۔۔۔ ۔۔

ڈاکٹر اے آر اندرے ہائی اسکول کی تیز رفتار ترقی:

وائیل ایجوکیشن سوسائٹی کے تحت بورلی پنچتن ضلع رائیگڈھ میں قائم شدہ ڈاکٹر اے آر اندرے انگلش ہائی اسکول نہایت ہی تیز رفتاری سے ترقی کر رہا ہے۔

چند سال قبل ہی اس اسکول کا اجراء ہوا تھا۔ اب یہاں S.S.C کی پہلی بیچ نہایت ہی شاندار نتیجہ کے ساتھ کامیاب ہو چکی ہے اور یہ نتیجہ پورے رائیگڈھ ضلع میں بہترین تھا۔
۱۹۸۴ء میں دلیپ کمار کی موجودگی میں اس عمارت کی تعمیر کے لئے پہلا امدادی پروگرام منعقد ہوا تھا۔ آج اسکول کی ایک شاندار عمارت تکمیل کے آخری مراحل سے گزر رہی ہے۔
دسویں جماعت تک کے مراحل طے کرنے کے بعد بھی انتظامیہ نے دم نہیں لیا بلکہ فوری طور پر ایک جونیئر کالج بھی شروع ہو چکا ہے اور بہت جلد ایک ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ شروع کرنے کا انتظامیہ کا ارادہ ہے تاکہ مختلف تکنیکی کورسیس پاس کر کے قوم کے بچے ماہر بن سکیں۔ چند سالوں کے مختصر عرصہ میں ہی اسکول کی شہرت دور دور تک پھیل گئی اور دیکھی میں شاخیں کھل گئی ہیں۔ اسکول کی اپنی تین اسکول بسیں ہیں۔ اور بورلی کے قریب و جوار کے کئی گاؤں کے بچے یہاں تعلیم حاصل کرنے آتے ہیں۔
کوکن کا اپنے طرز کا ایجوکیشنل کامپلیکس کوکن کے مشہور سرجن ڈاکٹر اے آر اندرے کی سرکردگی میں بڑی تیزی سے بڑھ رہا ہے ان کے ساتھ بیگم ریحانہ اندرے اور

بقیہ صفحہ ۵۴ پر

نقش کوکن

کوکن میڈیکو سوشل فورم زکوٰۃ فنڈ اسکیم

فورم ایک عوامی ادارہ ہے۔ جو لوگوں کے طبی، تعلیمی، و سماجی مسائل کو مدنظر رکھ کر قائم کیا گیا ہے۔ اس سال فورم نے زکوٰۃ کا اجتماعی نظام قائم کیا ہے جس میں جمع شدہ رقم کو معاشرہ کی اقتصادی حالت بہتر بنانے کے لئے استعمال کیا جائیگا جو مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) ٹیکنیکل سرٹیفکیٹ کورسیس ۴ طلباء

(۲) ٹیکنیکل ڈپلوما کورسیس ۲ طلباء

(۳) ٹیکنیکل ڈگری کورسیس ۲ طلباء

(۴) میڈیکل کورسیس ۲ طلباء

(۵) ڈی ایڈ کورسیس ۴ طلباء

(۶) ٹیلرنگ ڈپلوما کورس ۴ طلباء

(۷) سلائی مشینوں کا عطیہ (بے سہارا، غریب و نادار خواتین کے لئے۔ یہ امداد بمبئی عظمیٰ، کلیان اور بھیونڈی میں زکوٰۃ کے مستحق طلباء و نادار بے سہارا خواتین کو دی جائیگی۔ درخواستیں جمع کرنیکی آخری تاریخ ۲۰ ستمبر ۹۲ء ہے۔ درخواست فارم حاصل کرنے اور جمع کرنے کے لئے درج ذیل حضرات سے رابطہ قائم کریں۔

• ڈاکٹر الیاس ٹمبیکر اور جناب عبداللہ ٹھاکور کشانت بلڈنگ، ۲۲، نقش کوکن بلویڈر روڈ، بمقابل سرایلی کددری ہائی اسکول مجگاؤں بمبئی ۱۰

فون نمبر: 3715211

• ڈاکٹر مشتاق قاضی، ۴۸ ٹینک بندر روڈ، بے روڈ، بمبئی ۱۰

فون نمبر: 8726869

• ڈاکٹر ناصر دوے، 16-A وتوبا بھاؤے نگر، پائپ روڈ کرلا، بمبئی۔

فون نمبر: 5111430

• ڈاکٹر قیوم مقدم، پٹیل بلڈنگ، واجہ واڑی، ماہم، بمبئی ۱۶

فون نمبر: 451355

• ڈاکٹر عبدالرؤف دبیر، ۹/۴ جے بی مارگ کھڑک۔ ڈونگری، بمبئی ۹

• ڈاکٹر محدث خطیب، فرید باغ، ناڈی ناکہ، بھیونڈی۔

فون نمبر: 21299

• ڈاکٹر طارق قاضی، نیشنل ہاسپٹل، آگرہ روڈ، کلیان۔ فون: 25355

ابراہیم بابا ٹھاکور ہائی اسکول کا نتیجہ

یونیٹی ایجوکیشن سوسائٹی کے زیر اہتمام چلنے والے ابراہیم بابا ٹھاکور ہائی اسکول ٹھاکور واڑی کا نتیجہ ۹۷ فیصد رہا۔ کل ۳۳ طلبہ امتحان میں شریک ہوئے ہے جن میں سے ۳۲ کامیاب ہوئے ۲۰ فرسٹ کلاس اور ۱۲ سیکنڈ میں کامیاب ہوئے۔

ٹھاکور عبدالرؤف عبدالغفور 71.75 فیصد مارکس لیکر اسکول میں اوّل آئے۔ بھاٹکر فیاض ۷۱-۲۸ فیصد مارکس دوسرے نمبر پر آئے۔ اور مقدم جبین اقبال 70.28 فیصد مارکس تیسرے نمبر پر رہیں۔ (نامہ نگار: عبداللہ ٹھاکور (اعزازی جنرل سکریٹری)

مبارکباد

جناب حسن احمد وسگرے (مقام ٹول تعلقہ مہاڈ ضلع رائے گڈھ، مقیم بمبئی) کے برخوردار وسیم نے روئیا کالج سے بارہویں (سائنس) میں 93.0 مارکس حاصل کرکے امتیازی شان حاصل کی اور میرٹ لسٹ میں آئے اس کے لئے دلی مبارکباد۔

اسی طرح جناب اقبال عباس بندرکر (مقام دہیولی تعلقہ مانگاؤں ضلع رائے گڈھ، مقیم بمبئی) کے برخوردار سمیر نے S.S.C میں انگریزی میڈیم سے 83 فیصدی مارکس حاصل کرکے کامیابی حاصل کی ہے۔ دونوں فرزندان اور ان کے والدین قابل مبارکباد ہیں۔۔۔

(نامہ نگار: اسماعیل محمود ہرزک)
دیونار، بمبئی

تلک برسی

یکم اگست ۱۹۹۲ء کی صبح فل پرائمری اردو اسکول وڑولی تعلقہ، مانگاؤں ضلع رائیگڈھ میں تلک برسی کے سلسلہ میں اسکول کی کابینہ کے زیر اہتمام اجتماعی صفائی ہوتے ہیں۔ تحریک آزادی کے علمبردار لوکمانیہ بال گنگادھر تلک کے حالاتِ زندگی پر تقریر کے بعد درخت اگاؤ مہم سے متعلق ایک بچہ ایک پودا اسکیم کیمطابق بچّوں نے لائے ہوئے پودوں کو اپنے اپنے گھر کے صحن ؍ پچھواڑے میں لگاکر نگہداشت کرنے کی تلقین کی۔ بعدہٗ ٹھیک ۹ بجے جماعت پنجم تا ہفتم کے طلبہ مصوّری کا انعامی مقابلہ منعقد ہوا معاون معلّم جناب دلدار عبدالرشید سرنیکر نے جج کے فرائض انجام دیئے۔ مقابلہ میں کامیاب امیدواروں کو حوصلہ افزائی کا انعام مخیّر جوان جناب قطب الدین مظہر قاضی کی جانب سے معاون مدرس جناب عبدالمجید حسین ٹول نے تقسیم کئے۔

بعدازاں ڈاکٹر فرمان علی ملّا، جناب عبدالصمد خطیب، جناب حسن حسین پالیکر اور جناب زہرہ بی عبدالرزاق دھنسے نے عطیات عنایت کئے۔۔۔

ناظم پروگرام
نوگل بھارتی
وڑولی، رائے گڈھ
نقش کوکن

انجمن فروغ ادب جنجیرہ کی شعری نشست

۲۵ جولائی ۱۹۹۲ء کو انجمن اسلام اردو ہائی اسکول مروڈ جنجیرہ ضلع رائیگڈھ میں انجمن فروغ ادب جنجیرہ کے زیر اہتمام بزم فروغ ادب کوکن کے ناظم و نگراں، جناب نوگل بھارتی کے زیر صدارت شعری نشست منعقد ہوئی۔ جس میں نوگل بھارتی، صبا شیخانی، عبدالمجید شاغل، نعیم الدین نعیم، انجم مالیگانوی، اسماعیل جگر، شبیر شاد، یوسف خان امام، عاصم مقادم، لائق شیخ، عبدالستار مہسلائی، رفیق عقابی، اقبال مرزا، شوکت تلوسکر اور شعیب ستّاری صاحبان نے کلام بلاغت نظام سے سامعینِ کرام کو محظوظ کیا۔

اس نشست کی کفالت مختار خان صاحب نے کی اور جناب نعیم الدین نعیم نے نہایت ہی خوش اسلوبی سے نظامت کے فرائض انجام دیئے۔ ہدیۂ تشکّر کے بعد رات کے ٹھیک ۱ بجے شعری نشست مع حسن و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔۔۔

نوگل بھارتی ناظم و نگراں
بزم فروغ ادب کوکن، رائے گڈھ۔

کامیابی

تاخیر سے ملنے والی اطلاعات کیمطابق ایس ایس سی امتحان میں درج ذیل بچے بھی کامیاب ہوئے۔

★ موضوع آرٹ التعلقہ دالپولی کی شبانہ بنت علاء الدین فالادے حاصل کردہ نمبر ۸۱ فیصد اور شبیر احمد عبدالغنی فالادے حاصل کردہ نمبر ۴۵ فیصد۔

★ موضوع الممبر ڈائرہ کے فرید احمد محمود صاحب قبلے حاصل کردہ نمبر ۴۵ فیصد۔۔۔

(نامہ نگار: اسحاق فالادے)

محمد حسین بابے کو وکاس رتن ایوارڈ

انٹرنیشنل فرینڈس شپ سوسائٹی آف انڈیا نے ۱۹۹۲ء میں ملک اور ریاست کی مختلف فرموں میں فائز تقریباً ۲۰ افراد کو انکی سماجی، علمی، سیاسی اور دیگر خدمات کے لئے انعامات پیش کئے۔

اس موقع پر سماجی خدمات کے لئے گجرات کے وزیر مالیات چھبیل داس مہتہ کے ہاتھوں وزیر ہاوسنگ پروفیسر جاوید خان ایوارڈ دیا گیا جبکہ دوسرا انعام گوا دھان سبھا کے اسپیکر شیخ حاجی حسن کو دیا گیا۔ تیسرا اور چوتھا انعام ہندی فلموں کی مشہور فلم ایکٹرس زریبا رائے اور پروڈیوسر ڈائریکٹر سبھاش گھئی کو ملا۔ یہ انعام ان کے بھائی اشوک گھئی نے حاصل کیا۔ انٹرنیشنل فرینڈس شپ آف سوسائٹی کا وکاس رتن ایوارڈ ۱۹۹۲ء رابوڑی تھانہ ضلع کے مشہور

تابی خدمتگار و مسلم فرقے کی تعلیم و ترقی
کی اسکیم میں ہمیشہ پیش پیش رہنے والے
آرکٹیک "محمد حسین باپے" کو دیا گیا۔
محمد حسین باپے سماجی خدمات کرنے
کے علاوہ تھانہ ضلع کے راوڑی علاقے
میں آئیڈیل ہائی اسکول کے آفس بیرر
بھی ہیں اس موقع پر شرکا جلسہ نے
محمد حسین باپے کی سماجی و علمی خدمات
کی سراہنا کی۔

اس جلسہ انعامات میں شہر و مضافات
کے علاوہ ریاست کے علمی، ادبی،
صحافتی، سیاسی و فلمی میدانوں کی مقتدر
شخصیات نے شرکت کی۔ گجرات کے
وزیر مالیات جناب چھبیل داس مہتا
شہر کے ہوٹل تاج میں ۵ اور ۶ اگست
کو منعقدہ ایک تقریب میں مہمان خصوصی
تھے اور انہیں کے ہاتھوں انعامات
تقسیم کئے گئے۔

مہاراشٹر کے وزیر ہاؤسنگ پروفیسر
جاوید خان صاحب نے جلسہ کی صدارت
فرمائی ـــــ ..

مراٹھورہ میں نئے تعلقے:

مراٹھورہ خطے میں ۱۳ نئے تعلقے
قائم کئے گئے۔ اس کا اعلان وزیر اعلیٰ
سدھاکر نائیک نے کیا یہ نئے تعلقے
جالنہ میں مدنا پور، منٹھا اور گھانسی
واسگی بیڑ ضلع میں دھرور اور پرلی،
پربھنی ضلع میں پورنا، سیلو، سینگاؤں،
پالم، اور اونڈھا ناگناتھ کے علاوہ
ناندیڑ ضلع میں لوہا شامل ہیں۔ ..

شیوسینا میں پھوٹ:

گزشتہ دنوں ضلع رائیگڈھ
ہوئے چناؤ میں شیوسینا کی بری طرح
ہار کی ذمہ داری ڈالتے ہوئے ۴ تعلقہ
داروں اور ضلعی سطح کے ۴ کارکنان
کو شیوسینا سے ہٹا دیا گیا ہے۔ بتایا
جاتا ہے کہ ضلع چیف ہریسچندر رینڈول
کو ہٹا کر ان کی جگہ بین پاٹل کو لانے سے
یہ پھوٹ پڑ گئی ہے۔ ..

بزم ادب کیپ:

کیپ" ساؤتھ
افریقہ میں اردو زبان کو فروغ دینے
کے لئے "بزم ادب کیپ" کا قیام
عمل میں آیا ہے۔ جس کے زیر اہتمام
مشاعرے، ادبی تقریبات، شب غزل
وغیرہ پروگرام منعقد کئے جاتے ہیں تاکہ
عوام کی اس ادارہ کے ساتھ دلچسپی بنی
رہے۔

۱۵ اکتوبر ۹۲ء میں بزم ادب کا
دسواں سالانہ جشن منعقد ہوگا۔ مقامی
و بیرونی مشاہیرین اسی شام کی زینت
بڑھائیں گے۔ اسی کے بعد "شام غزل"
کے طور پر ایک نغمہ ریز پروگرام ہوگا۔
جو حاضرین کے ذوق و شوق اور تفریح
طبع کا سامان مہیا کرے گا۔

نقش کوکن
اسی موقعہ پر ایک مجلہ شائع کرنے کا
بھی پروگرام ہے۔ ..

اظہار تشکر (بخدمت ڈاکٹر قاضی اور ایچ بی صاحب:

یکم اگست ۹۲ء کو جناب ایچ بی
مقدم جو خطۂ کوکن میں بالعموم اور
ضلع رائیگڈھ میں بالخصوص مقبول عام
شخصیت کے مالک ہیں انہیں ساتھ
لیکر جناب مبارک کاپڑی اور کیپٹن
فقیر محمد مستری مہاڈ کے نوجوان ڈاکٹر
شوکت قاضی کی دعوت پر شہر مہاڈ
پہنچے۔ اور ماہنامہ نقش کوکن کیلئے
خریدار بنانے کا عزم بھی کیا۔ الحمدللہ یہ
ٹیم جہاں بھی گئی لوگوں نے خندہ پیشانی
سے ان کا استقبال کیا۔ خریدار نے
بلکہ مقدم صاحب موصوف کے کہنے
پر لوگوں نے لائف ممبر شپ قبول
فرمائی۔

ادارہ ان چاروں حضرات کا خصوصاً
ڈاکٹر شوکت قاضی اور مقدم صاحب
کا اس تعاون کے لئے متشکر گزار ہے۔

اساتذہ کیلئے تنخواہ کا نیا اسکیل:

ریاستی کابینہ نے ہائر سکنڈری
ٹیچرز کے لئے دو درجاتی تنخواہ اسکیل
کو منظور کر لیا ہے جس پر یکم اگست سے
عمل ہوگا۔ اس کا اعلان وزیر اعلیٰ
سدھاکر راؤ نائیک نے ایک پریس

کانفرنس میں کہا۔
وزیر تعلیم سنگ رائو کدم نے جو کہ اس وقت موجود تھے، کہا کہ تنخواہ کا اسکیل ۲۰۰۰ سے ۲۵۰۰ اور ۲۵۰۰ سے ۴ ہزار روپے ہوگا۔ اس کے سبب ریاست پر مزید ۴۰ء ۱۰ کروڑ کا زائد بوجھ پڑے گا۔

اردو میں نرسنگ کورس!

اس ماہ سے نرسنگ ٹریننگ کورس اردو زبان میں شروع ہونے جارہا ہے۔ یہ اپنی نوعیت کا واحد کورس ہوگا۔ جس کا مقصد مسلم طلبہ کو علم طب سے روشناس کرانا اور زندگی کی دوڑ میں آگے بڑھانا ہے۔ اس کورس کے کامیاب شدہ طلبہ کو کسی بھی نرسنگ ہوم میں نرس کی نوکری مل سکتی ہے۔
یہ کورس ڈاکٹر فاروق احمد خان کے زیر نگرانی ساگر نواس۔ پائپ روڈ، کرلا، بمبئی ۷۰ میں شروع ہو رہا ہے۔ خدمتِ خلق کا جذبہ رکھنے والے طلبہ ہی ملیں۔

عبدالرؤف عبداللہ کپتان کو انعام:

امام باڑہ چال نمبر ۶، بمبئی نمبر ۹ میں رہائش پذیر مہاراشٹر کالج کے ایس، وائی، بی اے میں زیر تعلیم عبدالرؤف عبداللہ کپتان نے کالج کا ماڈل بنایا۔ جسے انتظامیہ نے بے حد پسند کیا۔ اور نقشِ کوکن
مذکورہ طالب علم کو اس ماڈل کے علاوہ "ایک دینی کتاب انگریزی میں جس کا نام "محمد اور قرآن" ہے، دی گئیں۔ اور ساتھ ہی پانچسو روپے نقد اسی کالج کے پرنسپل ڈاکٹر اے اے منتی کے ہاتھوں بطور انعام دے کر عبدالرؤف کی حوصلہ افزائی کی گئی۔" یہ ماڈل مہاراشٹر کالج میں دیکھا جاسکتا ہے۔
یہ طالب علم مہاراشٹر کالج کی این، ایس ایس یونٹ میں ایم پی ایف، ایل، پروجیکٹ کا لیڈر، نیچر کلب کا جوائنٹ سکریٹری۔ بزم اردو کا ممبر اور محلہ کی امام باڑہ ویلفیر ایسوسی ایشن کا ایکیٹو ممبر ہے۔۔۔

دنیا میں کس مذہب کے کتنے ماننے والے ہیں:

عیسائی۔	146 کروڑ۔	آبادی میں 33 فیصد
مسلمان۔	86 /	17
کمیونسٹ۔	76 /	16
ہندو۔	65 /	13
بدھسٹ۔	31 /	6
ملحد۔	22 /	4
سکھ۔	9 /	۔
یہودی۔	ایک کروڑ اسی لاکھ	۔
بہائی۔	46 لاکھ	۔
جین۔	34 لاکھ	۔

یہ اعداد و شمار اقوام متحدہ کی ایک رپورٹ پر ہے اس میں سکھوں کی آبادی زیادہ نظر آتی ہے۔ اسی طرح مسلمانوں کی تعداد بہت کم بتایا گیا ہے۔ دلیت اور دوسرے فرقوں کو ہندوؤں میں شامل کیا گیا ہے۔
یہودی آبادی کو صحیح سمجھا جاسکتا ہے۔ یہ تعداد صرف اسرائیل کی نہیں ہے بلکہ دنیا بھر میں پھیلے ہوئے یہودیوں کی تعداد ہے۔ ویسے صرف اسرائیل میں پچاس لاکھ یہودی ہیں۔۔۔

رحمۃ اللعالمین تحریری مقابلہ برائے خواتین و طالبات:

سرورِ کائنات محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے یوم ولادت باسعادت کے موقع پر آل انڈیا ویمینس اسلامک کلچرل رائٹرس ایسوسی ایشن کی جانب سے (رحمۃ اللعالمین) تحریری مقابلہ برائے خواتین و طالبات حسب ذیل شرائط منعقد کیا جارہا ہے (۱) خواتین و طالبات بلا مذہب و ملت بغیر کسی عمر و تعلیمی قید و پابندی کے ہندوستان کے کسی بھی حصہ سے مقابلہ میں حصہ لے سکتی ہیں۔
(۲) مضمون نگار حضور اقدسؐ کی زندگی کے کسی بھی پہلو پر مضمون لکھ سکتی ہیں۔ البتہ مضمون کا اردو زبان میں تحریر کیا جانا ضروری ہے۔

(۳) مضمون فل اسکیپ سائز کے کاغذ کے ایک ہی رخ پر صاف وخوش خط لکھیں یا پھر ٹائپ کیا جائے (۴) مضمون زیادہ سے زیادہ ۱۵ صفحات پر مکمل کیا جائے (۵) مضمون کے کسی بھی حصے میں نام و پتہ عمر تعلیمی قابلیت وغیرہ مضمون نگار ایک علیحدہ سرورق کے ساتھ منسلک کرے۔
(۶) مضمون کی تیاری میں جن کتب سے مدد لی گئی ہو انکی فہرست بصراحت مصنف ومترجم وناشر منسلک کریں۔
(۷) شریکِ مقابلہ میں مضامین ناقابلِ واپسی ہوں گے انعام یافتہ مضامین کی اشاعت کا حق صرف آل انڈیا ڈیمنیس اسلامک کلچرل رائٹرس ایسوسی ایشن ہی کو ہوگا۔ (۸) پہلا انعام حاصل کرنیوالے مضمون کو ہندوستان کے اخبارات و رسائل میں شائع کروایا جائیگا۔

ترغیبی انعامات: پہلا انعام پانچ سو روپیہ نقد معہ توصیفی سرٹیفکیٹ ـــ دوسرا انعام: دوسو پچاس روپیہ۔ (۲۵۰) نقد معہ سرٹیفکیٹ۔ تیسرا انعام: ایک سو پچیس روپیے نقد معہ سرٹیفکیٹ دیا جائیگا۔ نوٹ: مضمون نگار ایک نام سے صرف ایک ہی مضمون روانہ کریں۔ جملہ مضامین مندرجہ ذیل پتہ پر ۲۰ ستمبر تک پہنچ جانے چاہیئے۔

مضامین اس پتہ پر روانہ کریں:
ڈاکٹر رضیہ سلطانہ نکہت۔ صدر آل انڈیا ڈیمنیس اسلامک کلچرل رائٹرس ایسوسی ایشن
۳۹/۱ گرد نگر جے پی روڈ اندھیری،
بمبئی ۴۰۰۰۵۸ ــــ..

نوتن مراٹھا کالج جلگاؤں میں پروفیسر اکبر رحمانی کا تقرر

مہاراشٹر اسٹیٹ اردو اکاڈمی کے چیئرمین اور وزیر ہاؤسنگ پروفیسر جاوید خان کی کوششوں سے حکومتِ مہاراشٹر نے خاندیش کے قدیم تعلیمی ادارے نوتن مراٹھا کالج کو ایم۔اے (اردو) کلاس کے اجراء کی اجازت دے کر اردو داں طبقے کے ایک دیرینہ مطالبہ کو پورا کیا۔ ایم۔اے (اردو) کلاس شروع ہوئے اور اس کیلئے صحافی۔ ادیب اور محقق پروفیسر اکبر رحمانی کی تقرری عمل میں آئی ہے۔

نوتن مراٹھا کالج خاندیش کا واحد کالج ہے جہاں مکمل شعبۂ اردو قائم ہے۔ بی اے تک اردو اسپیشل۔ فارسی اور اسلامک کلچر کی تعلیم کا انتظام ہے اور گزشتہ تین سالوں سے کئی مسلم طلبہ گریجویٹ ہو کر نکل رہے ہیں۔ ایم اے (اردو) کے لئے اس علاقے کے طلبہ کو مالیگاؤں یا پونہ کے کالجوں میں داخلہ لینا پڑتا تھا۔ ایم اے (اردو) کلاس کا اجراء عمل میں آچکا ہے۔ درس وتدریس کا آغاز ہو چکا ہے۔

پروفیسر اکبر رحمانی نارتھ مہاراشٹر یونیورسٹی جلگاؤں میں اردو، فارسی اور اسلامک کلچر بورڈ آف اسٹڈیز کے چیئرمین ہیں۔ ان تینوں مضامین کا فرسٹ ایئر اور سیکنڈ ایئر کا نصاب بھی انہوں نے تیار کیا ہے۔ ایف۔ وائے۔ بی۔ اے اردو اور فارسی کی درسی کتابیں بھی آپ کی نگرانی میں یونیورسٹی کی جانب سے شائع ہوئی ہیں۔ ایک ملاقات میں پروفیسر اکبر رحمانی نے بتایا کہ اردو ایم فل اور پی ایچ ڈی کی منظوری کے لئے بھی کوششیں جاری ہیں ــــ..

ووٹروں کی نئی فہرست کی تیاری:

مرکزی حکومت کے الیکشن کمشنر کی ہدایت کے مطابق اسمبلی حلقوں کے لئے نئی فہرست رائے دہندگان کی تیاری کا کام ۲۴ اگست سے شروع کرکے ۷ اکتوبر ۹۲ء کو مکمل کیا جائے۔ ووٹروں کی فہرست تیار کرنیوالے کارکن ہر گھر کا دورہ کرکے جن کی عمر یکم جنوری ۹۲ء کو اٹھارہ سال ہوئی ہے انکے نام شامل کرینگے۔ اندراج کا کام مکمل ہونے کے بعد وہ فہرست ۸ دسمبر ۹۲ء کو شائع کی جائیگی ــــ..

نقش نواز

ماھنامہ نقش کوکن کے خریدار بن کر جن حضرات وخواتین نے پچھلے مہینہ میں نقش نوازی کا ثبوت دیا ادارہ ان کا شکر گزار ہے۔ ان کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔۔۔

درون ہند سالانہ خریدار

جناب عبدالقادر حسین پرکار ۔ بمبئی ۸
" امیر صاحب حنوارے ۔ دیگھی
" طاہر عثمان الگونڈکر ۔ واشی
" ڈاکٹر عزیز مہاتے ۔
" زکریا آدم صاحب پاٹل ۔ مرکرواڑہ
ممتاز لائبریری فنسوپ ۔ فنسوپ
جناب سلمان چیونکر ۔ مہاڈ
محترمہ حنا حسین پیونکر ۔ دہور
فلورا میڈیکل اسٹور ۔ مہاڈ
فلائی ویل ٹریول سروس ۔ "
جناب ابراہیم حسن میاں پانسارے ۔ "
" عبداللہ اسماعیل سید ۔ "
" ذوالفقار رسول ڈونگکر ۔ "
" ستار اللہ عبداللہ پٹیل ۔ "
" عبدالحمید گنتارے
کوکن موٹر ڈرائیونگ اسکول
جناب لیاقت عبدالرحمن لامبانے ۔ راجیواڑی
" وفا راجے واڑی ۔ راجیواڑی
" اسماعیل پٹھان ۔ مہاڈ
(بزم جوانان نقش کوکن)

جناب اسماعیل سلیمان حاجی ۔ بمبئی ۱۱
محترمہ مہرالنساء فاروقی ۔ جوگیشوری
بی ایس اردو ہائی اسکول ۔ بیوہ
کھوپولی اردو سیکنڈری اسکول ۔ ہال بزرگ
جناب فاروق مایکر ۔ وڈالا
محترمہ زبیدہ جے بھوپل ۔ باندرا
جناب محمد ابراہیم اسماعیل جھٹام ۔ دہور
" الحاج محمد یوسف چرفے "
" محمد علی جھٹام "
" نوشاد نادر جھٹام "
" اکبر علی حسین میاں احسانے "
" فیاض کوکاٹے "
" خورشید احمد جوہر ۔ سانتا کروز
" لائق علی ابراہیم سارنگ ۔ واشی
" داؤد اسماعیل بورکر ۔ وڈالا
" عبدالستار محمد مقدم ۔ ممبرا
" اردو ہائی اسکول کرلا ۔ رتناگیری

درون ہند لائف ممبر

جناب عبدالستار عبدالوہاب احسانے ۔ دہوا
" پروفیسر جے اے جلال ۔ اندھیری
" شیخ حسین قاضی ۔ مہاڈ
" محمود ابراہیم جلال ۔ ٹولے
" این حمزہ ۔ ہائیکلہ
" واجی عباس حسین پٹیل ۔ واڑی بندر
محترمہ محمدی سید چراغ نظر ۔ مہیندری
جناب نور محمد ابو میاں مقدم ۔ کاٹن گرین
محترمہ نجم النساء عبداللہ اپاڈے ۔ بمبئی ۱۱
" ثمینہ انصار خطیب ۔ پیرار

بیرون ہند سالانہ خریدار

جناب تجمل کمال ہنگارکر ۔ جدہ

افتتاح :

بمبئی کے جواں عمر وجواں عزم ڈاکٹر عبدالملک کور مقدم (متوطن ماندیولی ضلع رتناگری) نے طبیہ کالج بمبئی سے بی یو ایم ایس کی سند حاصل کرنے کے بعد اکیوپنکچر کی سند حاصل کی ۔ اس طرح مختلف امراض کے معالجہ کے تجربہ کے ساتھ امام باڑہ میں اپنا مطب قائم کیا اور ۹ر اگست ۹۲ء کو دادی نرسنگ ہوم (ناگپاڑہ جنکشن) میں فالج، پولیو اور جوڑوں کے درد کے خصوصی معالج (کنسلٹنٹ) کے طور پر خدمت شروع کی ہے ۔ اس کی افتتاحی تقریب میں ڈاکٹر الطاف پٹیل صاحب ڈاکٹر عبدالکریم نائیک صاحب علاقہ کے سماجی کارکنان اور ڈاکٹر مقدم کے عزیز و رشتہ داروں کی کثیر تعداد شریک تھی ۔۔۔۔۔

موت کی خبریں

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

● ایڈوکیٹ اسیرونکر کا انتقال

روہا ضلع رائیگڈھ کے
نامور وکیل جناب عثمان اسیرونکر کا
۲ اگست ۹۲ء کو طویل علالت کے
بعد انتقال ہوگیا۔

● محمد شریف بڑے کو صدمہ

۱۴ جولائی ۹۲ء کو موربہ تعلقہ
مانگاؤں ضلع رائیگڈھ کے سابق
مدرس جناب محمد شریف حسن بڑے
کی اہلیہ آمینہ بی کا طویل علالت کے
بعد انتقال ہوگیا۔

(نامہ نگار: اقبال حسن دھانکی)

● آیت اللہ الخوئی کا انتقال

شیعہ فرقے کے اعلیٰ مذہبی
رہنما آیت اللہ العظمیٰ السید ابوالقاسم
الخوئی کا ۸ اگست ۹۲ء کو عراق کے
شہر کوفہ میں انتقال ہوگیا انکی عمر ۹۳
سال تھی۔

مرحوم فقیہہ، ماہر تعلیم اور پوری
دنیا میں پھیلے ہوئے چار سو ملین شیعوں
کے مرجع تقلید تھے۔

● عثمان بڑے کا انتقال

موربہ تعلقہ مانگاؤں ضلع
نقش کوکنے
رائیگڈھ کے جناب عثمان ابراہیم بڑے
کا ۲۶ جولائی ۹۲ء کو ضعیف العمری
میں انتقال ہوگیا۔..

● عباس احمد ڈاورے کو صدمہ:

محبوب اکھاڑہ وڈولی تعلقہ
مانگاؤں ضلع رائیگڈھ کے خلیفہ
جناب الحاج عباس احمد ڈاورے کی
اہلیہ کا ۳ جولائی ۹۲ء کو ضعیف العمری
میں انتقال ہوگیا۔..

★ جناب علی ابراہیم ڈاورے

جو سیمین (جہازی) تھے جہاز کے
حادثہ میں جاں بحق ہوئے۔..

★ عمران رسول کو صدمہ

ڈاکٹر عبدالکریم نائیک کے داماد عمران
رسول کی والدہ محترمہ نورجہاں کا ۲۳
اگست ۹۲ء کو مختصر سی علالت کے بعد انتقال
ہوگیا۔..

الحاج محمد حسین توفیق سیٹھ مرحوم

ماہ مئی کے دوسرے ہفتے میں
صابو صدیق مسافرخانہ انجمن خدام النبیؐ
اور بہت سارے علمی ملی، خیراتی اداروں
کے ٹرسٹی محترم محمد حسین توفیق صاحب
اس جہانِ فانی سے کوچ کر گئے۔
حجاج کرام کی خدمت مرحوم کا خاص
مشغلہ تھا۔ احمد غریب کے قریبی ساتھیوں
میں سے تھے۔ سالہا سال تک الحاج
محی الدین منیری صاحب کے ساتھ
شانہ بشانہ رہے اور انجمن خدام النبیؐ
میں بے لوث خدمت کرتے رہے۔
عمر ۹۰ سال سے تجاوز کر گئی تھی۔
پیرانہ سالی کے باوجود خود چل کر
مسافرخانہ انجمن خدام النبیؐ میں باقاعدہ
حاضری دیتے تھے

کمار گندھرو چل بسے:

۱۲ جنوری ۹۲ء کو ثقافت کے
دنیا کی ایک اہم شخصیت اور عالمی
شہرت یافتہ موسیقار کمار گندھرو
کا مختصر سی علالت کے بعد انتقال
ہوگیا۔ آنجہانی ہندوستانی موسیقی
کے بے تاج بادشاہ تھے۔

سلطان ناتھانی کا انتقال

ناتھانی گروپ آف انڈسٹریز کے
بانی جناب سلطان ناتھانی ۷ اگست
۹۲ء کو دارفانی سے رخصت ہوگئے۔..

اچیوت راؤ پٹوردھن کا انتقال

بزرگ مجاہد آزادی اور
گاندھیائی مفکر شری اچیوت راؤ
پٹوردھن کا ۵ اگست ۹۲ء کو
دل کا دورہ پڑنے سے انتقال ہوگیا۔
انکی عمر ۸۶ سال تھی۔..

خیرالنساء کنکلے کا انتقال:

★ جناب عبدالمجید عبدالعزیز کنکلے متوطن دیو ضلع
رائیگڈھ کی والدہ خیرالنساء کا ۱۹ اگست ۹۲ء
کا انتقال ہوگیا۔..

✧ **محمد حسین سین مرحوم:** مہاراشٹرا ہائی اسکول چپلون کے فزیکل ایجوکیشن کے ہردلعزیز ٹیچر اور جناب محمد صالح عبدالرحمٰن سین کے بڑے بھائی محمد حسین سین صاحب کا حرکت قلب بند ہونیکی وجہ سے ۱۱ اگست ۹۲ء کو انتقال ہوا۔۔۔

✧ **ڈاکٹر ناتو کا انتقال:**
۲۵ جولائی ۹۲ء کو عامدار ڈاکٹر ناتو (مارگ تامھانے) کا حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال ہو گیا۔۔۔

✧ **وفا راجے واڑی کو صدمہ:**
کوکن کے جواں فکر شاعر جناب وفا راجے واڑی کے پدر بزرگوار طویل علالت کے بعد ۱۱ اگست ۹۲ء کو رحلت فرما گئے۔۔۔

✧ **عبدالغنی پاؤسکر کو صدمہ:**
ہرنئی ایجوکیشن سوسائٹی کے سکریٹری جناب عبدالغنی پاؤسکر، جناب حاجی عبداللہ پاؤسکر اور جناب زین الدین پاؤسکر کے والد بزرگوار ماضی متولی جماعت المسلمین بازار محلہ ہرنئی جناب عثمان عبداللہ پاؤسکر صاحب کا ۱۶ اگست ۹۲ء کی صبح ہرنئی میں ۸۸ سال کی عمر میں انتقال ہوا۔۔۔

✧ **زین الدین ڈھینکر کا انتقال:**
ہرنئی کے سوشل ورکر جناب قادر میاں ڈھینکر کے والد جماعت المسلمین بازار محلہ کے تاحیات متولی، جماعت المسلمین ہرنئی کے صدر، گرام پنچایت ہرنئی کے ماضی رکن جناب زین الدین اسماعیل ڈھینکر کا ۹۵ سال کی عمر میں ہرنئی میں ۲۱ اگست ۹۲ء کو انتقال ہوا۔ آپ ایک کٹر کانگریسی تھے۔ اور قومی فلاح و بہبودی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔۔۔

✧ **عباس منیار کا انتقال:**
بازار محلہ ہرنئی کے مجید منیار کے والد جناب عباس تاج الدین منیار کا ۱۹ اگست ۹۲ء کو انتقال ہوا۔۔۔

باؤ سیٹھ کو صدمہ: نقش کوکن کے دیرینہ سرپرست جناب عبداللہ زین الدین شیخ (باؤ سیٹھ) کی خوشدامن کلثوم بی زوجہ علی صاحب خلیفے دو سال سے بیمار تھیں اور بتاریخ ۱۸ اگست ۹۲ء کو بعمر ۷۵ سال کو راہی عدم ہو گئیں۔

خبریں

مہینہ کے بیس تاریخ کے بعد موصول ہونیوالی خبریں اگلے مہینہ میں شریک اشاعت ہوتی ہیں۔ لہٰذا جس قدر ممکن ہو اپنی خبریں جلد بھیجا کریں

ادارہ

اندرے ہائی اسکول
صفحہ ۴۳ سے آگے

ان کے رفقائے کار دن رات اس ادارہ کی نشو نما میں جٹے ہوئے ہیں۔ ڈاکٹر اندرے صاحب نے بورلی کی اپنی ساری زمین و جائداد جو لگ بھگ چار ایکڑ زمین اور ایک کشادہ مکان پر مشتمل ہے رائل ایجوکیشنل سوسائٹی کو سونپ دی ہے۔۔۔

واحد صاحب کا شکریہ

محبدار ہائی اسکول اور جونیر کالج کے ریٹائرڈ پرنسپل جناب این اے واحد نہایت ہی خلیق اور وضعدار انسان ہیں مہاڈ میں ڈاکٹر شوکت قاضی کے تعاون سے جب نقش کوکن کیلئے کچھ خریدار بنے تو واحد صاحب نے بھی دست تعاون دراز فرمایا اور مہاڈ میں کچھ خریدار بنائے۔ ادارہ واحد صاحب کا اس کرم فرمائی کیلئے شکر گزار ہے۔۔

عرض اسلاحت

● گذارش ہے کہ فل اسکیپ کاغذ کے ایک طرف صاف اور خوش خط تحریر فرمائیے۔
● مسودہ کے آخر میں اپنا نام اور پتہ ضرور لکھیے

English Dictionary which is popular. He said that such a sweet language of culture, litterature and religion and education should not die but should be made more popular. He was a person whose knowledge, information and technology and organisational expertise was readily available. His loss is not only to his family and business associations but to various Trusts, Organisations and Societies. He was a dynamic guide. He was a patron of Naqshe Kokan also.

Usman Pawaskar, father of our patron and contributor , Mr. Abdul Gani Pawaskar, died on 16-8-1992 in his old age at his native place, Harne, Ratnagiri.

Abdul Gafoor Betkar, 75 years old, father of B.M.C. Beat officer, Abdul Sattar Betkar, died of old age on 20th August' 92 in Bombay.

Mrs. Noorjahan Ibrahim Rasool, mother of Imran Rasool and Naushad Rasool of Immigraff and Classicraft, died on Sunday the 23rd Aug. in bombay

Mrs. KULSUMBI ALISAHEB KHALIFE mother in law of our patron Abdulla (Babu sheth) Shaikh died on 18-8-92 at Ratnagiri. She was a relgious and righteous lady.

Amjad Khan : A noted character actor of hindi films. died at Bombay on July 27 at the age of 48.

Kanan Devi : A veteran actress of Hindi and Bengali films, died in Calcutta on july 17 at the age of 76.

WHY SHOULD YOU STUDY QURAN ?

Because it is the deceree of your Lord and the Book that links you with Good. It is guidance for all mankind. Reading it with understanding changes a man's way of thinking, And a revolution takes place in his life.

English translation by : Abdul Karim Shikh avaliable at IDARA DAWATUL QURAN Tel No. 3755007 - BOMBAY - 3. □

(Housing, Maharashtra), Prof. Javed Khan was the Chief Guest. Idial High School has good academic record and the addition of Jr. College will cater to the needs of the children of poof and down-trodden locality of Chita Camp area. Due to proverty, they could not go away from the locality for further education. This College will meet their needs. Prof. Javed Khan stressed the importance of education and more so of the poor parents. These are the days of cut-throat competition and quality and without proper and high education they cannot progress. The function was successful. Dr. Rahmatullah the General Secretary, gave vote of thanks in the end.

Urdu Diploma

The session of Urdu and Persian for the certificate and diploma examinations for the academic career has commenced from the last Saturday of August 92 in the college premises every Saturday from 3 p.m. to 5 p m according to a press release from St Xavier's College.

U.K News

Kokan Muslim Welfare Youth Organisation, U.K. held its 20th Annual festival of Arts, Sports and Recreation Activities on 2nd August, 1992 at Willesden Sports Stadium, London. The guest of Honour was his Worship Mayor of the London Borough of Brent Cllr. Eric McDonald (Reported by : Mr. Hidayat Kazi, Gen. Secretary.

International News

Yemen-Oman Accord

Yemen and Oman have reached an agreement on the demarcation of the border between the two countries. Yemeni Prime Minister Haider Abu Bakr Al-Attas said the agreement would soon be signed by the two countries.

PERSONS

1. K. R. Narayanan : He is a former academician, journalist, diplomat and Union Minister. In August 1992, he was elected the Vice-President of India. Mr. Narayanan has acquired a stout reputation for being sober, reasonable and, above all, spotless as far as personal integrity and probity are concerned. Those who know him, his amiable disposition, tact, persuasive skill and understanding of men and issues are convinced that the 72-year old Narayanan is eminently suited to occupy the second highest office in the land.
2. Ravi Shankar : He is the famed sitar maestro. In August 1992, he was awarded Ramon Magsysay Award for Journalism, Literature and Communication Arts.

MARRIAGES

* Fatima Bi d/0 Advocate Abdul Rahman Shaikh and the grand daughter of Haji Abdul Latif Fodkar married with Aaqil s/o Abdul Kader Lambate in Bombay on ....
* Shabnam d/o Abdul Rehman Hussain Patel, Director of Kokan Mercantile Bank, married with Imtiyaz on 15th August in Bombay.

OBITUARY

SULATAN A. NATHANI, Chairman of Habib Group of Trust and Founder Director of Nathani Group of Industries, Bombay, died on 7th August, 1992. His life is exemplary in a sense that he started his life with education only of 3rd standrd and from a scratch and became one of the dynamic businessman, educationalist, social worker, thinker and guidance and philosopher to many. He was the president of All India Psycho-Analytical Society. Though he did not know Urdu, he propagated for it by publishing one Urdu-

those who have left the shores of India should be invited and their children should be put in direct contact.

Mass media like T.V., audio and video should be utilised to its maxium capacity so that entire Kokani community would look like one intergrated family.

The pages of Naqshe - Kokan are thrown open for this human experiment and those parents who have tried to battle with this problem, their experience, finding and methods will be published with sense of gratitude.

This should open a side ranging debate so that at the end one may have the sense of arriving at it. - Haider Pathan

National News

Arjun Singh on Minority Schools

The Human Resource Development Minister, Mr. arjun Singh said on July 22 that he was planning to prepare a paper shortly on the problems faced by minority-run schools and submit it to the Government.

Underlining the need for a coordinated approach covering various sections of minorities, Mr. Singh said it was the "joint responsibility of the Centre and the States to ensure protection of their interests guaranteed in the COnstitution.

President Medal for Muslim Personnel

Inspector Abdul Qawi and Sub-Inspector Iqbal Hasan Sheikh along with five other police personnel of the anti-terrorist cell of Bombay Police have been honoured with the President Medal of Bravery for arresting the hired assassins of a suspected group. These police personnel had arrested on March 4, 1991 the assassins including the gang leaders Bachchi Pandey and Baba Gariel.

MAJROOH AWARDED

The 73-year-old well-known Urdu poet, Majrooh Sultanpuri, has been honoured with the prestigious Iqbal Samman Award for Urdu literature for 1991-92 by the Madhya Pradesh Government. The award carries a cash prize of Rs. one lakh and a plaque.

INSAT - 2A

On July 10, India's first multi-purpose indigenous communication satellite INSAT-2A was injected in orbit by Ariance launch vehicle 44-L rocket after a perfect blast off 28 minutes earlier from European Space Agency rocket launching stations Kourou, French Guyana in south America. The *launch vehical carrying* INSAT-2A *and its* European cousin EUTELSAT, placed the Indian Satellite into a geosynchronous transfer orbit (GTO) with a perigee (shortest from earth) with an orbital period of 10 5 hours. It is expected to reach its final destination in the geostationary orbit at 74 degree longitude East in Aug. 92.

INSAT-2A is the first satellite in the indigenousaly built second generation series. Its weight is 1906 kg The *multipurpose satellite would provide space* services for telecommunication, meterological observations and data relay, radio and TV distribution, disaster warning and distress altert services.

MARATHI BOOK

Dr. Naseem Shaikh of Bhusawal has written a book in Marathi on "Muslim Participation in struggle for Independence" This book was declared open by Shri Ajit Kumar Jain, I.A.S. Collector of Kolhapur *The function was arranged by Prof. and Mrs* Shaikh of Ameti Publications, Kolhapur, on 15th Aug.

IDEAL ACADEMIC TRUST

Ideal Junior College of Commerce and Arts was inaugurated on Monday the 27 July, 1992. Babae Qaum Janab Mohammed Yusuf Patel, the President of the Trust, president and the Hon'ble Minister

Naqshe Kokan
English Supplement
44, Jail Road (East), Dongri,
Bombay - 400 009 (India) Phone : 3764968

Editor	**Dr. Abdul-Karim Naik**
Associate Editor	**Capt. F. M. Mistry**
Consultant Editor	**A. Kays & Haider Pathan**

OUR HONORARY REPRESENTATIVES

U.K.	I BAGDADI • U HAJWANE
SAUDI ARABIA	SAYEED KAZI • MOH ALIH MUKADAM KHAIL AHMAD • EBRAHIM WANGDE
BAHRAIN	A RAZZAK SARDAR
DUBAI	SIDDIKA U KHERETKAR
PAKISTAN	BOMBAYWALA • KAMRUDDIN KAZI
DOHA QATAR	HASAN KAREEM CHOUGLE
EAST AFRICA	SHEIKH ISMAIL • SAHIR SHIWI KAZI
SOUTH AFRICA	HASSAN SAYED • A. R OSMAN
BOMBAY	E A G CHAUGULE • ALI SALEH
KHED-RATNAGIRI	DR FAIZ AHMED BARDAY • I Y SOLKAR

SUBSCRIPTION IN INDIAN RUPEES

Inland	Rs. [illegible] p a
Pakistan	Rs. [illegible] p a
Gulf	Rs 250/- p a
Other countries	Rs. 350/- p a
South Africa for 5 Years	Rands 200/- p a

EDITORIAL

Alien's Dilemma

To be an alien is in other words, a confrontation with strange enviromment, situation and the cultural melliey in which psychological decoction has not been brewed.

Those who have left the shore of India in search of new life and the opportunities it unforlds before them a situation with which they not only have to grapple but also to come to terms to make tomorrow for them. It also poses the question regarding his own moorings which are deeply embeded in the land whose shores ar left behind.

Those who have left Kokan, they desire to continue the link with the land, its people and memories which makes them a person.

The persons from Kokan origin who visit Bombay from abroad do visit office of Naqshe-Kokan. It is heartening and reassuring in a sense that links are not snapped by them. It is the sense of continuity and development.

The complex and vaxing problem that haunts the parents of children abroad is that they think like Indian and feel the close affinity with their native, tradition and culture. They recycle their memories and visualise the faces with whom they have shared their innocent childhood and moral build up.

It would be of great value if the parents abroad who feels strongly about this problem that exists between them and their offesprings born abroad to make their children aware, of their tradition, land and customs to make them part of Kokani biradari of future.

The exposure to native environment, culture and tradition is a must and cannot be afforded to be neglected.

The close links are to be established, broadened and deepen.

Every two year there should be a festival of Kokani culture and tradition in which

اشاعت کا ۳۰ رواں سال

ماہنامہ **نقشِ کوکن** بمبئی

اردو / انگلش

رکن انڈین لنگویجز نیوز پیپرس ایسوسی ایشن

جلد نمبر ۳۰ … | شمارہ ۱۰ | اکتوبر ۹۲ء

مدیر: ڈاکٹر عبد الکریم نائیک

معاون مدیر: فقیر محمد مستری / مبارک کاپڑی

ملکیت: نقشِ کوکن پبلیکیشن ٹرسٹ (رجسٹرڈ نمبر E 3006)

سالانہ: ساٹھ روپے ۔ تاحیات: چھ سو روپے

خط و کتابت اور ترسیل زر کا پتہ، نقشِ کوکن ۵۶ ٹنٹانڈیل اسٹریٹ (نارتھ) ڈونگری، بمبئی ۔ ۴۰۰۰۰۹ فون: ۳۷۶۴۹۶۸

مقام طباعت: برہانی پرنٹرس، بائیکلہ، بمبئی ۴۰۰۰۲۷

پرنٹر و پبلشر: ڈاکٹر عبد الکریم نائیک

تاریخ اشاعت: یکم اکتوبر ۹۲ء

کتابت: شبیر احمد، جاوید ندیم

اس ماہ کے

نقوش

ذکر و فکر

مولانا وحید الدین خان

زندگی بعد موت

۲ اکتوبر ۱۹۶۸ء کو مہاتما گاندھی کی پیدائش پر ایک سو سال ہو گئے تھے۔ اس موقع پر گاندھی جنم شتابدی نہایت دھوم کے ساتھ منائی گئی۔ اس سلسلہ میں سرکاری اہتمام کے تحت جو مختلف پروگرام رکھے گئے ان میں سے ایک وہ تھا جو ٹیلی فون کے محکمہ نے شروع کیا تھا۔ اس کا نام تھا:

"۱۷۲ ڈائل کیجئے اور گاندھی جی کو سنئے"

دہلی ٹیلی فون ڈیپارٹمنٹ نے ایک اسپیشل سروس جاری کی تھی۔ اگر آپ ٹیلی فون پر ۱۷۲ ڈائل کریں تو دوسری طرف سے مہاتما گاندھی کی ریکارڈ کی ہوئی آواز آپ کو سنائی دینے لگتی۔

آدمی مر جاتا ہے مگر اس کی آواز زندہ رہتی ہے۔ یہ واقعہ اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ آدمی کی شخصیت ایک مسلسل ہستی ہے۔ وہ موت وارد ہونے کے بعد بھی بدستور زندہ حالت میں موجود رہتی ہے۔

شاید یہی مطلب ہے آیت کا جس میں قیامت اور بعث بعد الموت کا ذکر کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ "بس آسمان اور زمین کے رب کی قسم، بے شک وہ حق ہے جیسا کہ تم بولتے ہو" (الذاریات ۲۳)

انسان کی آواز کی صورت میں انسان کی جزئی شخصیت بدستور باقی رہتی ہے۔ یہ واقعہ ہمارے براہ راست تجربہ میں آ رہا ہے۔ پھر جب یہ معلوم ہو جائے کہ انسان کی شخصیت جزئی طور پر اپنا تسلسل باقی رکھتی ہے تو اس کے بعد یہ سمجھنا مشکل نہیں رہتا کہ انسان کی شخصیت مکمل طور پر بھی اپنا تسلسل باقی رکھے ہوئے ہے۔ ایک کا علم دوسرے علم کو قابل قیاس بنا دیتا ہے۔

جزء کا وجود ثابت ہونے کے بعد کل کا وجود اپنے آپ ثابت ہو جاتا ہے۔ انسانی آواز کی بعد از موت موجودگی اس عقیدہ کو قابلِ فہم بنا رہی ہے کہ انسان کی پوری شخصیت بعد از موت موجود رہے۔

جیون جیوت

دُنیا میں دو قسم کے لوگ ہیں۔ ایک وہ جو ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہتے ہیں اور اندھیارے کا رونا روتے ہیں۔ دوسرے وہ ہیں جو اٹھ کر چاہے کتنا چھوٹا سا کیوں نہ ہو دِیا جلاتے ہیں۔ میں چاہتی ہوں ہر شخص جہاں کہیں بھی کام کرتا ہو۔ ایسا دِیا روشن کرے جس سے اندھیارا دور ہو۔ اور ہندوستان کی حالت بہتر ہو۔ نتیجہ میں ہم سب ہنسی خوشی جیون بتائیں۔

آنجہانی شریمتی اندرا گاندھی

جگہ کا عطیہ مرحوم ایم اے پرکار (جرمنی) صاحب کے ایصالِ ثواب کیلئے

اداریہ

باادب بانصیب

دارالعلوم دیوبند جیسی عظیم درس گاہ کے بانی حضرت مولانا قاسم صاحب نانوتوی سے متعلق واقعہ ہے کہ دارالعلوم میں حضرت مولانا حدیث کا درس دے رہے تھے یکایک ایک خستہ حال بوڑھا یہ پکارتا ہوا آیا: قاسم کہاں ہے؟ قاسم کہاں ہے؟ حاضرین کو نووارد کا یہ لہجہ بہت ناگوار گذرا، ممکن تھا کہ کوئی اُسے ٹوک بیٹھتا۔ حضرت مولانا قاسم فوراً دوڑے اور نووارد سے بولے: حضرت! میں حاضر ہوں۔ بوڑھے کو انہوں نے ادب سے سلام کیا گلے ملے پھر پلنگ بچھایا۔ اس پر بستر لگایا اور بوڑھے کو عزت سے بٹھایا۔ پھر اپنے طلبہ سے انہوں نے کہا: "جب تک یہ حضرت یہاں قیام پذیر ہیں، درس موقوف رہے گا۔"

طلبہ حیرت زدہ تھے کہ انہوں نے اپنے استاد محترم سے پوچھا۔ حضرت یہ بزرگوار کون تھے؟ مولانا قاسم نے سادگی سے جواب دیا: عزیزو! یہ وہ تھے جنہوں نے تمہارے قاسم کو شیخ الحدیث بنا دیا۔ طلبہ اور حیرت زدہ ہوئے مولانا نے مسکراتے ہوئے کہا: یہ میرے ابتدائی معلم تھے انہوں نے ہی مجھے قلم پکڑنا سکھایا تھا۔

حضرت مولانا قاسم صاحب نے کوئی مضمون لکھے بغیر کوئی تقریر کئے بغیر صرف اور صرف اپنے عمل سے اپنے طلبہ کو یہ درس دیا کہ استاد کا کیا مقام ہے اور تاریخ کے اوراق ہمیں بتلاتے ہیں کہ ہر باادب شخص بانصیب ہوتا ہے۔ یہاں یہ بھی تفریق نہیں کہ کس استاد نے ہمیں کتنا پڑھایا ہے اور کس درجہ تک پہنچایا ہے۔ پہلی جماعت سے لے کر تعلیم کے آخری درجے تک جس استاد نے ہمیں جس قدر بھی علم دیادہ استاد لائقِ ادب اور لائقِ تعظیم ہے، استاد ہر حالت میں استاد ہوتا ہے اور ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم اس کا ادب کریں۔

آج ہزاروں طلبہ ڈاکٹرس، انجینئر بن جاتے ہیں، سرکاری نیم سرکاری عہدوں پر ان کا تقرر ہوجاتا ہے، کالجس، یونیورسٹیوں میں پروفیسر، پرنسپل بن جاتے ہیں بعض سیاست کے راستوں سے چل کر صدر بلدیہ، ایم ایل اے، ایم پی، بن جاتے ہیں۔ غرض وہ کچھ بھی بن جائیں انہیں کبھی یہ نہیں بھولنا چاہیئے کہ انہیں بنانے میں ان ہی اساتذہ کا ہاتھ ہے جنھوں نے زیورِ تعلیم سے آراستہ کرکے انہیں کامیابیوں اور سرخروئی کی منزلوں کا راستہ دکھایا تھا۔ لہٰذا آج کے طلبہ کو جان لینا چاہیئے

"باادب، ہی بانصیب ہوتا ہے۔"

بقیہ ھدایت اللہ...

کہیں ہم اپنی نمازوں، مراقبوں و اعتکافوں میں اس قدر مصروف تو نہیں ہوتے کہ اپنے گھر سے، اپنی اولاد سے، اُن کی تربیت سے اور اپنے فرائض سے غافل تو نہیں ہوتے۔ ثواب لوٹنے کے جنون میں کہیں ہم نے اپنی دُنیاوی ذمہ داریوں سے غفلت تو نہیں برتی ہے؟

حافظ ولایت اللہ نے اللہ کی کتاب حفظ کرلی مگر وہ اپنے بیٹے کو ہدایت کا راستہ نہ بتا سکے۔

اور یہ ایک ٹریجڈی ہے — جو ہمارے علمائے دین کو جھنجوڑ سکے تو کسی حافظِ قرآن کے خون سے کبھی کوئی دھبہ پیدا نہیں ہوگا۔

مُبارک کاپڑی

هدایت اللہ

جنھیں اللہ کی هدایت نصیب نھیں ھوئی

ایک اور سرکاری مسلمان پرلوک سدھارے!

"قومی دھارے" میں بہتے ہوئے آخرت سے قبل ہی جہنم کی آگ سے بھرے کنویں میں گر پڑے۔

اس مرتبہ اِن کا نام ہے ہدایت اللہ!

بڑا شور تھا اس مُلک کے سیکولرزم کا کہ یہاں ایک اقلیتی فرقے کے فرد کو چیف جسٹس بھی بنایا جا سکتا ہے اور نائب صدر بھی! ڈھول بجاتے پھرتے تھے نیتا اور لیڈر کہ دیکھو ہم مسلمانوں کو کتنا نواز رہے ہیں اور اپنی کشکول ووٹوں سے بھر بھر کر راج کیا کرتے تھے۔

دراصل اس مُلک میں کسی مسلمان کو اگر کوئی بڑا سرکاری عہدہ دیا جاتا ہے تو اس سے قبل اُس سے یہ سرٹیفکیٹ دینا پڑتا ہے کہ وہ صرف نام نہاد مسلمان ہے۔ اور وہ اسلامی شریعت کا مخالف ہے۔ وہ قرآن و آخرت کو نہیں مانتا اور جب بھی اور جہاں بھی موقع ملے وہ مسلم پرسنل لاء کے بجائے یکساں سول کوڈ کی موافقت میں فضا ہموار کرنے کو تیار ہے۔ خالص "ہندوستانی" سبھیتا میں رنگا ہوا ہو گنپتی کی آرتی بھی اتارے (جیسے فخر الدین علی احمد) اسلامی شریعت میں تبدیلی کا مطالبہ کرے (جیسے جسٹس ایم ایچ بیگ) اور خود کو مسلمان کہلانے میں شرم محسوس کرے (جیسے ہدایت اللہ) سرکاری عہدہ حاصل کرنے کے لئے اِس "ہندوانی ٹیسٹ" سے ڈاکٹر ذاکر حسین تک نہ بچ سکے جنھوں نے صدارت کی کرسی حاصل کرنے سے قبل اُس دستخطی مہم کے کاغذات بھی نذرِ آتش کر دیئے جس پر اُردو کو مُلک کی دوسری سرکاری زبان بنانے کے لئے ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں اُردو والوں نے دستخط کر دئے تھے۔

ہدایت اللہ نے بھی اسلامی طریقے سے دفن ہونے کے بجائے "قومی دھارے" میں بہتے ہوئے اپنے "سیکولرزم" کا ثبوت دیتے ہوئے "سارے دیش واسیوں کو خوش کرتے ہوئے خود کو نذرِ آتش کروانا پسند کیا۔ زندگی بھر عہدے و رُتبے حاصل کئے اور اب نذرِ آتش ہونے کے عوض میں پدم وبھوشن یا پھر بھارت رتن کا اعزاز ملے یا کوئی کالج، کوئی انسٹی ٹیوٹ، کوئی ایوارڈ کو اُن کے نام سے منسوب کیا جائے تو تعجب کی کوئی بات نہیں ہونی چاہیئے۔

مسلمانوں میں هدایت اللہ سے بھی زیادہ قابلِ انسان موجود ہیں مگر وہ اپنی "ہندوستانیت" کے Qualifying Test میں پورے نہیں اترتے اسی لئے کسی بڑے عہدے سے محروم ہیں۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو اپنی شناخت اور اپنے ایمان کے عوض میں کوئی سودا کرنے پر تیار نہیں۔

آیئے هدایت اللہ کی نذرِ آتش ہونے کی خواہش کے دوسرے پہلو پر بھی غور کریں ــــ

هدایت اللہ ایک حافظِ قرآن کے فرزند تھے! جی ہاں حافظِ قرآن کے! اُن کے والد حافظ محمد ولایت اللہ نے نو سال کی عمر میں قرآن حفظ کر لیا تھا۔ آخر ایک حافظِ قرآن کا بیٹا دہریہ کیوں بنا؟ قرآن و آخرت کا منکر وہ کیسے ہوا؟ غور طلب بات ہے۔

یہ واقعہ صرف ہدایت اللہ تک محدود نہیں ہے۔ آج بھی کتنے ہی حافظ اور قاریوں کے بیٹے اسلام کی الف ب سے نابلد ہیں۔ آج بھی ہم دیکھتے ہیں کہ پنجگانہ نمازیوں کے بیٹے آوارہ اور سالانہ نمازی ہیں۔ میں ایسے ایک حاجی صاحب کو بھی جانتا ہوں جنھوں نے تین مرتبہ حج کی، اُن کے تین بیٹے ہیں، تینوں شرابی اور جُواری۔ عالموں کے خون سے یہ دہریئے کیسے جنم لے رہے ہیں؟

غور کیجئے کہ کہیں ہم لوگوں نے اسلام کو سمجھنے میں غلطی تو نہیں کی ہے۔ کہیں

شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی
گورنمنٹ منظور شدہ
ایر کنڈیشن شو روم
ڈونگری جیل روڈ، غلام محمد بلڈنگ، ڈونگری بمبئی ۹ ۔۔۔۴۰۰
فون: ۳۷۶۸۷۱، ۳۷۶۵۸۹۷
۳۷۲۳۰۹۲
خوش آمدید
خوش آمدید
۵۱ برس سے آپ کی سیوا کر رہا ہے ـ ایک بھروسے کا نام
شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی جویلرس
تجربہ کار کاریگروں کے ہاتھوں سے بنے ہوئے قدیم و جدید فیشن پر سونے کے
کے ڈی ایم کے زیورات ـــــــ عید ہو یا دیوالی، شادی ہو یا جنم دن ـــــ
کسی بھی خوشی کے موقع پر سونے کی دنیا میں ایک ہی چمکتا ستارا
پتہ: شاہ بھورمل جویلرس
گورنمنٹ منظور شدہ
ایر کنڈیشن شو روم
ڈونگری جیل روڈ، مرچنٹ بلڈنگ، دوکان نمبر ۲ بمبئی ۴۰۰۰۰۹
مزید پیش کش
ہمارے یہاں سے خریدے ہوئے (کے، ڈی، ایم،) .K.D.M کے زیورات آپ جب بھی
بیچنا چاہیں ہم بازار کی قیمت پر واپس لیتے ہیں :-

حسب اور نسب

خواجہ الطاف حسین حالی

مسلمانوں میں انسان کے خاندان کے متعلق یہ دو لفظ اکثر مستعمل ہیں۔ "حسب اور نسب"۔

نسب: آدمی کی اصل اور نژاد کو کہتے ہیں۔

حسب: اس شرف اور بزرگی کا نام ہے جو کسی شخص کی علمیت یا نبوت یا سلطنت یا دولت یا درویشی یا کسی اور فضیلت کے سبب اس کے خاندان میں ہمیشہ یا چند پشتوں تک باقی رہے۔

پس نسب کے لحاظ سے جیسا کہ ظاہر ہے تمام بنی نوع انسان ایک درخت کی ڈالیاں یا ایک ڈالی کے پتے ہیں۔ ایک دوسرے پر کسی طرح کی فوقیت اور ترجیح نہیں ہے۔

حسب کی بزرگی کتنے عرصے تک قائم رہتی ہے۔ مشہور مورخ ابن خلدون اپنی تاریخ کے مقدمے میں حسب ذیل رائے ظاہر کرتے ہیں:

"حسب یعنی خاندانی شرافت اکثر چوتھی نسل میں زائل ہو جاتی ہے کیونکہ جو شخص خاندان کا بانی ہوتا ہے اس کو خوب معلوم ہوتا ہے کہ میں نے کیسی کیسی مشقتوں سے یہ عزت حاصل کی ہے۔ اس لئے وہ ان محاسن اور خوبیوں کو جن کے ذریعے سے اس کو امتیاز حاصل ہوا ہے کبھی ہاتھ سے نہیں جانے دیتا پھر اس کا بیٹا جس نے باپ کا طریقہ دیکھا ہے ان محاسن اور خوبیوں کی قدر کرتا ہے جن سے باپ کو یہ مرتبہ حاصل ہوا تھا اور وہ بھی اکثر باپ ہی کا طریقہ اختیار کرتا ہے مگر باپ اور بیٹے میں تھوڑا سا فرق رہتا ہے۔ اب تیسری نسل آتی ہے اور وہ محض تقلیداً باپ دادا کی ڈگر اختیار کرتی ہے لیکن ابھی تک خاندانی عظمت کا طلسم ویسا ہی بندھا رہتا ہے اور بظاہر دادا اور پوتے کے طریقے میں کچھ فرق معلوم نہیں ہوتا مگر چوتھی نسل میں وہ طلسم بالکل ٹوٹ جاتا ہے۔ یہ طلسم باپ دادا کی خوبیوں کو بھول کر یہ خیال کرتی ہے کہ ہمارے خاندان کی عزت کچھ ہمارے بزرگوں کی کوشش اور اکتساب سے پیدا نہیں ہوئی بلکہ یہ خاندان اسی طرح ممتاز چلا آیا ہے اور اس خاندان کا ذاتی خاصہ ہی ہے کہ اوروں سے ممتاز رہے۔ اس خیال خام میں وہ بغیر اس کے کہ تعظیم وتکریم کا استحقاق پیدا کریں، آپ کو اپنی قوم یا قبیلے سے بالاتر سمجھنے لگتے ہیں اور ان سے اپنی تعظیم وتکریم کے خواہاں ہوتے ہیں اور ان خوبیوں کو فراموش کر دیتے ہیں جن کے سبب سے انکے خاندان کی تعظیم وتکریم ہوتی تھی۔"

اس کے بعد وہ لکھتے ہیں:

"چوتھی پشت کی قید باعتبار اکثر کے لگائی گئی ہے ورنہ بعض گھرانے اس سے بھی پہلے بگڑ جاتے ہیں اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ پانچویں یا چھٹی پشت تک خاندان بنا رہتا ہے۔"

جس زمانے میں قاضی ابن خلدون نے یہ رائے قائم کی تھی اس وقت گو مسلمانوں کی طاقتیں متفرق اور پراگندہ ہو گئی تھیں مگر پھر بھی ان میں بہت کچھ جان باقی تھی جو خاندان ابھرتا تھا اس کی ہوا چند پشتوں تک بندھی رہتی تھی۔ اگر کوئی خاندان دینی عظمت کی وجہ سے ممتاز ہوتا ہے تو اس کا احترام لوگوں کی خوش اعتقادی کے سبب کئی کئی پشتوں تک باقی رہتا تھا جو خاندان دنیوی اعتبار سے وجاہت پیدا کرتا تھا خود سلطنت اس کی پشت و پناہ ہوتی تھی اور اس کی مراعات اور بزرگداشت متعدد نسلوں تک جاری رہتی تھی۔ بایں ہمہ دو تین پشت سے زیادہ کوئی خاندان موقر و محترم نہیں رہ سکتا تھا۔ جب اس زمانہ کا یہ حال تھا تو اس زمانے میں ہم مسلمان

خاندان کی نسبت خاص کر ہندوستان میں کیا خیال کر سکتے ہیں۔ اول تو آج کل ہماری قوم میں کسی خاندان کا اُبھرنا ایسا ہی خلاف قیاس معلوم ہوتا ہے جیسے سورج کی روشنی میں چھوٹے چھوٹے ستاروں کا نظر آنا لیکن اگر بر سبیل ندرت کسی خاندان کا کوئی ممبر کچھ امتیاز حاصل کر بھی لے تو وہ امتیاز اسی کی ذات تک محدود رہتا ہے۔ دینی عظمت کی وجہ سے تو فی زمانہ کسی شخص کا مرجع خلائق بننا نہایت ہی مشکل ہے کیونکہ خوش اعتقادی روز بروز رخصت ہوتی جاتی ہے۔ اور اگر کوئی ایسی مثال پائی بھی جائے تو باپ کی مرجعیت بیٹے تک جب ہی منتقل ہو سکتی ہے جب کہ بیٹا فضل و کمال میں باپ سے برتر یا فضل تر ہو یا تو اس کی برابر ضرور ہو۔ دنیوی امتیاز کا اس زمانے میں یہ حال ہے کہ ہر شخص کی عزت و اعتبار کا اسی کی ذات پر خاتمہ ہو جاتا ہے۔ جس گورنمنٹ کے ہم ماتحت ہیں وہ کسی اعلیٰ خاندان کو ادنیٰ خاندان پر بغیر ذاتی استحقاق کے ترجیح نہیں دیتی۔ خود انگلستان میں ایک لارڈ کا بیٹا مقابلے کے امتحان میں ایک موچی کے لڑکے کے برابر بٹھایا جاتا ہے اور سوائے اس کے کہ امتحان میں اس سے سبقت لے جائے کسی طرح اس پر ترجیح حاصل نہیں کر سکتا۔ جب انگلستان میں یہ حال ہے تو ایسی حالت میں ہندوستان کی نسبت کیا توقع کی جا سکتی ہے۔

پس آج کل کسی خاندان کا امتیاز بدون اس کے قائم نہیں رہ سکتا کہ ہر نسل اپنے سے پچھلی نسل کی تعلیم و تربیت میں جہاں تک ممکن ہو کوشش کرے اور اپنے بعد اس کو ایسی حالت میں چھوڑ جائے کہ زمانہ اس کو عزت کی نگاہ سے دیکھے اور اس کی قدر کرے۔ نہ اس لئے کہ وہ بڑے باپ کی اولاد ہے بلکہ اس لئے کہ وہ خود بڑائی کی مستحق ہے اضافی خوبیوں کو ہمارے مقتداؤں نے ہمیشہ حقیر و ناچیز سمجھا ہے اور انسان کا کمال محض اس کی کسبی اور ذاتی خوبیوں پر منحصر رکھا ہے۔ چنانچہ امیرالمومنین حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اِنَّ الفَتیٰ مَن یَّقُولُ ھا انا ذا

لیسَ الفَتیٰ مَن یَّقُولُ کانَ ابی

یعنی (مرد وہ ہے جو کہے کہ میں ایسا ہوں نہ وہ جو یہ کہے کہ میرا باپ ایسا تھا)

اکثر لوگ اس خیال سے کہ ہمارے بعد ہماری اولاد عزت و آبرو سے دنیا میں زندگی بسر کرے اس کے واسطے جائداد چھوڑ کر جاتے ہیں مگر ان کی تعلیم و تربیت کا کچھ خیال نہیں کرتے۔ گویا وہ چاہتے ہیں کہ ہماری اولاد صرف نالائق ہی نہ رہے بلکہ بد چلنی میں بھی شہرہ آفاق ہو۔ جہل اور جوانی اور اس کے ساتھ بے فکری جہاں یہ تینوں چیزیں جمع ہو گئیں پھر خاندان کا اللہ ہی مالک ہے۔

(بشکریہ: ماہنامہ تہذیب الاخلاق)

تبصرہ کے لئے کتاب کی دو جلدیں ارسال فرمائیں۔

سرود رفتہ

آنند نارائن مُلّا

"تم"

سحر کی یاد ہو تم اور خیال شام ہو تم
جو بن گیا ہے میرا جزو لب وہ نام ہو تم
تمہیں خیال کی رعنائیوں میں دیکھا ہے
تمہیں امید کی تنہائیوں میں دیکھا ہے
تمہیں کو روح کی گہرائیوں میں دیکھا ہے
جدھر بھی آنکھ اٹھی ہے فروغِ بام ہو تم
جو بن گیا ہے ....

ہر اک امید کا میری ہو تم ہی گہوارہ
تمہیں ہو جیسے ہر اک درد کا میرے چارہ
تمہیں پہ آکے ٹھہرتی ہے چشم آوارہ
ہر ابتدائے تمنا کا اختتام ہو تم
جو بن گیا ہے میرا جزو لب وہ نام ہو تم

میں کون؟ ایک گل افسردہ و دل ناشاد
تم ایک بزم کی زینت تم ایک چمن کی مراد
کہاں تم اور کہاں مجھ سا زندگی برباد
میرے نصیب کی جس میں نہیں وہ جام ہو تم
جو بن گیا ہے ....

کروں میں عرض تمنا میری مجال نہیں
سوال دل میں ہے اور جرأت سوال نہیں
تمہاری یاد سے خالی مگر خیال نہیں
میں کہوں کہوں نہ کہوں حاصل کلام ہو تم
جو بن گیا ہے ....

کسی نگاہ کا جو دل غلام بن نہ سکا
جو سر کبھی کسی چوکھٹ پہ آج تک نہ جھکا
تمہارے در پہ وہی آج ہے جبیں فرسا
تو کیا جہاں کا مُلّا سے انتقام ہو تم
پیامبر ہوں اگر میں میرا پیام ہو تم

سیٹلائٹ فیشن
ریڈی میڈ کپڑوں کے صنعت کار و برآمد کار
پروپرائٹر
غلام دستگیر پرکار
فیکٹری
وجے انڈسٹریل اسٹیٹ
آئی۔ بی۔ پٹیل روڈ، گورے گاؤں (ایسٹ)
بمبئی نمبر ۴۰۰۰۶۳
فون نمبر:
۶۷۳۰۶۷۶ / ۶۷۲۷۴۹۱

یوسف ناظم

مہاراشٹر میں اردو

پچھلے تھوڑی سی تمہید، فصیح الملک حضرت داغ دہلوی نے جس زمانے میں اردو زبان کے بارے میں کہا تھا؟ ہندوستان میں دھوم ہماری زباں کی ہے، وہ زمانہ لوٹا ہے کر گیا۔ یہ اور بات ہے کہ اس زبان کی دھوم آج بھی یہاں کچھ کم نہیں ہے لیکن اس کی نوعیت بدل گئی ہے۔ قصیدہ، مرثیہ کی صورت اختیار کر گیا ہے۔

اپنے استاد محترم حضرت داغ کے شعر کی ڈاکٹر اقبال نے تردید تو نہیں کی لیکن کہا تھا" گیسوئے اردو ابھی منت پذیر شانہ ہے۔ اور ستم ظریفی دیکھئے کہ ہندوستان کی ایک الھڑ حسینہ کی زلفیں ابھی ٹھیک سے سنوری بھی نہیں تھیں کہ یہ اپنے ہی وطن میں نہ صرف زلف بریدہ ہو گئی بلکہ سر برہنہ بھی ہو گئی۔ اسے خوبی تقدیر کہیں یا اہل کرم کی تدبیر کا نتیجہ، اسی زبان کے مستقبل کے بارے میں بابائے اردو مولوی عبدالحق نے ۱۹۴۸ء میں اپنے ایک دوست کو خط لکھتے ہوئے یہ بشارت دی تھی کہ مجھے ہندوستان میں اردو کی خیریت نظر نہیں آتی۔

اردو کی کشتی اس وقت جو ڈانواڈول ہوئی تو بس یوں سمجھئے کہ مسلسل ہچکولے ہی کھا رہی ہے۔ اس کا کتنا حصہ تو ڈوب چکا ہے۔ اصل میں شمالی ہند کے دریا گہرے بھی ہیں اور ان میں باڑھ بھی بہت آتی رہتی ہے۔ یہ کشتی تو کب کی غرقاب ہو چکی ہوتی اگر اسے تنکوں کا سہارا نہ ملتا اس برصغیر میں اس زبان کو عافیت سے رہنے کی جگہ ملی تو وہ مہاراشٹر اسٹیٹ ہے۔ اس کی وجہ شاید یہ ہو کہ مہاراشٹر میں اردو کی صرف تاریخ ہے کوئی تحریک نہیں۔ شیواجی کے عہد میں فارسی یہاں کی درباری اور سرکاری زبان رہی ہے۔ جب ایک بدیسی زبان کو یہاں شہریت کے پورے حقوق حاصل رہے اور اس کی گرہ میں گرین کارڈ پڑا رہا تو بھلا اردو کو کیا تکلیف ہو سکتی ہے۔ یہ زبان تو اسی دیس کی گوری ہے۔ علاقائی زبان سے اردو کی کوئی چپقلش نہیں بلکہ ایک لحاظ سے آشنائی کا چکر ہے۔ ایسی آشنائی جس میں صرف نظریں نہیں ملتیں دل بھی ملتے ہیں۔ مہاراشٹر اسٹیٹ میں اردو کے کئی بڑے مرکز ہیں۔ شہر بمبئی ہندوستان کا ہالی وڈ ہے اور فلموں کی زبان، خواہ اسے نام کچھ دیں ہوتی تو وہی ہے جو عام طور پر بولی اور سمجھی جائے۔ جس میں وہ مٹھاس ہو جو شکر اور نیشکر کی اس ریاست کی روایتی مٹھاس سے میل کھائے۔ یہاں کی شکر لبی اسے ایک رکنِ خاندان سمجھے، اردو کو اسی لئے یہاں کی آب و ہوا میں نہ تنفس کی شکایت ہوئی نہ گلے کی خراش کی۔ وہ پوری طرح تندرست، توانا اور طاقتور ہے یا نہیں یہ جانچ پڑتال اور طبی امتحانات کی رپورٹ ہی سے معلوم ہو سکتا ہے۔ لیکن یہ زبان بہرحال یہاں خوش خرام ہے اور چاق و چوبند ہے۔ عوامی سطح پر اس ریاست میں دو لسانی ہم آہنگی ایک معمول ہے۔ یہ ایک ایسی صورتحال ہے جس کا ہر اس محفل میں ذکر ہونا چاہیئے جہاں اردو زبان کے مسائل پر گفتگو ہو رہی ہو۔

جہاں تک اردو کی تعلیم و تدریس کا تعلق ہے۔ یہ بات وثوق سے کہی جا سکتی ہے کہ ہندوستان کی دوسری ریاستوں میں اردو مدارس کی سابقہ تعداد میں کمی واقع ہوئی ہے لیکن اس کے برخلاف ریاست مہاراشٹر میں اردو مدارس کی تعداد میں اضافہ ضرور ہوا ہے اور ہر سال چند نئے اسکول ضرور قائم ہوتے ہیں۔ چند کا لفظ قابل توجہ ہے۔

۸۸-۱۹۸۷ء کے اعداد وشمار کے مطابق مہاراشٹر میں
اردو کے پرائمری اسکولوں کی تعداد ۲۰۷۴ اور ثانوی مدارس
کی تعداد ۴۲۸ تھی اور ۸۹-۱۹۸۸ء میں پرائمری مدارس کی
تعداد میں ۸۷ مزید مدارس کا اضافہ ہوا جب کہ ثانوی مدارس کی
تعداد میں ۲۱ نئے اسکول وجود میں آئے۔ ہندوستان کی مجموعی
صورتحال کی روشنی میں ترقی کی یہ رفتار قابلِ ستائش ہو یا نہ
ہو قابلِ ذکر اور اہم ضرور ہے۔ نئے مدرسوں کے قیام کا مطلب
یہ ہے کہ اردو کی تعلیم سے عوام کی دلچسپی بڑھ رہی ہے پچھلے
۳ سال کے صحیح اعداد وشمار حاصل نہیں ہو سکے لیکن یہ تو
قطعی طور پر کہا جا سکتا ہے کہ ریاست میں اردو مدارس کی
تعداد گھٹی نہیں ہے بلکہ ترقی کی سابقہ رفتار یا تو برقرار رہی ہے
یا اس میں مزید تیزی پیدا ہوئی ہے۔ ۹۱-۱۹۹۰ء میں جن
نئے مدارس کے قیام کی اجازت دی گئی وہ سوا تین سو کے قریب
ہیں اور ان میں ۳۰ اردو مدارس شامل ہیں۔

یہ تو وہ مدارس ہیں جو محکمۂ تعلیمات کے رجسٹر میں درج ہیں
لیکن اردو زبان کی تعلیم اب سوشیل سروس کا بھی ایک حصہ
ہے۔ اور ریاست بھر میں جز وقتی اردو جماعتیں قائم ہیں
جہاں اردو سکھائی اور پڑھائی جا رہی ہے۔ ان جماعتوں سے
وہ طلباء استفادہ حاصل کر رہے ہیں جو کسبِ روزگار
میں مشغول و مصروف ہونے کی بنا پر مدرسوں میں داخلہ حاصل
نہیں کر سکے۔ مختلف ادارے اور انجمنیں یہ کام انجام دے
رہی ہیں۔ اور ان میں سے بیشتر جماعتوں کو ریاستی اردو
اکادمی رقمی امداد دے رہی ہے۔ بعض صورتوں میں ان اردو
جماعتوں سے غیر اردو داں طبقے کے افراد مستفید ہو رہے ہیں
بلکہ ان کی طرف سے یہ خواہش کی جاتی ہے کہ اردو زبان سے
واقفیت حاصل کرنے کے لئے ایسی جماعتیں ان کے لئے
قائم کی جائیں۔ غیر اردو داں افراد میں اردو زبان سے دلچسپی
اور رغبت حیرت انگیز طور پر بڑھتی جا رہی ہے اور ایسا
معلوم ہوتا ہے کہ یہ ذہن سے اردو غزلوں اور ان ڈراموں کی جو
ٹی وی پر دکھائے جاتے ہیں۔ ہندی اور مراٹھی زبان جاننے
والے ہی نہیں گجراتی طبقہ بھی اس میں پیش پیش ہے۔
یہاں ایسی کئی ڈکشنریاں تیار کی گئی ہیں جن سے اردو شاعری
سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ ایک صاحب نے جن کی مادری زبان
گجراتی ہے ایسی ڈکشنریاں شائع کرنے کے کام کو اپنا وظیفہ
حیات بنا لیا ہے اور یہ ڈکشنریاں ہندوستان ہی میں نہیں
ہندوستان کے باہر کے ملکوں میں بھی مقبول ہیں۔

اردو کی تعلیم کے لئے ریاستِ مہاراشٹر کی فضا بے حد
سازگار ہے۔ گو کہ ریاست کے کچھ کالجوں میں اردو شعبے بند
بھی ہوئے ہیں اور یہ بات یقیناً قابلِ گرفت ہے لیکن بمبئی
یونیورسٹی میں سوا سو سال کی مدت گزرنے کے بعد ایک
اردو چیئر کا قیام بھی عمل میں آیا ہے۔ بمبئی یونیورسٹی میں شعبۂ
اردو کا نہ ہونا تعجب انگیز اور افسوسناک واقعہ تھا۔ اردو شعبے
کے قیام کا سہرا اردو اکادمی کے سر ہے اور اکادمی اس بات
کے لئے بھی کوشاں ہے کہ ریاست کی دوسری یونیورسٹیوں میں
بھی مکمل اردو شعبے قائم ہوں۔ اپنے منصوبے کے مطابق
اردو اکادمی ریاست کی ۷ یونیورسٹیوں میں سلسلہ وار اردو
شعبے قائم کرنے کی تجویز پر عمل کرنا چاہتی ہے۔

حال ہی میں ریاست کے کچھ ضلعوں میں اور شہر بمبئی میں
بی ایڈ کالجوں کی قیام کی اجازت دی گئی ہے۔ بی ایڈ کالجوں
کی تعداد میں اضافہ یقیناً بہتر نتائج کا حامل ہوگا۔ ۱۹۸۹ء
میں ۹ بی ایڈ کالج شروع کئے گئے ہیں ان کے علاوہ ۸ نئے
کالجوں کا بھی قیام عمل میں آیا ہے جن میں سے ۳ گرلز کالج ہیں
یہ بھیونڈی، مالیگاؤں اور شولاپور میں کھولے گئے ہیں۔

اردو ذریعہ تعلیم کے نصاب نامے میں ہندی، مراٹھی، انگریزی
پالی، عربی، اردو، انگریزی اور سنسکرت زبانیں شامل ہیں اور
ان میں کسی بھی زبان کے ساتھ ۵۰/۵۰ نمبرات کے پرچوں
کی سہولت دی گئی ہے۔ اردو میڈیم کے آٹھویں سے دسویں
جماعت تک طلبا کو زبانوں کے انتخاب کے معاملے میں زیادہ
سے زیادہ گنجائش فراہم کی گئی ہے اور اس بات کا خیال
رکھا گیا ہے کہ انہیں اپنی مرضی اور پسند کی زبان سیکھنے کا موقع ملے

یہ بات بہرحال طے ہے کہ ثانوی تعلیم کی حد تک طلباء کا اصل مقصد امتحان کامیاب کرنا ہوتا ہے۔ زبان کی جانکاری فروعی بات ہوتی ہے۔

ایک اہم بات جس کی طرف اشارہ کرنا ضروری ہے نصابی کتابوں کی تیاری ہے۔ مہاراشٹر حکومت کے محکمۂ تعلیم کے تحت ایک شعبہ نصابی کتابوں کی تیاری کے لئے ٹیکسٹ بک بیورو کے نام سے قائم ہے۔ اردو کی نصابی کتابوں میں سائنس، تاریخ، جغرافیہ اور دیگر مضامین کا نصاب یکساں ہے۔ صرف زبان کا فرق ہے یعنی مراٹھی زبان سے اردو میں ترجمے کئے جاتے ہیں لیکن اردو زبان کی تعلیم کے لئے جو کتابیں تیار کی جاتی ہیں اس کا کام ایک کمیٹی کی سپرد ہے۔

نصابی کتابوں سے متعلق اکثر یہ شکایتیں سننے میں آتی ہیں کہ ان میں تاریخی حقائق کو مسخ کرکے پیش کیا جاتا ہے۔ اس نوع کی شکایتیں پیدا نہ ہوں۔ یہ نکتہ بھی اس کمیٹی کے پیش نظر رہتا ہے۔ مذہبی مسائل کے بارے میں خاص طور پر کمیٹی کے اراکین کو چوکنا رہنا پڑتا ہے۔

یہ بات بہرحال باعث طمانیت ہے کہ شمالی ہند کی ریاستوں کے مقابلے میں مہاراشٹر میں اردو کا عمومی اور خاص طور پر تعلیم کا کام بہتر ہوا ہے۔ اور اس وقت ایک عام اندازے کے مطابق ریاست مہاراشٹر میں اردو کے ابتدائی اور ثانوی مدرسوں کی تعداد ۳ ہزار کے لگ بھگ ہے جن میں ۱۱ لاکھ طالب علم تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ ریاست میں اردو کے اساتذہ کی تعداد بھی کم از کم ۱۲ ہزار ہوتی چاہیئے اور یہ تعداد ہندستان بھر میں پھیلے ہوئے اردو مدرسین کی تعداد سے زیادہ ہوگی۔

یہ بات بہرحال سوچنے کی ہے کہ یہ ہمارا سفر ہے یا ہماری منزل۔

ص ۲۴ کا بقیہ —— مد

..... میں اپنے شاعر ہونے کے ناطے اپنی ملت کو آنیوالے طوفان سے آگاہ کر رہا ہوں تاکہ شہادت کا حق ادا ہو جائے۔ اسی لیے یہ نظم قرطاسِ قلم پر لا رہا ہوں"

(نظم کسی اگلی اشاعت میں ملاحظہ فرمائیں —— ادارہ)

شرف کمالی

کوکنی شاعری

چچا میاں سانگا

سانگا، سانگا، چچا میاں، سانگا
امچا چُھکتے کھیاں کھیاں، سانگا
عقل گیلی ہے گھاس چریالا
کاٹے کرداں امی اتاں سانگا
اُلیوں شہرانت "کے۔جی" چیا نانذات
اُمی حیران زہیلوں کاں سانگا
گھاٹا چی ہانت اتاں نہ گھرچی ہانت
رامُو دھوبیا چی گارداں سانگا
امچی حالت عجیب زُھیلی ہے
امی ررتاؤں زواں لوّاں سانگا
پاؤس اُیلو اُشیراں، پَن ایلو !!
امچو اللہ ہے مہرباں سانگا
کھوٹا بولوں ٹکو قیامت ہے!
آز سگلاں کھراں کھراں سانگا
دیوں نکو قوم چیا پڑھار پنا
چورٹے ہانت فلان فلاں سانگا
تین زہیلی کی بوری کرکٹ ٹیم
پور زھیلا ہے آٹھواں سانگا
پدری پرلی شرفؔ چیا رُسوائی !!
بات اپلیا دلاچی کاں سانگا

ڈاکٹر مومن محی الدین

ملا جو خضر، بڑی گمرہی کے ساتھ ملا
نشانِ راہ، بڑی کجروی کے ساتھ ملا

جو شیخ بن کے رعونت سے سر اٹھا کے چلا
وہ برہمن سے بڑی بندگی کے ساتھ ملا

سرِ نیاز رہا خم ہمارے احساں سے
وہی، ہمیں سے بڑی خودسری کے ساتھ ملا

شمار کرنے جو بیٹھا ہے دوسروں کے گناہ
وہی جو شر سے ملوّث، بدی کے ساتھ ملا

حرم میں مسجد و درگاہ میں جسے ڈھونڈھا!
وہ بتکدے میں بڑی بے خودی کیساتھ ملا

خطیب و واعظ و قاری فقیہ و مولانا
ملا جو ہمکو وہ تردامنی کے ساتھ ملا

تمام عمر رہا قبلہ رُخ نمازوں میں
مگر حرم میں بڑی بے رخی کے ساتھ ملا

اندھیرے گاؤں میں اک بے چراغ مسجد میں
ہر ایک ہم سے بڑی روشنی کے ساتھ ملا

جہاں جہاں سے پکڑ لائے لوگ مومنؔ کو
ہمیشہ ان سے بڑی بے بسی کے ساتھ ملا

نوادرات

نو وارد عامی کے قلم سے

اسلام میں موسیقی کی حلت یا حرمت کا صدیوں سے ایک نزاعی مسئلہ بنا ہوا ہے۔ائمہ کی رائے میں موسیقی اور غنا سے کسی صورت میں جائز نہیں ہے اور ان کے نقطۂ نظر کے مطابق اسلامی معاشرے میں اس کے رواج کے لئے کوئی گنجائش نہیں ہے۔اس سلسلے میں علماء اسلام تین طبقوں میں بٹے ہوئے ہیں:۔

۱: ائمہ اور فقہا اس کو مطلق ناجائز قرار دیتے ہیں۔

۲: صوفیا اور ان کے پیرو موسیقی کو چند کڑی شرطوں کیساتھ جائز قرار دیتے ہیں۔

۳: دیگر مجتہدین جو اقلیت میں ہیں اسے جائز سمجھتے ہیں۔

امام الہند مولانا ابوالکلام آزادؒ ان علماء مقتدریں میں سے تھے جو موسیقی کو سرے سے ممنوع نہیں سمجھتے تھے بلکہ ایک حد تک اس کو جائز سمجھتے ہوئے اس سے خود بھی محظوظ ہوتے تھے۔ ۱۶ر ستمبر ۱۹۴۳ء کو احمد نگر جیل سے مولانا موصوف نے اپنے خاص دوست "صدیق مکرم" مرحوم نواب صدر یار جنگ حبیب الرحمٰن شیروانی کو جو ایک خط لکھا اس میں اپنے اس نقطۂ نظر کو صاف اور واضح الفاظ میں ظاہر کر دیا ہے۔مذکورہ خط کے آخری پیرے میں مولانا رقم طراز ہیں:۔

"لکھنؤ کے علماء فرنگی محل میں بحرالعلوم (مالک رام کے نوٹ کے مطابق بحرالعلوم سے مراد مولوی عبدالعلی ہیں۔جو درس نظامیہ کے بانی ملا نظام الدین بن ملا قطب الدین سہالوی کے اکلوتے بیٹے تھے) کی نسبت ان کے بعض معاصروں نے لکھا ہے کہ فن موسیقی میں ان کا رسوخ عام طور پر مسلم تھا البتہ یہ ظاہر ہے کہ قوموں کے عروج و ترقی کے زمانے میں جو استعمال تحسین فکر اور تہذیب طبع کا باعث ہوتا ہے وہی دورِ تنزل میں فکر کے لئے آفت اور طبیعت کے لئے مہلکہ بن جاتا ہے۔ایک ہی چیز حُسنِ استعمال اور اعتدالِ عمل سے فضل و کمال کا زیور ہوتی ہے۔اور سوءِ استعمال اور افراط و تفریطِ عمل سے بداخلاقی اور بدعیبی کا دھبہ بنجاتی ہے۔موسیقی کا ایک شوق تو اکبر کو تھا یعنی اپنی یلغاروں کے بعد جب کمر کھولتا تو مجلسِ سماع و نشاط سے ان کی تھکن مٹاتا اور پھر ایک شوق محمد شاہ رنگیلے کو تھا کہ جب تک محل کی عورتیں اسے دھکیل دھکیل کر پردہ سے باہر نہ کر دیتیں دیوان خانہ میں قدم نہیں رکھتا۔صفدر جنگ جب دیوان کی مہمات سے تھک جاتا تو موسیقی کے باکمالوں کو بار دیتا۔ اسی کی نسل میں واجد علی شاہ کا یہ حال تھا کہ جب طبلہ بجاتے بجاتے تھک جاتا تو تازہ دم ہونے کے لئے اپنے وزیر علی نقی کو باریابی کا موقع دیتا۔موسیقی کا دونوں کو شوق تھا مگر دونوں کی حالت میں جو فرق تھا وہ محتاجِ بیان نہیں۔

سارت مشرقۃً و سرتُ مغربا
شتان بین مشرقٍ و مغربِ

اس بات کی عام طور پر شہرت ہوگئی ہے کہ اسلام کا دینی مزاج فنونِ لطیفہ کے خلاف ہے۔اور موسیقی محرماتِ شرعیہ میں داخل ہے۔حالانکہ اس کی اصلیت اس سے زیادہ کچھ نہیں کہ فقہانے سدِ وسائل کے خیال سے اس بارے میں تشدد کیا اور یہ تشدد بھی باب قضا سے تھا نہ کہ بابِ تشریع سے۔ قضا کا میدان نہایت وسیع ہے۔ ہر چیز جو سوءِ استعمال سے کسی مفسدہ کا وسیلہ بن

جائے قضا ٔ ردی جاسکتی ہے ۔ لیکن اس سے تشریع کا
حکم اصلی اپنی جگہ سے ہل نہیں سکتا ۔"

اسی طرح پاکستان کے مولانا شاہ محمد جعفر ندوی پھلواری
بھی موسیقی کے جواز کے زبردست حامی تھے ۔ ابھی چند
سال پہلے وہ اللہ کو پیارے ہوئے ۔ مولانا موصوف پٹنہ بہار
کی مشہور خانقاہ پھلواری شریف کے سجادہ نشین شاہ
سلیمان کے فرزند ارجمند ہیں ۔ انہوں نے ایک کتاب
" اسلام اور موسیقی " لکھی ہے جس میں انہوں نے
موسیقی کو احادیث کی روشنی میں اور شرعی رو سے جائز
قرار دیتے ہوئے ان اعتراضات کا تشفی بخش جواب دیا ہے
جو موسیقی کی حلت کے خلاف اٹھائے جاتے ہیں ۔ مولانا
کی مذکورہ کتاب کا ایک اقتباس بھی قارئین کے استفادہ
کے لئے یہاں پر درج کیا جاتا ہے ۔

" میرے ایک عزیز دوست جوازِ غنا و مزامیر (ساز
و آواز) کے بعض پہلوؤں پر مجھ سے گفتگو فرما رہے تھے ۔
ان سے میں نے کہا : مجھے قرآن میں اس کی حرمت کی کوئی آیت
نہیں ملی ۔ احادیث میں حضورؐ کا غنا و دف سننا صحیح روایت
سے ثابت ہے ۔ حرمتِ غنا کے متعلق جو چند احادیث ہیں
وہ موضوع یا ضعیف ہیں ۔ میرے لئے اس سے زیادہ کسی
دلیل کی ضرورت نہیں کہ حضورؐ نے گانا سُنا ہے اور دف پر
سُنا ہے ۔ میرے دوست یہ سن کر کہنے لگے کہ یہ تو بالکل
صحیح ہے ۔ مگر کیا حضورؐ نے اس کے لئے کوئی محفل بھی جمائی
تھی ؟ میں نے عرض کیا : " اس کی کیا دلیل ہے کہ انفرادی طور
پر جو کام جائز ہو وہ اجتماعی طور پر حرام ہو جاتا ہے ۔ نیز یہ
حضورؐ نے کب فرمایا ہے کہ دیکھو اتنے آدمیوں میں تو تم
سُن سکتے ہو اور اتنی تعداد میں سنو گے تو جائز نہیں ہوگا
علاوہ ازیں یہ تو آپ کو یاد ہی ہوگا کہ آپ حضرات نے پچھلے
دنوں ایک اسلامی مشاعرہ منعقد کیا تھا ۔ اخباروں اور
اشتہاروں سے اس کا اعلان فرمایا تھا اور اس کے دعوت نامے
جاری فرمائے تھے ۔ اس فقیر کے نام بھی دعوت نامہ دیا گیا

اب سوال صرف اتنا ہے کہ کیا حضورؐ نے خود بھی کوئی غزل
یا نظم فرمائی تھی یا نہیں ؟ کیا کوئی مصرع دے کر دوسرے
شعراء کو طبع آزمائی کی دعوت دی تھی یا نہیں ؟ کیا
شعراء اور سامعین کو دعوت نامے ارسال فرما کر کوئی
بزمِ مشاعرہ جمائی تھی یا نہیں ؟ اس کے باوجود آپ کا
بزمِ مشاعرہ جمانا جائز ہے کیوں کہ اس کے جواز کے لئے
اتنا ہی کافی ہے کہ حضور اکرمؐ نے دوسرے شعراء سے ان
کا کلام سنا ہے ۔ بس یہی صورت غنا و مزامیر کی بھی
سمجھ لیجئے ۔ اگر اس سے بھی تشفی نہ ہو تو ذرا یہ بھی سوچئے
کیا حضورؐ تصنیف و تالیف فرمایا کرتے تھے ؟ کیا
حضورؐ نے اسلامی لٹریچر کا پلندہ جمع کر کے کتب فروشی
کی کوئی دکان کھولی تھی ـــــ ؟ کیا حضورؐ نے الیکشن
میں حصہ لیا تھا ؟ کیا حضورؐ نے جا بجا جلسے کر کے لوگوں
سے ووٹ مانگے تھے ؟ ایسے ایسے بیسیوں کام ہیں
جو آج کل ہم آپ سبھی کرتے ہیں ۔ حالانکہ حضورؐ نے
انہیں کبھی نہیں کیا ۔ زیادہ سے زیادہ بحث یہ ہو سکتی
ہے کہ کرنے والا جو کام کرتا ہے خواہ انفرادی ہو یا اجتماعی
اس کی نیت اور مقصد ٹھیک ہے کہ نہیں ، مگر یہ سوال
کہ حضورؐ نے یہ کام محفل جما کر کیا تھا یا نہیں ، کوئی وزنی
سوال نہیں ۔ اگر ایک اچھے مقصد کے لئے بزم مشاعرہ
منعقد ہو سکتی ہے جس میں بہت سے شعراء اپنا کلام
لازماً گا کر پڑھیں تو چند دوسرے آدمیوں کو یکجا
کر کے محض گانا یا اچھے اشعار کے ساتھ گانا بھی اچھے
مقاصد کا حاصل ہو سکتا ہے ۔"

حنیفہ پرکار

منگل سُوتر

چھوٹے منہ بڑی بات کہنا ہماری سرشت میں داخل نہیں۔ لھٰذا جب تک ہم چھوٹے تھے یعنی ہمارا منہ چھوٹا تھا، ہم ہر قابلِ اعتراض بات کو اپنی یادداشت میں محفوظ کرکے مناسب وقت کے انتظار میں صبر کر بیٹھتے۔ یہی وجہ ہے کہ اسکول کے زمانے میں جب ہماری ایک پاکستانی دوست (یا دوست نما دشمن) نے ہمیں ہندوستانی مسلمانوں کا ایمان کمزور ہونے کا طعنہ، منگل سُوتر کو بطورِ مثال پیش کرتے ہوئے دیا تھا۔ تو ہم نے طنز کا یہ تیر یہ سوچ کر سہہ لیا کہ پاکستانیوں کی اکثریت ہندوستانی مسلمانوں کے سلسلے میں متعصب ذہن رکھتی ہے — بات مزے کی ہے کہ ایک طرف ان (پاکستانیوں) کے خیال میں منگل سُوتر کا استعمال کمزوریٔ ایمان پر دلالت کرتا ہے تو دوسری طرف ہندوستانی مسلمانوں کی سادگی، بالفاظِ دیگر بے وقوفی پر رونا بھی انہی کو آتا ہے۔ یہ پاکستانی ہی ہیں جو مغرب کی اندھی تقلید میں فیشن پرستی (یا بے راہ روی) کو اپنے Advanced ہونے پر محمول کرتے ہیں۔ خیر یہ ایک الگ بحث ہے — اپنی دوست کو تو ہم نے خوب آئینہ دکھا دیا تھا، تاہم اپنے بڑوں سے کچھ کہنے کی پوزیشن میں ہم نہیں تھے۔ سو ہم صرف اتنا ہی کرسکے کہ اپنے دل میں ٹھان لی کہ یہ چیز یعنی منگل سُوتر ہم کبھی نہیں پہنیں گے اور حتی المقدور دوسروں کو بھی باز رکھنے کی کوشش کریں گے۔

روزِازل سے انسان ایک دوسرے کی نقالی کرتا آیا ہے۔ ایک گروہ یا طبقہ جب ایک جگہ سے دوسری جگہ جاکر آباد ہوتا ہے تو کچھ اپنے رسم و رواج دوسروں کو دیتا ہے، کچھ دوسروں کے خود اپناتا ہے۔ یہ دینے والی بات بھی غلط ہے۔ دراصل انسان اپنی مرضی سے ہی کسی کے رواجوں کو اپنی رسموں میں ضم کرتا ہے۔ انضمام کا یہ عمل ہوتا تو بڑی آہستہ روی سے ہے مگر ایک بار ان رواجوں کے عادی ہونے کے بعد ان کو چھوڑ دینا بے حد دشوار ہوتا ہے۔ یہ انسانی فطرت ہے کہ جس چیز کی دلکشی اُسے اپنی طرف کھینچتی ہے، اُس کی اچھائی یا بُرائی جاننے کی کوشش کرتا ہے نہ ان کے صحیح یا غلط ہونے کی فکر کا تردد — ایسی ہی رسموں میں ہندوستانی مسلمانوں میں منگل سُوتر پہننے کی رسم غلط کچھ ایسے خلط ملط ہوگئی ہے کہ جیسے کسی ناقابلِ علاج بیماری کے جراثیم انسانی جسم میں سرایت کرجائیں۔

یہ بات نہیں کہ مسلمانوں نے صرف منگل سُوتر پہننے کی رسم ہی غیروں سے مستعار لی ہے۔ فضولیات اور غلط عادات، ہم نے غیر قوموں سے اس قدر اپنا رکھی ہیں جن کا کوئی شمار نہیں۔ مثلاً سالگرہیں اور برسیاں منانا، نام و نمود کی خاطر اچھے بھلے تہواروں کی مٹی پلید کرنا، نہ صرف (خواتین کا) بے پردہ گھومنا بلکہ برقع اور برقع نشینوں کو حقارت سے دیکھنا، فیشن پرستی کو تہذیب کی علامت سمجھنا وغیرہ۔ ہاں! اگر ہم کوئی چیز نہیں اپنا سکے تو وہ اپنے ہی مذہبی احکامات ہیں جو ہمیں فرسودہ لگتے ہیں۔

خیر جناب، بات کرنا ہے ہمیں منگل سُوتر کی جو ہم اب تک شروع ہی نہیں کر پائے ہیں۔ منگل سُوتر پہننے کی ابتداء کب اور کیسے ہوئی۔ اسے بطور شادی شدہ ہونے کی نشانی بنانے کا آئیڈیا کس کے ذہن کی اختراع تھی، ہمیں اس سے کوئی بحث نہیں۔ عام معلومات و مشاہدہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ ہندوانہ رسم ہے۔ اسلامی زیور ہرگز نہیں۔ سوال یہ اٹھتا ہے کہ کیا اسلام نے عورتوں کے لئے کوئی زیور مخصوص کر رکھے ہیں۔؟ نہیں! مگر اس سے بھی اہم سوال یہ ہے کہ ایک کافر قوم کی نقالی کرتے ہوئے ہم منگل سُوتر کو اتنی اہمیت کیوں دیتے ہیں؟ اتنی اہمیت کہ ہمارے ہی بھائی بند ہمیں

ایمان کمزور ہونے کا طعنہ دیں۔ یہ الگ بات ہے کہ کسی کے طعنہ زن ہونے سے کسی کا ایمان متزلزل ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ مگر یہ ایک حقیقت ہے کہ ہماری شادیوں میں جتنی اہمیت اس زیور کو حاصل ہے کسی اور کو نہیں۔ غریب ترین والدین کے پاس بیٹی کو دینے کیلئے خواہ جہیزِ فاطمیؓ بھی نہ ہو مگر وہ منگل سوتر ضرور بنوادیں گے۔ چاہے اس کے لئے انہیں اگلے پانچ دس برسوں کے لئے مقروض ہونا پڑے۔

ہم نے پُرانی اقدار کی حامل ایسی عورتیں بھی دیکھی ہیں جو منگل سوتر کو گردن سے جُدا کرنا بدشگونی تصور کرتی ہیں اللہ جانے انھیں یہ واہمہ کیوں لاحق ہوتا ہے کہ اسے پہننا ترک کر دیا تو خدانخواستہ بیوگی کا صدمہ اٹھانا پڑے گا۔ ہماری مائیں بیٹی کو نماز نہ پڑھنے پر سرزنش نہیں کرتیں۔ (اولاد کو سرزنش تو دُور کی بات، افسوس کہ بیشتر مائیں خود نماز نہیں پڑھتیں) مگر بیٹی منگل سوتر کے بغیر میکے آئے تو خوب لتے لیتی ہیں۔ لال پیلی آنکھیں دیکھ کر بیٹی یوں سہم جائے گویا جرم سرزد ہوگیا ہو ـــ بہو کے گلے میں منگل سوتر کی عدم موجودگی سے ساس کی رُوح فنا ہونے لگتی ہے بے چاری زیرِ لب دُہائی دیتی نظر آتی ہے کہ "اللہ کرے میرا بیٹا سو سال جیئے۔ یہ کیا بدشگونی ہے بہو؟ ملنے جلنے والیوں کی نظریں الگ دلہن کی گردن کا طواف کرتی رہتی ہیں کیوں آخر؟۔

ہر زمانے میں معاشرتی بے راہ روی کا رونا رویا جاتا رہا ہے اور ایک جماعت ان برائیوں کی بیخ کنی پر ہر زمانے میں ڈٹی رہی ہے۔ فی زمانہ بھی تبلیغی جماعت سے تعلق رکھنے والے بعض حضرات ایسے ہیں جو کچھ زیادہ ہی باریک بینی سے سماج میں پھیلی غیر ضروری رسم ورواج کا مشاہدہ کرکے انھیں ختم کرنے کے لئے کوشاں ہیں مگر حیرت ہوتی ہے کہ وہ حضرات جو عورتوں کے ساڑی پہننے پر اس بنا پر معترض ہوتے ہیں کہ یہ غیر اسلامی لباس ہے، پھر یہ کہ "بلاوز" عورتوں کی ستر پوشی کے لئے ناکافی ہوتا ہے ان کے علم میں یہ شے (منگل سوتر) اب تک کیوں نہیں آئی۔ جہیز کی لعنت کو ختم کرانے کے زبانی دعویداروں میں اتنی سی ہمت نہیں ہو سکتی کہ وہ اس فضول سے زیور کو اپنی بیٹیوں کے زیورات کی فہرست سے خارج کردیں؟

ہر قوم کی اپنی ایک شناخت ہوتی ہے۔ ہمارا ملک ایک کثیر الاقوام ملک ہے۔ یہاں قوموں کی پہچان زیادہ ضروری محسوس کی جاتی ہے۔ باشعور قومیں اپنی شناخت کے بارے میں بہت حساس ہوتی ہیں۔ ہماری عورتوں نے اپنی شناخت (پردہ) سے بے نیاز ہوکر دوسروں کی شناخت (منگل سوتر) کو اپنی گردن کی زینت بنالیا ہے یہی نہیں۔ ہماری ماڈرن بیٹیاں "بندیا" (ٹیکہ) بھی بطورِ فیشن اپنے ماتھے پہ سجانا معیوب نہیں سمجھتیں۔ چنانچہ ـــ کبھی کبھی ہم ایک مسلمان عورت اور ہندو عورت میں تفریق نہیں کر پاتے۔

کیا کوئی فرد میرے اس خیال کی تائید کر سکتا ہے کہ منگل سوتر ایک مستعار لیا ہوا غیر ضروری زیور ہے یہاں لفظ "مستعار" اُسی وقت صحیح معنی دے سکتا ہے جب ہم اسے واپس کرنے کا خیال دل میں لائیں ـــ کیا کوئی بیٹی میرے اس عہد میں شامل ہو سکتی ہے کہ آج سے ہم یہ نہیں پہنیں گے ـــ؟؟

بیٹا - بیٹی

ماں بیٹے کو زیادہ چاہتی ہے بیٹی کو نہیں۔

ایسا کیوں ـــ؟

ایک عورت دوسری عورت کو کبھی پسند نہیں کرتی

غزلیں

شرف کمالی

وہ ایک شخص جو ہم سے جدا ہُوا سو ہُوا
ہماری زیست میں اک سانحہ ہوا سو ہوا

مَیں بے قصور تھا میرا کوئی قصور نہ تھا
بِلا سبب ہی میں رسوا ہوا ہوا سو ہوا

نکل ہی آئیں کئی صورتیں تلافی کی
یہ بات سچ ہے مگر حادثہ ہوا سو ہوا

سنا ہے ہم تیری محفل سے جب چلے آئے
پھر اُس کے بعد مزہ کرکرا ہوا سو ہوا

تمام شہرِ تمنّا کو کر گیا ویران
وہ انقلاب کہ جو رونما ہوا سو ہوا

ہمارے دل کو کسی شکھ پہ اعتبار نہیں
جناب! دُکھ ہمیں بے انتہا ہوا سو ہوا

قریبِ ساحلِ مقصود تھا میرے لیکن!
پھر آ گے پست میرا حوصلہ ہوا سو ہوا

فسادیوں میں سیاسی یزید شامل تھے
ہمارے شہر میں بھی کربلا ہوا سو ہوا

شرفؔ تو آپ کا ہمدرد و ہمنوا تھا مگر
کسی نے آپ کو بہکا دیا ہُوا سو ہوا

حُسین میاں مقدمؔ

مَراحل کچھ ایسے بھی درپیش آئے
کبھی رو دئے ہم کبھی کھِلکھلائے

نہ ملتے جہاں پر ہیں اپنے پرائے
کہاں ڈھونڈتے ہو اندھیریں سائے

سمیٹا ہے اشکوں کو دامن میں ہم نے
یہ دولت ہے دولت کہیں بہ نہ جائے

محافظ ہو جس کا خداوندِ عالم
زمانہ میں اُس کو کوئی کیا ستائے

سبھی آ گئے میری میّت پہ لیکن
مَرا جن کی خاطر مقدّم نہ آئے

نعیم الدین شیخ

مرودؔ، جنجیرہ

علم تقویٰ عشق میرا، بندگی بندہ نواز
گفتگو میری اذاں ہے اور خاموشی نماز

ڈر نہ برگشتہ ہوا کا نہ تلاطم کا ہے خوف
میری سانسوں کا سفینہ ہے رواں سوئے مجاز

اس گرانی میں برائے زندگی سچ کے خلاف
بھوک مل کر جھوٹ سے کرنے لگی ہے سازباز

انتظارِ دید میں ہر رات کر دی تار تار!!
دل جلایا پر نہ آنا تھا نہ آیا دل نواز

چھا گئی ہر سو سیاہی چل رہی بادِ بہار
کھل گئے شاید معطر ریشمی گیسو دراز

تھی ہیلی کی شرارت یا محبت کا خمار
ہو گئے گلنار عارض کھل گیا رازِ نیاز

رنگ دکھایا کام وہ تنقیدِ یاراں نے نعیمؔ
شہرۂ آفاق پر لا کر کیا ہے سرفراز

رفیق دستا۔ لیکچرار: ڈی ایڈ کالج کالستہ۔

شام سے پہلے رخصت ہونا بستی سے نادانی ہے
کہتے ہیں اِس دھوپ نگر کی اک اک رُت ہیجانی ہے

ٹوٹ رہا ہے، بکھر رہا ہے اک بے بس انساں کا وجود
چاروں جانب کیسی کشش ہے کیسی کھینچا تانی ہے

یہ ہے اپنے دیس کا نقشہ بچو! کیا سمجھا دل نہیں
اِس بستی کو آگ لگی ہے یہ دریا طوفانی ہے

گرم ہے اک بازارِ سیاست شہروں شہروں گلی گلی
باہر ہے کیا خوب نمائش اندر بدعنوانی ہے

لاکھ اُگائیں جنگل دستاؔ لاکھ بچھائیں جال یہاں
وہیں پہ پنچھی آ بیٹھیں گے جس جا دانہ پانی ہے

عزیز احمد بھاردے

نیا جاپان

کراچی (پاکستان) میں ہمارے نامہ نگار جناب عزیز احمد بھاردے جن کا آبائی وطن کوکن ہے ایک جہازی افسر ہیں ان کا بھیجا ہوا یہ معلوماتی مضمون ھدیۂ قارئین ہے۔ ادارہ

یوں تو ملاح (SEAMAN) کو زندگی میں دُنیا کے تقریباً تمام ممالک میں جانے کا موقع نصیب ہوتا ہے مگر جو تاثر جاپان نے مجھے دیا وہ میں کبھی نہیں بھول سکتا۔ دوسری جنگ عظیم میں ہیروشیما، ناگا ساکی کی تباہی کے بعد نیپون (جاپان) کا سورج اِس خطۂ زمین میں نئے آب وتاب کے ساتھ طلوع ہوا۔ آج دنیا کے کسی بھی ملک میں آپ جائیں آپ کو جاپان کی تیار کردہ مصنوعات ملیں گی۔ آج جاپان دُنیا کی سب سے بڑی الیکٹرانک سُپر پاور ہے۔ یہاں کی معیشت اس وقت دنیا میں نمبر وَن ہے۔ وجہ اِس قوم کے عظیم اخلاق جفاکشی تربیت اور ایمانداری ہے۔ ہر فرد اپنا کام ایمانداری سے کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ یہاں کی کرنسی کا نام ین ہے تقریباً ۹۰ فیصد لوگ بُدھ مذہب سے تعلق رکھتے ہیں۔ اِس ملک کی آبادی تقریباً ۱۲ کروڑ ہے۔ جاپان کا قومی لباس کی می نو (KIMINO) ہے۔ جاپان کا قومی کھیل (Roceling) سو ہے جو کہ فری اسٹائل ریسلنگ کی طرح ہوتا ہے۔ پورے ملک کو الیکٹرانک ٹرین کے جال سے اِس طرح جوڑ دیا گیا ہے کہ آپ ملک بھر کا سفر گھنٹوں میں طے کر سکتے ہیں حکومت جاپان نے عوام کی سہولت کے لئے ہر جگہ جاپانی کرنسی تبدیل کرنے کی مشین، ڈاک کے ٹکٹ کی مشین، عالمی وانڈرونی ٹیلیفون کا نظام جگہ جگہ نصب کیا ہے۔ عوام کے لئے جگہ جگہ Dust Bin لگائے گئے ہیں جس کا استعمال عوام بہتر طریقے سے کرتی ہیں۔ عوام کی تربیت اِس طرح کی گئی ہے کہ انہیں معلوم ہے کہ اگر ہم اِس کا غلط استعمال کریں گے تو یہ وطن دشمنی ہوگی۔ یہ تربیت ہمارے ہاں آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں۔ بچوں کی ایسی تربیت کی گئی ہے کہ جب وہ اسکول سے گھر آتے ہیں تو ٹریفک سگنل کا احترام کرتے ہیں۔ ہمارے یہاں کے بچے لال سگنل کو عبور کرنے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔

جاپان میں سیکنڈری سطح کے بعد بھی حکومت تعلیم کے اخراجات برداشت کرتی ہے۔ طالب علم کے رُجحان کو پڑتال لیا جاتا ہے اُس حساب سے اُسے مختلف گروپس میں شامل کیا جاتا ہے تاکہ وہ نوجوان آگے چل کر قوم کے لئے مضبوط سرمایۂ حیات بنے۔

ہر فیکٹری میں سیفٹی کا مکمل انتظام ہے جہازوں پر جو لیبر آتی ہے وہ اپنے مکمل سیفٹی لباس میں ملبوس ہوتی ہے۔ کارگو لوڈ کرنے کی کرین میں مکمل لائٹنگ کا نظام نصب کیا گیا ہے تاکہ لیبر حادثات سے بچ سکیں۔ اِس قسم کے انتظامات ترقی یافتہ ممالک کے چند ملکوں میں ہی ہیں۔ خطرناک علاقوں میں آٹو کیسٹ لگائے گئے ہیں اگر آپ اُس حد سے گذرنے کی کوشش کریں گے تو کیسٹ لاؤڈ اسپیکر کے ذریعے آپ کو وارننگ دے گا کہ برائے مہربانی یہاں سے نہ گذریئے آگے خطرہ ہے۔ لوڈر گاڑیاں مکمل ہائیڈرولک جیک۔ ٹی وی کیمرہ اور واکی ٹاکی کے نظام سے مربوط ہیں جن میں دونوں طرف انجن لگائے گئے ہیں۔

بیت الخلاء میں پانی کے نلکے اِس طرح لگائے گئے ہیں کہ آپ ہاتھ دھونے کے لئے ہاتھ نلکے کے آگے کریں گے تو پانی آنا شروع ہوگا۔ جاپان نے ہر کام کو آٹو سسٹم کے فارمولے کے تحت کیا گیا ہے۔ یہاں پر حکومت نے تاجر پیشہ افراد کو بھی خاصی رعایت دی ہے جس کی وجہ سے آج

جاپان کی چیزیں دنیا بھر میں برآمد کی جاتی تھیں۔

یہاں پر برصغیر پاک و ہند کی طرح شادی کی رسومات میں جہیز کا تصور بھی نہیں ہے اور نہ ہی سونے کا استعمال زیادہ ہے۔ اکثر شادیاں باہمی رضامندی کے تحت ہو جاتی ہیں یہاں پر آپسی خاندان کے رشتے کی شادیوں کو میڈیکل نقطۂ نگاہ سے اچھا نہیں سمجھا جاتا ہے۔ یہاں پر فیملی پلاننگ کا رجحان ہر فرد انفرادی طور پر کرتا ہے۔ حکومت کی طرف سے کوئی قانون نہیں جاری کیا گیا ہے۔ اب جاپان میں انگریزی ذریعۂ تعلیم کو بھی ترقی دی جارہی ہے کیونکہ یہاں پر لوگ بہت کم انگریزی بولتے تھے۔ اب جگہ جگہ انگریزی کے سائن بورڈ مختلف اشتہارات کے نظر آتے ہیں اور خاص طور پر غیر ملکیوں کے علاقوں میں نام انگریزی میں آویزاں ہیں۔

یہاں پر زراعت ۲۰ رفیصد کی جاتی ہے۔ اس وقت جاپان ایشیائی باشندوں کے لئے امریکہ اور یورپ کے بعد روزگار کی پہلی منڈی بن چکا ہے۔ اب یہاں پر بھی آئندہ چند سالوں میں بے روزگاری کا سلسلہ شروع ہو جائے گا خاص طور پر یہاں پر انڈیا۔ بنگلہ دیش اور پاکستان کے لوگ بہت نظر آتے ہیں۔ اور ان لوگوں کو تنخواہیں بھی جاپان کے لحاظ سے بہت کم ملتی ہے وہ مشکل سے ۲۰ سے ۲۵ ہزار روپے بچاتے ہیں کیونکہ جاپانیوں کو تنخواہ جاپان کی مہنگائی کے حساب سے ملتی ہے۔ دوسری وجہ یہ کہ غیر قانونی طور پر کام کرتے ہیں، مزید کام حاصل کرنے کے لئے جاپان میں مزید ایجنٹ کو تقریباً ... ار ڈالر امریکن دینے پڑتے ہیں۔ اگر کوئی امیگریشن پولیس کے ہاتھوں پکڑا گیا تو سمجھ لیں فوراً اس کا ٹکٹ بن جاتا ہے چاہے آپ کو جاپان آئے ایک دن ہی کیوں نہ ہوا ہو۔

میری چند ایشیائی باشندوں سے جن میں انڈیا، پاکستان کے لوگ شامل ہیں، گذارش ہے کہ لوگوں کا جاپان جانے کا رجحان ختم ہونا چاہئے۔ اُن کو بعض اوقات دو سے تین ماہ تک روزگار نہیں ملتا ہے۔ آج سے ۱۰ سال پہلے جو لوگ جاپان گئے تھے اُن کی ملازمت مستقل ہے مگر وہ بھی اپنے وطن نہیں جا سکتے ہیں۔ اگر گئے تو دوبارہ جاپان آنا بڑا مشکل ہو جاتا ہے۔ بہت سے لوگوں نے یہاں پر شادیاں بھی کی ہیں۔ اس کے باوجود یہاں پر غیر ملکی کو قومیت نہیں دی جاتی ہے۔ یہاں پر امریکہ کی طرح گرین کارڈ کا تصور نہیں ہے۔ اس لئے جو لوگ ایجنٹوں کو روپے دے کر یہاں آتے ہیں اُن کو چاہئے کہ اُن ہی پیسوں سے جاپانی قوم کی طرح محنت کر کے اپنے ملک کو ہی جاپان بنائیں۔

تراشے

تیزی سے لکھا ہوا خط خوش خطی کے زمرے میں نہیں آتا مگر تندہی سے کئے ہوئے کام کارنامے بن جاتے ہیں۔

صفحۂ اطفال

جذبات

اگر خوشی غم محبت عداوت ، نفرت ، خوف ، ہمدردی کے جذبات ناپید ہو جائیں تو دنیا میں سناٹا چھا جائے گا زندگی کی ہر راہ میں انسان جذبات کی بدولت ہی ہر کام کر گزرتا ہے ۔

" شکسپیر نے کہا ہے :

" کوئی بھی شے بھلی یا بُری نہیں ہوتی جب تک اُس میں جذبہ نہ ہو "

دل جسم کی کھیتی ہے ۔ جب تک اس میں کوئی اچھا جذبہ نہ ہو اچھی فصل نہیں اُگ سکتی ۔ دِل کو روشن کرنا ہو تو جذبات کو قابو میں رکھو ۔ جو انسان جذبات کو قابو میں رکھ کر دل و دماغ سے کام لیتا ہے وہ زندگی میں کامیاب رہتا ہے ۔ جذبہ پورے جسم کا استاد ہے ۔ شاعر ، ادیب ، مصور بغیر جذبہ کے کامیاب نہیں ہو سکتے ۔

" مہاتما گوتم بدھ نے کہا ہے " !

" جذبہ سے ہر چیز حاصل ہوتی ہے مگر اس کے لئے لگن ضروری ہے ۔ "

اگر کسی قوم و ملک سے جذبے ختم ہو جائیں تو وہ قوم یا ملک دوسری قوموں اور ملکوں کے غلام بن جائیں گے ۔ جذبات سے قوموں کی ترقی کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے ۔ انسان نے زمین کی وسعتوں اور آسمان کی بلندیوں میں بہت کچھ تلاش کیا ہے ۔ اور ابھی اس میں تلاش و جستجو کا جذبہ باقی ہے ۔ اگر انسان میں جذبہ نہ ہوتا تو وہ ستاروں پر کمندیں نہیں ڈال سکتا ۔

مختصر یہ کہ اگر جذبات فنا ہو جائیں تو رشتے ٹوٹ جائیں گے ۔ زندگی کی دلچسپیاں مٹ جائیں گی ۔ سوسائٹی کی بنیادیں ہل جائیں گی اور دنیا پر ایک سناٹا چھا جائے گا ۔

سراج یونس سروے (بحرین)

بشر کو ہے لازم کہ ہمت نہ ہارے

ھُمایوں رانا پرتاب کی فوج سے ہار کر جنگل میں پناہ لے چکا تھا ۔ ایک درخت سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا نہایت مایوسی کے عالم میں اُس نے ایک چیونٹی کو دیکھا ۔ اپنے منہ میں کوئی چیز لئے وہ اُسی درخت پر چڑھ رہی ہے ۔ چیونٹی درخت سے گر پڑتی ہے اور بار بار اس کوشش میں لگ جاتی ہے کہ وہ درخت پر چڑھ پائے لیکن وہ بار بار ہوا سے یا کسی طرح درخت سے زمین پر گر جاتی ہے لیکن اُس کا عزم مصمم اُسے چُپ بیٹھنے یا کم ہمتی کا شکار ہونے نہیں دیتا ۔ آخر کار وہ پستی سے بلندی پر پہونچ کر ہی دم لیتی ہے

ایک ادنیٰ سی مخلوق چیونٹی کی بے نظیر ہمت اور عزم ہمایوں کے لئے مایوسی میں ایک محرک ہمت ثابت ہوا ۔ گویا اُسے ظلمتِ بے سرو سامانی میں ایک ہدایت کی مشعل مل گئی ۔

اُس ہارے ہوئے حکمران نے دوبارہ اپنے ساتھیوں کو یکجا کیا ۔ اب اُس کے پاس مادی طاقت اور فوجی ساز و سامان سے زیادہ ہمت کی طاقت تھی ۔ اس وقت اس کی شخصیت اس قول کی ترجمانی کرتی نظر آ رہی تھی کہ ۔

ہمتِ مرداں مددِ خدا "

اب اس کی ہمت لشکر تو کیا پہاڑوں کو بھی اپنی جگہ سے

ہلانے کے لئے تیار تھی۔ جب دوبارہ مقابلہ ہوتا ہے۔
ہمت اپنا رنگ دکھاتی ہے اور ہمایوں اپنی پچھلی شکست
کو فتح میں بدل دیتا ہے۔
اسی لئے کسی شاعر نے کہا ہے:

"بشر کو ہے لازم کہ ہمت نہ ہارے
جہاں تک ہو آپ اپنے بازو سنوارے"

ایڈیسن ہو، آرم اسٹرانگ ہو یا تین سنگھ ہمت سے پکے
ہیں تو مالی اور مادی کمزوری، کائنات میں بلندی ۔ اور
ہمالیہ کی آسمان کی ہمسایہ گی ان کی راہ کا روڑہ نہیں بن سکی
ایڈیسن نے بے سر و سامانی میں بھی اپنی ہمت و ذہانت
سے سائنس کی کئی ایجادیں ہمیں بہم پہنچائیں۔
آرم اسٹرانگ نے چاند کی دھرتی پر انسانی پرچم لہرایا
اور تین سنگھ نے ہمالیہ پر اپنا جھنڈا لہرا دیا۔ اپنے ساتھیوں
کے ساتھ اس پرچم پر خود انہیں سب سے پہلے اپنی
ہمت کا احساس ضرور جھلکتا نظر آرہا ہوگا۔

شفیق احمد وڈولوی

بخیل

اُس شخص کو نہ کسی قسم کی تکلیف تھی نہ مصیبت۔ پھر
بھی وہ بہت ہی اُداس اور مایوس نظر آتا تھا جیسے اس دنیا
سے بیزار ہو۔
جیسے ہی میں اُس کے قریب پہنچا اُس نے اپنے آپ
کو سمیٹنے کی کوشش کرتے ہوئے بھرائی ہوئی آواز میں کہا:
"نہیں میرے قریب نہ آنا... میرے قریب نہ آنا...
کیوں کہ میں بخیل ہوں ..... ہاں میں بخیل ہوں ...."
آواز میں درد اور غصہ کی بھی آمیزش تھی۔
میں ایمانداری کی تھوڑی سی روزی میں زندگی بسر کرنا چاہتا
ہوں۔ میں فضول خرچ سے بچنا چاہتا ہوں اور قانون
اور شریعت کی خلاف ورزی نہیں کرنا چاہتا۔
"کیونکہ میں غیر ضروری اور بیکار" خواہشات" کو عمل
میں نہیں لانا چاہتا"۔
وہ شخص اسی طرح اب بھی آسمان کو ٹکٹکی باندھے ہوئے
وہی جملے دُہرا رہا تھا۔ میرے قدم خود بخود پیچھے
ہٹنے لگے۔ میں لوٹ کر اسی سمت جا رہا تھا جہاں سے
آیا تھا۔ لیکن دل میں ایک نیا خیال اُمڈ رہا تھا کہ...
جس طرح بے حیائی کو "ماڈرن" کہا جانے لگا ہے
اسی طرح اگر کفایت شعاری کو "بخیلی" سے منسوب
کیا جائے تو ....؟

جبار طاہر بھاٹکر (ابوظہبی)

لڑائی کا انجام

ایک چوہے اور مینڈک میں روٹی کے ایک ٹکڑے
پر لڑائی ہو گئی۔ چوہا چاہتا تھا میں پورا ٹکڑا کھاؤں،
مینڈک کو کچھ نہ ملے۔ مینڈک چاہتا تھا میں پورا ٹکڑا چٹ
کر جاؤں چوہا بھوکا رہے۔ پاس ہی ایک بکری ہری
ہری گھاس چر رہی تھی۔ اس نے مینڈک اور چوہے سے
کہا تم دونوں آدھی آدھی لے لو۔ آپس میں لڑنا نہیں۔ دونوں
نے بکری کی بات نہ مانی اور لڑتے رہے۔ تھوڑی دیر میں
ایک چیل اُڑتی ہوئی آئی وہ بہت بھوکی تھی۔ وہ اپنے
دونوں پنجوں میں چوہے اور مینڈک کو دبا کر اُڑا لے گئی
اور روٹی کا ٹکڑا زمین پر پڑا رہ گیا۔

اسرار عزیز۔ حیدرآباد

نکل جاتی ہو جس کے منہ سے سچی بات مستی میں
فقیہہ مصلحت بیں سے وہ رند بادہ خوار اچھا

احمد باسمنے ٹرامبے

اولمپک کھیل

تقریباً ۷۷۶ سال قبل مسیح یونان کے لوگ ایک خاص تہوار کے موقع پر اولمپیا گاؤں میں اکٹھا ہوکر الیبی ثقافتی اور ورزشی کھیل کا انعقاد کرتے تھے جس میں دُور دراز کے لوگ بھی حصہ لیتے تھے۔ اُس وقت کھیلوں میں صرف دَوڑ کے مقابلے ہوا کرتے تھے۔ کھلاڑیوں کی تعداد زیادہ ہونے کی صورت میں کھلاڑیوں کو بہت بار دَوڑ لگانی پڑتی تھی لیکن آہستہ آہستہ ان کھیلوں میں اضافہ ہوتا گیا اور ان کھیلوں کو اولمپیا گاؤں کے نام سے موسوم کیا گیا جس کو آج اولمپک کھیل کہتے ہیں اور اس کا انعقاد ہر چار سال بعد ہوتا ہے۔ اس طرح پہلے اولمپک کھیل ۱۸۹۶ء میں ایتھنس میں منعقد ہوئے اور بلاناغہ آج تک جاری ہیں۔

۲۵ ویں اولمپک کھیل حال ہی میں ۲۵ جولائی ۱۹۹۲ء سے ۱۰ اگست ۱۹۹۲ء تک ملک اسپین کے شہر بارسلونا میں منعقد ہوئے۔ پانچ براعظموں کے اس کھیل اجتماع میں ۱۷۲ ملکوں نے شرکت کرکے ۲۵ مختلف کھیلوں میں حصہ لیا۔ دُنیا بھر کے پندرہ ہزار سے زائد کھلاڑیوں نے اپنے کھیل کے جوہر دکھائے۔ اِس بار اولمپیا گاؤں سے لائی مشعل کی پرانی روایت کو توڑ کر ایک کھلاڑی نے اپنے تیر سے بارسلونا میں ایک رنگارنگ تقریب میں روشن کیا۔ ہندوستان نے ان کھیلوں کے لئے ۸۴ کھلاڑیوں پر مشتمل ایک دستہ بارسلونا بھیجا تھا۔ سولہ دن چلنے والے اس کھیل میلے میں دولتِ مشترکہ کی یونیفائیڈ نے ۴۵ طلائی نقرئی ۳۸ اور کانسی ۲۹ تمغے جیت کر اولین پوزیشن حاصل کی۔ دوسرا نمبر امریکہ کا رہا جس نے گولڈ کے ۳۷ سلور کے ۳۴ اور ۳۷ کانسی کے میڈل حاصل کئے۔ تیسرا مقام جرمنی کا رہا جس نے گولڈ کے ۳۳ سلور کے ۲۱ اور برونز کے ۲۸ تمغوں پر اپنا قبضہ جمالیا۔ میزبان ملک اسپین کا مقام چھٹا رہا جس نے ۱۳ طلائی سات چاندی اور دو کانسی کے تمغے میں فتح پائی۔ کل ملا کر دُنیا بھر کے ۶۴ ملکوں کو تمغے کی جیت نصیب ہوئی۔ ہندوستان کو اس بار ایوی کا منہ دیکھنا پڑا۔ ایک بھی تمغہ جیت نہ سکا۔

اتھلیٹکس میں کیوبا کے لڑکے بازی جیت رہے۔ اور بارہ میں سے سات گولڈ میڈل حاصل کئے۔ ایک پر تیسرا

نے آسٹریلیا کو ہرا کر طلائی تمغہ حاصل کیا پاکستان کو کانسی کا تمغہ ملا جو کہ جنوبی ایشیا کا واحد میڈل رہا۔ فٹ بال کے فائنل کی بازی میزبان ملک اسپین نے ماری اور سونے کا میڈل حاصل کیا جبکہ پولینڈ اور گھانا کو بالترتیب چاندی اور کانسی کے تمغے حاصل ہوئے۔ مردوں کی سو میٹر دوڑ کا میڈل برطانیہ نے حاصل کیا تو خواتین کے سو میٹر کا خطاب امریکہ نے لیا۔ لان ٹینس میں امریکہ کی جنیفر نے جرمنی کی اسٹیفی گراف کو شکست دے کر خواتین کے سنگل فائنل کا ٹائٹل حاصل کیا جبکہ بیکر اور اسٹیچ نے جرمنی کے لئے ڈبل کا ٹائٹل حاصل کیا۔ ٹیبل ٹینس مقابلے میں چینی کھلاڑی حاوی رہے اور سونے اور چاندی کے میڈل حاصل کئے۔ کشتی رانی کے مردوں کے مقابلے میں میزبان ملک نے بازی ماری۔ جمناسٹک میں دولت مشترکہ کی متحدہ ٹیم کی شیربو نے چھ طلائی تمغے حاصل کئے۔ مردوں کی دس ہزار میٹر دوڑ میں مراکش کے شاہ خالد نے اپنے ملک کے لئے طلائی تمغہ حاصل کیا۔ بیڈ منٹن میں انڈونیشیا نے اپنا لوہا منوایا اور مردوں اور عورتوں نے سونے کے تمغے جیتے۔ کارل لیوس نے لمبی کود میں عالمی ریکارڈ قائم کر کے لگاتار تیسرا طلائی تمغہ حاصل کیا جو کہ ان کا ساتواں طلائی تمغہ ہے۔ مردوں کے سائیکل مقابلے کا خطاب اٹلی نے حاصل کیا۔ نیدرلینڈ دوسرے اور لتھوانیا تیسرے نمبر پر رہا۔ والی بال کا فائنل برازیل نے جیت لیا۔ گھوڑ سواری جمپنگ مقابلے میں نیدرلینڈ نے فتح پائی۔ سوپر ہیوی ویٹ فری اسٹائل کشتی کا کا ایوارڈ امریکہ نے جیتا جبکہ اس مقابلے میں کینیڈا دوسرے مقام پر رہا۔ میراتھن ریس کے خواتین کا خطاب ارد گوائے لو مردوں کے میراتھن ریس کا ایوارڈ جنوبی کوریا نے حاصل کیا چین نے دس کلو میٹر پیدل چلنے کا انعام حاصل کیا۔ مردوں کے تیر اندازی مقابلے میں فرانس نے پہلا مقام حاصل کیا۔ جبکہ جنوبی کوریا اور انگلستان علی الترتیب دوسرے اور تیسرے جگہ پر رہے۔ شمشیر زنی کے خواتین کے مقابلے میں اٹلی نے سونے کا تمغہ حاصل کیا جبکہ چاندی کا تمغہ جرمنی کو ملا۔ ۱۱۰ میٹر رکاوٹ دوڑ میں یونانی اول اور امریکہ دوسرے نمبر پر رہا۔ عورتوں کے رائفل مقابلوں کا ایوارڈ امریکہ نے جیتا۔ کشتی رانی کے خواتین کے مقابلوں کی حقدار ناروے رہی۔ اس طرح یہ عالمی کھیل اجتماع ۹ اگست کو اختتام پذیر ہوئے۔ اگلے اولمپک کھیل اٹلانٹکا (Atnaltica) میں منعقد ہوں گے۔

آیا ہے کیا زمانہ!

پہلے بدی اور برائی بیان کرنے کے لئے خلوت کا استعمال ہوتا تھا۔ اب نیکی اور راست گوئی کو صرف تنہائی راس آتی ہے۔ غلط گوئی اور برائی علی الاعلان اور بر سر عام کی جاتی ہے۔

جناب عبدالمجید شاغل

(ٹیچر نیشنل ہائی اسکول، ہرنئی)

کا خط

مُدیر نقشِ کوکن کے نام

(مراسلہ نگار کی رائے سے ایڈیٹر کا متفق ہونا ضروری نہیں)

ماہنامہ **نقشِ کوکن** ہر ماہ نظر نواز ہوتا ہے۔ اس کی خدمت اور کوکن کی ارتقاء کی طرف توجہ قابلِ ستائش ہے اس ماہ کے رسالہ میں میرے دو ہمدم و مونس، نوگل بھارتی اور تسنیم انصاری (جو بزمِ فروغِ ادب کوکن کے فعال سرگرم رکن ہیں) ان کی غزلیں پڑھ کر دل میں شوق نے انگڑائی لی کہ چلو دیرینہ مدت کے بعد ہی اس میکدہ میں پھر ایکبار باریابی حاصل کریں۔ اس لئے دو تازہ غزلیں لکھ کر تیار رکھیں اس سے قبل مئی ماہ میں اتفاق سے بہت سے ہائی سکول کے اساتذہ سے صدر مدرس سے اور صدر صاحبان سے بھی ملاقات اور دیگر امور کے تحت ملاقاتیں ہوئیں۔ ہر جگہ یہ بات خاص طور سے نمایاں طور پر دیکھنے میں آئیں کہ صدر مدرس اور معاون میں نزاع یا پھر صدر مدرس اور مدرسہ کے منصرمہ میں چپقلشیں کہیں صدر مدرس اور معاون مدرسوں کو نشست دبرخاست کر کے نئے مہروں کو ترجیح، کہیں پورے اسٹاف کو نوٹس، کہیں پر پرنسپل کی داداگیری تو کہیں چیئرمین کی ڈکٹیٹرشپ، کہیں اخلاق سوز حرکتیں ــــ الغرض تمام مدرسے ان باتوں سے اندرونی طور پر سرد جنگ میں مبتلا ہیں، اور تقریباً تمام ہائی اسکول اس اخلاق سوز حرکتوں سے قومی و ملّی اور طلبار کا استحصال کر رہے ہیں۔ کہیں کہیں برنام و نمود کی خاطر سالانہ ڈرامے، مادّی کردار کے نتائج اس قدر بھیانک روپ اختیار کر گئے ہیں کہ اب وہاں علم لوٹ رہا ہے۔ اخلاق اور کردار کا دیوالیہ پٹ چکا ہے اور یہ تین فریقین کے تنازعے ملت کے نونہالوں کو مستقبل میں کہاں لے جائیں گے سمجھ میں نہیں آتا۔ ان حالات کی عکاسی میں نے اپنے اشعار کے ذریعہ نذرِ دانِ قوم کے نام کی ہے، ہمارا تشخص، ہماری زبان (اردو) کے ہم محض اس لئے پرستار رہے ہیں کہ اس میں ہماری تہذیب تمدن بلکہ دین بھی ہے۔ اس میں اگر نافذی طاقتیں مادہ پرست اور غیر تعلیمی سیاسی سرپرستی کے سائے میں جینے والے افراد آجائیں گے تو بچوں کے مستقبل کا خدا حافظ ہے۔ بلکہ ہونا تو یہ چاہیئے کہ دنیادی تعلیم کے ساتھ جہاں بھی مواقع نصیب ہوں اپنے دین کی تعلیم کو بروئے کار لانے میں کوشاں رہے اور اپنے تشخص کو قائم رکھنے کی سعی کریں۔

آج تمام مہاراشٹر میں اردو میڈیم اسکولوں کو 50 مراٹھی + 50 عربی کا موقع نصیب ہوا ہے۔ G.R. کے ذریعے گورنمنٹ مہاراشٹرا نے سرکیولر نکال کر نصاب میں شامل کر لیا ہے۔ اس ناطے آٹھویں سے دہم تک بچہ ایک نئی زبان عربی سیکھتا ہے اور اس کے لئے ایک عربی عالم چھوٹے ہائی سکول میں پارٹ ٹائم اور بڑے ہائی سکولوں میں فل ٹائم کام کر سکتا ہے۔ اور ہماری گورنمنٹ نے دیوبند، ندوہ، الفلاح سلفیہ کے کچھ دارالعلوم کے عالم فاضل کو بی اے کے مساوی مان لیا ہے۔ اس طرح ہماری تعلیم اساسِ دین کے ساتھ وابستہ ہو سکتی ہے اور اس انحطاطی دور میں ہم اپنے بچوں کو مادہ پرستی سے نکال کر ترغیب دیکر دین دنیا کا با اخلاق نوجوان پیش کر سکتے ہیں۔ ان پر غور کرنے کے بجائے سیاست اور انا کی تسکین، عہدوں کی رسّاکشی میں تمام سوسائٹیاں اپنا زور لگا رہی ہیں۔ اس سے بچنے کی طرف زور دینا ضروری ہے۔ بصارت کے ساتھ بصیرت اگر نہ ہوگی تو ہماری قوم اسی طرح مزید ارتقاء کے تمام کھوکھلے دعوؤں کے سوا کچھ حاصل نہ کر پائیگی۔...

(باقی صـــ ۱۳ ـــ پر)

اخبار و افکار

مرتبہ: ۔۔۔

ڈاکٹر شریفہ ملاجی کے اعزاز میں

چپلون مسلم سماج کے زیر اہتمام ڈاکٹر شریفہ ملاجی کے اعزاز میں ایک شاندار جلسہ کا انعقاد کیا گیا تھا جس کی صدارت حلقہ کے معروف رہنما جناب الحاج ابوسیٹھ دلوائی نے فرمائی۔۔ امراض قلب کے ماہر ڈاکٹر نظیر جوالے بطور خاص اس جلسہ میں شریک تھے۔ آپ کی بیگم ڈاکٹر نرگس جوالے نے بھی شرکت کر کے نو آموز خاتون ڈاکٹر شریفہ ملاجی کی ہمت بڑھائی۔ مہاراشٹر ہائی اسکول چپلون کے پرنسپل جناب اقبال مغل نے ہدایت آموز تقریر کی۔ جناب شیخ احمد وانکڑے نے جلسہ کے آغاز میں غرض و غایت بیان فرمائی۔ نظامت ادارہ کے سکریٹری جناب لیاقت چوگلے نے بحسن و خوبی انجام دی۔۔

تنویر قاضی

بمبئی کے معروف سماجی خدمتگار جناب لائن عبدالکریم قاضی کے بھتیجے اور یونین بنک کے سینئر افسر جناب عبدالعزیز اسماعیل قاضی

متوطن مجگاؤں (رتناگری) کے فرزند جناب تنویر قاضی نے امسال مہاراشٹر ٹیکنیکل بورڈ سے میکانیکل انجینیرنگ کا ڈپلوما امتحان امتیازی شان (میرٹ ۹۲ء) سے کامیاب کیا ہے۔

تنویر کی ابتدائی تعلیم ملاڈ کے سینٹ انیس ہائی اسکول میں ہوئی مارچ ۸۹ء میں جب اس ہونہار طالب علم نے S.S.C. کا امتحان پاس کیا تھا تو مجموعی اعتبار سے ۸۰ فیصد نمبر پائے تھے اور چونکہ سائنسی مضامین میں ۸۹ فیصد نمبر ملے تھے انجنیئر بننے کا مصمم ارادہ کیا فضل ربی کہ صابو صدیق میں داخلہ مل گیا اور تینوں سال شاندار کامیابی حاصل کی۔ پہلے سال درجہ اول میں دوسرے سال مہاراشٹر کے میرٹ لسٹ میں نویں نمبر پر اور فائنل امتحان میں بھی میرٹ لسٹ میں آئے۔

پڑھائی کے دوران "مہندرا اینڈ مہندرا" میں سپروائزر کی پوسٹ پر تھے چونکہ ابھی سلسلۂ تعلیم جاری رکھ کر B.E. کی سند حاصل کرنی ہے لہذا سروس چھوڑ کر V.J.T.I. دیا جے ٹی آئی میں داخلہ لیا ہے۔ خدا انہیں اپنے ارادوں میں کامیاب کرے۔

نقش کوکن، بمبئی

تنظیم زکوٰۃ کا انعقاد

۲۱ اگست ۱۹۹۲ء کو جامع مسجد وڑدلی، تعلقہ مانگاؤں ضلع رائیگڈھ میں نوگل بھارتی کے زیر صدارت منعقدہ اجلاس سے مندرجہ ذیل اراکین پر مشتمل تنظیم زکوٰۃ کا انعقاد عمل میں آیا۔

تنظیم زکوٰۃ وڑدلی

امیر: مولانا معین الدین عباس دھنستے۔

اراکین: (۱) نورالدین اسماعیل نعنی (۲) آدم عبدالرحمن مانڈلیکر (۳) لیاقت حسین پالیکر (۴) اسماعیل عبدالرزاق بوالے (۵) علی عباس دھنستے

نامہ نگار: نوگل بھارتی

اکتوبر ۹۲ء

معین الدین برادر کی کامیابی

بیگم عزیزہ داؤد نائیک گرلز ہائی اسکول رتناگری کا سابق طالب العلم جنہوں نے ۱۹۸۹ء میں S.S.C امتحان ۸۲۶۲۵ فیصد نمبر حاصل کرکے پاس کیا تھا اور امسال گورنمنٹ پالی ٹیکنک رتناگری سے میکانیکل انجینئرنگ کا ڈپلوما کورس میں کامیابی حاصل کی تو ۸۲۵/۱۱۰۰ نمبر کے ساتھ اسی ادارہ میں اول آنے کا انہیں اعزاز حاصل ہوا۔ سلسلۂ تعلیم جاری رکھتے ہوئے یہ ہونہار طالب العلم بمبئی کے کسی کالج سے B.E کی سند حاصل کرنے کا ارادہ کئے ہوئے ہے۔ اللہ اسے اپنے ارادوں میں کامیاب کرے۔ اردو ذریعۂ تعلیم کے اس طالب علم کی کامیابی اردو اداروں کے لئے سرمایۂ افتخار ہے۔

قابلِ قدر عطیہ: گوولکوٹ

چپلون کے ایک جواں عمر صنعتکار اور سوشل ورکر جناب زاہد عبدالرحمن جوگلے نے گوولکوٹ اردو اسکول میں درجہ اوّل تا درجہ ہفتم تک سبھی ہونہار طلبہ کے لئے ڈیڑھ ہزار روپیوں کی کتابیں کاپیاں تحفۃً تقسیم کیں اس علم دوستی کا اساتذہ نے دلی خیر مقدم کیا۔۔۔

اسٹوڈنٹس ہوسٹل کا افتتاح

ماہ ستمبر ۹۲ء کے اواخر میں چپلون تعلقہ مسلم شکشن پرسارک منڈل کے زیر اہتمام چلائے جانے والے اسٹوڈنٹس ہاسٹل کا افتتاح جناب این سیٹھ پٹھاگری نے کیا۔ اس موقع پر ادارہ کے صدر جناب ابراہیم دلوائی نائب صدر جناب محی الدین سٹھاگری و دیگر عہدیداران اور مقتدر ہستیاں کثیر تعداد میں موجود تھے۔۔۔

پولس کی مستعدی سے فرقہ وارانہ فساد ٹل گیا

دابول پولس اسٹیشن میں تبادلہ ہوکر آنے والے نووارد فوجدار ولاس بھوسلے نے دابھول سے قریب پنچندی گاؤں میں کشتیاں جلائے جانے کی واردات میں شرپسند عناصر کا فوراً سراغ لگایا اور ایک بہت بڑا خطرہ ٹل گیا۔

واقعہ یہ ہے کہ موسم باراں میں طوفانی تھپیڑوں سے بچاؤ کے لئے لوگ اپنی کشتیاں ساحلِ سمندر (خشکی) پر کھینچ کر اس کے اردگرد شیڈ بنا لیتے ہیں۔ ایسی ہی کچھ کشتیاں سیتارام نائیکر، اننت رام بھاکر و دیگر حضرات (ہندو) کی تھیں جنہیں ۲، اگست ۹۲ء کی شب میں آگ لگا دی گئیں۔ دو مہینہ پہلے دابھول میں ہوئے فرقہ وارانہ فساد میں مسلمانوں کے دس مکانات نذرِ آتش کئے گئے تھے وہ زخم ابھی بھرا نہیں تھا کہ پنچندی میں ہندوؤں کی املاک نذرِ آتش ہوئیں۔ صورتحال مخدوش ہوگئی اور کسی وقت بھی فساد پھوٹ پڑسکتا تھا مگر فوجدار ولاس بھوسلے نے مستعدی دکھائی اور پانچ روز کے اندر ہی شرپسند کو ڈھونڈ نکالا۔ رہتس رگھوناتھ ڈورے کو گرفتار ہوا۔ مسٹر بھوسلے نے دونوں فرقوں کی ممتاز ہستیوں کو بلایا اور ان سبھوں کے سامنے ملزم نے اپنا گناہ قبول کیا۔ اس طرح لوگوں کے دل صاف ہوئے اور تنازعہ ختم ہوا۔۔۔

معلوماتی خبر کی تصحیح

از: محمود حسن قاضی

ماہنامہ نقشِ کوکن کے ماہ ستمبر کے شمارے میں "دنیا میں کس مذہب کے کتنے ماننے والے ہیں؟" یہ معلوماتی مضمون شائع ہوا ہے۔ مگر یہ اعداد و شمار جو اقوام متحدہ کی ایک رپورٹ پر سے اخذ کی ہوئی ہے۔ پوری صحیح نہیں ہے۔ ہندو، سکھوں اور مسلمانوں کی آبادی کے اعداد مشکوک ہیں۔

میری معلومات کے مطابق دنیا میں فی الوقت ایک ارب بائیس کروڑ پچاس لاکھ مسلمان بستے ہیں۔ (۱) ایشیا میں ۸۰ کروڑ مسلمان بستے ہیں جنہیں صرف بھارت میں ۱۰ کروڑ مسلمان بستے ہیں۔ (۲) افریقہ میں ۳۱ کروڑ مسلمان بستے ہیں (۳) آسٹریلیا میں ۶۵ اکروڑ مسلمان بستے ہیں۔

(۴) چین میں ۹ کروڑ مسلمان بستے ہیں۔
(۵) روس ۵ء۶۵ کروڑ مسلمان آباد ہیں ۔۔۔

پروفیسر اکبر رحمانی کو پی ایچ ڈی کی ڈگری تفویض:

اردو کے معروف صحافی، ادیب اور ماہر تعلیم پروفیسر اکبر رحمانی کو "علامہ اقبال اور ٹیگور کے شاگرد و مداح عباس علی خاں لمعہ حیدرآبادی - حیات اور کارنامے" کے موضوع پر تحقیقی مقالہ کے لئے پونا یونیورسٹی نے ستمبر ۱۹۹۲ء کو پی ایچ ڈی کی ڈگری تفویض کی۔ ممتاز اقبال شناس پروفیسر دستگیر شہاب (صدر شعبۂ اردو و فارسی واڈیا کالج پونا) کی رہنمائی میں انہوں نے تحقیقی مقالہ مکمل کرلیا تھا لیکن پروفیسر دستگیر شہاب کے ناگہانی انتقال کے بعد معروف شاعر و محقق جناب ڈاکٹر امانت شیخ (سابق صدر شعبۂ اردو و فارسی) کی نگرانی میں اسے قطعی و آخری تشکل دی گئی۔

پچھلے سال نقش کوکن ٹیلینٹ فورم نقش کوکن کے زیر اہتمام ومہوڑ ضلع رائیگڈھ میں اردو کا معیار بلند کرنے کے تعلق سے ایک ورکشاپ اور سیمینار منعقد کیا تھا۔ پروفیسر اکبر رحمانی اس کے ریسورس پرسن تھے۔ آپ کی رہنمائی پر ورکشاپ بیحد کامیاب ہوا تھا۔

شکشن پرسارک منڈل

M.P.S. راجے واڈی کی نئی مجلس منتظمہ

پچھلے مہینہ راجے واڈی تعلقہ مہاڈ ضلع رائیگڈھ M.P.S. کی نئی مجلس عاملہ کا انتخاب عمل میں آیا جو حسب ذیل ہے:

صدر: جناب لیاقت لمباڑے - نائب صدر و محاسب: جناب الحاج اشرف کاٹری، سکریٹری: جناب ابراہیم ساونت، جوائنٹ سکریٹری: جناب اقبال قاضی۔ خزانچی: جناب عبدالرحمٰن کربیلکر - صلاح کار: جناب ابراہیم عثمان کاٹری اور شوکت حسین ملا۔ اراکین: جناب لیاقت چانیکر، جناب عقیل ساونت، جناب ظہیر ساونت، جناب حنیف مانگی، جناب ابراہیم لمباڑے اور جناب لیاقت عالیکر۔

خوشی اس بات کی ہے کہ اس مجلس کے عمل میں آتے ہی اس نے N.K.T.F کے زیر اہتمام ضلع رائیگڈھ کے ضلعی سطح کے مقابلوں کے لئے اپنے ہائی اسکول کو مرکز بنانے کی خواہش منظور کی اور اس طرح پرنسپل غوری صاحب، ان کے ساتھی اساتذہ، سرپنچ جناب اشرف کاٹری اور دیگر علم دوست حضرات کی دیرینہ خواہش پوری ہوری ہے ۔۔۔

شہر پنویل (رائیگڈھ) میں ۲۳ ویں عالمی اسلامی نمائش

آل انڈیا انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک کلچر، کھڑکی۔ پونہ ۳ کی شہرۂ آفاق "عالمی اسلامی نمائش" کا ۲۳ واں مظاہرہ اب علاقۂ کوکن میں پہلی بار پنویل ایجوکیشن سوسائٹی کے زیر اہتمام یعقوب بیگ ہائی اسکول پنویل میں ۱۶ اکتوبر تا ۱۸ اکتوبر ۹۲ء میں ہو رہا ہے۔

اب تک بیلگام، اورنگ آباد، پونہ، بمبئی، بنگلور، پٹنہ، مدراس، ورنگل، حیدرآباد، شولاپور، بھٹکل، ترپونیدرم اور بیجاپور جیسے ہندوستان کے ۲۲ بڑے شہروں میں اس نمائش کا اہتمام کیا گیا تھا۔

اس نمائش میں اسلامی تہذیب و تمدن کے جس عالمگیر ورثہ کو پیش کیا گیا ہے اسمیں • اسلامی فن تعمیرات • اسلامی فن تزئین و آرائش • اسلام اور سائنسی تحقیقات • اسلامی تہذیب کے عالمگیر نقوش • اسلامی قدیم سکے • مساجد عالم • نوادرات قرآن • فن خطاطی • مقامات مقدسہ اور انتہائی روح پرور تبرکات رسول کریم کے مستند عکس شامل ہیں۔۔

(منظور الحسن بانی و ناظم)

عازمین حج کو اطلاع :

حج کمیٹی کے جاری کردہ خبرنامے کے مطابق مرکزی حج کمیٹی نے ۱۹۹۳ء کے حج پروگرام کا اعلان کیا ہے کہ جو لوگ ۱۹۹۳ء میں مرکزی حج کمیٹی کے ذریعے حج کرنے کے خواہشمند ہوں۔ وہ اپنی متعلقہ ریاستی حج کمیٹیوں سے درخواست کے فارم حاصل کریں۔ درخواست کے فارم اور ہدایات ملک کی تمام ریاستی حج کمیٹیوں میں دستیاب ہیں۔ جو عازمین حج کو مفت تقسیم کرنے کے لئے ہیں)

بورڈ سے ملک میں طیارے اور پانی کے جہاز کے ذریعہ جانے والے عازمین حج کی قرعہ اندازی ۱۶ اور ۲۶ اکتوبر ۱۹۹۲ء کو ہوگی۔۔۔

انجمن اسلام کو ڈرائنگ کے انعامات

چترکلا نکیتن کلا مہاودیالیہ پونا کی جانب سے منعقدہ ۱۹۹۲ء کے ڈرائنگ کے مقابلے میں انجمن اسلام گرلز ہائی اسکول باندرہ کی طالبہ معراج محمد خان (نہم ب) کو چاندی کا تمغہ اور سرٹیفکیٹ سے نوازا گیا اور اتنی ۳ طالبات کو سرٹیفکیٹ دیے گئے علاوہ ازیں ڈرائنگ ٹیچر کو بھی انعام دے کر عزت افزائی کی گئی۔۔

تیسرے بچے کی پیدائش سرکاری ملازمت سے محروم کردیگی۔

وزیر اعلیٰ سدھا کر راؤ نائیک نے پریس کانفرنس میں اعلان کیا کہ مہاراشٹر میں بڑھتی ہوئی آبادی پر قابو پانے کے لئے ریاستی پلاننگ بورڈ کی ایک ذیلی کمیٹی نے چند سفارشات پیش کی ہیں جن کے مطابق سرکاری ملازمت میں شامل ہونیوالوں کو تحریری طور پر وعدہ کرنا ہوگا وہ فیملی پلاننگ پر عمل کرتے ہوئے صرف دو بچے ہی پیدا کریں گے۔ اگر اس کے یہاں تیسرا بچہ پیدا ہوا تو اسے ملازمت سے ہاتھ دھونا پڑیگا ـــــ اس کے علاوہ الیکشن میں حصہ لینے والوں پر بھی دو بچوں کی پابندی لگائی جائے۔ اور الیکشن میں کامیابی حاصل کرنے کے بعد تیسرا بچہ ہوا تو اس کا الیکشن کالعدم قرار دیا جائے۔

پلاننگ بورڈ نے یہ بھی سفارش کی ہے کہ لڑکی کی شادی کی عمر ۱۸ برس سے ۲۱ برس کردی جائے۔ نسبندی کرانے والوں کو

بقیہ صفحہ ۳۳ پر

شادی مبارک

میرے فرزند ظفر میاں کا عقد مسعود محترم جناب قاضی امین الدین صاحب (پونہ) کی دختر عزیزہ الماس کے ساتھ بروز اتوار بتاریخ ۶ ستمبر ۹۲ء جامع مسجد پونہ میں انجام پایا۔

اسی دن شام کو "بلو ڈائمنڈ ہوٹل" پونہ میں استقبالیہ تقریب منعقد ہوئی جس میں کثیر تعداد میں عزیز و اقارب نے شرکت فرما کر نوبیاہتا جوڑے کو دعاؤں سے نوازا۔

اعتذار : وقت کی قلت کی وجہ سے میرے تمام اعزا و اقارب، دوست و احباب سے رابطہ قائم نہیں کرسکا جس کے لئے معذرت خواہ ہوں۔ ان بہی خواہوں کی دعاؤں کا محتاج: ابراہیم جوگلے۔ اندھیری (ویسٹ) بمبئی

فون: 6.2.605

• مورخہ ۲۵ ستمبر کی ۹-۳۰ بجے ادارہ کے ایکزیکیٹو جناب آئی جی شیخ۔ جناب سلمان ماہی، شولاپور کے پروفیسر عزیز نداف، مدیر "سکال" شری اننت دیکشت۔ صدر جلسہ کلکٹر شری اجیت کمار جین۔ پروفیسر قطب الدین منیار۔ جناب مبارک منیار اور مصنف ڈاکٹر نسیم شیخ (بھوساول)۔۔

شبانہ سولکر کی امریکہ روانگی

مستری ہائی اسکول رتناگری کے ریٹائرڈ پرنسپل جناب آئی وائی سولکر کی دختر محترمہ شبانہ اسماعیل سولکر متوطن کرلا رتناگری بی۔ای (B.E) الیکٹرانکس کا امتحان امتیازی شان کے ساتھ کامیاب کرنے کے بعد M.S. ایم ایس ان کمپیوٹر سائنس کی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے ارادے ۱۳ ستمبر ۹۲ء کو امریکہ روانہ ہوگئی ہیں۔

وہ امریکہ کے شہر شکاگو میں واقع الی نوائز یونیورسٹی میں دو سال تک زیر تعلیم رہیں گی۔

آنسہ شبانہ نے بچپن سے ہی ذہین ہونے کا ثبوت اپنے ان انعامات و تمغات سے دیا ہے جنہیں وہ مختلف فیلڈ میں حاصل کر چکی ہیں

اعلیٰ تعلیم کیلئے امریکہ تک بھیجنے کی ان کے والدین کی جدوجہد میں محترم فضل ماسٹر و انکی بیگم صاحبہ، جناب اسماعیل آدم سولکر رتناسی فوڈس، عالیجناب ڈاکٹر عبدالکریم نائیک، پروفیسر عبدالمجید فقیہہ، جناب محمود و عبدالحمید مستری برادران کی حمایت اور پشت پناہی حاصل رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس ہونہار طالبہ کو کامیاب کرے اور بامراد اپنے وطن واپس لائے۔۔۔

ڈاکٹر شنکر دیال شرما

ڈاکٹر شنکر دیال شرما ہندوستانی سیاست کی وہ عظیم شخصیت ہیں جو ہمیشہ غیر متنازعہ رہی ہے۔ بچپن سے آج تک انہوں نے ترقی کے مدارج اپنی ذاتی قابلیت اور صلاحیت کے بل بوتے پر طے کئے ہیں۔

ڈاکٹر شنکر دیال شرما طالب علمی کے زمانے سے ہی انتہائی ذہین انسان رہے ہیں اور اس ذہانت، فہم و ادراک کے نتیجہ میں انہوں نے الہ آباد یونیورسٹی، لکھنؤ یونیورسٹی، کیمبرج یونیورسٹی سے اعلیٰ ڈگریاں حاصل کیں۔ آپ ہارورڈ یونیورسٹی میں بہ حیثیت پروفیسر کام کر چکے ہیں۔ ڈاکٹر شنکر دیال شرما کو تعلیم اور تعلم سے گہرا شغف ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ علم لامحدود ہے۔ ہم اسے ڈگریوں اور اسناد کی قید میں بند نہیں کر سکتے۔ ہر لمحہ انسان کچھ نہ کچھ سیکھتا ہی رہتا ہے۔ ڈاکٹر شنکر دیال شرما کو مطالعہ کا بڑا شوق ہے۔ آج بھی وہ انتہائی مصروفیت کے باوجود روزانہ مطالعہ کے لئے کچھ نہ کچھ وقت نکال ہی لیتے ہیں۔

تصویر میں ماہنامہ نقش کوکن کا شمارہ شرماجی کے پیش نظر ہے جس کے تعلق سے بر جستہ مدیر ڈاکٹر عبدالکریم نائیک کچھ تفصیلات بیان فرماتے ہوئے نظر آتے ہیں ساتھ میں جناب غنی غازی (نقش کوکن ٹیبنیٹ فورم کے رکن) بھی نظر آ رہے ہیں۔۔

اقصیٰ گرلز ہائی اسکول، ۹ بھسار محلہ، بھیونڈی۔

مارچ ۱۹۹۲ء کے ایس ایس سی امتحانات میں امتیازی نمبروں سے کامیاب طالبات کے نام:

اردو میں اول: کھوت روبی سلیم
حاصل کردہ نمبر 75
مومن سفینہ خورشید احمد 75

انگریزی میں اول: کھوت روبی سلیم
حاصل کردہ نمبر 76

عربی میں اول: انصاری علقمہ محمد شریف۔
حاصل کردہ نمبر 85

ریاضی میں اول: مومن نفیسہ رفیق
حاصل کردہ نمبر 98

سائنس میں اول: پٹیل تزئین دستگیر
حاصل کردہ نمبر 140

سوشل سائنس میں اول: مومن نفیسہ رفیق
حاصل کردہ نمبر 89
مومن سفینہ خورشید احمد 89

اسکول میں اول: مومن نفیسہ رفیق 542/700
77.42%

انجمن اسلام اردو ہائی اسکول ونی پرار

۱۵ر اگست ۹۲ء یوم آزادی کے موقعہ پر بچوں کے درمیان فی البدیہہ تقاریر کا مقابلہ ہوا جس کی نظامت محترمہ نورجہاں سعید دلوی نے نقش کوکن

دلنشیں انداز میں کی محترمہ نے برمحل اشعار کا انتخاب کرتے ہوئے بچوں کی حوصلہ افزائی کی۔

اس جلسہ میں عمائدین شہر خاصی تعداد میں شریک تھے خاص طور پر شری مادھو راؤ ساونت جو ریلوے بورڈ کے ممبر تھے بچوں کی کارگزاری کو سراہا اور اسکول کو چند نذرانے اور عطیات عطا کئے ۔۔۔

محمود داؤد بندرکر

ضلع پریشد رائیگڈھ نے امسال جن اساتذہ کو آدرش شکشک کا اعزاز عطا کیا ان میں موربہ ضلع رائیگڈھ کے جناب محمود داؤد بندرکر بھی شامل ہیں۔

آپ کا جنم مقام موربہ ۱۹۲۶ء میں ہوا فارغ التحصیل ہونے کے بعد ضلع پریشد کے اردو مدارس میں درس و تدریس کے فرائض انجام دینے لگے۔ ان دنوں مہسلہ اردو اسکول میں صدر مدرس ہیں۔

آپ نے درخت لگاؤ مہم کے تحت لگ بھگ آٹھ سو (۸۰۰) پودے لگائے جن میں سے چار سو پودے جی اٹھے ہیں۔ ستر نادار طالبات کو صاحب حیثیت سرپرستوں کی تحویل میں دے کر انکی کفالت کا اہتمام کیا۔ تین ہزار چار سو پچیس (۳۴۲۵) روپئے قیمت کا وسائل تعلیم اسکول کو مہیا کروایا۔ اردو اسکول دھولی کونڈ کو مختلف اداروں سے نو ہزار روپئے مالیت کے وسائل تعلیم حاصل کرکے دیئے۔ بمبئی کے وائس چانسلر شری شستی کانت کرنک کی زیر صدارت مہسلہ میں موجودہ اردو اسکول کی صدی کا جشن منایا۔ بینک کے ذریعہ ۳۲۰۰ روپئے بچت کئے۔ خاندانی منصوبہ بندی کے تحت ستر آپریشن کروائے۔

الغرض آپ کی انہی تعلیمی و سماجی خدمات کی قدر کرتے ہوئے ضلع پریشد رائے گڈھ نے آپ کو آدرش شکشک کا پرسکار عطا کیا ہے۔

ہم آپ کو اس اعزاز پر دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں کہ آپ کی ذات سے متعلقین کو بالخصوص اور عوام الناس کو بالعموم تا دیر فیض نصیب ہو ۔۔۔۔

بقیہ صفحہ ۱۷

زیادہ رقم بطور امداد دی جائے۔ وزیر اعلیٰ نے بتایا کہ سفارشات کمیٹی کے نائب چیئرمین نانا صاحب شندے نے پیش کی۔۔۔

ڈاکٹر ذاکر حسین اردو اسکول میں اٹمیٹی کی نئی کتاب کا اجراء

تصویر کی تفصیل صفحہ نمبر ۴۲ پر

۱۵ اگست ۹۲ء یوم آزادی کے موقعہ پر کولہاپور کے ایمٹی پبلیکشن کے زیر اہتمام بھوساول کی ڈاکٹر نسیم شیخ کی کتاب "جنگ آزادی میں مسلمانوں کا حصہ" مراٹھی کا افتتاح کلکٹر شری اجیت کمار جین کے ہاتھوں انجام پایا جبکہ کولہاپور کے مراٹھی روزنامہ "سکال" کے مدیر شری اننت دکشت نے جلسہ کی صدارت فرمائی اسی جلسہ میں کل ہند مسلم مراٹھی ساہتیہ پریشد کے صدر پروفیسر عزیز نداف، دیوبند قرآن (قرآن کریم کا مراٹھی ترجمہ) کے مترجم پروفیسر قطب الدین ملیار وجناب مبارک ملیار "آکاش گنگا" مراٹھی ہفت روزہ درینا گری کے مدیر جناب الناصر قاضی، اردو ہفت روزہ فوزان تھانہ کے مدیر جناب سلمان ماہی اسی طرح ایس ایس سی اور بارہویں میں امتیازی شان کے ساتھ کامیابی حاصل کرنیوالے طلبہ کو اعزاز دیا گیا۔

سانگلی کے مسلم سوشل کلب اور اچل کرنجی کے مسلم سدھار منڈل کے اراکین اور کولہاپور شہر کی مسلم خواتین کثیر تعداد میں شریک جلسہ تھیں۔

جناب انجم رومانی ایکریڈیٹیشن کمیٹی کے رکن: حکومت مہاراشٹر کے محکمۂ اطلاعات اور تعلقات عامہ نے روزنامہ "اردو ٹائمز" کے شعبۂ ادارت کے دیرینہ رکن جناب انجم رومانی (انجم ایم اسماعیل) ایکریڈیشن کا ممبر تقرر کیا ہے۔ یہ کمیٹی صحافیوں کو سرکاری شناختی کارڈ جاری کرنے کے علاوہ ان کے دیگر کاموں کی بھی دیکھ بھال کرتی ہے اور متعلقہ امور پر حکومت مہاراشٹر سے صحافیوں کی نمائندگی کرتی ہے۔ جناب انجم رومانی کی یہ تقرری اردو نیوز کار سنگھ کے کمیٹی میں اردو رکن کی ایک تجویز کے تحت عمل میں آئی ہے۔۔۔

فرینڈس بنک کے وائس چیرمین

کرلا نہرو نگر کی مشہور سماجی شخصیت شیخ عبدالقیوم ابن معشوق علی فرینڈس کوآپریٹیو بنک کے وائس چیرمین منتخب ہوئے ہیں۔

بنک کے ڈائریکٹر کی حیثیت سے بینکنگ میں نمایاں کارکردگی کے باعث اپنی افادیت کو برقرار رکھ کر کرلا برانچ کو روز بروز ترقی کے مدارج پر لیجانے میں آپ کی مساعی قابل تعریف ہے۔

موصوف بمبئی اور کرلا کے کئی تعلیمی، سماجی، ثقافتی اداروں سے وابستہ ہیں، آپ کرلا مرچنٹ اسوسی ایشن کے صدر اور ڈاک لیبر یونین کے ایکزیکیٹو ممبر کے علاوہ بمبئی مسلم فیڈریشن کے جنرل سکریٹری ہیں۔۔

چیلون اور کھیڈ میں غیر سودی بنک کا
افتتاح برکت انویسٹمنٹ کارپوریشن

مسلمانوں کو یہ مسئلہ درپیش ہے کہ وہ
کہ وہ اپنی پس انداز رقم کو کس مد میں لگائیں
جو مستحکم اور حلال آمدنی کا ذریعہ بن سکے۔
عام سرمایہ کاری جو اس کے پیش نظر ہوئی
ہاں یہ سب اسے سود یا سودی بنیادوں
پر آمدنی کا ذریعہ پیش کرتی ہیں۔

۱۹۷۶ء میں بمبئی میں بیت النصر
گروپ نے عوام کو بچت سرمایہ کاری کی متبادل
اسکیمیں پیش کرنے کا تہیہ کرلیا تاکہ انہیں سودی
نظام سے بچائے۔ بیت النصر نے بلا سودی
بینک کاری (ایک امداد باہمی کریڈٹ سوسائٹی
کے تحت) شروع کی اور ۱۹۸۳ء میں پبلک
لمیٹیڈ کمپنیاں قائم کیں جنھوں نے برکت
انویسٹمنٹ کارپوریشن کی منافع میں حصہ
داری کی بنیاد پر فکسڈ ڈپازٹ کی اسکیمیں
پیش کیں۔ ابتدا سے ہی اس ادارہ کا مقصد
ایسی عمدہ اور پرکشش غیر سودی سرمایہ کاری
کی اسکیموں کو تشکیل دیتا رہا ہے جو کہ سرمایہ
کاروں کو خاطر خواہ اور جائز منافع دے سکیں۔

برکت میں کم از کم دس ہزار روپے بطور فکسڈ
ڈپازٹ قبول کئے جاتے ہیں اس میں مزید
اضافہ ۱۰۰۰/ روپے کی ادائیگی میں کیا
کیا جاسکتا ہے۔ یہ ڈپازٹ ایک سال سے
تین سال کے عرصے کیلئے متواتر جمع یا غیر متواتر
جمع کی بنا پر رکھے جاسکتے
ہیں۔ ابھی حال ہی میں
ایک سیونگ ڈپازٹ اسکیم
شروع کی گئی ہے جسمیں کم عرصہ کیلئے بھی سرمایہ
لگایا جاسکتا ہے اس اسکیم کے تحت
۵۰۰۰/ روپے کی رقم تین سال کی مدت
کیلئے محفوظ کرنی ضروری ہے فکسڈ ڈپازٹ
میں رکھی گئی ان رقومات پر ابتک انکی نوعیت
کے اعتبار سے ۲۰ فیصد تک منافع دیا
جاچکا ہے۔

برکت کی سرگرمیاں: برکت کے فنڈ
اعلیٰ منافع والے تعمیراتی اور اراضی کے فروغ
والے کاروبار میں لگائے جاتے ہیں۔ برکت
نے 136 فلیٹوں والے ایک پروجیکٹ کی
تکمیل ضلع تھانہ اور بمبئی سے قریب کوسہ (ممبرا)
میں کی ہے ابھی اس کے پاس 200 فلیٹوں
پر مشتمل کوسہ اور نالا سوپارہ میں (برکت
اپارٹمنٹ) دو ہاؤسنگ پروجیکٹس ہیں
ان میں سے 65 فلیٹس تقابلی قیمتوں پر
دستیاب ہیں۔

بنگلور میں برکت کی سرگرمیاں: بنگلور
میں تعمیراتی اور اراضی کے فروغ کیلئے برکت
نے بنجارہ کنسٹرکشن گروپ سے اشتراک
کرلیا ہے' ۲ ہاؤسنگ پروجیکٹس ونیٹ'
اور ہارمونی' ناموں سے اس کے پیش نظر
نظر ہیں اور مؤخر الذکر اس سال کے اواخر
تک پایۂ تکمیل کو پہنچ جائیگا۔ بنگلور کے سارے
کاروبار اور دیگر معاملات کی دیکھ بھال
اس کے بنگلور کے دفتر واقع دارالسلام
کامپلیکس، کوئنس روڈ، بنگلور ۵۲ سے
کیا جاتا ہے۔

چیلون اور کھیڈ میں اپنے منصوبوں سے
عوام کو زیادہ سے زیادہ فیض پہنچانے کی
غرض سے بمبئی اور بنگلور میں کامیاب
تجربے کے بعد اب برکت نے دوسرے
مقامات چیلون اور کھیڈ ضلع رتناگیری
میں بھی اپنی شاخیں قائم کردی ہیں۔

۳۰ اگست ۹۲ء بروز اتوار صبح دس
بجے پرکار کمپلیکس چیلون میں برکت انویسٹمنٹ
کارپوریشن کی شاخ کا افتتاح جناب الحاج
خالد پرکار کے ہاتھوں انجام پایا۔ جلسہ کی
صدارت بیت النصر کے چیرمین اور ریٹائرڈ
ایجوکیشن سپرنٹنڈنٹ (اردو) بمبئی میونسپل
کارپوریشن جناب عبدالغفار چوگھلے نے
فرمائی۔

عربی کے ہونہار طالب العلم سلیم پرکار
کی خوش الحان تلاوت قرآن پاک سے
جلسہ کا آغاز ہوا۔ ایک اسٹاف ممبر جناب
لئیق احمد شیخ نے ترنم کے ساتھ نظم پڑھ کر
سماں باندھ دیا۔ جناب شرف کمالی،
ڈاکٹر عبدالکریم نائیک اور مقامی سابق
کارپوریٹر جناب طاہر سنگے نے تقریریں
کیں۔ نظامت کے فرائض جواں عزم وجواں
سال ڈائریکٹر جناب علی خواجہ (سابق

سیلس ٹیکس کمشنر جناب خواجہ عبدالغفور کے فرزند اور بنجارہ گروپ بنگلور کے چیرمین) نے فرمائی آپ نے ان حضرات وخواتین کے نام بھی پڑھکر سنائے جنہوں نے ڈپازٹ میں اپنی رقم لگائی ہے جس کی مجموعی تعداد سوا لاکھ روپئے تک پہنچ گئی۔

جناب شرف کمالی نے اس موقعہ کے لئے کہی گئی فرمائشی نظم پڑھی اس کے بعد جلال نازاں جو حاضرین میں موجود تھے ایک نظم گاکر حاضرین کو خوش کر دیا۔ حاضرین کثیر تعداد میں تھے جن میں عمائدین شہر کے علاوہ ممتاز تاجر بھی موجود تھے۔

اسی روز ۳۰ اگست ۹۲ء شام کے چار بجے کھیڈ برانچ کا افتتاح عمل میں آیا۔ فردس کے سرپنچ جناب داؤد حسن پرکار جو داؤد کاکا کے نام سے معروف ہیں ان کے ہاتھ سے شاخ کا افتتاح ہوا۔ جلسہ کی صدارت ریزرو بنک کے ایک سینئر افسر (ریٹائرڈ) اور بیت النصر کے مینجنگ ڈائریکٹر جناب عبدالوہاب دلوی نے فرمائی۔ ڈاکٹر عبدالکریم نائیک صاحب کی افتتاحی تقریر کے بعد شرف کمالی صاحب نے وہی نظم دہرائی اور اپنے خیالات کا عالمانہ اظہار فرمایا۔ بمبئی ہیل کوکن کے معروف وکیل جناب اے۔ اے۔ ملا (متوطن جیگڈاوہ) جو مظفین کے ساتھ بمبئی سے آئے تھے آپ نے بھی تقریر کی اور بنک کی ترقی اور کامیابی کے لئے دعائیں دیں۔

مہمانانِ خصوصی داؤد کاکا پرکار نے ڈپازٹ کی رقم میں اپنی جانب سے ایک لاکھ کا اعلان کیا۔ پروگرام میں قرب وجوار سے لوگ آئے تھے مگر کھیڈ کے مقامی حضرات بہت ہی کم تھے۔

ان دونوں پروگرام کے لئے بمبئی سے تقریباً پچاس بہی خواہوں کی ٹیم گئی تھی ان میں ڈائریکٹر آف جناب محمد حسین گھنٹہ کھٹے، عبدالوہاب بھوکرا، علی خواجہ، مولانا صدیقی (ظل الرحمٰن صاحب کے فرزند) فاروق ماسیا، بلال شیخ، عبدالغفار چورگھے، حیدر بھائی کے علاوہ ڈاکٹر اظہر قریشی اور عبدالوہاب دلوی، آرکیٹکٹ شریفی صاحب۔ جناب عرفان مرچنٹ وغیرہ شامل تھے۔

پروگرام کے انتظام والنصرام میں کوکن علاقہ کے ڈویژنل منیجر جناب جاوید بغدادی اور ان کے رفقاء کی مساعی قابل تحسین تھی۔ ان پروگراموں میں پڑھی گئی شرف کمالی صاحب کی نظم ہدیۂ قارئین ہے

ترانۂ برکت

شرف کمالی

یقیناً فیض یہ اسلام کا ہے
سکون، دامن دنیا کو ملا ہے
محمد مصطفیٰ کا نام لیوا
وہی جو راہ سنت پر چلا ہے
بحمد اللہ، بسم اللہ کہہ کر
یہاں برکت کا دفتر کھل گیا ہے
یہی برکت ہے شاخ رود کوثر
یہ تحفہ بالیقیں فردوس کا ہے
اسی کوثر سے پیاس اپنی بجھاؤ
کہ برکت چشمۂ آب بقا ہے
بجائے سود کی لعنت سے ہم کو
تجارت کا یہ شرعی سلسلہ ہے
ملائک سائے صف بستہ کھڑے ہیں
یہاں جنت کا دروازہ کھلا ہے
مبارکباد، بیت النصر والو
تمہارا حافظ و ناصر خدا ہے
تجارت غیر سودی بھی ہو ممکن
ثبوت اس بات کا تم نے دیا ہے
تمہارے ساتھ شامل "فضل ربی"
تمہارے دل میں درد اسلام کا ہے
یہی ہے درد سرمایہ تمہارا
یہ گھٹتا کب ہے ہر دم پھیلتا ہے
خدا سرسبز رکھے اس چمن کو
شرف اپنی یہی دل سے دعا ہے

نقش کوکن
مقبول ہے اسے مقبول تر بنائیے
خریدار بنئے
اور دوسروں کو خریدار بنائیے

بی ایڈ کے امتحان میں شاندار
کامیابی

جناب شیخ شبیر نظام نے

امسال پونہ یونیورسٹی سے بی ایڈ
کے امتحان میں ۶۹ ، ۸ فی صد نمبر
حاصل کر کے سردار کالج آف ایجوکیشن،
مالیگاؤں میں اور ضلع ناسک میں
اول رہے ۔ موصوف انجمن اسلام
جنجیرہ مرود ہائی اسکول (رائیگڈھ)
میں کئی سالوں سے سینئر کلرک ہیں۔
علم و ادب سے ذوق اور درس و
تدریس سے لگاؤ کی وجہ سے انہوں
نے بی، ایڈ کی ڈگری حاصل کر کے
وہ اب تدریسی پیشہ اختیار کرنا چاہتے
ہیں ۔

جناب شبیر شیخ انجمن فروغ ادب
جنجیرہ کے صدر اور بزم ملت مرود،
جنجیرہ کے فعال رکن ہیں ۔ عہدیداران
و اراکین بزم ملت انکی شاندار کامیابی
پر انہیں مبارکباد دیتے ہوئے دعا کرتے
ہیں کہ اللہ رب العزت انہیں مستقبل
میں بھی کامیابیوں سے ہمکنار کرے ۔

نامہ نگار:- یوسف عبدالرحمن خانزادہ
راشد عرفہیم ۔

بالآخر ابراہیم موڈک کامیاب

پچھلے تین ماہ سے منڈنگڑھ تعلقہ
کانگریس اراکین میں "نیا اور پرانہ" کا
مسئلہ لے کر یہ سوال اٹھتا تھا کہ منڈنگڑھ
تعلقہ کانگریس آئی کا صدر کون ہو مگر
اکابرین نے خوش اسلوبی سے سلجھایا۔
رتناگری ضلع کے ایم پی شری گووند
راؤ نکم کی صدارت میں منعقدہ نشست
میں بالاتفاق رائے جناب ابراہیم
صاحب این موڈک متوطن ویسوی کو
تعلقہ کانگریس کمیٹی منڈنگڑھ کا صدر
چن لیا گیا ہے ۔ سابق صدر جناب
ستار بھائی پرکار کو ضلع سکریٹری
مقرر کیا گیا منڈنگڑھ کے عوام نے
موڈک صاحب کے منتخب ہونے پر خوشی
کا اظہار کیا اور یہ امید ظاہر کی کہ وہ
اسی علاقہ کی ترقی کے لئے کوشش
فرمائیں ۔۔

انجمن حمایت الاسلام مہاڈ
اردو ہائی اسکول کا پہلا سالانہ جلسہ

پچھلے تعلیمی سال سے مہاڈ ضلع
رائیگڈھ میں شروع کئے گئے اردو
ہائی اسکول کا پہلا سالانہ جشن اور
قرب وجوار کے اردو ذریعہ تعلیم سے
S.S.C ، بارہویں اور کالجوں میں
اعلیٰ تعلیم پانے والے طلباء کی کامیابی
پر انہیں مبارکباد دینے کے نیک ارادہ
سے ایک اعزازی جلسہ ۲۹ اگست ۹۲ء
کو مہاڈ S.T. اسٹانڈ کے سامنے
استادہ ہائی اسکول کی کشادہ عمارت
میں ڈاکٹر باباصاحب یونیورسٹی (سائنس)
لونیرے کے وائس چانسلر پروفیسر
دیشپانڈے کی صدارت میں انعقاد
پذیر ہوا ۔

انجمن کے صدر حلقہ کے معروف طبیب
ڈاکٹر اے ۔ اے دیشمکھ ، اسکول کمیٹی
کے چیئرمین جناب اے ۔ اے ۔ مایکر
(ڈپٹی کمشنر آف لیبر ناسک) اور انجمن
کے جنرل سکریٹری جناب ایم اے پورکر
(نگر سیوک) کی دعوت پر یہ پروگرام انجام
پایا ۔۔ (دیگر تفصیلات معلوم نہیں ہو سکیں)

N.K.T.F کے آل کوکن مقابلے

نقش کوکن ٹیلینٹ فورم کے زیر اہتمام حسب سابق آل کوکن اردو تقاریر جنرل نالج ، انگریزی زباندانی اور امسال سے ریاضی کے مقابلے ضلعی سطح پر درج ذیل مراکز پر مقررہ تاریخوں میں منعقد ہونا طے پایا ہے ۔ کوکن کے سبھی اردو ہائی اسکولوں کو (درجہ ہشتم تا دہم کے طلبہ کے لئے) دعوت نامے بھیجے گئے ہیں اگر کسی ہائی اسکول کو دعوت نامہ (سرکیولر) نہ ملا ہو تو ازراہِ کرم ہمیں مطلع فرمائیے ۔

ضلع رتناگری اور ضلع سندھودرگ کیلئے مشترکہ طور پر مقابلوں کا انعقاد ہوگا اور اسی کیلئے مہاراشٹر ہائی اسکول چپلون "مرکز" قائم کیا گیا ہے ۔

یہ مقابلے سنیچر بتاریخ ۱۴ نومبر ۹۲ کو صبح دس بجے سے شروع ہوں گے ۔ اس کی کفالت حلقے کے معروف علم دوست جناب خلیل احمد وانگڑے متوطن بہادر شیخ فرما رہے ہیں ۔ ضلع سندھودرگ کے بچے اور ان کے نگراں ٹیچر جو مقابلہ میں شرکت کیلئے چپلون پہنچیں گے ۔ انہیں N.K.T.F. کی جانب سے زادِ راہ دیا جائیگا ۔ یہ سہولت اس لئے رکھی گئی ہے کہ ضلع سندھودرگ کے دو ہائی اسکولوں کیلئے ہم الگ سے ایک سینٹر قائم نہیں کر سکتے ۔

ضلع رائے گڑھ اس قدر پھیلا ہوا علاقہ ہے کہ کسی ایک مرکز پر سبھوں کو جمع کرنا مشکل ہے لہذا اس ضلع میں دو مراکز قائم کئے گئے ہیں ۔ ایک راجے واڑی، مہاڈ جہاں بروز اتوار ۱۵ نومبر ۹۲ء کو صبح دس بجے سے مقابلہ کا آغاز ہوگا ۔ اور درج ذیل مقامات کے اردو ہائی اسکولز اسی مرکز پر جمع ہونگے ۔

(۱) دیگھی (۲) پانگلولی (۳) گورےگاؤں (۴) چانڈوہ (۵) مہسلہ (۶) شریوردھن (۷) گونڈگھر (۸) جسوبلی (۹) توڑیل (۱۰) وہور (۱۱) موربہ (۱۲) سائی (۱۳) راجے واڑی (۱۴) دنی برار (۱۵) امبیت (۱۶) وادے (۱۷) تلا

ضلع رائےگڑھ کا دوسرا مرکز پنویل میں قائم کیا گیا ہے جہاں بروز سنیچر ۲۱ نومبر ۹۲ء کو درج ذیل مقامات کے اردو ہائی اسکولز کے بچے شریک مقابلہ ہوں گے ۔

(۱) جنجیرہ مروڈ (۲) کھوپولی (۳) پنویل (۴) بارا پاڑہ (۵) اورن (۶) تلوجہ (۷) نیرل (۸) ناگوٹھنہ (۹) بورلی مانڈلہ (۱۰) روہا ۔

نقش کوکن کے چیف کوارڈینیٹر جناب ایچ ۔ بی مقدم کے فرزند جناب محمد علی مقدم اسی سینٹر کی کفالت فرما رہے ہیں ۔ (دیگر تفصیلات اگلی اشاعت میں)

معروف سائنسداں عبدالکلام

انجینیر اسٹاف کالج آف انڈیا نے ممتاز میزائل ٹکنولوجسٹ ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام کو "ممتاز پروفیسر" کے خطاب سے سرفراز کیا ہے ۔

ڈاکٹر عبدالکلام جو کچھ عرصہ پہلے دفاعی تحقیق و ترقی کے ڈائرکٹر تھے اب وزیر کے سائنسی مشیر کا عہدہ حاصل کر چکے ہیں ۔

ہندوستان میں بننے والے میزائیلوں اگنی ، ناگ ، پرتھوی وغیرہ بنانے میں ڈاکٹر عبدالکلام کا زبردست ہاتھ رہا ہے ۔ ہندوستان کو اپنی دفاعی ترقی میں ان سے بڑی مدد ملی ہے ۔ وہ میزائیل اور راکٹ ٹیکنالوجی کو ترقی دینے میں کافی سرگرم ہیں ۔ انکی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے حکومت ہند نے انہیں متعدد انعامات سے نوازا ہے ۔ ۔ ۔

میوزیم سالار جنگ

حیدرآباد کے اس مشہور عجائب گھر کے متعلق حال ہی میں ہانگ کانگ کے ایک صحافی نے تحقیقی رپورٹ شائع کی ہے جس کے مطابق سالار جنگ عجائب گھر میں دس ہزار نایاب چیزیں رکھی گئی ہیں ۔ ہر سال تقریباً ۲۰ لاکھ سیاح اس عجائب گھر کو دیکھنے آتے ہیں ۔ تعجب کی بات تو یہ ہے کہ سارا ذخیرہ سالار جنگ سوم یعنی کے نواب میر قاسم یوسف خان کا جمع کردہ ہے ۔ ۔ ۔

مستری ہائی اسکول رتناگری میں سیرۃ پر تقریری مقابلے:

بزم ادب، مستری ہائی اسکول رتناگری کے زیر اہتمام عید میلاد النبی صلعم کے موقعہ پر (۸ ستمبر ۱۹۹۲ء کو) مستری آڈی ٹوریم میں تقریری مقابلوں کا انعقاد کیا گیا۔

قرب وجوار کے پرائمری اسکولوں اور اردو ہائی اسکولوں کے طلبہ وطالبات نے ان مقابلوں میں حصہ لیا۔ بچوں کے سرپرست، ان اسکولوں کے صدر مدرسین اور اساتذہ کرام بھی کثیر تعداد میں موجود تھے۔

اس پروگرام کی صدارت عالیجناب فضل ماسٹر صاحب (ایس۔ ای۔ ایم اور سرپنچ گرام پنچایت، شرگاؤں) نے انجام دی۔ اور بطور مہمان خصوصی عالی جناب حسین خان فڈنائیک صاحب (چیئرمین شکشن منڈل، ضلع پریشد، رتناگری) حاضر تھے۔ یہ پروگرام رتنا کر کینگ انڈسٹریز رتناگری کے تعاون سے پیش کیا گیا۔

اسکول کے صدر مدرس جناب اے ای قاضی صاحب نے تعارف کرایا۔ اور پروگرام کی غرض وغایت پر روشنی ڈالی۔ پروگرام میں پروفیسر شیخ صاحب (داتار کالج چپلون) اور محترمہ حمیدہ بانو آڈتے (ہیڈ مسٹریس بیگم عزیزہ داؤد نائیک گرلز ہائی اسکول رتناگری) بطور معزز مہمانان شریک تھے۔

نقش کرکن

جناب فضل ماسٹر صاحب کا گرام پنچایت شرگاؤں کے سرپنچ چنے جانے پر اور جناب حسین خان فڈنائیک صاحب کا رتناگری ضلع پریشد شکشن منڈل کے چیئرمین منتخب ہونے پر اور محترمہ نیلم فضل ماسٹر صاحبہ کا دکشن مدھیہ ریلوے کے صلاح کار کمیٹی میں منتخب ہونے پر اعزاز کیا گیا۔

اس کے بعد تقریری مقابلوں کا آغاز ہوا اوّل نمبر مس نکہت عبدالقادر واڈکر (زینی داؤد ہائی اسکول، پاؤس) نے حاصل کیا۔ دوم نمبر علی احمد مہسکر (مستری ہائی اسکول، رتناگری) اور سوم نمبر مس صدف حشمت ملا (نیو ماڈرن ہائی اسکول، ساکھرترہ) کو دیا گیا۔ ان طلباء کو انعامات کے طور پر رقم بالترتیب ۷۵، ۵۰، اور ۲۵ روپئے اور اسناد سے نوازا گیا۔

دوم گروپ میں پرائمری اسکولوں کے کل گیارہ طلبہ نے حصہ لیا تھا۔ ۵۰ روپئے پر مشتمل پہلا انعام اور سند مس نکہت بانو انوار احمد (مستری ہائی اسکول، رتناگری) نے حاصل کیا۔ ۳۰ روپئے پر مشتمل دوسرا انعام اور سند مس مرجینا علی فنصوبکر (اردو اسکول، فنصوپ) اور ۲۰ روپئے پر مشتمل تیسرا انعام اور سند مس حسنہ سراج الدین ناکاڈے (اردو اسکول، مجگاؤں) کو دیا گیا۔

محترمہ نیلم فضل ماسٹر، پروفیسر شیخ اور کرشنن اینگر (ڈپٹی انجینئر آکاش وانی، رتناگری) نے ججوں کے فرائض انجام دیئے......

ساونت واڑی میں جلسہ عید میلاد النبی صلعم

حسب سابق یہ جلسہ نہایت سادگی سے منایا گیا۔ صدارت مولانا عالمگیر قاسمی (نائب مہتمم دار العلوم سبیل السلام، ساونت واڑی) نے کی اسی مدرسہ کے ہی ایک عالم رضی الرحمن قاسمی صاحب نے مہمان خصوصی کی حیثیت سے شرکت کی۔ مولانا مشتاق نوری صاحب بھی اس اجلاس میں شریک تھے۔

جلسہ کی نظامت جناب نثار احمد سوداگر صاحب نے کی۔ نہم جماعت کی طالبہ تسنیم کوثر نثار احمد سوداگر نے تلاوت فرمائی۔ صدر مدرس جناب فضل الدین شیخ صاحب نے مہمانوں کا تعارف کرایا۔ اس کے بعد طلبہ اور طالبات نے سیرت پر پُراثر تقریریں کیں۔ جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے صدر مدرس کے علاوہ جناب محمد حنیف ٹیبل پیش پیش رہے۔ جناب شریف ملّا نے شکریہ ادا کیا......

بہترین اساتذہ کو ایوارڈ

نیشنل فاؤنڈیشن فار ٹیچرس ویلفیئر گرگٹھ بمبئی کی جانب سے درس و تدریس میں نمایاں خدمات انجام دینے والے اساتذہ کو انعام سے نوازنے کیلئے ایک عظیم الشان جلسہ تقسیم انعامات منعقد کیا گیا۔ جلسے کی صدارت بمبئی کے میئر شری اجندا کانت ہنڈور نے کی جبکہ ایوارڈ ریاستی وزیر مالیات شری رام راؤ آڈک کے ہاتھوں تقسیم کئے گئے۔

شعبہ درس و تدریس میں کام کرنے والے کل گیارہ اساتذہ کو سال رواں مذکورہ ایوارڈ کے لئے منتخب کیا گیا جس میں دو ٹیچر یونیورسٹی کے، تین ٹیچر ہائی اسکول کے اور دو پرائیویٹ پرائمری اسکول کے اور چار میونسپل کارپوریشن اسکول کے ٹیچرز شامل ہیں۔

مذکورہ گیارہ اساتذہ میں دو مسلم اساتذہ بھی شامل ہیں جس میں ڈاڈکھرے محمد یوسف فقیر محمد (ٹرینڈ ٹیچر بالارام میونسپل اردو اسکول) اور محترمہ فریدہ لامبے (جناب علی صاحب مقدم کی دختر) ریڈر کالج آف سوشیل ورک نرملا نکیتن شامل ہیں۔ ڈاڈکھرے محمد یوسف فقیر محمد گذشتہ ۲۲ سال سے درس و تدریس کے میدان میں بحسن و خوبی اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں انکی نمایاں خدمات پر ہی مذکورہ ایوارڈ کے لئے ان کا انتخاب عمل میں آیا اسی طرح فریدہ لامبے (متوطن سیلوڑہ) ۲۱ سالوں سے شعبہ درس و تدریس میں کام کر رہی ہیں۔ مذکورہ اساتذہ کو پندرہ سو روپے نقد ایک شال ایک توصیفی سند دی گئی۔

نقش کوکن

مریم بی ضیاء الدین دبیر کو میئر ایوارڈ

ناگپاڑہ میونسپل اردو اسکول کی صدر معلمہ محترمہ مریم بی ضیاء الدین دبیر کو امسال میئر ایوارڈ سے سرفراز کیا گیا ہے۔ آپ نے اسکول کا ماحول تعلیم ساز بنانے اور بچوں کا معیار بلند کرنے میں نمایاں خدمات انجام دی ہیں۔

آپ نے مستحق طلباء کے لئے یونیفارم، کتابوں اور کاپیوں کی فراہمی میں بھی اہم کردار ادا کیا ہے۔ اسکول کا سارا اسٹاف آپ سے بے انتہا عقیدت و انسیت رکھتا ہے۔

رضیہ نائیک

رتناگری (شہر) کے نائیک خاندان کی رضیہ بنت اسماعیل عبدالغفور نائیک نے گوگٹے کالج رتناگری سے امسال بی ایس سی کا امتحان درجہ اول میں کامیاب کیا۔ اب یہ طالبہ ڈی ایم ایل ٹی کا کورس کر رہی ہے۔

B.S.C میں رتناگری سے کامیاب طالبات

نام	فیصد مارکس
منور جہاں مقدم	۶۴ فیصد مارکس
صغریٰ میرکر	۵۰ " "
تبسم پرکار	۴۸ " "
جبین پرکار	۴۸ " "
روبینہ خلفے	۴۵ " "
بیگم اکبر قاضی	۵۵ " "
بیگم اشفاق ساکھرکر	۶۱ " "
رضیہ نائیک	۶۰ " "

بزمِ شعر و ادب کوکن

• بزمِ ہٰذا کی ۱۱۱ ویں ماہانہ غیر طرحی نشست ۱۹ ستمبر ۹۲ء کو گورڈن ہال اپارٹمنٹ میں منعقد ہوئی۔ منتخبہ صدر شاداں کلیانوی صاحب کی غیر موجودگی کی وجہ سے رکن اور خیر خواہ جناب اکرام محمد نائیک صاحب نے صدارت فرمائی۔ نظامت کے فرائض سعید کنول نے انجام دیئے۔ انتخاب حسب ذیل ہے:

جناب مہر مہ… لائی صاحب،

اپنا نہیں ہے اپنے سوا کوئی خیر خواہ
رہ رہ کے دل میں آتا ہے ایسا خیال کیوں

عارف احمد جی صاحب

بنائے جائیں کتنے ہی بہانے موت آئے گی
کہ جو پیدا ہوا ہے اک نہ اک دن اس کو مرنا ہے

عزیز آذر صاحب

نس نس میں چونکہ بس ہے تیرے اضطراب میں
میں کیا بتاؤں درد کہاں ہے کہاں نہیں

فرحت اشرفی صاحب

طلب تو دیدار کی ہے لیکن ہنوز شرم و حیا طاری
رہ رونق افروز انجمن ہے نظر اٹھانے کی سوچتا ہوں

شاداب رتناگری صاحب

تم میں ہے انتشار مگر ان میں اتفاق
انسانو! تم سے اچھے ہیں دانے انار کے

" واحد محسن صاحب

غرقِ آنکھوں کے جزیرہ ہو گئے
اشکِ غم گہرا سمندر اوڑھیں

نقش کرکرے

سعید کنول صاحب:

حوصلوں کا کچھ تو میری کامیابی میں ہے ہاتھ
کچھ بزرگوں کی دعاؤں کا اثر کہتا ہے پڑا

حمید قاضی صاحب،

میری آہ و فغاں کا اثر دیکھئے
ہو گئی آنکھ ان کی بھی تر دیکھئے

خطیب شہابی صاحب

کبھی شعلہ کبھی شبنم کبھی آتش کبھی باراں
ترے جلوؤں کی یہ جادوگری معلوم ہوتی ہے

خصوصی نوٹ:۔ آئندہ غیر طرحی نشست تیسری سنیچر کے بجائے تیسرے اتوار کو یعنی مورخہ ۱۸ اکتوبر کی شام ٹھیک ۴ بجے گورڈن ہال اپارٹمنٹ ناگپاڑہ پر حمید قاضی صاحب کی صدارت میں منعقد ہوگی۔ تمام شعرائے کرام اور ادب نواز حضرات سے شرکت کی پرخلوص استدعا ہے…

نامہ نگار: سعید کنول (جنرل سکریٹری)

ایاز الدین شیرازی جنرل سکریٹری نامزد:

صابو صدیق ڈگری کالج کی اسٹوڈنٹ ایسوسی ایشن آف کالج آف انجینیرنگ (سیس کمیٹی) کے جنرل سکریٹری عہدہ کیلئے ۱۹ اگست ۹۲ء کو انتخاب ہوا۔ جس میں تھرڈ ایئر کے اسٹوڈنٹ مسٹر ایاز الدین شیرازی اپنے حریف افتخار قاضی کے مقابلہ میں ۱۵ ووٹ زیادہ پاکر سیس کمیٹی کے جنرل سکریٹری منتخب ہوئے…

کڑوئی میں جلسہ تقسیم انعامات:

ضلع پریشد ابتدائی اردو مدرسہ کڑوئی تعلقہ سنگمیشور ضلع رتناگری میں ۱۵ اگست ۹۲ء کو شری جونسلیکر گٹ شکشن ادھیکاری تعلقہ سنگمیشور کی زیر صدارت جماعت اول تا چہارم کے طلباء وطالبات کے تقریری مقابلے منعقد کیے گئے۔ پہلا دوسرا اور تیسرا نمبر پانے والے طلباء کو صدر محترم کے انعامات دیئے گئے۔ مقابلے میں شامل بقیہ تمام طلباء کو بھی انعام برائے ہمت افزائی تقسیم کیے گئے۔ اس جشن کے مہمان خصوصی شری بادا پرکر رکن ضلع پریشد رتناگری کے ہاتھوں ہونہار اور ضرورتمند طلباء وطالبات کو مفت یونیفارم تقسیم کیے گئے۔ سالانہ امتحان میں جماعت اول تا چہارم پہلے تین کامیاب طلباء کو محترم حاجی احمد حاجی علی موڈک کے ہاتھوں انعامات کی تقسیم کی گئی۔ اس طرح ڈاکٹر تارکر کے ہاتھوں فن مصوری میں کامیاب تقریباً ۱۸ طلباء اور مہاراشٹر اردو ہائی اسکول کی طرف سے ان کی ہمت افزائی کی گئی۔

آخیر میں جناب نظر منجیکر نے مہمانان اور تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

نظامت کے فرائض خود صدر معلمہ محترمہ نجمہ موسیٰ ملا صاحبہ نے بحسن و خوبی انجام دیئے…

ایم ایس سی میں امتیازی کامیابی

کوکن کے ایک ہونہار طالب علم اکبر عبدالرحمٰن مقادم امسال بمبئی یونیورسٹی سے ایم ایس سی (zoology) کے امتحان میں فرسٹ کلاس آنرز کے ساتھ امتیازی کامیابی حاصل کرکے بمبئی یونیورسٹی میں اول رہے۔ ایم ایس سی میں مرین زولاجی Marine Zoology اور فشری سائنس میں آپ نے اسپیشلائزیشن کیا ہے۔ موصوف نے بی ایس سی کا امتحان مہاراشٹر کالج بمبئی سے فرسٹ کلاس میں پاس کیا تھا اس وقت کالج میں سر فہرست رہے تھے۔ ایم ایس سی آپ نے سومیا کالج سے کیا ہے۔

اکبر مقادم کی ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں مہاپرل، تعلقہ منڈنگڈھ ضلع رتناگری میں ہوئی۔ توڑیل ہائی اسکول سے فرسٹ کلاس میں ایس ایس سی میں کامیابی کے بعد مجندار جونیئر کالج، دھورے گیارہویں پاس کرکے مہاراشٹر کالج بمبئی میں داخلہ لیا اور بارہویں میں بھی فرسٹ کلاس سے کامیاب ہوئے تھے۔

اکبر کو ابتدا ہی سے حصول تعلیم کا شوق رہا ہے۔ ۱۹۸۹ء میں والد ماجد کی وفات کے بعد بھی ہمت نہیں ہاری بلکہ عزم و استقلال سے تعلیم جاری رکھی اور اب ایم ایس سی کے بعد تعلیمی سلسلہ جاری رکھتے ہوئے سومیا کالج کے ڈاکٹر ایس، جی، ابراگی کی رہنمائی میں مرین سائنس میں پی ایچ ڈی کر رہے ہیں۔ اور ساتھ ہی سدھارتھ کالج آف لا میں ایل، ایل، بی کے لئے داخلہ لیا ہے۔

اکبر بمبئی میں انجمن اسلام کے سوبانی ہاسٹل میں قیام پذیر رہے۔ با اخلاق اور سلیقہ مند نوجوان ہیں۔ ہم اس مایۂ ناز اور بلند ہمت طالب علم کو انکی امتیازی کامیابی پر مبارکباد پیش کرتے ہیں اور خداوند کریم سے دعا کرتے ہیں کہ وہ اس شاہین صفت نوجوان کے بلند عزائم میں انہیں شاندار کامیابی سے ہمکنار کرے۔۔۔

نقش کوکن

اعتذار:

جناب قطب الدین اے ماپاری (نوجیون ہائی اسکول راجہ پور) نے راجہ پور میں منعقدہ میلاد النبیؐ کی دو رپورٹیں بھیجیں وہ ۲۳ ستمبر ۹۲ء کی شام میں موصول ہوئیں تب تک کاپی تیار ہو چکی تھی لہٰذا وہ شریک اشاعت نہیں ہو سکیں۔۔۔

مورہ میں تقریری مقابلہ:

حسب الاعلان بزم سیرت مورہ کے زیر اہتمام ۱۲ ستمبر ۹۲ء کو سیرت پر تقاریر اور نعت خوانی کا مقابلہ ہوا جس میں رائیگڈھ ضلع کے تیس اسکولوں کے طلبہ شریک مقابلہ تھے۔ قرب و جوار کے معززین کے علاوہ بمبئی سے جناب شرف کمالی، ایڈوکیٹ ناظم قاضی (میونسپل کونسلر) جناب قمر قاضی جناب شمیم طارق، جناب سلمان ماہمی، (مدیر فوزان) جناب شکیل رشید (اخبار عالم) شریک مجلس تھے۔

ایڈوکیٹ اوستے تلک بھی پروگرام کے آغاز سے اختتام تک موجود رہے اور مراٹھی کے نامہ نگار ادا مانجنکر صاحبہ بھی حاضر رہیں (کاپی پریس جا رہی تھی کہ جناب اعجاز راؤت صاحب نے تین صفحات پر مشتمل تفصیلی رپورٹ لاکر دی جو آخری وقت میں شریک اشاعت نہ ہو سکی اس کا افسوس ہے)۔۔۔

نئی بمبئی کے میونسپل کمشنر:

حکومت مہاراشٹر نے نئی بمبئی میونسپل کارپوریشن کے تقرر کے بعد شری راجیو اگروال کو کمشنر مقرر کیا تھا۔ مگر چونکہ شری اگروال اعلیٰ تربیت کے لئے لندن گئے ہیں انکی جگہ پر شری شنکر مینن کو نئی بمبئی کا میونسپل کمشنر مقرر کیا گیا ہے۔۔۔

عثمان قاضی مثالی مدرس

رتناگری ضلع پریشد نے نیشنل ہائی اسکول داپولی کے معاون مدرس جناب عثمان ابراہیم قاضی کو ۹۳-۱۹۹۲ء کے مثالی استاد کے اعزاز (آدرش شکشک) سے نوازا ہے۔ موصوف علاقے میں اپنی تعلیمی، سماجی اور ثقافتی خدمات کیلئے معروف ہیں۔ وہ ۱۹۶۳ء سے داپولی کے نیشنل ہائی اسکول میں جو اردو ذریعہ تعلیم کا ایک قدیم ادارہ ہے درس و تدریس کے فرائض انجام دے رہے ہیں ان کا مختلف تعلیمی سماجی اداروں سے گہرا تعلق ہے۔ موصوف علاقے کی مختلف مسائل حل کرنے میں کافی دلچسپی لیتے ہیں۔ نیشنل ہائی اسکول کے جشن سیمیں اور جشن طلائی کے موقع پر انکی ادارے کو مالی امداد کی فراہمی قابل قدر ہے۔ داپولی منڈنگڑھ دوشکشن پرسارک منڈل (جس کے ذریعہ مراٹھی اور انگریزی کے کئی ہائی اسکول اور ایک کالج چلایا جاتا ہے) کے وہ چیرمین ہیں۔ آپ نے یہ عہدہ سنبھالنے کے بعد ادارہ کی سرگرمیوں میں کافی تیزی آگئی ہے۔

جناب عثمان قاضی تیرہ سال تک داپولی گرام پنچایت کے سرگرم رکن رہے۔ اس دوران انہوں نے مختلف کمیٹیوں کے چیرمین کی حیثیت سے اہم خدمات انجام دی ہیں۔ داپولی اور مضافات میں کئی تعلیمی اداروں سے ان کا گہرا ربط ہے پسماندہ اور اقتصادی بدحالی کے شکار طبقوں کے لیئے انکی مساعی قابل ذکر ہیں۔ تعلقہ کی سطح پر تشکیل دی ہوئی۔ انجمن فلاح المسلمین کے وہ جنرل سکریٹری ہیں اور علاقے کے مسلمانوں کی ترقی کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔ ملی اور قومی خدمات میں مختلف مذاہب کے لوگوں میں یکجہتی اور یگانگت کی فضا برقرار رکھنے کے لئے انکی کوششیں کافی اہمیت رکھتی ہیں اور اسی لئے گذشتہ کئی برسوں سے وہ اس کمیٹی کے ایک فعال رکن ہیں۔

تمام طبقوں اور مختلف مذاہب کے لوگوں میں یکساں مقبول جناب عثمان قاضی کو آدرش شکشک کے اعزاز سے نوازے جانے پر حلقہ کے تعلیمی و سماجی اداروں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی ہے۔۔

نقش کوکن

فقیہ عبدالرحمن خطیب کی سبکدوشی

جناب فقیہ عبدالرحمن خطیب، صدر مدرس سینٹرل اردو اسکول ایرنوڑیل، تعلقہ مہاڑ ضلع رائیگڈھ، اپنی ۳۶ سالہ خدمات کے بعد ۳۱ اگست ۹۲ء کو اپنی ملازمت سے باعزت سبکدوش ہوئے۔

جناب خطیب صاحب نے اپنی سروس کا بیشتر حصہ اپنے گاؤں کی اسکول میں گذارا گاؤں کے قرب وجوار کی اسکولوں میں بھی انکی سروس کا بیشتر حصہ گذرا۔ جہاں انہوں نے نہایت ہی ذمہ داری محنت اور لگن کے ساتھ کام کیا جس سے اس علاقے میں وہ ہر دلعزیز رہے۔

انکی تعلیمی، سماجی خدمات کو سراہتے ہوئے رائیگڈھ ضلع پریشد نے ۱۹۸۶ء میں انہیں آدرش شکشک (مثالی استاد) کے اعزاز سے نوازا۔ اللہ تعالیٰ انکی بقیہ زندگی تندرستی، صحت اور خوشحالی گزارے۔ اور وہ قوم اور دین کی خدمت انجام دیتے رہیں۔۔

مستری ہائی اسکول رتناگری میں تقریب تقسیم انعامات:

مستری ہائی اسکول رتناگری میں یوم آزادی کے موقع پر اسکول کمیٹی کے چیرمین اور تعلیمی امداد کمیٹی رتناگری مقیم بمبئی کے سکریٹری جناب محمود سیٹھ

صاحب بمبئی کے چیف ایکزیکیٹیو آفیسر جناب آئی۔ وائی خان صاحب بطور مہمان خصوصی حاضر تھے۔ انہوں نے طلبہ وطالبات کو آزادی کے دن کی اہمیت پر عالمانہ تقریر کی۔ آخر میں اسکول کی طالبات نے خوبصورت انداز میں ٹپری ڈانس پیش کئے۔ اس پروگرام کی نظامت جناب پیڈنیکر سر نے انجام دیئے۔ اور حاضر مہمانوں کے دل جیت لئے۔

اس کے بعد حاجی داؤد دستری آڈیٹوریم میں سالانہ تقسیم انعامات کا پروگرام رکھا گیا تھا۔ اسکول کے ہیڈ ماسٹر جناب اے۔ ای قاضی صاحب نے مہمانوں کا تعارف کرایا۔ اس پروگرام میں جناب نفل ماسٹر صاحب (ممبر اسکول کمیٹی اور سرپنچ گرام پنچایت شرگاؤں) محترمہ نیلم فضل ماسٹر صاحبہ (رکن مشاورتی کمیٹی، اکاش وانی، رتناگری) ابراہیم داؤت (صدر کوکن مسلم ایجوکیشن سوسائٹی) میونسپل کونسلر عبدالرشید مجگاؤنکر، زکریا کوتوڑیکر، محترمہ سعیدہ جیگرکر، سابق ہیڈ ماسٹر جناب آئے۔ والئے سولکر، جناب محمد علی عیسیٰ قاضی (صدر جماعت المسلمین شرگاؤں) وغیرہ نامور ہستیاں جلوہ افروز تھیں۔

ایس ایس سی امتحان مارچ ۹۲ء میں اسکول میں اول، دوم اور سوم نمبر سے کامیاب ہونے والے طالب علم علی الترتیب مہر نگار وڈرے، نجیب سولکر اور فردوس مجگاؤنکر کو پروگرام کے مہمان خصوصی جناب محمود سیٹھ مستری کے ہاتھوں انعامات دیئے گئے۔ ڈرائینگ میں ریاستی سطح پر ہونے والے مقابلے میں انعامات حاصل کرنے والے طالبعلموں کو پروگرام کے صدر جناب آئے۔ وائے۔ خان صاحب کے ہاتھوں انعامات دیئے گئے۔

ڈرائینگ میں اپنے جوہر دکھانے والے پانچ طالبعلموں کو جناب ابراہیم داؤت کی طرف سے ۵۰ اور روپیوں کے انعامات دیئے گئے۔ اس سال ایس، ایس، سی امتحان میں جن مضامین کا نمایاں نتیجہ نکلا ان اساتذہ کو پہلی مرتبہ شال دے کر اعزاز کیا گیا۔ اول نمبر سائنس، دوم ہندی مراٹھی اور سوم نمبر سوشل سائنس کا تھا۔ یہ انعامات بالترتیب سید سر، الزاہ احمد سر، اے، آئی خطیب سر، فنصویکر سر اور مقادم سر کو حاصل ہوئے۔

اس پروگرام میں نظامت کے فرائض میونسپلٹی کونسلر اور اسی اسکول کے معاون مدرس جناب سراج اللہ خان نے بڑی خوبی سے انجام دیئے۔۔۔

نقش کوکن

ثناء اللہ مقدم:

بمبئی (امام باڑہ روڈ) کے جواں سال ڈاکٹر عبدالشکور مقدم (متوطن ماندیولی تعلقہ داپولی ضلع رتناگری۔) کے بھائی ثناء اللہ محمود مقدم نے صابو صدیق انسٹی ٹیوٹ بمبئی سے انڈسٹریل الیکٹرانک انجینیرنگ میں ڈپلوما امتحان پاس کیا اور کمپیوٹر انجینیرنگ میں اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ در ایں اثناء آپ کسموس الیکٹرانکس میں کمپیوٹر انجینئر کے طور پر خدمت انجام دے رہے ہیں۔۔۔۔۔۔

ناراض نہ ہوں

آپ کے حلقہ کی کوئی خبر، رپورٹ تذکرہ، رحلت یا اسی قبیل کی کوئی خبر نقش کوکن میں شائع نہیں ہوئی ہے تو سمجھ لیجئے کہ ادارہ اس سے بے خبر ہے۔ اپنی خبر کارڈ یا انلینڈ لیٹر پر لکھ کر سپرد ڈاک کریں۔ ادارہ

نقش نواز

ماہنامہ نقش کوکن کے خریدار بن کر جن حضرات وخواتین نے پچھلے مہینہ میں نقش نوازی کا ثبوت دیا ادارہ ان کا شکر گذار ہے۔ ان کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔

درونِ ہند سالانہ خریدار

جناب اقبال آدم گڈکری	نور باغ
جماعت المسلمین گوولکوٹ	چپلون
محترمہ نجمہ موسیٰ ملا	کرڈوئی
محترمہ مرزا احمد	باندرہ
اردو اسکول تامہانے مجگاؤں	ضلع رائے گڈھ
جناب محمد اقبال پیش امام	دیوے آگر
آزاد لائبریری	دڈولی
جناب اشفاق محمد حسین میمن	نالاسوپارہ
جناب محمود داؤد بندرکر	موربہ
اردو بوائز اسکول کرلا	ضلع رتناگری
پروفیسر رضوی	اندھیری
جناب حمید صدیقی	مجگاؤں
جناب انور سلیمان خان	کوکن بھون
محترمہ امینہ موڈک	کرڈوئی

درونِ ہند لائف ممبر

محترمہ خدیجہ عباس اپادھے	وڈالا
جناب عثمان محمد ھاپاری	وڈالا
محترمہ نجمہ ابوالکلام مقدم	داشی
محترمہ سیدہ اے قاضی	پونہ
جناب حمید صدیقی	ٹونک راجستھان
محترمہ نسیمہ امین خطیب	کرڈوئی

بیرون ہند لائف ممبر

محترمہ فاطمہ عبدالوہاب شرف الدین	جدّہ

جلگاؤں میں اردو بی ایڈ کالج

محکمہ تعلیمات سے موصولہ اطلاع کے بموجب حکومت مہاراشٹر نے جلگاؤں کی اقراء ایجوکیشن سوسائٹی کو جاری تعلیم سال سے اردو میڈیم بی ایڈ کالج شروع کرنے کی اجازت دے دی ہے۔ اقراء ٹرسٹ کے روح رواں عبدالکریم سالار اور مقامی ایم ایل اے سریش دادا جین کی درخواست پر اس اردو بی ایڈ کالج کو وزیر اعلیٰ سدھاکر راؤ نائک نے منظوری دی ہے

جلسہ برائے ووکیشنل گائیڈنس

گذشتہ مہینہ انجمن خیر الاسلام گرلز ہائی اسکول مدنپورہ میں ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس کا مقصد ایس ایس سی کی طالبات کو بورڈ کے امتحان میں نمایاں کامیابی دلانے کیلئے رہنمائی کرنا تھا

الفلاح صاحب کا فلاحی جذبہ

ستمبر ۱۹۹۲ء کے آخری ایام میں جناب الفلاح انورا کبر پوکر صاحب نے جن حضرات وخواتین کو نقش کوکن کا خریدار بنایا
ان کے اسمائے گرامی اگلے مہینہ شائع ہوں گے

انا للہ وانا الیہ راجعون
موت

ڈاکٹر سراج پرکار کو صدمہ

واشی نئی ممبئی کے ڈاکٹر سراج
پرکار کے خالو حاجی محی الدین خطیب
صاحب کا ۱۸ ستمبر ۹۲ء کو ماٹونگا میں
انتقال ہوا اور تدفین ان کے وطن توڑیل
میں انجام پائی۔

(نامہ نگار: محمود حسن قاضی)

کوسموس کے صدیق میمن مرحوم

نقش کوکن کے ہمدرد جناب صدیق
ٹی میمن کا ۲۲ ستمبر ۹۲ء کو واشی
نئی ممبئی سے قریب ایک کار حادثہ میں
انتقال ہوگیا۔ مرحوم ایک جواں عمر بزنس
مین اور مخیر انسان تھے۔۔

عبدالکریم لامبے مرحوم:

حافظ انٹرپرائزیز کے مالک جناب
محمود لامبے متوطن ساٹولی ضلع رتناگری
کے پدر بزرگوار جناب عبدالکریم احمد
لامبے کا ۲۲ ستمبر ۹۲ء کو بعمر ۷۰ سال
بمبئی میں انتقال ہوگیا۔۔

توسین آتشخان کو صدمہ

جماعت اسلامی ہند شاخ کلیان
ضلع تھانہ کے امیر جناب توسین آتشخان
کی اہلیہ کا ۱۷ ستمبر ۹۲ء کو اچانک عارضہ
قلب سے انتقال ہوگیا۔

نامہ نگار: متین سے ڈولارے

محمد صاحب قاضی کا انتقال

محمد صاحب عبداللہ قاضی متوطن
کھارے پٹن ضلع رتناگری کا ۹ ستمبر
۹۲ء کو بمبئی میں انتقال ہوگیا۔

نامہ نگار: بین حاجے

عباس ماپاری مرحوم: مجگاؤں

ڈاک سے سبکدوش جناب عباس عبدالرحیم
ماپاری متوطن راجہ پور ۵ ستمبر ۹۲ء
کو بمبئی میں انتقال کرگئے۔

نامہ نگار: مبین حاجے

مستری برادران کو صدمہ

ادارہ نقش کوکن کے ہمدرد اور
دیرینہ سرپرست داؤد بھائی مستری
مرحوم کی زوجہ محترمہ اور خانصاحب
عبداللہ مستری مرحوم (جن کے نام سے
مستری ہائی اسکول رتناگری موسوم ہے)
کی بھابی جوان صنعتکار جناب محمود مستری
اور حمید مستری کی والدہ کا ۲۱ ستمبر ۹۲ء
کی شب میں انکی رہائش گاہ انڈیا ہاؤس
کیمپ کارنر میں ضعیف العمری کی باعث
انتقال ہوگیا۔۔۔

جسٹس ہدایت اللہ کا انتقال:

۱۸ ستمبر ۹۲ء کو نائب صدر جمہوریہ
جسٹس ایم ہدایت اللہ دل کا دورہ پڑنے
کے بعد والکیشور روڈ پر (بمبئی) واقع
اپنی رہائش گاہ پر انتقال کرگئے۔ انکی عمر ۸۷
برس تھی۔ پسماندگان میں انہوں نے بیوی
پُت پا کے علاوہ ایک بیٹے ارشد کو چھوڑا
ہے جو ممتاز وکیل اور سماجی خدمتگار ہیں

مسٹر ہدایت اللہ ۱۹۷۹ سے ۱۹۸۴ء
تک ہندوستان کے نائب صدر رہے اور
اپنے دورِ زندگی میں متعدد تنظیموں اور
ایسوسی ایشنوں سے وابستہ رہے۔

انہیں ۱۹۴۲ء میں حکومت کا سب سے
کم عمر سرکاری وکیل ہونے ۱۹۴۳ء
میں سب سے کم عمر ایڈوکیٹ جنرل ۱۹۴۶ء
میں ہائی کورٹ کے سب سے کم عمر چیف جسٹس
اور ۱۹۵۸ء میں سپریم کورٹ کے سب
سے کم عمر جج ہونے کا امتیاز حاصل رہا۔
۱۹۸۲ء میں انہیں دوسری بار اس وقت
ملک کے کارگزار صدر کی حیثیت سے حلف
دلایا گیا جب صدر جمہوریہ ذیل سنگھ
دل کے آپریشن کے لئے امریکہ گئے تھے۔

اکبر پریم جی کو صدمہ:

فدائی اکیڈمی کے اعزازی سکریٹری
اور شہر کی معروف علم دوست ہستی اکبر
علی پریم جی ٹائروالا کی والدہ رحمت
بائی کا ۲۶ جولائی ۹۲ء کو بعمر ۸۲ سال
بمبئی میں انتقال ہوگیا۔

راجہ پور کے بارگیر اور قاضی

جناب عبدالکریم بارگیر متوطن راجہ پور کا ۵ اگست ۹۲ء کو اور جناب شوکت قاضی کے والد محمد قمر الدین قاضی متوطن پنڈل راجہ پور ۲۸ جولائی ۹۲ء کو کرلا، بمبئی میں انتقال ہوگیا۔۔

نامہ نگار:۔ مبین حاجی

نور محمد ٹمریکر کو صدمہ

ادارہ نقش کوکن کے دیرینہ ہمدرد اور کسٹم آفس بمبئی کے ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ جناب نور محمد ٹمریکر کی والدہ کا ۱۵ ستمبر ۹۲ء کو انتقال ہوگیا

سید عبید روس کو صدمہ

کوکن بنک کے سینئر اور بزرگ ڈائرکٹر جناب عبدالستار العید روس کی رفیقہ حیات اور ڈاکٹر حمیدہ قاضی (لندن) کی والدہ محترمہ کا ۱۸ ستمبر ۹۲ء کو طویل علالت کے بعد انتقال ہوگیا۔۔

کمار پاشی چل بسے

۱۷ ستمبر ۹۲ء کو اردو کے مشہور شاعر جناب کمار پاشی کی دماغ کی رگ پھٹ جانے کے سبب وفات ہوگئی۔ جناب شنکر دت کمار پاشی ۳ جولائی ۱۹۳۵ء کو غیر منقسم پنجاب میں پیدا ہوئے تھے۔ تقسیم کے بعد وہ اپنے خاندان کے ساتھ دہلی آگئے۔ وہ جے پرکاش نرائن ہسپتال میں ایڈمنسٹریٹو سپرنٹنڈنٹ کے عہدے پر فائز تھے۔۔

لندن سے موت کی خبریں

(۱) جناب عبدالغنی محمد شریف چوگلے، (متوطن چپلون ضلع رتناگری) کینسر کے موذی مرض کا شکار ہوکر ۳۶ سال کی عمر میں بلیک برن انگلینڈ میں ۱۱ جون ۹۲ء کو رحلت فرماگئے۔۔

(۲) محترمہ مریم بی بی عمر خان (متوطن توڑیل ضلع رائیگڈھ ۹ جولائی ۹۲ء کو ضعیف العمری میں بلیک برن انگلینڈ میں انتقال فرماگئیں۔۔

(۳) محترمہ خدیجہ بی اقبال اکئے آبائی وطن مہیندری ضلع رائے گڈھ ۱۶ اگست ۹۲ء کو صرف ۳۰ سال کی عمر میں کینسر کے موذی مرض سے چل بسیں۔۔

نامہ نگار: ابراہیم بغدادی

اسماعیل پٹنی کو صدمہ:

نقش کوکن کے چیف اکاؤنٹینٹ جناب اسماعیل پٹنی کے والد کا ۸ ستمبر ۹۲ء کو ضعیف العمری میں انتقال ہوگیا۔۔

ڈاکٹر عزیز کو صدمہ:

آل انڈیا خلافت کمیٹی کے ٹرسٹی اور انجمن خیرالاسلام پائر ایجوکیشن سوسائٹی کے خازن ڈاکٹر ایم اے عزیز کی والدہ کا ۸ ستمبر ۹۲ء کو ضعیف العمری میں انتقال ہوگیا۔ ابھی دو ماہ قبل آپ کے پدر بزرگوار بھی داغ مفارقت دے گئے تھے۔۔

ڈاکٹر پاٹنکر کو صدمہ

شہر بمبئی کے معروف طبیب ڈاکٹر محمد علی پاٹنکر کی خالہ زاد بہن جو نیرول نئی بمبئی میں قیام پذیر تھیں ۱۲ ستمبر ۹۲ء کو رحلت فرماگئیں۔ تدفین واشی قبرستان میں عمل میں آئی۔۔

مجاور خاندان کو صدمہ:

ادھیم نگر رتناگری کے ایک رئیس جناب یونس عبدالمجید ٹھویکر کے خسر جناب یونس جمال الدین مجاور (ریٹائرڈ پولس فوجدار) طویل علالت کے بعد ۲ ستمبر ۹۲ء کو بعمر ۷۲ سال انتقال کرگئے۔۔

عبداللہ دلوی کو صدمہ:

دیرینہ نقش نواز جناب عبداللہ دلوی (کمرشیل آرٹسٹ) کی والدہ خدیجہ بی عبدالقادر دلوی متوطن دابھیل کا ۱۳ ستمبر ۹۲ء کو بمبئی میں بعمر ۹۳ سال انتقال ہوا۔ نامہ نگار:۔ ابراہیم چوگلے)

محمود قاضی کو صدمہ

نقش کوکن کے واشی نئی بمبئی میں نمائندۂ خصوصی جناب محمود حسن قاضی کی جواں سال بھتیجی رضوانہ بنت ابوبکر (متوطن مجگاؤں رتناگری) مقیم کرلا کا ۱۲ ستمبر ۹۲ء کو انتقال ہوگیا۔۔

ڈاکٹر حنیف فریدی: اگست کے اواخر میں امرناتھ کی معروف شخصیت ڈاکٹر حنیف فریدی کا دل کا دورہ پڑنے سے انتقال ہوگیا۔۔

شادی خانہ آبادی

آمینہ خان ـــــ شبیر پاگرکر

داشی نئی بمبئی کے جناب قاسم خان امیر خان کی دختر آمینہ کی شادی جناب ابراہیم پاگرکر کے فرزند شبیر کے ساتھ ۱۲ ستمبر ۹۲ء کو انجام پائی

نامہ نگار محمود قاضی

افریقہ - انگلینڈ سے شادی کی منزل

مبین نوری ـ فرزانہ بغدادی

نقش کوکن کے مشرقی افریقہ میں دوامی خریدار جناب اسماعیل ابراہیم نوری کے فرزند مبین مقیم دارالسلام کی شادی جناب محمد شفیع بغدادی (کوکن مسلم ایسوسی ایشن نیروبی کے سکریٹری) کی دختر فرزانہ بیگم کیساتھ ۱۶ اگست ۱۹۹۲ء کو نیروبی میں انجام پائی۔

امتیاز عیدروس ـ صبیحہ ٹانکے نیروبی مشرقی افریقہ کے جناب شوکت عیدروس کے فرزند امتیاز کی شادی لندن کے جناب قاسم ٹانکے کی دختر صبیحہ کے ساتھ ۱۶ اگست ۹۲ء کو لندن میں انجام پائی۔ عبدالرزاق پرکار - زینت کاسو ممباسہ مشرقی افریقہ کے جناب عبدالرحمٰن پرکار کے فرزند عبدالرزاق کی شادی جناب علی کاسو (مرحوم) کی دختر زینت کے ساتھ ۳۰ اگست ۹۲ء کو لوٹن انگلینڈ میں انجام پائی

(مرسلہ شیخ اسماعیل)

ڈاکٹر محمود شیخ نہیں رہے

کوکن کے معروف اور بے لوث سماجی خدمتگار بے باک صحافی مراٹھی ہفت روزہ "شودھن" کے مالک و مدیر جناب ڈاکٹر محمود عمر شیخ (انجم یزدانی) طویل علالت کے بعد ۲ ستمبر ۹۲ء کو ان کے وطن راجپوڈار رتناگری میں راہیٔ عدم ہوگئے۔

حسن چوگلے کو صدمہ

نقش کوکن کے سرپرست اور دوحہ قطر (خلیج العرب) میں کوکن کی معروف شخصیت جناب حسن عبدالکریم چوگلے کے خسر (محترمہ نیلم چوگلے کے پدر بزرگوار) کا ۲ جولائی ۹۲ء کو نیرول نئی بمبئی میں انتقال ہوگیا۔ تدفین ان کے وطن ڈھالو میں ۲۸ جولائی ۹۲ء کو عمل میں آئی۔ ہمیں افسوس ہیکہ یہ خبر ہمیں سخت تاخیر کے بعد (حسن چوگلے کی پچھلے مہینہ بمبئی میں تشریف آوری پر) ملی۔

فروس کے پرکار برادری کو صدمہ

عبدالرحمٰن اسٹریٹ بمبئی میں چٹائی کے معروف تاجر وزیر محمد پرکار کے بھتیجے محمد پرکار کی رفیقۂ حیات کا ۳۰ اگست ۹۲ء ان کے وطن فروس تعلقہ کھیڈ میں انتقال ہوگیا۔

عبدالوہاب دلوی صاحب کو صدمہ

بیت النصرت نئی نگر ڈائریکٹر اور ریزرو بینک کے ریٹائرڈ ڈپٹی چیف عبدالوہاب دلوی صاحب کے ماموں جناب نیز الدین قور متوطن سوناؤں کا ۱۹ ستمبر ۹۲ء کو انتقال ہوگیا۔

نقش کوکن

OBITUARIES

* **Hajjan Hava Haji Dawood Mistry** mother of our patrons **Mahmood Mistry** and **Hamid Mistry** and mother-in-law of Dr. A. Wahab Parkar dies peacefully in her old age in Bombay on 21 Sept. 1992 She was a religious, kind and generous lady

* **Justice Muhammad Hidayatullah,** former Vice-President and Ex-Chief Justice of the Supreme Court, died in Bombay on 18 Sept. 1992 following a massive heart attack. He was 87 years and had a rich and varied life. He was given a state funeral Many muslims took strong exception to the fact that he was cremated.

* **Siddique T. Merchant,** of Cosmos International and Al-Siddique Travels died suddenly in a car accident on 22nd Sept 1992 He was in his mid 30's. He was a jolly good person and popular among all. It is unfortunate that he died so young.

* **Abdul Gani Mohammed Sharif Chougle** of Chiplun, Dist. Ratnagiri, who was suffering from cancer, died in Blackburn, U.K., on 11 June, 1992. He was 36.

* **Khadijabi Abdul Kader Dalvi,** mother of Abdullah (artist) and Noorulla Dalvi died on 14 Sept. 1992 in Bombay. She was 93.

* **Yunus Jamaluddin Mujawar** (Retd Police Faujdar), father-in-law of Yunus Abdul Hamid Padwekar of Udhamnagar and father of Abdul Wahab and Israr, died on 2 Sept 1992 after prolonged illness

* **Mariam Bibi Umar Khan** of Tudil, Dist Raigarh, died on 9 July 1992 in Blackburn, England in old age

* **Khadijabi Iqbal Ukay of Mendiri**, Dist Raigad, died of cancer on 16 Aug 1992. She was 30

* The **mother** of advocate **A. Karim Mulla** and the grand mother of Custom Officer **Ebrahim Mulla** passed away in Bombay on 19 Sept. 1992

* **A. Karim Ahmed Lambe,** father of Mehmood Lambe of Hafiz Enterprise, died in Bombay on 22 Sept 1992

* **Dr. M.O. SHAIKH** of Raji vada-Ratnagiri died in Ratagiri on 22 Sept. 1992. He was a great Social worker, Muslim Activist & the editor of Shodhan weekly in Marathi His loss is great to the community at large.

* **Father** of Neelam Chougle and father-in-law of our patron **Hasan Chougle** died on 27 July 92 at Nerul New Bombay.

Shabana Solkar to do M.S. in U.S.A.

Shabana Ismail Solkar, daughter of Principal I.Y. Solkar, after passing B.E. (Electronics) with merit, has left for U.S.A. for further study in M.S. (Computers) on 13th Sept. Throughout her academic career she has been bright. Mr. I.Y. Solkar did his best to organise her trip to U.S.A. with the help of Fazal Master, Ismail Adam Solkar, Ratna Sea Foods, Prof. Fakih, Mehmood and Hamid Mistry Brothers and NAQSHE KOKAN. She is the first lady from Kokan to study this course in USA.

Badrunnisa Sange 'Aaleema'

Badrunnisa D/o Chiplun's Ex- Municipal Councilor Mr. Taher Kasam Bapoo (Sange) and grand daughter of Haji Shaikh Ahmed Bapoo of Cravenby Estate Cape Town has passed the course of Aaleema from Jameat-us-Salehat, Malegaon. She is the Ist Aaleema form Chiplun. She is keen on doing Dawah work.

Encourage Urdu

The Chairman of Urdu Academy, Delhi, Lt. Governor Mr. P.K. Dave while speaking at a function recently held to honour the distinguished figures of Urdu, said it is "our national responsibility to encourage Urdu. Urdu can well be exploited in creating national integration.

Urdu Academy Delhi is trying its level best to promote Urdu. More than 6,500 non-Urdu knowing persons have learnt Urdu through the Urdu classes run by the Academy" he added.

Award for Urdu Creative writing

Delhi University has instituted an award known as Harish Chandra Kathoria Gold Medal, for creative writing in Urdu for a full time University student. The award carries a cash sum of Rs.4,000.

MARRIAGE

* **Nasreen** daughter of Mrs. Noorjehan & Dr. Hasan Rizvi to **Rashid** S/o. Mazhar Hasan Shaikh on 13 Sept. 1992 in Bombay.

* **Abdul Qayum** S/o Mohd. Hussain Ali Parkar of Luton Beds, U.K., to **Noorjahan** D/o I.T. Parkar of Furus, Khed, Ratnagiri on 10th Sept. 1992 in Bombay.

* **Arif** S/o Abdul Khader Haji Abdul Latif to **Jameela** D/o Late Ahmed Abdul Sattar Kacchi on 25th Sept. 1992 in Bombay.

'MUSLIMS OF INDIA"

"They are under the influence of false and meaningless prejudices, and do not understand their own welfare. In addition, they are more vindictive than the Hindus and suffer more from sense of false pride. They are also poorer. And for these reasons I fear that they may not be able to do much for themselves."

Sir Syed Ahmed Khan Selection sent in by Shaukatali Mukadam, Jeddah

nearing completion. This multi-purpose building is the biggest mosque in eastern Europe.

This mosque is being built at a cost of about 67 million dollars by the international Islamic Relief Council, Saudi Arabia.

Khuda Baksh Library Celebration

The Khuda Baksh Library of Patna organised a series of programmes on its premises during its week-long celebrations recently.

The programme included exhibition of rare transcribed manuscripts of the Holy Quran, Islamic literature and important publications of the library.

First Annual Function of Anjuman Himayatul Islam, Mahad

The first Annual Function of Urdu High School, Mahad, Dist. Raigarh was held on 29 Aug. 1992 under the presidentship of Prof. Deshpande, Vice Chancellor of Dr. Baba Saheb Science University. Dr. A.A. Deshmukh, the president of the Anjuman, Mr. A.A. Mapkar, Dy. Commissioner of Labour Nasik and the Chairman of School Committee, use the guests of honour. Mr. M.A. Parker (Social Worker) and General Secretary of the Anjuman organised the function successfully. The presidential speech of Prof. Deshpande was thought provoking. Provoking.

Muslim Farmer Devises Farm Machine

Mr. Tasdic Ahmed, a school teacher cum farmer of Bhadravathi, Karnataka, had devised a farm machine that can combine three farm operation viz ploughing, sowing and levelling. It can be operated by animals, diesel engine or solar energy. It reduces labour and saves time and energy. It ensures dropping of seeds at regular intervals thereby avoiding wastage.

The equipment has been selected by the NCERT for further improvement. Mr. Ahmed's prototype won the first prize at the South Indian Science Fair recently held at Pondicherry.

Prof. M. Shafi at World Geography Meet

Prof. M. Shafi, a renowned Geographer associated with the AMU, Aligarh, lead the Indian delegation to the international geographical congress held at Washington last month.

Dr. Sharifa Honoured

A function in honour of Dr. Sharifa Mullan was held under the auspices of Chiplun Muslim Samaj, presided over by Alhaj Abu Seth Dalwai. Dr. Nazir Juwale was the Chief guest. Dr. Nargis Nazir Juwale, Principal Iqbal Mugal, Janab Shaikh Ahmed Wangde and others spoke to encourage young Dr. Sharifa. The Secretary Janab Liyaqat Ali Chougle organised this well attended function.

Tanweer Kazi passes

Tanweer Kazi, nephew of Lion Abdul Karim Kazi and son of Union Bank Officer, Janab Abdul Aziz Ismail Kazi of Mazgaon, Dist. Ratnagiri, passed his Mechanical Engg. Diploma with honours this year from Maharashtra Technical Board. Being brilliant, he has high ambitions to march ahead in his academic career.

other related matters. The quarterly progress reports received from State Governments showed that there were a number of deficiencies in the implementation of the 15 point programme.

Eid Miladun Nabi function at Khilafat House, Bombay

A Birthday Celebration of Prophet Muhammad (PBUH) function was held on Friday 11th Sept 1992 at Khilafat House, Byculla, Bombay. Hon'ble Shri Sitaram Kesri, Union Minister for Welfare and Minorities was the Chief Guest. Dr. Rafiq Zakaria, Chairman, and Trustees of All India Khilafat Committee introduced the guests and spoke on the life of Prophet Muhammad (PBUH). Dr. M.A. Aziz thanked the audience.

Indian Haj Pilgrims

Indian Haj Pilgrim will be provided uniform accomodation in Saudi Arabia and the quota of Hajis will be increased from 24,0000 to 26,000 from next year. It was also decided that the Central Haj Committee would take over staying arrangements from the Indian Consulate General in Jeddah.

The decisions were taken at a two-day (29-30 July) meeting of Chairman and Secretaries of State Haj Committees held in New Delhi.

IOS Scholarships

The Institute of Objective Studies (IOS) has announced scholarship programme (1992-93) for Language Courses, Diploma Degree, PG courses in Social Science & Humanities, M.Phil in Social Sciences and Humanities, and Ph.D. in Social Sciences.

Forms can be had on sending a crossed IPO/ Demand Draft of Rs. 15/- in favour of Institute of Objective studies, New Delhi from the Governor, IOS Scholarship Programme, Post Box 9725, Jamia Nagar, New Delhi 110 025

Malika Mistry attends International Conference on Religion

Malika Mistry from Pune attended an Intl. Conference on Religion and Creation of World peace from 24 to 31 Aug. 1992 in Seoul, Korea. She read a paper on the muslim women in India.

She says that there were no muslims in Korea before the 2nd World War but recently there are about 35,000 muslims. Many are fresh converts among them and there is a very good scope for the propagation of Islam and Dawah work in Korea.

Malika Mistry is a research scholar of Gokhale Institute of politics and Economy, Pune. She is doing M.Phil and Ph.D. on the Indian Population.

Those interested in her paper, can write to her at:

125/1 Prabhat Nagar, Opp. Film Institute,
Pune 411004.

Biggest Mosque in Eastern Europe nears completion

The construction work of a mosque in Albania consisting besides prayer facilities, a madrasa, library, dispensary, guest house and market, is

NEWS/HAPPENINGS

;audi National Day Cel-
:brated in Bombay and
Jew Delhi

he National Day of Saudi Arabia was celebrated 23rd Sept 1992 at Bombay and New Delhi.

Bombay Consul General **H.E. Abdullah Al-)baid** welcomed the distinguished guests longwith Vice Consul General Mosallem Al Solami nd Vice Consuls **Dakheel Al-Anzy, Mohammed Al Shammari, Abdul-Rahman Al-Bassam, Haroon Al-Hwaireeni** and **Saad Saeed Al-Ghamdi.** This celebration function at the Regal Room, Hotel Oberoi, Bombay, was attended by many Consul Generals of other countries and leading personalities of Bombay

In New Delhi the Ambassador-in-Charge/Charge d'affaires **H.E. Abdul Rahim Abu Auf**, the Consellor / First Secretary **H.E. Abdullah Al-Amri,** the Deputy Consellor **Saud Al - Ezaya, H.E. Mohammed Saeed Al-Ghamdi,** and other Saudi Diplomats of the Saudi Embassy welcomed the distinguished quests **K.R. Naryanan,** Vice-President of India, was the Chief Guest at this function at the Diwan-e-Aam, Taj Mahal Hotel, New Delhi

Pak Consulate in Bombay

Due to open since many years the Consulate General of Pakistan has finally been established in Bombay This Consulate will help to create and maintain goodwill between India and Pakistan and will ease visa procuring difficulties experienced in the past Many other problems will also be solved and the Consulate will help ease Indo-Pak relations.

Mr. Shahryar Rashed will be the first Consul General of Pakistan in the city. He is a poet, writer and anexperienced and multifaceteddiplomat, with a mission. **Mr. Sahebzada Ahmed Khan** is the Vice Consul He also has a dynamic and convincing personality

Let us pray for the better relations and understanding between the Governments and people of India and Pakistan through this Consulate -

Address

Consulate General of Pakistan
36, Maker Chamber VI, 3rd Floor,
Nariman Point, Bombay - 400 021

Meet on Minorities in Delhi

Major issues pertaining to the welfare of minorities were discussed by the Welfare Ministers of all States at a conference held in New Delhi on August 31 The Conference, convened by Union Welfare Minister Sitaram Kesri, reviewed the status of implementation of the 15 point programme for the welfare of minorities and offered suggestions for recasting the programme, to make it more purposeful and result-oriented.

The 15 point programme included measures to deal with communal riots, recruitment to state and central services, educational facilities to the minorities, credit support, Wake properties and

Now Mr. Baghdadi has been appointed Divisional Manager of Barkat for the Konkan region. He will supervise Khed and Chiplun branches

Konkan lives in its villages tucked away in the hills and by the rivers and creeks and on the sea coast

Occupation in Konkan, particularly of Muslims, is either agriculture or service abroad Earlier many were seafarers and in service in Africa Now the focus has shifted to the Gulf Barkat intends to go to each of the villages to enable people to break away from interest bearing investments To this end Barkat has already invested in a van, a two wheeler and bicycles

The Konkan Muslim population, conscious of Islamic proscription of interest, has welcomed Barkat People have broken up F D 's in banks even at a loss to them, to deposit in Barkat

Barkat's Offices at
Chiplun:

215, Parkar Complex, Near Kokan Lodge,
2nd Floor,Chiplun, Ratnagiri,
Maharashtra 415 605

Khed:

Fairleen Apartments, Ground Floor,
Opp Dr Khalid (Palekar), Hospital Khed,
Dist Ratnagiri, Maharashtra 415 709

More Enquiries can be had from the Head Office

Barkat Investment Corporation
Head Office:

4, Sayeed House 63/65, Veer Sarvarkar
Road,Mahim, Bombay - 400 016

BOARD OF DIRECTORS OF THE BARKAT INVESTMENT GROUP

Mr. MOHAMMED HUSAIN KHATKHATAY
(Founder, Bait-Un-Nas'r)
Mr. YUSUF MOHAMMED HUSSAIN
(Treasurer, Bait-Un-Nas'r)
Mr. ALI KHWAJA
(Chairman Banjara Group of Companies)
Mr. ABDUL WAHAB BHOIRA
(Architect & Interior Designer)
Mr. SYED ZAHID ALI *(Banker)*
Mr. M.S. SALAHUDDIN *(Advocate)*

MANAGEMENT TEAM

Mr. ABDUL WAHAB DALVI,
theRetd Dy Chief of Reserve Bank of India ; the Managing Director of Bait-un-Nas'r
Mr. ZAFFAR ABBAS
(Regional Manager, Bangalore)
Mr. IRFAN MERCHANT
(Project Manager, Green Fields Enclave)
Mr. SAUD HASAN TUNGEKAR
(Executive, Administration)
Mr. JAMEEL SHAIKH
(Accounts Executive)
Mr. SALIM KHAN
(Systems Analyst)
Mr. MEHMOOD-UL-HAQUE
(Marketing Executive)
Mr. JAVED BAGDADI
(Divisional Manager, Konkan)
Mr. YUSUF MUKADAM
(Engineer, Co-ordination)

MISSION-AN INTEREST FREE ECONOMY

Naqshe Kokan

English Supplement
44, Jail Road (East), Dongri
Bombay 400 009 (India) Phone 3764968

ditor	Dr. Abdul-Karim Naik
ssociate Editor	Capt. F M Mistry
onsultant Editor	A Kays & Adv.H Pathan

OUR HONORARY REPRESENTATIVES

K.	I BAGDADI * U HAJWANE
AUDI ARABIA	SAYEED KAZI * MD ALI H MUKADAM KHALIL AHMED * ABRAHAM WANGDE
AHRAIN	A RAZZAK SARDAR
UBAI	SIDDIKA U KHERATKAR
AKISTAN	Y BOMBAYWALA * KAMRUDDIN KAZI
OHA QATAR	HASAN A KAREEM CHOUGLE
AST AFRICA	SHEIKH ISMAIL SAHIB SHIWE
CUTH AFRICA	HASSAN SAYED * A R OSMAN
OMBAY	E A G CHAUGULE ALI SALEH
HED-RATNAGIRI	DR FAIZ BARDAY * I Y SOLKAR MAJID MAZGAOKER

SUBSCRIPTION IN INDIAN RUPEES

nland	Rs 60/- p a
akistan	Rs 200/ p a
ulf	Rs.250/- p a
ther countries	Rs 300/ p a
outh Africa for 5 years	Rands 200/- p a

BARKAT IN KOKAN

Barkat Investment Corporation has started two new branches on 30th August 1992, at Chiplun and Khed in Ratnagiri district of Maharashtra But these towns situated in the Konkan region and separated from each other by about 40km are located on the Bombay-Goa highway They will be the second and third branches respectively of Barkat, following the opening of its first branch at Bangalore in May 1991

In many ways the Bangalore branch and the twin branches,at Chiplun Khed are a study in contrast On the one hand they have Bangalore, a major metropolis fast becoming the commercial capital of the South On the other are the unspoilt towns of the Konkan, the underdeveloped hinterland of Bombay recently awakened from an idyllic self sufficient existence On the one side a throbbing centre of commercial activity home to a growing number of multinational corporations, on the other an industrially backward area but imminently to be opened up to trade and industry by the Konkan Railway

The move of Barkat to Konkan is at the initiative of Mr Javed Baqdadi who has been with Bait un Nasr and Barkat for the past 8 years A native of Vaghivali of Chiplun taluka, he joined Bait un Nasr at Bombay as a clerk and rapidly he rose to the level of Divisional Manager in-charge of 3 branches of Bait un-Nasr In mid May on his own prompting, he was sent on a survey to the konkan and returned with very encouraging results

اشاعت کا ۳۰ رواں سال

ماہنامہ نقش کوکن بمبئی

اردو / انگلش

رکن انڈین لنگویجیز نیوز پیپرس ایسوسی ایشن

جلد نمبر ۳۰ ..... شمارہ ۱۱ نومبر ۱۹۹۲ء

مدیر: ڈاکٹر عبد الکریم نائیک

معاون مدیر: فقیر محمد مستری / مبارک کاپڑی

اعزازی نمائندے

ابراہیم بغدادی (انگلینڈ)	شیخ اسماعیل (ایسٹ افریقہ)
سید حسن (ساؤتھ افریقہ)	ابراہیم وانگڑے (سعودی عربیہ)
اقبال کاپڑی و صدیقہ کھیر ٹکر (دبئی)	حسن عبد الکریم چوگلے (دوحہ قطر)
قمر الدین قاضی (پاکستان)	فرمان علی پاٹنکر (ابوظہبی)
عبد الرزاق سردار (بحرین)	

بمبئی: ابراہیم چوگلے فون: 6260757 ۔ نئی ممبئی: محمود حسن قاضی
کھیڈ: ڈاکٹر فیض احمد برڈے ۔ رتناگری: آئی دالی سولکر عبد المجید دائی مجگاؤنکر

ملکیت: نقش کوکن پبلی کیشن ٹرسٹ (رجسٹرڈ نمبر E 3006

سالانہ: ساٹھ روپے ۔ تاحیات: چھ سو روپے

خط و کتابت اور ترسیل زر کا پتہ: نقش کوکن ۵۶ ٹنڈیل اسٹریٹ
(نارتھ) ڈونگری، بمبئی ۔ ۴۰۰۰۰۹ فون: ۳۷۶۴۹۶۸

مقام طباعت: برہانی پرنٹرس، بائیکلہ، بمبئی ۴۰۰۰۲۷

پرنٹر پبلشر: ڈاکٹر عبد الکریم نائیک

تمام متنازعہ امور میں حق سماعت صرف عدالتہائے بمبئی کو ہوگا۔

تاریخ اشاعت: یکم نومبر ۹۲ء

کتابت: شبیر احمد، زبیر احمد

اس ماہ کے

نقوش

انسان کی زندگی میں ہر طرح کے دور آتے ہیں۔ خوشی کے بھی، رنج کے بھی۔ خوشی کے موقع پر تقریبات ہوتی ہیں۔ شادی بیاہ، عقیقہ، ختنہ، بسم اللہ، ختم قرآن، امتحان میں کامیابی، بیرون ملک روانگی، وطن میں آمد، حج وزیارت... ان سب سے یادیں جُڑی ہوتی ہیں۔ اور ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔ رنج کے موقع پر سوگ ہوتا ہے، وفات، چہلم، فاتحہ، قرآن خوانی... ان سب سے یادیں جُڑی ہوتی ہیں اور ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔

ایک موسم آتا ہے، دوسرا جاتا ہے: باراں، گرما، خزاں، سرما، بہار۔ ان سب سے یادیں جُڑی ہوتی ہیں اور یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔ تہواروں کا دور مدام چلتا ہے: عید، بقرعید، محرم، شب برات، میلاد النبی، ماہِ رمضان... ان سب سے یادیں جُڑی ہوتی ہیں اور ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔

بھائی کی شادی میں تو تمام طرح کی مٹھائیاں تھیں۔ دوست کے ہنی مُون پر افلاطون۔ قرآن خوانی میں نان خطائی۔ باراں میں برفی، سرما میں گاجر کا حلوہ۔ رمضان میں مالپوہ۔ عید میں شیر خُرما۔

اور ہر مٹھائی سے لُطف اندوز ہونے کے بعد سوال پُوچھا جاتا ہے کہ "بھئی مٹھائی کہاں سے خریدی؟" تو

سلیمان مٹھائی والے کا نام بے ساختہ زبان پر آجاتا ہے۔ یعنی ہر مٹھائی کے ساتھ سلیمان مٹھائی والے کی یاد جُڑی ہوتی ہے۔ اسی لئے جب کبھی مٹھائی کا ذکر چھڑتا ہے، سلیمان مٹھائی والے کی بات ہوتی ہے۔ سلیمان مٹھائی والے ہمہ اقسام، ہمہ اصناف، ہمہ رنگ، ہمہ اشکال، ہمہ اجناس اور ہمہ مواقع مٹھائیاں بناتے ہیں۔

آیئے، اپنی یادوں کی یاد میں کوئی مٹھائی نوشِ جان فرمایئے۔

جب کبھی
مٹھائی کا ذکر چھڑتا ہے
سلیمان مٹھائی والے کی بات ہوتی ہے

سُلیمان مِٹھائی والے

شاہوں کے شایانِ شان مِٹھائیاں بنانے والے

مینارہ مسجد

۴۱ ایف/جی محمد علی روڈ، بمبئی ۴۰۰۰۰۳

فون: ۸۵۵۵۸۵۸۱/۸۵۵۲۲۳۲

مولانا وحید الدین خاں

نماز کی حقیقت

یہ عصر کی نماز تھی۔ امام نے نماز پوری کر کے سلام پھیرا، تھوڑی دیر بیٹھے اور اس کے بعد دعا کر کے اٹھ گئے۔ ایک مقتدی نے امام صاحب کو روکا اور تضحیک کے انداز میں بولے: "عصر کی نیت کی تھی یا ظہر کی"۔ یہ سن کر تمام نمازی ہنس پڑے جو پہلے ہی سے امام صاحب کو عجیب معنی خیز نظروں سے دیکھ رہے تھے۔

میں نے مذکورہ مقتدی سے پوچھا کہ کیا بات ہے؟ انھوں نے جواب دیا کہ "عصر کے وقت تسبیح (فاطمہ) پڑھی جاتی ہے۔ مگر امام صاحب نے تسبیح پڑھے بغیر دعا کر لی اور اٹھ گئے"۔ خیریت یہ ہے کہ امام صاحب نے کسی قسم کا کوئی جواب نہیں دیا۔ خاموشی کے ساتھ اپنے حجرے میں چلے گئے۔ اگر انھوں نے کوئی تیز جواب دیا ہوتا تو یقیناً بات بڑھتی اور زبانی تنقید باقاعدہ ہاتھا پائی میں تبدیل ہو جاتی۔

یہ ایک مثال ہے جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ مسلمانوں کے درمیان آج کل نماز کا کیا حال ہے۔ وہ نماز کو صرف اس کے ڈھانچے کے اعتبار سے جانتے ہیں۔ فرق اگر ہے تو صرف یہ کہ کچھ لوگ "مسنون" ڈھانچہ کو نماز سمجھے ہوئے ہیں اور کچھ لوگوں نے مبتدعانہ طور پر اس میں کچھ غیر مسنون چیزوں کا اضافہ کر لیا ہے۔

نماز کا بلاشبہ ایک ڈھانچہ ہے۔ مگر نماز کی اصل حقیقت اس کی اندرونی اسپرٹ ہے، اور یہ اندرونی اسپرٹ خشوع ہے۔ حتی کہ اگر کسی کی نماز میں ظاہری ڈھانچہ ہو مگر اس میں خشوع کی کیفیت نہ پائی جائے تو ایسی نماز حدیث کے مطابق نماز ہی نہیں۔ (لاصلوٰۃ لمن لم یتخشع)

ڈھانچہ والی نماز اور خشوع والی نماز کی ایک پہچان یہ ہے کہ جو آدمی ڈھانچہ والی نماز پڑھے، اس کی نظر دوسرے کی نماز پر ہوتی ہے۔ اور جو آدمی خشوع والی نماز پڑھے اس کی نظر اپنی نماز پر۔ پہلی قسم کا آدمی دوسروں کی نماز میں "ٹکنیکل" خامی نکال کر ان کے خلاف تقریر کرے گا۔ اور دوسری قسم کا آدمی خود اپنی نماز کی کمیوں کو سوچ کر چپ رہے گا۔ وہ اپنے احتساب میں اتنا زیادہ مشغول ہوگا کہ اس کو یہ فرصت ہی نہ ہوگی کہ وہ دوسروں کی نماز پر تبصرہ کرے۔

نماز اللہ کی یاد کا نام ہے اور اللہ کی یاد کسی آدمی کے اندر جو کیفیت پیدا کرتی ہے اسی کو خشوع کہا گیا ہے۔

شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی
گورنمنٹ منظور شدہ
ایرکنڈیشن شوروم
ڈونگری جیل روڈ، غلام محمد بلڈنگ، ڈونگری، بمبئی ۴۰۰۰۰۹
فون: ۳۷۶۵۸۹۷ / ۳۷۶۸۷۱
۳۷۲۲۰۹۲
خوش آمدید
خوش آمدید
۵۱ برس سے آپ کی سیوا کر رہا ہے۔ ایک بھروسے کا نام
شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی جویلرس
تجربہ کار کاریگروں کے ہاتھوں سے بنے ہوئے قدیم وجدید فیشن پر سونے کے
کے ڈی ایم کے زیورات ——— عید ہو یا دیوالی، شادی ہو یا جنم دن ———
کسی بھی خوشی کے موقع پر سونے کی دنیا میں ایک ہی چمکتا ستارا
پتہ:- شاہ بھورمل جویلرس
گورنمنٹ منظور شدہ
ایرکنڈیشن شوروم
ڈونگری جیل روڈ، مرچنٹ بلڈنگ، دوکان نمبر ۲، بمبئی ۴۰۰۰۰۹
مزید پیش کش
ہمارے یہاں سے خریدے ہوئے (کے، ڈی، ایم،) .K.D.M کے زیورات آپ جب بھی
بیچنا چاہیں ہم بازار کی قیمت پر واپس لیتے ہیں:۔

اداریہ

لگام

ایک بڑا کھلا ہوا وسیع و عریض میدان تھا۔ اس میں ہر طرف ہری ہری گھاس تھی۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں چلتی تھیں۔ اس میدان میں گھوڑا رہتا تھا۔ وہ ہری ہری گھاس چرتا، ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کھاتا اور آزادی سے جدھر چاہتا چلا جاتا تھا۔ نہ کوئی روک نہ ٹوک۔

ایک دن گھوڑے نے دیکھا کہ میدان میں کہیں سے ایک ہرن آدھمکا۔ گھوڑے کو بڑا غصہ آیا۔ سوچا کہ یہ میرے میدان میں آنے والا کون ہے، اسے کسی طرح یہاں سے نکالنا چاہیئے۔ مگر کیسے؟ گھوڑا سوچتا رہا۔ سوچتا رہا۔

اتنے میں سامنے سے ایک شکاری آتا نظر آیا۔ گھوڑے نے اس سے کہا: "شکاری! مجھ پر ایک احسان کرو۔ یہ ہرن نہ جانے کہاں سے یہاں آدھمکا ہے۔ میرے میدان میں گھاس کو روندے ڈالتا ہے۔ اگر کسی طرح اسے یہاں سے نکال دو تو زندگی بھر تمہارا احسان نہیں بھولوں گا۔"

شکاری بولا: "یہ کون سی مشکل بات ہے۔ مگر میری ایک شرط ہے۔ مجھے اپنی پیٹھ پر بیٹھ جانے دو اور یہ لگام اپنے منہ میں ڈال لو۔ پھر دیکھو کیا ہوتا ہے۔" گھوڑا راضی ہو گیا۔ شکاری نے لگام اس کے منہ میں ڈال دی اور اس کی پیٹھ پر سوار ہو گیا اور جدھر جدھر ہرن جاتا تھا اس طرف چلا۔ ہرن گھوڑے کو آتا دیکھ کر بھاگا۔ شکاری نے گھوڑے کو اس کے پیچھے ڈال دیا۔ آگے ہرن، پیچھے گھوڑا، تھوڑی دیر میں ہرن میدان سے باہر نکل گیا۔

گھوڑے نے مڑ کر شکاری کی طرف دیکھا۔ اس کی آنکھوں میں احسان مندی کی چمک تھی۔ بولا: "میاں شکاری! کس زبان سے تمہارا شکریہ ادا کروں، تم نے میرا میدان مجھے واپس دلوا دیا ہے۔ اب یہاں میرے سوا اور کوئی نہیں ہے۔ یہ گھاس، یہ ہوا، یہ آزادی سب میری ہے۔ اس میں میرا کوئی شریک نہیں۔"

شکاری بولا: "تمہاری بات تو بالکل ٹھیک ہے۔ مگر مجھے یہ معلوم ہی نہیں تھا کہ تم اتنے کام کے جانور ہو۔ میں تو اب تمہیں اپنے ساتھ لے کر چلوں گا۔ بس، میرے پاس رہنا۔"

گھوڑے نے یہ بات سنی تو اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ حسرت سے میدان پر نگاہ ڈالی اور جدھر شکاری نے باگ موڑ دی اُدھر چل پڑا۔

وہ دن اور آج کا دن گھوڑے کے منہ میں آدمی کی ڈالی ہوئی لگام ہے اور وہ انسان کا غلام ہے۔ ہاں اب گھوڑے کے ہرے بھرے میدانوں پر ہرن کا قبضہ ہے۔

(شیراز علی نواب شاہ کی کہانی سے ماخوذ)

بچوں کے لئے لکھی گئی اس کہانی میں ان لوگوں کے لئے درسِ عبرت ہے جو مطلب براری کے لئے خطرناک جال بچھا دیتے ہیں مگر یہ نہیں سوچتے کہ پانسہ پلٹ بھی سکتا ہے۔

ماہنامہ نقش کوکن بمبئی

ESTD. 1936
هجری ۱۳۵۵ھ
قائم شدہ ۱۹۳۶
بفضلہ
بہترین مٹھائیوں اور بیکری مصنوعات سے
وابستہ نام — سلیمان عثمان
ہماری مصنوعات کے پس پشت ہے — خصوصی لذت، نفاست،
اعلےٰ معیار، خوشنما پیکنگ اور ساٹھ سالہ تجربہ
ساتھ ہی خدا کے فضل اور معزز گاہکوں کی کرم فرمائی کے سبب ہمیں
حاصل ہوئے ہیں ڈو ڈو گولڈ میڈل اور شیلڈ۔
چند خاص مصنوعات: افلاطون، ڈرائی فروٹ برفی، ڈرائی ڈیٹ برفی
انجیر پاک، اخروٹ پاک، انڈا پاک، بادام کا زعفرانی حلوہ، بادامی حلوہ،
سوہن حلوہ، بادامی سوہن حلوہ، کاجو قتلی، کاجو رول، بلک کیک...
اس کے علاوہ کاجو بسکٹ اور دیگر کئی قسم کے بسکٹ خستہ نان خطائیاں۔
تحفہ یا سوغات کیلئے جدید و دلکش پیکنگ
شیریں رواج، شیریں مزاج
سلیمان عثمان مٹھائی والے
۱۶۸، ابراہیم رحمت اللہ روڈ، بمبئی ۳ فون: ۳۷۵۰۰۵۹، ۳۷۵۷۹۶۶
سلیمان عثمان بیکری: ۳۳، محمد علی روڈ، نزد جمعہ مسجد، بمبئی ۳ فون ۳۷۱۷۸۴۲
Fax: 009122-6341635 Telex: 011-79341 BARI IN

کوکن رتن

نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کو وجود میں آئے دس سال پورے ہوئے
ان دس سالوں کی کارکردگی کا جائزہ اور اتار چڑھاؤ کی کہانی
نقش کوکن کے ایک خصوصی شمارے میں پیش کی جائے گی ________ جو زیرِ ترتیب ہے۔
مضمون نویسی کے مقابلے سے شروع ہونے والا یہ سفر اب کئی منزلیں طے کر چکا ہے
جیسے بہترین اساتذہ و طلباء کا انتخاب ، تقریری مقابلے
جنرل نالج کے مقابلے ، انگریزی زباندانی کے مقابلے اور ریاضی کے مقابلے!
البتہ اب ہم ایک نہایت ہی اہم اقدام کا اعلان کرتے ہیں
امسال سے اب ہم " بہترین ہائی اسکول " کا انتخاب کریں گے
اس کے لئے ہم نے ایک سوال نامہ تیار کیا ہے جو ہر اسکول کو بھیجا جا رہا ہے
ہمارے پاس جو معلومات جمع ہوگی اس کی تصدیق
اور ضرورت پڑنے پر ہماری ٹیم کی اسکول میں وزٹ سے ہم " کوکن کے بہترین ہائی اسکول " کا انتخاب کریں گے
اور وہ ہائی اسکول " کوکن رتن " کہلائے گا

" کوکن رتن " جو ہمارے ادارے کا سب سے بڑا اعزاز ہوگا ، ہر سال دیا جائے گا
یہ اعزاز جن عناصر کو مدنظر رکھتے ہوئے دیا جائے گا ان میں اسکول کے ایس ایس سی نتائج
اسکول لیبارٹری ، لائبریری ، اسکول کی عمارت ، اسکول میں دستیاب تعلیمی و تربیتی سامان
اسپورٹس کی سرگرمیاں ، اسکاوٹ اور NCC ، غریب طلباء کا فنڈ بک بنک کی سہولت وغیرہ شامل ہیں
اردو ذریعہ تعلیم کے ہائی اسکول کے معیار کی بہتری کے لئے یہ ہمارا ایک اور اقدام ہے
" کوکن رتن " کا یہ اعزاز اگر کسی اسکول کے ایس ایس سی کے نتیجہ میں بہتری لائے
یا کسی اسکول کی لائبریری میں کتابوں کی تعداد بڑھائے
یا کسی لیبارٹری میں تجربات کے لئے سائنسی آلات کی کمی کو دور کرے۔
یا کسی اسکول میں پروجیکٹر یا ٹائپ رائٹر کا انتظام کرے۔
یا کسی اسکول میں غریب طلباء کا فنڈ یا بک بینک سہولت قائم کرے۔
یا کسی انتظامیہ کو نئی عمارت بنوانے پر اکسائے
یا کسی اسکول کے لئے ہوسٹل کا انتظام کرادے
کم از کم گاؤں کے سبھی لوگ مل ملا کر اپنے اسکول کی عمارت کی دیواروں کو سفیدی ہی کرادیں

تو ہم سمجھیں گے کہ ہماری یہ کوشش رائیگاں نہیں گئی

ہم نے جو سوالنامہ ہائی اسکول کے پرنسپل صاحبان کو بھیجا ہے
وہ براہِ کرم ۲۰ ستمبر ۹۲ء تک خانہ پری کر کے روانہ کردیں۔

نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے ذریعے اب تک ہم "ہیرے" اور "جواہرات" ڈھونڈا کرتے تھے
اب ہمیں "رتن" کی تلاش ہے ـــــ "کوکن رتن"

مبارک کاپڑی ـــــــــــــــــــــــــــ

اگلا شمارہ

ماہنامہ نقش کوکن کا اگلا شمارہ نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کی دس سالہ خدمات کا احاطہ کئے ہوئے ایک منفرد انداز میں ہدیۂ قارئین ہوگا۔ واقعی وہ اس قابل ہوگا کہ اسے محفوظ کیا جائے ممکن ہے اسی وجہ سے ہمارے روزمرہ کے کالم میں کچھ تخفیف کی جائے۔ مگر (N.K.T.F.) نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کی کارکردگی آپ کی اس کمی کو محسوس ہونے نہیں دے گی۔

کوکنی شاعری

مِثالی نوجوان

شرف کملی

مِثالی نوجواں نُورالحسن ہے
جواں لوکاں چو صدرِ انجمن ہے

توا یم اے پاس ہے ایم کام پن ہے
گھرانہ تیاچا اک دم نام چن ہے

تیاچیا رفتار لا اک بانکپن ہے
کی تو شہزادہ کہ ودمن ہے

زمینداری نی کھوتی خاندانی
دھرو تیا چو ہے، تیاچا کادُشمن ہی

چمن تیاچا دمن امرائی تیاچی
ملو تیا چو ہے، "تیاچا" بوردن "ہے

پھرالا گیلو اک دیس "بوردن" لا
تھیاں مشہور با بنیاچا دھرن ہے

کلاچی پور اک دھرنار دِسلی!
وچار لاں ناوں تی بول لی "شمن" ہے"

شمن کالیاچی گوری گومٹی پور!
سُروپ ہے، لازری ہے، کم سخن ہے

بگھون زصلے تلا ہوش وخرد گم!
جوانی کاٹے ہے، دیوانہ پن ہے

حسن لاتارلاں مجھو چھا، نی
تھیاں مجبوچھا چاٹاوُرن ہے

تیانی کانات اک سرگوشی گیلی!
اژن بے داغ تُجھا پیسر بن ہے

جی ہے بے داغ تی بے داغ اسکول دیا
تُھی بھائی نی ہی تجھی بہن ہے

طالب مُمتاز - (حاتم پورہ، کھنڈوہ)

سونے کی چڑیا

گنگا کی وادیوں میں، ہمالہ کے دیس میں
ہنسا بھڑک رہی ہے اہنسا کے دیس میں

دھرتی کے کنڈ کنڈ سے نکلنے لگی ہے آگ
نہریں تمام پیاسی ہیں دریا کے دیس میں

کرنے لگے ہیں خون سے اشنان یاتری
سنگم لہولہان ہے گنگا کے دیس میں

داتا کے ہاتھ پھیلے ہیں خیرات کے لئے
اُڑتی ہے خاک سونے کی چڑیا کے دیس میں

بنسی بجائے کون مدھر لَے میں پیار کی
رادھا بہت دُکھی ہے کنھیا کے دیس میں

پتھر میں جان ڈالنے والا کوئی نہیں
فن کا پتہ نہیں ہے اجنتا کے دیس میں

یہ عصرِ نَو تو جوشِ محبت کو کھا گیا!
یوسف فسردہ دل ہے زلیخا کے دیس میں

ساقی کو اپنی پیاس بجھانے سے کام ہے
ہم تشنہ لب ہیں ساغر و مینا کے دیس میں

طالب غزل کو چھوڑ دو ابھی مرثیہ لکھو
انسان مر رہا ہے مسیحا کے دیس میں

محمود حسن قاضی۔ واشی نئی ممبئی

قدرتی (نیچرل) گیس

اللہ تعالیٰ نے بنی نوعِ انسان کو بہت سی نعمتیں عطا کی ہیں انکی میں معدنیات کا فائدہ دیکے انسان بہت اُٹھا رہے ہیں۔ زمین اور سمندر سے نکلنے والا تیل اور قدرتی (نیچرل) گیس بھی اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت حضرتِ انسان کو ملی ہوئی ہے۔

ہمارے ملک میں بھی ممبئی ہائے، وسئی، پنا، نیلم بی۔ ۵۵ اور سی ۲۴۔ اِن سمندری علاقوں کے کنوؤں میں جو ممبئی کے آس پاس ہی ہیں۔ ۳۲۴ ارب مکعب میٹر گیس کے ذخیرے ہیں۔ اِن میں سے ہر روز ۱۰۰ ر لاکھ مکعب میٹر قدرتی گیس مِل سکے گا۔ فی الحال ۳۵۰ ر لاکھ مکعب میٹر گیس نکالا جاتا ہے اس میں سے ۲۰۰ لاکھ مکعب میٹر قدرتی گیس کا استعمال کھاد کارخانے، پیٹرو کیمیکل کارخانے اور بجلی پیدا کرنے والے مراکز میں کیا جاتا ہے۔ اور ۱۵۰ ر لاکھ مکعب میٹر قدرتی گیس کو استعمال میں لانے کے لئے ہمارے پاس (فنڈ) پیسہ نہ ہونے کی وجہ سے وہ جلایا جاتا ہے۔

اب چونکہ آئے دن لیکویڈ پیٹرولیم گیس (L.P.G.) جو ہمارے روزانہ جلانے کے استعمال میں آرہا ہے، کی قیمتیں بے تحاشہ بڑھ رہی ہیں۔ گذشتہ تین سالوں میں تین بار L.P.G. (گھریلو ایندھن کے طور پر جلائے جانے والی گیس) کی قیمت بڑھی ہیں تیس روپے میں ملنے والا گیس سلنڈر اب اکیاسی روپے میں ملنے لگا ہے۔ L.P.G. کی قیمتیں کم کرنے کی اسکیم حکومت کے پاس نہیں ہے۔ تو اب اِس قدرتی (نیچرل) گیس کو استعمال میں لانے کی بات ہمیں سوچ و فکر پر مجبور کرتی ہے۔

ممبئی ہائے کا بیکار ضائع ہونے والا قدرتی گیس ممبئی والوں کو مفت سپلائی کئے جانے کی اسکیم ممبر آف پارلیمنٹ جناب مرلی دیورا نے بنائی تھی اُسوقت وہ ممبئی کے میئر تھے ممبئی والوں کو یہ قدرتی (نیچرل) گیس سپلائی کرنے کے لئے اُسوقت ۲۸۷ کروڑ روپے خرچ آنے والا تھا۔ یہ قدرتی (نیچرل) گیس پائپ لائن کے ذریعے گھر گھر سپلائی کیا جانے والا تھا۔ اِس اسکیم کو کامیاب بنانے کے لئے ممبئی کے بارہ لاکھ گیس خریداروں کو سلنڈر کی ڈپازٹ پانچ سو کے بجائے دو ہزار روپے ڈپازٹ کے طور پر دینا تھے۔ مگر یہ اسکیم اُس وقت حکومت نے نہیں مانی۔ حالانکہ یہ قدرتی (نیچرل) گیس استعمال کے لئے بے خطر اور فضائی آلودگی (Pollution) نہ پیدا کرنے والی گیس ہے۔ چونکہ یہ پائپ کے ذریعہ گھروں تک پہنچائی جاتی ہے اس لئے اِس میں آسانی اور سہولت بھی زیادہ ہے۔ اگر خدانخواستہ پائپ لائن کہیں لیک بھی ہو تو دھماکہ نہیں ہوگا کیونکہ یہ قدرتی (نیچرل) گیس L.P.G. کی طرح دھماکہ خیز نہیں ہے۔ گیس پائپ پھٹتے ہی کمپیوٹر کے ذریعے اطلاع مِل جاتی ہے اور پائپ لائن میں گیس کا بہاؤ خود بخود بند ہوکر بہت ہی کم وقت میں درست کی جاسکتی ہے یا لائن بدلی جاسکتی ہے۔ لھٰذا اِس کو استعمال کے قابل بنایا جائے تو سب کو راحت ملے گی۔

اب گیس اتھاریٹی آف انڈیا (گیل) نے اس اسکیم کی طرف دھیان دیا ہے۔ اور اُس کے لئے اُنہیں ۵۱۴ کروڑ روپے کا خرچہ آنے والا ہے۔ ممبئی ہائے میں ہر سال دو ہزار کروڑ روپے کا گیس بے کار جلایا جاتا ہے۔ گذشتہ دس سالوں میں بیس ہزار کروڑ روپیوں کا گیس جلایا گیا۔ چونکہ اب گیل اور او، این، جی، سی کی اسکیم کو مرکزی حکومت نے بھی منظوری دی ہے تو سنہ ۱۹۹۴ء تک ممبئی والوں کو پائپ کے ذریعے یہ قدرتی (نیچرل) گیس استعمال کے لئے دی جائے گی۔ اسکے لئے ٹینڈر بھی منگوائے گئے ہیں۔ کچھ سال پہلے دو سو ستاسی کروڑ روپیوں میں دستیاب ہونے والا گیس اب دیر سے مہنگا ہی مگر جلے گا ضرور۔ اور تقریباً بیس سال تک متواتر ملتا رہے گا۔ نیز اِس قدرتی گیس کو کھاد، بجلی اور پیٹرو کیمیکل کے کارخانوں میں ایندھن کے طور پر استعمال . . (باقی صـ پر)

حسن جعفری

اس عنوان کے تحت ہم ہر ماہ اس صفحہ پر اردو کے مشاہیر شعرا کا کلام شائع کرتے رہے ہیں جو قارئین کی دلچسپی کا باعث بنا ہوا ہے۔ (ادارہ)

مجھے تم کیسے بھولوگی

ستارے رات جب اپنے دوپٹے میں سجائیگی
زمیں پر چاندنی جب نرم چادر سی بچھائے گی
چمیلی کی کیاری میں ہوا جب سرسرائے گی
کوئی نازک سی پتی شاخ پر جب تھرتھرائے گی
کوئی چنچل کلی جب ہنس کے بھنوروں کو لبھائے گی
تمہیں بیساختہ اس وقت میری یاد آئے گی

نئی برسات آئے گی نئے سنگیت برسیں گے
نئے بادل کبھی بے رُت کبھی بے ریت برسیں گے
چمن کی گود میں بنکر چمن کے میت برسیں گے
بدل کر بھیس بوندوں کا گھٹا سے گیت برسیں گے
یہ رنگ دلُو کی وادی جب نشہ میں ڈوب جائے گی
تمہیں بیساختہ اس وقت میری یاد آئے گی

تمہارے روپ پر تابندہ میرے پیار کے غازے
بکھر سکتے نہیں ہرگز مری یادوں کے شیرازے
عبث ہیں ساری تدبیریں غلط ہیں سارے اندازے
تمہارا پیار جن میں قید ہے وہ بند دروازے
سہانی شام کی ٹھنڈی ہوا جب کھٹکھٹائے گی
تمہیں بیساختہ اس وقت میری یاد آئے گی

سحر بادل کے ٹکڑوں سے روئی سی دُھن رہی ہوگی
ستاروں سے فضا جب جال کوئی بُن رہی ہوگی!
رباب کہکشاں سے رات نغمے سُن رہی ہوگی!
شفق کی شاہزادی جب دوپٹہ چُن رہی ہوگی
ہوا کی انگلی پر شام جب آنچل سکھائے گی
تمہیں بے ساختہ اس وقت میری یاد آئے گی

وہ ساون کی پھواریں وہ گھٹائیں بھول سکتی ہو؟
وہ جمنا کا کنارا وہ ہوائیں بھول سکتی ہو؟
وہ پگڈنڈی وہ خواب آور فضائیں بھول سکتی ہو؟
وہ مجھ کو بھول جانیکی دعائیں بھول سکتی ہو؟
نہیں! جب بھی دعا کو کوئی لڑکی ہاتھ اٹھائیگی
تمہیں بے ساختہ اس وقت میری یاد آئے گی

کبھی جب ساز پر تم نغمۂ برسات چھیڑو گی
کسی کمسن سہیلی کے جواں جذبات چھیڑو گی!
کسی کا نام لے لیکر اسے دن رات چھیڑو گی!
مگر اپنی محبت کی نہ کوئی بات چھیڑو گی!!
تو میرا نام لے کر وہ سکھی تم کو چڑائے گی
تمہیں بے ساختہ اس وقت میری یاد آئے گی

سہاگن جب کوئی سندور بالوں میں سجائے گی
ملن کا گیت جب کوئی پڑوسن گنگنائے گی
تمہیں ساون میں جب کوئی سکھی جھولا جھلائیگی
کوئی چنچل سہیلی جب گلے تم کو لگائے گی
تمہاری کوئی بھول تمہیں جب گدگدائے گی
تمہیں بیساختہ اس وقت میری یاد آئے گی

اردو حال اور مستقبل میں

سید شہاب الدین دسنوی

ہندوستان کی سرکاری (نہ کہ قومی) زبان دیوناگری رسم الخط اور بین الاقوامی ہندسوں کی لکھاوٹ میں ہندی بنائی جانے کے بعد اردو والوں کے سامنے خود ان کی زبان کے بارے میں مشکلات اس لئے بڑھ گئیں کہ ایک مدت تک جسے وہ ہندوستان کی مشترکہ عام فہم زبان سمجھتے آئے تھے ایک طرف اس سے تعرض کیا جانے لگا اور دوسری جانب لسانی بنیاد پر ریاستوں کی نئی تنظیم کے تحت اردو کو اس کے علاقے سے محروم کر دیا گیا۔ اس سے زیادہ ستم یہ کہ شمالی ہندوستان، مدھیہ پردیش اور راجستھان جیسی ریاستوں میں اسے ہندی کے ساتھ دوسری سرکاری زبان کا درجہ بھی نہیں دیا گیا۔ تقسیم ہند کے بعد اردو والے ایسے حالات سے گزرے کہ ان کے سامنے زبان سے زیادہ اپنی جان و مال کے تحفظ کا مسئلہ مرجح تھا۔ وہ تو اپنے لسانی حقوق کے تحفظ کی طرف توجہ دے سکے اور نہ اس کے لئے آواز اٹھا سکے۔ بہار اور یوپی میں دستور ہند کا سہارا لیکر دستخطوں کی مہم چلائی بھی گئی تو اس کا کوئی خاص اثر ظاہر نہ ہوا۔ بہار کی حکومت نے ایک مدت کے بعد بہ اکراہ یا خصوصی مقاصد کے تحت اسے دوسری سرکاری زبان تسلیم بھی کیا تو اسے عملی جامہ پہنانے کی سوائے اس کے اور کوئی سعی نہیں کی کہ کچھ اردو ٹائپ جاننے والوں کا تقرر کر دیا۔ گویا اس طرح اردو کے مسائل حل ہو گئے۔ دستور ہند میں ہندی کو ملک کی سرکاری زبان کا درجہ دیا گیا تو یہ بھی کہا گیا کہ اس کے روپ ریکھا وہی ہوں گے جو "ہندوستانی" کے ہیں لیکن جیسے جیسے دن گزرتے گئے، سرکاری زبان "ہندوستانی" کے بجائے سنسکرت سے اپنا رشتہ جوڑنے لگی۔ سرکاری محکموں میں عام فہم "ہندوستانی" الفاظ چن چن کر ان کی جگہ غیر مانوس اور ثقیل سنسکرت کے الفاظ بھرے جانے لگے۔ ذریعہ ابلاغ، مثلاً، ریڈیو، ٹی وی سے نشر کی جانے والی خبروں اور اعلانات میں ایسی اصطلاحیں اور زبان استعمال ہونے لگی جو "ہندوستانی" بولنے اور سمجھنے والوں کے لئے اجنبی تھی۔ اس کے نتیجے میں پڑھے لکھے لوگ بھی ایک طرح سے جاہل ہوتے جا رہے ہیں۔ سیدھے سیدھے "الفاظ" یا "اور" کے لئے "الفوا" اور "یوم" "دیر" کے بجائے "ولمب" بولے جاتے ہیں۔ اربابِ حل و عقد کا یہی رویہ رہا تو وہ دن دور بھی نہیں جبکہ اردو والے اس "غیر مانوس" "مصنوعی زبان" سے مانوس ہو جائیں گے، مگر ایسا بھی ہو تو اردو کو چھوڑ دینے کی نوبت ہرگز نہیں آئے گی۔ بہار ہندی کی ریاست ہے لیکن یہاں بھوجپوری، میتھلی اور مگھی زبانیں عوام میں رائج ہیں۔ تجربہ ثابت کر رہا ہے کہ یہ زبانیں اپنی جگہ قائم رہیں گی۔ راجستھان میں ہندی سرکاری زبان ہے لیکن "راجستھانی" کو اس کی جگہ سے کوئی ہٹا سکتا ہے؟ ان علاقائی زبانوں کے مقابلے میں اردو میں کہیں زیادہ توانائی موجود ہے۔ اس کی ادبی حیثیت زیادہ مستحکم ہے اس لئے اردو والوں کو مایوس ہونے کی وجہ نہیں، البتہ یہ ضرور ہے کہ بدلتے ہوئے حالات کے پیش نظر اس کے لسانی ڈھانچے اور ساخت پر ابھی سے بعض مسائل پر غور کرنا چاہیئے۔

دنیا کی زبانوں میں مثلاً انگریزی کے ادب میں یہ دیکھنے میں تو نہیں آتا ہے کہ کسی اور زبان کے جملے یا الفاظ بلا تکلف استعمال ہوتے ہیں۔ کوئی انگریزی ناول یا کہانی ہندوستانی

ماحول کی ہو تو بھی اس کی عبارتوں یا مکالموں میں کوئی جملہ ہندوستانی زبان کا نظر نہیں آتا ہے۔ الا ماشاءاللہ "خاکی، جنگل" "صاحب" "شکار" "فقیر جیسے اکا دکا لفظ آ بھی گئے تو وہ ان کے لغت میں پہلے سے موجود ہیں۔ اس کے خلاف اردو میں دیہی بولی، بمبیا بولی اور انگریزی کے جملے بلا تکلف استعمال ہوتے ہیں۔ "آپن کو کیا مالوم، سالا اس لفڑے میں کاہے کو گھس گیا۔ ہم اس سالے کو کتی بار بولا ادھر نہیں آنے کا" (بمبیا بولی)

" بابو ہم کا جانیں ڈاڈگر (ڈاکٹر) صاحب بولن اوسا ہم کرن" (دیہی بولی)

" ہمارا انٹیلیکچول گروپ جب تک اس فیلڈ میں پوری طرح انٹگریٹ نہیں ہوگا ہمارے بیسک ایشو کا سولیوشن نہیں نکلے گا۔ (انگریزی نما)

ایسے جملے اب ہمارے ادب میں جگہ پاتے جارہے ہیں۔

اب سوال یہ ہے کہ ہماری اردو زبان کو کس ڈگر پر چلنا چاہئیے؟ ہمارے ادب کا رخ کس طرف کو ہو۔؟

دوسرے الفاظ میں جبکہ ہندی (خواہ وہ ریاست کی ہو یا مرکز کی) زیادہ سے زیادہ سنسکرت آمیز ہوتی جارہی ہے اور جس عمل کو روکے جانے کی کسی حلقے سے موثر کوشش نہیں ہورہی ہے۔ اردو جو اب تک ہندی کی بہن سمجھی جاتی تھی، آئندہ کیا صورت اختیار کرے گی؟ یہ تسلیم کرتے ہوئے کہ ہر اردو والے کو سنسکرت آمیز ہندی پڑھنی پڑے گی ہمارے سامنے تین صورتیں آتی ہیں؛

(الف):۔ اردو میں عربی اور فارسی کے ایسے الفاظ کثرت سے استعمال کئے جائیں جن سے مشتقات زیادہ سے زیادہ حاصل ہوسکیں۔ اضافت اور ترکیبوں میں فارسی اور عربی سے زیادہ سے زیادہ مدد لی جائے یا (ب)؛ اردو کو زیادہ سے زیادہ سہل اور سلیس بناکر ہندی اور غیر ہندی عوام تک پہنچایا جائے جیسا کہ فلموں، ٹی وی کے سیریل میں کیا جارہا ہے تاکہ اس کی مقبولیت میں اضافہ ہو۔

یا (ج):۔ اردو کی موجودہ شکل برقرار رکھتے ہوئے، اس میں مروجہ ہندی کے ایسے لغات شامل کئے جائیں جو اردو کے مزاج سے مطابق کھپ سکیں؛ مثلاً، یوگ، دان، چنوتی، بچولیا، شتابدی، نلاشنا، اُچت، آدیش، آلوچنا، راج نیتی، تاپ مان، آگ زنی، منچ، آدرش، وغیرہ اردو میں نہ صرف دوسری زبانوں سے لغات قبول کرنے، بلکہ ان کی ہیئت بدل ڈالنے کی بھی بڑی صلاحیت ہے۔ عربی اور فارسی کے جو سینکڑوں الفاظ اردو میں مروج ہیں ان میں سے زیادہ تر اپنے اصلی معنی یا تلفظ سے دُور ہوچکے ہیں مثلاً عورت، معاش، حشر، رقیب، نصیب، لباس وغیرہ اسی طرح انگریزی کے الفاظ مثلاً لالٹین، ریل، لاٹ صاحب، ٹماٹر وغیرہ۔

ان مسائل پر غور کرنے اور اردو کے لئے راہیں متعین کرنے کی غرض سے کوئی مذاکرہ، سیمنار وغیرہ کرنے کے بجائے ان پر جذبات سے کام لینے کے بجائے ٹھنڈے دل سے حالات کے پیشِ نظر غور کرنا چاہیئے اور اس سلسلے میں میری گذارش ہے کہ پہلے ادیب اور دانشور "نقش کوکن" کے صفحات پر اپنے خیالات کا اظہار فرمائیں یہ ایک مفید اقدام ہوگا۔

عِلم

شریف انسان علم حاصل کرکے متواضع ہوجاتا ہے لیکن رذیل علم حاصل کرکے متکبر بن جاتا ہے۔

(حضرت ابوبکر صدیقؓ)

عِلم مال سے بہتر ہے۔ اس لئے کہ علم انسان کی حفاظت کرتا ہے اس کے برعکس مال کی حفاظت انسان کو کرنی پڑتی ہے۔

(حضرت علیؓ)

اسلم پرویز
بی ایس ایس انجینئرنگ (کیمیکل)

چھوٹے پیمانے پر صنعت کیسے لگائیں

ملک کے تمام بے روزگار تعلیم یافتہ نوجوانوں کو سرکاری نوکری فراہم کرنا حکومت کے بس سے باہر ہے۔ نوکری کے انتظار میں قیمتی اوقات اور صلاحیت کو ضائع کرنا کسی طرح بھی عقل مندی کی بات نہیں ہے۔ سرکاری دفتر میں کسی ملازم کے تحت معمولی نوکری کرنے سے تو کہیں اچھا ہے کہ کوئی چھوٹی صنعت لگائیں اور خود ہی اس کی دیکھ ریکھ کریں۔ اس طرح آپ خود بھی باروزگار ہو جائیں گے اور دوسرے چند بے روزگار نوجوانوں کو روزگار کا موقع فراہم کر سکیں گے۔ تعلیم یافتہ بے روزگار نوجوانوں کے اندر چھوٹے پیمانے پر صنعت کو فروغ دینے کے لئے اسمال انڈسٹریز ڈیولپمنٹ آرگنائزیشن" ملک گیر پیمانے پر مہم چلا رہی ہے۔ ایسے نوجوان جو نوکری سے ناامید ہو کر چھوٹے پیمانے پر کوئی انڈسٹری کرنا چاہتے ہیں ان کے سامنے چند بنیادی سوالات اٹھ کھڑے سامنے آتے ہیں۔

"کیا کریں، کہاں کریں اور کیسے کریں؟"

یہ چند سوالات ہیں جو ان کے دل و دماغ میں گردش کرتے رہتے ہیں۔ مندرجہ ذیل میں ان کے حل پیش کئے جا رہے ہیں۔

پروڈکٹ کا انتخاب

جیسے ہی آدمی آدمی کے ذہن میں انڈسٹری لگانے کا خیال آتا ہے وہ سب سے پہلے یہ سوچتا ہے کہ "کیا کریں" کیا چیز بنائیں۔ یہ ایک اہم سوال ہے جس کو معلوم کر لینے کے بعد ہی اس میدان میں آگے قدم بڑھایا جا سکتا ہے۔ چھوٹے پیمانے پر سامان کی تیاری کے لئے مختلف شعبوں میں کم از کم پانچ ہزار یونٹس (units) ہیں۔ حکومت نے تقریباً آٹھ سو یونٹس کو چھوٹے پیمانے پر تیاری کے لئے مخصوص کر دیا ہے۔ پروڈکٹ کا انتخاب کرتے وقت بازار کا پوری طرح معائنہ کر لینا چاہیئے۔ مثلاً تیار شدہ سامان کی کھپت کیسی ہے۔؟ بازار میں پہلے سے کون کون سی کمپنی اُسے فروخت کر رہی ہے۔؟ ایسی کون سی پیداوار یا مصنوعہ (پروڈکٹ) ہے جس کی طلب بازار میں زیادہ ہے لیکن سپلائی کم ہے۔ یا ایسی کونسی مصنوعہ (پروڈکٹ) ہو سکتی ہے جس کو بازار میں متعارف کرانے سے خریدار کو اس کی طرف متوجہ کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح دوسرے بہت سارے پہلو ہو سکتے ہیں جس پر غور و فکر کر لینے کے بعد ہی مصنوعہ (پروڈکٹ) کا انتخاب کرنا چاہیئے۔

جگہ کا انتخاب

مصنوعہ (پروڈکٹ) کا انتخاب ہو جانے کے بعد ہی فوراً یہ سوال آتا ہے کہ منتخب سامان کہاں بنائیں۔؟ جگہ کا انتخاب کرتے وقت مندرجہ ذیل باتوں پر غور و فکر کر لیں۔

۱:۔ انڈسٹری ایسی جگہ بنائیں جہاں پر خام مال بآسانی دستیاب ہو اور تیار شدہ سامان جس مارکیٹ میں فروخت ہوتا ہے قریب ہو۔

۲:۔ جس جگہ کام شروع کرنا ہے وہاں پر آمد و رفت کا بہتر انتظام ہو تاکہ خام مال کی آمد اور تیار شدہ سامان کی روانگی میں کوئی دشواری نہ ہو۔

۳:۔ تمام اضلاع میں انڈسٹریل اسٹیٹ ہوتا ہے۔ جہاں

انڈسٹری لگانے کے لئے پلاٹ یا بنا ہوا صنعتی مرکز شیڈ پٹہ (lease) پر ملتا ہے۔ اس جگہ کو انڈسٹریز کے لئے ہی مخصوص کردیا جاتا ہے۔ حکومت کی طرف سے پانی بجلی اور آمد و رفت کا خاص انتظام کیا جاتا ہے۔ انڈسٹریل اسٹیٹ میں پلاٹ یا شیڈ حاصل کرنے کے لئے اسٹیٹ انڈسٹریل ڈیولپمنٹ کارپوریشن یا اسٹیٹ ڈائریکٹوریٹ آف انڈسٹریز سے رجوع کرنا چاہیئے۔ کچھ جگہیں ہیں جہاں خود بخود بہت ساری انڈسٹریز قائم ہو جاتی ہیں ایسی جگہیں کو انڈسٹریل ایریا یا زون یعنی صنعتی علاقہ یا حلقہ کہا جاتا ہے۔ اس جگہ زمین خرید کر یا کرایہ پر لے کر کام شروع کیا جا سکتا ہے۔

۴: انڈسٹری ایسی جگہ ہو جہاں با آسانی ہوشیار کاریگر اور دیگر افراد مل جائیں۔

۵: حکومت نے ہر اسٹیٹ میں کچھ اضلاع کو پس ماندہ زمرے (بیکوارڈ لسٹ) میں رکھا ہے وہاں انڈسٹری لگانے پر حکومت خاص طور سے مدد کرتی ہے۔ مثلاً بینک سے قرض حاصل کرنے میں، مشین و خام مال کی فراہمی میں حکومت کی طرف سے چھوٹ ہے۔ جگہ منتخب کرتے وقت اس پہلو کو بھی سامنے رکھنا چاہیئے۔

رجسٹریشن

پروڈکٹ اور جگہ کے انتخاب کے بعد رجسٹریشن کی ضرورت درپیش آتی ہے۔ انڈسٹری کا رجسٹریشن کرا لے کے لئے ضلعی صنعتی مرکز (ڈسٹرکٹ انڈسٹریز سنٹر) میں منیجر کے نام درخواست کریں۔ رجسٹریشن فارم بھی وہیں سے حاصل کریں۔ حکومت کی طرف سے سبسڈی اور انسنیٹو حاصل کرنے کے لئے رجسٹریشن کرانا ضروری ہے۔ رجسٹریشن دو مرحلوں میں ہوتا ہے پہلے مرحلہ میں انڈسٹری کا پروویزنل رجسٹریشن ہوتا ہے۔

ا: پروویزنل رجسٹریشن بہت ہی آسانی سے ایک ہفتہ کے اندر ہو جاتا ہے بشرطیکہ آپ کی درخواست سے یہ ظاہر ہو کہ واقعی آپ اپنے پروجکٹ میں سنجیدہ ہیں اور اس سلسلہ میں آپ نے معلومات حاصل کیا ہے۔ پروویزنل رجسٹریشن ہو جانے کے بعد آپ کو حق ہے کہ:

۱: انڈسٹریل اسٹیٹ میں شیڈ یا پلاٹ کے لئے درخواست دیں۔

۲: شیڈ کی تیاری کے لئے کارپوریشن / میونسپل / پنچایت سے درخواست کریں۔

۳: بجلی و پانی کے لئے درخواست دیں۔

۴: پونجی کی فراہمی کے لئے اسٹیٹ فائنینشل کارپوریشن یا نیشنل بینک یا کسی دوسرے فائنینشل ادارے سے رجوع کریں۔

۵: کرایہ پر مشین حاصل کرنے کے لئے نیشنل اسمال انڈسٹریز کارپوریشن یا اسٹیٹ اسمال انڈسٹریز کارپوریشن یا اسی طرح کے دوسرے ادارے کو درخواست دیں۔

۶: چالو پونجی ورکنگ کیپٹل کی فراہمی کے لئے بینک سے درخواست کریں۔

جب آپ نے فیکٹری کے لئے بلڈنگ یا شیڈ تیار کرلیا، بجلی اور پانی کا انتظام ہوگیا اور حسب ضرورت مشینریز اور دوسرے آلات نصب کرلیا تو پرمانینٹ رجسٹریشن کے لئے درخواست کریں۔ درخواست کے جمع کرنے کے سات دنوں کے اندر آپ کو مطلع کیا جائے گا کہ فلاں روز فلاں آفیسر یونٹ کی جانچ کے لئے بھیجے جارہے ہیں آفیسر آپ کی یونٹ کو دیکھ کر مطمئن ہو جاتا ہے تو رجسٹریشن سرٹیفکٹ ڈائریکٹوریٹ آف انڈسٹریز کے تحت جاری ہو جائے گا۔ اس طرح آپ کی انڈسٹری کا پرمانینٹ رجسٹریشن ہوگیا۔ اب آپ کو چاہیئے کہ خام مال، اسٹاک اور پروڈکشن سیل کی سہ ماہی رپورٹ ڈائریکٹوریٹ آف انڈسٹریز کو بھیجتے رہیں۔

پونجی کی فراہمی:

انڈسٹری چلانے کے لئے دو طرح کی پونجی کی ضرورت پڑتی ہے۔ شیڈ بنانے اور مشینریز و آلات خریدنے کے لئے جس پونجی کی ضرورت پڑتی ہے اسے "فکسڈ کیپٹل" کہتے ہیں۔ خام مال خریدنے اسٹاف کو تنخواہ دینے اور پیکنگ فیربل واسٹیشنریز کے لئے جتنی پونجی کی ضرورت ہوتی ہے اسے چالو پونجی ورکنگ کیپٹل کہا جاتا ہے

فنانسیل ادارے یا بینک صرف شیڈ بنانے اور مشینریز خریدنے کے لئے قرض دیتے ہیں جبکہ کمرشیل ادارے یا بینک چالو پونجی کے لئے قرض فراہم کرتے ہیں۔ بینک سے قرض لینے کے لئے مندرجہ ذیل کی کاپیاں جمع کریں۔

۱: تین مشین سپلائرس سے لئے گئے کوٹیشن کی فوٹو کاپیاں۔
۲: زمین اور جگہ کا پلان۔
۳: پلانٹ لے آوٹ۔
۴: ایس ایس آئی پروویزنل رجسٹریشن۔
۵: خام مال کے لئے کوٹیشن۔
۶: پاٹنر شپ ڈیڈ۔ وغیرہ۔

ان تمام کاپیوں کو درخواست اور پروجیکٹ رپورٹ کے ساتھ جوڑ کر بینک مینجر کے نام جمع کریں۔ اگر آپ نے فیکٹری کے لئے جگہ کرایہ پر لیا ہے تو رینٹ ڈیڈ کی کاپی بھی جوڑ دیں۔ اس کے علاوہ آپ نے کسی ٹیکنیکل ادارے سے تعلیم حاصل کیا ہے یا آپ کے پاس ٹیکنیکل تجربہ ہے تو اس کا BIO-DATA درخواست کے ساتھ جوڑ دیں۔

اس طرح ان تمام چیزوں کی دو کاپیاں تیار کریں۔ ایک کاپی فنانسیل بینک کو شیڈ اور مشینریز کے لئے دیں اور دوسری کاپی کمرشیل بینک کو چالو پونجی کے لئے دیں۔

بینک آپ کے درخواست کے متعلق آپ سے دریافت کر سکتا ہے آپ کو تمام سوالوں کا تشفی بخش جواب دینے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ بینک سے لئے گئے قرض پر سود کی شرح عورتوں، جسمانی طور پر معذور، ایس سی، ایس ٹی امیدوار کے لئے کم ہے۔

مارکٹنگ:

کسی کمپنی کی کامیابی کا دارومدار اس کی بہتر مارکٹنگ پالیسی پر منحصر کرتا ہے

آج کے اس جدید دور میں اس کی اہمیت اور بھی زیادہ بڑھ گئی ہے۔ آپ نے جو سامان تیار کیا ہے خواہ وہ کتنا ہی بہتر کیوں نہ ہو، لوگ خود بخود آپ کے پاس خریدنے نہیں آئیں گے جب تک کہ اس کا تعارف بازار، دوکاندار اور عوام تک نہ کرائیں۔ چھوٹے پیمانے پر سامان کی تیاری کرنے والوں کے لئے ٹی وی اور ریڈیو پر اشتہار دینا ممکن نہیں ہے۔ اس کے لئے بہتر ہے کہ وہ خود دوکاندار اور عوام سے رابطہ قائم کریں اور ان کو پوری طرح مطمئن کرنے کی کوشش کریں۔ تھوک بیچنے والوں کو دوسری کمپنیوں کی بہ نسبت زیادہ فائدہ دیں۔ اس کے علاوہ زیادہ فروخت کرنے والوں کی ہمت افزائی کے لئے تحفہ دیں۔ کوالٹی ہمیشہ یکساں رکھیں اور اس میں بہتری لانے کی کوشش کریں۔ زبان کے بالکل پابند ہوں۔ لین دین صاف ستھرا رکھیں۔ مال کی پیکنگ میں کشش ہو۔ کیوں کر سامان کو پہلی دفع جو چیز خریدنے پر مائل کرتی ہے وہ اس کی خوبصورت پیکنگ ہے۔ سامان کا تعارف عوامی سطح پر کرانے کے لئے کسی خاص موقع کا استعمال کریں مثلاً میلہ، تہوار، جلسہ وغیرہ۔ ہینڈ بل اور پوسٹر کے ذریعہ بھی اشتہار کیا جاسکتا ہے۔

وقتی طور پر کسی نقصان یا الجھنوں کا سامنا ہو جائے تو مایوس نہ ہوں اور پوری ہمت اور لگن سے اپنے کام کو آگے بڑھاتے رہیں۔ کیوں کہ ہمت اور لگن سے کئے گئے کام کی منزل آخر کار کامیابی ہے۔ (انشاءاللہ)

سعید کنول ۔ سے روڈ، بمبئی

وائے مجبوری نہ کہنا تھا مگر کہنا پڑا!
سانپ زہریلا تھا لیکن بے ضرر کہنا پڑا
جس کی ٹھوکر نے بدل ڈالا نظامِ زندگی
سنگِ میل اس سنگِ رہ کو عمر بھر کہنا پڑا
وقت کی آندھی سے خوابوں کی عمارت ڈھ گئی
زندگی کو ریت کا چھوٹا سا گھر کہنا پڑا
حوصلوں کا کچھ تو میری کامیابی میں ہے ہاتھ
کچھ بزرگوں کی دعاؤں کا اثر کہنا پڑا
اک ذرا سی روشنی تھی تا بہ منزل لے گئی
اس لئے جگنو کو اپنا راہبر کہنا پڑا
بتکدہ میں سن لی آوازِ اذاں جب اے خدا
صرف تیری ذات ہی کو معتبر کہنا پڑا
آدمی خود آدمی کے خون کا پیاسا ہے آج
اے کنول انساں کو وحشی جانور کہنا پڑا

نو گل بھارتی ۔ بوریلی ماڈلہ

کبھی دن آپ لے میرے یہاں بھی میہماں ہو کر
کروں گا ناز قسمت پر یقیناً میزباں ہو کر
ملے ہیں جب بھی ابرو پر شکن ماتھے پہ بل ڈالے
کبھی تو بات کرتے آپ مجھ سے مہرباں ہو کر
نظر کیا پھیر لی تم نے زمانہ پھر گیا ہم سے
زمیں بھی اپنی دشمن بن گئی ہے آسماں ہو کر
کبھی تم سوچتے بھی ہو یہ کیسا انقلاب آیا ۔!
ہو گرد کارواں کیوں آج میر کارواں ہو کر
سمجھتے ہو جسے تم پیار کا چھوٹا سا افسانہ
یہی آئے گا دنیا کی زباں پر داستاں ہو کر
نہ رکھو دل کی دل ہی میں زباں کھولو ذرا بولو
خطا کیا ہے میری کہہ دو نہ جاؤ بدگماں ہو کر
تعلق روح و دل کا ہے ہمیں نو گل سے آگہانی
ہمیشہ سب سے ملتا ہے محبت سے گماں ہو کر

عبد المجید شاغل، ہرنئی

نہ کر سکے گوئی اظہار اُن سے سب کی طرح
نظر تھی دستِ نگر دامن طلب کی طرح
مجھے فریب تو مَیں بھی متاعِ آدم ہوں
نہ میں عجم کی طرح ہوں نہ مَیں عرب کی طرح
اُسے نصیب کہاں ہو گی خیر کی توفیق
کہ جس نے عمر گذاری ہو بولہب کی طرح
نمود و نام کے یہ خاندان کے شجرے!
مٹا دو گر نہ عمل ہو حسب نسب کی طرح
خوشامدی کے تصدق بنے ہیں عیب ہنر
خطاب پاتے ہیں نادان اب لقب کی طرح
کسی طرح وہ عیادت کو میری آجائیں
پڑا ہوں اس لئے بیمارِ جاں بلب کی طرح
نہ تو کلام پہ حادی نہ ہے زباں پہ عبور!
نزولِ شعر ہیں شاغل عطائے رب کی طرح

•

ابو شاھد راج واڑی

آرزوؤں کی رنگیں فضا لوٹ لی
دنیا والوں نے دل کی ضیا لوٹ لی
تم جو آئے تو غنچے چٹکنے لگے
تم نے بادِ صبا کی ادا لوٹ لی
نوکِ خنجر پہ رکھنی پڑی تھی زباں!
بے نوائی نے طرزِ صدا لوٹ لی
سیم و زر کے پجاری نے یہ کیا کیا
مفلسوں کی متاعِ انا لوٹ لی
آگ سے ہم اٹھے تھے دھوئیں کی طرح
آپ نے جب ہماری انا لوٹ لی
کر کے شاھد یہ چشمِ خلوص و کرم
آپ نے لذتِ التجا لوٹ لی

•

The easy way
to keep your worries away
save a little everday

with

Development Co-operative Bank Ltd.

Central Administrative Office :
204, Raheja Centre,
Nariman Point,
Bombay - 400 021

صابو صدیق ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ کس طرح قائم ہوا

کچھ یادیں، کچھ باتیں

اے اے خان

جب ہندوستان کے مسلمان برطانوی پروپیگنڈے اور بے جا پابندیوں سے تنگ آ گئے تھے اس وقت لکھنؤ میں مرحوم مولانا عبدالباری اور خلیق الزمان کی جدوجہد سے آل انڈیا خلافت کمیٹی قائم کی گئی اور اسی طرح ہندوستان کے دیگر مقامات پر بھی اس کا قیام عمل میں آیا۔ خلافت کمیٹی کے زیر اہتمام ایک روزنامہ دہلی سے نکالا گیا جس کے ایڈیٹر جناب قطب الدین صدیقی صاحب تھے۔

جناب فاروق احمد چھوٹانی جو بمبئی ہی میں بقید حیات ہیں، انہوں نے اپنے مرحوم والد الحاج میاں محمد چھوٹانی کی یاد میں ایک کتاب تصنیف کی ہے جس نے خلافت سے متعلق حقائق کو نقل کیا ہے اور اسی کتاب میں مرحوم نصرت اللہ عباسی کی تحریر بھی ہے۔ مولانا محمد علی جوہر تحریک آزادی میں قید تھے اور انہیں غالباً ۱۹۱۹ء کے آخر میں بیتول جیل سے رہا کیا گیا (بیتول صوبہ مدھیہ پردیش میں ہے) مولانا شوکت علی نے جیل جانے سے پہلے ہی انجمن خدام کعبہ بمبئی میں قائم کی تھی مگر جب علی برادران جیل سے رہا ہوئے تو انہیں یہ علم ہوا کہ خلافت کمیٹی لکھنؤ اور دیگر مقامات پر قائم ہو چکی ہے تو مولانا محمد علی جوہر نے انجمن خدام کعبہ کو خلافت کمیٹی میں ضم کرنے کا فیصلہ کیا۔ طے ہوا کہ خلافت کمیٹی کو مرکزی حیثیت دی جائے اور اس کا مرکزی دفتر شہر بمبئی میں رہے۔ خلافت کمیٹی کے پہلے صدر کی حیثیت سے جناب میاں محمد چھوٹانی کا انتخاب ہوا۔ اس اجتماع میں مولانا عبدالباریؒ اور محترم خلیق الزماں بھی شامل تھے۔

سکریٹریوں میں بمبئی کے ایک بڑے تاجر سیٹھ احمد صدیقی اور مولانا شوکت علی، بردوان کے ابوالقاسم، سندھ کے غلام محمد بھورگری اور مدراس کے مشہور تاجر سیٹھ یعقوب حسن شامل رہے۔ اس خلافت کمیٹی کے جملہ اخراجات میاں محمد چھوٹانی ہی اٹھاتے رہے۔ اس کے علاوہ میاں محمد چھوٹانی نے بارہا کانگریس کی کوئی بڑی بڑی رقمیں دیں اور خلافت کی تحریک نے ملک گیر حیثیت حاصل کر لی۔

میاں محمد چھوٹانی عمارتی لکڑوں کے بڑے تاجر تھے اور گورنمنٹ نیز محکمہ ریلوے کے لئے لکڑیاں سپلائی کرتے تھے۔ جب خلافت کمیٹی بنی گورنمنٹ نے ان کے تمام کنٹریکٹ منسوخ کرنا شروع کئے۔ یہاں تک کہ لکڑی کاٹنے کے ان کی مل کو سازش کے تحت نذر آتش کر دیا گیا۔

جب خلافت کمیٹی کے حالات مالی کمزوری کی وجہ سے خراب ہونے لگے تو مولانا شوکت علی نے عوام سے اپیل کی کافی بڑی رقم جمع ہوئی۔ اسی رقم سے بمبئی سے ایک اردو روزنامہ جاری کیا جس کا نام "خلافت" رکھا گیا۔

اسی زمانے میں ترکی میں جنگ چھڑ گئی اور مولانا محمد علی کی کوششوں سے ہندوستان میں انگورہ فنڈ کا قیام عمل میں آیا اس فنڈ میں تقریباً ۵۰ لاکھ روپے جمع ہوئے۔ چونکہ اس وقت روپئے بنک میں جمع کرانے میں خطرہ تھا اس لئے کہ حکومت برطانیہ کسی وقت بھی اس رقم کو منجمد کر سکتی تھی اس لئے یہ رقم چھوٹانی صاحب کی تحویل میں رہی۔ اس رقم کا بھی کچھ حصہ تحریک کی نذر ہو گیا۔ کچھ احباب کے مشورہ سے اس رقم کو لکڑی کے کاروبار میں لگایا گیا کہ جو کچھ منافع ہوگا وہ خلافت میں جمع ہوگا مگر اس رقم کا بڑا حصہ ضائع ہو گیا۔

چھوٹانی مرحوم نے اسے بھی اپنے ذمہ لیا اور اپنی تمام ملکیت خلافت کمیٹی کے سپرد کردی۔ اب اس فنڈ کو انگورہ بھیجنے کا انتظام ہونے لگا مگر وہاں جنگ بند ہو چکی تھی۔ ترکی حکمران نے کہدیا کہ اب ہمیں امداد کی ضرورت نہیں ہے۔ مختصر یہ کہ اسی رقم سے خلافت ہاؤس کی تعمیر شروع ہوئی۔ خلافت ہاؤس تو تعمیر ہوگیا مگر تحریک کے لئے کچھ باقی نہیں رہا اور خلافت کمیٹی کا عوامی رابطہ ختم ہوگیا۔

خلافت کمیٹی کے بکھرتے ہی خلافت کے تمام ورکر بھی منتشر ہوگئے۔ کچھ جمعیۃ العلماء کے ساتھ ہو لئے، کچھ گاندھی جی کی تحریکوں میں شامل ہو گئے۔ انھیں دنوں بمبئی کے ایک کروڑ پتی سیٹھ حاجی صابو صدیق کا انتقال ہوگیا۔ مرحوم صابو صدیق کو جنون کی حد تک یہ شوق تھا کہ وہ مسلمان بچوں کو کسی طرح تعلیم سے آراستہ کریں۔ انہیں تعلیم کے ساتھ ساتھ ہنر بھی سکھائیں مگر وہ اپنی زندگی میں یہ کام پورا نہ کر سکے اور اللہ کو پیارے ہوگئے۔ پھر بھی مرحوم صابو صدیق نے جو کچھی برادری سے تعلق رکھتے تھے، بمبئی میں ثواب جاریہ کے بہت سے کام انجام دیئے۔ محمد صابو صدیق زچہ خانہ واقع بلاسس روڈ، دوسرا زچہ خانہ: امام باڑہ ڈونگری ایک اور زچہ خانہ پرکھاڈیوی میں قائم کئے، مسافر خانہ وغیرہ اور ۸ ار لاکھ روپئے بنک میں مسلمانوں کے بچوں کو صنعت و حرفت سکھانے کے لئے محفوظ کئے۔ اور ایک ٹرسٹ قائم کیا۔ اس کے ٹرسٹیوں میں رستم جی شیر قاضی صاحب، جناب ڈمٹمکر (ناگپاڑہ جولاہے سے والا راستہ جناب ڈمٹمکر صاحب سے منسوب ہے۔) کے علاوہ شری دیوجی کانجی شامل تھے۔

ٹرسٹ بنایا تھا اس کا علم مولوی حمید احمد مرحوم
حب کو بھی مسلمان بچوں کو صنعت و حرفت
س لئے مولوی صاحب نے شری دیوجی
انسٹی ٹیوٹ قائم کیا جائے۔ اور یہ بات
اس بنک کی رقم کا سود ہر سال لے کر
نہ تھے مگر دوسری جھنجھٹ میں

پڑنا نہیں چاہتے تھے مگر جب بات زیادہ پھیل گئی تو ٹرسٹیوں نے مسلمانوں کے احتجاج سے گھبرا کر فوراً ایک جگہ وڈالا شیخ مصری کے قریب خرید نا طے کیا۔ چوں کہ مرحوم نے ٹرسٹ مسلم بچوں کی تعلیم کے لئے مخصوص کیا تھا اس لئے عام مسلمانوں کا اصرار تھا کہ صابو صدیق ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ مسلم محلے میں ہی قائم کیا جائے اور اس سے مسلمانوں کو ہی فیض ملے۔ اس زمانے میں وڈالا بمبئی کا ایک سنسان اور ویران علاقہ تھا اور اطراف بھی غیر مسلموں کی بستی تھی۔ مگر ٹرسٹیوں کو یہ ضد تھی کہ صابو صدیق ٹیکنیکل اسکول وڈالا پر ہی قائم ہو۔ اس سلسلہ میں ٹرسٹیوں کی میٹنگ انجمن اسلام ہائی اسکول بوری بندر بمبئی میں منعقد ہوئی۔ یہ خبر بقول نصرت اللہ عباسی کے مسلم علاقے میں پھیل گئی۔ اور پھر سیکڑوں سرپھرے مسلم نوجوان جن میں نصرت اللہ عباسی بھی شامل تھے۔ مولوی حمید احمد کی قیادت میں انجمن اسکول پہنچ گئے۔ دیگر لفظوں میں ٹرسٹیوں کا انجمن پر گھیراؤ کیا۔ اس تمام کارروائی کو دیکھ کر ٹرسٹی حضرات گھبرا گئے اور اسی وقت اپنا اپنا استعفےٰ لکھ کر مولوی حمید احمد کے ہاتھوں میں تھما دیا۔ تب ایک نئی باڈی تشکیل دی گئی اس نئی باڈی نے شیفر روڈ کے قریب ایک جگہ حاصل کی جہاں آج صابو صدیق انسٹی ٹیوٹ واقع ہے، قائم ہوا۔ مرحوم صابو صدیق کا یہ مقصد تو ان کے بعد بھی پورا ہوگیا مگر اطلاع کے مطابق یہاں مسلم بچوں کو داخلے لینے میں تکلیف ہوتی ہے۔ جب کہ مرحوم کی وصیت کے مطابق وہ صرف اور صرف مسلم بچوں کے لئے قائم کیا گیا تھا۔

مرحوم محمد صابو صدیق کی اتنی اہم مالی قربانی کا مقصد مسلم بچوں کو ہنرمند بنانا تھا مگر پرنسپل شہاب الدین دسنوی اور معین الدین حارث کے دور میں ساٹھ فیصد غالباً غیر مسلم طلباء تھے۔ اسوقت کا فیصد معلوم نہیں ہے۔ تاہم صابو صدیق انسٹی ٹیوٹ میں محترم ہکے، حسین صاحب کا دم غنیمت ہے کہ وہ مستحق طلباء سے ہر ممکن تعاون کرتے ہیں۔

(نوٹ: اس مضمون کو ترتیب دینے میں فاروق چھوٹانی کی تحریر سے مدد لی گئی ہے) ✦ ✦ ✦ ✦

سالیہ
گذرے
حکیم محمد قائم
مرحوم نے
تھا۔ مولوی صا
سکھانے کی دھن تھی۔ ا
بات کی کہ صابو صدیق،
پھیل گئی۔ موجودہ ٹرسٹی،
اسکول وغیرہ چلایا کرنے
مرتقی کوکن بمبئی

★ شرف کمالی

ڈاکٹر ایم' او' شیخ مرحوم

ڈاکٹر ایم او شیخ انجم کے انتقال کی خبر اُن کے انتقال کے دس بارہ روز بعد پہونچی۔ مذکورہ رحلت پر رنج ہونا یقینی ہے لیکن بڑا رنج یہ بھی ہے کہ ایک فعال خادم قوم کی ساری خدمات کا صلہ یہ ہے کہ اُن کے انتقال پر کسی اردو اخبار میں مختصر سی خبر تک شائع نہ ہو سکی۔ وہ اپنے آبائی وطن راجیوڑہ رتناگری میں انتقال فرما گئے اور وہیں سپردِ خاک ہوئے۔

ایم او کا نام محمود عمر تھا۔ ہومیو پیتھی کا اُن کا مطب کھڑک ڈونگری پر تھا اور رات دیر گئے تک وہ مطب میں بیٹھتے۔ اُن کی زندگی کا سب سے بڑا کارنامہ اُن کا رسالہ "شودھن" (مراٹھی ہفت روزہ) ہے۔ مراٹھی میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف زہر افشانی کرنے والوں کی کسی دَور میں بفضل اللہ کمی نہیں رہی۔ شیخ صاحب مرحوم مراٹھی کے طالبِ علم تھے۔ رتناگری کے مشہور پٹوردھن ہائی اسکول میں مراٹھی کے قابل اساتذہ سے تعلیم پائی۔ اسلام پر رکیک حملے کرنے والوں کا مُنہ توڑ جواب دینا شیخ صاحب مرحوم کا خاص مشغلہ تھا۔ وہ پابندِ صوم وصلوٰۃ، صحیح العقیدہ مسلمان تھے۔ اُن کی محنت نیچی لگن اور سونے پر سہاگا اُن کی اسلامی اسپرٹ سراہنے کے قابل خوبیاں تھیں۔ شودھن میں اُن کے تحریر کردہ مضامین اُن کے اسلامی جذبات کے آئینہ دار ہیں۔ میں نے ان کی زبانی مراٹھی ابھنگوں کے رُوپ میں سورۂ فاتحہ اور کئی قرآنی آیات کا ترجمہ سُنا تھا۔ یہ اُن کا اپنا جُداگانہ انداز تھا! وہ اردو میں بھی طبع آزمائی کرتے تھے۔ اور انجم یزدانی تخلص فرماتے تھے۔

ایم' او صاحب کا حلقۂ احباب وسیع تھا۔ لوگ اُن کی سلاست روی کی وجہ سے اُن کے گرویدہ تھے۔ جماعتِ اسلامی کے فعال رکن تو وہ نہیں تھے لیکن طبیعت کا رجحان و میلان اِس جماعتی تحریک کی طرف ضرور تھا۔ اِس لئے سُنا ہے کہ پولیس محکمہ کو اربابِ اقتدار کی طرف سے ان کی حرکت و سکنات پر نظر رکھنے کی تاکید تھی۔ بقول شخصے:

سارے شریف لوگوں کو مجرم قرار دو
غنڈوں پہ لیڈری کے صحیفے اتار دو

انجم صاحب نہایت خلیق انسان تھے۔ ہمیشہ مُسکراتا ہوا چہرہ اور ہمہ وقت دوسروں کی مدد کے لئے آمادہ۔ مولوی محمد اسماعیل کوکنی مرحوم المعروف بڑھے مولوی صاحب' مؤلف مولود نامہ، تحفۂ ابراہیم خانیہ، جن کا راجیوڑہ میں مکتب تھا اور اردو پریس جگ منتر بھی۔ ڈاکٹر صاحب فرماتے تھے کہ موصوف کے وہ نواسے ہیں۔ ویسے خود ڈاکٹر صاحب کا خانوادہ رتناگری کا مشہور خانوادہ ہے جہاں اُن کے اعزاز واقربا کثیر تعداد میں ہیں۔ خود ڈاکٹر صاحب کے فرزندان اور دیگر قرابت دار بھی ہیں جنھوں نے اُن کی آخری خدمات کا حق ادا کیا ہے۔

اللہ تعالےٰ اِن سب کو صبرِ جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ درجات سے سرفراز فرمائے۔

حق مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا

ﷺ

آدم نصرت

اک شمع تھی دلیلِ سحر سو خموش ہے

ڈاکٹر شیخ محمود انجم چلے گئے اور وہ شائستگی ذوق ونظر کا ایک بڑا حصہ بھی اپنے ساتھ لے گئے اور اب جو اِس قبیل کے چند لوگ یہاں باقی رہ گئے ہیں تو اُن کے اُٹھتے ہی اس میدان میں دھول اُڑتی دکھائی دے گی۔

رتناگری میں آئیڈیل گرلز ہائی اسکول کو قائم کرنے کا سارا کریڈٹ اسماعیل حکیم کو جاتا ہے لیکن ڈاکٹر شیخ صاحب بھی اس کارِ خیر میں برابر کے شریک رہے۔ اس طرح جناب قادر ملاّ،

احمد بھسکر صاحب اور ناخوا (پادس) وغیرہ بھی اس کارِ خیر میں کسی سے پیچھے نہیں تھے۔ پھر رتناگری کے قرب وجوار میں اردو میڈیم کے اور بھی اسکول قائم ہوئے جن کے قائم کرنے میں ڈاکٹر موصوف کا نام سرِ فہرست جاتا ہے۔ لیکن بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ آئیڈیل اسکول کا نام رتناگری کے نقشے پر آج کہیں بھی نظر نہیں آتا۔ شاید کہ خود غرضی اور موقع پرستی قوم کی اس امانت کو بھی کھا گئی ہو۔ ــــــ ڈاکٹر موصوف میں قوم پرستی اور حُبّ الوطنی کا جذبہ بدرجۂ اتم موجود تھا۔ وہ **شودھن** نام کا مراٹھی ہفتہ وار نکالتے رہے۔ اسلام اور مسلمانوں پر کئے گئے غیر قوم کے رکیک حملوں کا مسکت جواب لکھا کئے۔

اگرچہ ڈاکٹر موصوف کے کئے گئے رفاہ عام کے کاموں سے ان کا نام مٹا کر خود غرضی اور موقع پرستی نے وہاں اپنے ناموں کے لیبل چسپاں کرنا شروع کر دیا ہے اس کے باوجود یہ سچ ہے اور قوی امید کی جا سکتی ہے کہ اُن کا نام رفت و گذشت نہیں ہوگا۔ وہ یقیناً باقی رہے گا۔ اپنے خلوص اور جذبۂ حب الوطنی و قوم پرستی کی خوبو کے ساتھ ؎

کھِلتے ہیں پھول لالے کے جسکے مزار پر
نصرت کسی کا کشتۂ الفت ضرور تھا
(آدم نصرتی)

"آسماں تیری لحد پہ شبنم افشانی کرے"

جناب محمود عمر شیخ ایڈیٹر شودھن اور ہومیو پیتھی کے مشہور ڈاکٹر کا تحریکِ اسلامی سے بہت پرانا تعلق تھا۔ مسلم پرسنل لاء کمیٹی مہاراشٹر کے سیکریٹری تھے اور مسلم پرسنل لاء کے تعلق سے اعتراضات کا منہ توڑ جواب دیتے۔ برادرانِ وطن میں آپ کا جریدہ قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا اور کتنے ہی غیر مسلم اس میں لکھتے بھی تھے۔ دعوت و تبلیغ کے کام میں ہر وقت مصروف رہتے اور کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے بلکہ کسی نہ کسی طرح پیدا کر لیتے۔ آپ اپنے ملک میں ایک انجمن تھے۔

پسماندگان میں بیوی اور دو بیٹے شامل ہیں ــ اللہ ان کی مغفرت کرے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ (آمین)

شہاب بانکوٹی
ناظم: جماعتِ اسلامی ہند ــ علاقہ کوکن

سیاست اور تعلیم

سیاست ایک پہاڑی، برساتی نالا ہے آناً فاناً چڑھتا ہے اور دیکھتے ہی دیکھتے اتر جاتا ہے۔

تعلیمی کام ایک دھیمے دھیمے بہنے والا میدانی دریا ہے جو برسات ہی میں نہیں بلکہ گرمی میں بھی پہاڑوں کے برف تیلے دل کو پگھلا کر اپنی روانی کا سامان پیدا کرتا ہے۔

(ڈاکٹر ذاکر حسین)

تبصرہ

تبصرہ نگار: انجم عباسی

مینارۂ فلک بوس

مینارۂ فلک بوس، محترم ساقی تو نڑبلوی صاحب کا دوسرا مجموعۂ کلام ہے جو ۲۶۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس مجموعے میں بھی پہلے مجموعے کی طرح تمام تر غزلیں ہیں۔ ساقی صاحب غزل ہی کے شاعر ہیں۔ نظمیں بہت کم کہتے ہیں۔ ساری غزلوں میں کلاسیکی رنگ زیادہ غالب ہے۔ وہ ایک طویل عرصے سے شعر کہہ رہے ہیں اس لئے کہنہ مشقی نے ان کے کلام میں روانی اور سلاست پیدا کی ہے، شگفتگی اور تاثر آفرینی بھی پائی جاتی ہے۔ زندگی درس و تدریس میں گزری ہے اس لئے زبان پر قدرت رکھتے ہیں۔ کلام میں تراکیب، الفاظ کی بہتات سے کہیں کہیں شعر میں ناہمواریت پیدا ہوگئی ہے تاہم پوری شاعری سلیس اور شگفتہ اندازِ بیان کی حامل ہے ؎

ہر چند مزاج اپنا مرہونِ جنوں ہے تو
ہم ہوش کا سرمایہ برباد نہیں کرتے

•

پوچھنا کیا ہے نظر بھر کے مجھے دیکھا ہوتا
پھر مرے حالِ مفصل کی خبر ہو جاتی

•

ہم کو تسلیم تری فکرِ جراحت لیکن!
چاکِ ہستی کہیں اس طور سئے جاتے ہیں

•

ہم وفاکیش ہیں بس ہم کو وفا سے مطلب
وہ جفاکیش ہیں وہ داد وفا کیا دیں گے

•

ان کی شاعری کا سب سے بڑا موضوع عرفانِ حیات ہے جو عشق کی دھیمی آنچ پر تپ کر شعر کے قالب میں ڈھلتا ہے۔ ؎

کیسے سمجھاؤں میں ساقیؔ رازِ عرفانِ حیات
ہر جگہ مسکن ہے اسکا، اک بنارس دھام کیا

•

جو ہوسناک ہیں وہ عشق کو سمجھیں کیوں کر
اس تجارت میں زیاں بھی ہو تو بے سود نہیں

•

کہیں کہیں ان کی شاعری میں عصری حسیت بھی پائی جاتی ہے مگر وہ ایسی ہے جیسی مونگ پر سفیدی۔ ؎

کیسے خوشی خوشی میں چلے جا رہے ہیں لوگ
کندھوں پہ اپنی اپنی صلیبیں لئے ہوئے

•

مجبورِ مسافت ہیں، معذورِ رفاقت ہیں
ہم کیسے مسافر ہیں فریاد نہیں کرتے

•

مینارۂ فلک بوس کی کتابت اور طباعت عمدہ ہے۔ ساقی صاحب اگر انتخاب سے کام لیتے تو اس ضخیم شعری مجموعے کے صفحات کچھ کم ہوتے جو اس مہنگائی کے دور میں ضروری تھا۔ کتاب کی طباعت پر اخراجات بھی کم ہوتے اور ستر روپے والے اس مجموعے کی قیمت پچاس روپے سے یقیناً کم ہوتی۔

جہنم رسید

جبار طاہر بھاٹکر۔ چپلون

ایک انگریز حادثہ کا شکار زخمی حالت میں پڑا آواز لگا رہا تھا ہیل! ہیل! (دراصل وہ لفظ ہیلپ کہہ کر پکارتا تھا مگر آواز بگڑ کر ہیل بن جاتی تھی۔ (خیال رہے کہ انگریزی میں جہنم کو ہیل کہتے ہیں) دو ہندوستانی راہگیروں کا وہاں سے گزر ہوا۔ آواز سنکر ایک نے دوسرے سے کہا کہ "دیکھو یہ انگریز مرنے کو ہے تب بھی لفظ بچا رہا ہے سیدھے سے ہیلپ بھی نہیں کہتا" دوسرے نے جواب دیا "نہیں! یہ بات نہیں ہے!! دراصل وہ جہنم کا نظارہ کر رہا ہے۔ اس لئے ہیل ہیل کہکر چیختا ہے"

سیٹلائٹ فیشن
ریڈی میڈ کپڑوں کے صنعت کار و برآمد کار
پروپرائٹر :- غلام دستگیر پرکار
فیکٹری : وجے انڈسٹریل اسٹیٹ آئی۔بی۔پٹیل روڈ، گورے گاؤں (ایسٹ) بمبئی نمبر ۴۰۰۰۶۳
فون نمبر :-

امینہ
فشریز

اخبار و افکار

مُرتبہ : سفی بن صاد

جناب ستار بھائی پرکار رتناگری ضلع کانگریس کے معتمد

۹ر اگست ۹۲ء کی منعقدہ مجلس میں دسٹرکٹ پریسیڈنٹ شری گوندراؤ نگم کے اس بات کا اعلان کیا کہ جناب ستار بھائی پرکار (متوطن بانکوٹ) کو رتناگری ضلع کانگریس کے عہدہ جوائنٹ سکریٹری کے لئے بالاتفاق رائے چن لیا گیا ہے۔

جناب ستار بھائی نے منڈنگڑھ تعلقہ صدر کی حیثیت سے ملک و قوم کی خاصی خدمت کی ہے۔

قمر سومیشوری کی ترقی

سومیشور ضلع رتناگری کے مدرس جناب بشیر احمد علی ساوکار المتخلص قمر سومیشوری ترقی پاکر اب گریڈ صدر مدرس بنائے گئے ہیں اسی سلسلہ میں سومیشور کے گیان دیپ منڈل نے مراٹھی اسکول میں منعقدہ ایک جلسہ میں آپ کا سنکار کیا۔

ڈرائنگ کے مقابلہ میں نیشنل ہائی اسکول موئس کی کامیابی

چیتر کلانیکتین پونہ کے زیر اہتمام منعقدہ ڈرائنگ مقابلہ میں ادارہ ہذا کے جن سات طلبہ و طالبات نے کامیابی حاصل کرکے اپنے ہائی اسکول کا نام روشن کیا ان کے اسماء اس طرح ہیں۔

مبین سردے (دہم) افروز سردے حامرہ سردے اور نورجہاں سردے (جماعت نہم)، نجمہ عبدالکریم۔ ممتاز محمد صالح اور ریشمہ محمد علی (جماعت ہشتم)

بحرین میں کوکن کمیونٹی کا جلسہ

یکم اکتوبر ۹۲ء کو پاکستان کلب بحرین میں کوکنی کمیونٹی کا جلسہ سیرۃ النبی زیر صدارت جناب شیخ احمد صاحب انعقاد پذیر ہوا۔ جناب سید اسماعیل حداری نے حاضرین کا استقبال فرمایا۔ قاری عبدالدیان کی تلاوت سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ جناب نثار ماٹونکر، قاری افتخار احمد اور نہی سعدیہ مشتاق لامبے نے نعتیں پڑھیں۔ بچوں میں دینی شعور بیدار ہو ان کی ہمت افزائی ہو یہ مدنظر رکھ کر بچوں کا تقریری مقابلہ رکھا گیا جس سے جونیئر گروپ میں اول دوم و سوم آنیوالے نونہال علی الترتیب ریزہ مشتاق لامبے، ترنم احمد وسیلے اور سائرہ قاسم پانگکر رہے۔ سینئر گروپ میں ذوالفقار اقبال دھمنے، شاہد نثار پٹیل، اور عادل عبدالصمد ٹوپی تھے۔ جنہیں صدر جلسہ کے ہاتھوں انعامات دئے گئے۔

جلسہ کے دوسرے دور میں مولانا عبدالحلیم صاحب اور قاری عمران صاحب نے سیرۃ النبی پر بصیرت افروز تقریریں کیں جلسہ میں دعائی سو خواتین و حضرات شریک تھے۔ نظامت کے فرائض محمد کامل احمد نے انجام دئے۔

(نامہ نگار یوسف قاسم پانگکر)

مسز نیلم نفضل حاسٹر صاحبہ تنرگاؤں رتناگری کی باشندہ ہیں۔ رتناگری و مضافات میں سماجی، تعلیمی اور ثقافتی میدان میں آپ کی خدمات قابل قدر ہیں۔ خاص طور پر عورتوں کی فلاح و

بہبود کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی ہیں۔ آپ آل انڈیا ریڈیو رتنا گری کے "گلستاں" نامی اردو پروگرام کی پچھلے چھ سال سے اناؤنسر ہیں۔ حال ہی میں آکاش وانی رتناگری کے لئے ایک ایڈوائزری کمیٹی کی تشکیل عمل میں آئی تو اس میں آپ کی شمولیت آپ کی خدمات کی قدر افزائی ہے۔

ابھی پچھلے دنوں سینٹرل ریلوے منسٹری نے مہاراشٹر، آندھرا پردیش، کرناٹک اور گوا ان چار ریاستوں کے لئے ایک ڈیویژنل ایڈوائزری بورڈ قائم کیا تو محترمہ نیلم صاحبہ کو بھی اس میں شامل کیا گیا ہے کمیٹی میں جہاں ایم ایل اے، ایم پی، حکومت کے سکریٹریز، ممبر آف کامرس اور ٹریڈز کے اراکین ہوں وہاں ایک واحد مسلم کے لئے یہ امتیاز خصوصیت کا حامل ہے

محترمہ نیلم صاحبہ (جو حکومت مہاراشٹر کے ریٹائرڈ سکریٹری جناب ایس. اے. قادری یا معروف شاعر مہر مہسلائی کی دختر ہیں) نے بمبئی کے انجمن اسلام بلاسس روڈ سے ایس ایس سی اور کے سی کالج سے گریجویشن کیا ہے۔ انقلاب اور اردو ٹائمز میں بزم اطفال، بچوں کی دنیا وغیرہ کالموں میں لکھتی رہی ہیں۔ نقش کوکن سے بھی گہرا لگاؤ ہے اور کبھی کوئی معلوماتی مضمون بھی ہدیہ قارئین کرتی ہیں۔

جناب عبدالقادر ماپکر

دہولی گرام پنچایت (تعلقہ مانگاؤں) کے سرپنچ جناب عبدالقادر ابراہیم ماپکر عرصہ سے پنچایت کے رکن تھے مگر کام اور سماجی فلاح کی طرف ان کا لگن دیکھتے ہوئے امسال لوگوں نے انہیں بلا مقابلہ سرپنچ چن لیا ہے وہ گذشتہ چھ سالوں سے نہایت ہی بے لوثی کے ساتھ عوامی خدمات انجام دے رہے ہیں وہ متعدد تعلیمی اور سماجی اداروں سے بھی وابستہ ہیں مانگاؤں تعلقہ کانگریس (آئی) کے آپ خازن ہیں یہاں تین ہزار کی آبادی ہے اور گرام پنچایت میں نو اراکین ہیں

احمد زکریا عالمی کانفرنس میں شرکت کے لئے ماسکو روانہ

جناب احمد زکریا (چیرمین اسلامک کلچرل سینٹرل انڈیا) اور جناب صدرالدین دایا سابق شیریف (بمبئی) اتوار ۱۱ اکتوبر کو عالمی امن کانفرنس میں شرکت کی دعوت روس پر ماسکو روانہ ہوئے اس کانفرنس کا افتتاح قزاقستان کے صدر جناب سلطان نظر بھائی کرنے والے تھے مذکورہ کانفرنس ۱۷ اکتوبر تا ۲۴ اکتوبر قزاقستان کے دارالخلافہ "الماعطا" میں منعقد ہوگی جس میں ساری دنیا کے لیڈران نے شرکت کی۔ دلائی لامہ بھی شریک تھے۔ احمد زکریا پہلی بار انقلاب روس کے بعد ماسکو روانہ ہوئے جہاں آپ نے مسلم لیڈران سے تبادلہ خیال کیا۔ ازبکستان، تاشقند، سمرقند اور بخارا کا دورہ بھی کیا آپ ازبکستان کے نائب وزیر خارجہ ڈاکٹر فتح شاہی کی دعوت پر ازبکستان پہنچے تھے۔

واگھیورے اردو ہائی اسکول میں تقریری مقابلہ

۲۶ ستمبر ۱۹۹۲ء کو واگھیورے اردو ہائی اسکول میں "حیات طیبہ" کے عنوان پر جماعت ہشتم، نہم، اور دہم کے مابین تقریری مقابلہ منعقد کیا گیا۔

صدارت ہائی اسکول کے چیرمین جناب حسن داؤد رومانی نے کی۔ جج کے فرائض جناب قاسم بجلے، ڈاکٹر شکری اور جناب محبوب شیخ نے انجام دئے مقابلے میں کامیاب ہونے والے طلباء کے نام درج ذیل ہیں۔

اول انوارے کلیم احمد (نہم)
دوم بغدادی ناہیدہ عباس (دہم)
سوم مختارے عظیم علی (دہم)

انوارے سلیم ایوب (دہم) کو ہمت افزائی کا انعام دیا گیا۔

ان بچوں کو ضخیم انگریزی اردو لغت بطور انعام دی گئیں اس کی کفالت جناب قاسم زین الدین صلبلے (افریقہ) نے کی۔

اس پروگرام میں گاؤں کے معزز حضرات نے شرکت کی پروگرام کی کامیابی کے لئے ہائی اسکول کے تمام اساتذہ نے شب و روز محنت کی۔

(انچارج جاوید اختر ایم۔ اے۔ بی۔ ایڈ)

"ہریالی دلوں کی"

قدیم وجدید مراٹھی ادب کے وافر خزانہ سے کچھ سلگتے کچھ کھنکتے منتخبہ دلچسپ ادبی سرمایہ کا اردو ادب میں نہایت شُستہ وسلیس بامحاورہ ترجمہ و تلخیص بنام "ہریالی دلوں کی" منجانب انشا پبلیکیشنز سال رواں کا مایۂ صد ناز پیش کش زیر نگرانی عالی جناب پرنسپل شرف الدین شیخ ایم۔اے بی ایڈ اسپیشل ایگزیکٹو مجسٹریٹ۔ ترجمہ و تلخیص سجاد احمد خاں عرفانی ایم اے بی ایڈ طباعت کے مراحل طے ہوتے ہی عنقریب منظر عام پر آرہا ہے۔

انشا پبلیکیشنز ۱۳۱ر شگوفہ اپارٹمنٹ سہکار روڈ، جوگیشوری (ویسٹ) بمبئی

ڈاکٹر منشی ابوظہبی میں

مہاراشٹر کالج بمبئی کے پرنسپل ڈاکٹر عبدالقدوس منشی ماہ ستمبر ۹۲ء میں جب خلیج العرب کے نجی دورہ پر تھے اور آپ ابوظہبی پہنچے تو ۷ر ستمبر ۹۲ء کو انجمن اتحاد المسلمین کوکن نے آپ کے اعزاز میں جناب عبدالرحیم قاضی (سکریٹری) کی قیام گاہ پر ایک شاندار جلسہ استقبالیہ کا اہتمام کیا تھا۔ منشی صاحب کی مقبولیت کی وجہ سے مختصر نوٹس پر بھی کثیر تعداد میں لوگ جمع ہوئے اور صاحب اعزاز کی خیالات سن کر محظوظ ہوئے۔

نیروبی میں مشاعرہ

پاکستان سے آئے ہوئے نامی گرامی بزرگ شاعر کیف اکبرآبادی کے اعزاز میں جناب ساحر شیوی کے دولت کدہ واقع نیروبی میں ایک پرکیف محفل کا اہتمام ۵ر ستمبر کی شب کو کیا گیا تھا۔ مہمان شاعر کے علاوہ مقامی شعراء نے اپنا اپنا کلام سنایا

(نامہ نگار شیخ اسماعیل)

ماسٹر عبداللہ مقدم کی دفتر نقش کوکن میں آمد

کوکنی مسلم ورلڈ فاؤنڈیشن لندن کے سکریٹری جناب عبداللہ مقدم (متوطن ہاپرل تعلقہ منڈنگڑھ ضلع رتناگیری) پچھلے مہینہ ہندوستان آئے تو بیگم مقدم کے ساتھ دفتر نقش کوکن میں وزٹ دی۔ آپ کے ورود مسعود پر معاون مدیر جناب فقیر محمد مستری نے آپ کا خیر مقدم کیا اور پھر جناب مبارک کاپڑی صاحب کے دفتر میں N.K.T.F کے دیگر اراکین کے ساتھ طے شدہ ملاقات میں کوکنی مسلم ورلڈ فاؤنڈیشن کی سرگرمیوں اور منصوبوں پر سیر حاصل گفتگو ہوئی مقدم صاحب نے بھی کوکن کے متعدد اداروں کے تعلق سے معلومات حاصل کی مقدم صاحب (۱۱) گیارہ سال بعد ہندوستان آئے تھے دریں اثناء کوکن میں جو ہمہ جہت ترقی ہوئی ہے اس کی جانکاری حاصل کرنا ان کے لئے ضروری تھا۔ جناب مبارک کاپڑی نے سوال وجواب کی صورت میں ایک خاکہ تیار کیا ہے وہ انشاء اللہ عنقریب شامل اشاعت ہوگا۔

ڈاکٹر ایم او شیخ اردو ٹرافی

نقش کوکن ٹیلنٹ فورم نے کوکن میں اردو ہائی اسکولوں کے درمیان، تقریری، جنرل نالج، انگریزی زباندانی اور امسال ریاضی کے مقابلے منعقد کر کے بچوں میں بیداری لائی ہے اس سے خوش ہو کر علم دوست حضرات نے انفرادی انعامات سے قطع نظر فاتح ٹیم کے ہائی اسکول کو ٹرافی دینا شروع کیا۔ سب سے پہلے ٹرافی جناب آدم نور (جنرل سکریٹری میمن ایجوکیشن اینڈ ویلفیر سوسائٹی) نے مرحمت فرمائی جو جنرل نالج کے لئے ہے انگریزی زباندانی کے مقابلے جب شروع ہوئے N.K.T.F. کے چیف کوارڈینیٹر ایچ بی مقدم صاحب کے فرزند جناب محمد علی مقدم نے انگریزی کے لئے عطا کی۔ البتہ آل کوکن تقریری مقابلے جو N.K.T.F کی اولین سرگرمی ہے اس کیلئے کوئی ٹرافی نہیں تھی۔ اس امر کو محسوس کر کے جناب علی ایم شمسی نے فقیر محمد مستری ٹرسٹ کی جانب سے ڈاکٹر محمود عمر شیخ ٹرافی دینا منظور کیا ہے۔ جو آل کوکن اردو تقریری مقابلہ میں اول آنے والے اسٹوڈنٹ کے ہائی اسکول کو دی جائے گی۔

دیگر ٹرافیوں کی طرح یہ بھی گشتی ٹرافی ہوگی جو ایک سال کے لئے فاتح ہائی اسکول کے قبضہ میں دی جائیگی۔

البتہ جو ہائی اسکول متواتر تین سال تک ٹرافی جیت لے تو تیسرے سال وہ اسے مستقلاً بحال کر دی جائے گی۔

ادارہ N.K.T.F نقیب محمد متری ٹرسٹ کے منیجنگ ٹرسٹی جناب علی ایم شمسی، سکریٹری جناب گلزار مستری و دیگر ٹرسٹیاں کی جانب سے علم دوستی اور ہمت افزائی کے لئے ان کا شکر گذار ہے۔

کوکنی مسلم کلب نے میچ جیتا

نیروبی انسٹی ٹیوٹ (مشرقی افریقہ) میں میمن فٹبال ٹورنامنٹ کے زیر اہتمام کھیلے گئے میچوں میں کوکنی مسلم کلب نے آغا خان کلب کو شکست دے کر پہلی بار اوپن فٹبال ٹرافی پر قبضہ جما لیا جناب عبدالوہاب مقدم نے پنلٹی کارنر کو گول میں تبدیل کر کے اپنی ٹیم کو فتح سے ہمکنار کیا اور اسطرح کوکنی مسلم کلب نے ایک کے مقابلہ صفر سے فتح پائی۔

تھانے ضلع کے مثالی مدرسین

ضلع پریشد تھانہ نے امسال یوم مدرسین کے موقعہ پر ۲۸ پرائمری اور ۱۲ ثانوی اسکولوں کے مدرسین کو مثالی مدرس (آدرش شکشک) کا اعزاز عطا کیا ہے ان معززین میں ۳ مسلم اساتذہ ہیں۔

۱ : اردو پرائمری اسکول منور تعلقہ پالگھر کے صدر مدرس جناب محمود خان اسماعیل خان پٹھان۔

۲ : اردو اسکول موکھاڈا کے مدرس جناب شفیع الدین شرف الدین شیخ۔

۳ : کوکنی مسلم ایجوکیشن سوسائٹیز اردو ہائی اسکول پڈگھا بوریولی کے مدرس جناب ملک احمد ملا (صافر ملک) ان حضرات کے علاوہ اگر کسی خوش نصیب مسلم مدرس کو اعزاز ملا ہو مگر ہم اپنی لاعلمی کی وجہ سے ان کا نام شریک اشاعت نہ کر سکے ہوں تو ہم معذرت خواہ ہیں اور التماس کرتے ہیں کہ وہ اپنے نام دینے سے ہمیں مطلع فرمائیں۔

ضلع پریشد تھانہ کے علاوہ تھانہ میونسپل کارپوریشن بھی ہر سال کچھ شہریوں کو اعزاز عطا کرتی تھی امسال اس میں اساتذہ کو بھی شامل کیا گیا ہے اور اس اعتبار سے اردو اسکول نمبر ۷ ۷ کے مدرس جناب شیخ لقمان شیخ ابراہیم بھی اعزاز دے کر نوازے گئے۔

عالمہ کورس میں ہرنئی کی طالبات

نیشنل ہائی اسکول ہرنئی ضلع رتناگری سے ایس ایس سی میں کامیابی حاصل کرنے کے بعد ہرنئی کی درج ذیل طالبات نے "عالمہ" کورس میں داخلہ لیا ہے

۱ : یاسمین علی میاں بانکوٹکر۔
۲ : شاہین امبیتکر
۳ : سمیرہ جعفر امبیتکر
۴ : زرینہ اسحاق پٹھان
۵ : شکیلہ شریف دیویکر
۶ : دلنواز دہینکر
۷ : دلنواز یوسف قاضی
۸ : ندرانہ چپلونکر

مبارک کاپڑی کی صبح

رات چاہے کتنی ہی کالی کیوں نہ ہو۔ کتنی ہی بھیانک وڈراونی کیوں نہ ہو اس کی "صبح" ضرور ہوتی ہے اسی عقیدہ کے ساتھ نوجوان صحافی اور بے لاگ و بے باک قلمکار جناب مبارک کاپڑی نے قلم سنبھالا۔ ۱۹۷۹ء میں وہ نقش کوکن کے ادارۂ تحریر میں شامل ہو گئے اور "پہلا صفحہ" اور "آخری صفحہ" لکھ کر سماجی برائیوں، سیاسی دھاندلیوں اور خود پرست لیڈروں کی دھجیاں بکھیر دیں ان کی طرز تحریر سے نقش کوکن کا قاری چونک اٹھتا تھا بلکہ سچ تو یہ ہے کہ نقش کوکن کا قاری ان دو صفحات کے لئے پرچہ کا بے چینی سے انتظار کیا کرتا تھا۔

پھر مبارک صاحب کی کاروباری مصروفیات اس قدر بڑھ گئی کہ یہ سلسلہ بھی منقطع ہو گیا۔ مگر اب کوکن اردو

رائٹرز گائڈ نے نقش کوکن میں مطبوعہ ان کے مضامین کو کتابی صورت میں شائع کیا ہے جس کا نام ہے "صبح" جسے مبارک صاحب نے اپنی والدۂ محترمہ کے نام سے منسوب کیا ہے۔ فلیپ پر مطبوعہ نور پرکار سہیل عظیم آبادی اور خواجہ احمد عباس کی آراء نے کتاب کی قدر اور بڑھا دی ہے۔

اپنی تمام تر مصروفیات کے باوجود جناب مبارک کاپڑی آج بھی نقش کوکن کے کارواں میں شامل ہیں آج بھی ان کے پیش نظر یہ فارمولا ہے کہ۔

نورا تلخ تری زن چوں ذوق نغمہ کم یابی
ہدی را تیز تری خواں چوں محمل را گراں بینی

نقش کوکن ٹیلنٹ فورم .N.K.T.F

ادارہ نقش کوکن کی ایک ذیلی مجلس ہے جو پچھلے دس سالوں سے کوکن کے اردو ہائی اسکولوں کے اساتذہ اور طلباء کی کارگردگی کا محاسبہ کرتی ہے اور انعامات واعزازات سے ان کی ہمت افزائی کرتی ہے قدر بڑھاتی ہے۔ تقریری مقابلے جنرل نالج مقابلے، انگریزی زباندانی کے مقابلے اور اس سال سے ریاضی کے مقابلے منعقد کر کے فورم نے بچوں کو ایک نئی راہ دکھائی ہے۔ ان تمام سرگرمیوں کے پیچھے جناب مبارک کاپڑی کا ذہن کارفرما ہے۔

۱۳ ستمبر ۹۲ء کو فورم نے اپنے نوجوان ساتھی کے صاحب کتاب بننے پر مبارکبادی کا جشن منایا جس میں مبارک صاحب کو ایک خوبصورت پارکر قلم نذر کرتے ہوئے دعا کی گئی ۔۔ اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ "

ابوظہبی میں میلادالنبی پروگرام

۲۵ ستمبر ۹۲ء کو انجمن اتحاد المسلمین مقیمان ابوظہبی نے میلادالنبی کے موقعہ پر اسلامک کلچرل سینٹر میں "اسلامک کوئیز" کا پروگرام رکھا تھا جس میں کثیر تعداد میں لوگ حاضر ہوئے۔ خاص طور پر ننھے منے بچوں نے اسلامی معلومات کے پوچھے گئے سوالوں کے صحیح جوابات دے کر حاضرین کو بے حد متاثر کیا۔

سینئر گروپ کے مقابلہ میں آنے والے ۳ بچوں کے نام اسطرح ہیں۔

(۱) طاہر منیر قاضی (۲) آمنہ اصغر قاضی (۳) سجاد مصدق ہرزک

جونیئر گروپ میں جو بچے پہلے تین نمبر پر آئے ان کے نام اسطرح ہیں۔

(۱) مصدق فرماں پانگر
۲: مدیحہ مسعود قاضی
۳: منذ بن اسلم قاضی

جناب عبدالرحیم قاضی (سکریٹری) جناب محمود پوتیکا اور جناب شفیق ہرزک نے نظامت کے فرائض انجام دئے۔
(نامہ نگار فرماں پانگر: ابوظہبی)

منور میں اسکالرشپ

امسال اردو اسکول منور ضلع تھانہ کے ۱۲ طلباء نے گورنمنٹ اسکالرشپ کے امتحان میں شرکت کی تھی مگر صرف سجاد عبدالوحید پٹیل (ہفتم) کامیاب ہوا

مراٹھی تصنیفات

"اسلام" یا مسلمان" سے متعلق مراٹھی میں مطبوعہ کتابوں پر تحقیق کرنے والے عالمی محقق جناب عمر خالدی کو مراٹھی تصنیفات مطلوب ہیں جن صاحبان کے پاس ایسی کتابیں ہوں اور پیش کرنا چاہیں تو پتہ ذیل پر رابطہ قائم کریں۔

اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کا قیام

ایجوکیشنل ایلیفنٹ سوسائٹی کے زیر اہتمام جاری نیشنل اردو ہائی اسکول امبرناتھ کے قیام کو پچیس ۲۵ سال مکمل ہونے پر مدرسہ ہذا کے سابق طلبہ کی ایک نشست گذشتہ دنوں امبرناتھ نگر پالیکا کے ریسٹ ہاؤس میں ہوئی جہاں سابق طلبہ کی متفقہ رائے سے اولڈ بوائز ایسوسی ایشن امبرناتھ کا قیام عمل میں آیا۔

ایسوسی ایشن کے عہدیداروں کی تفصیل اس طرح ہے۔

صدر: محمد شفیق محمد سعید
نائب صدر: شاہ میر خان اور لئیق خان
جنرل سکریٹری: محمد یوسف جامی شیخ بابو
جوائنٹ سکریٹریز: قمر خاں، صغیر خان اور قمر الحسن بیگ
خازن: شیخ گلاب منیر
آڈیٹر: محمد شمیم محمد طاہر۔

پرنسپل ابراہیم خان طالب پروگرام ڈائرکٹر مقرر

جناب ابراہیم خاں طالب، سابق پرنسپل، فاروق ستار عمر بھائی ہائی اسکول برائے طلبہ، جوگیشوری، بمبئی کا تقرر ایجوکیشن مینجمنٹ ریسورس پروجیکٹ کے پروگرام ڈائرکٹر کی حیثیت سے ہوا ہے۔ یہ پروگرام نرسی مونجی انسٹی ٹیوٹ آف مینجمنٹ اسٹڈیز جوہو ولے پارلے بمبئی کے زیر اہتمام کیا گیا ہے جسے آغا خان فاؤنڈیشن (جنیوا) کی مالی امداد حاصل ہے۔ پرنسپل صاحب گذشتہ تقریباً چالیس سے محنت ولگن کے ساتھ تعلیمی خدمات انجام دے رہے ہیں آپ فاروق ہائی اسکول کو بمبئی عظمیٰ کا ایک مثالی اسکول بنانے میں کامیاب رہے ہیں۔ آپ تعلیمی امداد بہ کمیٹی رتناگری، انجمن اسلام بمبئی، انجمن اسلام جنجرہ اور دارالرحمت ٹرسٹ کوسہ کے علاوہ کئی تعلیمی و سماجی اداروں سے منسلک ہیں۔ آپ کو یوم اساتذہ کے موقع پر نیشنل فاؤنڈیشن فور ٹیچرس ویلفیئر، بمبئی عظمیٰ اور روٹری کلب آف (نارتھ بمبئی) نے بہترین مدرس "سے ایوارڈ سے نوازا۔ پرنسپل خان صاحب بمبئی ڈویژنل بورڈ آف سیکنڈری اور ہائر سیکنڈری اسکولس کے سرگرم رکن اور مہاراشٹر اردو بورڈ آف اسٹڈیز کے بھی رکن رہے ہیں۔ آپ نے بمبئی اسوسی ایشن آف ہیڈس آف سیکنڈری اسکولس کے صدر کی حیثیت سے اپنی خدمات انجام دی ہیں۔ آپ کو حکومت مہاراشٹر نے چار مرتبہ اسپیشل ایگزیکیٹو مجسٹریٹ کی حیثیت سے تقرر کرکے آپ کی تعلیمی، سماجی و ثقافتی خدمات کو سراہا ہے۔

آپ کی بیش بہا تعلیمی خدمات کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ کی سبکدوشی کے موقع پر بمبئی میمنس ایجوکیشن سوسائٹی نے آپ کو گراں قدر نقد عطیہ مبلغ ایک لاکھ روپئے سے نوازا۔ سبکدوشی کے بعد بھی آپ بمبئی میمنس ایجوکیشن سوسائٹی کے ماتحت چلنے والے مدارس کی رہنمائی چیف ایگزیکیٹو آفیسر کی حیثیت سے کرتے رہے گزشتہ سال آپ نے رتناگری شہر میں مستری ٹیکنیکل ہائی اسکول کا سنگ بنیاد رکھا جس کا شدت سے انتظار تھا۔

آپ کے دیرینہ تعلیمی تجربات سے قوم وملک کے نونہالوں کو اور بالخصوص اردو مدارس کے طلبہ وطالبات کو مستفیض ہونے کا موقع ملے گا ایسی امید ہے۔

امبرگھر میں ثانوی تعلیم کی سہولت

داپولی سے قریب امبرگھر میں ۸ رجون ۹۲ء سے ڈسنٹ ایجوکیشن اینڈ ویلفیئر سوسائٹی کے زیر اہتمام آٹھویں جماعت شروع کی گئی ہے جس میں تیس طلباء وطالبات زیر تعلیم ہیں۔

اس سوسائٹی نے امبرگھر اور اسکے مضافات میں کارکردگی کو بڑھانے کا فیصلہ کرتے ہوئے مختلف قسم کے ٹیکنیکل اور انجینئرنگ کورسیس جاری کرنے کا منصوبہ بنایا ہے اگر عوام کا تعاون حاصل رہا تو انہیں وسعت دی جاسکتی ہے۔

ڈاکٹر وقار شیخ کی تحقیقاتی رپورٹ

بمبئی اسپتال کے الرجی کے ماہر ڈاکٹر وقار شیخ کا کہنا ہے کہ کورٹی زون نامی دوا کے کش سے مریض تپ دق کا شکار ہوسکتے ہیں۔ پوری دنیا میں انہی نوعیت کی یہ پہلی تحقیق ہے۔ ڈاکٹر وقار شیخ کی تحقیقاتی رپورٹ اگست ۹۲ء کو مشہور اور بلند پایہ "الرجی" نامی جریدہ میں شائع ہوئی ہے جو یوروپین اکیڈمی آف الرجی کا مستند جریدہ ہے یہ جریدہ کوپن ہیگن (ڈنمارک) سے شائع ہوتا ہے۔

ڈاکٹر وقار شیخ نے پچھلے سال اپنے مطالعہ اور تجربہ سے یہ ثابت کیا تھا کہ منشیات جیسے ہیروئن یا گرد سے شدید الرجی ہوتی ہے۔

اک شخص کل ملا تھا کڑی دھوپ میں مجھے
پانی کی آرزو میں، لہو بیچتا ہوا

انتا بھوئر بھیونڈی کے صدر بلدیہ منتخب

بھیونڈی سدھار کمیٹی کے امیدوار انتا بھوئی بھیونڈی نظام میونسپل کونسلر کے صدر چن لئے گئے انہوں نے اپنے حریف کانگریس آئی کے اشوک راجندر پاٹل ۲۵ ووٹوں سے شکست دی۔ انتا بھوئی کو ۵۳ ووٹ اور اشوک پاٹل کو ۱۸ ووٹ ملے جب کہ ایک ووٹ مسترد کردیا گیا۔

۷۵ کونسلروں میں سے ۷۲ کونسلروں نے اپنے حق کا استعمال کیا۔ جب کہ تین کونسلر غیر حاضر تھے۔

کھیل کھلاڑی

۱۴ اکتوبر ۹۲ء کو ہندوستانی ٹیم محمد اظہر الدین کی قیادت اور کرکٹ منیجر اجیت واڈیکر کے ہمراہ زمبابوے اور جنوبی افریقہ کے تاریخی دورے پر روانہ ہو گئی ہے۔

جنوبی افریقہ کے ساتھ کھیلوں کے رابطوں پر لگی پابندی ہٹائے جانے کے بعد ہندوستانی ٹیم جنوبی افریقہ کا سرکاری دورہ کرنے والی پہلی کرکٹ ٹیم ہو گی اور زمبابوے کی ٹیم بھی ان کے خلاف اپنا پہلا ٹیسٹ میچ کھیلے گی۔

اجیت واڈیکر نے جن کو خوش قسمت کپتان کہا جاتا تھا کہا کہ یہ دورہ نسل پرستی کے مکمل خاتمہ کی طرف ایک بڑا قدم ہے۔

توقع ہے کہ اگلے تین ماہ تک یہ دورہ دنیا کی توجہ کا مرکز بنا رہے گا پہلی بار اس بات کا امکان ہے کہ کرکٹ نہ کھیلنے والے ممالک بھی اس مقابلہ کو میڈیا پر نمایاں کریں گے۔

بھوت پریتوں کے خلاف اعلان جنگ

مہاراشٹر کی رضا کار تنظیم نے بھوت پریتوں کے خلاف جنگ چھیڑ دی ہے اور اپنا پہلا حملہ یکم دسمبر کو کوکن علاقہ میں کرنے کے لئے کمر کس لی ہے مہاراشٹر کی توہمات مخالف کمیٹی کے صدر نریندر دھابولکر نے کہا کہ کوکن میں اندھے عقائد اور توہمات کا غلبہ ہے اور کمیٹی کے کارکنوں کے لئے یہ مقام میدان جنگ کا کام انجام دے گا۔

ڈاکٹر دھابولکر نے بتایا کہ یادرہ روزہ مہم کے دوران سادہ لوح دیہاتیوں کے دماغ سے بھوتوں شیطانوں اور مافوق الفطرت طاقتوں کا خوف ختم کرنے کے لئے کارکن ان مقامات پر کیمپ لگائیں گے جہاں کہا جاتا ہے کہ روحوں کا بسیرہ ہے اگر وہاں ایسے مقامات نہیں ہوں گے تو شمشان شیطان گھاٹ پر کیمپ لگائے جائیں گے کیمپ لوگوں کو جادو ٹونے کی حقیقت بتانے کے لئے آگ کھانے اور شعلوں پر چلنے جیسے مختلف پروگرام بھی دکھائے گی۔ کیوں کہ خود ساختہ تانترک اور جھاڑ پھونک کرنے والے اس طرح کی چیزیں دکھا کر دیہاتیوں کو بہکاتے ہیں اور ایسا ظاہر کرتے ہیں کہ ان کے پاس مافوق الفطری قوت ہے۔

جے جے اسپتال میں ڈائن؟

گزشتہ مہینہ سے بمبئی کے چند مسلم محلوں میں یہ خبر گرم ہے کہ بمبئی کے جے جے اسپتال میں ایک ایسی مسلم لڑکی داخل ہے اس لڑکی کی فوراً ہی موت واقع ہو گئی لیکن دفن کرنے کے دوسرے روز وہ اپنی ماں کے خواب میں آئی اور کہا کہ وہ قبر میں زندہ ہے لہذا اسے قبر سے نکالا جائے لڑکی کی ماں نے ایک مولوی صاحب سے مل کر سارا ماجرا بیان کیا تو مولوی صاحب نے قبر کھودنے کا مشورہ دیا خبر کے مطابق جب قبر کھودی گئی تو اس میں لڑکی زندہ تو تھی لیکن اس کا چہرہ کسی ڈائن کی طرح مسخ ہو چکا تھا اس کو فوراً ہی جے جے اسپتال میں داخل کیا گیا اس خبر کے مطابق بے شمار لوگوں نے جن میں عورتوں کی تعداد زیادہ ہے مذکورہ ڈائن نما لڑکی کو دیکھنے کے لئے بھیڑ لگا دی

ہمارے نمائندے نے ڈائن کی افواہ کا سبب وہ ایک عورت ہے جو تیل سے جل گئی تھی اور جسے نازک حالت میں اسپتال میں داخل کیا گیا تھا اس عورت کو دیکھنے آنے والی بھیڑ کو کسی نے شرارت سے ایک نئی کہانی سنا ڈالی۔

یہ بڑی عجیب بات ہے کہ ہر دوسرے سال اسی نوعیت کی کوئی افواہ اڑائی جاتی ہے یہ افواہ کون لوگ اور کس مقصد کے تحت اڑاتے ہیں؟ کیا اس خیال سے کہ اس طرح کی خبروں سے مسلمانوں میں خوف خدا پیدا ہوگا؟ جبکہ ایسی افواہوں سے مذہب کا خوف تو نہیں البتہ غیر مسلموں میں مذہب کا مذاق ضرور بن جاتا ہے لہذا ایسی افواہ پھیلانے والوں کی ہمت افزائی قطعی نہیں کی جانی چاہئے اور ایسی افواہوں کو بیان کرکے خود بھی افواہ پھیلانے کے کام میں نادانستہ طور پر شریک نہیں ہونا چاہئے؟

یوگنڈا سے نکالے ہوئے ہندستانیوں کی جائدادیں واپس کرنے کا وعدہ

پچھلے مہینہ یوگنڈا کے صدر مسٹر یوویری موسیوینی جو ہندوستان کے دورے پر آئے تھے نئی دہلی میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے سابق ڈکٹیٹر عیدی امین کی واپسی کو خارج از امکان قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ یوگنڈا کے ہندوستانی شہری یوگنڈا واپس جانا چاہتے ہیں تو انہیں ان کی سابقہ جائدادیں واپس کردی جائیں گی اگر وہ واپس جانا نہ چاہتے ہوں تو ان جائدادوں کا معاوضہ دیا جائے گا۔

سہ ماہی "ترسیل" بمبئی

پتہ: بی ۲۱ بندوق والا بلڈنگ
جیل روڈ بمبئی ۹

کوکن اردو رائٹرز گلڈ کے روح رواں ۔ ۔ ۔ ۔ جناب ساحر شیوی کی تحریک پر گلڈ کے زیر اہتمام ایک ادبی رسالہ ترتیب دیا جارہا ہے یہ کسی خاص علاقے یا مکتب فکر کی نمائندگی نہ کرتے ہوئے غیر جانبدار اور بے لاگ افکار و تخلیقات کا حامل رسالہ ہوگا۔ اس سہ ماہی رسالے کی اولین اشاعت جنوری ۱۹۹۳ء میں منظر عام پر آنے کی توقع ہے۔

ادارۂ تحریر
یونس اگاسکر (مدیر)
شرف کمالی (نائب مدیر)
انجم عباسی (نائب مدیر)

سچ تو یہ ہے کہ

گودلکوٹ میں سترہ ۱۷ سال پہلے خاتون گریجویٹ ہوئی تھی۔

ماہنامہ نقش کوکن کا ستمبر ۹۲ء کا شمارہ نظر نواز ہوا جس میں دو مقدم بہنوں کی کامیابی کا ذکر کرتے ہوئے انہیں گودلکوٹ کی اولین خاتون گریجویٹ لکھا گیا ہے۔ میں نامہ نگار جناب جمال یوسفی کی توجہ اس طرف مبذول کراتے ہوئے عرض کرتی ہوں کہ تقریباً سترہ ۱۷ سال قبل نقش کوکن کے اعزازی نمائندے جناب ابراہیم عبدالغفور چوگلے کی دختر شہناز نے بی ایس سی بی ایڈ کیا تھا اور اس طرح انہیں اولین خاتون گریجویٹ ہونے کا شرف حاصل ہے ان سترہ سالوں میں ۱۳ دیگر لڑکیوں نے (جن میں مذکورہ دو مقدم بہنیں شامل نہیں ہیں اس لئے کہ انہوں نے حال ہی میں کامیابی حاصل کی ہے) گریجویشن کیا ہے ان کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔

تین تو جناب چوگلے صاحب موصوف کی بھتیجیاں ہیں۔ نسیم۔ فرزانہ اور فاطمہ حسین چوگلے ان تینوں نے بی ایس سی کی سند حاصل کی ہے۔

(۴) الحاج غلام حسین چوگلے صاحب کی دختر ڈاکٹر نکہت B.M.M.S
(۵) ساجدہ علی چوگلے B.A
(۶) عصمت علی منیر B.S.C
(۷) خالدہ اسماعیل خطیب B.A
(۸) پروین عبدالرحمٰن خطیب B.COM
(۹) رخسانہ دادابھائی پٹیل B.S.C
(۱۰) صفیہ فضل الدین پٹیل B.SC.
(۱۱) یاسمین حسن چوگلے B.A
(۱۲) شیرین عبدالقادر چوگلے B.COM

اب قرۃ العین اور صبیحہ مقدم جنہوں نے B.A. کیا ہے اس فہرست میں

شامل ہو گئی ہیں ۔

مجھے جمال یوسفی صاحب سے کوئی شکایت نہیں ممکن ہے انہیں "گوولکوٹ کی مقدم برادری کی اولین گریجویٹ" لکھنا تھا مگر سہواً دو لفظ لکھنے سے رہ گئے۔ ہاں اس ترقی یافتہ دور میں جبکہ سترہ / بیس سال پہلے گوولکوٹ میں تعلیم نسواں کا خیال جاگ اٹھا تھا اور دریں اثنا خواتین کی بھاری تعداد مختلف شعبوں میں گریجویٹ ہو چکی ہیں اگر میں خاموش رہتی تو لوگ مغالطہ میں پڑ جاتے لہذا میں نے یہ چند سطریں زیب قرطاس کی ہیں۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

نامہ نگار

(صابرہ اسماعیل خطیب)

انجمن اسلام باندرہ میں میرٹ ہولڈرز کے اعزاز میں استقبالیہ

انجمن اسلام گرلز ہائی اسکول باندرہ کی یہ روایت رہی ہے کہ ایس ایس سی امتحان میں میرٹ لسٹ میں نمایاں مقام حاصل کرنے والے طلبہ وطالبات کا شاندار استقبال کیا جاتا رہا ہے امسال بھی مارچ ۹۲ء کے ایس ایس سی امتحان میں جن طلبہ وطالبات نے امتیازی کامیابی حاصل کی ان کو مدعو کیا گیا تھا اس سادہ سی مگر پر وقار تقریب میں دو لاکھ اٹھارہ ہزار طلبہ میں میرٹ لسٹ میں اول مقام پانے والی پراچکنا پرکاش جوشی انڈین ایجوکیشن سوسائٹیز نمبر ۲ (مراٹھی میڈیم) پارلے تلک ودیالیہ کی اشوینی ادیناس جوشی انڈین ایجوکیشن سوسائٹیز ہائی اسکول دادر (انگلش میڈیم) کی پروینا گاڈگل سوناونے امیتا ناگ ناتھ انڈین ایجوکیشن سوسائٹیز ہائی اسکول۔ مراٹھی میڈیم۔ میرٹ لسٹ میں سولھواں نمبر۔ بھاؤ نادناتھ یدیا دید یارلے تلک ودیالیہ۔ میرٹ میں سولھواں نمبر) آرتی تیلنگ اور شہزاد عثمانی نیز انجمن اسلام باندرہ کی افروز شیخ، سعدیہ شیخ اور ساجدہ انیس (ان طالبات نے اپنی اپنی ڈویژن میں اول پوزیشن حاصل کی تھی) نے شرکت کی۔

پرنسپل رشیدہ قاضی صاحبہ نے اس جلسہ میں نہ صرف ان طالبات کی عمدہ کارکردگی کو سراہا بلکہ سوالات وجوابات کے ذریعے اس کی مقصدیت وافادیت کو اجاگر کیا تاکہ ان طالبات کی پڑھائی کا طریقہ کار معلوم کیا جا سکے جس سے ہماری طالبات کو تحریک ملے۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ اس طریقے نے ہمیشہ ہماری طالبات کو متاثر کیا ہے۔

بقیہ : قدرتی (نیچرل) گیس

ص ۔ کا بقیہ

کیا جائے تو ان کی بھی قیمتیں کم ہو جائیں گی۔ کاش ہم قدرتی وسائل کو صحیح طریقے سے استعمال کرنے کی صلاحیت حاصل کر سکیں اور مہنگائی کے پریشانی سے بچ سکیں۔

بھائیہ اردو اسکول میں پروگرام

نقش کوکن ٹیلنٹ فورم سے۔

خیر خواہ جناب عبد المجید لجگاؤنکر صاحب سے بھائیہ اردو اسکول میں صدر مدرس بنکر آئے ہیں وہاں تہذیبی اور تعلیمی سرگرمیاں تیز تر ہوئی ہیں۔ وہ گاندھی جینتی کا موقعہ ہو یا میلاد النبی، بچوں کو اردو مراٹھی، انگریزی اور ہندی زبانوں میں تقاریر کے لئے تیار کرنا اور ان میں خود اعتمادی پیدا کرنا لجگاؤنکر صاحب کا شیوہ رہا ہے۔ گاندھی جینتی کے موقعہ پر بھائیہ گرام پنچایت نے بچوں کو پچاس لنچ بکس دئے جو صدر جلسہ ومعزز مہمانوں کے ہاتھوں بچوں میں تقسیم کئے گئے۔

ذوالفقار پرکار امدادی میچ آئندہ سال

مشہور رانجی کھلاڑی ذوالفقار پرکار کی امداد کے لئے مہسلہ راۓ گڈھ میں ہندوستانی کرکٹ ٹیم اور ریسٹ آف انڈیا کے درمیان ہونے والا ذوالفقار پرکار بنیفٹ میچ اب ۳ر اپریل ۹۳ء کو ہوگا۔

یہ میچ رائے گڈھ مسلم ایجوکیشن سوسائٹی کے زیر اہتمام ۱۱ر اکتوبر ۹۲ء کو ہونے والا تھا لیکن ہندوستانی کرکٹ ٹیم کے دورہ ساؤتھ افریقہ کی وجہ سے اب یہ میچ ۳ر اپریل ۹۳ء کو مہسلہ اسٹیڈیم میں ہوگا۔

مہسلہ میں محفل غزل

"کوکن انی میٹر منڈل آرٹس اینڈ کامرس کالج مہسلہ کے زیر اہتمام جناب عبدالرحمٰن دفعدار کی صدارت میں "محفل غزل" کا انعقاد کیا گیا۔ بحیثیت مہمانان خصوصی۔ نظیر حسن قادری صاحب، محمد علی دفعدار صاحب، باپو صاحب راجے اور پروفیسر جادھو صاحب شریک تھے پروگرام کے شروع میں پروگرام انچارج شعبۂ اردو کے پروفیسر شکیل شاہجہاں صاحب نے "اردو غزل کا جائزہ" کے عنوان سے ایک موثر تقریر کی۔ غزلوں کا یہ شاندار پروگرام جو مقابلہ کی شکل میں ہوا، میں سینیر کالج کے علاوہ انجمن اسلام ڈی ایڈ کالج مہسلہ اور انجمن اسلام ہائی اسکول مہسلہ کے طلبہ و طالبات نے حصہ لیا۔ غزل گوئی کے اس مقابلہ میں فرحت بیگم اول، انیتا دشیں پانڈے دوم اور سہیل بغدادی نے سوم انعام حاصل کیا ان کے علاوہ قلندر کارذنکر، رحیمہ ماپکر فیاض کالوکھے نے بھی بہترین غزلیں پیش کیں۔ جج کے فرائض جناب عبدالرحمٰن دفعدار محمد علی دفعدار صاحب اور پروفیسر شکیل شاہجہاں نے انجام دیئے۔

آل انڈیا ریڈیو رتناگری کے صلاح کار

آل انڈیا ریڈیو رتناگری سے منسلک گیارہ ممبران، چار ایکس آفیشیو ممبران اور ایک سکریٹری پر مشتمل ایک اڈوائزری کمیٹی (صلاح کار کمیٹی) کی تشکیل عمل میں آئی ہے جس میں مختلف سماجی طبقات سے تعلق رکھنے والے زبان وادب کے ماہرین کا انتخاب کیا گیا ہے۔ خاص طور پر مسلم طبقے سے تعلق رکھنے والے محترم جناب آئی وائی سولکر صاحب۔ محترمہ نیلم نفیس ماسٹر صاحبہ اور محترمہ ممتاز ابراہیم موڈک صاحبہ کا انتخاب حکومت کے قابلِ تحسین اور مناسب اقدام پر دلالت کرتا ہے۔

جناب آئی وائی سولکر مستری ہائی اسکول رتناگری کے ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر ہیں۔ آپ کے سماجی، تعلیمی اور مذہبی موضوعات پر کل ۳۳ لکچرس آکاش وانی رتناگری سے نشر ہو چکے ہیں۔

مسز نیلم نفیس ماسٹر صاحبہ ترگاؤں رتناگری کی باشندہ ہیں اور رتناگری و مضافات رتناگری میں سماجی، تعلیمی اور ثقافتی فیلڈ کی معروف خاتون ہیں۔

آپ آل انڈیا ریڈیو رتناگری کے گلستان نامی اردو پروگرام کی اناؤنسر کی حیثیت سے پچھلے چھ سال سے خدمات انجام دیتی رہی ہیں۔ حال ہی میں مرکزی حکومت کی طرف سے مہاراشٹر سمیت چار صوبوں پر مشتمل ریلوے بورڈ کی ممبر کی حیثیت سے آپ کا چناؤ عمل میں آیا ہے جو یقیناً ایک مسلم خاتون کے لئے امتیازی درجہ کا حامل ہے

مسز ممتاز ابراہیم موڈک صاحبہ اپنے گاؤں سادر ڈاپچلون میں سرپنچ اور دیگر عہدوں پر فائز رہ کر سماجی اور تعلیمی خدمات انجام دیتی رہی ہیں۔ مختلف سرکاری اسکیموں اور پروگراموں میں بالخصوص عورتوں کے تئیں امور میں بڑی دلچسپی دکھاتی ہیں۔

لہٰذا جناب آئی وائی سولکر صاحب محترمہ نیلم نفیس ماسٹر صاحبہ اور محترمہ ممتاز ابراہیم موڈک صاحبہ کا آل انڈیا ریڈیو رتناگری کی صلاح کار کمیٹی میں بطور ممبران انتخاب ریڈیو کے ذریعے سماجی بیداری اور اردو کی ترقی و اشاعت کے لئے خوش آیند ثابت ہوگا

واشی میں جشن میلاد

۲۷ ستمبر ۱۹۹۲ء کو میلادالنبیؐ کا جلسہ ہوا۔ صدارت عالی جناب این۔ اے۔ واحد (سابق پرنسپل بجندار کالج دہور) نے کی۔

جلسے کا آغاز میں اسکول کی پرنسپل محترمہ فہمیدہ پردین صاحبہ نے تعارفی اور استقبالیہ تقریر کے بعد مندرجہ ذیل مہمانوں کی گلپوشی کی۔

(۱) عالی جناب این۔اے واحد صاحب (صدر جلسہ)

(۲) عالی جناب سید حاجی عبدالغفور صاحب (اسکول کے لوکل کمیٹی کے صدر)

(۳) جناب لکشمن پالوے صاحب (کانگریس کارکن)

(۴) ڈاکٹر سراج پرکار (رکن اسکول لوکل کمیٹی)

(۵) جناب انیس صاحب (ممبر حج کمیٹی)

(۶) جناب اقبال کوارے (رکن اسکول وکنگ کمیٹی)
(۷) جناب خلیق الزماں
(۸) جناب عبدالحفیظ
(۹) جناب شفیق الرحمن
(۱۰) ڈاکٹر خان صاحب (ترہٹے نئی بمبئی)
(۱۱) پروفیسر جاوید صاحب (صابو صدیق انجینئرنگ کالج)
(۱۲) جناب محمود حسن قاضی (اعزازی نمائندہ "نقش کوکن" برائے نئی بمبئی)
(۱۳) ڈاکٹر قاضی صاحب (اسٹرلنگ اسپتال واشی۔ نئی بمبئی)

گلپوشی کے بعد اسکول کے طلباء وطالبات نے تقاریر و نعتیں کہیں۔ کے جی کلاس کی ننھی طالبہ قاضی فاطمہ زہرہ نے سامعین کو بے حد محظوظ کیا۔ دیگر طلباء وطالبات میں کہکشاں، فرزانہ، مہ جبیں، شبانہ قریشی، شبینہ شیخ، شاکرہ پیش پیش تھے۔

شری لکشمن پالوے صاحب نے اپنی تقریر میں اسکول کی پرنسپل و معاون اساتذہ کی سراہنا کی۔ جناب خلیل الرحمن نے سیرت النبیؐ پر تقریر کی۔ جناب این اے واحد صاحب کے صدارتی خطبہ پر جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

جلسے کی نظامت محترمہ زینت (ٹیچر) صاحبہ نے انجام دی۔

(نامہ نگار محمود حسن قاضی واشی نئی بمبئی)

انجمن اسلام باندرہ کو شیلڈ

لیڈیز فورم کے زیر اہتمام ۱۲ ستمبر ۹۲ء کو بسلسلہ "جلسہ عید میلادالنبی" تقریری اور نعت خوانی کے مقابلے منعقد کئے گئے تھے جس میں ہمارے جونیئر کالج کی روبینہ شبیر شیخ اور شاہین محفوظ پر مشتمل ٹیم نے نعت خوانی کی شیلڈ حاصل کی۔ روبینہ کو نعت خوانی کا پہلا انعام ملا اور شاہین نے دوسرا انعام حاصل کیا تقریری مقابلے میں جونیئر کالج ہی کی طالبہ تحسین فاطمہ ریاض العباس نے دوم انعام حاصل کیا۔ اسکول کی سطح پر نصرت جہاں محمد یوسف نے اول انعام تقریری مقابلے میں حاصل کیا اور دالیہ رفعت عبدالستار کو نعت خوانی میں تیسرا انعام ملا۔

جلسہ کی مہمان خصوصی راجیہ سبھا کی چیرپرسن مسز نجمہ ہبت اللہ نے انجمن اسلام باندرہ کی طالبات کی کارکردگی کو بے حد سراہا اور پرنسپل صاحبہ نیز متعلقہ معلمات کو مبارکباد پیش کی۔

(نامہ نگار شعبہ نشر واشاعت انجمن)

ڈاکٹر مشتاق محمد سگھریکر کو مبارکباد

مشتاق محمد سگھریکر نے حال ہی میں کرناٹک یونیورسٹی سے B.H.M.S کی ڈگری حاصل کی ہے ان کی اس نمایاں کامیابی میں ان کے شاندار تعلیمی کیریئر کو بڑا دخل حاصل ہے۔

اپنی ابتدائی تعلیم نجمدار ہائی اسکول سے مکمل کرنے کے بعد وہ مہاراشٹر کالج میں داخل ہوئے وہاں سے اگلی تعلیم حاصل کی اور میڈیکل کی جانب رجوع ہوئے اور کرناٹک یونیورسٹی سے ڈگری حاصل کرکے لوٹے ان کی اس شاندار کامیابی پر انہیں پرخلوص مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

علی میاں گھرکر اور
محمد شفیع دلوی

نسیکرہ جنجرہ مروڈ کے نوجوان ڈاکٹر

زاہدہ بھاٹکر۔ بی۔ کام

بمبئی ہائی کورٹ کے مشہور وکیل اندھیری، بمبئی اور رتناگری کے معروف سوشل ورکر ایڈوکیٹ نورالدین داؤد بھاٹکر کی صاحبزادی مس زاہدہ بھاٹکر

نے بمبئی کی بھوان کالج سے بی۔ کام کا امتحان ۵۸ فیصد مارکس سے کر کامیاب کیا اور اب سسٹم مینجمنٹ کمپیوٹر میں زیر تعلیم و تربیت ہے۔ خاندان میں بڑے بھائی مینجر مرین انجینئر ہیں۔ منجھلے بھائی مشتاق بی۔ کام کی سند حاصل کرنے کے بعد چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ کے امتحان کی تیاری کر رہے ہیں۔ جبکہ چھوٹے بھائی سیف میکانیکل انجینرنگ کے آخری سال میں ہے۔

ایڈوکیٹ بھاٹکر صاحب نقش نواز ہیں اور کئی تعلیمی اداروں سے ملحق ہیں۔

اردو خط نویسی مقابلہ

کوکن انٹی گریٹڈ آرٹس اینڈ کامرس کالج مہسلہ ضلع رائے گڑھ کے زیر اہتمام اور مہاراشٹر اسٹیٹ اردو اکادمی کے مالی تعاون سے "اردو خط نویسی مقابلہ" کا انعقاد عمل میں آیا اس مقابلے میں سینیر کالج و جونیر کالج اور ہائی اسکول کے طلبہ و طالبات نے حصہ لیا۔ مقابلے کے آغاز سے پہلے شعبۂ اردو کے پروفیسر جناب شکیل شاہجہاں نے خط نویسی کی تاریخ اور اس کی اہمیت و افادیت پر روشنی ڈالی علاقہ کوکن جہاں کی آبادی کا ایک بڑا حصہ بیرون ملک میں ملازمت اختیار کئے ہوئے ہے اس لئے اس علاقے میں خطوط کی اہمیت کچھ زیادہ ہی ہے اس مقابلے میں پندرہ طلبہ و طالبات نے حصہ لیا جن میں کوکن انٹی گریٹڈ آرٹس اینڈ کامرس سینیر کالج کی طالبہ فرحت ہمنقیہ انجمن اسلام جونیر کالج کی طالبہ عالیہ قادری۔ نظیر احمد اور انجمن اسلام ڈی ایڈ کالج کا طالب علم سلیم الڈے نے بالترتیب اول، دوم، سوم انعام حاصل کیا۔ منفرد انداز میں خط نویسی پر خصوصی انعام فرحت بیگم کو دیا گیا۔ اس کے علاوہ حصہ لینے والے دیگر تمام طلبہ و طالبات کو حوصلہ افزائی انعام کے انعامات سے نوازا گیا۔ اس مقابلے کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں پرنسپل اے آر جوگ صاحب اور پروفیسر شکیل شاہجہاں کا بھرپور تعاون رہا۔

کاپڑی کلینک کا افتتاح

نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے رکن جناب مبارک کاپڑی کی بہن ڈاکٹر شہناز کاپڑی جو پرنس علی خاں ہسپتال لکشدیپ ہسپتال اور اسٹرلنگ ہسپتال واشی میں R.M.O کی خدمات انجام دے کر مریضوں کے علاج و معالجہ کا طویل تجربہ حاصل کر چکی ہیں مورخہ ۱۴ر نومبر ۹۲ء اتوار کی صبح واشی گاؤں کے شرنواس بلڈنگ میں آپ کے شفاخانہ کا افتتاح اسٹرلنگ ہسپتال کے مالک ڈاکٹر کسبیکر کے ہاتھوں عمل میں آیا اس موقعہ پر کوکن کی نوجوان خاتون ایم ڈی ڈاکٹر رخسانہ مہاتے بطور مہمان خصوصی شریک تھیں۔ دیگر شرکاء تقریب میں مدیر نقش کوکن اور ذہنی امراض کے ماہر معالج ڈاکٹر عبدالکریم نائیک بچوں کے معروف ڈاکٹر ایولے، ڈاکٹر کرشنن، ڈاکٹر منصور مستری، ڈاکٹر سراج پرکار، ڈاکٹر کامبلے ڈاکٹر راٹھوڑ، لیڈی ڈاکٹر نسرین گپتے ڈاکٹر عزیز مہاتے، جناب سید عبدالغفور مہانگری ایکسپریس (ہندی ہفت روزہ واشی) کے مالک و مدیر سلیم شیخ، جناب مبارک کاپڑی اور ان کے اعزاء و اقارب کثیر تعداد میں موجود تھے۔ شہناز کاپڑی نے معززین کو گلدستے عقیدت پیش کئے اور ڈاکٹر کسبیکر نے روایتی انداز میں افتتاح فرمایا۔ اس کے بعد دعاؤں کا سلسلہ تادیر چلتا رہا اور حاضرین کی شروبات سے تواضع کی گئی۔

رتناگیری کے اردو پرائمری مدرسین کے ساتھ ناانصافی

ریاستی اور مرکزی حکومت ہر سال ۵ر ستمبر کو یوم مدرسین منا کر بہترین خدمات پر مدرسین کو آدرش شکشک سے اعزاز سے نوازتی ہے ہر سال رتناگیری کے پرائمری اردو مدرسین میں سے کسی ایک کو یہ اعزاز دیا جاتا تھا مگر افسوس کہ اس انہیں نظر انداز کیا گیا۔

رتناگیری ضلع پریشد نے کل نو مدرسین کو اعزاز دیا ہے مگر اس میں اردو پرائمری مدرسین کا نام نہیں تھا لہٰذا یہاں کے لوگوں کا صدر ضلع پریشد راجہ بھاؤ لنگے سے مطالبہ ہے کہ وہ اس جانبداری کا جواب طلب کریں اور اردو مدرس کو تاخیر سے ہی سہی اس اعزاز سے سرفراز کریں

بمبئی کسٹم کا سپرنٹنڈنٹ افسر جناب قمر قاضی سبکدوش

بمبئی کسٹم کے نامور افسر جن کا نام سنتے ہی اسمگلروں میں خوف وہراس پھیل جاتا تھا وہ سپرنٹنڈنٹ جناب قمر قاضی محکمہ کسٹم سے طویل خدمات انجام دے کر سبکدوش ہوگئے۔ آپ کی کامیاب بے خوف اور ایماندارانہ سروس کی قدر کرتے ہوئے ان کے ساتھی افسران اور کارکنان نے انہیں خلوص قلب سے الوداعی تقریب کے ساتھ رخصت کیا۔ کہا جاتا ہے کہ قاضی صاحب موصوف نے تقریباً ۲۲ کروڑ روپے کا مال پکڑوایا تھا جس کے لئے انہیں انعام واعزاز بھی دیا گیا تھا۔

جناب قمر قاضی موضع آجرہ ضلع رتناگیری کے باشندہ ہیں آپ کی سبکدوشی پر گاؤں والوں نے نیز آجرہ ویلفیئر ایجوکیشن سوسائٹی نے ایک جلسہ اعزاز منعقد کیا۔ جس میں آپ کو ایک خالص چاندی کا بنا جہاز اور گلدستہ پیش کرکے منتظمین جلسہ نے اپنی محبت کا ثبوت دیا۔

نجگاؤں حلقہ کے نوجوان کارپوریٹر ایڈوکیٹ ناظم قاضی کے آپ عم محترم (چاچا) ہیں ادارہ دعاگو ہے کہ قمر قاضی صاحب کی ریٹائرڈ زندگی صحت وسلامتی کے ساتھ پرسکون گزرے۔

بی ایم سی کے شعبہ تعلیم میں ترقی

بمبئی میونسپل اردو اسکولوں کے انسپکٹر (بیٹ آفیسر) جناب محمد غوث مخدوم حسینی دھاروار کو بہ حیثیت ایڈمنسٹریٹو افسر A.O. برائے اے اور بی وارڈ ترقی دی گئی ہے اسی طرح کوکن بینک کے چیرمین علی ایم شمسی کی رفیقہ حیات بلقیس شمسی جو مومن پورہ اردو اسکول میں معلمہ تھیں ترقی پاکر صغرا بادی اردو اسکول میں صدر معلمہ بن گئی ہیں۔

دونوں اساتذہ کو ہم دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

میونسپل اساتذہ کے لئے میئر ایوارڈ کا طریقہ کار غلط

میئر ایوارڈ کے لئے میونسپل اساتذہ حضرات سے درخواست منگوانا دراصل قابل اور لائق اساتذہ کی بے عزتی کے مترادف ہے کیونکہ بیشتر قابل اور میئر ایوارڈ کے صحیح معنوں میں مستحق اساتذہ اساتذہ بذات خود درخواست کرنا پسند نہیں کرتے اور اسے اپنی تذلیل سمجھتے ہیں۔

خان محمد بستی والا (کانگریس) کے کارپوریٹر نے میونسپل کے ایوان میں اس سلسلہ میں اپنی تجویز پیش کرتے ہوئے مندرجہ بالا بیان دیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ اساتذہ سے درخواست منگوائی جاتی ہے اس کے بعد یہ اساتذہ کارپوریٹرز ایس ای ایم اور مختلف تنظیموں کے پاس جاکر سفارشی خطوط حاصل کرنے کے لئے تگ و دو کرتے ہیں جبکہ اچھے اور زیادہ تر قابل اساتذہ ان مراحل سے گذرنے سے گریز کرتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ کئی مستحق اساتذہ میئر ایوارڈ سے محروم رہ جاتے ہیں۔

اس لئے مسٹر بستی والا نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا کہ ایجوکیشن کمیٹی ایوارڈ کے لئے اساتذہ منتخب کرنے کی کمیٹی بنائے جو بذات خود اساتذہ کی کارکردگی کا جائزہ لے اور ان کا انتخاب کرے۔

انجمن اردو ثانوی واعلیٰ ثانوی مدرسین اعلیٰ ڈیویژن کولہاپور کا اجلاس

مہاراشٹر کے جنوبی علاقے میں اردو مدارس کی ترقی کی ایک مثال انجمن اردو ثانوی واعلیٰ مدرسین اعلیٰ کی سرگرمیاں ہیں اتوار ۴ اکتوبر ۹۲ء رتناگری میں بیگم عزیزہ داؤد نائک اسی کا تیسرا اجلاس نہایت کامیابی کے ساتھ انجام پایا۔ پانچوں اضلاع کے اردو ثانوی مدارس کے مدرسین اعلیٰ نے شرکت کی۔ تعلقہ چپلون اور راجاپور کے ناظر تعلیمات اردو جناب فاروق احمد پٹیل کی شرکت آوری نے سونے پر سہاگے کا کام کیا۔

جلسہ کی صدارت جناب یوسف احمد پرکار، مدرس اعلیٰ، حاجی داؤد امین

ہائی اسکول کالستہ نے فرمائی۔ جلسہ میں۔ انجمن کے آئین، اصول وضوابط اور طریقہ کار کا تعین ہوا۔ اور ذیل کی تجاویز پاس ہوئیں۔

ا۔ مندرجہ پانچوں اضلاع کے مدارس میں مشترکہ طور پر امتحانات ہوں گے۔

ب: ایس ایس سی کے امتحانات کے سلسلے میں اردو والوں کے مطالبات پیش کرنے کے لئے انجمن کا ایک وفد ماہ جنوری میں بورڈ کے صدر دفتر پہنچے گا۔

ج: اقلیتی اداروں اور زبان اردو کے مسائل پیش کرنے کے لئے ایک وفد محکمۂ تعلیمات جائے گا۔

انجمن اسلام بمبئی کی جنرل کونسل کا انتخاب نو

انجمن اسلام کا یہ دستور ہے کہ ہر سال ایک تہائی اراکین (۱۰) سبکدوش ہوتے ہیں گرچہ کہ انہیں بھی دوبارہ انتخاب میں امیدوار بننے کا حق حاصل ہے اس طرح ۳۰ ستمبر ۹۲ء کو جو بیس اراکین جنرل کونسل کے انتخاب کے لئے میدان میں تھے ان میں سے کثرت رائے کے اعتبار سے درج ذیل امیدوار منتخب ہوئے ہیں۔

۱: جناب عبدالمجید پاٹکا۔
۲: جناب مصطفیٰ فقیہ
۳: ڈاکٹر عبدالکریم نائک
۴: جناب سمیع خطیب
۵: ایڈوکیٹ اے وائی قاضی۔
۶: جناب رضوان حارث
۷: جناب نفیس اے جبدن والا
۸: جناب عبدالرشید مناع دار
۹: جناب رضوان فاروقی
۱۰: محترمہ زلیخا مرچنٹ

ماہنامہ نقش کوکن بمبئی

کویت میں "وقت کارواں کا قافلہ" کا افتتاح

کویت بزم ادب کے زیر اہتمام جناب عبداللہ ساجد کے شعری مجموعے "وقت کارواں کا قافلہ" کی افتتاحی تقریب ہوٹل شیراٹون میں ۱۸ ستمبر ۱۹۹۲ء کو منعقد کی گئی جس کی صدارت کویت بزم ادب کے صدر ڈاکٹر مسعود عالم شمس نے فرمائی مہمان خصوصی کے فرائض پاکستانی سفیر عزت مآب محترم کرامت اللہ خاں غوری نے انجام دیئے کتاب کا افتتاح مقبول تاجر مزمل ملک کے ہاتھوں عمل میں آیا جبکہ نظامت بزم کے سکریٹری عنبر فتحپوری نے بڑی خوبصورتی سے انجام دی۔

مقبول شاعر وافسانہ نگار اور مراٹھی کے مترجم جناب نور پرکار نے اپنی ابتدائی تقریر میں عبداللہ ساجد کی شخصیت اور شاعری پر تفصیلی بحث کی۔

اس کے بعد کتاب میں شامل اپنے لکھے دیباچہ کا کچھ حصہ پڑھ کر سنایا۔

پنجابی کے صاحب تصنیف شاعر جسبیر سنگھ دھیمان نے کتاب پر بھرپور تبصرہ کیا۔ معتبر صحافی سید صفدر نے اپنے مضمون میں "وقتِ کارواں کا قافلہ" میں شامل

غزلیات وقطعات پر تفصیلی اظہار خیال کیا جناب محمد حسین پرکار صاحب نے اپنے مقالہ میں مصنف سے اپنے دیرینہ تعلقات پر بحث کرتے ہوئے ان کی شاعری کا تقابلی جائزہ لیا۔ پاکستانی سفیر کرامت اللہ خاں غوری نے واضح طور پر کہا کہ جناب عبداللہ ساجد کی ادبی خدمت قابل صد ستائش ہے آپ نے خلیج میں اور خصوصاً کویت میں مقیم برصغیر کے ادباء وشعراء کی خدمت کو سراہا۔ ہندوستانی سفارت خانہ کے فرسٹ سکریٹری جناب نرسمہن نے مصنف کو مبارکباد دی۔

صدر کویت بزم ادب ڈاکٹر مسعود عالم شمس نے نہ صرف اپنے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا بلکہ آئندہ بھی بزم کے بھرپور تعاون کا یقین دلایا۔

پروگرام کا دوسرا حصہ مشاعرے پر مشتمل تھا جس میں نور پرکار، عبداللہ ساجد، کرامت اللہ غوری، مسرت جبیں زیبا، رشید میوالی، عنبر فتحپوری، کمال اظہر، جسبیر سنگھ دھیمان، فیاض وردگ، حامد کرتارپوری، عبدالمجید پروانہ، پروفیسر تسنیم، اے ڈی طور، یعقوب ناز، عرفان علی حیدر اور محمد حسین صدیقی نے اپنے کلام سے سامعین کو محظوظ کیا۔

عنبر فتحپوری
(سکریٹری کویت بزم ادب)

ریاض آفندی قطر میں

ریاض آفندی صاحب

نومبر ۹۲ء

چند ہفتوں کے لئے آپ قطر کی "دوحہ" سیٹی میں رہائش پذیر رہے بزم اردو قطر نے انہیں اپنے ماہانہ مشاعرے میں دوحہ میں دعوت دی آپ کی صدارت میں ایک کامیاب محفل مشاعرہ کا انعقاد ہوا بزم کا تعارف پیش کیا گیا نیز آپ کا تعارف بھی قاضی فراز احمد نے کیا۔ آپ نے قاضی فراز صاحب کی کتاب "زخمہ" پڑھنے کے بعد اس پر تبصرہ بھی لکھا ہے۔

(رپورٹ قاضی احمد)

لیڈیز فورم کا جشن عید میلاد النبیؐ

شہر کی سرکردہ تعلیم یافتہ خواتین کی انجمن لیڈیز فورم نے ہر سال کی طرح امسال بھی عید میلاد النبیؐ کی تقریب منعقد کی تھی۔ جس میں محمد احمد لاکڑا دالا شیلڈ کے لئے انٹر اسکول و کالج تقریری و نعت خوانی کے مقابلے ہوئے۔ جس میں شہر بمبئی اور اضلاع کوکن کے اسکولوں اور کالجوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

اس تقریب کی صدارت راجیہ سبھا کی ڈپٹی چیئرپرسن ڈاکٹر نجمہ ہپت اللہ نے فرمائی اپنے خطبہ صدارت میں انہوں نے فرمایا کہ "سڑکوں پر، گاڑیوں میں، لاریوں پر، گھوڑوں اور اونٹوں کو سجا کر جذباتی نعرے لگانے سے اسلام کی کوئی خدمت نہیں ہوگی۔ اسی قسم کے جلوسوں کی بنا پر شہروں اور قصبوں میں حالات کشیدہ ہو جاتے ہیں اور پھر وہ کسی بھیانک فساد کی شکل اختیار کر لیتے ہیں"

اس تقریب کی مہمان خصوصی محترمہ قمر خان (پرنسپل انجمن اسلام سیف طیب جی ہائی اسکول) نے خواتین کو یاد دلایا کہ کس طرح حضورؐ نے اپنے قلیل ترین وسائل کے باوجود اسلام کا پیغام عام کیا۔

لیڈیز فورم کی روح رواں محترمہ ریحانہ اندرے نے اپنی استقبالیہ تقریر فرمایا کہ ہم خواتین کو مردوں کے شانہ بشانہ رہ کر زندگی کا بوجھ اٹھانا ہے۔ ہم تہذیب و شرافت کے دائرے میں رہ کر بھی زندگی کے ہر شعبے میں ترقی کر سکتے ہیں۔

خواتین کو اس باوقار تقریب میں محترمہ سلکھشا پنڈت نے نعت پیش کی جبکہ حاضرین میں میونسپل کونسلرس ساجدہ کنٹراکٹر اور آمنہ سید کے علاوہ ڈاکٹر میرا اگروال، رضیہ نظام الدین، احمد بیگم فزدٹ والا، ڈاکٹر فہمیدہ شیخ فاطمہ دلوائی، ڈاکٹر مہر النساء لامبے اور مسز سلیم زکریا وغیرہ موجود تھیں۔

فورم کی سکریٹری محترمہ رفاقت آزاد نے شکریہ ادا کیا۔

بزم ادب کیپ ساؤتھ افریقہ

ہندوستان سے دور دیار غیر اردو میں بھی دس سالوں تک شمع ادب جلائے رکھنے والے ادارہ بزم ادب کیپ کا دس سالہ جشن ۱۱ اکتوبر ۹۲ء کو نہایت تزک و احتشام کے ساتھ منایا گیا حلقہ کے معروف اردو نواز جناب اے قیس نے پروگرام کی نظامت سنبھالی جناب حسن سید صاحب نے بزم کی سرگرمیوں سے حاضرین کو متعارف فرمایا اور جناب سعد اللہ خان کی معرکۃ الآراء تقریر پروگرام کا خاصہ تھی۔ اس کے بعد شب غزل منعقد کی گئی جس میں فیروزہ بیگم نقیہ اور ساز رنگیں شمسو پرکار نے شرکائے محفل کی تفریح طبع کا سامان کیا اسی سلسلہ میں ۱۸ اکتوبر ۹۲ء کو شب اقبال کے عنوان سے ریلانڈس اسٹیٹ میں ایک تقریب کا انعقاد کیا گیا تھا۔ اسطرح اردو کے چاہنے والے ہفتہ بھر اس کی یاد اپنے سینوں سے لگائے رہے لوگوں کو محظوظ کرتے رہے۔

اعزازی جلسہ

۲ اکتوبر ۹۲ء کو اردو اسکول مہسلہ ضلع رائے گڈھ میں تعلقہ پنچائت سمیتی کے سبھاپتی شری شندے کی صدارت میں مثالی استاد جناب محمود داؤد بندرکر کے اعزاز میں جلسہ منعقد ہوا جس میں اپ سبھاپتی جناب نذیر سیٹھ قادری شکشن وکاس ادھیکاری جناب عمر اسماعیل مایکر، بی۔ ڈی۔ او شری کدم و دیگر معززین شہر نے شرکت کی تھی۔

(نامہ نگار۔ نوگل بھارتی)

دائرہ امن "منظر عام پر

ضلع رائے گڈھ کا تاریخی شہر

پنویل سے بتاریخ ۱۹ اکتوبر ۹۲ء کو ایک اردو ہفتہ روزہ " دائرہ امن " کا اجراء عمل میں آیا جس کے مدیر اردو ہائی اسکول کے نوجوان استاد جناب سلیم ابراہیم ہیں ۱۸ تا ۲۰ اکتوبر ۹۲ء کو پنویل میں ۲۳ ویں عالمی اسلامی نمائش کا اہتمام کیا گیا تھا اسی موقعہ ہندوستانی مسلمانوں کی معاشی صورتحال کے عنوان سے ایک سیمینار بھی منعقد تھا۔ کوکن بینک کے چیئرمین اور خطہ کوکن کی دلنواز شخصیت جناب علی ایم شمسی جب سیمینار میں اپنے خیالات کا اظہار کرنے حاضر ہوئے تو جناب سلیم ابراہیم صاحب نے اسے سعادت جانا اور شمسی صاحب کے ہاتھوں " دائرہ امن " کا اجراء کروایا قیمت فی پرچہ ایک روپیہ اور سالانہ خریداری پچاس روپئے ہے۔ سفید کاغذ پر چھپا خوبصورت کتابت سے آراستہ، پنویل ہی میں مطبوعہ یہ معلومات آفریں پرچہ اسی قابل ہے کہ اس کو خریدا جائے اس کی سرپرستی کی جائے۔ دفتر کا پتہ یہ ہے مور نگر ہاؤس، کُمبی محلہ، پنویل ضلع رائے گڈھ ۴۱۰۲۰۶

ینگ مسلم ایجوکیشن سوسائٹی کا سالانہ جلسہ

ینگ مسلم ایجوکیشن سوسائٹی واگھورے کا سالانہ جلسہ ہر سال کی طرح امسال بھی ۱۵ اگست کو نہایت ہی شاندار طریقے سے منعقد ہوا۔ جلسے کی صدارت انجمن کے صدر جناب اسحاق بغدادی نے کی جبکہ جناب مبارک کاپڑی مہمان خصوصی تھے۔

سوسائٹی ہذا کے زیر اہتمام واگھورے میں ڈاکٹر ایم۔ کیو۔ دلوی واگھورے اردو ہائی اسکول پچھلے پانچ سالوں سے جاری ہے اسی کی نئی عمارت زیر تعمیر ہے جناب اسحاق بغدادی جناب حسن داؤد رومانی اور ان کے رفقاء کار کی انتھک محنت و جدوجہد کی بناء پر سوسائٹی اور ہائی اسکول ترقی پذیر ہے۔

سالانہ جلسے میں جنرل سکریٹری جناب حسن داؤد رومانی نے سوسائٹی کی سالانہ رپورٹ پیش کی اور آئندہ سال کے لئے بجٹ پیش کیا جسے تمام ممبران نے اتفاق رائے سے منظور کر لیا۔

اس کے بعد سوسائٹی کے لئے ٹرسٹیوں کا چناؤ ہوا جو مندرجہ ذیل ہے۔ اسحاق محمد بغدادی (صدر) بدر اسحاق رومانی (نائب صدر) حسن داؤد رومانی (جنرل سکریٹری) رفیع الدین قاسم رومانی اور عبدالغنی اسماعیل علوی (جوائنٹ سکریٹری) محمد علی رومانی (خازن) ممبران ہیں قاسم یعقوب بیجلے، اقبال محمد رومانے مظفر احمد رومانے، نذیر احمد بغدادی محبوب عبداللطیف بیویکر، اسلم اسحاق بغدادی، جعفر داؤد بغدادی، اعجاز عباس قادری اور صادق علی داؤد رومانی

الیکشن کے بعد ہائی اسکول اور گاؤں کے دیگر کامیاب طلبہ و طالبات کو جناب مبارک کاپڑی کے دست مبارک سے انعامات دئے گئے۔

جناب اسحاق بغدادی نے اپنے خطبہ صدارت میں سبھوں سے مل جل کر کام کرنے کی اپیل کی جبکہ مبارک کاپڑی نے اپنی پر مغز تقریر میں کوکن کے گاؤں میں تعلیمی و سماجی کام کرنے میں درپیش مسائل اور ان کے حل پر روشنی ڈالی۔

مریم کاکا کاپڑی میموریل ایوارڈ

مرحومہ مریم کاکا کاپڑی صاحبہ کی یاد میں ایک ایوارڈ مقرر کیا گیا ہے جس کا اعلان جناب مبارک کاپڑی نے ینگ مسلم ایجوکیشن سوسائٹی واگھورے کے سالانہ جلسے میں کیا۔ اس ایوارڈ کے تحت مبارک صاحب نے ڈھائی ہزار روپئے سوسائٹی ہذا کے سپرد کئے جس کی آمدنی سے ڈاکٹر ایم کیو دلوی واگھورے اردو ہائی اسکول کے ایس ایس سی کے امتحان میں اول آنے والے طالب علم کو ایک سو پچاس دوم آنے والے کو سو روپئے اور سوم آنے والے کو پچھتر روپئے دئے جائیں گے سوسائٹی مبارک صاحب کے اس تعاون پر ان کا شکریہ ادا کرتی ہے۔

حسن داؤد رومانی
(جنرل سکریٹری)

نقش نواز

ماہنامہ نقش کوکن کے خریداربن کر جن حضرات و خواتین نے پچھلے مہینے میں نقش نوازی کا ثبوت دیا ادارہ ان کا شکر گذار ہے۔ اِن کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔

درونِ ہند سالانہ خریدار

جناب سعیداللہ محمد شفیع پلوکر — جوئی
محترمہ صبیحہ علی میاں پلوکر — جوئی
محترمہ بشریٰ عبدالمجید پلوکر — جوئی
محترمہ مشیرہ قاضی حسین — جوئی
شیکشن سبھا پنچ ضلع پریشد اردو اسکول — جوئی
جناب عابد عبیداللہ بلوکر — جوئی
محترمہ فوزیہ ھدایت اللہ بلوکر — جوئی
محترمہ انیسا عبدالرحمٰن پلوکر — جوئی
محترمہ عفیہ حسن لورے — جوئی
محترمہ فضیلہ ذاکر پلوکر — جوئی
جناب علیم عبدالعزیز پلوکر — جوئی
جناب محمد سلیم عبدالرحیم چوگلے — جوئی
محترمہ روبینہ محمد بونڈارے — جوئی
روہا موٹر ڈرائیونگ اسکول — روہا
محترمہ شگفتہ فواد پلوکر — جوئی
جناب المطہر صفیان شیخانی مانجیری۔ — راجپوری
جناب معلم احمد علی میاں جھٹام — تلنگا
جناب عباس عبدالغنی جھٹام — تلنگا
جناب نوشاد علی میاں پٹیل — تلنگا
جناب نوشاد لال احمد بیا — چمبھاوے

جناب عبدالرحمٰن کُرڈلے — چمبھاوے
جناب اقبال حسین سمناکے — چمبھاوے
جناب احمد خان عبداللہ خان دیشمکھ — ٹُرڈیل
محترمہ سلمہ محمد خان دیشمکھ — ٹُرڈیل
محترمہ فیروزہ عمر خان دیشمکھ — ٹرڈیل
جناب عبداللہ خان عمر خان — ٹرڈیل
جناب منصور ابراہیم خان دیشمکھ — ساپے
محترمہ ریحانہ فاروق دیشمکھ — ٹرڈیل
جناب عبدالرشید لاٹ — جوگیشوری
جناب داؤد حسن قاضی — کُرلس
جناب ابراہیم اسماعیل قادری — چیمبور
محترمہ خدیجہ فیض پلوکر — جوئی
ممتاز لائبریری اُردو اسکول — جونا فنسوپ
اُردو اسکول بھاٹے — بھاٹے
اُردو اسکول — نوا فنسوپ
سونڈے نظیر — اُرن
جناب ڈاکٹر شیکھاسن — کونڈیورے
محترمہ صابرہ شبیر ہرزک — وڈولی
جناب نائب ابوبکر خلفے — کاٹن گرین
محترمہ مہرالنساء محمد یوسف پٹھان — مجگاؤں

درونِ ہند لائف ممبر

جناب الفلاح دیشمکھ — ٹوڈیل

N.K.T.F. کے تعلیمی مقابلے اور ہائی اسکول کی ذمہ داری

ادارۂ نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے اراکین ان ہائی اسکولز (جو مقابلہ کے مرکز سے قریب ہیں) کے اساتذہ انتظامیہ اور طلبار سے گذارش کرتے ہیں کہ ان کے امیدوار وقت سے پہلے ہی سینٹر پر پہنچ جائیں تاکہ ٹھیک وقت پر پروگرام شروع ہوں۔
پروگرام کا آغاز تقریری مقابلہ سے کیا جاتا ہے تاکہ دور دراز سے آنے والے بچوں کے پہونچنے میں ذرا سی تاخیر ہو بھی جائے تب بھی انہیں شریک مقابلہ ہونے کا موقع ہے پیش رو مقررین کے لئے ای کس آٹھ تو منٹ صرف ہو جاتے ہیں اور اتنی دیر میں دور کے بچے پہونچ پاتے ہیں اگر قریبی بچوں نے ہی دیر کردی تو پروگرام تاخیر سے شروع ہوگا اور لنچ تک سبھی مقررین کو موقعہ دینا مشکل ہو جائے گا۔

دیگر مقابلے مثلاً جنرل نالج، انگریزی زباندانی اور ریاضی ایسے ہیں کہ ان میں سبھی بچوں کا بیک وقت حاضر رہنا ضروری ہے۔ اس لئے ان مقابلوں کو لنچ کے بعد ترتیب دیا جاتا ہے۔ اس صورتحال کو دھیان میں رکھ کر لوگ پابندیٔ وقت کے بارے میں ہم سے تعاون فرمائیں۔ شام کو دیر تک پروگرام چلانا ممکن نہیں ہے۔ اس سے شب باشی کے قیام وطعام کی مشکل پیدا ہو جائے گی جو کسی طرح مناسب نہیں ہے۔

✿

اُردُو

اردو زبان غیر معمولی لسانی مفاہمت کا نام ہے جس کی نظیر دنیا کی کم زبانوں میں ملتی ہے۔

جناب عبدالجلیل علی میاں قاضی .... جوئی
جناب محمد اکبر سیف الدین پلوکر .... جوئی
جناب محمد علی حاجی میاں چاندلے .... چپھاوے
مدرسہ اشرفیہ .... توڈیل
جناب شبیر احمد چوگلے .... باندرہ
محترمہ میمونہ قاضی .... پونہ
محترمہ شمیم جاوید قاضی .... اشٹمی
بیگ محمد ہائی اسکول .... ممبئی
جناب رشید علی چوگلے .... اگرڈانڈہ
محترمہ مہرالنساء فاروق .... جوگیشوری
جناب اقبال کوارے .... واشی
جناب حفیظ الرحمان .... واشی

بیرون ہند سالانہ خریدار

محترمہ نورالنساء فالکے .... بحرین
جناب عبدالصمد پرکار .... بحرین
جناب علی بابا محمد مکرانی .... بحرین
جناب ابراہیم اے، پرکار .... بحرین
جناب زید، ڈی، پرکار .... کویت
جناب حاجی رفیق حاجی عبدالرحمن دلوائی .... ابوظہبی

نقش کوکن

کسی کی ذاتی ملکیت نہیں ہے بلکہ نقش کوکن پبلیکیشن ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ۲۰۰۶ء کی ملکیت میں ہے۔

اردو کا واحد پرچہ جو مہاراشٹر میں ٹرسٹ کے زیر اہتمام پچھلے تین سالوں سے جاری ہے

بزم شعر و ادب کوکن

بزم ہذا کی ماہانہ غیر طرحی نشست ۱۸ اکتوبر ۱۹۹۲ء کو گورڈن اپارٹمنٹ ہال ناگپاڑہ پر جناب عبدالحمید قاضی صاحب کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ سعید کنول صاحب نے نظامت کے فرائض انجام دیئے۔ بزم کے دیرینہ فعال رکن اور "شودھن" کے مدیر ڈاکٹر محمود انجم یزدانی کی وفات حسرت آیات پر تعزیتی قرارداد پیش کرنے کے بعد مشاعرہ کی کارروائی کا آغاز ہوا انتخاب حسب ذیل ہے۔

جناب حمید قاضی صاحب

زمانہ بدلتا ہے کروٹ پہ کروٹ
بدلتا نہیں ہے شگفتہ چمن

〃 عارف احمد جی صاحب

اسی کو جیتنا ہے اقتدار ہے جس کا
بس اک تماشہ ہے یہ انتخاب جتنے ہیں

〃 عزیز آذر صاحب

تیرے احساس کی دنیا میں اجالا ہو گا
شعلۂ غم جو تیرے دل سے اٹھا میرے بعد

〃 شاداں کلیانوی صاحب

خدا کا شکر ہے دو گز زمیں ملی ورنہ
گناہ کا یہ پلندہ کہاں چھپاتے ہم

〃 خالد ندیم اجمیری صاحب

تمام شہر کے لوگوں کے جسم زخمی تھے
ہمارے شہر میں ایسا نظام کس کا تھا

〃 شاداب رتناگری صاحب

پنڈت اور ملا ہوں جنگ امن کہاں سنسار کے بیچ
سو سو فتنے پوشیدہ ہیں ان کی ہر گفتار کے بیچ

〃 قدر صدیقی صاحب

خرد کی راہ سے گذرا تو ہوں مگر مت پوچھ
یہ دَہر کیا ہے یہ ہنگامۂ حرم کیا ہے

〃 واحد محسن صاحب

فائیلیں، کاغذ، قلم یہ سب میری میراث ہے
ذات میری ایک دفتر یا کہ میں دفتر میں ہوں

〃 سعید کنول صاحب

مٹادوں دَہر سے اندھی روایت
یہ خواہش میرے دل میں پل رہی ہے

جنابِ قاضی مبین ساحل صاحب۔ ؛ کیسے اتنی فرصت پلٹ کر بھی دیکھے
کوئی قافلہ سے جدا ہو گیا ہے

نسیم اختر تبسم صاحب ؛ آئینہ اس میں کیا قصور تیرا
سامنا تیرا جب گناہ لگے

خصوصی نوٹ: آئندہ ماہانہ طرحی نشست اتوار مورخہ ۱۵ رنومبر ۱۹۹۲ء کی شام ٹھیک ۷ بجے گورڈن ہال اپارٹمنٹ میں جناب شاداب رتناگروی صاحب کی صدارت میں منعقد ہوگی تمام شعرائے کرام اور ادب نواز حضرات تشریف لا کر شکریہ کا موقع دیں۔

مصرعِ طرح: ہم بھی تنہائی سے گھبرائے بہت

ف ر

سعید کنول
جنرل سکریٹری بزمِ شعر و ادب کوکن

ڈاکٹر ایم او شیخ مرحوم کیلئے تعزیتی جلسہ

مراٹھی ہفت روزہ شودھن کے مدیر اور کوکن بلکہ مہاراشٹر کی معروف شخصیت ڈاکٹر محمود عمر شیخ کے انتقال پر اظہارِ تعزیت اور دعائے مغفرت کیلئے جلسۂ عام اتوار ۲۲ رنومبر ۹۲ء کی صبح دس بجے مصالحہ والا ہال ڈونگری بمبئی ۹ میں منعقد ہوگا جس کا اہتمام کوکن انٹرنیشنل، فقیر محمد مستری ٹرسٹ اور نقش کوکن پبلیکیشن ٹرسٹ نے کیا ہے۔ عالیجناب شمس پیرزادہ مہتمم ادارہ دعوت القرآن بمبئی جلسہ کی صدارت فرمائیں گے۔ ڈاکٹر شیخ صاحب مرحوم کے چاہنے والوں سے شرکت کی دلی التماس ہے۔

بمبئی کے مشہور مٹھائی ساز سلیمان عثمان مٹھائی والا کے ایک اہم رکن جناب عبدالستار مٹھائیوں کیلئے اسپیشل ایگزیکیٹو مجسٹریٹ ڈائرکٹر کمیٹی کی طرف سے دیا جانے والا ۱۹۹۲ء کا میرٹ ایوارڈ "گولڈ میڈل" لیفٹننٹ جنرل ایس ایل ملہوترا سے حاصل کرتے ہوئے آئی سی ایم سی کے صدر ڈاکٹر ایچ وی لوپھالے بھی نظر آرہے ہیں۔

۲۳ویں عالمی اسلامی نمائش

ضلع رائے گڈھ کے تاریخی شہر پنویل میں ۸ تا ۲۰ اکتوبر ۹۲ء کو آل انڈیا انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک کلچر کھرگر پونہ نسیم آفاق نمائش کا اہتمام پنویل ایجوکیشن سوسائٹی نے یعقوب بیگ ہائی اسکول میں کیا تھا صدر آل انڈیا قومی تنظیم جناب طارق انور نے نمائش کا افتتاح فرمایا اور جناب سلیم زکریا صاحب نے جلسہ کی صدارت فرمائی۔ جناب اسحاق خان اور ان کے رفقا نے بڑی محنت سے سارا انتظام و انصرام سنبھالا۔ علاقہ کوکن کے باذوق اور اہل بصیرت حضرات وخواتین نے دور دور سے آکر اس نمائش کو ملاحظہ فرمایا اتوار کی شب میں "ہندوستان میں مسلمانوں کی معاشی حالت" کے عنوان سے ایک سیمینار ہوا جس میں ڈاکٹر اے اے منشی، جناب نور ملا، تھانہ کے میئر جناب نعیم خان، ایڈوکیٹ اودے تلک اور جناب علی ایم شمسی صاحبان نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔ اس موقعہ پر نمائش کے روح رواں منظور الحسن صاحب نے ایک مقالہ پڑھا۔ رات دیر گئے تک باشندگان پنویل سیمینار میں گوش بر آواز بنے بیٹھے رہے۔ نظامت پروفیسر قاسم امام صاحب نے فرمائی۔ اور پروگرام کی صدارت کوکن کی مقبول عام بزرگ شخصیت جناب ایچ بی مقدم نے انجام دی۔

آل کوکن مقابلے

نقش کوکن ٹیلنٹ فورم نے جو مقبولیت حاصل کی ہے اس کی بنا پر کوکن ہی نہیں بلکہ مہاراشٹر کے دیگر اضلاع کے علم دوست حضرات کی نظریں ان مقابلوں کی رپورٹنگ پر مرکوز ہیں۔ نومبر کا پورا مہینہ ان مقابلوں کے انعقاد میں گذرے گا اور انشاء اللہ اگلا شمارہ (دسمبر ۹۲ء) ان کے نتائج کا حامل ہوگا اس وقت اطلاعاً یہ عرض کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ ۱۴ نومبر کو مہاراشٹر ہائی اسکول چپلون میں پہلا مقابلہ منعقد ہو رہا ہے۔ جس کی صدارت کوکن کی معروف شخصیت جناب ایم ڈی نائیک فرما رہے ہیں۔ الحاج شہاب الدین حسن وانگڑے مہمان خصوصی ہوں گے جب کہ چپلون کے تحصیلدار جناب مجید قاضی اور نگرادھیکش شری کدم معزز مہمان ہیں۔ جناب خلیل احمد وانگڑے متوطن بہادر شیخ مقیم سعودی عربیہ پروگرام کے کفیل ہیں۔ بروز اتوار بتاریخ ۱۵ دسمبر کو ایس پی ایم اردو ہائی اسکول راجے واڑی مہاڈ میں ضلع رائے گڈھ کا مقابلہ منعقد ہوگا جس کی صدارت روزنامہ اردو ٹائمز بمبئی کے مدیر اعلیٰ جناب انجم رومانی فرمائیں گے اور حلقہ کی محترم معروف شخصیت جناب الفلاح دیشمکھ مہمان خصوصی ہوں گے۔ دیگر معزز مہمانوں میں جناب محمد علی احسانے جناب بشیر عمر وبیلے، جناب عظیم چوگلے اور جناب ابراہیم کاپڑی شامل ہیں۔ نشکشن پر سارک منڈل راجے واڑی نے پروگرام کی کفالت فرمائی ہے۔

۲۱ نومبر ۹۲ء بروز سنیچر یعقوب بیگ ہائی اسکول پنویل میں رائے گڈھ ضلع کا دوسرا مقابلہ منعقد ہو رہا ہے جس کی صدارت پنویل ایجوکیشن سوسائٹی کے صدر جناب اسحاق خان صاحب فرما رہے ہیں۔ کوکن بینک چیئرمین اور کوکن کی معروف شخصیت جناب علی ایم شمسی بطور مہمان خصوصی شریک ہوں گے۔ دیگر معزز مہمانوں میں جناب سعید ملا پنویل میونسپل کونسل کے چیئرمین اور جناب شرف الدین قاضی کوکن یونیٹی سینٹر کے صدر شریک محفل ہوں گے۔ فورم کے ایک بزرگ ساتھی جناب ایچ بی مقدم کے فرزند جناب محمد علی مقدم نے پروگرام کی کفالت اپنے ذمہ لی ہے۔

۲۸ نومبر ۹۲ء سنیچر کو عبداللہ پٹیل اردو ہائی اسکول کوسہ ممبرا میں تھانہ ضلع کا مقابلہ منعقد ہو رہا ہے جس کی کفالت حلقہ کی معروف علم دوست ہستی اور ہائی اسکول کے چیئرمین جناب الحاج عبدالسلام راول فرما رہے ہیں اور وہی اس پروگرام کے چیف گیسٹ ہیں جبکہ تھانہ کے میئر عالی جناب نعیم خان صاحب پروگرام کی صدارت فرمائیں گے۔

موت اک زندگی کا وقفہ ہے

دت بھارتی چل بسے

۶ اکتوبر کو اردو اور ہندی کے معروف ناول نگار دت بھارتی کا جو اپنی تخلیقات کے لئے ہندوستان اور پاکستان میں مشہور تھے، انتقال ہوگیا۔ ان کی عمر ۷۰ برس تھی مسٹر بھارتی کچھ دنوں سے علیل تھے۔ مسٹر بھارتی نے اردو اور ہندی میں سو سے زائد کتابیں لکھی ہیں۔ ان کی کتابوں کے تراجم بہت سی ہندوستانی زبانوں میں ہوئے ۱۹۵۰ء کے عشرہ میں انہوں نے ناول "چوٹ" کے ذریعہ شہرت حاصل کی تھی۔

شیخ عبدالحق کا انتقال

مدیر فنون (ان ہارون برق کے چھوٹے بھائی عبدالحق صاحب شیخ کا ۲۲ ستمبر ۹۲ء کو تھانے کے اسپتال میں حرکتِ قلب بند ہو جانے کی وجہ سے انتقال ہوگیا۔ تدفین رابوڑی کے جنرل قبرستان میں عمل میں آئی۔ اس موقعہ پر ہزاروں ہندو مسلم سوگوار موجود تھے۔

مرحوم چالیس سالہ سروس کے بعد ریلوے کی ملازمت سے سبکدوش ہوگئے تھے وہ ٹی سی تھے۔

صدیق جیلانی کا انتقال

مہاڑ کے مجاہدِ آزادی جناب محمد صدیق جیلانی عرف ساگر ٹیلر یرقان کی مختصر سی علالت کے بعد، ۷ اکتوبر ۹۲ء کے روز اس دارِ فانی سے رخصت ہوگئے۔

مرحوم نانا پرو بہت کے ساتھ سالہا سال تک شانہ بشانہ رہے۔ غریبوں کی خدمت خاص مشغلہ تھا۔ ناانصافی اور جانبداری کے خلاف ہمیشہ آواز بلند کرتے رہتے تھے۔ حکومت کی طرف سے آپ کو مجاہدِ آزادی کی پنشن ملتی تھی۔ جلوسِ جنازہ میں راجے واڑی، کانبلا، چانڈوا، داپولی، چاؤں، کھولول اور مہاڑ تعلقہ کے بیشتر دیہات سے سینکڑوں افراد نے شرکت کی۔

شریکِ غم
نثار احمد کالسیکر

عمر ساونت کو صدمہ

جناب عمر ساونت (پریم کار ساز) متوطن دابھٹ، کی والدہ کا ۵ اکتوبر ۹۲ء کو کوسہ ممبرا میں انتقال ہوگیا۔

رضوی بلڈرس کو صدمہ

جناب سید اختر حسین رضوی (رضوی بلڈرس) کے والد جناب سید منظور حسین رضوی کا ۲۵ ستمبر ۹۲ء کو ان کے وطن کراری ضلع الہ آباد میں انتقال ہوگیا۔

الآنہ فیملی کو صدمہ

ملک کے سرکردہ تجارتی گھرانہ الآنہ کے جناب عبدالرزاق الآنہ اور جناب حسن الآنہ کی والدہ ۳۰ ستمبر ۹۲ء کو انتقال کر گئیں۔

جاوید دروے کو صدمہ

جناب جاوید دروے اور دادا دروے کی خالہ اور جناب معین پٹیل کی والدہ محترمہ عائشہ عبدالقادر پٹیل کا ۲۰ ستمبر ۹۲ء کو بانکوٹ میں انتقال ہوا۔

عزیز قیسی کا انتقال

۳۰ ستمبر ۹۲ء اردو کے مشہور شاعر و ادیب جناب عزیز قیسی کا اُن کے دولت کدے واقع جوہو میں انتقال ہوگیا۔

قیسی صاحب سینے کے کینسر میں مبتلا تھے۔ پچھلے کئی مہینوں سے علاج جاری تھا۔ قیسی صاحب جن کا پورا نام عزیز محمد خان تھا۔ وہ ۵ نومبر ۱۹۳۱ء کو حیدرآباد (دکن) میں پیدا ہوئے تھے۔

حسین میاں لوٹل کا انتقال

بمقام گورے گاؤں تعلقہ مانگاؤں میں رہنے والے جناب حسین میاں غلام صاحب لوٹل کا گذشتہ ماہ انتقال ہوگیا۔ وہ ۸۰ سال کے تھے۔

مولانا حامد الانصاری غازی کی رحلت

بمبئی کے قدیم روزنامہ "جمہوریت" کے سابق مدیر، عالمِ دین اور جنگِ آزادی کے مردِ مجاہد مولانا حامد الانصاری غازی طویل علالت کے بعد ۱۶ اکتوبر ۹۲ء کو بمبئی میں انتقال کر گئے۔

آپ کے والد ماجد مولانا منصور انصاری جنگِ آزادی سے متعلق مشہور تحریک "ریشمی رومال" کے سلسلے میں کابل ہجرت کر گئے تھے جہاں انہوں نے ہندوستان کی پہلی جلاوطن عبوری حکومت کی بنیاد ڈالی تھی۔

مولانا غازی صاحب کی تصنیف "اسلام کا نظامِ حکومت" ایک اہم کتاب ہے جس کے پاکستان میں کئی ایڈیشن چھپ چکے ہیں۔ مولانا نے تاجور نجیب آبادی کے مشہور اخبار "مدینہ" بجنور کے مدیر رہے ہیں اور تقریباً ۴ سال "مدینہ" سے وابستہ رہے۔

مشہور خاتون افسانہ نگار ہاجرہ نازلی غازی مرحوم کی اہلیہ اور سابق مہتمم دارالعلوم دیوبند برصغیر کے مشہور عالم دین قاری محمد طیب صاحب کی صاحبزادی ہیں۔

مایوس بہرولوی کو صدمہ

کوکن کے ابھرتے ہوئے شاعر جناب محمد شفیع علی چوگلے المتخلص مایوس کی والدہ حبیبہ طویل علالت کے بعد ۲۴ ستمبر ۹۲ء کو انتقال کر گئیں۔

سانحۂ ارتحال

مورخہ ۱۲ ستمبر کو دڑولی تعلقہ کانگاؤں میں جناب سلیمان عبدالرحمن لوکھنڈے کے پوتے سیف اللہ عبدالقادر لوکھنڈے کو بچھو کے ڈنک مارنے کی وجہ سے بعمر ۳ سال انتقال ہوگیا۔

ماہنامہ نقش کوکن ممبئی

محی الدین خطیب کو صدمہ

گوولکوٹ چپلون کی مخیر ہستی اور ٹیلنٹ فارم کے فائنل پروگرام کی لگاتار دس سال کفالت فرمانے والے علم دوست جناب محی الدین داؤد خطیب (دوحہ قطر) کی خالہ اور خوشدامن بھی محترمہ کلثوم بی عباس چوگلے کا ۱۱ اکتوبر ۹۲ء کو مختصری علالت میں ان کے وطن گوولکوٹ میں انتقال ہوگیا۔

نامہ نگار: صابرہ اسمٰعیل خطیب

عزیز نازاں قوال کا انتقال

قوالی کی دنیا کے مشہور و معروف فنکار جناب عزیز نازاں ممبئی اسپتال میں اچانک حرکتِ قلب بند ہو جانے کے سبب انتقال کر گئے۔ وہ پچھلے ایک ماہ سے علیل تھے۔

۵۴ سالہ مرحوم عزیز نازاں ۱۹۳۸ء میں موپلا فیملی میں پیدا ہوئے تھے۔ "نگاہِ کرم"، "یا غریب نواز"، "جھوم برابر جھوم شرابی" اور "چڑھتا سورج دھیرے دھیرے" جیسی مشہور زمانہ قوالیوں کے مغنی عزیز نازاں تھے۔ موسیقار اعظم نوشاد کے ہمراہ کئی ہندی فلموں میں ان کے معاون میوزک ڈائریکٹر کے طور پر بھی کام کیا۔

حاجی عبدالکریم ملا مرحوم

راجہ پور ضلع رتناگری جامع مسجد کے صدر حاجی عبدالکریم عبداللہ ملا کا مختصر سی علالت کے بعد ۸ اکتوبر ۹۲ء کو ممبئی میں انتقال ہوگیا۔ تدفین ان کے وطن میں عمل میں آئی۔

ہرنئی سے موت کی خبریں

(۱): بازار محلہ ہرنئی کے نوجوان جناب سراج توشیکر کی والدہ صابرہ کمال الدین توشیکر طویل علالت کے بعد ۱۶ ستمبر ۹۲ء کو انتقال کر گئیں۔

(۲): بازار محلہ ہرنئی کی محترمہ ممتاز قاسم ممکیکر کی والدہ کا طویل علالت کے بعد کراڈ میں ۵ اکتوبر ۹۲ء کو انتقال ہوا۔

ابراہیم واگھو کو صدمہ

راجہ پور ضلع رتناگری کے جناب ابراہیم عباس واگھو کی والدہ رابعہ بی کا طویل علالت کے بعد ۲۳ ستمبر ۹۲ء کو ممبرا ضلع تھانہ میں انتقال ہوا۔

شوکت ٹانڈیل کو صدمہ

ٹھاکور انجینئرنگ کے نوجوان انجینئر جناب شوکت ٹانڈیل کے والد ڈاکٹر محمود شیخ کے عم محترم جناب عبدالرحمان ٹانڈیل ۲۱ ستمبر ۹۲ کو بعمر ۹۲ سال اندھیری ممبئی سے اپنے گاؤں جاتے ہوئے راستہ میں ہی جاں بحق ہوگئے۔

نامہ نگار

مبین حاجی

انگلینڈ سے موت کی خبریں

(۱) ۴ ستمبر ۹۲ء کو جناب شہاب الدین بدرالدین جوگلے (متوطن شیرل تعلقہ چپلون) بعمر ساٹھ سال حرکت قلب بند ہوجانے سے بلیک برن میں رحلت فرماگئے۔

(۲) ۱۸ ستمبر ۹۲ء کو جناب عبداللطیف داؤد چلوان متوطن سائی تعلقہ مانگاؤں بعمر ۶۴ سال پھیپھڑوں کے مرض میں مبتلا ہوکر بلیک برن میں انتقال کرگئے۔

(نامہ نگار: ابراہیم بغدادی)

سید حسن مرحوم

گوہاگر ضلع رتناگری کے جناب سید حسن سید عبداللہ جو مجگاؤں ڈاک میں زیر ملازمت تھے ۲۰ ستمبر ۹۲ء کو بمبئی میں انتقال کرگئے۔ تدفین ان کے وطن میں عمل میں آئی۔

نامہ نگار: مبین حاجی

محمد صاحب سنگے کا انتقال

جماعت المسلمین تارنہ تعلقہ مانگاؤں ضلع رائے گڈھ کے فعال سربراہ گروپ پنچایت تارانہ کے رکن اور اردو اسکول تارانہ کے چیئرمین جناب محمد صاحب اسحاق سنگے کا ۱۵ اکتوبر ۹۲ء کو طویل علالت کے بعد انتقال ہوگیا۔

(نامہ نگار نوگل بھارتی)

فقیر مقادم کا انتقال

مجگاؤں ڈاک میں پینٹ شاپ کے ریٹائرڈ مستری فقیر عبدالرحیم مقادم مختصر سی علالت کے بعد ۱۷ اکتوبر ۹۲ء کو انتقال کرگئے۔

(نامہ نگار علی میاں کرنیکر)

فقیر محمد مستری کو صدمہ

جناب فقیر محمد مستری کے برادر نسبتی جناب حسن نورالدین (لالام) مقدم متوطن سانگ تعلقہ داپولی جو نیول ڈاکیارڈ میں ملازم تھے ۲۳ اکتوبر ۹۲ء کو طویل علالت کے بعد راہی عدم ہوگئے۔

مستری ہائی اسکول کی شاندار کامیابی

مستری ہائی اسکول رتناگری نے نوراترا اتسو کے موقع پر شری نولائی منڈل کی طرف سے منعقد کئے گئے مضمون نویسی کے مقابلے میں حصہ لیا تھا یہ مقابلہ ۲۷ ستمبر ۹۲ء کو ٹپوردھن ہائی اسکول رتناگیری میں ہوا جسمیں جماعت ہم نادہم گروپ کو رکھے گئے تینوں انعامات مستری ہائی اسکول نے حاصل کئے: ۱۰۰، ۷۰ اور ۵۰ روپئے پر مشتمل اول، دوم، سوم انعام حاصل کئے۔ اردو ذریعہ تعلیم کی اسکول ہوتے ہوئے بھی طلبہ نے مراٹھی زبان میں مضمون لکھ کر کامیابی حاصل کی انکی اس کامیابی کو ہر طرف سراہا جارہا ہے

کاپڑی کلنک کے افتتاح کے موقعہ پر

بائیں سے: ڈاکٹر کسبیکر، ڈاکٹر رخسانہ مہاتے، ڈاکٹر شہنازہ کاپڑی

بائیں سے ڈاکٹر عبدالکریم نائیک مبارک کاپڑی اور کیپٹن فقیر محمد مستری

MARRIAGE

Shaheen Kausar D/o. Mahmood Ismail Choglay of London (U.K.) to **Mohamed Ali** S/o. Hussain Ibrahim Chafekar on 4th Oct. 1992 at Birmingham, U.K.

Riyaz S/o. Abdul Razzak Ismail Mukadam of Time Travels & Tours Bombay, to **Halima (Humaira)** D/o. Dr. Jawed Ahmed on 2nd Oct. 1992 in Bombay.

Ziaul Haq S/o. our patron Moinul Haq Chowdhry and **Ghazala** niece of Moinul Haq Chowdhry, to **Humaira** D/o. Haji Abdul Qadeer Chowdhry and **Anwar** S/o. Late Neyaz Ahmed Siddiqui respectively on 24th Oct. 1992 in Bombay.

Advocate Mohammed Suhel S/o. Mohiyddin Kamaluddin Tirmizi to **Ayesha Tasneem** D/o. Kamaluddin Z.Jagamia on 25th Oct. 1992 in Bombay.

OBITUARIES

Janab Ghazi Hamidul Ansari, freedom fighter, journalist, writer, Alim, ex-editor of Urdu Jamhuriat, passed away 16th Oct. 1992 in his old age. His sons **Abidullah** and **Khalid** (from U.S.A.), **Tarique** and **Arshad** (from Saudi Arabia) and Salman (from Bombay), were present in Bombay for his funeral. His services and sacrifices to the community and the religious and cultural literature are well known.

Mr. Z. R. Ansari, a former Union Minister, died on 6th Oct. 1992 at New Delhi following cardiac arrest. He was 66. He was born on 9 March, 1925 at Unnao (UP). He did his graduation from the Crescent Church College, Kanpur. During his long political career, he was associated with the Congress-I. He was also a member of the U.P. Assembly from 1962 to 1969 and was later elected to the Lok Sabha in 1971, 1980 and 1984. He became a Minister of Cabinet rank holding the Environment portfolio.

As a champion of the Muslim Personal Law during the Shah Bano controversy, he helped in the enactment of the Muslim Women Act during the late Rajiv Gandhi's regime.

He is survived by two sons and a daughter.

Mr. Raoof Waliullah, General Secretary of the Gujarat Pradesh Congress-I Committee, was shot dead on 9th Oct 1992 at Ahmedabad by two unidentified assasins. After his term in the Rajya Sabha ended in 1990, Mr. Waliullah was keeping a low profile. He was 47.

* The **Mother of our patron Mr. Hasan Khalfe** of Cape (South Africa) died recently of old age in Cape Town.
* **Taji Shakeel** of Al-Ekhwa Travels (earlier Fahad Travels), S/o. Ex-School Principal Al-Haj Mohammed Yusuf Taji Saheb of Bombay, died in Jeddah on 17th Oct. 1992

COPY DEADLINE

for receiving letters, New/Happenings, Marriage, Obitures, etc. - matter for publishing in Naqshe Kokan English Supplement :-

18th of each month.

QAMAR QAZI RETIRES FROM CUSTOMS

Mr Qamar Qazi, recently retired as Superintendent from the Customs. Mr. Qamar Qazi has been well known for his hard-work, sincerity and discipline. He retired with respect and honour. Kazi Saheb is interested in Islamiat and gives time for religious studies and dawah work.

A. NAKHWA RETIRES

Mr Abdullah Nakhwa (from Paves Ratnagiri) recently retired as a Gazetted Officer from the Central Government. As a result of his hard-work, sincerity and honesty, he was raised to the post of a Superintendent, making a begining as a Clerk. He was respected highly in the office and has been respected in the community. He has been a patron of Naqshe Kokan and a good social worker.

ALLAMA SHIBLI NOMANI NATIONAL SEMINAR IN BOMBAY :

A National Seminr on Allama Shibli Nomani, scholar and writer, sponsored by Azamgarh Muslim Education Society, was held by the Department of Urdu, University of Bombay, on Saturday the 24th October, 1992 at Alma Latifi Hall, Byculla. Dr. Rafiq Zakaria, Chancellor, Jamia Urdu, Aligarh, presided. Dr. Syed Hamid delivered the key-note address. Many scholars including Maulana Ziauddin Islahi participated.

Dr A M.I. Dalvi, Head, Department of Urdu, was the convenor.

SYMPOSIUM ON URDU AT AJUMAN-I-ISLAM

A Symposium on "Urdu in Maharashtra" was held by Anjuman-i-Islam under the auspices its Urdu Research Institute on Saturday 17th Oct. 1992 at 2 p.m. The Seminar was convened by the Chairman, Dr. N.S. Gorekar, and was inaugurated by the President of Anjuman-i-Islam, Dr. Ishaq Jamkhanawala. Mr. Abdul Majeed Patka, General Secretary of Anjuman-i-Islam, briefed the audience about the activities of Anjuman-i-Islam.

Papers were read by Prof. Zohra Modak, Mrs. Rashida Kazi, Principal of Anjuman-i-Islam Girls High School Bandra, Prof. Rafia Abidi, Head of the Urdu Department, Maharashtra College, Mr. Suhail Lokhandwala, Principal of Baig Mohammed High School and Dr. N.S. Gorekar.

After the papers, a question-answers and discussions session took place. It was decided to take out an Urdu magazine for the S.S.C. student. Anjuman-i-Islam is ready to bear the expenses to publish the papers in a book form.

NEWS/HAPPENINGS

A.I.M.E.S. EXECUTIVE MEETING IN BOMBAY

The All India Muslim Education Society (AIMES) Executive Committee meeting and a Seminar on the educational problem of muslims were held by AIMES at Maharashtra College on Sunday, the 25th October 1992, A. Rahim, the President, Mr. T.P. Imbichammad, Secretary General, Dr. A.A. Munshi Vice President, A.Y. Shaikh and other participated in the meeting and many prominent citizens of Bombay attend the Seminar.

NEW MEMBERS OF ANJUMAN-I-ISLAM'S GENERAL COUNCIL

At the Annual General Body Meeting held on 30th Sept. 1992 the following members were elected to the General Council of Anjuman-i-Islam, Bombay :-

1. Mr. Abdul Majeed Patka
2. Mr. Mustafa Fakih
3. Dr. Abdul Karim Naik
4. Mr. Sami Khatib
5. Mr. A.. Y. Kazi
6. Mr. Ridwan Harris
7. Mr. Faiz A.A. Jasdanwalla
8. Mr. Rashid Ahmed Matadar
9. Mr. Faruqui Rizwan
10. Mrs. Zulekha Merchant

Every year 1/3 rd of the General Council Members retire in rotation (after a 3 year term). The vacancies thereof are filled up by re-elected or newly elected members by secret ballot, by the members of the Anjuman-i-Islam.

BAZME ADAB CELEBRATES 10TH ANNIVERSARY

Bazme-Adab (Cape) held its 10th Anniversary function on Sunday 11th October 1992 in Cape Town.

Mr. Nazier Sonday welcomed the guests, while Mr. A Kays was the Master of Ceremony. Mr. Hasan Sayed introduced "Bazme Adab". Sh. Sadullah Khan was the main speaker Mr. Mohd. Omar Khalfe presented the vote of thanks

A Shab-e-Ghazal entertainment programme (of Feroza Begum Faki, Shamsu Parker, Saaz-e-Rangeen) followed the main programme

To raise the funds for the Bazm, a "Shab-e-Iqbal" programme was arranged on 18th October, 1992.

INDIA'S ENVOY TO U.N.

Mr. Hamid Ansari, India's ambassador to Iran, will take over as India's new permanent representative to the United Nations at New york.

DR. SHEHNAZ KAPDIS CLINIC

The Medical Practice Clinic of Dr. Shehnaz I. Kapdi, BUMS (Bom), MHMS, CGO (Bom), CCH, was inaugurated by Dr. Prakash Kasbekar, M.S. (Bom), at Vashi on 4th Oct. 92 at Shree Niwas, Plot No.103, Vashi Village. Dr. Shahnaz has worked as an R.M.O. at Prince Aly Khan Hospital and Sterling Hospital, Vashi.

Dr. (Mrs.) R.A. Mahate, M.D. (Bom), DGO, was the Chief Guest at the function. The Guest of Honour Capt. F.M. Mistry was the Master of Ceremony. Many prominent citizens including Dr. Aziz Mahate, Shri Syed A. Gafoor, Dr. M. Kamble and Dr. Vijay Yewale were present.

Mrs. Rabia and Mr. Mehboob Kapdi, mother and brother of Dr. Shahnaz Kapdi, too were felicitated as they were more responsible for her education.

Naqshe Kokan

English Supplement

44, Jail Road (East), Dongri
Bombay-400 009 (India) Phone:3764968

Editor	**Dr. Abdul-Karim Naik**
Associate Editor	**Capt. F.M. Mistry**
Consultant Editors	**A. Kays & Adv.H. Pathan**

OUR HONORARY REPRESENTATIVES

U.K.	I BAGDADI-U-HAJWANE
SAUDI ARABIA	SAYEED KAZI, MD ALI H MUKADAM, KHAIL AHMED EBRAIM WANGDE
BAHRAIN	A RAZZAK SARDAR
DUBAI	SIDDIKA U KHERATKAR
PAKISTAN	Y. BOMBAYWALA KAMRUDDIN KAZI
DOHA QATAR	HASAN A KAREEM CHOUGLE
EAST AFRICA	SHEIKH ISMAIL, SAHIR SHIWI
SOUTH AFRICA	HASSAN SAYED, A.R.OSMAN
BOMBAY	E.A.G.CHAUGULE ALI SALEH
KHED-RATNAGIRI	DR. FAIZ BARDAY I.Y. SOLKAR MAJID MAZGAONKER

SUBSCRIPTION IN INDIAN RUPEES

INLAND	RS. 60/-. P.A.
PAKISTAN	RS. 200/- P.A
GULF	RS. 250/- P.A.
OTHER COUNTRIES	RS.300/- P.A.
SOUTH AFRICA FOR 5 YEARS	RANDS 200/- P.A.

EDITORIAL

Al-Qalam Islamic Primers

Dr. S. Ameenul Hasan Rizvi, Former Editor, **Radiance Viewsweekly**, Delhi, has recently published **Islamic Primers : Parts I to VI** through **Al-Qalam Publications**, Delhi.

Providing good education to their children is the duty of all parents. For muslims it is also a bounder Islamic duty to acquire knowledge as emphasized in the teachings of the Holy Qur'an and Prophet Muhammad (S.A.).

We are living in an era of explosion of knowledge of all sorts which has no parallel in the past. Unfortunately, education imparted to the people in general is more wordly and materialistic. The moral and righteous outlook of life is being neglected and promotion of irreligiousness and atheism has increased. This may or may not be the cause of anxiety for others but for muslims it certainly is. It is, however, gratifying that muslims in many parts of the world including India have woken up to the imperative need of imparting atleast the basic muslim education covering the fundamentals of Islam to young children. As more and more English medium schools are being started by muslims to compete with others, including the Islamic Primers in the curriculum will serve the purpose of imparting Islamic knowledge about the essentials of Islam to the young students.

Similar primers and text books are being prepared in western countries like South Africa, U.K. and U.S.A. The Islamic Primers written by Dr. Rizvi are in a simple to follow language with gradual wider use of vocabulary while the diction has been developed stage by stage. Part V deals with the life of our Prophet Muhammed (S.A.W.) and Part VI deals with the Islamic concept of Ibadat. We hope that English medium schools and students will find these books useful to be included in their curriculum. For further information or suggestions you may write to : **Al-Qalam Publications, 2609**, Baradari, Ballimran, Delhi-110 006.

اشاعت کا ۳۰ واں سال

ماہنامہ

نقش کوکن بمبئی

اردو / انگلش

رکن انڈین لنگوئیجز نیوز پیپرس ایسوسی ایشن

جلد نمبر ...... | شمارہ نمبر ۱۲ | دسمبر ۱۹۹۲ء

مدیر: ڈاکٹر عبدالکریم نائیک

معاون مدیر: فقیر محمد مستری / مبارک کاپڑی

اعزازی نمائندے

ابراہیم بغدادی (انگلینڈ)
سید حسن (ساؤتھ افریقہ)
اقبال کاپڑی و صدیقہ کھیر ٹکر (دوبئی)
قمرالدین قاضی (پاکستان)
عبدالرزاق سردار (بحرین)

شیخ اسماعیل (ایسٹ افریقہ)
ابراہیم دانگرے (سعودی عربیہ)
حسن عبدالکریم چوگلے (دوحہ قطر)
فرمان علی پانکر (ابوظبی)

بمبئی: ابراہیم چوگلے فون: 6260757 ۔ نئی بمبئی: محمود حسن قاضی
کھیڈ: ڈاکٹر فیض احمد برڈے ۔ رتناگری: آئی وائی سولکر عبدالمجید دائی مجگاؤنکر

ملکیت: نقش کوکن پبلی کیشن ٹرسٹ (رجسٹرڈ نمبر E 3006

سالانہ: ساٹھ روپے ۔ تاحیات: چھ سو روپے

خط و کتابت اور ترسیل زر کا پتہ: نقش کوکن ۵۶ ٹرمانڈیل اسٹریٹ
(نارتھ) ڈونگری، بمبئی ۔ ۴۰۰۰۰۹ فون: ۳۷۶۴۹۶۸

مقام طباعت: برہانی پرنٹرس، بائیکلہ، بمبئی ۲۷ ...۴۰۰

پرنٹر پبلشر: ڈاکٹر عبدالکریم نائیک

تمام متنازعہ امور میں حق سماعت صرف عدالہائے بمبئی کو ہوگا۔

تاریخ اشاعت: یکم دسمبر ۹۲ء

کتابت: شبیر احمد، زبیر احمد

اس ماہ کے

نقوش

ذکر و فکر

مولانا وحید الدین خاں

جنّت اور اہلِ جنّت

جنّت کیا ہے۔ جنّت عجیب و غریب نعمتوں کی ایک دنیا ہے جو عجیب و غریب انسانوں کو موت کے بعد کے مرحلۂ حیات میں دی جائے گی۔ جنّت خدا کا انتہائی خصوصی انعام ہے جو خدا کے انتہائی خصوصی بندوں کو ان کے انتہائی خصوصی عمل کے بدلے میں انھیں ملے گا۔

یہ خصوصی بندے وہ ہیں جنھوں نے اپنی زندگی کے موجودہ امتحانی مرحلہ میں حقائق کی سطح پر جینے کا ثبوت دیا۔ جنھوں نے خدا کی نشانیوں میں خدا کے وجود کو پالیا۔ جنہوں نے اپنے جیسے ایک انسان کو داعیٔ حق کے روپ میں دریافت کیا۔ جو خدا کو دیکھے بغیر خدا کے آگے ڈھ پڑے۔

یہ وہ انوکھے انسان ہیں جن کو انا کے ساتھ پیدا کیا گیا تھا مگر انہوں نے حق کی خاطر اپنے آپ کو بے انا کر لیا۔ جن کو قول و عمل کی پوری آزادی حاصل تھی۔ مگر انہوں نے خود اپنے فیصلہ سے اپنے آپ کو پابند بنا لیا جنھوں نے بظاہر اپنی محنت سے حاصل کیا اور پھر اپنے تمام حاصل کو خدا کے خانہ میں ڈال دیا۔

یہ وہ نادر ہستیاں ہیں جن کے صبح و شام غیر اللہ کے درمیان گزرے مگر انہوں نے صبح و شام اپنے رب کو یاد کیا جن کو دوسرے انسانوں پر قدرت ملی مگر اللہ کے خوف نے ان کی زبان اور ان کے ہاتھ پر روک لگا دی جن کے نفس میں غصہ اور انتقام کا طوفان اٹھا مگر اللہ کی پکڑ کے احساس نے ان کے سینہ کی آگ کو ٹھنڈا کر دیا۔

یہ وہ قیمتی انسان ہیں جن کا حال یہ تھا کہ ان کو اس وقت پچھلی سیٹ پر بیٹھنے میں لذت ملی جب کہ دوسرے لوگ اگلی سیٹ پر بیٹھنے کے حریص بنے ہوئے تھے۔ جنھوں نے اپنے آپ کو اس وقت بنیادوں میں دفن کیا جب کہ دوسرے لوگ گنبدوں پر جگہ لینے کے لئے دوڑ لگا رہے تھے۔

یہ وہ نفیس روحیں ہیں جنھوں نے ذاتی تعصبات سے اوپر اٹھ کر چیزوں کو دیکھا۔ جنھوں نے اپنے آپ کو حذف کر کے لوگوں کے ساتھ خالص اصولوں کی بنیاد پر معاملہ کیا جو شکایت اور اختلاف کے وقت بھی انصاف کے راستہ سے نہیں ہٹے۔ جنھوں نے ہر قسم کے مفادات کو نظر انداز کر کے اپنے لئے وہ روش پسند کی جو حق و صداقت کے عین مطابق تھی۔

جنّت خدا کا باغ ہے۔ وہ اس انسان کے لئے ہے جو خدا کے پھول کی مانند دنیا میں رہا ہو۔

منزل

گھر چھوڑ کے نکلے ہو عبث تم تن تنہا
ہر شخص تو گھر چھوڑ کے منزل پہ نہیں ہوتا
کس راہ سے پہنچا کوئی منزل پہ یہ دیکھو
منزل پہ پہنچنا ہی مقدر نہیں ہوتا

محسن زیدی

جگیہ کا عطیہ مرحوم ایم اے پرکار (جرمنی) صاحب کے ایصالِ ثواب کے لئے

شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی
گورنمنٹ منظور شدہ
ایئر کنڈیشن شوروم
ڈونگری جیل روڈ، غلام محمد بلڈنگ، ڈونگری بمبئی ۴۰۰۰۰۹
فون: ۳۷۶۵۸۹۷، ۳۷۶۸۸۱
۳۷۲۲۳۰۹۲
خوش آمدید
خوش آمدید
۵۱ برس سے آپ کی سیوا کر رہا ہے ۔ ایک بھروسے کا نام
شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی جویلرس
تجربہ کار کاریگروں کے ہاتھوں سے بنے ہوئے قدیم و جدید فیشن پر سونے کے
کے ڈی ایم کے زیورات —— عید ہو یا دیوالی ، شادی ہو یا جنم دن —
کسی بھی خوشی کے موقع پر سونے کی دنیا میں ایک ہی چمکتا ستارا
پتہ:- شاہ بھورمل جویلرس
گورنمنٹ منظور شدہ
ایئر کنڈیشن شوروم
ڈونگری جیل روڈ، مرچنٹ بلڈنگ، دوکان نمبر ۲، بمبئی ۴۰۰۰۰۹
مزید پیش کش
ہمارے یہاں سے خریدے ہوئے (کے، ڈی، ایم،) K.D.M. کے زیورات آپ جب بھی
بیچنا چاہیں ہم بازار کی قیمت پر واپس لیتے ہیں :-

پاکستان میں کوکنی مسلمان
ایک تعارف

غلام حسین شیخ

کوکنی مسلم کمیونٹی موسوم ہے کوکن نامی اس علاقے سے جو بحرۂ عرب اور ایک ہندوستانی ریاست مہاراشٹر کے مغربی پہاڑی سلسلوں کے مابین واقع ہے۔ کوکن کا علاقہ شمالاً گجرات کے سورت مقام سے قریب اور جنوباً گوا تک پھیلا ہوا ہے۔

کوکن علاقے میں مسلمانوں کے پھیلنے کا آغاز ان عرب تاجروں کی اس علاقے میں بغرض تجارت آمد و رفت سے صدیوں قبل ہوا تھا۔ بعد میں یہ عرب تاجر یہی بود و باش اختیار کر گئے اور اسطرح ہندوستان کا جنوبی ساحلی علاقہ انکا مسکن بن گیا اور مقامی آبادی سے انکا ربط ضبط اور میل جول بڑھتا گیا۔ اگرچہ آج کوکنی مسلمان اقطاع عالم میں پھیلے ہوئے ہیں۔ لیکن بلحاظ آبادی ان کی اکثریت آج بھی مہاراشٹر اسٹیٹ کے اضلاع بالخصوص رتناگری، بمبئی، تھانہ اور قلابہ میں مرکوز ہے۔ دیگر مسلمانوں کی طرح کوکنی مسلمانوں نے بھی ملک کی آزادی کی جدوجہد میں ایک فعال اور نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ مسٹر عزیز غفور قاضی مرحوم اور مسٹر ابراہیم اسمٰعیل چند دیگر دولوں کو پاکستان کے اہم مسلم لیگی قائدین قائد اعظم محمد علی جناح اور لیاقت علیخان کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا۔ دیگر مسلمانوں کی طرح تقسیم ملک کے موقع پر کوکنی مسلمان بھی پاکستان ہجرت کر گئے اور کراچی کے مختلف علاقوں میں بود و باش اختیار کی۔

پاکستان کے دیگر شہروں بالخصوص کراچی شہر میں کوکنی مسلمانوں کی ایک معتدبہ تعداد پہلے ہی سے سکونت پذیر تھی۔ لیکن وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ ان میں یکجا سکونت اختیار کرنے کا جذبہ بیدار ہوا۔ اور اسکے نتیجے میں کوکنی مسلمانوں کی رہائشی کالونیاں وجود میں آئیں اور اسطرح مذہبی معاشرتی تہذیبی تعلیمی اور فلاحی سرگرمیاں بھی منظم طور پر کی جانے لگیں۔ اس خلوص میں قائم کی گئی سوسائٹیوں اور اداروں نے الحمدللہ اپنی کارکردگی سے بہتر اور سودمند نتائج پیدا کیئے ہیں۔

شہر کراچی میں فی الوقت کوکنی مسلمانوں کی کوئی اس انجمن سرگرم عمل ہیں۔ کوکنی مسلمانوں کی آبادی کی اکثریت کوکن سوسائٹی بمبئے ٹاؤن کے علاوہ ناظم آباد بلدیہ ٹاؤن شپ، منورہ النور سائٹی ماری پور لانڈھی کورنگی، کیماڑی اور ملیر سے ملحقہ علاقوں میں مرکوز ہے۔ گذشتہ برسوں کے دوران کوکنی مسلمانوں کی انجمنوں نے سماجی تہذیبی مذہبی معاشی اور سیاسی سرگرمیوں اور ملک کی ترقی کے کاموں میں نمایاں اور قابل قدر خدمات انجام دی ہیں کوکنی مسلمان "شافعی فقہ" کے پیرو ہیں۔ صدیوں قبل آئے ہوئے عربوں کا یہ اثر ہے۔ کوکنی مسلمان تمام کے تمام سنی ہیں اور ان میں عربوں کی بیشتر روایات اور اقدار عام ہیں۔ مثلاً مولود شریف، تحلیل گیارہویں شریف راتب اور ایسی ہی دیگر رسوم عربوں کی روائتی وراثت کی آئینہ   ہیں۔ محرم کے مہینے میں مجالس کا انعقاد بھی اسی روائت کی پابندی ہے۔

کوکنی مسلمان اپنی وفاداری، حب الوطنی، فرمانبرداری، عقلمندی اور محنت کشی کے لیئے ناموری اور شہرت کے حامل ہیں۔ انکی امن پسندی معروف ہے اور وہ کسی بھی ماحول میں گھل مل جاتے ہیں۔ فطرتاً کوکنی مسلمان بہت متواضع ہوتے ہیں اور ایجاد و قیادت کی صلاحیتوں کے حامل ہوتے ہیں۔

کوکنی مسلمانوں کی مہمان نوازی اور رفیق التعلیمی مشہور ہے۔

پاکستان کی شعبہ جاتی ترقی میں کوکنی مسلمانوں کا حصہ

کوکنی مسلمان جو سمندروں کے ماہر کی حیثیت سے بھی مشہور ہیں وہ پاکستان میں بندرگاہوں کی ترقی، جہاز رانی اور اس سے متعلقہ سرگرمیوں کے علاوہ، ماہی گیری ٹیکسٹائیل، پرنٹنگ، ایڈورٹائزنگ اور سیاحتی شعبوں میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ مرچنٹ نیوی میں کوکنی مسلمانوں کی خدمات کا ریکارڈ نہایت اہم ہے

ان میں سے چند تو اکسٹرا ماسٹرس اور اکسٹرا چیف انجینیرس جیسے اعلیٰ عہدوں پر بھی فائز ہیں۔ بندرگاہوں کے عملے اور اعلیٰ عہدوں پر بھی کوکنی مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ کسٹمز، عدلیہ، مسلح افواج اور صحافت کے شعبوں میں بھی کوکنی مسلمان اہم اور اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں۔ ان میں سے چند تو ان شعبوں میں اعلیٰ ترین عہدوں کے حامل ہیں۔

کوکنی مسلمانوں کے قابل ترین اور باصلاحیت افراد امریکہ برطانیہ سعودی عربیہ، آسٹریلیا، برطانیہ اور آفریقہ میں بھی کئی شعبوں میں اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں۔

کوکنی مسلمانوں نے بنکنگ، انشورنس، انسٹی ٹیوشنز اور کنسٹرکشن اور اس سے متعلقہ شعبوں میں بھی اہم کردار ادا کیا ہے

کوکنی مسلمانوں نے پاکستان کی سیاست میں بھی پرامن انداز میں منظم طور پر نہایت جمہوری اور تعمیری کردار ادا کیا ہے۔

معاشی فلاح و بہبود

پاکستان میں کوکنی مسلمانوں کی تعداد بلحاظ تناسب آبادی اگرچہ کم ہے لیکن اپنی کوشش اور جدوجہد کے نتیجے میں وہ معاشی اعتبار سے بہتر موقف میں ہیں۔ ویسے معاشی اعتبار سے کوکنی مسلمانوں میں بھی اوسط اور تحت اوسط طبقہ موجود ہے۔ کوکنی مسلمانوں کی انجمن اور ادارے ان کوکنی مسلمانوں کی معاشی حالت بہتر بنانے میں مستقلاً کوشاں ہیں۔ اور عطیات کے ذریعے غریب کوکنی مسلمانوں کے معاشی اور تعلیمی حالت سدھارنے میں مشغول رہتی ہیں۔

پاکستان میں کوکنی مسلمانوں کا تعلیمی موقف

یہ امر فخر کا باعث ہے کہ تعلیمی اعتبار سے کوکنی مسلمانوں کا ۷۵ فیصد حصہ تعلیمی یافتہ ہے۔ کوکنی مسلم نوجوانوں نے مختلف تعلیمی اور فنی شعبوں میں کامیابی اور مہارت کے ریکارڈ قائم کیئے ہیں۔ کوکنی مسلم لڑکیاں بھی تعلیمی اور فنی شعبوں میں اعلیٰ

سطحی کامیابیوں کو حاصل کرتی ہیں اور انکے والدین انکی اعلیٰ تعلیم کے لیئے کوشاں رہتے ہیں اور ان کی ہر طرح سے ہمت افزائی کرتے ہیں۔ کوکنی مسلم نوجوان اور لڑکیاں قومی سطح پر بھی اہم خدمات انجام دیتی ہیں۔

پاکستان میں کوکنی مسلم نوجوان

گذشتہ برسوں کے دوران کوکنی مسلم نوجوانوں نے قومی سطح پر سماجی تہذیبی مذہبی اور فلاحی سرگرمیوں کی توسیع اور فروغ کیلئے نمایاں خدمات انجام دی ہیں اور ان سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے آج کا کوکنی مسلم نوجوان نہایت پرجوش فعال اور فلاحی سرگرمیوں کے جذبوں سے سرشار ہے اور وہ بدلتے ہوئے ماحول کا سامنا کرنے خود کو تیار رکھتا ہے۔ کوکنی مسلمانوں کی کئی انجمنوں اور اداروں میں جو اتحاد اور یگانگت پیدا ہوئی ہے وہ کوکنی مسلم نوجوانوں کی مساعی کا نتیجہ ہے۔ اسطرح کوکنی مسلم نوجوانوں سے مستقبل میں بہت کچھ توقعات وابستہ ہیں۔

کوکنی پکوان

کوکنی مسلمانوں کے پکوان اپنی لذّت اور ذائقے کے لیئے بہت مشہور ہیں۔ اگرچہ روایتی چاول، چپاتی، مچھلی کے مختلف سالن بریانی، پلاؤ، قورما، ترکاریوں کے سالن دیگر ملکوں کی طرح پاکستان میں بھی عام اور مشہور ہو چکے ہیں۔ لیکن کوکنی پکوانوں میں ساندن کھاری، گھاؤنے، پولے، میٹھلیس، دونٹس، گوڑھ اور گیہوں سے تیار کی جانے والی اشیاء بھاکوری، ملیدہ، چونگے اور آم رس سے بنائی جانے والی کئی میٹھی اشیاء خاص طور پر بہت شہرت کی حامل ہیں اور اب پاکستان میں عام طور پر دستیاب ہوتی ہیں۔

ان تمام باتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ کوکنی مسلمانوں نے پاکستان کی ہمہ جہتی ترقی میں کتنا اہم کردار ادا کیا ہے۔

کوکنی نظم

ابلیس

شرف کمالی

وارتا عبرت چی یاراں غور سیں ایکا ذرا — پیر واجد شاہ اک دیس بھیٹلے ابلیس لا
پیر واجد شاہ ملکِ معرفت بے تاجدار — شرپسند ابلیس ور اللہ چی لعنت لاکھ بار
پیر واجد شاہ چی عظمت سلسلہ در سلسلہ — حیلہ جو ابلیس چی فطرت ہے مکر و فن، دغا
پیر واجد شاہ روشن دل نی سرتاپا بہار — راندۂ عرش بریں ابلیس شیطاں نابکار
بول لے واجد شاہ ہمدم! سانگلا املا ایک راز — قصۂ آدم نی کیلا آپ لا جدت طراز
املا اے ابلیس بابا، تمستی ہمدردی بھی ہے — تجھیاں درباران "الخناس" چی گردی بھی ہے
حاصل کروا چا اُسُل درجہ اگر ابلیس چا — کائے کریا یا ہجے انسان لا سانگا ذرا
بول لا ابلیس پیر صاحب ہے طلب تجی عجب — سانگتامی آز تمُلا مازا پوشیدہ کسب
پیر صاحب ہے تے معنی آفریں تجا سوال — پیروی حق چی کروں ابلیس بنناہے محال
شرط اوّل ہے نماز پانچ وقتا چی سورون دیا — شرط دوم ہے کی جھوٹ بولالی چھوڈیو قسمو کھا
دون شرطی چی اگر فی الفور پابندی کرال — مختصر قصہ ہے جلدی لعنتی ابلیس ڈھال
پیر صاحب نی مریداں چے طرف کیلی نگاہ — خوب صورت درس دیلا معرفت چا واہ واہ

غزل °

سلیم بجاپوری

میں بھلا کیوں اُداس ہوں جب کہ — اِک نہ اک غم تو ساتھ ہے سب کے
تجھ سے ملنے کو پھر مچل اٹھی !! — رہ نہ پائی یہ آرزو دب کے
شام اِک ایسا سانحہ گزرا! — ٹکڑے ٹکڑے جو کر گیا شب کے
ایک ہی نور سب کی آنکھوں میں — سوچ کے زاویے جدا سب کے
دُور سے جام سب دِکھاتے ہیں — پاس لاتا نہیں کوئی لب کے
کہہ دیا تھا کبھی "انہیں" اپنا — مجھ سے رُوٹھے ہوئے ہیں وہ تب کے
بھول جاؤ بھی اب سلیم انہیں — وہ فراموش کر چکے کب کے

سیلائٹ فیشن
ریڈی میڈ کپڑوں کے صنعت کار و برآمد کار
پروپرائٹر: غلام دستگیر پرکار
فیکٹری: وجے انڈسٹریل اسٹیٹ آئی۔ بی۔ پٹیل روڈ، گورے گاؤں (ایسٹ) بمبئی نمبر ۴۰۰۰۶۳
فون نمبر:

آئینۂ عالم

ماریشس میں اردو:

ماریشش دنیا کے نقشہ پر چھوٹا سا مگر اپنے جائے وقوع کے اعتبار سے ایک اہم ملک ہے جہاں ۱۷۴۲ء یعنی فرانسیسی قبضہ کے وقت بھی مسلمان آباد تھے۔ ۱۸۱۰ء میں یہ علاقہ انگریزوں کے قبضہ میں چلا گیا اس وقت یہاں برصغیر کے باشندوں کی آبادی چھ ہزار کے قریب تھی۔ سنہ ۱۸۳۳ء سے کھیتوں میں کام کرنے والے لوگ اس جزیرہ میں تواتر کیساتھ آنا شروع ہوئے اور یہ سلسلہ سنہ ۱۹۲۲ء تک جاری رہا جس کے نتیجہ میں آج وہاں کی آبادی کے ۷۰ فیصد لوگ برصغیر کے باشندوں پر مشتمل ہے۔ ان ہندوستانی آبادکاروں میں بہت سے لوگ اردو زبان کے ماہر تھے جو اردو کی کتابیں بھی ساتھ لے کر آئے اور اپنی شناخت برقرار رکھنے کیلئے گھروں میں اپنے بچوں کو اردو کی تعلیم دیتے تھے۔ کچھ عرصہ میں یہ تعلیم مسجدوں سے دی جانے لگی اور آج یہ صورت ہے کہ یہاں کی سرکاری زبان تو انگریزی ہے مگر حکومت کی طرف سے اردو کی سرپرستی بھی جاری ہے۔

اس وقت حکومت کی طرف سے ۴۵۰ سے زائد مقامی تربیت یافتہ اساتذہ مختلف اسکولوں میں اردو کی تدریس سے وابستہ ہیں۔ پرائمری اور ثانوی اسکولوں میں اردو بطور ایک مضمون کے پڑھائی جاتی ہے۔ تقریباً ایک سو پچاس سماجی وثقافتی اداروں کو تعلیمی اوقات کے بعد اردو کی تدریس کے لئے مالی امداد دی جا رہی ہے۔ حکومتِ ماریشس ان سب اقدامات کے لئے مبارکباد کی مستحق ہے۔

ماہنامہ نقش کوکن بمبئی

تیل صاف کرنے کی صلاحیت میں اضافہ

ہندوستان میں معیارِ زندگی میں بہتری اور مجموعی اقتصادی ترقی کے سبب پیٹرولیم مصنوعات کی مانگ میں اضافہ ہو رہا ہے۔ توقع ہے کہ بھارت پیٹرولیم مصنوعات کی تخمینہ شدہ مانگ سنہ ۱۹۹۲-۹۳ء میں ۱۵ء۱۰ کروڑ ٹن ہو جائے گی۔

حکومتِ ہند ملک میں تیل صاف کرنے کی صلاحیت میں اضافہ کرنے کو اعلیٰ ترجیح دیتی ہے۔ تیل صاف کرنے کے موجودہ کارخانوں کی توسیع کرنے اور نچلی سطح پر تیل صاف کرنے کے نئے کارخانے قائم کر کے تیل صاف کرنے کی مزید صلاحیت پیدا کی جائے گی۔ اس توسیع سے سالانہ ۸۷ لاکھ ٹن تیل صاف کرنے کی مزید صلاحیت پیدا ہونے کی توقع ہے۔ تیل صاف کرنے والے ان کارخانوں میں ڈگبوئی (سالانہ ڈیڑھ لاکھ ٹن) گوہاٹی (سالانہ ڈیڑھ لاکھ ٹن) بونگئی گاؤں (سالانہ دس لاکھ ٹن) کوچین (سالانہ تیس لاکھ ٹن) اور بروبی (سالانہ ۵ لاکھ ٹن) شامل ہیں۔

علاوہ ازیں آٹھویں منصوبہ کی مدت کے دوران نچلی سطح پر تیل صاف کرنے کے مزید کارخانے قائم کرنے کا منصوبہ بھی ہے۔ تیل صاف کرنے کے ان کارخانوں میں کاویری طاس (سالانہ ۵ لاکھ ٹن) نمالی گڑھ (سالانہ ۳۰ لاکھ ٹن) منگلور (سالانہ ۳۰ لاکھ ٹن) اور کرنال (سالانہ ۶۰ لاکھ ٹن) شامل ہیں۔ منگلور اور نمالی گڑھ میں تیل صاف کرنے کے کارخانے مشترکہ پروجیکٹوں کے طور پر قائم کئے جا رہے ہیں۔ کاویری طاس میں تیل صاف کرنے کا کارخانہ

مدراس ریفائنری لمیٹڈ (ایم آر ایل) قائم کرے گا۔ اور کرنال میں تیل صاف کرنے کا کارخانہ انڈین آئیل کارپوریشن قائم کرے گی۔

محمد علی کلے کے بعد دوسرے باکسر کا قبولِ اسلام

باکسنگ جیسے نہایت خطرناک کھیل میں بہت ہی کمعری سے نوجوانی تک خوب نام پیدا کرنے والے عظیم باکسر۔ اور غیر مفتوح سابق ہیوی ویٹ چمپئن محمد علی کلے کی زندگی' اسکی فتوحات اور پھر قبولِ اسلام کے واقعہ سے ساری دنیا واقف ہے۔ اسلام کے دامن میں پناہ لینے کے بعد محمد علی جس طرح تبلیغ اسلام کے لئے خود کو وقف کر چکے ہیں اس سے بھی ہر کوئی واقف ہے۔

محمد علی کلے کے بعد دنیا کے دوسرے اور ایک عظیم باکسر سابق ہیوی ویٹ چمپئن مائیک ٹائسن کے قبولِ اسلام کی خبریں اخبارات میں شائع ہوئی ہیں۔ نیویارک سے ملنے والی خبروں کے مطابق "افق اسلامی" میگزین کے مدیر معاون کامران میمن نے بتایا کہ ایک مسلم رضاکار نے ٹائسن کو ہر جمعہ کو نماز باجماعت ادا کرتے اور خطبہ سنتے ہوئے دیکھا ہے۔ جبکہ نیویارک کے ہی ایک روزنامہ اخبار نے بھی ایک سیاہ فام مسلم کے حوالے سے خبر دی ہے کہ اب سے دو تین ہفتے قبل نوجوانوں کی ایک تنظیم کے دفتر میں مائک ٹائسن نے اپنا مذہب چھوڑ کر دینِ اسلام قبول کر لیا ہے۔

واضح ہو کہ ایک عورت کے الزام لگانے کے باعث ٹائسن پر مقدمہ چلا تھا اور عدالت نے ٹائسن کو ۶ رسال قید کی سزا سنائی ہے۔

مانا کہ تیری دید کے قابل نہیں ہوں میں
تو میرا شوق دیکھ۔ میرا انتظار دیکھ
علامہ اقبال

مچھلی پالن کا فروغ

اور اس کے برآمدات امکانات

مچھلی کی پیداوار کے معاملے میں بھارت دنیا میں ساتویں نمبر پر ہے۔ سنہ ۱۹۵۰-۵۱ء میں ملک میں ۷ رلاکھ ۵۲ ہزار ٹن مچھلی پیدا ہوئی تھی۔ سنہ ۱۹۹۱-۹۲ء میں یہ پیداوار بڑھ کر ۴۱ لاکھ ۴۱ ہزار ٹن تک پہنچ گئی۔ گویا کہ مچھلی کی پیداوار میں پانچ گنا اضافہ ہوا۔ اس میں سے ۱۷ رلاکھ ایک ہزار ٹن مچھلی اندرون ملک تالابوں سے حاصل کی جاسکی جبکہ ۲۴ رلاکھ ۴۰ ہزار ٹن مچھلی سمندروں سے حاصل کی گئی۔

سمندر سے حاصل ہونے والی مچھلی کی برآمدات میں بھی اسی طرح اضافہ ہوا۔ ۱۹۶۱-۶۲ء میں ۱۵,۷۰۰ ٹن مچھلی برآمد کی گئی جو بڑھ کر سنہ ۱۹۹۱-۹۳ء میں ۱,۷۲,۰۰۰ ٹن تک پہنچ گئی۔ پچھلے سال ۱۳ رکروڑ ۷۵ لاکھ روپے کی مچھلی برآمد کی گئی۔

میٹھے اور کھاری پانی میں ماہی پروری کے فروغ کے زبردست مضمرات موجود ہیں۔ دستیاب اعداد و شمار مظہر ہیں کہ ملک میں ۲۲ ۱۲ لاکھ ہیکٹر اراضی پر تالاب اور پانی کے ذخائر وغیرہ ہیں۔ ۱,۶۴ لاکھ کلو میٹر میں دریا اور نہریں اور ۱۴ لاکھ ہیکٹر اراضی پر نمکین پانی کی جھیلیں ہیں۔ اگر پانی کے ان ذخیروں کو کام میں لایا جائے تو اندرون ملک حاصل ہونے والی مچھلی کی سالانہ پیداوار تقریباً تین گنا تک بڑھ سکتی ہے۔

ماہی گیری کی ساحلی انجینئرنگ کے مرکزی ادارے واقع بنگلور نے اس سلسلے میں جو سروے کئے ہیں' ان سے پتہ چلتا ہے کہ اس صدی کے آخر تک کم سے کم ایک لاکھ ہیکٹر اراضی پر جھینگا مچھلی پیدا کی جاسکتی ہے۔

نقش کوکن خرید کر پڑھیئے ۔ خریدار بنئے

خلائی ٹکنالوجی کی دنیا میں بڑھتے قدم

خلا میں بھارت کی پیش قدمی مختلف شعبوں میں ٹیلی مواصلات کے لئے ہو، یا ٹیلی ویژن نشریات کے لئے موسم کی نگرانی کے لئے ہو یا زراعت، جنگلات، آبی وسائل اور معدنیات سے متعلق اہم اطلاعات کے حصول کے لئے جدید ٹکنالوجی کے استعمال میں عظیم الشان کارناموں کے ساتھ جاری ہے۔

اس سال جولائی میں انسیٹ ۲۔اے کی پرواز اس کی کامیاب کارکردگی ہندوستانی خلائی پروگرام میں اہم سنگِ میل کا درجہ رکھتی ہے۔

انسیٹ ۲۔ سلسلے میں دوسرے سیارچے انسیٹ ۲۔بی کو خلا میں داغنے کے لئے تیار کیا جارہا ہے۔ ایک برس کے اندر اس سیارچے کا داغا جانا متوقع ہے۔ اس سے بھی زیادہ ترقی یافتہ انسیٹ ۲۔ای، ۲۔ڈی اور ۲۔ای سیارچوں کی تیاری کا کام تیز تر ہوگیا ہے۔

مونسون اور فصلوں کے امکانات

جولائی کے وسط سے مونسون میں پھر سے جان پڑجانے سے ملک میں زرعی صورتِ حال اچانک بدل گئی خریف کی فصل کی صورت حال جو متعدد حصوں میں خشک سالی اور جنوب مغربی مونسون کی سست شروعات کی وجہ سے تقریباً تاریک تھی۔ کافی بہتر ہوگئی ہے۔ یہ بہتری گذشتہ دو ہفتوں میں ملک کے بیشتر حصوں میں زبردست بارشوں کی وجہ سے آئی ہے۔

لیکن شمالی حصے میں بارشیں شروع ہونے میں تاخیر اور دیگر حصوں میں بہت کم بارشوں کی وجہ سے ہوئے نقصان کی پوری طرح سے تلافی نہیں کی جاسکتی۔ اگرچہ متوقع پیداوار کے صحیح تخمینے کے بارے میں کچھ کہنا قبل از وقت ہے زرعی پیداماہرین کا کہنا ہے کہ فصل کے سیزن کے بقیہ حصے میں اگر سب باتیں ٹھیک ٹھاک رہتی ہیں تو پیداوار گزشتہ سیزن میں تقریباً ۹ کروڑ ۴۰ لاکھ ٹن کی سطح کے برابر یا اس سے کچھ زیادہ ہوسکتی ہے۔

انڈونیشیا کی طیارہ سازی میں پیش رفت

(فانا): انڈونیشیا نے محدود نشستوں کے ہوائی جہاز تیار کرنا شروع کردیا ہے۔ اس میں ۱۱ نشستوں کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ فی الحال اس کی نمائش سعودی عرب میں کی جارہی ہے۔ اس کی قیمت بھی عالمی مارکیٹ کے مقابلے میں انتہائی کم رکھی گئی ہے۔ یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ اس طیارے کی تیاری میں کسی بھی بیرونی ملک سے کوئی مدد نہیں لی گئی ہے۔ انڈونیشیائی انجینیروں نے اسے اپنے طور پر تیار کیا ہے اس طرح طیارہ سازی کے میدان میں انڈونیشیا نے پہلے مسلم ملک ہونے کا امتیاز حاصل کرلیا ہے۔

اسلامی بینک کے شرح منافع میں زبردست اضافہ

(فانا) بحرین کے دو اسلامی بینکوں میں سے ایک فیصل اسلامک بینک کی طرف سے جاری کردہ ایک رپورٹ میں بتایا گیا کہ ۱۹۹۲ء کے پہلے نصف حصہ میں شرح منافع میں ۳۰.۱ فیصد اضافہ ہوا ہے جو ۴۰.۵۷ ملین ڈالر ہے۔ اس بینک کے ۶۰ فیصد حصص بہاماس کی دارالعمل اسلامی ٹرسٹ کی ملکیت ہیں جبکہ بقیہ حصص سعودی عرب کے سرمایہ کاروں کے ہیں۔ یہ بینک شرعی قانون کے تحت نفع و نقصان کی بنیاد پر چلایا جاتا ہے۔ ۱۹۸۲ء میں اس بینک کا قیام عمل میں آیا تھا۔ بینک کے ابتدائی اثاثہ جات ۱۷۵.۸ ملین ڈالر سے بڑھ کر اب ۱.۶۸ بلین ڈالر ہوگئے ہیں۔

گیبن
ایک آزاد ملک جہاں اسلام پھیل رہا ہے

برآعظم افریقہ میں گیبن ایسا ملک ہے جو جنگلات کی کثرت کے باعث مشہور ہے۔ یہ فرانس کی نوآبادی رہا۔ اور ۱۷ر اگست ۱۹۶۰ء کو آزادی حاصل کی۔ یہاں کے باشندے سیاہ فام ہیں۔

کہاں واقع ہے: گیبن وسیع ذرائع والا ملک ہے لیکن اس کی آبادی کم ہے۔ یہ مغربی افریقہ کے ساحل پر واقع ہے۔ اس کے شمال میں کیمرون اور استوائی گنی ہیں۔ اور جنوب اور مشرق میں کانگو ہے۔ مغرب میں بحر اوقیانوس ٹھاٹھیں مارتا ہے۔ گیبن تمام جنگلوں سے ڈھکا ہوا ہے۔ ساحلی میدان کے پیچھے پہاڑ ہیں۔ یہاں اوگو ناؤ دریا بہتا ہے اور چالیس بنتو زبان بولنے والے قبیلے رہتے ہیں۔

رقبہ اور آبادی: گیبن کا رقبہ ۲۶۷،۶۶۷ مربع کلو میٹر ہے۔ لبرویل دارالحکومت ہے۔ پورٹ جنٹل، اویم بویبے اور فرانس ویل بڑے شہر ہیں۔ فرانسیسی دفتری زبان ہے جبکہ بنتو زبان وسیع پیمانے پر بولی جاتی ہے۔ سکہ سی ایف اے فرانک ہے۔ آبادی سات لاکھ سے اوپر ہے۔

برآمدات

پٹرولیم، دھاتیں، اور عمارتی لکڑی برآمدات ہیں۔

تیل اور گیس

افریقہ میں گیبن کا تیل کی پیداوار کے باعث فی کس آمدنی تیسرے نمبر پر ہے۔ ملک کی خوشحالی کا آغاز ۱۹۵۷ء میں تیل کی دریافت سے ہوا۔ ۱۹۶۴ء میں تیل کی سالانہ پیداوار ایک ملین ٹن تھی جبکہ ۱۹۸۰ء میں پیداوار ۸،۸ ملین تھی۔ گیبن میں مینگا نیز، یورانیم اور خام لوہے کے ذخائر بھی ہیں۔ مینگا نیز کی پیداوار ۱۹۷۸ء میں ۶ر ملین ٹن اور یورانیم کی پیداوار ۱،۱۴۰۷ ملین ٹن تھی جبکہ خام لوہا ابھی تک نہیں نکالا گیا ہے۔

صنعت

گیبن لکڑی میں اجارہ داری رکھتا ہے۔ سنہ ۱۹۷۷ء میں لکڑی ۱۲۵ ملین کیوبک فٹ برآمد کی گئی۔ صنعت میں تیل صاف کرنے کے دو کارخانے ہیں۔

زراعت

گیبن میں شعبۂ زراعت میں بہت کم ترقی ہوئی ہے صرف ایک فیصد زمین کاشت کی جاتی ہے۔ نقد آور فصلوں میں کافی اور کوکو کی نشوونما کے لئے زمین زیر کاشت لائی جا رہی ہے زمین کا باقی حصہ کھیتی باڑی کے لئے ٹھیک کیا جا رہا ہے۔ ۶۸ فیصد لوگ دیہات میں رہتے ہیں۔

تعلیم

سنہ ۱۹۷۸ء میں گیبن کے پرائمری سکولوں میں ۱۴۱ر۵۹۹ طلبہ تھے۔ پرائمری سکولوں میں ۳،۰۰۰ر اساتذہ تھے۔ سیکنڈری سکولوں میں طلبہ کی تعداد ۲۰،۰۰۰ اور اساتذہ کی ۱،۰۰۰ تھی۔ یہاں ۹ ٹیکنیکل اور ۱۳ ٹیچر ٹریننگ سکول ہیں۔ دارالحکومت لبرویل میں ایک یونیورسٹی ہے۔

سربراہ مملکت

گیبن کے صدر عمر بونگو نو مسلم ہیں پہلے وہ عیسائی تھے۔ اور ان کا نام البرٹ بونگو تھا۔ چند سال پہلے انھوں نے اسلام قبول کر لیا تھا۔ ان کے ساتھ ان کے اہل خانہ اور بیشتر وزراء بھی مسلمان ہوگئے تھے۔ عمر بونگو ۲ر دسمبر سنہ ۱۹۶۷ء سے صدر چلے آرہے ہیں۔

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

غزلیں

محمد عبدالغفور ساقیؔ تونڈیلوی

گردشِ ساغر کے آگے گردشِ ایام کیا؟
جلوۂ صبح کیا اور تیرگیِ شام کیا؟

عاشقی مسلک ہو جس کا اس کو دُنیا سے غرض
عشق کا کوچہ ہے اس میں نام کیا، بدنام کیا؟

سرزمینِ ہند تیرا ذرہ ذرہ آفتاب
بخت تیرا جلوہ گر تیرے خاص و عام کیا؟

اِک صحیفہ ہے تو ویسے چشمِ بینا کے لئے
ہیں حدیثِ عشق و وجداں تیرے صبح و شام کیا

کیسے سمجھاؤں میں ساقیؔ رازِ عرفانِ حیات
ہر جگہ مسکن ہے اس کا اک بنارس دھام کیا؟

عبدالحق تھونوی

دینے والے کچھ نہ دے ایمان کی دولت تو دے
تو ہر اک مُسلم کے دل میں جذبۂ وحدت تو دے

کاٹ لے میری زباں اے وقت کے حاکم مگر
ایک سچی بات کہنے کی ذرا مُہلت تو دے

مُنکشف کیونکر ہوا ہے تجھ پہ میرا حالِ دل
یہ بتا دے یا سمجھنے کی مجھے فرصت تو دے

میرے مولا یہ زمیں تو سخت ہے میرے لئے
ناتواں اِس ذہن کو پرواز کی قوت تو دے

یہ نہ پھنس جائے کہیں دُنیا کی حرص و آز میں
ہو دلِ ناداں پہ قابو اسقدر قدرت تو دے

کاش عمؔ کا اچھے لوگوں میں بھی ہو جائے شمار
اچھی صورت دے نہ دے اچھی مگر سیرت تو دے

شاھد کرلوی
(داؤدمستری)

عجب جن کے ہاتھوں میں خنجر ملے
جہاں میں وہی لوگ گھر گھر ملے

زمیں خون میں جو نہاتی رہے!!
تو کیسے یہ موسم مؤثر ملے

نظر میں سما جائے گی تازگی!
دلوں کا چمن پیار میں تر ملے

کچھ ایسی مکدر فضائیں ملیں
سبھی ظلم کے آج خوگر ملے

بہت ڈس رہی ہیں یہ ویرانیاں
نگاہوں کو کوئی بھرا گھر ملے

غزل اپنی شاھد ہو پاکیزہ تر!
سخن میں ہر اک لفظ اطہر ملے

انور تو ساوی

ساون کی سہانی راتوں میں پھر اُن کی جوانی یاد آئی
پھر دل کو ہمارے اُلفت کی دلسوز کہانی یاد آئی۔

وہ رکھتے ہوئے کچھ ایسے قدم گزرے ہیں نگاہوں سے میرے
صحرا سے گزرتے جھرنوں کی بدمست روانی یاد آئی

یادوں میں کھو کر کھو کر دِل فرقت میں بہت ہی روتا ہے
ہم پیار میں ملتے تھے اکثر وہ پریت پرانی یاد آئی

جب تو ہی نہیں پھر کیا ساون برہا میں جلے ہے میرا بدن
میں قتل ہوا جس حربے سے قاتل وہ جوانی یاد آئی

تو جرمِ وفا پر انورؔ کو اب اور نہ دے لے دوست سزا
آ ہجر کی دُوری آ کے مٹا پھر تیری سہانی یاد آئی

مندرجۂ ذیل پندرہ سوالوں کے ذریعہ ہم یہ جاننا چاہیں گے کہ یہ کون ہیں ؟ ۔ اگر آپ نے سبھی سوالوں کے صحیح جواب دیئے تو ایک معقول صورت انعام آپ کا منتظر ہے۔
بصورت دیگر سب سے زیادہ صحیح جواب دینے والے / والوں کو اول انعام، اس سے کم کو دوم اور پھر سوم (علی الترتیب) انعام دیئے جائیں گے۔ آپ کے جواب صرف انلانڈ لیٹر پر اپنے نام اور واضح پتہ کے ساتھ ۱۳ جنوری ۱۹۹۳ء تک ہمیں ملنے چاہئیں۔ فارن ممالک کے ہمارے قارئین اپنے جواب Aerogramme پر لکھ کر بھیجیں — نتیجہ اور کامیاب ہونے والوں کے نام مارچ ۱۹۹۳ء کے پرچہ میں شامل اشاعت ہوں گے۔

(ادارہ)

سوالات

۱:۔ کوکنیوں میں پہلا مسلم سرجن ڈاکٹر ۔ ؟
۲:۔ کوکنیوں میں پہلا مسلم بیرسٹر ۔ ؟
۳:۔ کوکنیوں میں پہلا مسلم پروفیسر (مرد) ؟
۴:۔ کوکنیوں میں پہلی مسلم پروفیسر (خاتون) ؟
۵: کوکن کا پہلا مسلم باشندہ جسے پدم شری کے خطاب سے نوازا گیا ۔ ؟
۶:۔ صدر جمہوریۂ ہند کی جانب سے (کسی بھی شعبہ میں) ایوارڈ (President Award) کس کوکنی مسلم کو ملا ۔ ؟
۷:۔ اولین کوکنی مسلم صاحبۂ دیوان شاعرہ ؟
۸:۔ کوکن کا پہلا مسلم سیاستدان جسے حکومت نے وزارت کی تفویض کی ۔ ؟
۹:۔ پہلا کوکنی مسلم موسیقار جسنے فلموں کے لئے میوزک ڈائریکشن دیا ہے
۱۰:۔ اولین کوکنی مسلم پلے بیک سنگر جس نے فلموں کے لئے گانا گایا ۔ ؟
۱۱:۔ کس کوکنی مسلم باشندہ اول کے نام سے بمبئی یونیورسٹی میں اسکالرشپ جاری ہے ۔ ؟
۱۲:۔ کوکن کا پہلا مسلم مجاہدِ آزادی کون ہے جس کی مجاہدانہ سرگرمیوں کے پیشِ نظر انگریزوں نے قید و بند میں ڈال دیا تھا ۔ ؟
۱۳:۔ کوکن کی اولین خاتون ڈاکٹر (Medical Graduate) ؟
۱۴:۔ اولین کوکنی مسلم جج ۔ ؟
۱۵: قیام مہاراشٹر کے سلسلہ میں کس کوکنی مسلم کو گرفتار کیا گیا تھا ——— ؟

دشمن سے سامنا ہونے کی دعا ہرگز نہ کرو۔ مگر جب کبھی سامنا ہو ہی جائے تو ثابت قدم رہو۔

(حضور اکرمؐ)

محمد حسین پرکار

ایک تاثر

وقتِ رواں کا قافلہ

آج سے لگ بھگ بائیس سال پہلے بھی میں اُس تقریب میں شریک تھا جب عبداللہ ساجد پہلی بار دولہا بنے تھے۔ آج پھر میں اِس تقریب میں شریک ہوں جب وہ ایک بار پھر دولہا بنے بیٹھے ہیں۔

"وقتِ رواں کا قافلہ" یہ عبداللہ ساجد کی دوسری تصنیف ہے۔ پہلی تصنیف "دردِ آشنا" کی رونمائی کے موقع پر نہ جانے میں کہاں تھا۔ آخر شکایت کس سے کی جائے اور کیوں کی جائے۔ زندگی کی راہیں وہی ہوتی ہیں' اس سے گذرنے والے کارواں وہی ہوتے ہیں' راہوں کے مراحل وہی ہوتے ہیں۔ منزلیں بھی مقررہ ہوتی ہیں لیکن اپنے اپنے مقام پر نہیں ہوتے تو آپ اور ہم۔

عبداللہ ساجد کے کلام پر روشنی ڈالنے سے پہلے یہ جاننا ضروری ہے کہ اُن کی شاعری نے کس پس منظر میں جنم لیا۔ اُن کے بڑے بھائی عاطف صابری جو ہائی اسکول میں میرے استاد بھی رہ چکے ہیں، اُن کا شمار خطۂ کوکن کے نامور شعرا میں ہوتا تھا آج کل وہ نعتیہ کلام لکھتے ہیں۔ غرض شاعری انھیں بھائی سے وِرثے میں ملی ہے۔ بیرسٹر یوسف جو ساجد صاحب سے بڑے اور عاطف صابری صاحب سے چھوٹے ہیں، نہیں چاہتے تھے کہ عبداللہ ساجد بھی فنِ شاعری کے شکار ہوں۔ اسماعیل یوسف کالج ہاسٹل کے کمرے میں جب ہم سب احباب اپنے فرصت کے لمحات میں بیٹھتے تھے تو ہم عبداللہ ساجد کی ہمت افزائی کرتے تھے اور بھائی یوسف اپنی ناپسندگی کا اظہار کرتے لیکن ایسے بھی خشک مزاج نہ تھے کہ انہیں شاعری سے سرے سے لگاؤ نہ ہو۔ اچھے شعر اُن کی زبان پر رہتے اور غالب، ساحر اور فیض اُن کے محبوب شاعر رہے ہیں۔ کویت Invasio سے پہلے اپنے بھائی سے ملنے کویت آئے تھے۔ ہم سبھی احباب بیئس سال بعد مل رہے تھے۔ انہوں نے اپنے بیٹوں سے ملایا۔ یہ ہے اسد یہ ہے ساحر اور یہ ہے فیض۔ میں نے کہا یوسف بھائی آخر آپ نے ہتھیار ڈال ہی دیئے۔ کہاں عبداللہ کو ساجد ہونے سے روک رہے تھے اور کہاں اپنے تینوں بیٹوں کو عظیم شعراء کے نام دیئے۔ کھلکھلا کر ہنس پڑے اور جب تک ساتھ رہے اس بات کا لطف اٹھاتے رہے۔

عبداللہ ساجد نے کالج کے زمانے میں کہے ہوئے اشعار سے "وقتِ رواں کا قافلہ" کی تصنیف تک ایک لمبا سفر طے کیا ہے۔ اِس طویل سفر میں لذّتِ درد، احساسِ محرومی، یادوں کا ٹوٹتا سلسلہ اور لمحہ ریگی صدیوں کا رختِ سفر اُن کے ساتھ تھا۔ روز نکلنے اور ڈوبنے والے سورج کو دیکھ کر وہ محسوس کرتے کہ یہ بھی مجھ جیسے ہزاروں انسانوں کی تاریخ دہراتا ہے۔ جو خود ظلمات میں گھرا ہو وہ روشنی کیا بکھیر پائے گا۔ جو روشنی پاکر خود بھٹک پڑے اس جیسا بدنصیب اور کون ہوسکتا ہے۔ لیکن وہ ہمت نہیں ہارے اور اس امید پر چلتے رہے کہ اُن کا عزم جواں راستے کا پتہ دیگا اور منزل تک پہنچادے گا۔ اور جب منزل نہ ملی تو کہہ اُٹھے ؎

لمحوں کی جستجو میں صدیاں لہو لہو
عمرِ شکستہ پانے دیا کیا صلہ مجھے

عبداللہ ساجد نے اپنی سوچوں کے لئے نئی نئی ڈگر تلاش کی۔ اُن کی احساسات کا سفر بھی عام روش سے ہٹ کر تھا۔ وہ جدت پر یقین رکھتے تھے۔ لہٰذا اپنے فکر و فن کے لئے انداز نظر بھی مختلف تلاش کرلیا۔ ؎

آؤ کسی دیوار سے سر پھوڑ کے چیخیں
ماحول بڑی دیر سے محروم نوا ہے

وسعتِ صحرا میں لوٹے ہر صدا کا سلسلہ
اور کمرے میں فقط یادوں کا سناٹا ملے

۳

ساجد مشینی دور کی زندگی سے پوری طرح واقف ہیں۔ وہ جانتے ہیں یہاں جو بھی ملتا ہے آشنا یا ناآشنا سبھی رسمی گفتگو کر کے آگے بڑھتا ہے۔ دردِ غم کا اُسے احساس ہوتے ہوئے بھی ہمسایہ مسکرا کر ملتا ہے۔ گویا سارا ماحول ایک بناوٹ ایک فریب ہے۔ اس خود فریبی سے نجات پانے کے لئے وہ اپنی نظر خلاؤں پر ڈالتے ہیں لیکن پھر احساس ہوتا ہے کہ آخر وہاں بھی تو زندگی نہیں۔ آخر وہ ظلمات کے سینے میں پڑے شعلوں سے اجالوں کا نشان تلاش کرتے ہیں اور ناکام امیدوں کی لاشیں شانوں پر اٹھائے قافلۂ وقت رواں ڈھونڈتے نظر آتے ہیں۔ بہادر شاہ ظفر نے اپنی مایوس کن زندگی کو مزار کا نام دیا تھا۔ لیکن ساجد اس فکر میں پڑ گئے کہ میں اپنے قدم کس سمت اٹھاؤں۔ راہ میں کوئی کتبہ بھی نہیں ملتا۔ اقبال کو ساری کائنات اپنی ہی نظر آئی کیوں کہ وہ اپنے خدا کی بنائی ہوئی کائنات ہے۔ ساحر نے محسوس کیا کہ قدرت نے تو ہمیں ایک ہی دھرتی عطا کی تھی لیکن اُسے تقسیم کر کے ہم ہی نے کہیں ایران اور کہیں توران بنایا۔ لیکن ساجد نے فنکار کی آنکھوں میں زمین و سماں کے اسرار نہاں دیکھے۔ وہ کہتے ہیں ؎

سرحد کے تعین سے ہیں محدود فضائیں
کچھ حلقوں میں تقسیم ہیں سنسار کی آنکھیں
اسرار نہاں جن میں ہیں ارض و سما کے
ساجد وہ زمانے میں ہیں فنکار کی آنکھیں

۴

جب فن اور فنکار کی بات آ ہی گئی ہے تو کیوں نہ میں آپ کی توجہ ساجد کے اس شعر کی طرف مبذول کراؤں جس میں زبان و بیان کی خوبصورتی کے ساتھ اس میں معنی کے کتنے خزانے پوشیدہ ہیں۔

اُسے کس نام سے آواز دیتا
جو آوازوں میں ڈھل کر ہے اکیلا

۵

مجروح نے زنداں سے پرے رنگ چمن جوشِ بہار دیکھا تھا۔ فیض کے لئے درِ زنداں پر صبا نے دی ہوئی دستک نویدِ سحر لائی تھی تو ساجد کے لئے صبح کی پہلی اذان نئی رُت لے کر آئی۔ ؎

پہلی اذاں سے شب کی سیاہی پگھل گئی
کالے ورق پہ صبح اُگی، رُت بدل گئی

۶

آتش کے نزدیک منزل رسی کی شرط سفر تھی۔ اُنہیں یقین تھا کہ سفر پر روانہ ہوئے تو ہزار ہا شجر سایہ دار راہ میں مل جائیں گے۔ ساجد صبر و یقین و عزم سے راہیں تراشنے کی تلقین کرتے ہیں اور احساس دلاتے ہیں کہ صرف دِشائیں سوچنے سے کچھ حاصل نہ ہوگا۔ راہوں پر چل پڑنا ہی منزل رسی کی یقین دہانی ہے۔

غالب لہو کے محض رگوں میں دوڑنے پھرنے کے قائل نہ تھے۔ اُن کے نزدیک جو آنکھ سے ٹپکے وہی لہو تھا۔ ساجد راہِ حیات میں بکھرے ہوئے اندھیرے کو دُور کرنے کے لئے جسم کے تپتے لہو سے کرنیں اُگانے کی بات کرتے ہیں۔

ساجد کے کلام میں نئی فکر، نئے فن کی بات کے ساتھ ساتھ غنائیت کا بھی بھرپور عنصر ملتا ہے۔ نئی تشبیہات، نئے استعارے، نئی ترکیبات سے اُن کا کلام مرصع ہے۔ نمونۂ کلام ملاحظہ ہو:

آکاش اوس پی نہ سکا، شام ڈھل گئی
اور چاندرات زینہ اُتر کر اداس ہے

جدید دَور میں پہلی سی دُوریاں نہ رہیں
مگر ہے قُرب میں بھی کتنا فاصلہ دیکھو

اپنے کاندھے پہ اٹھائے ہوئے دن کا لاشہ
بے نوا رات کھڑی ہے مرے گھر کے آگے

ایک لمحہ بھی نہ ملا خود سے دوستو!
دَورِ نو کا فرد مشینوں میں کھو گیا

آ کے منزل پر بھی ساجدؔ پاؤں قابو میں نہیں
راستے کا بوجھ جیسے سر پہ رکھا ہے ابھی

ورق ورق مرے لفظوں کی اوس گرتی ہے
اُفق اُفق مری تخئیل رنگ بھرتی ہے

شفیق نرم کرن خواب کی دھنک لے کر
شفق شفق مرے احساس میں نکھرتی ہے

آخر میں ایک اور پتے کی بات۔ ہم جس دَور میں جی رہے ہیں وہ کمپیوٹر کا دَور ہے، خلائی سفر کا دَور ہے، سمندر کی تہوں میں گھر بسانے کے تجربات کا دَور ہے۔ ایک ہی گھر کے معمر افراد و نوجوانوں کی سمجھ بوجھ میں پشتوں کی خلیج ہے۔ پچھلی صدی کا انسان روز مرتا تھا اور روز جیتا تھا اور کفِ افسوس مَلتا رہ جاتا تھا کہ کاش یہ موت ایکبار ہی آجاتی۔ آج کا انسان روز ملا جاتا ہے روز قتل کیا جاتا ہے مگر روز ہی جی اٹھتا ہے اور جب وہ جی اٹھتا ہے تب اپنے قاتل کا منہ چڑاتا ہے۔ عبداللہ ساجد کی آواز میں آواز ملا کر ؎

تو نے مجھ کو قتل کیا تھا
دیکھ ری دنیا! میں زندہ ہوں

نائیک آئس اینڈ کولڈ اسٹوریج

رتناگیری

NAIK ICE AND COLD STORAGE

"NAIK BRAND"

فش پروسیسنگ فیکٹری اور جدید طرز سے آراستہ آئس پلانٹ اور کولڈ اسٹوریج

نائیک مارکہ سی فوڈ، شرمپس اور لوبسٹر کے برآمد کار

فون۔ دفتر ← ۲۱۱۵/۲۸۵۳ رہائش ← ۲۱۵۱ کیبل: NAIKFOOD

رائے عامہ

قارئین کے خطوط سے اقتباسات

"نقش کوکن" قطر میں سات آٹھ تاریخ تک مل جایا کرتا تھا۔ جولائی کا شمارہ تقریباً ۲۰ یا ۲۲ جولائی کو ملا۔ نقشِ کوکن کی محبت میں انتظار کے یہ لمحے بہت شاق گزرتے ہیں۔ جلیان والا باغ تاریخ کا سنہرا ورق نہیں بلکہ تاریک دن کی تاریخ ہے۔ رپورٹنگ کے لئے ۲۰ تاریخ کے اندر والی شرط پر کم از کم خلیج کے قارئین یا رپورٹروں کو پورا اُترنا مشکل ہو جاتا ہے۔ ٹیکنیکلی آپ کے ساتھ بھی طباعت کی مقررہ تاریخ کی دشواریاں ہیں۔ بہتر ہے کوشش یہ ہو کہ مقامی پرچوں کی ترسیل سے پہلے باہر جانے والے پرچے روانہ کئے جائیں۔

انیس لوکھنڈے، ابراہیم احمد پٹھان ساقی تو ڑیلوی کی تخلیقات اپنے الگ الگ مزاج میں اچھی لگیں۔ محترم ظفر گورکھپوری کی تخلیق "سرودِ رفتہ" شاملِ اشاعت ہے جس نے نظم کے حصّہ کا وقار بلند کیا ہے۔ محترمہ زہرہ موڈک سے متعلق مضمون وقت کی آواز ہے۔

قاضی فراز احمد
(دوحہ قطر)

صفحۂ اوّل
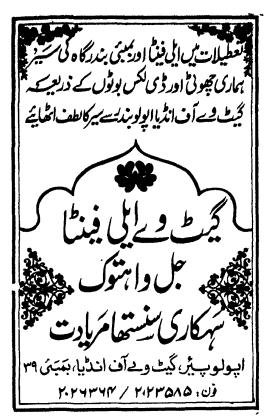
صفحۂ اوّل پر مرحومہ کی تصویر دیکھ کر پھر ایک بار دعائے مغفرت کے لئے ہاتھ اُٹھے۔ خدا انہیں جنّت نصیب کرے۔ آمین۔ کاش دس بیس مرحومہ کی تصویریں بھی چھپ جاتیں تو قارئین کے ساتھ ساتھ ادارہ بھی ثواب کا مستحق ہوتا۔ افسوس کہ فرنگیوں کے Birth days اور برسیوں نے اب ہمارے دل و دماغ کے ساتھ ساتھ ہمارے اخبارات اور رسالوں میں بھی جگہ بنالی۔ مانا کہ اپنے عزیز کی یاد کو سینے سے لگائے رکھنے کا ہر انسان کا اپنا الگ الگ طریقہ ہے، مگر وہ طریقہ جو دین کے اصولوں اور طور طریقوں سے مختلف ہو یقیناً مرحوم کے لئے فائدہ مند نہیں۔ بہتر ہوگا اگر ہم اور آپ نفع نقصان کو دینی احکامات و اصولوں پر ترجیح نہ دیں۔

نور محمد وارکر
(بحرین)

کوکنی غزل

شرف کمالی صاحب کی کوکنی غزل بہت دلچسپ رہی۔ مزا آیا۔ خاص کر شیکاسن مسلمان ہے .. ایودھیات شیطان حیران ہے ..... ا ہمارے علاقے سے برسوں پہلے کوکنی شاعری گیارولیوں اور مولودوں کے ساتھ گم ہوگئی تھی۔ اب شرف کمالی صاحب کی توسط سے نقش کوکن میں پھر نمودار ہوئی۔ اور زیادہ جدوجہد کریں تو گو وان کوکنی کی طرح ہماری کوکنی بھی ایک دن خاص مقام حاصل کر لے گی۔

نور محمد وارکر
(بحرین)

کوکنی کلام

کوکنی کلام کی اشاعت پر خصوصی تحریر میرے لئے باعثِ صد افتخار ہے۔ قارئین نقش کوکن کی بالغ نظری ہے کہ کلام پسند آرہا ہے۔

کاتب صاحب جو اسے تحریر کر رہے ہیں اُن کا میں بہ صمیم قلب مشکور ہوں کہ بڑی محنت سے لکھ رہے ہیں کہ میری محنت بھی ٹھکانے لگ رہی ہے۔ آئندہ بھی اسی توجہ خصوصی کا متمنی ہوں۔

شرف الدین شرف کمالی۔

نقش کوکن میرا محبوب

ماہنامہ نقش کوکن ہمیں ہر ماہ برابر موصول ہو رہا ہے۔ اسی کے ذریعہ کوکن کی تمام معلومات (یہاں دُور افتادہ مُلک میں) ہمیں ملتی رہتی ہے۔ مولانا وحید الدین خان کا کالم مجھے بہت پسند آتا ہے۔ اس کے بعد کوکنی شاعری دل لبھاتی ہے ہوسکے تو لطیفوں کا کالم شروع کیجئے۔

عبدالستار بھاردے
(ایک پاکستانی باشندہ)
ٹیلرس ریاستہائے متحدہ امریکہ

کچھ دِنوں کے بارے میں

مئی ۹۲ء کے شمارہ میں کبیر داس کے مضمون میں کچھ الفاظ ہمارے شمارے کے لائق نہیں تھے جن کو مختصراً نوٹ کرتا ہوں "کبیر مسلمان تھے اِس وجہ سے اِن کی تعلیم میں اسلامی رنگ بھی موجود تھا۔ اُنہوں نے خدا کی وحدانیت پر زور دیا ہے۔" آگے لکھتے ہیں کہ "خدا کے لئے وہ رام، ہری گوبند اور اللہ وغیرہ ہر طرح کے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔

۲

جون ۹۲ء کے شمارے میں "کوکن میں چار دن" کے عنوان سے ڈاکٹر حامد اللہ ندوی نے جو مضمون لکھا ہے اُس میں حضرت مولانا حکیم الاسلام مرحوم قاری طیب صاحب کے بارے میں جو باتیں لکھیں ہیں وہ رسالہ کے لئے نامناسب ہیں۔ ہمارا رسالہ اس لئے نہیں ہے کہ ایک بہت ہی بڑے عالم جو اس دنیا سے انتقال کر چکے ہیں اُن کی ذات پر مرنے کے بعد اور وہ بھی اُن کے شاگرد کے زبانی یہ الفاظ لکھے جائیں۔

۳

مئی ۹۲ء اور جولائی ۹۲ء کے شمارے میں بسم اللہ اور ۷۸۶ کے بارے میں بہتر ہے کہ علماء سے رابطہ قائم کریں اسی طرح دعاؤں کے بارے میں عطاء اللہ خان جمل نے جو مضمون لکھا ہے اُس کے بارے میں بھی آپ علماء سے رابطہ قائم کریں۔

رفیق احمد محمد خان
کھیڈ رتناگری

منگل سوتر

ہمارا دور اچھا ہو یا بُرا کم از کم اِس اعتبار سے قدرے سعید ہے کہ اِس میں قدامت پرستی اور اسلاف پرستی کے خلاف آواز بلند کرنے کی ہماری بہنوں کو بھی کھلی اجازت ہے۔ ماہ اکتوبر کے "نقشِ کوکن" میں محترمہ حنیفہ پرکار کا "منگل سوتر" پر لکھا ہوا مضمون پڑھ کر ایک ایسے بیس سالہ پرانے اور جگر سوز واقعہ کی یاد تازہ ہوئی جو ایک الگ اور طویل بحث کا متقاضی ہے۔ فی الحال صرف اتنا لکھنا کافی سمجھتا ہوں کہ میرے اپنے ہی گھر میں رچائی ہوئی ایک عزیز کی شادی کی کارروائی نکاح خوانی سے چند گھنٹے پہلے محض اِس لئے مسترد ہونے لگی تھی کہ دُور دراز سے آئے ہوئے دولہا والے یہ "پوتر" چیز جسے ہم منگل سوتر کہتے ہیں، اپنے ساتھ نہیں لائے تھے۔

میں محترمہ حنیفہ پرکار کے اِس خیال سے پورا پورا اتفاق کرتا ہوں کہ منگل سوتر پہننے کی رسم سراسر غلط اور غیر اسلامی ہے۔

مجھے انتہائی خوشی ہے کہ موصوفہ نے ایک ایسی رسم جو ہم ہندی مسلمانوں کے گھروں میں چور دروازے سے داخل ہو کر آج شریعت کا روپ اختیار کر گئی ہے۔ اس پر سے پردہ اٹھانے کی سعی کی ہے۔

شیخ اسماعیل
نیروبی، کینیا
مشرقی افریقہ

رسمیں

اکتوبر کا رسالہ دستیاب ہوا۔ شکریہ! جناب مبارک کاپڑی صاحب کا مضمون "ہدایت اللہ" کافی چونکا دینے والا تھا۔ محترمہ حنیفہ پرکار کا مضمون "منگل سوتر" بہت پسند آیا۔ ہم انفرادی طور پر "کالا منی" کا طوق گلے سے نکال پھینکنے کا تقریباً ۳۰ سال سے جدوجہد کر رہے ہیں۔ کامیابی بھی ہوئی لیکن کبھی کبھی ہماری بڑی مائیں اس کے آڑے آجاتی ہیں۔ اور بڑے بزرگ اس میں دلچسپی نہیں لیتے۔

"منگل سوتر" شادی بیاہ کے موقع پر کنڈلی نکالنا، شگون اور بدشگونی کے چکر میں ناریل توڑنا، پاؤں کو ہاتھ لگا کے بڑوں سے "آشیرواد" لینا وغیرہ تمام ہندوانہ رسمیں ہیں۔ مسلمان تو صرف اللہ پر بھروسہ کرتا ہے اور قرآن اور رسول کے احکامات پر عمل کرتا ہے۔

احمد ابراہیم بردنکر
لندن

اخبار و افکار

مرتبہ :- صفی بن صاد

مہاراشٹرا میں اردو کے مسائل پر سمینار :

ایس ایس سی اور اونچی جماعتوں کے لئے ضروری اہمیت کے حامل مراٹھی کتابوں کا ترجمہ انجمن اسلام کی جانب سے کیا جائے گا تاکہ ملت کو فائدہ ہو۔" ان خیالات کا اظہار ڈاکٹر اسحٰق جمخانہ والا نے اکبر پیر بھائی ہال میں منعقدہ "مہاراشٹرا میں اردو کے مسائل" سیمنار میں کیا۔ سیمنار کا آغاز ڈاکٹر نظام الدین گوریکر کے خطبہ سے ہوا۔ اس سیمنار میں محترمہ زہرہ موڈک، رشیدہ قاضی، رفیعہ شبنم عابدی اور محمد سہیل لوکھنڈ والا نے اپنے مقالے پیش کئے۔ بعد سوال وجواب کا سلسلہ شروع ہوا ——— ••

تیزی سے شادیاں ٹوٹ رہی ہیں ، ذمہ دار کون ؟

ابھی تک تو یہی سنتے آئے تھے کہ شادیاں جنت میں طے ہوتی ہیں اس لئے انہیں آسانی سے زمین پر نہیں توڑا جاسکتا۔ لیکن اب جس تیزی سے دنیا بھر میں شادیاں ٹوٹنے کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے آخر جنت میں طے ہونے والی شادیاں جہنم کیوں بن جاتی ہیں ؟

ناکام شادیوں کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ اب تعلیم یافتہ میاں بیوی شادی کے ساتھ بہت توقعات وابستہ کر لیتے ہیں۔ پہلے میاں بیوی آپس میں جھگڑتے تھے لیکن شادی ٹوٹتی نہیں تھی لیکن اب ایسا نہیں ہوتا۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اب عورتیں اقتصادی طور پر آزاد ہو رہی ہیں اور انہیں مردوں پر منحصر نہیں رہنا پڑتا۔ یہی وجہ ہے کہ اب اگر شوہر سے ان بن رہتی ہے تو عورتیں سوچنے پر مجبور ہو جاتی ہیں کہ انہیں طلاق لینا چاہئے۔ شادی ٹوٹنے کی ایک بڑی وجہ مردوں کے نہ بدلنے والے خیالات ہیں۔ مرد خود کو ہر نظریئے سے عورتوں کے مقابلے میں زیادہ طاقتور اور قابل سمجھتے ہیں لیکن تعلیم یافتہ قابل اور اقتصادی نظریئے سے خود کفیل عورتیں مردوں کے اس نظریئے کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

اس حقیقت کو ماننا ہوگا کہ اس ہمارے سماج میں جس طرح سے جدیدیت کے تقاضے آئے ہیں انکی دوڑ میں عورتیں کہیں آگے نکل رہی ہیں اور مرد پیچھے رہ گئے ہیں۔ عورت صرف سماج میں ہی نہیں بلکہ گھر میں بھی مردوں کے برابر کا درجہ چاہتی ہیں کیونکہ ہر نظریئے سے وہ اتنی ہی قابل ہیں اور یہیں سے جھگڑا شروع ہوتا ہے اور جا پہنچتا ہے شادیوں کے ٹوٹنے تک ——— ••

قطر کا ایک عالمی مشاعرہ

مجلس فروغ اردو۔ قطر نے کچھ ہی عرصہ میں جو ترقی کی ہے وہ قابل داد ہے۔ ٹکٹوں پر مشاعرہ کرنیوالوں کے چہروں پر ہوائیاں اڑنے لگی ہیں۔ گذشتہ سال سے قطر میں اردو کی خدمت کرنے والوں اور ادب میں نام پیدا کرنیوالوں کے لئے مجلس فروغ اردو قطر نے اعزاز دینے کا سلسلہ جاری کیا تھا وہ انشاءاللہ آگے بھی چلتا رہے گا۔ بانی مجلس جناب مصیب الرحمٰن (اختر صاحب) نے ابتک جناب ڈاکٹر خلیل الرحمٰن راز، قاضی فراز احمد، م۔ ممتاز راشد، باسط ہاشمی جلیل احمد کو اعزاز عطا کئے ہیں اس کے بعد

ایک شاندار مشاعرہ ہوا جس میں ہندوستان سے جناب والی آسی، مجاز بارہ بنکوی، رئیس انصاری، انظر بھوپالی، منور رانا، محترمہ انجم رہبر، سعید اختر صاحب تشریف لائے تھے۔ قطر کی تمام مقامی تنظیموں سے شعراء مدعو تھے۔ قاضی فراز احمد، ممتاز راشد، رشید نیاز، حیدر اعظمی، جلیل نظامی ـــ نوشنود بخاری اور انظر عتیق نے مقامی شعراء کی نمائندگی کی، قاری جناب محمد ہاشم دادر کرنے آیاتِ قرآنی کی وجد آفریں تلاوت کی۔

انڈین ایمبیسی سے جناب جعفری صاحب اور دیگر عمائدین شہر نے خوب دادِ سخن دی، گلف ہوٹل شیریٹون کا ہال آخر تک بھرا رہا۔ بلکہ گذشتہ کئی یہاں کی عالمی مشاعروں سے سبقت لے گیا۔۔

(نامہ نگار تاف ... ، دوحہ قطر)

امبر گھر گرامن وکاس

سمیتی کا قیام : ضلع رتناگری

تعلقہ داپولی میں بمقام امبر گھر گرامن وکاس سمیتی کا قیام عمل میں آیا جسمیں جناب ایوب حسام الدین ڈبیر کو صدر کا عہدہ دیا گیا جبکہ نائب صدر زبیر یونس ڈبیر ہیں۔ سکریٹری کے عہدہ کے لئے سلیمان عبدالرحمٰن نقش کوکن ڈبیر اور خزانچی عمر کیئے ہیں ـــ۔۔

بزمِ فروغِ ادب کوکن کا مشاعرہ

۲۴ اکتوبر ۱۹۹۲ء کو بمقام تبلیغ گا تعلقہ مہاڈ ضلع رائیگڑھ میں جناب نثار احمد جھٹام کے دولت کدہ پر مولانا جلال قاسمی کے زیرِ صدارت بزمِ فروغِ ادب کوکن کے زیرِ اہتمام مشاعرہ منعقد ہوا۔ جس میں مولانا جلال قاسمی، جناب عبدالمجید مشاغل، جناب نوگل بھارتی، جناب نوشاد مونس اعظمی، جناب تسنیم انصاری، جناب سید نظام الدین سعد جناب کامل دہوری، جناب خطیب شہابی، جناب وقار اجے والی اور جناب راشد ظہیر نے کلامِ بلاغت نظام سے سامعین کو محظوظ کیا ـــ۔۔

(نامہ نگار نوگل بھارتی)

عظیم منیار کی کامیابی

داپولی ضلع رتناگری کے ایک ہونہار طالب علم عظیم عبدالرحمٰن منیار نے امسال انسٹی ٹیوٹ آف چارٹرڈ اکاونٹنٹ آف انڈیا (دہلی) سے سی۔ اے (C.A) کا امتحان جولائی ۹۲ء میں فرسٹ کلاس سے پاس کیے۔ فی الحال موصوف، پونا کے ایک پرائیویٹ فرم میں سروس کر رہے ہیں۔

عظیم منیار نے اپنی سیکنڈری تک تعلیم نیشنل ہائی اسکول داپولی میں حاصل کی۔ اس کے بعد پونا کالج میں ۱۹۸۷ء میں بی کام ہوئے۔ حصولِ تعلیم کا شوق اور بڑھا لہٰذا پونا ہی میں انسٹی ٹیوٹ چارٹرڈ اکاونٹنٹ آف انڈیا (دہلی) سے سی۔ اے (C.A) کا امتحان کامیاب کیا۔ موصوف شہر داپولی کے پہلے مسلم چارٹرڈ اکاونٹنٹ ہیں انکی ساری تعلیم کیلئے ان کے برادر انور منیار کی انہیں سرپرستی حاصل ہوئی۔

(نامہ نگار محمد سعید گنگے، دہور)

سعودی عرب کیلئے میٹھا پانی

جاپان کی ایک کمپنی کو سمندر کے پانی کو میٹھا بنانے کا کام سونپا گیا ہے یہ پلانٹ سعودی عرب کے ایک شہر ینبوع میں قائم ہوگا جس کی لاگت ۲۹۵ ملین ڈالر ہوگی۔ روزانہ بارہ لاکھ ٹن کھارے پانی کو میٹھا پانی میں تبدیل کیا جائے گا یہ کام ۱۹۹۶ تک مکمل ہوگا ـــ۔۔

کھیڈ میں کوکن بنک کی شاخ قائم

یکم نومبر ۹۲ء کو کھیڈ ضلع رتنا گری میں کوکن مرکنٹائل کوآپریٹیو بنک لمیٹیڈ کی دسویں شاخ کا افتتاح مشہور فلمی اداکار شفیع انعامدار کے ہاتھوں عمل میں آیا۔ اس وقت بنک کی ملکیت میں تعمیر ہونیوالی عمارت کا سنگ بنیاد بھی بنک کے چیئرمین جناب علی ایم شمسی کے ہاتھوں رکھا گیا۔

کھیڈ میں بنک کی شاخ قائم کرنے کی کوشش پچھلے کئی سالوں سے جاری تھی اور تمام روڑوں اور رکاوٹوں کے باوجود بنک کے ڈائریکٹران اور افسران نے فتح کا جشن اس طرح منایا کہ افتتاح کے موقعہ پر تقریباً ۸۰ لاکھ کا ریکارڈ ڈپازٹ جمع کیا۔

کھیڈ اور قرب وجوار سے آئے ہوئے بیشتر عمائدین اور معززین کے علاوہ بنک کی دیگر شاخوں سے متعلقین کثیر تعداد میں شریک مجلس تھے۔ بنک کے ڈائریکٹر جناب اسماعیل دادن کی خوش الحان تلاوتِ قرآن پاک کے ساتھ جلسہ کا آغاز ہوا اور اس کے بعد دادن صاحب نے ہی بنک کی ابتداء سے اس وقت تک بنک کی ترقی کا اجمالی خاکہ پڑھکر سنایا۔ جو اس طرح ہے:

جولائی ۱۹۶۹ء کو رتنا گری مرکنٹائل کوآپریٹیو کریڈٹ سوسائٹی عمل میں آئی تھی جس نے یکم اپریل ۷۳ء سے کوآپریٹیو کریڈٹ سوسائٹی سے بدل کر کوآپریٹیو بنک کا روپ اختیار کیا۔ تین سالوں تک بنک کاری کی خدمات انجام دیکر عوام کا بھرپور اعتماد اسے حاصل ہوا لہذا رے روڈ ایریا جہاں کوکنی حضرات کے متعدد کارخانے ہیں ۲۴ اگست ۷۶ء کو اس کی شاخ قائم کی گئی جس کا افتتاح اس وقت کے رکن مہاراشٹر اسمبلی جناب احمد زکریا نے فرمایا۔ خدمت کا حلقہ وسیع ہو گیا، لوگوں کا اعتماد بڑھا، بنک کے کاربرداران نے بھی وسعت قلبی کا ثبوت دیا اور یکم مئی ۱۹۷۷ء کو اس کا نام رتنا گری مرکنٹائل سے بدل کر کوکن مرکنٹائل کوآپریٹیو بنک کر دیا گیا۔

ابتک اس کا حلقہ عمل بمبئی شہر تک محدود تھا مگر شہر رتنا گری والوں کی درخواست پر اس کی پہلی بیرون شہر بنک ۲۵ فروری ۷۹ء کو رتنا گری میں قائم ہوئی۔ جس کا افتتاح پردۂ سیمیں کے مایۂ ناز فنکار جناب دلیپ کمار (یوسف خان صاحب) کے ہاتھوں عمل میں آیا۔ شاخیں بڑھیں۔ کاروبار پھیلا نام روشن ہوا لہذا ایک شایانِ شان سے سینٹرل آفس کی ضرورت محسوس کر کے بشمول چوتھی شاخ ۹ دسمبر ۱۹۸۱ء کو اس وقت کے وزیر اعلیٰ کوکن کے مایۂ ناز سپوت اور رہنما عالی جناب بیرسٹر عبدالرحمٰن انتولے کے ہاتھوں موجودہ دفتر (واقع ہاربر کریسنٹ مجگاؤں) کا افتتاح عمل میں آیا۔

بیرون شہر دوسری شاخ اور بنک کی پانچویں شاخ کا افتتاح چپلون میں دلیپ کمار صاحب کے ہاتھوں عمل میں آیا۔ جس کی تاریخ ۳ مئی ۱۹۸۱ء ہے۔ ۷ مارچ ۱۹۸۳ء کو یعنی بننے کے دسویں سال میں شری وردھن ضلع رائیگڈھ میں بنک کی چھٹی شاخ قائم ہوئی۔ جس کا افتتاح اور تعمیر ہونے والی عمارت کا سنگ بنیاد اس وقت کے بنک چیئرمین ڈاکٹر اے آر اندرے صاحب کے ہاتھوں رکھا گیا۔

۱۶ مارچ ۱۹۸۶ کو بنک کی ساتویں شاخ کرلا، بمبئی میں قائم ہوئی جس کا افتتاح بھی دلیپ کمار صاحب کے ہاتھوں انجام پایا۔ ۲۸ جون ۸۷ء کو گونڈی بمبئی میں بنک کی آٹھویں شاخ کا افتتاح بھی دلیپ صاحب نے فرمایا۔ اور ۲۸ مارچ ۸۹ء کو کوکن بنک کی ۹ ویں شاخ کلیان ضلع تھانہ بھی دلیپ صاحب کے ہاتھوں قائم ہوئی۔ کوکن بنک کی خدمات اور کوکنی حضرات کے

— نقش کوکن

جذبات سے متاثر ہو کر دلیپ صاحب
کوکن کی پانچ شاخوں کا افتتاح کیا
ہے۔ اس وقت بنک کے ۲۵ ہزار سے
زیادہ حصص دار ہیں اور شیئر کیپٹل
ایک کروڑ ۸۶ لاکھ ہو گیا ہے۔ ۶۸ چونسٹھ
کروڑ ستاون لاکھ کی رقم بطور ڈپازٹ
جمع ہے تو اکتیس کروڑ ساٹھ لاکھ روپئے
بطور قرض حصے داروں کو دیئے گئے
ہیں۔

کھیڈ برانچ کی افتتاحی تقریب میں بنک کے چیئرمن جناب علی ایم شمسی حاضرین سے خطاب فرما رہے ہیں ان کے سامنے جناب شفیع انعامدار، بنک کے وائس چیئرمن جناب ایم ڈی نائیک اور پس منظر میں دیگر ڈائرکٹران ڈاکٹر دلوی اور جناب ابو سیٹھ دلوائی نظر آ رہے ہیں ۔۔

تھانہ شاخ کا قیام

۱۵ نومبر ۹۲ء کو راہوڑی میں بینک کی گیارہویں شاخ کا افتتاح تھانہ کے میئر جناب نعیم خان صاحب کے ہاتھوں عمل میں آیا
تفصیل اگلی اشاعت میں

کھیڈ ضلع رتناگیری میں کوکن بنک کی نئی شاخ قائم کرنے کے موقعہ پر بنک کے چیئرمن جناب علی ایم شمسی نے نئی تعمیر ہونے والی عمارت کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس وقت لی گئی تصویر میں دائیں طرف شمسی صاحب کے ساتھ مہمان خصوصی شفیع انعامدار اور بنک کے وائس چیئرمن جناب ایم ڈی نائیک اور بائیں طرف بنک کے جنرل منیجر جناب اے یو کردیکر نظر آ رہے ہیں ۔۔

قطر میں پہلی اردو لائبریری

انڈو قطر اردو مرکز کے زیر اہتمام قطر میں پہلی اردو لائبریری قائم کی جارہی ہے جس کے لئے بنیادی نوعیت کے انتظامات مکمل کئے جا چکے ہیں، جامعہ اردو (علیگڈھ) الہند کے سالانہ امتحانات سے متعلق نصابی اور امدادی کتب کا مستقل انتظام کیا جا رہا ہے تاکہ ہر سال ان امتحانات میں قطر سے بیٹھنے والے (حضرات و خواتین) امیدواروں کو یہ کتابیں ہر وقت مہیا کی جائیں گی۔

ایک پریس نوٹ کے بموجب جن حضرات کے پاس اردو زبان، ثقافت، ادب، شاعری، دینیات، تاریخ، سائنس جغرافیہ، طب اور دیگر علوم فنون سے متعلق اردو میں لکھی گئیں ایسی کتابیں موجود ہیں جن کو وہ اپنے جانب سے ہدیتاً اس لائبریری کے لئے مہیا کر سکیں تو وہ براہ کرم شام ۴ بجے سے ۶ بجے، فون نمبر ۴۱۱۵۲۵ اور فون نمبر ۸۶۱۸۴۶ پر مطلع فرمائیں ان کتابوں کی رسید جاری کرنے کے علاوہ آپ کی عطا کردہ یہ کتابیں آپ کے نام اور مکمل پتہ کے ساتھ مستقل طور پر محفوظ کر دی جائیں گی جن کو پڑھ کر ان گنت تشنگان علم آپ کے اس صدقہ جاریہ سے نجانے کب تک فیض یاب ہوتے رہیں گے۔

منی آرڈر کوپن پر اپنا پتہ لکھنا نہ بھولیں

کوکن میڈیکو شوشل فورم

۲۴ اکتوبر ۹۲ء کو کوکن میڈیکو سوشل فورم کی طرف سے انجمن اسلام ہائی اسکول بمبئی میں ایک جلسہ منعقد کیا گیا تھا جس میں غریب طلبہ کو اسکالر شپ اور غریب و نادار بیواؤں کو سلائی کی مشین دی گئی اس وقت کی لی گئی تصویر میں (بائیں سے دائیں) ڈاکٹر حسین ٹھاکور، چیرمین کوکن میڈیکو سوشل فورم، جناب سلیم زکریا ایم ایل اے، جناب محمد عثمان آل سلیمان مصر کے قونصل جنرل، مہاراشٹرا کے ہاؤسنگ منسٹر پروفیسر جاوید خان، بیرسٹر اقبال گایا، اور مہاراشٹرا مائناریٹی کمیشن کے چیرمین جناب حسین دلوائی نظر آتے ہیں۔

اس موقع پر بلڈ گروپ کی جانچ مفت کرائی گئی جس سے کافی لوگ مستفیض ہوئے۔ مہاراشٹر کے وزیر پروفیسر جاوید خان صاحب نے جلسہ کی صدارت فرمائی۔ جناب اکرم نے پروگرام کی نظامت سنبھالی تھی۔

راجواڑی جشن میلاد

۱۸ ستمبر ۱۹۹۲ء کو محمدیہ عربی مدرسہ راجواڑی تعلقہ مہاڈ ضلع رائے گڈھ کے زیر اہتمام جناب ابراہیم اسحاق ساونت کے زیر صدارت جشن عید میلاد النبی انعقاد پذیر ہوا۔ جس میں طلبہ نے تقاریر و نعتیں پیش کیں اور نظم نظامی قوال جناب وفا راجے واڑی جناب تسنیم انصاری حافظ محمد جوے نے نعتیں پیش نیز کل رائے گڈھ ضلع نعت خوانی کے مقابلے میں اول نمبر سے کامیابی حاصل کرنے والے نعت خواں اظہار تسنیم کو اعزاز سے سرفراز کیا گیا۔ مذکورہ جشن کو کامیابی سے ہمکنار

کرنے کے لئے جناب یاقت لمبازے
جناب اقبال قاضی سرپنچ جناب اشرف کاپڑی
وغیرہ نے کافی اعانت کی۔ جناب تسنیم
انصاری نے نظامت کے فرائض انجام
دیئے۔ مجلس انتظامیہ کے جواں سال
جوان محترم سکریٹری جناب حسین زین الدین
پانساری کے ہدیہ شکریہ کے بعد جشن
اختتام پذیر ہوا۔

(نامہ نگار نوگل بھارتی)

مراٹھی تصنیفات

''اسلام'' یا ''مسلمان'' سے
متعلق مراٹھی میں مطبوعہ کتابوں پر
تحقیق کرنے والے عالمی محقق جناب
عمر خالدی کو مراٹھی تصنیفات مطلوب
ہیں۔ جن صاحبان کے پاس ایسی کتابیں
ہوں اور پیش کرنا چاہیں تو پتہ ذیل پر
رابطہ قائم کریں۔

Mr Omar Khalidi
Massachusetts Institute of Technology
7-238 Cambridge
MA 02139-4307

ملک کا سب سے بڑا گولف کورس نئی ممبئی میں تعمیر ہوگا۔

واشی (نئی ممبئی) ۱۶ ر نومبر۔ نئی
ممبئی کے شہریوں کو اچھے دنوں کی توقع
رکھنی چاہیے۔ کیوں کہ نئے جمخانہ ایک
آرٹ گیلری اور ایک گولف کورس کی تعمیر
کا منصوبہ بہت جلد عمل کی راہ سے گزرے
گا۔

یہاں سیکٹر ۱۴ میں ایک بڑے
عوامی اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے
سڈکو کے مینیجنگ ڈائرکٹر اور وائس
چیرمین آر سی شرما نے کہا کہ نئی ممبئی کی
ترقی کے لئے سڈکو نے ۷۵، کروڑ
روپئے صرف کئے ہیں وہ نیو بامبے
مرچنٹس جمخانہ کی ''بھومی پوجن'' تقریب
میں خطاب کر رہے تھے۔ شرما نے کہا کہ
ہماری سب سے بڑی کوشش یہ ہے کہ
شہریوں کو بہتر سہولتیں فراہم کی جائیں۔
اپنی تقریر میں انھوں نے بتایا کہ فی الوقت
نئی ممبئی میں ۱۴۱ پرائمری اسکولس اور
۸۵ باغ ہیں جبکہ یہاں کی سڑکیں مضبوط
ہیں۔

سڈکو کے مینیجنگ ڈائرکٹر نے یہ
بھی بتایا کہ پرانی ممبئی میں جگہ کی قلت اور
بھیڑ بھاڑ کو کم کرنے کے لئے اب تک
۲۰ ہول سیل مارکٹوں کو نئی ممبئی منتقل کیا
جا چکا ہے۔ شری شرما کے مطابق آئندہ
چند برس میں ممکنہ طور پر ۲۰ لاکھ سے تجاوز
کر جانے والی یہاں کی آبادی کے مزید
جمخانہ اور کلب فراہم کرنے کی ضرورت
ہے تاکہ سماجی ربط ضبط بڑھ سکے۔

شری شرما نے اعلان کیا کہ ملک
کا سب سے بڑا گولف کورس نیرول (نئی ممبئی)
میں تعمیر کیا جائے گا۔

جمخانہ کمیٹی کے ایک ترجمان نے
بتایا کہ ۲ منزلہ عمارت جس کا سنگ بنیاد کل
رکھا گیا۔ دو سال میں تیار ہو جائے گی
جس کے گراؤنڈ فلور پر آرٹ گیلری ہوگی
جبکہ اس کمپلکس میں ایک اسکول اور
باغ ہوگا۔

اس تقریب میں دائمی بھائی اور انکور
والا نامی ایک تاجر نے مجوزہ اسکول کے
لئے ۲۵ ر لاکھ روپئے کا چیک بطور امداد
پیش کیا۔ اس تقریب کا انعقاد فیڈریشن آف
اسوسی ایشن آف مہاراشٹر نے کیا تھا

عرفان شریف کی کامیابی

برمنگھم، انگلینڈ میں رہنے والے کوکنی
خاندان کے ہونہار نوجوان عرفان رزاق
شریف نے اپنے یوم پیدائش ۲۴ رجون
۹۲ء کے روز صرف ۲۲ سال کی عمر میں
ویلز کی گلیمورگن یونیورسٹی سے کمپیوٹر،
سائنس کا امتحان فرسٹ کلاس آنرس سے
پاس کر کے بی ایس سی کی ڈگری حاصل
کی اپنی تعلیم ہی کے دوران انہیں جنرل
سوئزرلینڈ کی بین الاقوامی کیمیکل کمپنی سیبا
گیگی میں کام مل گیا اور تعلیم مکمل کرنے
کے بعد وہ جنیوا میں یوروپین آرگنائزیشن
برائے نیوکلیئر ریسرچ میں تعینات ہوئے

اپنی تعلیم ہی کے دوران انہوں
نے بیڈمنٹن میں متعدد ٹرافیاں حاصل
کیں جن میں پاکستانی اسٹوڈنٹس نیشنل
اسپورٹس ٹورنامنٹ کا ''رنر اپ'' پرائز
بھی شامل ہے۔ انہوں نے یونیورسٹی
کے بیڈمنٹن کلب کے چیرمین کی حیثیت
سے بھی خدمات سرانجام دیں اور متعدد

مواقع پر یونیورسٹی ٹیم کی نمائندگی بھی کی۔ عرفان کے والدین گریٹ بار، برمنگھم میں رہتے ہیں اور وہاں کی کوکنی برادری کے سرکردہ رکن ہیں۔

ڈاکٹر جاوید مہاڈیک

کھیڈ ضلع رتناگری کے نوجوان ڈاکٹر جاوید عبداللہ مہاڈیک نے اس سال ایم بی بی ایس میں کامیابی حاصل کی۔

رتناگیری کے پاٹل تھانہ کے ڈپٹی کمشنر!

تھانہ میونسپل کارپوریشن کے ڈپٹی کمشنر تاناجی سترے کا تبادلہ منترالیہ کے اکرائے ڈپارٹمنٹ میں بطور اسپیشل آفیسر ہوا ہے اور ان کی جگہ رتناگیری کے آر ڈی سی آر ڈی پاٹل کا تقرر عمل میں آیا ہے۔

انگلینڈ میں والی بال مقابلے

لندن والتھم سٹو کوکنی والی بال ٹیم کے زیر اہتمام ۲۴ اکتوبر ۱۹۹۲ء کو والی بال کا ٹورنامنٹ منعقد ہوا جس میں برمنگھم بلاکبورن لیٹر اور انگلینڈ کے مختلف شہروں کے والی بال ٹیموں کے درمیان شاندار مقابلہ ہوا۔ فائنل میں لندن کی والتھم ستون اور برمنگھم کی طوفان ٹیموں کے درمیان سخت مقابلہ ہوا اور دونوں ٹیموں نے نہایت عمدہ کھیل کا مظاہرہ کرکے نہ صرف والی بال کھیلنے والوں کو بلکہ تمام ناظرین جس میں مقامی اور دور دراز سے آئے ہوئے بزرگ خواتین و حضرات اور نوجوان شریک تھے۔ انہوں کو متاثر کیا اور آخر کار والتھم ستون لندن کی ٹیم کو فتح حاصل ہوئی۔

کھیل کے بعد ایک محفل منعقد ہوئی جس میں تمام کھلاڑی دور دراز کے مہمانوں کے علاوہ مقامی باشندوں نے بھی شرکت کی محفل کا آغاز ماسٹر امتیاز منظم بغدادی کے تلاوت قرآن سے کیا گیا والتھم ستون لندن کی ٹیم کے مینیجر جناب محمد یوسف حوا نے مہمانوں کا استقبال کیا۔ انگلینڈ میں والی بال کوکنی نوجوانوں کا سب سے مقبول اور دلچسپ کھیل ہے اور اس دیار غیر میں بھی اس کھیل کو پرانے طریقے سے کھیل کر پچھلے پندرہ سالوں سے والی بال کے ان گنت انٹرسٹی ٹورنمنٹ سے انگلینڈ کے مختلف شہروں سے کوکنیوں کو ایک جگہ جمع ہونے کا ایک رابطہ بنایا جاتا ہے جس سے اپنی قوم کے چھوٹے بڑوں کے دلوں میں قومی خلوص و محبت بڑھنے کا ایک حیلہ ہے۔ جو بڑے سے بڑے ادارہ کمیٹیاں، سوسائٹی اور جماعتیں صرف اپنے تصور میں کرتی ہیں۔ اس کے بعد جناب داؤد محمد حوا نے اپنی لکھی ہوئی نعت پڑھی اور محترمہ صابرہ مجید خلفے نے سلام پڑھ کر متاثر کیا۔

اس کھیل اور محفل کو گرو باسمتی چاول نے سپانسر کیا تھا۔ لہذا آخر میں گرو باسمتی کے مینیجر مسٹر بابی مان کے ہاتھوں انعامات تقسیم ہوئے۔

مرسلہ
(عثمان حوا سنے، لندن)

ینگ فرینڈس ویلفیر سوسائٹی سترگاؤں (بمبئی)

اس سوسائٹی کا نواں سالانہ جلسہ عام ۲۵ اکتوبر کو گورڈن ہال اپارٹمنٹ ناگپاڑہ پر ایڈوکیٹ عبدالرحمن قاضی صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ حاجی عباس اسماعیل مغل کو ان کی قومی خدمات کے اعتراف میں اعزاز دیا گیا۔

تلاوت کے بعد سکریٹری اسلم ملا نے گذشتہ سالانہ جلسہ کی روداد اور خزانچی شفیع موسیٰ قاضی نے آڈٹ شدہ محاسبہ حاضرین کے سامنے پیش کیا۔ گوشوارہ آمد و خرچ پر بحث و مباحثہ کے ساتھ منظوری دی گئی۔

ایجنڈا کے مطابق اس سال مجلس منتظمہ کا انتخاب عمل میں آیا

اتفاق رائے سے جناب سعید کنول، بشیر اسماعیل مجاور، اسلم یونس ملا، شفیع موسیٰ قاضی، احسن میاں فقیر محمد تاخواہ، سلیم یعقوب مجاور، محمود موسیٰ قاضی، محبوب محمود قاضی، نثار یوسف نثر گاڈنکر، جاوید حبیب اللہ قاضی اور دلاور ابوبکر مجاور صاحبان کمیٹی میں نامزد کئے گئے۔

عہدیداروں کا انتخاب ۲۹ نومبر کی مینیجنگ کمیٹی کی میٹنگ میں عمل میں آئے گا۔

نامہ نگار
(اسلم یونس ملا جنرل سکریٹری)

قیصر صاحب کی کتاب کا اجراء

کوکن کے استاد الشعراء جناب قیصر رتناگیروی کی کتاب " ادراک " کوکن اردو رائٹرز گلڈ کے زیر اہتمام زیور طبع سے آراستہ ہو کر آئی ہے جس کا رسم اجراء ۲۰ دسمبر ۱۹۹۲ء اتوار کی صبح دس بجے داؤد فاضل بھائی ہال کھڑک بمبئی ۹ میں نقش کوکن پبلیکیشن ٹرسٹ کے چیرمین اور قیصر صاحب کے دیرینہ بہی خواہ ڈاکٹر عبدالکریم نائیک صاحب کے ہاتھوں انجام پائے گا۔ جناب علی ایم شمسی چیرمین کوکن بنک پروگرام کی صدارت فرمائیں گے۔ قیصر صاحب کے عزیز اور ریٹائرڈ جج جناب فقیر محمد لالہ صاحب بطور مہمان خصوصی ہوں گے دیگر مہمانوں میں قیصر صاحب کے ہم زلف اور کوکن یونیٹی سینٹر کرلا کے صدر جناب شرف الدین قاضی، نورنگ سلک ملز کے مالک اور کوکن کی مخیر ہستی جناب محسن اور جناب شام کشن نیگم (مالک میٹرو پلٹنگ۔ کارڈز) شریک محفل ہوں گے۔ اس موقعہ پر ایک کیسۂ زر قیصر صاحب کو نذر کرنے کا بانیانِ مجلس کا ارادہ ہے۔

مہسلہ میں ریاضی کا ورکشاپ

ادارہ انجمن اسلام جنجیرہ مروڈ اور نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے باہمی اشتراک و تعاون سے ۶ دسمبر ۹۲ء بروز اتوار صبح دس بجے سے شام چھ بجے تک انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول مہسلہ ضلع رائے گڑھ میں ریاضی کا ورکشاپ منعقد ہو۔ جس میں انجمن کے تمام ہائی اسکولوں سے ثانوی مدارج کے ریاضی کے اساتذہ شریک ہوں گے۔ N.K.T.F. اپنے ساتھ ریاضی کے ماہرین (ریسورس پرسن) کی ٹیم لے کر ۵ دسمبر ۹۲ کی شب میں مہسلہ پہونچ جائے گی۔

کردہ میں تقریری مقابلہ

۱۱ نومبر ۹۲ء کی شب کردہ تعلقہ داپولی ضلع رتناگری میں حسب روایت بچوں کا تقریری مقابلہ منعقد کیا گیا جس میں حسب ذیل طلبہ نے انعامات حاصل کئے:

۱) آمنہ قاسم خطیب — اول انعام
۲) کشتری محمد حسن قاضی — دوم انعام
۳) ارشد وزیر خطیب — سوم انعام

مقابلے کے لئے جناب عثمان خطیب جناب بہاء الدین مقدم اور جناب عبدالرؤف مقدم نے ججوں کے فرائض انجام دیئے۔ پیش امام جناب فقیہ عبداللہ آرائی نے صدارت کی اور جناب نورالدین مقدم نے نظامت کے فرائض انجام دیئے۔

پروگرام کو کامیاب بنانے میں تنظیم نوجوانانِ کردہ کے نمائندے وقار قادری مبین مقدم اور حبیب قادری نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

نامہ نگار
بشارت حسین مقدم

مسلمانوں میں تعلیمی پسماندگی تشویشناک :

ملک میں مسلمانوں کی تعلیم کا رجحان بتدریج کم ہوتا جارہا ہے اور تعلیمی پسماندگی تشویشناک حد تک بڑھتی جارہی ہے ۔ اقلیتی کمیشن کے ایک جائزہ کے مطابق ملک میں مسلم طلبار کی تعداد بلحاظ مسلم آبادی ۱۲٫۶۴۰ فیصد ہے ۔ جبکہ دوران تعلیم ۱۰٫۶۴۳ فیصد طلبار تعلیمی سلسلہ ختم کردیتے ہیں ۔ یہ ہیں وہ الفاظ جو ۲۵ اکتوبر کو مہاراشٹر کالج میں آل انڈیا مسلم ایجوکیشن سوسائٹی کے زیر اہتمام منعقدہ ایک سمینار میں ڈاکٹر رفیق زکریا نے کہے ۔ ممتاز مسلم رہنما غلام محمود بنات والا نے اپنی تقریر میں سپریم کورٹ کے حالیہ فیصلے کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ سپریم کورٹ نے سینٹ اسٹیفن کالج کلکتہ کے ایک مقدمہ میں فیصلہ دیا ہے کہ ملک کے تمام اقلیتی تعلیمی اداروں میں ۵۰ فیصد طلبار کا داخلہ اقلیتی طبقہ سے کیا جائے اور ۵۰ فیصد طلبار کا داخلہ اکثریتی فرقہ کے طلبار کو دیا جائے ۔

ٹریجڈی یہ ہے کہ سپریم کورٹ کے اس فیصلے میں اقلیتوں کے تعلیمی تصور کو چیلنج کیا گیا ہے ۔ مہاراشٹر کالج کے پرنسپل اے اے منشی صاحب نے اپنی تقریر میں کہا کہ مسلم تعلیمی اداروں کو

نقصان کو کن

دو طرح کے مسائل درپیش ہیں ۔ ایک تو یہ کہ ہماری قوم کی تعلیم سے عدم دلچسپی اور دوسرا ہے قانونی مسئلہ ۔ اقلیتی تعلیمی اداروں کے انتظامیہ کو اس بات کا حق دیا جاتا ہے کہ وہ ۵۰ فیصد نشستیں مینجمنٹ کوٹہ سے پُر کریں ۔ ممکن ہے کہ حکومت یہ قانون ہم پر نافذ کردے کہ ہم اپنے تعلیمی اداروں میں صرف ۲۵ نشستیں مسلم طلبار کو دیں ۔ لہٰذا ضرورت اس بات کی ہے کہ اس سنگین مسئلہ کا کوئی جامع حل تلاش کیا جائے ۔

اس سمینار میں مسٹر اے رحیم (سابق گورنر میگھالیہ) اور دیگر مقررین نے بھی تقریریں کیں ـــــــ ۔۔

جاوید دلوی بھیونڈی کے نائب صدر بلدیہ نامزد :

۱۱ نومبر کو بھیونڈی کے صدر بلدیہ شری اننتا گوندھولی نے جاوید غلام محمد دلوی کو بھیونڈی کا نائب صدر بلدیہ نامزد کردیا ہے ۔

شری جاوید دلوی نے صدر بلدیہ اور چیف آفیسر شری سمپت راؤ شندے کی موجودگی میں اپنی دفتری ذمہ داریاں سنبھال لی ہیں ۔

اس موقع پر جنتا دل کے پرمود پاٹل، شیوسینا کے مدن نائیک نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا ۔ سابق صدر بلدیہ عبدالرشید طاہر جنتادل بھیونڈی کے شنکر کھانے، آل انڈیا مومن کانفرنس کے رکن مومن نصیر احمد (بیوسیٹھ) کملا کرٹاورے اور شاہر صدیقی کے علاوہ متعدد میونسپل اراکین اور سرکردہ شہری موجود تھے ۔۔۔

مالیگاؤں کے شاکر حسین مرچنٹ چیف میٹرو پولیٹن مجسٹریٹ مقرر :

ایڈیشنل چیف میٹرو پولیٹن مجسٹریٹ جناب شاکر حسین مرچنٹ کو چیف مجسٹریٹ میٹرو پولیٹن کے عہدے پر فائز کیا گیا ہے ۔ شاکر حسین مرچنٹ پولس پروسیکوٹر کی حیثیت سے مجگاؤں اور باندرہ کورٹ میں اپنی خدمت انجام دے چکے ہیں ۔ ۳ مارچ ۱۹۷۷ء کو انہوں نے میٹرو پولیٹن مجسٹریٹ کی حیثیت سے شامل کیا گیا تھا ۔ اس کے علاوہ ملنڈ، وکھرولی، دادر، گرگام، مجگاؤں، بلارڈ پیئر، اور بوریولی کورٹ میں مجسٹریٹ کی حیثیت سے کام کر چکے ہیں ۔ شاکر حسین مرچنٹ ۱۴ اپریل ۱۹۳۵ کو شہر مالیگاؤں میں پیدا ہوئے ۔ ابتدائی تعلیم وہیں حاصل کی پھر بمبئی کے سڈنہم کالج سے کامرس میں گریجویشن کیا اور پھر بمبئی ہائی کورٹ اور اسمال کاز کورٹ میں انہوں نے اپنی قانونی زندگی کا آغاز کیا اور ۳۰ نومبر ۱۹۹۲ء کو یہ چیف میٹرو پولیٹن مجسٹریٹ جیسے باوقار عہدے پر فائز ہوئے ۔۔

نقش نواز

ماہنامہ نقش کوکن کے خریدار بن کر جن حضرات و خواتین نے پچھلے مہینے میں
نقش نوازی کا ثبوت دیا ادارہ ان کا شکر گزار ہے ۔ ان کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔۔

درونِ ہند سالانہ خریدار:

محمدیہ لائبریری	کرٹی ، شریوردھن
جناب اے این بہالدار	کوسہ ، ممبرا
جناب حسین عارف شیخ	اندھیری
یحییٰ کلنک	بمبئی ۸
جناب حافظ شوکت حسین اجی	کرڈی
جناب زید آر دیشمکھ	جلگاؤں
جناب علی میاں عبدالقادر مقدم	گوولکوٹ
جناب محمد عبداللہ چوگلے	گوولکوٹ
نیشنل اردو ہائی اسکول	لاکھن واڑا
انجمن حمایت الاسلام اردو ہائی اسکول	مہاڈ
اردو اسکول	گاڈنگھری

درونِ ہند لائف ممبر:

محترمہ ثمینہ عبدالمجید کوٹپالی	امام باڑہ بمبئی
عبداللطیف ابراہیم مہالدار	ستاکرروز

بیرونِ ہند سالانہ خریدار:

جناب محمد یوسف حوا	لندن
جناب ابراہیم سروے	نیویارک
احمد علی خان	بلیک برن

بیرونِ ہند لائف ممبر:

جناب اے آر جمعدار	لندن

نقش کوکن

ڈاکٹر نفیسہ ملّا کی کامیابی

موضع سیلطور، تعلقہ وضلع رتناگری کی مس نفیسہ عبدالستار ملّا نے جواہر لال نہرو میڈیکل کالج، بیلگام، سے دسمبر ۱۹۹۱ء میں ایم بی بی ایس کی ڈگری حاصل کی ہے، اسی کے ساتھ آپ نے اپنے موضع کی پہلی خاتون ڈاکٹر ہونے کا شرف بھی حاصل کیا ہے۔

ڈاکٹر نفیسہ نے پرائمری تعلیم کاریل اسکول کویت سے حاصل کی اور بارہویں تک کی تعلیم انڈین ہائی اسکول، (جو کہ C.B.S.E. نئی دلی، سے الحاق ہے) سے حاصل کی۔ الیس الیس سی امتحان میں اپنے اسکول میں آپ سرفہرست رہیں۔ بارہویں کے امتحان میں آپ نے P.C.B میں تقریباً ۹۰ فیصد نمبر حاصل کئے۔ سلسلۂ تعلیم جاری رکھتے ہوئے ایم ڈی کرنیکا ارادہ ہے۔

(نامہ نگار: منور داؤد ٹول، دوبئی)

سیرت النبیؐ تقریری مقابلہ

۱۸ / اکتوبر ۱۹۹۲ء کو اگرواندا، ضلع رائیگڈھ میں زیر صدارت محترم کیپٹن ظہور احمد قادری منعقد ہوا جس میں مولانا ناصر پٹیل صاحب (پیش امام، راجپوری) بطور مہمان خصوصی اس سیرۃ النبی تقریری مقابلہ میں شریک تھے۔ اول گروہ سے اول انعام کی حقدار: نازنین منیر ڈاولے جماعت چہارم قرار پائی۔

دوم گروپ سے انعام کی حقدار: سمیر عبدالرحمٰن سونڈے، جماعت ششم رہے۔ اس پروگرام کی نظامت جناب فرید احمد صدیقی نے انجام دی۔۔۔

(نامہ نگار: نعیم الدین شیخ)

دنیا کا امیر ترین شخص

برونی کے سلطان کو مسلسل چھٹویں مرتبہ دنیا کا امیر ترین شخص تسلیم کر لیا گیا ہے ان کے پاس 37 ارب ڈالر کا سرمایہ ہے انھوں نے گذشتہ تین سالوں سے کوئی نئی کار نہیں خریدی ہے۔ اس وقت 137 کاریں ہیں۔ کیلی فورنیا میں ان کا جو ہوٹل ہے اسے وہ فروخت کرنا چاہتے ہیں۔ ایک اطلاع کے مطابق اس وقت دنیا میں 223 ارب پتی ہیں غریب ارب پتی کے پاس آٹھ ارب ڈالر ہے۔۔۔

سلمان ماہی کو میئر ایوارڈ

۱۴ / نومبر ۹۲ء کی رات تھانہ اسٹیڈیم میں منعقدہ میئر نائٹ کے موقعہ پر تھانہ کے بیس چیدہ افراد کو وزیر اعلیٰ سدھاکر راؤ نائک کے ہاتھوں میئر ایوارڈ دیا گیا۔ ان میں فوزان کے چیف ایڈیٹر سلمان ماہی بھی شامل تھے انہیں صحافت کے شعبہ کا ایوارڈ دیا گیا۔ اس سے قبل ۱۹۸۸ء میں میئر وسنت ڈاوکھرے کے ہاتھوں ماہی صاحب کو میئر ایوارڈ حاصل ہوا تھا اور گذشتہ سال تھانے لائنس کلب نے بھی انہیں اعزاز سے سرفراز کیا تھا۔

بھاؤ صاحب لمبے کا مستحسن اقدام

رتناگری ضلع پریشد کے صدر بھاؤ لمبے صاحب نے اس بات کا اعلان کیا ہے کہ رتناگیری اردو پرائمری ضلع پریشد اسکولوں کے اساتذہ کے لئے ضلع پریشد ایوارڈ عنقریب ہی دئے جائیں گے۔ اس خبر سے رتناگیری کے مسلم اساتذہ میں خوشی کی لہر دوڑ گئی ہے۔

خیال رہے کہ یوم اساتذہ کے موقعہ پر ضلع پریشد رتناگیری نے کسی اردو پرائمری ٹیچر کو آدرش شکشک کا اعزاز نہیں عطا کیا تھا۔

(نامہ نگار نیلم تفضل ماسٹر رتناگیری)

بزم شعر و ادب کوکن (بمبئی)

بزم ہذا کی ۱۱۳ ویں طرحی نشست ۱۵ر نومبر ۹۲ء کی شام گورڈن ہال اپارٹمنٹ میں جناب شاداب رتناگردی کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ سعید کنول صاحب نے نظامت کے فرائض انجام دیئے۔ انتخاب حسب ذیل ہے۔

شاداب رتناگردی صاحب :
ایک ہلکی سی کرن امید کی
دور تک ہیں یاس کے سائے بہت

پیام سعیدی صاحب :
صحن میں پتھر بہت آئے بہت
مہرباں ہیں ہم پہ ہمسائے بہت

عارف احمد جی صاحب :
ایک بھی رکھا نہ سالے کے لئے
دیپ پرچم ہم نے لہرائے بہت

شاداں کلیانوی صاحب :
توڑ دی پھر بھی گرانی نے کمر
حسب چادر پاؤں پھیلائے بہت

واحد محسن صاحب :
ہر صدی کو دے کے اپنی روشنی
چاند جیسے ہم بھی گہنائے بہت

محمود شاہد صاحب :
گر گئے مثل جبل تھک ہار کر
میرے ذرے فیل ٹکرائے بہت

سعید کنول صاحب :
میرا دل حالات سے ٹوٹا نہیں
پتھر آئینے سے ٹکرائے بہت

خطیب شہابی صاحب :
زندگی اپنی سدا الجھی رہی
مسئلے اوروں کے سلجھائے بہت

منور رتناگروی صاحب :
مسئلہ کیسے ہو آبادی کا حل
کم گئے دنیا سے اور آئے بہت

مبین ساحل صاحب :
نامکمل ہی رہا اپنا مکاں
ریت پتھر اینٹ تو لائے بہت

قدر صدیقی صاحب :
کیسی غفلت باغبانی میں ہوئی
پھول کم اور خار راس آئے بہت

نوٹ : آئندہ نشست مورخہ ۲۰ر دسمبر ۹۲ء کی شام ٹھیک ۴ بجے مبین ساحل صاحب کی صدارت میں منعقد ہوگی۔ تمام شعرائے کرام اور اہل ذوق حضرات سے شرکت کی التماس ہے۔

مصرعۂ طرح ، راستوں کی بھیڑ سے خود کو بچا کر لاؤں گا۔ برابر، مقدر وغیرہ

سعید کنول سکریٹری

نقش کوکن ٹیلنٹ فورم نے جو مقبولیت حاصل کی ہے اس کا اندازہ ان تعلیمی مقابلوں سے ہوتا ہے جو ضلعی سطح پر رتناگیری، رائے گڈھ، اور تھانہ میں پچھلے ماہ نومبر میں منعقد ہوئے۔ پورا مہینہ ان مقابلوں کے انعقاد اور انتظام و انصرام میں گذرا لہذا ہم اس پوزیشن میں نہیں تھے کہ پروگرام کی تفصیلی رپورٹنگ پیش کی جائے مگر چونکہ صرف کوکن ہی نہیں مہاراشٹر کے دیگر اضلاع کی نظریں بھی اس رپورٹنگ پر مرکوز ہیں ہم کس طور یہ سطریں زیب قرطاس کرتے ہیں۔

تقریری مقابلے سے شروع ہونے والی اس سرگرمی میں ہر سال ایک نئے آئٹم کا اضافہ ہوتا رہا۔ پچھلے سال انگریزی زباندانی اور اس سال ریاضی مقابلہ لوگوں کی توجہ کا مرکز بنا۔

۱۴ر نومبر ۹۲ء کو مہاراشٹر ہائی اسکول چپلون میں ضلع رتناگیری اور ضلع سندھو درگ سے طلبہ شریک مقابلہ ہوئے۔ پروگرام کی صدارت رتناگیری کے مشہور تاجر، علم دوست اور سیاسی و سماجی رہنما جناب ایم ڈی نائیک نے فرمائی۔ چپلون ایجوکیشن سوسائٹی کے صدر اور جناب خلیل احمد دانگڑے (پروگرام کے کفیل) منوطن بہادر شیخ) کے پدر بزرگوار الحاج شہاب الدین حسن دانگڑے بطور مہمان خصوصی تھے دیگر مہمانوں میں چپلون نگر پالیکا کے نگر ادھیکش شری رمیش راؤ کدم شریک جلسہ ہوئے۔ اور انہوں نے بڑی معرکۃ الآراء تقریر کرکے بچوں کی ہمت افزائی کی۔ انتظام و انصرام کا سارا بار جناب مغل اقبال اختر، جناب ابراہیم انڈرے آذر ٹیچر اور ان کے دیگر اساتذہ، سابق کارپوریٹر جناب طاہر بھائی سنگلے و دیگر رفقاء اور بہی خواہان نقش کوکن نے سنبھالا اور پروگرام کو کامیابی سے ہمکنار کیا۔ روزنامہ اردو ٹائمز بمبئی کے مدیر جناب انجم رومانی جناب غنی غازی اور جناب این اے واحد (سابق پرنسپل تجندار) نے ججوں کے فرائض انجام دئیے۔ پچھلے سال کے مقابلہ میں حصہ لینے والے بچوں کی تعداد میں اضافہ نظر آیا اور معززین شہر بھی کثیر تعداد میں شریک جلسہ ہوئے۔ جو بچے انعام کے حقدار قرار پائے ان کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔ ان انعام یافتگان میں سے ہر شعبہ میں، دو طلبہ ۱۰ر جنوری ۹۳ء کو داؤد فاضل ہائی آڈیٹوریم کھرک ڈونگری پر فائنل مقابلہ کے لئے حاضر ہونگے اور ان میں جو کامیاب ہوں گے وہی صحیح معنوں میں آل کوکن BEST کہلائیں گے۔

تقریری مقابلے "اول نمبر" مہاراشٹر ہائی اسکول چپلون میں درجۂ دہم کی طالبہ جمیلہ قادری۔

"دوم نمبر" مہاراشٹر اردو ہائی اسکول کرڈوئی میں درجۂ دہم کا طالب علم عرفان اقبال سید۔

"سوم نمبر" بیگم عزیزہ داؤد نائیک گرلز ہائی اسکول میں درجۂ ہشتم کی طالبہ شاذیہ اسحاق پاؤسکر۔

جنرل نالج مقابلے "اول نمبر" مہاراشٹر اردو ہائی اسکول کرڈوئی میں درجۂ دہم کے طلبہ الفجر زکریا موڈک اور عرفان اقبال سید۔

"دوم نمبر" حاجی داؤد امین ہائی اسکول کاکستہ میں درجۂ دہم کی طالبات حمیدہ یوسف پرکالہ اور شہناز محمد پرکالہ۔

"سوم نمبر" مستری ہائی اسکول
رتناگیری میں درجۂ دہم کے طلبہ علی احمد
مہسکر اور نعیم احمد خاں پٹھان۔

انگلش کے مقابلے

"اول نمبر" مہاراشٹر اردو
ہائی اسکول کرڈوی میں درجۂ دہم کا
طالب علم الفجر ذکریا موڈک۔

"دوم نمبر" ماڈرن اردو ہائی اسکول
کونڈیورہ کی درجۂ دہم کی طالبہ نکہت آرا
محمود موڈک۔

"سوم نمبر" حاجی داؤد امین ہائی
اسکول کالستہ کا درجۂ دہم کا طالب علم
آصف عبدالرزاق پربھولکر۔

ریاضی (میتھمیٹکس) مقابلے

"اول نمبر" آدرش ہائی اسکول
کرجی میں درجۂ دہم کا طالب علم آدم
عبدالرزاق چوگلے۔

"دوم نمبر" ماڈرن اردو ہائی
اسکول کونڈیورے میں درجۂ دہم
کی طالبہ نکہت آرا محمود موڈک۔

"سوم نمبر" حاجی داؤد امین ہائی
اسکول کالستہ میں درجۂ دہم کا طالب
علم ساجد اختر پرکار۔

چپلون میں مقابلوں سے فارغ
ہوکر N.K.T.F. کا قافلہ جب
راجیواڑی مہاڈ پہنچا جہاں دوسرے
روز ۱۵ر نومبر ۹۲ء کو رائے گڈھ
ضلع کے طلبہ کے درمیان ضلعی سطح کے
آل کوکن تعلیمی مقابلے ہونے والے تھے
تو مقامی بزم فروغ ادب کوکن نے
جناب انجم رومانی مدیر روزنامہ
اردو ٹائمز جو ٹیم میں شامل تھے ان کے
اعزاز میں ایک مشاعرہ کا انعقاد کیا
ایس پی ایم کے نائب صدر
اور نئی ممبئی کے تاجر جناب الحاج اشرف
کاپڑی نے تمام مہمانوں کو عشائیہ
(Dinner) دیا اور خاطر
تواضع فرمائی۔ شب میں بعد نماز
عشاء ہائی اسکول کے سامنے آراستہ
شامیانہ میں شکشن پرسارک منڈل
کے عہدیداران نے فورم کے صدر ڈاکٹر
عبدالکریم نائک، بچوں کے محبوب
ادیب جناب غنی غازی اور میر مشاعرہ
جناب انجم رومانی کو ادبی شال پیش
کی۔ شب کے ایک بجے تک یہ محفل
شعر وسخن فضا میں رنگ تغزل بکھیرتی
رہی۔ جہاں انجم رومانی صاحب کو بار
بار سنا گیا۔

اتوار کی صبح ۱۵ر نومبر ۹۲ء

کو راجے واڑی مہاڈ کے خوبصورت
شامیانے میں ضلع رائے گڈھ کے
بارہ ہائی اسکولوں کے طلبہ وطالبات
شریک مقابلہ ہوئے۔ صدارت مدیر
اردو ٹائمز جناب انجم رومانی نے فرمائی
اور حلقہ کی معروف شخصیت جناب
علی خاں الفلاح دیشمکھ متوطن تولڈیل
مہمان خصوصی شریک تھے۔ سابق
ایم ایل اے فلسے، ٹیلیفون سے
ایس ڈی او خانصاحب، محمد علی
احسانے اور جناب ابراہیم کاپڑی
معزز مہمانان میں شامل تھے۔

ٹھیک دس بجے تقریری مقابلہ
سے پروگرام کا آغاز ہوا اس کے بعد
یکے بعد دیگرے جنرل نالج، انگریزی
زباندانی اور ریاضی کے مقابلے ہوئے
بچوں کی محنت دلچسپی اور اساتذہ کی
رہنمائی کا اثر لوگوں کو امتزاج نظر
آیا کہ N.K.T.F. والوں کو اپنی
محنت ٹھکانے لگتی نظر آئی دو چار
سال پہلے بچوں کی معلومات کا جو
حال تھا اس سے کہیں زیادہ بہتری
پیدا ہوگئی ہے اور اس کا اثر بچوں
کے سالانہ امتحانات پر بھی پڑا ہے
جن طلبہ وطالبات نے انعامات حاصل
کیے ان کے نام حسب ذیل ہیں۔

تقریری مقابلے

اول نمبر: سوشل سوسائٹیز
ہائی اسکول موربہ میں درجۂ ہشتم
کی طالبہ شہناز اسمٰعیل داکھوے۔

دوم نمبر: ایس پی ایم اردو ہائی
اسکول راجے واڑی میں درجۂ
دہم کا طالب علم شبیر موسیٰ قاضی۔

سوم نمبر: انجمن خیر الاسلام اردو
ہائی اسکول گوریگاؤں میں درجہ
ہشتم کی طالبہ شاہین اسماعیل بندرکر۔

جنرل نالج مقابلے

اول نمبر: ای ایس انگلش
اسکول تولڈیل کے طلبہ۔

(دہم و نہم علی الترتیب) ، فاروق عمر خان دیشمکھ اور ہاشم عبداللہ شیخناگ۔

دوم نمبر : ایس پی ایم اردو ہائی اسکول راجے واڑی کے طلبہ (دہم و ہشتم علی الترتیب) ثمیر سکندر غیبی اور اظہار نسیم انصاری۔

سوم نمبر : سوشل سوسائٹیز ہائی اسکول مور بہ میں درجۂ دہم کی طالبات انسری اسماعیل راؤت اور غزالہ اسمٰعیل ملا۔

انگلش مقابلے

اول نمبر : انجمن خیر الاسلام اردو ہائی اسکول گوریگاؤں میں درجۂ دہم کا طالب علم اشفاق حسین گیتے۔

دوم نمبر : انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول مہسلہ میں درجۂ دہم کا طالب علم اعجاز بغدادی۔

سوم نمبر : احمدیہ ہائی اسکول چوپلی کا طالب علم برہان النوری

ریاضی (میتھمیٹکس) مقابلے

اول نمبر : انجمن اسلام اردو ہائی اسکول دی پیرار میں درجۂ دہم کا طالب علم اسد اللہ عبدالمجید سرکھوت

دوم نمبر : نجد ارہائی اسکول واوے کا طالب علم نعیم محمد خلفے

سوم نمبر : سوشل سوسائٹیز ہائی اسکول مور بہ میں درجۂ نہم کی طالبہ الماس باسط علی خان۔

سنیچر ۲۱ نومبر ۹۲ء کی صبح ضلع رائے گڈھ کا ضلعی سطح کا دوسرا مقابلہ تاریخی شہر پنویل کے یعقوب بیگ ہائی اسکول میں منعقد ہوا۔ فورم کے نوآموز رکن جناب داؤد چوگلے نے تلاوت سے پروگرام کا آغاز کیا۔ پنویل ایجوکیشن سوسائٹی جس کے زیر اہتمام پنویل بارہ پاڑا اور تلوجہ میں اردو ہائی اسکول جاری ہیں اس ادارہ کے صدر اور محترم دوست جناب اسحاق خان صدر نشین تھے اور جناب علی ایم شمسی چیرمین کوکن بینک بطور مہمان خصوصی شریک محفل ہوئے۔ دیگر معزز مہمانوں میں پنویل میونسپلٹی کے صدر جناب سعید ملا اور کوکن یونیٹی سینٹر کرلا بمبئی کے صدر جناب شرف الدین قاضی رونق افروزی محفل ہوئے۔

ان آل کوکن تعلیمی مقابلوں نے ایسی شہرت حاصل کی ہے کہ اسے دیکھنے کے لئے بمبئی سے ایک میئر ایوارڈی ٹیچر جناب حسین صحیح ہوئے۔ کرلا کے علم دوست سماجی کارکن جناب بشیر ملا۔ حاجی عبدالکریم چوگلے، واشی نئی بمبئی سے الحاج سید عبدالغفور جناب اقبال کوارے اور محترمہ صبا مستری تشریف لائے تھے۔ اقبال کوارے صاحب نے تقریروں سے خوش ہوکر تقریر لکھنے والے اساتذہ کو ڈھائی سو روپے نقد انعام بھی دئیے۔

تقریری مقابلوں کے ججوں میں جناب سلمان ہاشمی صاحب کا نام تھا مگر وہ وقت پر پہنچ نہیں پائے اور جناب یوسف ناظم بطور مہمان مدعو کیا گیا تھا آپ نے اور محترمہ بلقیس شمسی صدر معلمہ بمبئی میونسپل اسکولز اور محترمہ زرینہ ملا ٹیچر انجمن اسلام ہائی اسکول واشی نے ججوں کے فرائض انجام دئیے جن بچوں نے انعامات حاصل کئے ان کے نام اس طرح ہیں۔

تقریری مقابلے : اول انعام

این ای ایس ہائی اسکول ناگوٹھنہ کی طالبہ (درجہ دہم) ہما لقا ظفر خانزادہ

دوسرا انعام : اینگلو اردو ہائی اسکول بارا پاڑہ کی طالبہ (درجہ دہم) تسنیم تین دیوان۔

تیسرا انعام : نیشنل اردو ہائی اسکول تلوجہ کا طالب علم (درجہ دہم) سفیان یوسف پٹیل۔

تقریری مقابلوں کے فوراً بعد نقش کوکن ٹرسٹ کے سکریٹری اور معاون مدیر جناب نقیر محمد مستری نے معزز مہمانوں کا تعارف اور استقبال فرمایا اس کے بعد جنرل نالج کے مقابلے شروع ہوئے مقابلوں کے ناظم اعلیٰ جناب مبارک کاپڑی نے سبھی مقابلوں کو اسطرح ترتیب دیا ہے کہ سال بسال اس میں لوگوں کی دلچسپی بڑھتی جارہی ہے۔ جن بچوں نے انعامات حاصل کئے ان کے نام اس طرح ہیں۔

جنرل نالج مقابلے

پہلا انعام : سیٹیزن ہائی اسکول اورن کے طلبہ سید عبد الشکور، عبد الستار اور نصرت جبین ریاض احمد شیخ۔

دوسرا انعام : نیشنل ہائی اسکول تلوجہ کے طلبہ شیخ شمس الہدیٰ اور شیخ شاہنواز عالم۔

تیسرا انعام : اینگلو اردو ہائی اسکول بارا پاڑہ کے طلبہ افروز اقبال دیوان اور ریشماں علی میاں لبصری۔

انگلش مقابلے

پہلا انعام : یعقوب بیگ ہائی اسکول پنویل کی طالبہ (درجۂ دہم) ثمیرہ عیسیٰ گنگرکر۔

دوسرا انعام : اینگلو اردو ہائی اسکول بارا پاڑہ کا طالب علم (درجۂ دہم) افروز اقبال دیوان۔

تیسرا انعام : انجمن اسلام جنجیرہ اگریکلچر ہائی اسکول مروڈ کا طالب علم (درجۂ دہم) سید محمد حیدر رضوی۔

ریاضی مقابلے

پہلا انعام : یعقوب بیگ ہائی اسکول پنویل کی طالبہ (درجۂ دہم) آمنہ اسماعیل کچھی

دوسرا انعام : نیشنل ہائی اسکول تلوجہ کا طالب علم (درجہ دہم) علی حسین میاں پٹیل۔

تیسرا انعام : سٹیزن ہائی اسکول اورن کی طالبہ (درجۂ نہم) شیخ نصرت جبین۔

۱۶ رنومبر ۹۲ء کو صدر جمہوریہ ہند ڈاکٹر شنکر دیال شرما جب بمبئی آئے تھے تو آپ نے چیف قاضی شہر بمبئی جناب قاضی عبد العزیز مرگھے سے راج بھون میں ملاقات کی اسی موقعہ پر لی گئی یہ تصویر۔

نئے سال کا تحفہ

سال نو کی سوغات کے طور پر ہم جنوری ۹۳ء کا شمارہ ایک منفرد انداز میں پیش کریں گے جو N.K.T.F نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کی دس سالہ خدمات کا احاطہ کئے ہوئے ہدیۂ قارئین ہوگا۔ اسی کے ساتھ N.K.T.F کے فائنل پروگرام اور تقسیم انعامات کے صاحبان اعزاز کا تعارف بھی شامل ہوگا۔ آج ہی خریدار بنئے تاکہ نئے سال کے ساتھ آپ کے نئی خریداری کی شروعات ہو۔

ادارہ

شادیِ خانہ آبادی

★ دفتر نقش کوکن کے کارکن جناب سید محمد بشیر کے بھائی سید احمد جمالی (المزیا) کا عقد مسعود فریدہ بی بنت قاسم شاہ پٹیل کے ساتھ ۸ نومبر ۹۲ء کو انجام پایا۔۔۔

★ جناب محمد میاں اسماعیل فقیہ کی دختر نادرہ کا عقد سعید ۲۶ اکتوبر ۹۲ء کو واڑی بندر مسجد مجگاؤں میں حلقہ کے معروف سوشل ورکر جناب محمد عباس میرکر کے فرزند ندیم کے ساتھ انجام پایا۔۔

★ جماعت اسلامی حلقہ بمبئی کے امیر جناب شہاب بانکوٹی کی دختر بازغہ سیمین کا عقد مسعود جناب محسن شہاب کے فرزند نیر اقبال کے ساتھ یکم نومبر ۹۲ء کو خلافت ہاؤس بمبئی میں انجام پایا۔۔۔

★ کوکن بنک شاخ رتناگری کے منیجر غلام جیلانی کی شادی شمیم بنت ابراہیم علی السورکر کے ساتھ اور ان کے بھائی عبدالعزیز کی شادی فاطمہ بنت شیخ عباس کے ساتھ یکم نومبر ۹۲ء کو لالہ باغ رتناگری میں انجام پائی۔۔۔

★ ڈونگری (سدی محلہ) کی معروف شخصیت جناب ابراہیم یوسف بیجکر کے فرزند فاروق احمد کا عقد مسعود فہمیدہ بنت علی خان سرگروہ کے ساتھ نور مسجد ڈونگری میں ۲۱ اکتوبر ۹۲ء انجام پایا۔۔

★ آڑہ تعلقہ داپولی کے جناب غلام حسین انوالے مقیم قریش نگر کرلا کی دختر کنیز فاطمہ کا عقد سعید محمد عقیل عبدالرحمٰن پانساری کے ساتھ جمعیت القریش مسجد کرلا میں ۱۵ نومبر ۹۲ء کو انجام پایا۔۔

★ جناب انجم عباسی کے بھائی عبدالستار علی کردیکر صدر مدرس پابرہ اردو اسکول متوطن گوریگاؤں کے فرزند سہیل کی شادی سلطانہ بیگم بنت عمر ہارون کردیکر کے ساتھ تامانے مجگاؤں ضلع رائیگڈھ میں یکم نومبر ۹۲ء کو انجام پائی۔۔

★ نوجوان صنعتکار امتیاز ماپاری کے بھتیجہ اعجاز علی ماپاری کا عقد مسعود غزالہ بنت عبداللہ قاضی کے ساتھ یکم نومبر ۹۲ء کو عرب مسجد مدنپورہ بمبئی میں انجام پایا۔

★ کوکن بنک کے وائس چیرمین جناب جناب ایم ڈی نائیک کی بھانجی ڈاکٹر شہناز عبداللہ کاسو کا عقد مسعود نظر میاں شیخ المعروف صوبیدار کے ساتھ ۱۰ نومبر کو عرب مسجد مدنپورہ بمبئی میں انجام پایا۔۔

★ کیپٹن فقیر محمد مستری کی پوتی فاطمہ بی بنت حاجی عبدالجبار بھاردے کی شادی عبدالشکور عبدالمجید مقدم کے ساتھ ان کے وطن سارنگ تعلقہ داپولی میں ۸ نومبر ۹۲ء کو انجام پاگئے۔

★ B.A.R.C. اٹامک انرجی کے ایک زندہ دل کارکن جناب علی میاں بھاردے کی دختر شاکرہ کی شادی دلدار احمد یوسف پرکار کے ساتھ ان کے وطن، سارنگ میں ۱۵ نومبر ۹۲ء کو انجام پائی۔۔

★ عالمی اسلامی نمائش کے ڈائرکٹر جناب منظور الحسن کرنالکر کی دختر عارفہ کی شادی کمال بن شمس الدین نیکوارے کے ساتھ ۱۹ نومبر ۹۲ء کو کھرکی پونہ میں انجام پائی۔

★ بمبئی (ناگپاڑہ) کے معروف سوشل ورکر جناب نور محمد خان متوطن ہرکول ضلع سندھدرگ جو پونہ میں سکونت پذیر ہیں ان کے بھتیجہ یوسف عثمان خان کی شادی دلدار یاسمین متوطن ٹیمپالہ ضلع رائے گڈھ کے ساتھ ۲۰ نومبر ۹۲ء کو انجام پائی ۲۳ نومبر ۹۲ء کو بمبئی میں ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا گیا۔

★ ہرکول (تعلقہ مانگاؤں) کے جناب علی میاں محمود ہرزک کی دختر مریم کا نکاح جناب جاوید خان سے مورخہ یکم نومبر کو شانتی نگر میرا روڈ پر

ڈاکٹر محمود شیخ کا تعزیتی جلسہ

حسب الاعلان کوکن کے مرد مجاہد مراٹھی ہفت روزہ "شودھن" کے مدیر اور اردو ہندی و مراٹھی کے شاعر جناب ڈاکٹر محمود عمر شیخ المتخلص انجم یزدانی کے لئے دعائے مغفرت اظہارِ تعزیت کے لئے ایک جلسہ ۲۲ / نومبر ۹۲ کی صبح مصالحہ والا ہال ڈونگری میں انعقاد پذیر ہوا۔ جناب شبیر احمد راہی نے جلسہ کی صدارت فرمائی اور ڈاکٹر عبدالکریم نائیک، ڈاکٹر الیف ایم کلے، جناب مشرف کمالی، جناب زیڈ او شیخ، مسز ادوے تلک اور جناب یعقوب راہی نے تقریریں کیں۔

ابتداء میں جلسہ کی غرض وغایت بیان کرتے ہوئے جناب علی ایم شمسی نے ڈاکٹر شیخ مرحوم کی زندگی کے تمام گوشوں پر روشنی ڈالی۔ ازاں بعد جناب شاکر ناگپوری کی لکھی نظم خوبصورت فریم میں ڈاکٹر صاحب مرحوم کے خلف اصغر جناب نیر شیخ کو دی گئی تاکہ وہ اسے بیگم عزیزہ داؤد نائیک گرلز ہائی اسکول رتناگری میں آویزاں کرنے دے دیں۔ اس ادارہ کے قیام میں ڈاکٹر صاحب مرحوم کی مساعی کو خاصہ دخل رہا ہے۔ نظامت کے فرائض جناب مبارک کاپڑی نے انجام دیئے۔ اس جلسہ کا اہتمام نقش کوکن پبلیکیشنز ٹرسٹ، فقیر محمد مستری ٹرسٹ اور ادارہ کوکن انٹرنیشنل کے مشترکہ تعاون سے انجام پایا۔

اچھی تقریر کے خالق کو انعام

N.K.T.F. کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے آل کوکن تقریری مقابلوں میں اب تک مقررین کو ہی انعامات سے نوازا جاتا رہا مگر امسال فورم کے چیئرمین ڈاکٹر عبدالکریم نائیک نے اس میں جدت پیدا کی۔ آپ نے اس استاد کی (جس نے تقریر لکھ کر بچے کو اس قابل بنایا کہ وہ مقابلہ جیت جائے) عرق ریزی کی قدر کرتے ہوئے ہر سینٹر پر اچھی تقریر کے خالق کو سو روپیہ نقد انعام سے نوازا۔ چپلون میں جناب ابراہیم اندرے آذر صاحب کو یہ انعام ملا تو رلے وارڈی میں جناب تسنیم انصاری اس انعام کے حقدار قرار پائے۔ بنوئل میں اس سے قبل کر ڈاکٹر صاحب انعام دے کر نوازتے ایک علم دوست سامع جناب اقبال کوارے نے جو واشی سے آکر شریک محفل ہوئے تھے۔ تین مختلف تقریروں کے لکھنے والے اساتذہ کو ڈھائی سو روپئے ادا کئے۔

شادی کا بقیہ

★ بیرسٹر جعفر احمد بڑے کی دختر رخسانہ کی شادی ابرار احمد سرگروہ کے ساتھ ۲۹ / نومبر ۹۲ء کو انجمن اسلام ہائی اسکول گراؤنڈ بوری بندر پر انجام پائی۔

★ واشی نئی بمبئی کے جناب عبدالرزاق بغدادی کے فرزند کبیر کی شادی جناب انور احمد کوہاری کی دختر کے ساتھ ۱ / نومبر ۹۲ء بروز اتوار کو انجام پائی۔
(نامہ نگار محمود حسن قاضی)

★ سیٹوڑہ رتناگیری کے جناب عبدالوہاب سالدولکر کے برخوردار آیاز کی شادی ممتاز کے ساتھ یکم نومبر ۹۲ء بروز اتوار کو رتناگیری میں انجام پائی۔
اللہ نوبیاہتا جوڑوں کو شادی مبارک کرے۔ آمین!
(نامہ نگار محمود حسن قاضی)

تعلیمی مقابلوں کے انعامات

نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے تعلیمی مقابلے چار شعبہ جات پر مشتمل ہیں (۱) تقاریر (۲) جنرل نالج (۳) انگلش (۴) میتھمیٹکس ضلعی سطح پر ہر مقابلہ کے لئے اول انعام ۱۲۵ روپئے دوم انعام ۱۰۰ روپئے اور اور سوم انعام ۷۵ روپئے دیا گیا۔ مگر فائنل مقابلہ کے لئے یہ رقم بڑھا کر اول انعام ۱۵۰ روپئے دوم انعام ۱۲۵ روپئے اور سوم انعام ۱۰۰ روپئے کر دیا گیا ہے۔

موت کی خبریں

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

• اشرف کو صدمہ

جناب اشرف السولوی مقیم دوحہ
متوطن لینی وادے کے پدر بزرگوار ۱۱
اکتوبر ۹۲ء کو ان کے وطن میں انتقال
کر گئے۔ (نامہ نگار عبدالرشید داؤد دبا)

پرنسپل محمد یوسف تاجی کے صاحبزادے جدہ میں کار حادثے کا شکار

ماہر تعلیم جناب محمد یوسف تاجی
(مقیم سعودی عربیہ) کے نوجوان فرزند
محمد شکیل تاجی ۱۷ اکتوبر ۹۲ء کو جدہ میں
ایک کار حادثہ میں انتقال کر گئے ہیں۔
مرحوم کی عمر ۲۱ سال تھی۔۔۔

ڈاکٹر نورے کو صدمہ

ڈاکٹر عبداللطیف نورے (ابوظہبی)
متوطن شیوں بزرگ تعلقہ کھیڈ کے والد
حسین نورے کا ۲۵ اکتوبر ۹۲ء کو بعمر
۷۰ سال انتقال ہوگیا۔
(نامہ نگار: ابراہیم جوگلے)

ڈاکٹر حامد اللہ ندوی کو صدمہ

انجمن اسلام اردو
ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے ریسرچ آفیسر
ڈاکٹر حامد اللہ ندوی کے بھائی کا ۳ نومبر ۹۲ء
کو انتقال ہوگیا۔۔۔

مولانا اسعد مدنی کو صدمہ

مدرسہ شاہی مراد آباد کے مہتمم مولانا
رشید الدین کی اہلیہ ریحانہ بیگم کا ۹ نومبر ۹۲ء
کو ایک نرسنگ ہوم میں انتقال ہوگیا۔ انکی عمر
۵۲ برس تھی۔ مرحومہ ریحانہ بیگم ممتاز
مجاہد آزادی مولانا سید حسین احمد مدنی کی
سب سے بڑی صاحبزادی اور جمعیۃ العلماء ہند
کے صدر مولانا سید اسعد مدنی کی چھوٹی بہن
تھیں۔۔۔

پرنسپل اشرف الدین شیخ کو صدمہ

پرنسپل اشرف الدین شیخ (فاروق
ہائی اسکول برائے طلبہ، جوگیشوری) کے
والد شیخ احمد، پاپا ریڈکر (متوطن ریڈی
ساونت واڑی) طویل علالت کے بعد ۲
نومبر ۹۲ء کو اس دار فانی سے کوچ کر گئے
(نامہ نگار: عبدالستار ھاوشے)

جناب عبداللہ فقیہ کو صدمہ

معروف چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ جناب
عبداللہ فقیہ کے سسر جناب کمال الدین
پیش امام متوطن مروڈ ضلع رائیگڈھ کا ۶
نومبر ۹۲ء کو انتقال ہوگیا۔ مرحوم سینٹرل
ایکسائز کے ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ تھے اور انکی
پوری سروس گجرات میں ہوئی تھی۔۔۔

بابا جان مرحوم

جناب فقیہ اسماعیل عبدالرحمٰن جو
متوطن تول جو عرف عام میں بابا جان کے
نام سے موسوم تھے اور مانگاؤں میں
سکونت پذیر تھے۔ ۱۰ نومبر ۹۲ء کو مانگاؤں
میں انتقال کر گئے۔ مرحوم ریٹائرڈ ٹیلیف
تھے اور ۷۷ سال کی عمر میں وفات پائی۔
(نامہ نگار: ایچ بی مقدم)

اسحاق بغدادی کا انتقال

ینگ مسلم سوسائٹی واگھیورے
کے صدر اور حکومت مہاراشٹر کے ریٹائرڈ
اسسٹنٹ سکریٹری جناب اسحاق بغدادی
جو سبکدوشی کے بعد انجمن خیر الاسلام کے
اردو ہائی اسکولوں کے ایڈمنسٹریٹو افسر
مقرر ہوئے تھے ۱۶ نومبر ۹۲ء ڈیوٹی پر
ہی دل کا شدید دورہ پڑنے سے راہی عدم
ہوگئے۔

یوسف چلوان مرحوم

سیطورہ ضلع رتناگری کے جناب
یوسف چلوان (بمبئی پورٹ ٹرسٹ سے
سبکدوش جناب محمود چلوان کے بھائی)
جن کا بھنڈی بازار میں فیملی میڈیکل
سینٹر نامی اسٹور تھا ۲۸ اکتوبر ۹۲ء
کو حرکت قلب بند ہوجانے سے اندھیری
ورسوا میں رحلت فرما گئے۔
(نامہ نگار محمود واگلے)

شوکت حسین ملا کو صدمہ

جناب ابراہیم احمد ملاجی متوطن
وسیوی (جناب شوکت حسین ملا متوطن
راجے واڑی کے خسر) طویل علالت کے بعد ۱۲ نومبر ۹۲ء
میں انتقال کر گئے۔۔

پاؤسکر خاندان کو صدمہ

گھاٹیولا ضلع رتناگری کے اسماعیل پاؤسکر جو پونا ڈ تعلقہ ملی باغ میں سکونت پذیر تھے، طویل علالت کے بعد ۲۴ نومبر ۹۲ء کو انتقال کر گئے۔

پمپلولی میں بیٹے نے باپ کا خون کیا۔

پمپلولی تعلقہ منڈ نگڑھ ضلع رتناگری میں جناب حسین داؤد بانگی اور ان کے فرزند اسلم کے درمیان اختلاف رہا۔ جھگڑے بھی ہوئے اس کے نتیجہ میں اسلم نے کاتکری مدھو جگتاپ کے ذریعہ اپنے باپ کو موت کے گھاٹ اتار دیا اور ظہیر خلفے، مدھو جگتاپ اور چندر کانت کو ساتھ لے کر لاش کو "جھنڈو جاتال" نامی گھنے جنگل میں دفنا دیا مقتول حسین بانگی کے گاؤں سے اچانک غائب ہونے پر گاؤں والوں نے پوچھ تاچھ شروع کی مگر غیر اطمینان بخش جوابات سے لوگوں کا شک اور بڑھا۔ لہٰذا منڈ نگڑھ تعلقہ مسلم ویلفیر کمیٹی کے صدر جناب عبدالقادر عمر ساٹھے اور رتناگری ڈسٹرکٹ کانگریس آئی کے سکریٹری جناب ستار بھائی پرکار کے تعاون سے پولیس میں خبر دی گئی۔ پولیس نے بھی مستعدی دکھائی اور صرف پانچ گھنٹوں میں قتل کا سراغ لگا کر لاش کو کھود نکالا۔ چونکہ قتل کو تقریباً مہینہ ہونے کو آیا تھا لہٰذا لاش صرف ہڈیوں کا ڈھانچہ رہ گئی تھی۔ البتہ اس پر مقتول کے کپڑے لنگی، سویٹر اور بدن سے لپٹی ہوئی گودڑی ملی۔ قاتل مدھو کر جگتاپ فرار ہے مگر قتل میں ملوث دیگر ملزمین کو گرفتار کیا گیا ہے۔

اظہار تشکر

نور چشم سہیل کی شادی کی تقریب میں کارکنان مہاڈ کو اپریٹیو بنک، آر ڈی سی بنک، روپا بنک کے چیرمین و دیگر بہی خواہاں نے شرکت فرمائی، نیز نامے محکاوس اور پایرہ جماعت المسلمین کے افراد نے جو تعاون دیا اس کے لئے میں سبھوں کا تہ دل سے شکر گزار ہوں۔

عبدالستار کرویکر
صدر مدرس اردو ہائی اسکول
پایرہ

انتقال

(۱) بازار محلہ ہرنئی کے جناب عبدالستار حسین میاں محالدار کا طویل علالت کے بعد ۳ نومبر ۹۲ء کو انتقال ہو گیا۔

(۲) ۱۰ اکتوبر کو تارنہ تعلقہ مانگاؤں ضلع رائے گڈھ میں جماعت المسلمین تارنہ کے فعال سربراہ اردو اسکول کے چیرمین اور گرام پنچایت کے سرگرم رکن

جناب محمد صاحب اسحاق سنگے طویل علالت کے بعد انتقال کر گئے

(نامہ نگار محمود مظہر قاضی)

۳۔ حضرت مولانا مسیح اللہ خان مہتمم مدرسہ جامعہ مفتاح العلوم جلال آباد ۱۳ نومبر ۹۲ء کو واصل حق ہو گئے۔

۴۔ مولوی عبدالقوی مرحوم

مولوی حکیم عبدالقوی دریابادی اچھے مفکر، مدبر اور بہترین صحافی تھے انہوں نے مسلم مسائل اور اسلامیات پر کافی لکھا ہے پچھلے مہینہ آپ نے بعمر ۹۷ سال اپنی جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔

مرحوم عبدالماجد دریابادی (صدق جدید) کے چچا اور عبدالعلیم دریابادی کے بڑے بھائی تھے

اسماعیل جگوانے مرحوم

لعبد ضلع رتناگری کے معروف P.J. ہیجر جناب اسماعیل جگوانے کا ۱۷ نومبر ۹۲ء کو ناگہانی طور پر انتقال ہو گیا۔ مرحوم عارضہ قلب میں مبتلا رہے۔ تاہم سبکدوشی کے بعد میں تعلیمی، سماجی اور فلاحی سرگرمیوں میں دلچسپی رکھتے تھے۔

Condolence Meeting on the demise of late Dr. M.O. Shaikh was held at Masalawala Building on 22nd Nov. 1992 under the auspices of F.M. Mistry Trust, Kokan International and N.K. Publication Trust. Most of the Prominent citizens of Bombay and from outside had come to pay their tribute to late Dr. Mehmood Shaikh. The whole programme was conducted and compeered by Mr. Mubarak Kapdi and Mr. Ali M. Shamsi.

Many qualities, incidences and happenings related to late Dr. Mehamood Shaikh were disclosed by the speakers including Mr. Ali M. Shamsi, Prof. Dr. Kulay, Mr. G.A. Shaikh, Prof. Anees Ahmed, Maulvi Gulam Jeelani, Mohammed Koya, Dr. Naik and others and many could not speak for lack of time.

The meeting was started with the Qirat of Holy Qur'an and was presided by Shabbir Rahi of Bhiwandi. EPIC (Poem) written on Dr. M.O. Shaikh by Mr. Shakir Nagpuri was presented to Mr. Munir, the second son of Dr. M.O. Shaikh who specially came from Delhi on the occasion.

Mr. Shamsi announced a rotating trophy by F.M. Mistry Trust in the memory of Dr. M o. Shaikh for the best school awarded by NKTF every year. It was also decided to raise funds to continue Marathi Shodhak which has been discontinued since few months. Meeting ended with the prayers for Jannat and eternal peace to the noble soul of late Dr. M.O. Shaikh.

The meeting terminated with the presidential speech by Shabbir Rahi and vote of thanks by Capt. F.M. Mistry.

Mr. Yusaf A. Rehiman chilwan of Saitavda, Ratnagiri died suddenly in Bombay on 28th Oct 1992. he was a science teacher in Hasmia High School and then served in Gulf for few years. He was leading a retired life after performing Haj, last year. He was one of the founder members of Muslim Education Society School in Saitavda.

Mr. Ishaq Bagdadi, Administrative Officer of Anjuman Khairul Islam died on Monday the 17th Nov, While on duty, he suddenly felt severe chest pain and was immediately, rushed to AKI Medical Centre where he died in a couple of hours. He was a religious and social worker and the founder of Wagewari Education Society.

5. Qutbuddin Karnekar of Rajapur died recently in Bombay.

MARRIAGE

1. Tanweer Anjum D/o. Prof. Irshad (Rustom) to Fazal, S/o. on 6th Nov 1992 in Bombay.
2. Dr. Shahnaz D/o. Zudeba and Usman Kasu to Mr. Shakeel Shaikh on 10th Nov 1 992 in Bombay.
3. Iqbal S/o. Mrs. Ahmedi Begum Haji Abdul Rahim married on 12th Nov 1992 in Bombay.
4. Dr. Arif Rashid s/o. Mr. A. Khaliq Khan Sarwari to Firdos Begum d/o. Mr. Mushtaq Ahmed on 30th October, 1992 in Nairobi, Kenya.
5. Rukhsana d/o. Barrister Jaffer Barday married to Abrar Ahmed s/o. Mrs. Safia & Mr. G.M.G Sarguroh on 29th Nov, 92 in Bombay.
6. Mr. Ravinder, a stage artist and the son of Appa Virkar married to Pooja, the daughter of Dr. Vasudev Puthran on 9.11.92 in Bombay.
7. Nafeesa D/o. Kasam Esmail Kalse kar to Saleem, S/o Adam Ismail Kalsekar on 22nd Nov, 1992 in Bombay
8. Mubin son of Mr. Ismail Ibrahim Noray (a life membner of Naqshe Kokan) of Dar-es-salaam to Farzana Begum daughter of Mr. Mohamed Shaffi Bagdadi (Secretary, Kokni Muslim Association, Nairobi) in Nairobi on 16th August, 1992.
9. Imtiaz son of the late Mr. Shaukat Edroos of Nairobi to Sabiya daughter of the late Kassim Takey of London in London on 16th August, 1992.
10. Abdul Razak son of Mr. Abdulrehman Parkar of Mombasa to Zeenat daughter of the late Ali Kasu in Luton, England, on 30th August, 1992.
11. Abdus Samad s/o. Mr & Mrs. Hassanmia Khalfe to Naseema d/o Mr. & Mrs. Yusuf mia Khanche on Sunday 29th Nov, 1992 at cape town, South Africa.
12. Shaheen Kusar, d/o. Mr. Mahmood Ismail Choglay to Mohamed Ali, S/o. Mr. & Mrs. Hussain Ibrahim Chafekar on Sunday 4th Oct 1992 at Birmingham, London

...oblems of ... Institutions
...ES Seminar at Bombay

...hought provoking Seminar on the problems of ...ority Managed Educational Institutions in India ... inaugurated by the All India Muslim Educa... ...al Society's (AIMES) President Mr. A. A. Rahim ...25th Oct, 1992 at Maharashtra College, Bombay. ...y many eminent people from all over India ...nded and participated in the seminar.

...ile inaugurating the Seminar Mr. A.A Rahim ...phasized more and more of such Seminar will ...hlight the problems faced by the Minority & it will ...lp to project and solve their problems. Dr. Rafiq ...karia, former Minister of Maharashtra and ...mer Member of Govt. of India's Acharya ...amamurthy Commission on Education almost ...w a Bombshell! When he proved with facts and ...ures that the position of Muslims Minorities has ...teriorated far below that of Scheduled caste. ...nless the Muslim leaders and the Governments ...ke quick remedial measures the community is in ...reat peril. He said it is our duty to unitedly work for ...olving the problems of Minority.

...r Javed Khan, Ho'ble Minister, Govt. of Mahar... ...shtra who delivered the Keynote address urged ...o keep our identity and work to remove the various ...obstacles in the path of the progress of the Commu... ...ity. He assured that he will do everything possible ...o protect Muslim Institutions in Maharashtra.

Mr Hussain Dalvi, former Minister of Maharashtra and present Chairman of Minority Commission wanted statutory powers for the commission to implement their decisions for Minority rights. He said otherwise Commission's recommendation will remain only in files.

Mr Banathwala, former Muslim League, M.P. and their General Secretary felt that the recent Supreme Court judgment on admission to Minority Institution has done great harm and until and unless we strongly take the matter to restore the original status, the position of Muslims in the Country will further deteriorate worse than Schedule Caste.

Mr. K.K Aboobacker, General Secretary of Kerala AIEMS, urged to use pressure on Govt. of India to continue to fund the Minority Coaching Centres. He quoted classic example of the growth of Kerala MES is serving Muslims.

Mr. D.S Qasi, the General Secretary of Anjuman Khairul, said the Bombay require 8 Muslim Colleges against3. The State Government is demanding large sums as deposits to start professional colleges which Minority Community cannot afford and it has become impossible to start any institutions in future for them.

Mrs. Hakeem, Vice-principal of Muslim School and National Award winner as a best teacher, emphasized the quality on the education. She urged more and more of Urdu Medium Schools to be started.

Dr. A.M. Naik who is the founder of Islamic Research Foundation at Bombay, urged the audience that there is no meaning in blaming the Government and let us join together in organisations like AIEMS to improve the position of the community and do our work unitedly.

Mr. Azeez Chowdry, our Youth-Wing General Secretary in a hard hitting speech wanted everybody to join to fight together instead of wasting time in less creative activities. He said that the position in South India is much better. He also offered to sponsor three weaker students from maharashtra and appealed others to follow.

Mrs. Undre, Principal of a School, urged to start 4 Muslim High Schools, especially Urdu Medium Schools. She emphasized the quality education through Urdu Medium can make improvement for educational standards.

Mr. A.M. Shafi, urged to create a strong public opinion against atrocities done to the Minorities.

Mr. K.P. Hassan Haji, Treasurer of AIEMS, proposed Vote of Thanks, urged for more and more action oriented programmes and assured fund will be no constraint. He also agreed to sponsor 30 or more candidates from Maharashtra for further education.

Dr. A.A. Munshi was the moderator and the organiser of the Seminar and in his address he detailed out the implications of the recent Supreme Court judgment and many other problems faced by the Minority Institutions.

OBITUARY

1. Maulvi Hakim Abdul Kavi Dariyabadi died at the age of 80, on 17th Oct, 1992 at Lucknow. He was a learned man and used to write mostly on Islamiat. He was the editor of few magazines including "zindagi". He was the nephew and son in law of late Maulana Abdul Majid Dariyabadi and the elder brother of Abdul Aleem Dariyabadi who is a contributor of Naqshe Kokan

Anjuman Roomani (Editor: Urdu Times Daily, Bombay and Member Urdu Academy, Maharashtra) presided and Mr. Ali Khan Deshmukh was the Chief Guest. Shikshan Prasarak Mandal, Rajewadi, sponsored the programme.

At the contest at Yakub Baig High School, Panvel, "Dist Raigad 2", on 21st Nov, 1992, Mr. Ishaq Khan (Chairman Panvel Edn. Society) presided and Mr. Ali M. Shamsi (Chairman: Kokan Bank) was the Chief Guest. Mr. H. B. Mukadam sponsored the programme.

At the contest at Abdulla Patel Girls High School, Kausa, "Dist.: Thane", Honourable Mr. Naeem Khan (mayor of Thane) presided and Al-Haj Abdus Salam Raval (Chairman: Schools Committee and Managing Director: Nasheman Builders), the sponsor of the programme, was the Chief Guest.

These Educational Contests have over the years not only helped in acknowledging and promoting the healthy competitive excellence in the students of Kokan but are a good exposure of the academic realities at the institutions these students and the teachers working on them represent. Some managements of these Urdu Secondary School consider these fair contests as only a part of the reflections for their school's standards, problems and progress.

These programmes success owe much to the dedicated efforts of Dr. Abdul-Karim Naik and Capt. Fakir Mohammed Mistry (Overall Management), Mr. H.B. Mukadam (Chief Executive Coordinator, N.K.T.F.), Mr. Mubarak Kapdi (Educational contests Host & Compere), Mr. Ibrahim Sandilkar (Secretarial management), Mr. Dawood Chougle (Active Venue Management) and a team of dedicated supporters.

LETTER AND A CARD

I think sending a card is better,
Than writing a long- long letter.
Cards express most of your feeling,
And never-ever get very boring.

And if its got funny remarks or pictures
You may love to keep it in
But if you've read and re-read a letter
It generally goes in the dust bin!

Though in a letter you can tell more
But writing is such a BIG BORE!

But if you've written a nice and short one
And if you think that reading it is fun,
Then go ahead and post it now
And you can bet that the reader will Wow!

Because its letters like these
That in tense weather are a breeze.
And you might have heard of homesick sol

When they were asked by their commande
"You've won the battle, so we'll give you a t
What would you like, nice things to eat?"
"Well dear sirs," was the reply
"If it isn't too tough
Give us a letter from home
And that'll be enough."
And from this you can see
How valuable a simple letter can be!

Zainab Mukadam VII
D/o. Mohammed Ali Mukada
our Naqshe Kukan Patr
P O Box 651 Jedd
& Grand daughter of H
Mukadam Chief Coordinator of NK

NEWS

h.D Awarded

of (Mrs.) Rabiya Kazi was awarded the Ph.D gree in Arabic by the Poona University. Her esis was on the topic of "Arabic Education and lture in Maharashtra in 17th to 20th Century" this the first time that the Ph.D on Arabic was arded by Poona University.

onference Attended

. Ahmed B. Zakaria, Chairman, Islamic Cultural ntre (India) and the Chief Editor, Islamic Times ernational has returned from his 2 weeks' visit to oscow and Alma-Ata (Khazakhstan) after attend- the World Conference on Peace organmised by ernational Association of Peace through Culture.

Zakaria presented a paper in the Conference on SLAM: RELIGION FOR PEACE, UNIVERSAL ROTHERHOOD AND UNITY OF MANKIND"

ocurricular Activities at Khilafat College of lucation, Bombay.

ilafat college of Education, Bombay has in the st few months conducted a wide range of curricular activities, among its students & staff. udents of this college has also participated in wide nge of intercollegiate activities. Independence y, Gandhi Jayanti, Teachers day and Annual orts day were celeberated with great enthusi- m. National integration day, during which idents dress in traditional clothes, was recently leberated. Sadbhavna Divas was celeberated on th Aug, 1992. Miss. Farida Shipra & Miss Jafri rzia, two students of this college won second ze & merit certificate respectively in the whole of aharashtra.

e college had also organized many educational its to the orphanages like Asha Dhan, old age me & handicapped institutions to create social - lfare awareness and fellow feelings among der privileged.

order to create scientific temper among idents, the college had also organised visit to the hru Science Centre, Planetarium & B.A.R.C

e college aims at creating an all round develop- nt among its students & Staff members.

. Rafiq Zakaria is the president Dr. M.A Aziz is the neral Secretary of the Society which looks after college. Miss. Musarrat is the Principal of the llege.

• Tablighi Jamat Ijtima

All Maharashtra Tablighi Jamaat Ijtima will be held at Rajapur, Dist. Ratnagiri, in the last week of December.

Maharashtra Muslim Lawyers Forum Meeting

A Meeting of Social workers, lawyers and other eminent citizens was held under the auspices of Maharashtra Muslim lawyers Forum (M.M.L.F) on Sunday the 29th Nov. 1992 at Akbar Peerbhoy Hall, Anjuman-i-Islam, Bombay-1. The aim of the meeting was to discuss & Identify the Legal problems faced by the weaker sections, especially of the minority communities and to draw up a programme for creating amongst them awareness of their legal rights and render to them free legal aid and help them to overcome their disputes. Jalal H SHaikh is the Honorory General Secretary of M.M.L.F

Islam in Korea

Malika B. Mistry attended the Assembly of World Religions, from 24th to 31st August 1992, held at Seoul, capital of South Korea. She observed that Islam is a new religion in Korea having its origin around 1955.

The present Korean population is about 45 million, around 35,000 Koreans are Muslims.

There are five Masjids in Korea. The first one was constructed in Seoul in 1976 and the other four were constructed between 1980 and 1986 at different places in Korea.

She also found that Korean women can play an important role in spreading Islam in Korea as Korean men lead a very busy life. It is the Korean women who manage finance at home and children.

Korean Muslim Federation, a registered body with the Ministry of Culture and Information, was established in 1967 and has a ladies wing also.

Korean Muslims do not seem to have any special problems because they are Muslims. The state does not give importance to any religion. Unlike India, Korean censuses data on religion is not collected.

Islam seems to have a bright future in Korea, according to her, because Korean due to modernization and westernization are becoming materialistic and Islam with its strong moral base offers

meaning and life. Further Korean state does not mind if muslims increase in number.

In Seoul, the capital of South Korea there are about 600 families who follow Islam.

All India Muslim Educational Society, Seminar

All India Muslim Educational Society held its seminar on "Problems of Minority Managed Educational Institutions in India" on sunday 25th Oct 1992, at Maharashtra college. Honourable Dr.Rafiq Zakaria, Chancellor of Jamia urdu, Aligarh, Presided over the function and Prof. Javed Khan Minister for Housing, Govt. of Maharashtra was the chief guest.

Promoting Urdu in Mauritius

Mr. Goolhamid Beegum, a Mauritian national, visited Bombay on the way back from Haj. He visited Islamic Research Foundation, Naqshe Kokan office and few Urdu lovers in Bombay. His mission is to spread Urdu language in his country. Goolhamid Beegum says that the Government of India had given books worth 5 million Mauritius rupees to Mauritius mainly on Islam and Urdu. Mr. Beegum also told Naqshe Kokan reporter that India sent 45 scholars to participate in the World urdu Conference held in Mauritius in December last year.

He lives in Phoenix, the second biggest Muslim city in Mauritius. He is the author of several books and articles. He knows urdu, English, French, Arabic and Hindi. Himself a poet, he writes his poetry in English, Urdu, Hindi and French. He is employed in the Ministry of Education as Head of Urdu section. He is also the president of the Mauritius Arabic and Urdu Academy, and the founder of Mauritius-Pakistan Friendship Association. Mauritius is a rich ground for spreading Urdu. There are around 185 schools which offer Urdu as a subject. He has written a book which teaches four languages simultaneously. The book, which teaches Urdu, French, Arabic and English, can be very useful for the beginners. He says his masterpiece is the translation of South African scholar Shaikh Deedat's book 'What the Bible says about Mohammed'.

Medical Facilities

Aga Khan Health Service, India, inaugurated 'The Aga Khan Polyclinic and Physiotherapy Centre' on 25th Oct, 1992 at 67, Nishanpada Road, Lokhandwala Building, 1st Floor, Dongri, Bombay 400 009.

National Integration Award, 19

On Oct, 31, Prime Minister P.V. Narasimha F presented the 1992 Indira Gandhi Award National Integration to Paramdham Ashram, P nar, Wardha (Maharashtra) for outstanding worl the cause of national integration. The award c sists of Rs. 1,51,000 in cash and a citation a was instituted in 1986. The winner so far have be Swamy Ranganathananda, Mrs. Aruna Asaf Bharat Scouts & Guides, P.N. Haksar, Ms. M Subbulakshmi and late Rajiv Gandhi.

175th Birth Anniversary of Sir Sayyad Ahm Khan celeberated

The 175th Birth Anniversary of Sir Sayyed Ahm Khan, the founder of Aligarh Muslim Univers was celeberated on 17th Oct 92 at Anglo-Urdu H school and Junior College, Poona. This day w declared as the founder's day by the Maharash cosmopolitan Education Society to which the abc college & other institutions belong. A seminar the "Contemporary Relevance of Sir Sayya Message" was held as a part of these celeberatio Mr Justice Sardar Ali Khan, retired Chief Justice High Court, Andhra Pradesh and presently me ber, Law Commission of India, was Invited as t Chief Guest.

N.K.T.F.'s ALL KOKAN EDUCATIONAL CONTEST

The Naqshe Kokan Talent Forum's District Le Inter-Urdu Secondary Schools All Kokan Educ tional Contests were held at Chiplun, Mahad, Pan and Kausa in Nov. 1992.

Eager Competing students cheered on by enthu astic supporters viewed with each other for t District Winners and Runners titles in Elocutic General Knowledge, English and Mathematics a for a berth in the finals to be held at Bombay 10 Jan, 1993.

At the contest at Maharashtra High Scho Chiplun, "Dist.: Ratnagri & Sindhudurg", on 14 Nov. 1992, Mr. Mahmud D. Naik (Vice Preside Maharashtra Pradesh Congress (I) Committee a Vice Chairman: Kokan Bank) presided and H Shahabuddin H. Wangde (Chairman: Chiplun Ed Society) was the Chief Guest Mr. Khalil Ahm Wangde (Techocrat in Saudi Arabia) sponsored t programme.

At the Contest at S.P.M. Urdu High School, R jewadi, "Dist. : Raigad I", on 15th Nov, 1992, M

Naqshe Kokan

English Supplement

44, Jail Road (East), Dongri,
Bombay - 400 009 (India) Phone : 3764968

Editor	:	Dr. Abdul-Karim Naik
Associate Editor	:	Capt F.M. Mistry
Consultant Editors	:	A. Kays Adv. H. Pathan, and Dr. Shaizad Suhail.

OUR HONORARY REPRESENTATIVES

U.K.	:	I. BAGDADI-U-HAJWANE
SAUDI ARABIA	:	SAYEED KAZI, MD. ALI H. MUKADAM, KHAIL AHMED EBRAHIM WANGDE
BAHRAIN	:	A. RAZZAK SARDAR
DUBAI	:	SIDDIKA U. KHERATKAR
PAKISTAN	:	Y. BOMBAYWALA KAMRUDDIN KAZI
DOHA QATAR	:	HASAN A. KAREEM CHOUGLE
EAST AFRICA	:	SHEIKH ISMAIL, SAHIR SHIWI
SOUTH AFRICA	:	HASSAN SAYED, A.R. OSMAN
BOMBAY	:	E.A.G. CHAUGULE ALI SALEH
KHED-RATNAGIRI	:	DR. FAIZ BARDAY I.Y. SOLKAR MAJID MAZGAONKER

SUBSCRIPTION IN INDIAN RUPEES

INLAND	:	RS. 60/- P.A.
PAKISTAN	:	RS. 200/- P.A.
GULF	:	RS. 250/- P.A.
OTHER COUNTRIES	:	RS. 300/- P.A.
SOUTH AFRICA FOR 5 YEARS	:	RANDS 200/- P.A.

EDITORIAL

ADVICE AGENCIES AMONG MUSLIMS...

There are people if whose basic needs are met will be happy while those who may have more than enough may not be satisfied. Yet there exists a common thread between these two groups regarding domestic problems, and their distress is equal. So 'man does not live by bread alone'.

Sometimes simple advice has averted potential disasters in people's lives. Generally *speaking, there are no full-fledged advice* agencies for Community members to turn to, where their problems could be perceived in the Muslim context, applying Islamic standards. Consequently, they shy away, thus compounding their problems, leading to further harm.

The following outline of the required agencies is given in the hope that organisations will show concern :-

VOCATIONAL GUIDANCE: The pupil who aspires for higher learning, and factors to be assessed include aptitude, financial capacity and where obtainable.

MARRIAGE COUNSELLING: problems between married couples; misconception of Talaaq; lack of understanding Qur'anic methods.

MARRIAGE BUREAU: Finding suitable suitors for one's children, especially to those who want to retain Islamic morality in the midst of a permissive society.

FAMILY COUNSELLING: The generation gap between parent and child, as many a good child goes wayward because of lack of a forum to reconcile them.

NAQSHE KOKAN OCT. 1992

PRINTER, PUBLISHER AND EDITOR DR A M NAIK PRINTED AT BURHANI PRINTERS, BYCULLA, BOMBAY 4000.. AND PUBLISHED FROM 44 JALI ROAD (EAST), DONGRI, BOMBAY 400009 FOR